طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلۂ سخن اسطرح آغاز ہوا ہی کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدتدبیر کو جو کہ جنگ
مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین یہ بقصد فرار اُڑکر
چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اُڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے کئی ساحر گرے وزیر
نکل گیا ایک پہاڑ پر اُترکر پھر سر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم بلیتن علمشاہ نوجوان جنگ کرکے پلٹے ہین مگر انتہا کے
زخم دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین پس وزیر تڑپکر جو گرا علمشاہ
کو اُٹھا لیگیا پس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک بلطاقی عیار کا
اپنے آقا کی فکر مین چلنا۔ بیان قلعہ طلسمی و گنبد فیروزہ و چمنہاے زعفران زار وغیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی سے تحریر ہین

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت نہ دی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم
مالک مطبع رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ
بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت مولوی
محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن سے آراستہ و پیراستہ کرکے اختتام کو پہونچایا چنانچہ پہلی بار

یہ جلد اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۵ ع

اطلاع ۔ اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیئے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب قصہ جات اُردو نثر ونظم درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر	
داستان امیر حمزہ صاحبقران ۔ جسکی ترتیب وتزئین آٹھ دفترون مین ہی ۔ جسکو ابو الفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا وسلاطین کے دربارون مین داستان گوؤن کے حسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ نسخہ نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہوکر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہی ۔	
۱ ۔ نوشیروان نامہ جلد اول ۔	عماپ
۲ ۔ " جلد دوم ۔	عماپ
۳ ۔ ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم ۔	للعہ پ
۴ ۔ ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم ۔	عما ر پ
۵ ۔ کوچک باختر ۔	عماپ
۶ ۔ بالا باختر ۔	عماپ
۷ ۔ ایرج نامہ جلد اول ۔	عماپ
۸ ۔ " جلد دوم ۔	عماپ
۹ ۔ طلسم ہوشربا ۔ جلد اول ۔	عما

نام کتاب	قیمت
۱۰ ۔ طلسم ہوشربا ۔ جلد دوم ۔	عما ر
۱۱ ۔ " جلد سوم ۔	عما ر
۱۲ ۔ " جلد چہارم ۔	سے ر
۱۳ ۔ " جلد پنجم کا حصہ اول ۔	عما ر
۱۴ ۔ " " حصہ دوم ۔	عما ر
۱۵ ۔ " جلد ششم ۔	سے ر
۱۶ ۔ " جلد ہفتم ۔	سے ر
۱۷ ۔ بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر ۔	عہ ر
۱۸ ۔ ایضاً ۔ حصہ دوم ۔	عما ر
۱۹ ۔ صندلی نامہ دفتر ششم ۔	عما ر
۲۰ ۔ تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ صاحبقران ۔	سے پ
۲۱ ۔ تورج نامہ جلد دوم "	صہ پ
۲۲ ۔ لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم ۔	عماپ
۲۳ ۔ ایضاً ۔ جلد دوم "	عماپ
۲۴ ۔ دفتر آفتاب شجاعت متعلق جلد دوم لعل نامہ	للعہ
طلسم فتنہ نور افشان ۔ جلد اول ۔	سے پ
۲ ۔ " جلد دوم ۔	سے پ
۳ ۔ " جلد سوم ۔	للعہ پ
ایضاً ۔ کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے	نعہ پ

فہرست مضامین داستانہاے طلسم زعفران زار جلد اول

طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلۂ سخن اسطرح آغاز ہوا ہی کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدبیر کو جو کہ جنگ مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین یہ بقصد فرار اوڑکر چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اوڑے ہوئے جاتے ہین تیر مارے کئی ساحر گرے وزیر نکل گیا ایک پہاڑ پر آکر پھر اسر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کرکے پلٹے ہین مگر انتہا کے زخم دار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین بس جھپٹ کر جوکر اعلمشاہ کو اُٹھا لیگیا بس اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور سمک طالع عیار کا اپنے آقا کی فکر مین چلنا۔ بیان قلعہ طلسمی گنبد فیروزہ و چمنہائے زعفران ار وغیرہ وغیرہ بکمال خوش بیانی سے تحریر ہوا ہین

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا مگر قضا نے مہلت نہ دی ناتمام رہا تھا چنانچہ حسب الحکم مالک مطبع رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدرشناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب ادام اقبالہ بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے باعانت مولوی محمد اسمعیل اثر تکمیل کیا اور بکمال زیبائش شعر و سخن سے آراستہ و پیراستہ کرکے اختتام کو پہونچایا چنانچہ پہلی بار

جلد اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۵ع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق بے نیاز رب کارساز حاکم اقلیم عالم جسکے خلیفہ روے زمین ہوے حضرت آدم محترم و محتشم بشر سے محال ہی
اوسکے نام نامی سے لذت حیات زبان پر آتی ہی اوسکی محبت راہ نجات دکھاتی ہی نرگس شہلا دیدۂ انتظار ہی
کسکے دیدکے واسطے بیقرار ہی صاف ظاہر ہوا کہ سرو دلجو خواہان ہی کہ اگر دو سراپا نون ہو تو تیری جستجو مین بدوان
ہون انسان کی کیا مجال ہو زبان خامہ لال ہی اوسکے اوصاف حمیدہ اور قدرت برگزیدہ کون لکھ سکتا ہی قلم
دو زبان کو سکتا ہی باغ مین ہر غنچہ و گل اسی کا خواہان ہی کہ حمد رب اکبر مالک بحر و بر ادا کرون لیکن کیا طاقت
ہی کہ رنگ قدرت مین دخل دے یا غنچۂ سربستہ زبان کھولے سوسن صد زبان عاجز و حیران سنبل پریشان
لالہ داغ بر دل ہر چند کہ نرگس شہلا انتظار کامل کرتی ہی کو بے حمد مین قدم دھرتی ہی بقول شاعر نظم

لکھے بسم اللہ لکھے وصف ایسے شاہ کا	کہ بسم اللہ بھی جادہ ہی جسکی راہ کا	میکدہ قرآن ہی مجھ میجو ار عالیجاہ کا
ہی مزہ منھ مین کباب مرغ بسم اللہ کا	وہ گل قضیب باغ و بستان بہاری	قیام آموز سرو جوے باری
بلندی بخش ہر ہمت بلندی	پستی انگن ہر خود پسندی	گنہ آمرز رندان قدح خوار
بطاعت گر پیران ریاکار	انیس خلوت شب زندہ داران	رفیق روز در محنت گذاران

اسقدر مختصر حمد الٰہی مین زبان کھولی مگر قلم دو زبان اقرار عجز کرتا ہی نعت احمد مختار لکھنے کا ارادہ ہوا اسی کا شوق سب سے زیادہ ہے

نعت جناب اشرف انبیا حبیب کبریا

سبحان اللہ کیا مرتبہ پروردگار نے دیا کہ اپنے پاس عرش اعلیٰ پر بلا لیا کتب ہاے مستند مین مسطور ہی کہ جب کہ حضرت عرش اعلیٰ پر پہونچے تو پاے مبارک مین نعلین تھی حضرت نے پاے اقدس سے اُتاری آواز آئی کہ ای حبیب ہمارے نعلین کیون پانون سے دور کی حضرت نے عرض کی کہ جب حضرت موسیٰ وادی مقدس مین پہونچے تو حکم ہوا تھا کہ نعلین پانون سے اُتار ڈالو وہ مقام زمین تھا یہ عرش برین ہی حکم ہوا کہ ای حبیب ہمارے سنو اس ماجرا عجیب و غریب کو جب ہمنے عرش اعظم کو پیدا کیا ہر وقت متزلزل و متحرک تھا دریافت کیا کہ باعث بیقراری کیا ہی عرش اعظم نے عرض کی کہ ای رحیم و کریم تونے جس شی کو پیدا کیا اسکو زیور بھی مرحمت ہوا اسیوجہ سے بیقرار و مضطر ہون طلبگار زیور ہون تو ہمنے عرش سے وعدہ کیا کہ اپنے حبیب کو بلائینگے اسکی وہ شب معراج ہوگی نقش نعلین میرے حبیب کی تیرے سر کی تاج ہوگی اُس وعدے کو میرے وفا کر مع نعلین قدم رکھدے عرش پر سبحان اللہ ماشا اللہ کیا مرتبہ اعلیٰ ہی قریب پردۂ حجاب راز و نیاز کے کلام ہوے ابن عباس سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ جب حضور قریب پردۂ حجاب پہونچے تو پروردگار نے کس زبان مین کلام کیا حضرت نے سکوت فرما کر ارشاد کیا کہ میرے وصی کی آواز آئی مین نے عرض کی کہ ای پروردگار تو کلام کرتا ہی کہ حیدر کرار آواز آئی کہ ای حبیب ہم جانتے ہین کہ تجھکو ہمارے ولی سے محبت ہی تجھکو آج مہمان بلایا مناسب یہ ہی کہ مہمان کو جو چیز دل سے عزیز ہو وہی سامنے آئے زبان علی ولی مین کلام کیا کہ تو مسرور ہو ای اشرف انبیا زبان خامہ کی کیا طاقت ہی کہ ایک فقرہ نعت مین لکھے عنان توسن خامہ پھیرتا ہون کچھ اشعار نعتیہ لکھتا ہون

نظم

قرآن ہے اگر بحث کرے روے محمدؐ — حق ہو طرف چہرۂ نیکوے محمدؐ
ہر صفحۂ قرآن ورق روے محمدؐ — بسم اللہ قرآن ہے ابروے محمدؐ
یوسف ہی نہین شیفتۂ روے محمدؐ — موسیٰ بھی ہو وابستۂ گیسوے محمدؐ
بیہوش ہوے دیکھکے جس نور کو موسیٰ — وہ طور پہ تھی روشنیِ روے محمدؐ
ہر چند گئے چرخ چہارم پہ مسیحا — پہونچے نہ مگر تا سرِ زانوے محمدؐ

پیدا گل شاداب ہوے واہ ری تاثیر — جس خاک پہ ٹپکا عرق روے محمدؐ
جاری جو ہوا روز ازل لوح پہ خامہ — ہر سطر لکھی صورت گیسوے محمدؐ
کیا کعبہ کی قندیل ہی کیا قبلہ کی محراب — یہ روے محمدؐ ہی وہ ابروے محمدؐ
سب دیکھکے کہتے تھے ید اللہ کی جرأت — ہی شیر ہی قوت بازوے محمدؐ
خاکِ لحد فاطمہ مٹھی مین اُٹھا کر — سونگھیے جو کوئی آئے ابھی بوے محمدؐ
کسطرح دبائے سے دبون شیر فلک کے — مین بھی ہون اسیر ایک سگ کوے محمدؐ

ن قلم و جہ تہ بان کو اس وادی سبزہ زار سے پھیرتا ہون منقبت حیدر کرار لکھتا ہون کہ کرار غیر فرار ہی وصی بلافصل احمدؐ مختار ہی

منقبت جناب حیدر کرار وصی بلافصل احمد مختار

ماشاء اللہ جیسا نبی برحق ویسا اُسکا وصی مطلق صاحب اعجاز و کرامات زوج زہرا اطہر پدر شبیر و شبر شیر بیشہ رب اکبر فاتح صفین و حنین ولی رب مشرقین والد نامدار حسن و حسین جب جناب پیغمبر آخر الزمان براے جہاد تشریف لیگئے جناب حیدر کرار سینہ سپر ہوے جنگ کو فتح کیا کبھی کسی پہلوان سے منھ نہین پھیرا قاتل عمرو و عنتر یہ چند اشعار منقبت مین تحریر کرتا ہون جسکا واصف پروردگار ہو انسان اُسکی مدح و ثنا مین کیون نہ بیکار ہو بقول شاعر نظم

جو ارحمت حق ہی مقام حیدر کا
کہان کلیم نے پایا کلام حیدر کا
قریب پردۂ قدرت جو لامکان مین گئے
نبی کی شکل ہی نقشہ تمام حیدر کا

چمن ہی روضۂ دارالسلام حیدر کا
محب ساقی کوثر ہون کیون نہ مست الست
سُنا وہان بھی نبی نے کلام حیدر کا
نہین ہی خوف قیامت ذرا محبون کو

یہان فصاحت گفتار ہی وہان لکنت
بھرا ہی بادۂ عرفان سے جام حیدر کا
علی کی شکل مین ہی صورتِ نبی بالکل
اسیر ہوگا وہان اہتمام حیدر کا

دو کلمہ داستان حیرت بیان ابتداے طلسم زعفران زار و ذکر عجائبات قلعہ طلسمی و دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

بیا اے ساقی مہوش طرار
ز تقوی عاجزم مدہوش ما کن

بکن از مے مرا مدہوش و سرشار
خیال مجبوری مدہوش کردہ

بدہ جام شراب ارغوانم
کہ جام عشق را ہم نوش کردہ

گل گلزار باغ نوجوانی
معطر کن دماغ آرزویم
خیال آرزویم کرده مجبوب
دلم میکرد شغل آہ وزاری
خیال خال او پیش نظر است
کہ ناظر میشود محوِ تماشا

شوم خاموش برین نوحہ خوانی
نہالِ قامت دلجوے رعنا
تو محبوبی تو مطلوبی تو مطلوب
ز مہجوری بر آمد جان برلب
بگو ساقی ترا این ہم خبر ہست

گل ہستی زباغِ آرزویم
شگفتہ میکند گلہاے دل را
فراقت کرد زینسان ضعف طاری
درخشان میشود بر چرخ کوکب
بخوانم قصۂ دلچسپ و زیبا

چہرہ مرحلہ پیمایان دشت طراری ورہ نوردان منزل عیاری

اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مصنف ترنم سرایان شیرین مقال بہ چنین
می نگارد زکلک خیال بہ خدمت ناظرین والاشان مین عرض رسان ہون کہ تازگی اس طلسم کی بنظر غور
ملاحظہ فرمائیے مصنف کی آبرو بڑھائیے جسوقت کہ جمشید ثانی واصل جہنم ہوا طلسم بدعت کم ہوا وزیر
اسکا یا تو فوج کو لڑا رہا تھا اور سحر کرتا جاتا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ جمشید ثانی مارا گیا وزیر نے جو
یہ جملہ سنا ہوش اڑ گئے کہتا تھا کیا غضب ہوا کہ خداوند مارے گئے افسرون سے کہتا تھا کیون یارو
کیا ارادہ ہے خداوند نے تو چولہ تبدیل کیا اب لڑائی فتح نہ ہوگی چار دن اور چار راتین جنگ کرتے
گذرین مین تو اب نکلا جاتا ہون اس صلاح مین چالیس افسر یک زبان ہوے ہر ایک کا یہی قول تھا
کہ ہم آپ کے ساتھ ہین آپ ہی کے ساتھ چلین گے آپ ہی کے ہمراہ رہین گے چالیس افسر آگے آگے
پیچھے وزیر بلا تدبیر اُڑ کر چلا مگر جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اُڑتے
ہوے جاتے ہین تیر مارنے لگے کئی ساحر گرے مگر وزیر نکلگیا ایک پہاڑ پہ آکر ٹھہرا سر اٹھا کر دیکھا کہ اب
رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کر کے پلٹے ہین مگر انتہا کے زخمدار ہین سردار بغلون مین ہاتھ دیے
ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین وزیر بے پیر موسوم بہ ہنگام شبگرد تڑپ کر چوگرا علمشاہ کو
اٹھا لیگیا سب ساتھ والون سے کہا طرف طلسم زعفران زار کے چلو وہان کے ساحر بڑے زبردست
ہین باوہ کبر و نخوت سے مست ہین سب راضی ہوے ہنگام قیدر رستم لیکر چلا مگر سمک بلدافی کہ عیار
رستم ہے فکر مین اپنے آقا کی چلا مگر ہنگام قید رستم لیے ہوے سامنے قلعۂ طلسمی کے پہونچا دیکھا اسکے
چمن ہاے زعفران زار آراستہ ہین اوسکے بعد ایک گنبد فیروزہ بنا ہے اُسپر ایک طاؤس منقار کھولے
بیٹھا ہے آواز ہیہات اور افسوس دے رہا ہے مگر جب منقار کھولتا ہے تو چنگاریان آگ کی دہن سے

گرتی ہین آتش مشتعل زن ہی دھوان بلند ہی عمارتین متعدد دگر دھوان اِسقدر پیچیدہ ہی کہ صورت مکانون کی نہین معلوم ہوتی ہی وزیر نے ایک عرضی لکھی کہ مضمون اسکا یہ تھا کہ یا خداوند خود پرست ہمارا خداوند مارا گیا آپ کے دامن پناہ مین آئے ہین امیدوار ہین کہ زیر سایہ دامن دولت اوقات بسر کرین یہ عرضی تمام نہ ہونے پائی تھی کہ ہوا سے سرد چلی سب کی آنکھین بند ہو گئین اب جو آنکھین کھولین اپنے کو زیر قصر پایا دروازے پر قصر کے ایک چوبدار کھڑا تھا اُسنے پوچھا کیا چاہتے ہو وزیر نے کہا سامنے خداوند عجائب نگار کے جائین گے چوبدار نے حکم دیا آنکھین بند کر لو وزیر نے آنکھین بند کین بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھین کھولین تو دیکھا کہ قصر بلند مین بیٹھا ہون کئی سو نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین کھڑی ہین وزیر کو دیکھکر برائے تسلیم خم ہوئین مگر جو سب کے آگے نازنین کھڑی تھی نہایت چست و چالاک و بیباک اُسنے بڑھکر وزیر کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ اے وزیر اعظم مجھکو قدرت نے تمھارے واسطے پیدا کیا ہی مین تمھاری بہت مشتاق تھی باغ بیخزان مین چلیے وہان جا کر آرام کیجیے وزیر اعظم اُس نازنین کے ساتھ ہو کر طرف باغ بیخزان کے جاتے ہین کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا مگر رستم پیلتن علمشاہ نوجوان کو جو وزیر قید کر کے لایا تھا ایک مکان مین بند کر دیا علمشاہ پڑے سو رہے تھے مگر مسلسل و مطوق کسی شخص نے آ کر جگایا علمشاہ کی آنکھ جو کھلی دیکھا ایک نازنین جگا رہی ہی گورے گورے ہاتھ جو علمشاہ کے جسم پر رکھے ہوے جسم علمشاہ کے استادہ ہوے اُٹھ بیٹھے پوچھا اے حور طلعت اے گل بوستان مووت مین تیری صورت زیبا دیکھکر ایسا مبہوت ہوا ہون کہ بیخود ہو رہا ہون اُس نازنین نے ہاتھ رستم کا تھام لیا اپنے ہمراہ لیچلی لاتے لاتے سامنے ایک باغ کے پہونچی رستم نے کہا کیون صاحب یہ باغ کسکا ہی اُس نازنین نے کہا یہ باغ قدرت نے میرے واسطے بنوا دیا ہی تشریف لیچلیے باغ کی قدر ہوا کھائیے علمشاہ ساتھ اُس محبوبہ کے جو باغ مین آئے تو دیکھا گلہاے رنگارنگ و شگوفہاے بوقلمون کھلے ہوے ہین تمام چمن گلہاے معقول سے آراستہ ہی عندلیبان خوشنوا یہ اشعار گا رہے ہین **نظم**

التماس شکر مین دل رہگیا
ذبح کرتے کرتے قاتل رہگیا
صلح کی امید پر کل پھر گئے
اے اجل دیدار قاتل رہگیا

سر پہ کچھ احسانِ قاتل رہگیا
تمنے اک بوسہ دیا احسان کیا
سہل ہو کر کار مشکل رہگیا
کاوش صیاد نے فرصت نہ دی

رحم آیا ناتوانی پر مری
بات میری رہگئی دل رہگیا
تیری جلدی سے نہ بر آئی مراد
دل مین ارمان عتا دل رہگیا

جلوهٔ رخسار نے ساکت کیا	آئنہ ہو کر مقابل رہ گیا	غیر ممکن ہی کہ آسان ہو سکے
رہ گیا جو امر مشکل رہ گیا	پھر طبیعت اپنی گھبرائی نسیم	امتحان فکر کامل رہ گیا

رستم سیر دیکھتے ہوئے ساتھ اُس نازنین کے بارہ دری مین آئے مسند پر آکر بیٹھے کہ ایک طرف سے چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین دوپٹے بھاری اوڑھے ہوئے زیر جامے زربفت کے پہنے زیور پھولون کے زیب جسم نمایان ہوئے اور ایک نازنین معشوقہ طرحدار سب کے آگے خرامان سامنے رستم کے آکر آنکھ ملائی اور ہنسکر کہا صاحب بڑے بے وفا ہو یہ کہکر خوب ہنسی دور آکر بیٹھ گئی جب رستم اشارہ کرتے ہین کہ قریب آکر بیٹھو تو وہ نازنین ہنسکر جواب دیتی ہی کہ خداوند نے میرے بھی نام کا ایک باغ بنایا ہی باغ بجزان اسکا لقب ہی وہان تشریف لے چلیے تو آپکو کیا کیفیت حاصل ہو مین اسوقت اسی وجہ سے آئی تھی کہ آپ کو دیکھ لون نہین معلوم تقدیر کیا دکھائے کیا مقدمہ پیش آئے شکر کرتی ہون خداوند کا کہ مین نے آپ کو دیکھ لیا بس اب مین رخصت ہوتی ہون یہ کہکے ابروون سے اشارہ کیا رستم نے کلیجہ تھام لیا جیسے ہی وہ پلٹی رستم اُٹھے پکارتے ہوئے اُسکے پیچھے چلے وہ پلٹ پلٹ کر کہتی ہی آؤ رستم چلے آؤ رستم اُسکے ساتھ چلے آتے ہین ولولہ جنون کی ترقی ہی دامن صبر چھوٹا شیشۂ دل بدعت عشق سے ٹوٹا ساتھ اُسکے چلے آتے ہین جب باغ سے وہ نکلی جھونکا ہوا سرد کا چلا رستم کی آنکھین بند ہونے لگین ہر چند اپنے کو روکا مگر نہ رک سکے بعد تھوڑی دیر کے آنکھین کھولین اپنے کو اور باغ مین پایا دیکھا وہی نازنین در باغ پر کھڑی ہی مگر انتظار اشتیاق رستم مین خاموش ہی رستم قریب اس نازنین کے آئے بے اختیار بول اُٹھے کہ او مہ جبین یہ باغ تو لایق رہنے کے نہین ہی تم یہان مجھے کیون لائین اُس نازنین نے ہنسکر کہا کہ چند ساعت یہان ٹھہریے ناظر صاحب آتے ہونگے باغ کو آراستہ کرینگے تب آپ سے اطلاع ہوگی رستم خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک خواجہ سرا آکر حاضر ہوا اور رستم سے دست بستہ عرض کی کہ خلوت شاہی مین آپ کی طلب ہی رستم اُٹھکر ساتھ ہوئے مگر وہ نازنین غائب ہوگئی رستم ساتھ ساتھ خواجہ سرا کے باغ سے نکلے سامنے دیکھا دوسرے باغ کا دروازہ مثل آغوش عاشق کھلا ہی بقول شاعر

نظم

محو نظارهٔ گل رعنا	اُس گلستان روح افزا کا	باغ کا دربان دیدہ وا
جتنے گل ہین جہان کے اندر	سب ہین اُسی بوستان کے اندر	باغبان ازل چمن پیرا
		ہر خیابان مین دوڑتی ہی نسیم

لیے کاندھے پر اپنے بار شمیم
نہین فوارہ یہ اچھلتا ہی
سر بسر جلوۂ سراپا ناز
تاک انگور پردہ طرفہ بہار
میکشون کو نوید دیتے ہین
لیک مشتاق سیر باغ بڑے
صورت نخل شمع خود سیراب
اکطرف کو وہ لطف ریحان پر
کہین بلبل کی لحن داؤدی

اکطرف حوض مین باب وتاب
حوض کا حوصلہ نکلتا ہی
سنبل اسطرح گرد عارض گل
جیسے خمیازہ کش کوئی میخوار
سرو آراستہ ہین دوش بدوش
دیکھو لو ایک پانؤن سے ہین کھڑے
داغ لالہ مین لبکہ پیدا ہی
سبزۂ خط یار سے بہتر

دیدۂ عاشقان کی طرح پر آب
اکطرف کو ہینو برطناز
جیسے رخسار یار پر کاکل
خوشے جھونکے ہوا سے لیتے ہین
شکل مینائی سبز پر مدہوش
نہین کوئی درخت طالب آب
حسن اور عشق سب ہویدا ہی
کہین گلشن مین نخل داؤدی

رستم تماشائے باغ دیکھتے ہوے جاتے تھے کہ ایکطرف سے کراہنے کی آواز آئی رستم طرف صدا کے متوجہ ہوے آکر دیکھا کہ ایک نخل کے سایے مین ایک پلنگڑی پر ایک معشوقہ شعلہ جوالہ صاحب حسن وجمال ابرو ہلال عارض ماہ آسمان کمال سہی قد خورشید خد ابرو کو اگر کمان کہون تو کیا خطا ہی جسمین تیر مژگان دلدوز آٹھ پہر خونریزی پر لیس ہین رستم جمال دیکھکر اوس مہ جبین کا تھرا گئے ہاتھ پانؤن مین رعشہ آیا قلب تھرایا مگر وہ نازنین ضعف نقاہت سے تار بستر ہو رہی ہی جب آہ کرتی ہی اور ٹھنڈی سانسین بھرتی ہی تو شاخہاے نخل ہلجاتی ہی زمین اسکی آہ سے تھراتی ہی رستم نے قریب آکر دوپٹہ اوسکے چہرے سے ہٹایا اور بہ محبت پوچھا کہ کیون صاحب کیا حال ہی کس وجہ سے قلب پر ہجوم غم و ملال ہی اوس نازنین نے جو رستم کو دیکھا ایک کاغذ کہ سینے پر رکھے ہوے تھی آہین نظارۂ جمال کرکے ایک آہ کی اور بے اختیار پکار اوٹھی اور کہنے لگی فرد
مرا کشتی و تکبیرے نہ گفتی ہٰذا عجب سنگین دلی اللہ اکبر ہٰذا
چیخ مار کر چور ہو گئی تو وہ کاغذ ہاتھ سے گر پڑا رستم نے جو اس کاغذ کو دیکھا تو اپنی تصویر پائی حیران ہوکر سر اوسکا اپنے زانو پر رکھ لیا اور پوچھا کیون صاحب یہ تصویر کیونکر پائی اوس نازنین نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا صاحب کیا پوچھتے ہو مین بادشاہ شبستان کی بیٹی ہون ایکدن اپنے قصر مین تھی کہ محلدار آئی اوسنے عرض کی کہ ایک تاجر آیا ہی مین نے تاجر کو بلوا لیا کئی ہزار روپے کا اسباب خرید کیا پھر ایک صندوقچہ جو کہ بند تھا تاجر نے پیش کیا اور یہ کہا کہ ایک آنکھ مند سودا بیچتا ہون اسکو یون ہی خرید لیجیے میرے سامنے کھولکر نہ دیکھیے مین نے

قیمت پوچھی اسنے کہا لاکھ روپیہ لونگا خیال مین آیا کہ نہین معلوم اس صندوقچے مین کیا سودا ہی کہ کھولنے کو منع کرتا ہی خیر وقت پر دیکھینگے تاجر کو روپیہ دیدیا اور یہ سودا اُس سے لیا بعد تاجر کے جانے کے اسی باغ مین بیٹھی تھی کہ صندوقچہ یاد آیا منگوا کر اسی نخل کے نیچے کھولا اُس صندوقچے سے یہ تصویر نکلی تصویر کے دیکھتے ہی یہ نقشہ ہوا کہ تار بستر ہوگئی اُٹھنے بیٹھنے سے معذور رہوی سب کنیزون نے ساتھ چھوڑا ہماری محبت سے منھ موڑا تنہا پڑی رہتی تھی جفاے فرق سہتی تھی آج فلک مہربان ہوا کہ تمھارا جمال بیتال دیکھا آج روز عید ہی عجب وقت سعید ہی یہ کہکے آواز دی اری گلچہر و لالہ رخسارہ و گلبدن و یاسمن و سمنبر وغیرہ آکر حاضر ہویہ جو اُس مہجبین نے آواز دی کئی سو خواصین وکہ دُرگوش سراپا مرصع پوش آکر حاضر ہوئین اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ بارہ دری کو درست کرو آج مہمان آیا ہی کنیزون نے جاکر بارہ دری کو درست کیا اُس نازنین نے نام اپنا غنچہ سر بستہ بتایا رستم کو ساتھ لیکر بارہ دری مین آئی رستم کو مسند پر بٹھایا گائی سے اشارہ کیا وہ سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی

نظم

وہ گل ہون رنج چمن چھوٹ کر چمن سے ہوا	وطن کا داغ نکلکر مجھے وطن سے ہوا
گل مراد دل عاشق پُر ارمان ہون	وہ پھول ہون کہ نہ واقف کبھی چمن سے ہوا
لباس گل کی اُڑین دھجیان گلستان مین	مقابلہ جو شہیدون کے پیرہن سے ہوا
تمام عمر نہ چھوٹا دل اُسکے گیسو سے	کبھی فراغ نہ اِس چاند کو گہن سے ہوا
چھوڑا یا نزع کے عالم نے درد ہجران سے	الٰہی شکر کہ فارغ غم و محن سے ہوا
رہا نہ مجھ مین دم آواز لن ترانی سے	کلیجہ خون مرا تیرے اس سخن سے ہوا
رہا نہ ہوش سراپا کا جوش وحشت مین	خبر بھی مین نہ کبھی اپنے تن بدن سے ہوا
جہان مین دھوم ہوئی ہر طرف قیامت کی	خدائی مین وہ تلاطم ترے چلن سے ہوا
قفس بسانے جو صیاد کے چلا مجھکو	گلون سے ملکے مین رخصت چمن چمن سے ہوا
پڑا محاسبہ دینا تھا ای بشر بر سے مجھے	حساب پاک مرا عشق پنجتن سے ہوا

رستم خوش بیٹھے ہین کہ وہ نازنین اپنے مقام سے اُٹھی پکار کر آواز دی ارے گلابی لانا ایک کنیز نے لاکر جام و گلابی پیش کی اُس نازنین نے جام لبریز کیا اور سامنے رستم کے لائی رستم نے ہاتھ رکھدیا نازنین نے کہا مین بھی کسی نے آپ سے قسم لی ہی مین تو مشتاق جمال ہون رستم نے کہا ملکہ

فقط مذہب کا خیال ہو اُسنے ہنسکر کہا ای شہر یار جسبروز تصویر دیکھی تھی تو آپ کا مذہب بھی اختیار کیا تھا مجھکو
اعتقاد وحدانیت ہی یہ سنکر رستم نے جام اُسکے ہاتھ سے لیا بے اندیشہ انجام پی گئے جام پیتے ہی اُس نازنین
نے آواز دی کہ آکر حاضر ہو کئی ہزار جادوگرنیان سامنے آکر موجود ہوئین اب رستم نے دیکھا کہ وہ نازنین
ایک مرد سیاہ فام اسباب سحر ہاتھ مین لیے ہوے نعرے کر رہا ہی کہ منم فریب جادو رستم کو سب
جادوگرنیون نے گرفتار کر لیا مسلسل اور کشان کشان لے چلین راہ دور و دراز تھی رستم بہت
بدمزاج ہوے مگر سحر مین فریب جادو کے مبتلا ہین زنجیرین ہلاتے ہوے آتے ہین سامنے ایک قصر لا
فریب جادو رستم کو اُس قصر مین لیگیا رستم نے دیکھا ایک بادشاہ پیر تخت پر بیٹھا ہی فریب جادو نے
عرض کی ای سماوات جادو یہ جوان علامت طلسم پر آیا تھا ہمنے اِسکو گرفتار کیا ہی سماوات نے
حکم دیا کہ اِس جوان کو قید کرو بادشاہ طلسم کو عرضی لکھی جائیگی رستم کو تو قید خانے مین بھیجدیا کہ حال قید
خانہ تحریر کرونگا مگر سماوات جادو فریب جادو سے باتین کر رہا ہی کہتا ہی یا سماوات ایکی جشن مین
واعظ نے بالاعلان بیان کیا کہ طلسم کے میعاد کا خاتمہ ہوا اب جو کوئی آئے اُسکو قتل کیجیے ایسا نہو
کہ طلسم کشا آجائے فریب نے کہا میرے دل کو یقین نہین آتا کسکی مجال ہی کہ طلسم زعفران زار مین
قدم رکھے قدرت نے وہ انتظام کیا ہی کہ وہ ابھی نظر آتی ہوئی آتی ہی کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک طاؤس
نے آکر ایک کاغذ سامنے سماوات کے ڈالدیا اور کہا کئی ہزار جوان سامنے علامت کے کھڑے ہین
امیدوار ہین کہ خدمت مین آئین سماوات نے حکم دیا کہ دریافت کرو کہ وہ کون لوگ ہین آنیکا کیا
باعث ہو طاؤس نے عرض کی کہ وزیر جمشید ثانی ہی امیدوار ہو کر آیا ہی کہ ہمکو دامن پناہ دیجیے سماوات
نے حکم دیا کہ ای طاؤس انکو راستہ دو فریب نے کہا مین جاؤن سمجھا کر لے آؤن سماوات نے حکم دیا
کہ ای فریب جادو جاؤ فریب جادو سامنے آیا ہنگام شبگرد نے پکار کر آواز دی کہ ای فریب جادو
ہمکو راستہ ملے تو ہم بھی داخل طلسم ہون فریب نے طاؤس کو اشارہ کیا طاؤس گنبد سے اُڑا آواز ہیبت
ہوئی آتش شق ہوئی اور صدا پیدا ہوئی کہ اسی سڑک پر چلے آؤ مگر زعفران زار پر نگاہ نہ ڈالو ہنگام نے
خوف سے آنکھین بند کر لین کئی مقام پر گر ابھی ساتھ والون نے سنبھالا جب اُٹھا نگاہ زعفران زار
پر گئی سب ہنسنے لگے فریب اپنے ساتھ لیکر سامنے سماوات کے آیا سماوات نے حال پوچھا
کہ کیا معرکہ گذرا ہنگام شبگرد نے سب کیفیت بیان کی کہ قدرت یون مارے گئے سماوات نے کہا کہ

کیسے خداوند تھے کہ اپنی جان نہ بچاسکے ہمارے قدرت کے سامنے اگر کوئی اور کی موت کا نام لے تو قدرت اسیوقت اسکو زندگی جاوید عطا کرین کسکی مجال ہی کہ قدرت کو مارسکے قدرت خود ایسی تقدیر کرتے ہین کہ دنیا مین ہزارون روز پیدا ہوتے ہین اور ہزارون روز انتقال کرتے ہین مگر قدرت کو سب معلوم ہوجاتا ہی افسر فرماتے ہین کہ یا خداوند آپ کو سبکی موت زیست کا حال معلوم ہوتا رہتا ہی تو قدرت فرماتے ہین کہ ہم ہی نے پیدا کیا ہم ہی نے مٹایا فرشتے ہمکو خبر دیتے ہین مگر ای فریب جادو یہ ہنگام شبگرد کو رکھو جلسہ خداوندی مین لے چلین گے فریب جادو نے ایک مکان مین لاکر وزیر کو اتارا شام کے وقت ایک نازنین کھانا لیکر آتی ہی سب کو کھلا کر چلی جاتی ہی مگر ہنگام شبگرد اُس نازنین کو دیکھکر عاشق ہوا جب وہ آتی ہی تو یہ ستاتا ہی وہ ہنسکر خاموش ہو رہتی ہی اور جواب دیتی ہی کہ ای ہنگام ہمکو تمھارے آنے سے خوف ہی ایسا نہ ہو کہ مسلمان اِدھر بھی توجہ کرین تو ہم لوگ عاجز ہونگے کیونکہ تم اپنا گھر برباد کرکے آئے ہو لیکن اب وہ تدبیر کرنا چاہیے کہ مسلمانون کو بھاگتے راستہ نہ ملے وہ نازنین سمجھا کر ہنگام شبگرد کو چلی جاتی ہی مگر صاحبقران زمان جنگ جمشید ثانی ختم کرکے جب بارگاہ مین آئے ملکہ آسمان پری کو تو رخصت کیا کل مال طلسمی قرلیشہ کو دیا قرلیشہ و آسمان پری بشوکت تمام روانہ ہوئین پھر صاحبقران نے سب سردارون کو دیکھا مگر رستم کو نہ پایا پوچھا کیون یارو کچھ تمکو دریافت ہی کہ رستم کہان گئے سردارون نے عرض کی ہنگام شبگرد جو شکست کھا کر پلٹا سب اپنے اپنے کام مین تھے اُسنے رستم کو اُٹھا لیا نہین معلوم کہان لے گیا مگر سمک یلدا قی تعاقب مین گیا ہی پلٹ کر نہین آیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ زادون کو بلاؤ فرزندان بزرگ چھہ حاضر ہوے صاحبقران نے فرمایا ملاحظہ فرمائیے کہ رستم کو کون لیگیا کہان لے گیا خواجہ زادون نے سوا ہا تخت زمین لیپ کر قرعہ پھینکا بعد عرصہ کے سر اُٹھایا صاحبقران زمان نے پوچھا کہ کیا آپ نے ملاحظہ کیا خواجہ زادون نے عرض کی ہنگام شبگرد نامے وزیر جمشید ثانی اُٹھا کر لیگیا او طلسم زعفران زار مین رستم کا داخلہ ہوا وہان جاکر قید ہوے جبتک حضور بذات خود کوشش نہ کرینگے تب تک رہائی رستم نا ممکن ہی صاحبقران نے پوچھا فتاح اُس طلسم کا کون ہی خواجہ زادون نے طرف صاحبقران کے اشارہ کیا کہ حضور فتاح طلسم ہین مگر خواجہ عمرو پہلے جائین عمرو نے کہا ای آقاے نامدار مجھکو حکم دیجیے کہ مین خواجہ بزرگ امید کو بھی ساتھ لیکر جاؤن بزرگ امید نے کہا خواجہ تم جانتے ہو کہ جو کچھ ہمارا علم خبر دیتا ہی ہم وہی بیان کردیتے ہین آیندہ آپکو اختیار ہی

اجتک تو ہمارے حکم مین فرق نہین پڑا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اب روانہ ہو اور تدبیر رہائی رستم کرو عمرو نے کہا آپ میرے حال سے بخوبی واقف ہین کہ قرضدار مجھکو گھیر لینگے جانے نہ دینگے کہین سے قرضہ ادا کرو امیر نے برہم ہوکر فرمایا کہ خواجہ جہان تجھسے کسی کام کو کہا اور تمنے جھگڑا قرضہ کا نکالا اگر منظور ہو تو جاؤ اور اگر نامنظور ہو تو انکار کرو خواجہ نے کہا میرے قرضہ کی ادائی کی صورت کیجیے مین جانیکو موجود ہون مگر ایسا نہ ہو کہ مہاجن کے آدمی ملجائین آقا آپ آگاہ نہین ہین مقدمہ قرضہ کا نازک ہوتا ہی پکڑ کر لیجاتے ہین مکان مین بند کرتے ہین پانی چھڑک چھڑک کر مارتے ہین اسی تکلیف کو ڈرتا ہون یہ سنکر صاحبقران بہت ہنسے اور دس توڑے منگوا کر پیش کیے عمرو نے کہا سرداران رستم بیٹھے ہین یہ لوگ کچھ نہ دینگے سرداران رستم نے بھی موافق اپنے حوصلے کے بہت کچھ دیا مگر خواجہ جب پانون پھیلانے لگے تو چالاک یہ کہکر اٹھا کہ حضور آپ کیون پریشان ہوتے ہین مین جاؤنگا اول تو ملک گیا ہی وہ ضرور فکر کریگا یقین ہی کہ رستم کو رہا کر لاے غلام بھی جانیکو موجود ہی عمرو نے چالاک کو جھڑکا کہ او بے حیا رئیسون کا مزاج خراب کرتا ہی یہ وہ مقام نہین ہی کہ جاؤ اور مطلب حاصل ہو چالاک نے کہا مین آپ کے عقب مین آؤنگا عمرو نے کہا قران و منتر برق فرنگی کو بلائیے یہ لوگ بھی چلین غرض قران سامنے آئے عمرو نے کہا او قران بسم اللہ روانہ ہو برق فرنگی نے بانہاے عیاری ذات پر آفرین کیے اور کہا استاد مین تو جاتا ہون عمرو نے کہا اسکو بڑی جلدی ہی بیٹا جاتے ہی قید ہو جاؤگے ہمین آکر رہا کرینگے برق نے کہا خدا کو اختیار ہی یہ کہکے برق بھی روانہ ہو گیا بعد برق کے خواجہ بھی روانہ ہوے منزل بمنزل جاتے ہین جب کوئی قریہ ملا پہلے فقیر بنکر بازار تحصیلی پھر مسافر بنکر زمیندار کے مکان پر آئے زمیندار نے پوچھا میان کہان جاؤگے عمرو نے کہا کابل جاؤنگا کئی مہینے گذرے کہ یون ہی مارا مارا پھرتا ہون زمیندار نے ڈیوڑھی پر چارپائی بچھادی اول تو چبینا لاکر دیا کہا اسکو جبتک کھائیے پانی پیجیے پھر مین کھانا تیار کراتا ہون خواجہ نے وہ چبینا لے لیا زمیندار سے کہا مین تڑکے ہی چلا جاؤنگا میری تلاش نہ کیجیے گا زمیندار نے کہا مجھسے ملاقات کرکے جانا عمرو نے کہا جو کچھ دینا ہو ابھی دیدیجیے گا انتظار نہ کیجیے میری راہ کھوٹی ہوگی زمیندار نے کچھ پیسے نکالکر خواجہ کو دیے خواجہ نے کہا آپ کی لیاقت سے بعید ہی کہ آپ کی سرکار سے پیسے لیکر جاؤن زمیندار نے کہا روپے رکھے ہین مگر تحصیلدار کا چپراسی کہہ گیا ہی کہ کل سرکار مین روپیہ داخل کرنا ہی قسط کا زمانہ ہی اسیکو قبول

کھیجے خواجہ خاموش ہو رہے کچھ رات گئے زمیندار کھانا لایا خواجہ نے خاصہ نوش کیا زمیندار جاکر اندر سویا خواجہ اُٹھے کمند مار کر کوٹھے پر چڑھے کوٹھے سے اُترے دیکھا پوٹلہ روپی کا بندھا ہوا رکھا ہی اُٹھاکہ نذر زنبیل کیا دیکھا زوجہ زمیندار کی پڑی سورہی ہی پانوؤن مین چاندی کے کڑے ہین خواجہ نے کڑے بھی اُتار لیے زمیندار کو بیہوش کرکے زنبیل مین رکھ لیا اُسی کی شکل بنکر آرام فرمایا منظور یہ ہی کہ صبح کو گانوؤن تحصیل لونگا صبح کو جو اُٹھے باہر آکر سپاہیون کو حکم دیا کہ سب اسامیون کو بلاکر لاؤ اور اُنکو حکم دو کہ بیباقی سال تمام کی لیتے آؤ جو کوئی نہ لائیگا اُسکی زمین نکلجائیگی یہی حکم آیا ہی سپاہی جاکر اسامیون کو بلالائے خواجہ نے سب کو حکم مذکور دیا کہ سال کی بیباقی کر دو سب نے عرض کی کہ صاحب یہ بات تو آپ نے نئی کہی قسط پر دینگے عمرو نے کہا زمینون کے بیعنامے لکھ لو ہمنے یہ زمین تمھارے ہاتھ بیچی اسامی خوش ہو گئے خواجہ نے سب کو بیعنامے لکھکر روپیہ تحصیل لیا چلتے وقت زمیندار کو ڈیوڑھی مین ڈالدیا اور نکلکر روانہ ہوے مگر ہنستے ہوے جاتے تھے اور دل مین کہتے ہوے کہ پہلی منزل تو خوب کٹی اب دوسری منزل مین دیکھون کیا ہو مگر کسی بھاگوان کا سامنا ہو خسیس سے مقابلہ نہ پڑے یہ کہتے ہوے چلے یہان صبح کو زمیندار جو بیدار ہوا اسامیون نے بیعنامے پیش کیے زمیندار سر پیٹتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ بیعنامے مین نے نہین لکھوائے اسامیون نے کہا ہم تو زمین نہ چھوڑینگے روپیہ قرض لیکر ادا کیا ہی زمیندار خیال کرتا ہی کہ سارا گانوؤن بیچ ہو گیا آخر روتا پیٹتا جنگل کو نکلگیا مگر خواجہ پھرتے ہوے سامنے ایک باغ کے پہونچے معلوم ہوتا ہی کہ اندر باغ کے کوئی یہ اشعار عاشقانہ باداز مستانہ گا رہا ہی

نظم

عاشقون مین کون مجھسا ناتوان پیدا ہوا
نالہ بھی میرے دہن مین بے فغان پیدا ہوا

بے نشان رنگ پریدہ کا نشان پیدا ہوا
یہ وہ طائر ہی کہ جو بے آشیان پیدا ہوا

پردہ پوشی قاتل بے رحم کی منظور تھی
ہر دہان زخم عاشق بے زبان پیدا ہوا

خاکساران محبت کو نہین رفعت پسند
آفتاب داغ دل سے بے آسمان پیدا ہوا

دوست کی آمد مین دشمن کا بھی مژدہ ساتھ تھا
جب بہار آئی ہمین خوف خزان پیدا ہوا

دیکھنا اسکا بھی مشکل یار رنا ممکن نہ ہا
شوق اپنے دل کا آنکھون سے نہان پیدا ہوا

وائے قسمت اہل دنیا ہوتے ہین مردہ پسند
آنکھ لگی جب ہم تو اپنا قدر دان پیدا ہوا

انتہائے اوج کو پستی بھی ہوتی ہی ضرور
دیکھ لو ہر آسمان پر آسمان پیدا ہوا

ایک صورت پر رہے صورت نہ مانند خیال — جب ہوئی ہستی مجھے نقش مکان پیدا ہوا
کس بلا کی شام گیسو تھی نظر آئی نہ صاف — آنکھ جب اُٹھی نگاہون مین دھوان پیدا ہوا
روز اک آفت ہے سر پر اسکے شاید ائی نسیم — خاک کا پتلا برائے امتحان پیدا ہوا

خواجہ یہ آواز سنکر دیوار باغ پر آئے دیکھا ایک شاہزادی والاقدر چہرہ مثل بدر نہایت حسین و جمیل مسند پر بیٹھی ہے ہر چند کہ گائن سامنے گا رہی ہے مگر مالک صحبت منھ پھیرے بیٹھی ہے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ اُداس گائن کو اشارہ کیا کہ گانا موقوف کرو گائن خاموش ہوکر اُٹھی برائے رفع حاجت ایک گوشے مین آئی خواجہ نے دیوار سے اُترکر گائن کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالدیا زیور سب اُتارلیا اور اُسیکی شکل بنکر محفل مین آئے کہا اے ملکۂ عالم چند شعر اور سُن لیجیے یقین ہے کہ آپ پسند فرمائین نظم

عجب ہے کیا اجی رہ دیکھتے ہو — انھین دیکھو مجھے کیا دیکھتے ہو
خبر بھی ہے یہ ہوتا قتل ہے کون — یہ کسکا تم تماشا دیکھتے ہو

ملکہ نے اِن اشعارون کو سُنکر بہت پسند کیا کہا اے شعلہ رخسار تیرے گانے نے دل مین جگہ کی جی چاہتا ہے تیرا گانا سنے جاؤن مگر دیکھون انجام کیا ہو خواجہ نے پوچھا ملکۂ عالم کیا مراد ہے مین حضور کا نام نامی بھول گئی ملکہ نے کہا آہ ہو چشم اے شعلہ رخسار اتفاق کی بات ہے کہ مین دربار شہنشاہ سماوات جادو کے گئی ایک شخص جری و بہادر حسین و جمیل گرفتار ہوکر آیا مگر اُسکے چہرے سے جلالت و جرأت آشکار تھی فریب جادو نے بڑے مکر سے گرفتار کیا زنجیرین ہلاتا ہوا آیا جسوقت سے اُسکو دیکھا ہے دل کا عجیب حال ہے قلب پر ہجوم غم و ملال ہے اپنا تو یہ حال ہے نظم

کسقدر خاطر مجھ دیدہ ہے دشوار پسند — جز اجل کچھ نہین کرتا ترا بیمار پسند
سر و تن دیدہ و دل جان و جگر حاضر ہین — آج محروم نہ رکھ کچھ تو کر اے یار پسند
دیکھ لیتے ہین تمھین جب اِدھر آجاتے ہو — کسطرح ہوتا ہمین روزن دیوار پسند
رحم کچھ عیب ہے جس سے کہ خفا ہوتے ہو — یہ خوشی ہے جو کہین دلبر آزار پسند
جی کو بھایا ہے کچھ ایسا کہ نہین کچھ بھاتا — میل صحرا ہے نہ ہے جلوۂ گلزار پسند
کام غلمان سے اُسکو نہ غرض حورون سے — کچھ نہین کرتا ترا طالب دیدار پسند
خار سے آبلۂ پا کو ہے رغبت ایسی — جسطرح حضرت منصور کو تھی دار پسند
خانۂ قید سمجھکر نہ بسر کی اس مین — اسلیے روح کو آیا نہ تن زار پسند

تم ہٹیں لاکھ کرو دل نہیں ہٹنے کا مرا — جی میں جو آئے کہو ہو مجھے تکرار پسند
کسلیے چین بجبیں ہو کہو کیسا ہی مزاج — کون سی فکر میں ہو خاطر اغیار پسند
دام الفت سے بجز مرگ رہائی مشکل — کیا کرے غیر قضا تیر اگنہگار پسند
کیا مزے ہم نفس سرد میں پاتے ہیں نسیم — کس لیے عشق کی ہو گرمی بازار پسند

خواجہ نے یہ سنکر کہا ای ملکۂ عالم پھر کیا ارادہ ہی آہو چشم نے کہا کوئی وجہ وہان جانیکی نہیں ہو ورنہ رہا کر لاتی خواجہ نے کہا کوئی حیلہ کرکے چلیے آہو چشم نے کہا میرا جانا دشوار ہی سماوات جادو ضرور فکر کریگا یہ باتین ہوتی تھیں کہ آسمان سے ایک طائر اُڑتا ہوا آیا کاندھے پر آہو چشم کے بیٹھا اپنی زبان میں زمزمہ سرائی کرنے لگا ملکہ نے کہا کیون شعلہ رخسار مراد دلی حاصل ہوئی سماوات نے ایک جلسہ کیا ہی انہیں طلب فرمایا ہی بس اب مین اسی قیدی کو رہا کر لاؤن گی مگر ایک خوف ہی کہ تمام اہالیان طلسم میرے ساتھ دشمنی کرینگے خواجہ نے کہا مین بھی آپ کے ساتھ رہونگی ملکہ نے کہا ای شعلہ رخسار حیرانی و پریشانی حال ہوگی تکلیف اُٹھاؤ گی بہت گھبراؤ گی شعلہ رخسار نے کہا اسوقت حضور کو نزد دہی کوئی تو کام مجھے بھی ایسا ہی پڑے کہ انتشار دفع ہو ملکہ نے کہا کل چلنا ہوگا شعلہ رخسار نے کہا مین ضرور ساتھ چلونگی ملکہ نے قبول کیا جب وہ دن گذرا سر شام آہو چشم تخت پر سوار ہوئی شعلہ رخسار نقلی کو قریب بٹھالیا تخت اُڑتا ہوا چلا یہان سماوات جادو نے جلسہ آراستہ کیا ہی سب جادوگر جمع ہین کہ آہو چشم بھی آکر پہونچی شعلہ رخسار نقلی ساتھ ہی آہو چشم نے سماوات سے کہا کہ ہماری گائن کا گانا سنو سماوات نے اشارہ کیا خواجہ بیچ مین آکر بیٹھے اور یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

زخم بالیدہ ہوے داغون پہ جوبن آگیا — پرورش پایا کیا جو زیر دامن آگیا
اشک خون آلودہ سے ہی پیرہن بلبل فریب — اور ہی رنگینیون پر اب تو دامن آگیا
کونسا یہ خاکسار آتا ہو دیکھ ای شہسوار — اک بگولا سا قریب گرد توسن آگیا
دست وحشت نے مٹادی آج دونونکی خلش — کچھ گریبان جھک گیا کچھ پاس دامن آگیا
شورش بزم محشر نے جگایا تھا مگر — میری آنکھون کو لحاظ خواب مدفن آگیا
بہ گیا دل خون ہوکر رہگیا درد فراق — دوست کے بدلے مرے پہلو مین دشمن آگیا

آتش داغ تمنا پرورش کرنے لگی — مثل اخگر دل تہ دامان گلخن آگیا
باغ عالم مین بشکل بلبل تصویر ہون — کچھ غرض رکھتا نہین گر سوے گلشن آگیا
آج راحت پائی احسان اجل سے ای نسیم — فاتحہ پڑھنے لحد پر یار بد ظن آگیا

خواجہ نے اِس رنگ سے اُن اشعارون کو گایا کہ سماوات بہت خوش ہوا خواجہ نے عرض کی ایک کمال مین اور رجانتی ہون سماوات نے پوچھا وہ کیا کمال ہی خواجہ نے کہا ساقی گری خوب کرتی ہون ہاتھ سے بتاؤن پاؤن سے ناچون سر سے شراب پلاؤن سماوات نے کہا یہ تو بہت دشوار ہی خواجہ نے کہا کنجی میخانے کی مجھکو مرحمت فرمایئے تو ابھی تماشا دکھاؤن سماوات نے کنجی میخانے کی سامنے خواجہ کے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر سامنے میخانے کے آئے میخانے مین اکر شراب کو خراب کیا یعنی سب مین بیہوشی ملائی اور پکار کر آواز دی لو صاحبو شراب لیجاؤ مین ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہ رہے خدمتگار دوڑے گلابیان وغیرہ اُٹھا کر لیگئے مگر خواجہ نے سو گلابیان مے ارغوانی سے آراستہ کین جیسا کثر اسی رنگ کی شراب انھین بھری اور کشتی لیکر محفل مین آئے سماوات نے کہا ای آہو چشم حقیقت مین تمھاری گائن بڑی کامل واکمل ہی کس لطف سے شراب لائی ہی کہ دیکھکر ہی جی چاہتا ہی شراب پیین خواجہ نے لاکر گلابیان محفل مین رکھین آہو چشم کے قریب آکر کہا ای ملکۂ عالم مین سب کو بیہوش کرتی ہون آپ آمادہ رہین رستم کو رہا کیجیے گا آہو چشم نے کہا ای شعلہ رخسار دیکھیے یہ سب ساحر محفل مین جمع ہین اگر ایک بھی اِسمین سے آگاہ ہوا تو بڑی آفت برپا ہوگی خواجہ نے کہا ای ملکۂ عالم اگر کسی کو قتل بھی کرونگی تو کوئی سر نہ ہلائیگا آہو چشم خوش بیٹھی ہی اور سحر تیار کر رہی ہی مگر خواجہ نے اول جام سماوات کو پلایا پھر طرف محفل کے رجوع ہوے ہر جادوگر کو بہ خوشامد پلایا جسنے جام پیا اُسنے کچھ انعام بھی دیا اور ہر ایک کا یہ قول تھا کہ ایسی ساقی گری ہمنے کبھی نہین دیکھی شعلہ رخسار کمال کر رہی ہی مگر خواجہ نے دیکھا کہ پشت پر سماوات کے عنتر سمک بلدراقی ایک کنیز کی شکل بنا ہوا خاموش بیٹھا ہی اور رگس رانی کر رہا ہی بیٹھے بیٹھے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھنے لگا پکار کر آواز دی آیئے آپ سب صاحب شریک صحبت ہوجیے مگر خداوند طلسم زعفران زار نہین آئے کسی کام مین ہونگے یہ کہکر آیئے آیئے کہتا ہوا اُٹھا دو قدم چلا تھا کہ لڑکھڑا کر گرا سب اہل دربار لینا لینا کہکے اُٹھے جو اُٹھا وہ گر کر بیہوش ہوا تھوڑے عرصے

مین سب گر کر بیہوش ہوے خواجہ خنجر لیکر چلے آہو چشم نے منع بھی کیا کہ خواجہ اسے قتل نہ کرو مگر خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا لپک کر خنجر مارا جیسے ہی خنجر پڑا اور دھار خون کی نکلی زمین شق ہوئی ایک جادوگر یہ بات کہتا ہوا نکلا عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او ساربان زادے غضب کرتا ہی کہ حاکم کو یہان کے قتل کرنا چاہتا ہی منم ناصر جادو یہ کہکے چاہا کہ خنجر کمر سے نکالے سمک بلدا قی بیٹھا ہوا تھا کہ قبلہ و کعبہ قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اُٹھا پکار کر کہا اے ناصر جادو اسکا سر کاٹ لے یہ ساربان زادہ کیونکر آیا ناصر نے کہا تو بھی قریب آنا مجھکو تو بھی عیار معلوم ہوتا ہی سمک نے کہا پشت پر دیکھیے کون کھڑا ہی ناصر پلٹا سمک نے حلقہ ہاے کمند مارے حلقے گردن مین پڑے سمک نے جھٹکا مارا ناصر چاہتا ہی تڑپ کر نکلون سمک نے خنجر مارا کہ ناصر کا سر کٹ کر گرا خواجہ نے رہائی پائی مگر آہو چشم نے اُٹھکر خواجہ کا ہاتھ تھام لیا کہا اے شہنشاہ اوج عیاری آپ کے فرزند نے بڑا کام کیا اب آپ اِس قصر سے نکلیے مین رستم کو لیکر آتی ہون خواجہ و سمک جست و خیز کرکے نکلے مگر چلتے چلتے خواجہ نے تاج سماوات کا اُٹھا لیا اور چند کے لباس بھی اُتار لیے مگر سماوات کے بچنے کا بڑا افسوس ہی کہ کیون خواجہ یہ ساحر اگر مارا جاتا تو بہت کچھ ملتا مہاجن انتظار مین ہونگے کہ خواجہ عیاری کرنے گئے ہین کچھ لیکر آئینگے اور جب خالی ہاتھ دیکھینگے تب گھیر لینگے اور کہینگے خواجہ کچھ لوٹ مار کے نہین لاے تو کیا جواب دونگا لیکن آہو چشم بلند ہو کر اُس مکان پر گری چھت توڑ کر اندر آئی دیکھا رستم سر زنجیر پر سر خم کیے بیٹھے ہین آہ آہ کر رہے ہین کہ یکایک چھت مین شگاف ہوا اسطرح کی برق چمکی کہ رستم کی آنکھ جھپک گئی نظم

حسن ایسا کہ جسے دیکھ کے مہ پارہ ہو گم
یاد کرتی رہے دامن مژگان کی جھپک
زلفین یون بکھری ہوئی چہرہ پہ ناگنین جیسے

آنکھ ملکر جو دیکھا تو ہے اک بادلہ پوش
یک بیک دیکھے تو اک چندھی رہے آنکھ جھپک
جلوہ وہ قہر کہ گھٹنے مین ہو جسکی ہر لہر
جسطرح ایک کملوئے پہ بیٹھین دو بالک

غرق دریاے جواہر مین ہے وہ پاؤن تلک
چہرے مین ایسی ہے گرمی کہ شب و روز جیسے
گھر ڈبو دینے کو ہے عشاق کے دریا اک
رستم نے جو وہ صورت زیبا دیکھی

پسینہ آگیا قلب تھرا گیا کہ یہی گلشن جمال کی کر رہے ہین کہ آہو چشم نے قریب آکر سحر اُتارنا ماران سیاہ جو رستم کے جسم سے لپٹے ہوے تھے وہ چھوٹ کر گرے زنجیرین جو اصلی باقی رہگئی تھین اُنکو رستم نے توڑ کر پھینکدیا بغلون سے خون جاری ہوا آہو چشم نے دوپٹے سے خون پونچھا کہتی تھی اے شہریار آپ نے کیون جلدی کی رستم نے کہا مین سحر سے ناچار تھا جب سحر اُتر گیا تب زنجیرون کی کیا حقیقت تھی

آہو چشم نے کہا مین آپ کو لینے آئی ہون لہذا یہان سے نکل چلیے رستم نے کہا اے آہو چشم مین چاہتا ہون کہ اس طلسم کو فتح کرون آہو چشم نے کہا یہ کنیز فکر کریگی مگر لوح اس طلسم کی معدوم ہے میری مادر مہربان کو معلوم ہے وہ یہ کیسے گوارہ نہ کریگی کہ مسلمان طلسم کو توڑے قدرت سے بہت موافقت رکھتی ہین اور بادشاہ طلسم موسوم بہ شنکال گنج طینت بڑا ساحر زبردست ہے سترہ ہزار ساحر ایک ایک ساحری عہد و جمشید زمان اپنے اپنے سحر پہ ناز رکھتے ہین وہ سب شنکال کے رفیق ہین لہذا اگر امنین سے کوئی حضور کے شریک ہوگیا تو پھر لوح کا پتہ ملیگا رستم نے کہا مین کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھونگا آہو چشم نے رستم کو تخت پر سوار کیا اور لے اڑی تخت اُڑتا ہوا جاتا ہے مگر خواجہ عمرو و سمک بلدافی جو قفس سے نکلے خواجہ نے کہا بیٹا الگ الگ جاؤ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ یہ سُنکر سمک ایک جانب بھاگا یہان آہو چشم رستم کو تخت پر لیے ہوے جاتی ہے کہ ایک کوہ دکھائی دیا کہ نہایت بلند و مرتفع تھا آہو چشم نے کہا دیکھیے بر سر کوہ چشمہ آب بھی ہے اگر فرمائیے تو ٹھہر جاؤن قصد تو یہ تھا کہ بیرون طلسم جاکر ٹھہرون مگر سرحد طلسم بہت دور تک ہے یقین ہے کہ کل نکل جائین رستم نے کہا تخت اُتارو رستم چاہتے ہین کہ طلسم کے باہر نہ جاؤن اندر طلسم کے آکر نکلجانا عین نامردی ہے کیا عجب ہے کہ لوح دستیاب ہو آہو چشم نے تخت اُتارا اور چشمے کا پانی پیا ایک مچھلی چشمے مین تڑپی اور مثل انسان کے آواز دی کہ اے کوہان سنگ بار جلد دوڑو کہ آہو چشم قیدی کو لیے جاتی ہے مچھلی یہ آواز دیکر غرق دریا ہوئی جب مچھلی غائب ہوگئی تو رستم نے کہا اے آہو چشم یہ کیا شعبدہ تھا کہ مچھلی کی ماہیت سے آگاہ نہ ہوے کہ یہ کیا شے تھی آہو چشم نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان کوئی ساحر رہتا ہے یہ باتین تھین کہ پہاڑ تھرا کے شق ہوا ایک ساحر نے سر نکالا سر پر اپنے سل پتھر کی رکھے ہوے چند سنگریزے ہاتھ مین فوراً نکلتے ہی نعرہ کیا کہ منم کوہان سنگ بار ہاتھ مین جو سنگریزے تھے وہ پھینک مارے رستم پر پتھر برسنے لگے مگر آہو چشم نے دو سپرین کاغذکی بناکر سر پہ رستم کے اُڑا دین جو پتھر گرتا ہے سپرین سینہ سپر کرتی ہین کوہان نے جو دیکھا کہ آہو چشم نے میرے سحر کو روک لیا کمر مین ہاتھ ڈالا ڈبیہ خاک قبر جمشید کی نکالی سامنے آہو چشم کے وہ خاک اُڑا دی آہو چشم بیہوش ہوکر گری رستم کے بھی ہاتھ سے تلوار گری یہ دونون بیکار پڑے ہین کوہان نے جو دیکھا کہ میرے سحر سے یہ بیکار ہوے تلوار کھینچکر قریب آہو چشم کے آیا کہتا تھا کہ کیون او گیسو بریدہ گرم و سرد عالم ندیدہ تو نے غضب کیا کہ قیدی کو رہا کرلائی اب

مین تجھکو قتل کرتا ہون کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ اے کوہان خبردار آہو چشم کو قتل نہ کرنا ورنہ قدرت کے خلاف ہوگا کوہان رُک گیا دیکھا سامنے ایک جادوگر نامہ ہاتھ مین لیے پکارتا ہوا آتا ہے کہ خبردار اگر قتل کریگا تو بہت پچتائیگا کوہان نے پکار کر کہا تیرا کیا نام ہے اور کسنے تجھکو بھیجا ہے ساحر نے کہا مجھکو سماوات نے بھیجا ہے اور حکم دیا تھا کہ آہو چشم کو لاؤ لہذا اس نامے کو پڑھو یہ کہکر قریب آیا نامہ ہاتھ مین کوہان کے دیا کوہان نے جو نامہ ہاتھ مین لیا دھوان زمین سے نکلا کوہان کو کچھ آواز معلوم ہوئی جھلا کر کہا او ساربان زادے میرے ساتھ مکر کرتا ہے خواجہ نے چاہا جست کرکے نکلون لیکن کوہان نے سحر کیا کہ خواجہ گرے اور پانوءن زمین نے تھام لیے کوہان نے تلوار چمکائی کہا او ساربان زادے تجھکو قتل کرنگا خواجہ نے بیقرار ہوکر ہاتھ طرف آسمان کے اُٹھائے اور دعا کرنے لگے کہ اے خالق بے نیاز اور رب کارساز مجھکو اس آفت سے بچالے اسوقت بہت بیقرار ہون موت سامنے پھر رہی ہے واسطہ خاصان خدا کا یا علی مرتضی آکر مشکل کشائی کیجیے اِس عاصی کو بچائیے

نظم

غم سے مجھکو چھڑائیے مولا
ہون محبت مین آپ کی کامل
اپنی صورت دکھائیے مولا
اپنے اللہ سے گنہ میرے
اب اس آفت سے چھڑائیے مولا
ہین ضلالت مین مردم دنیا
آکے جلدی چھڑائیے مولا

دستگیری ضرور ہے میری
چاہیے آزمائیے مولا
رہنما تم ہین راہ گم کردہ
حشر مین بخشوائیے مولا
مثل سلمان مرے بچانے کو
راہ ایمان بتائیے مولا

آئیے جلد آئیے مولا
گر پڑا ہون اٹھائیے مولا
قبر تک شوق دید سے آیا
راہ مجھکو بتائیے مولا
بند مین سخت سے رہا ہون خراب
شیر کی طرح آئیے مولا
دام غم مین یہ ہے اسیر اسیر

خواجہ دعائین کررہے ہین مگر کوہان تلوار کھینچے ہوئے ہر مرتبہ ارادہ کرتا ہے کہ خواجہ کا سر کاٹ لون اور خواجہ دم دے رہے ہین کبھی کہتے ہین روپیہ لے لے کبھی جواہر دینے کو کہتے ہین مگر کوہان کچھ نہین مانتا ہے یہی چاہتا ہے کہ خواجہ کو قتل کرون اور آہو چشم بہ نگاہ حسرت رستم کو دیکھ رہی ہے دل سے کہتی ہے کہ اگر مین جانتی کہ یہ آفت پڑیگی تو انکو قیدخانے سے نہ لاتی ایسا حسین وجمیل صاحب شوکت ولیاقت یکہ تاز میدان جرأت گل گلزار مروت گوہر دریائے محبت اسیر بہ مصیبت مگر کوہان کہ آہو چشم پر عاشق ہوا ہے اکثر اشارے سے کہتا ہے کہ اگر مجھکو قبول کرو تو مین البتہ رہا کردون مگر اپنے رقیب کو ضرور قتل کرونگا ہر مرتبہ قریب رستم کے آتا ہے چاہتا ہے

قتل کرون مگر آہو چشم منع کرتی ہی کہ خبردار اسکے قریب نہ جانا آہو چشم نے جب دیکھا کہ کوہان قتل رستم پر بہت آمادہ ہی بیقرار ہوکر رونے لگے آنسو جو آنکھون سے گرے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صدف کا منھ کھلا ہی گوہر آبدار اشک متصل جاری ہین چونکہ عاشق جمال ہوچکا ہی رونا آہو چشم کا کوہان کو شاق ہوا قریب آکر کہا اے شہنشاہ خوبی و اے سرو باغ محبوبی کیا چاہتی ہو مین تو عہد کرتا ہون کہ رقیب کو قتل کرونگا تیرا ہاتھ نہ اٹھاونگا اگر وصل سے انکار بھی کروگی تو تمکو قید کرونگا اور سارباں نزاد ے اور رستم کو قتل کرونگا مجھکو زندہ رہنا رقیب کا گوارہ نہین جسوقت سماوات سُنے گا تو بہت خوش ہوگا مین سماوات سے درخواست کرونگا کہ اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو مگر عمرو کو پہلے قتل کرونگا اس ظالم کے ہاتھ سے وہ وہ ساحر مارے گئے ہین کہ جنکا دل پر داغ ہی ملکہ دمامہ جادو کہ بادشاہ زبرجد نگار تھی اسکو کس حسرت سے قتل کیا بی برق جادو اسی ظالم کی معشوقہ زبرجد نگار مین بادشاہ ہین خوب چین کررہی ہین وہان بھی جاکر آفت برپا کرونگا سلطنت اسکے چھین لونگا تب میرے دل کو آرام آئیگا ساحر مشمش کیسا ساحر جلیل تھا کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا اس ظالم نے اسکو کس بدعت سے قتل کیا وہانسے عملداری اسکی اٹھ گئی فرعونیہ پر بھی جاؤنگا اسکو بھی خالی کراؤنگا عمرو نے جو سُنا کہ میرے قتل پر زیادہ آمادہ ہی بلک کر رونے کہا اے کوہان مین چاہتا ہون کہ چند اشعار عاشقانہ سماعت کرو دیکھو تو کیسا گاتا ہون یہ کہکر خواجہ نے پڑھے پڑھے یہ اشعار عاشقانہ شروع کیے

نظم

عشق کا تیر اگر لیس ہی چلنے کے لیے
مستعد روح بھی ہی تن سے نکلنے کے لیے

ضعف جب قصد گرانے کا مرے کرتا ہی
یا علی منھ سے مین کہتا ہون سنبھلنے کے لیے

اٹھ گئے سیکڑون اس بزم جہان سے احباب
رہگیا مین کف افسوس کے ملنے کے لیے

کیا کرون دل کی کسی رنگ سے وحشت نگئی
لاکھ گلشن مین پھرا دل کے بہلنے کے لیے

جب مین جاتا ہون وہ کہتے ہین تم آیا نکرو
زہر لاتے ہو مرے گھر مین نگلنے کے لیے

جانیوالے نے خبر کی نہ سفر کی اپنے
مستعد ہم بھی تو تھے ساتھ ہی چلنے کے لیے

کوے جانان مین چلو کہتی ہی میت میری
لوگ رہجاتے ہین کاندھا جو بدلنے کے لیے

دیکھ اک دن تو تماشہ مری دل سوزی کا
آؤن مین بھی ترے پروانون مین جلنے کے لیے

یار کے شعلہ رخسار کی گرمی جو سُنی
دل مرا ہوگیا موجود پگھلنے کے لیے

خوش خرامی کو تری دیکھ کے طاقت نہ رہی — کبک و طاؤس تڑپنے لگے چلنے کے لیے
تا کجا رنج و الم فرقت جانان مین ہنر بر — کوئی تو شکل کرو دل کے بہلنے کے لیے

خواجہ نے جو یہ اشعار عبرت آثار گائے کوہان یہ اشعار عبرت آثار سنکر ہر چند کہ بہت خوش ہوا مگر جھلا کر کہا او ساربان نہ اد ے مین خوب جانتا ہون کہ یہی گانا تیرا سحر ہی اسی جال مین تو سب کو پھنساتا جانتا ہون تو بہیری فکر کر رہا ہی مگر مجھپر کچھ قابض نہ ہوگا ہمارے خداوند وہ بندہ نواز ہین کہ مجھکو خبر دیتے ہین جو تیرے دل مین ہی وہ خبر مجھکو معلوم ہی یہ کہکر تلوار کھینچکر بڑھا خواجہ نے سر تو جھکا دیا مگر آنکھون سے آنسو بہ رہے ہین دعائین مانگ رہے ہین کہ ای رحیم و کریم بڑے ظالم سے سامنا ہی اسکے ہاتھ سے بچالے اس ظالم کے دست ظلم سے نجات دے مگر کوہان تلوار کھینچے ہوے بڑھا کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھا ایک شاہزادی مرکب پر سوار تیر و کمان ہاتھ مین شکار کی جویا گھوڑا دوڑاتی پھرتی ہی دور سے دیکھا کہ آہو چشم زمین پر پڑی ہی ارادہ کرتی ہی اٹھون مگر سحر سے کوہان کے اٹھ نہین سکتی سر دیتے ملاتی ہی کبھی پتھرون سے سر ٹکراتی ہی اس نقابدار نے گھوڑا اپنا بڑھایا پہاڑ پر آکر کوہان سے کہا ای کوہان سنگ بار اس نالایق سے کیا خطا ہوئی کہ جو تنے اسکو گرفتار کیا کوہان نے کہا ای ملکہ غزالہ خوش چشم آہو چشم قیدی کو لیے جاتی ہین اسی خطا سے مین نے گرفتار کیا ہی غزالہ نے کہا ای کوہان اسکے حال پر رحم کرو اور مناسب ہو تو چھوڑ دو کوہان نے کہا مین اسکو نہ چھوڑونگا مین جو اس سے کہتا ہون اگر یہ قبول کرے تو یہ جو کہے وہ مین کرون غزالہ نے کہا آخر کیا کہتے ہو کوہان نے کہا اگر اسکی شادی میرے ساتھ کر دیجیے تو خدمت گذاری کرونگا غزالہ نے کہا او پاجی جنگلی آدمی ایسا کلمہ کہتا ہی یہ کیونکر قبول کرے تجھ ایسے ناہنجار کو کیونکر قبول کرے جمال رستم دیکھکر غزالہ کو بھی محبت ہوئی کہا ای نور نظر تمنے بڑا غضب کیا کہ کل اہل طلسم کو اپنا دشمن بنایا مین کس کس کا منہ روکونگی ای نور نظر اب تم ہمسے چھوٹین ای کوہان اب جاؤ اسکے قتل سے باز آؤ کوہان نے کہا کیون ملکہ غزالہ بیٹی کا پاس کرتی ہو اور طلسم کا کچھ خیال نہین مین خداوند کے سامنے تمہاری شکایت کرونگا اسوقت احوال معلوم ہوگا جب غضب خداوندی مین مبتلا ہوگی غزالہ نے کہا او بیہودہ سامنے سے ہٹ جا مین کیونکر گوارا کرون کہ بیٹی قتل ہو اور مین دخل نہ دون کیونکر اسکو نہ بچاؤن اسکی وجہ سے میرا نام روشن ہوا اور مین اب دربار قدرت مین نہ جاؤنگی اسی جنگل مین اوقات بسر کرونگی اس عرصے مین

اور چند کنیزین جو غزالہ کے ساتھ تھین وہ بھی آگئین انھون نے بھی اگر کوہان کو بہت سمجھایا مگر کوہان
نہین مانتا ہی تلوار کھینچکر طرف رستم کے چلا غزالہ نے بہت منع کیا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کیون اوکوہان ہمارا
کہنا نہ مانو گے کوہان نے کہا مین قیدی کو ضرور قتل کرونگا غزالہ نے کہا تلوار تو اُٹھا پھر مزا دیکھ کہ کیا
رنگ ہوتا ہی کوہان نے ارادہ کیا کہ رستم کو قتل کرون غزالہ نے مسکرا کر پشت پر کوہان کی ہاتھ
پھیرا اور کہا جا کر کوہ دشت کی سیر کر وکوہان کانپا اور تلوار نیام مین کر کے ایک جانب بھاگا غزالہ
نے بعد جانے کوہان کے خواجہ پر سے سحر اُتارا اور کہا کیون شہنشاہ اوج عیاری اب اسکے سعی
ہین اسکی ابرو بچائیے گا خواجہ نے کہا یہ ہماری جان کے ساتھ ہی اگر کوئی اسپر ہاتھ ڈالیگا تو ہم
ضرور دخل دینگے اور جہانتک ہوسکیگا اِسکو قید سے رہا کرینگے مجھپر کیا موقوف ہی کل عیاران اسلام
اسکے واسطے جان لڑا ئین گے صاحبقران زمان خود اسکی مدد کرینگے غزالہ نے آہو چشم کو گلے
سے لگایا اور کہا ای نور نظر خدا حافظ جب ہماری خواہش ہو تب اسی صحرا مین تلاش کرلینا آہو چشم نے
رو کر جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ تقدیر مین ہو مین تو اب انکے ساتھ ہون ہر مقام پر مدد کرونگی
شنکال سے مقابلہ پڑیگا جو کچھ ہو وہ جھیلونگی جان پر کھیلونگی مگر انکا ساتھ نہ چھوڑونگی ماں بیٹیان
ملکر خوب روئین پھر آہو چشم نے نور رستم کو تخت پر سوار کیا ایک طرف روانہ ہو گئی غزالہ اسی صحرا مین چلی
ایک مقام پر بارگاہ استاد کرائی کنیزون کو ساتھ لیکر اُتر پڑین کنیزون نے کہا ابھی کہ مکان کو چلیے
غزالہ نے کہا اب گھر یہی صحرا ہی شنکال کو ضرور خبر پہونچی ہوگی یقین ہی کہ کوہان بلبلاتا ہوا دربار
شاہنشاہ مین جاے اور وہان جاکر آفت برپا کرے شنکال ضرور میری فکر کریگا اسی مقام پر لڑونگی
یا تو مین اپنی جان دونگی یا اگر فتح تقدیر مین ہوگی تو فتح و فیروزی پاؤنگی مگر سامنے شاہ کے نہ جاؤنگی
کنیزین خاموش ہو رہین مگر کوہان جنگلون مین پھرتا ہوا سامنے قصر شنکال کے پہونچا وہ وقت
ہی کہ شنکال تخت پر بیٹھا ہی اٹھ نو لاکھ فوج گرد قصر کے فروکش ہی افسران فوج اپنے اپنے خیمے مین
بیٹھے ہین کہ لشکر مین ہنگامہ ہوا شنکال نے کہا ارے دیکھو تو یہ کیا معرکہ ہی کہ ہرکارے دوڑے
ہوے آئے پہلے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا دی قطعہ ای سرت سبز تا خزان ہو چرند شکست طبل تا سگان
بدرند گرز آتش ہزار رنگار رنگ بر سر تو موکلان تیز نند شہنشاہ کے دوستون کو سوز
گداز ہو مسلمانون کی عمر دراز ہو ای شہنشاہ نیا معرکہ درپیش ہی کہ آپ کے غلامون کو پیش ہی

اکہ کوہان سنگ بار دیوانہ وار وحشی مثال لشکر پر آ کر گرا ہے کئی افسر مارے ہزاروں سپاہیوں کو قتل کیا شتکال نے حکم دیا کہ ایک ساحر جنگلی صحرانشین شہنشاہ کے لشکر کو ویران کر رہا ہے مگر وزیر چہارم بیٹھا ہے برقان برف بار جسکا نام ہے عرض کی اے شہنشاہ طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہان کسی کے سحر میں ہے بیہوشی میں یہ حرکتیں کر رہا ہے اگر ہوش میں ہوتا تو ایسی بے ادبی نہ کرتا اگر حکم ہو تو جا کر اسے گرفتار کر لاؤن شتکال نے حکم دیا کہ تمہین جاؤ مگر یہ بات مشہور نہ ہو کہ بادشاہ کے وزیر نے کوہان کو گرفتار کیا باعث ذلت کے واسطے بدنامی ہے برقان اٹھا باہر آ کر دیکھا کہ کوہان سنگ بار بڑے زور سے لڑ رہا ہے کئی خیمے گرا دیے ہین کسی خیمے مین آگ لگا دی کہین پانی برسا دیا کہین شیر دوڑا دیے برقان نے للکارا کہ او کوہان کیا چاہتا ہے کیون غربا کو قتل کر رہا ہے جو تو کہے وہ مین بجا لاؤن کوہان ہنس پڑا کہا اے برادر تم وزیر اعظم ہو تم نہ دو گے تو کون دیگا یہ کہکر دوڑا ہوا سامنے برقان کے آیا برقان نے دیکھتے ہی کوہان کو ایک طائر چھوڑا اس طائر نے گرد سر کوہان چرخ مارا منھ سے شعلہ ہاے آتش چھوڑے اپنی آگ مین آپ جل گیا خاک اس طائر کے سر پر کوہان کی گری کوہان نے کہا اے وزیر اعظم یہ خاک کیسی گری برقان نے کہا یہ خاک قدم خداوندی ہے منھ پر مل لو بڑا نفع ہوگا یہ سنتے ہی کوہان نے وہ خاک چہرے پر ملی جیسے ہی خاک چہرے پر ملی کہا ہوش آ گیا قدمون پر برقان کے گرا کہا اے وزیر اعظم مین عجب طرح کی مصیبت مین ہون ذرا انصاف کر دیجیے کچھ خطا نہین بی غزالہ نے بیٹی کی محبت مین مجھپر سحر کیا کہ مین آ کر لشکر پر گرا میری کیا طاقت تھی کہ لشکر خداوند کو قتل کرتا مگر دیوانہ وار وحشی مثال ہوش مین نہ تھا اسوجہ سے یہ معاملہ ہوا برقان کوہان کو ساتھ لیے ہوے سامنے شتکال کے آیا کہا اے شہنشاہ انقلاب شروع ہو گئے شتکال نے کہا بیہودہ مت بک اس طلسم کا وہ انتظام ہے کہ ہوا بھی تھر آتی ہوئی آتی ہے اے کوہان تجھپر کیا معرکہ گذرا کوہان نے کہا اے شہنشاہ ساحران میرے پہاڑ پر آہو چشم قیدی کو لیکر آئی ساسان زادے نے آ کر دھوکا دیا مگر آپ جانتے ہین کہ مین دھوکا نہین کھا سکتا مجھکو معلوم ہو گیا کہ یہ عیار ہے مین نے اسکو بھی گرفتار کر لیا بعد تھوڑی دیر کے آہو چشم کی مان بی غزالہ آ کر مجھے سمجھانے لگین اور فرماتی تھین کہ انکو چھوڑ دو سزا نہ دو مین نے جواب دیا کہ اتنی بڑی خطا فاش کی ہے مین نہین معاف کر سکتا انھون نے باتون مین لگا کر مجھپر سحر کیا کہ میرا قلب الٹ گیا حضور کی فوج پر آ پڑا مین گنہگار ہون جو چاہیے سزا دیجیے

اگر مین اپنے ہوش مین نہ تھا ان سب کا خون میری گردن پر ہوا شنکال نے ہنسکر کہا کیون صاحبو القلاب اسی کا نام ہی کہ ایک ساحرہ اگر ہماری دشمن ہوگی تو ہمارا کیا کرسکتی ہو کوئی ساحر اگر جائے اور جا کر غزالہ کو گرفتار کر لائے ہم ابھی اُسکو قتل کرتے ہین دیکھین تو اُسکو کون بچاتا ہو بڑے بڑے سردار ساحران فلک بیٹھے ہین کہ اپنے کو سامری وجمشید جانتے ہین ایک ساحر موسوم بہ آہن تاب اپنے مقام سے اُٹھا کہا ای شہنشاہ مین غزالہ پر مدت سے عاشق ہون مین جو اُسکو گرفتار کرکے لاؤن تو آپ میرے کہنے سے اُسکی خطا معاف کردیجیے گا مین اُسکو اپنے گھر بٹھا لونگا اپنی زوجہ بناؤنگا شنکال نے حکم دیا کہ خبردار جاتے ہی گرفتار کرلینا لاکھ زور کے پیٹے مگر خیال نہ کرنا جو تمنے کہا ہو وہی کرونگا تم اُسکو زوجہ بنانا آہن تاب اپنے مقام سے اُٹھا چالیس پتلے فولادی اپنے ساتھ لیکر آہن تاب چلا یہان ملکہ غزالہ صحرا مین اُتری ہین اور یہ فرما رہی ہین نہین معلوم بیٹی پر کیا گذری اُس کم بخت نے مجھکو ساکن صحرا کیا اُسکو خدا ہر آفت سے بچائے ہر وقت اُسی کا خیال ہی مگر ملکہ آہو چشم رستم کو ساتھ لیے ہوے اسی صحرا مین ایک باغ ویران ہو اُسمین اکر ٹھہری ہی رستم سے کہا میرا نیند کے مارے بُرا حال ہی رستم نے آہو چشم کو زانو پر لٹا لیا آہو چشم کی آنکھ بند ہوگئی مگر ملکہ غزالہ دربارگاہ پر ٹہل رہی ہین کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا آہن تاب مع چالیس پتلون فولادی کے آکر پہونچا آتے ہی آواز دی کہ ای غزالہ رومال سے اپنے ہاتھ باندھ لو شہنشاہ نے یاد فرمایا ہی ای غزالہ اگر سرکشی نہ کروگی تو کیا تعجب ہی کہ خطا معاف ہوجائے اور اگر سرکشی کروگی تو قتل ہوجاؤگی غزالہ اپنے مقام سے اُٹھی چاہا سحر کرون آہن تاب نے آواز دی ای حشام تیز پران جلد آؤ غزالہ کو گرفتار کرلو صحرا سے گانے کی آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز وگداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہی

نظم

ہمپہ جو کچھ ہوا سب آپ پر کھل جائے گا
بندہ پرور دیکھنا جب دل کسی پر آئے گا

تیغ زنگ آلودہ خنجر کند بازو ناتوان
مجھکو مرنے کے لیے جلاد بھی ترسائے گا

فاتحہ پڑھیے کہ رُکنے کا نہین تیر نگاہ
اُنکو اِس سے کیا غرض کوئی اگر مرجائے گا

منھ پہ گلگونہ لہو کا میرے ملکر شرم سے
دیدۂ جوہر نیام تیغ مین چھپ جائے گا

پاک دامن فیض ابر تیغ کرسکتا نہین
رنگ خون قاتل کے پیراہن کیونکر جائے گا

گو تقاضائے اجل سے جان لب پر ہو مگر
اور بھی کچھ دن ہمین وعدہ ترا ٹھہرائے گا

تار نگہ رکتے نہین دامن کہان ہوائی نسیم	اشک اگر آنکھ مین کیا کیا ہجن شرمانے گا

یہ آواز جو کان مین غزالہ کے پہونچی دیکھا ایک جوان مرکب پر سوار اشعار مذکور گاتا ہوا آتا ہو غزالہ نے نگہ کی اسکو مشتاقون نگر وہ جوان گھوڑا بڑھا کر قریب آگیا غزالہ نے ایک دستک دی کہ ایک نازنین مہ جبین آکر پہونچی اور آکر اس جوان کا ہاتھ تھام لیا کہا صاحب باغ دلکشا مین چلکر سیر کرو گل و غنچے تیار ہین نرگس شہلا کو تمھارے انتظار ہین یہ کہکر اس جوان کا ہاتھ تھاما اس نازنین نے منھ پر جوان کے ہاتھ پھیرا جیسے ہی ہاتھ پھیرا وہ جوان گھوڑے سے کود اساتھ اس نازنین کے طرف صحرا کے روانہ ہوا آہن تاب بہت جھلایا پتلون کو اشارہ کیا وہ پتلے دوڑ کر غزالہ کو لپٹ گئے کسی نے منھ پکڑا کسی نے ہاتھ تھام لیا اسطرح لپیٹ کر غزالہ کو سامنے آہن تاب کے لائے آہن تاب نے غزالہ کو سپرد کیا اور پتلونسے اشارہ کیا کہ سب افسرون کو گرفتار کرلو پتلون نے تھوڑے ہی عرصے مین سب افسرون کو گرفتار کرلیا فوج والون نے چاہا کہ آہن تاب پر جا پڑین لیکن آہن تاب نے ایسا سحر کیا کہ سب بیٹھے کے بیٹھے رہگئے اگر اٹھتے ہین تو زمین ہلجاتی ہو اس ناچاری مین سب بیٹھے ہین مگر آہن تاب قصد کر رہا ہو کہ قیدی کو لیکر روانہ ہون غزالہ کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے دعائین مانگ رہی ہین کہ اے رحیم و کریم و اے سمیع و علیم اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے اس آفت سے نجات دے **نظم**

خداوندا ستم زارو نزگردان	اجو روز اندر جہان فیروز گردان	شبے دارم سیہ چون بخت امید
درین شب روسپیدم کن چو خورشید	توئی یاری دہ فریاد ہر کس	بفریاد من فریاد خواہ رس

اے بے نیاز رحم اپنا شریک کر بیقرار ہو کر جو غزالہ نے دعا کی صحرا سے گرد اڑی ایک جادوگر نوجوان نامہ ہاتھ مین پکارتا ہوا آتا ہو کہ اے آہن تاب خبردار غزالہ کو قتل نہ کرنا شہنشاہ کا حکم ہو کہ غزالہ ہمارے طلسم کی رونق ہو شاہنشاہ اسے پہلو مین جگہ دینگے یہ کہکے غزالہ سے آنکھ ملائی اور ظاہر کیا کہ اے غزالہ مین ہون عمرو عیار تمھاری رہائی کو آیا ہون غزالہ نے اشارہ کیا کہ اگر آہن تاب قتل ہو تب یہ مٹین خواجہ نے کہا اے غزالہ تاسف کا مقام ہو کہ تمنے ایسا سحر نہ کیا کہ ان پتلون سے بچتین غزالہ نے کہا خواجہ یہ پتلا ہمارے طلسمی ہین جبتک آہن تاب نہ مٹیگا جبتک یہ نہ دور ہون پر بیٹھیگے خواجہ نے غزالہ سے باتین کر کے آہن تاب سے کہا اے آہن تاب تمنے کیا کار نمایان کیا ہو کہ اس باغیہ کو گرفتار کرلیا ہو مگر دیکھو پہاڑ پہ آگ جل رہی ہو معلوم ہوتا ہو کوئی ساحر آتا ہو آہن تاب

اسطرف پلٹا غواجہ نے خنجر اسکی کوکھ پر مار اکر شکم چاک قصہ پاک کرتے ہی آہن تاب کے وہ سب پتلے
جلنے لگے کچھ جلگئے کچھ بھاگے خواجہ نے غزالہ کو رہا کیا غزالہ نے کہا ای شہنشاہ اوج عیاری آپ نے بڑا
احسان کیا مگر فساد شروع ہوا اسکا خیال رکھیے گا دو پتلے بھاگ گئے ہین وہ شاہ کو خبر کرینگے حقیقت مین
دو پتلے بھاگے ہوے جاتے تھے ایک صحرا مین پہونچے تھے کہ آسمان سے شعلہ گرا دونون جلنے
لگے اسی حال مین لباس اپنا نوچتے ہوے سامنے شنکال کے پہونچے شنکال نے جو دیکھا کہ پتلے
فولادی جل رہے ہین سامنے حوض بنا ہوا تھا اشارہ کیا کہ یہ آب غسل سامری ہی اسمین پھاند پڑو دونون
پتلے اس چشمے مین کود پڑے لباس جو پہنے ہوے تھے وہ تو جلگیا جسم سالم رہا شنکال نے پوچھا
ارے کیا ہوا پتلون نے سب کیفیت بیان کی کہ آہن تاب نے جاتے ہی غزالہ کو پکڑ لیا مگر ایک
جادوگر نے آکر سر میدان آہن تاب کو مارا ہملوگ جلنے لگے جب بھائی ہمارے جلے تب
ہملوگ بھاگے راہ مین تھے کہ آسمان سے شعلۂ آتش گرا ہملوگ جلنے لگے یہ نہ جانتے تھے
کہ آب غسل سامری سے صحت ہوگی ورنہ سب کو بھگا لاتے شنکال نے کہا ای طیران جادو اب
تم جاو طیران جادو اپنے مقام سے اُٹھا کہا ای شہنشاہ مجھکو خبر ملی ہی کہ بی آہو چشم ورستم بھی اسی
صحرا مین ہین لیکن مقام معلوم نہین ہی یقین ہی کہ جب جاؤن تو معلوم ہو جاوے یہان خواجہ ساتھ
غزالہ کے اُترے ہوے ہین غزالہ کو تخت پر بٹھایا اور فرمایا یہ صحراے رنگین حصار ہی تمھین ہم
اس مقام پر قایم کرتے ہین تم لشکر لیکر اُترو ہم ساحر کو نہ آنے دینگے دل وجان سے کوشش کرینگے
غزالہ نے عرض کی اگر آپ عنایت فرمائین گے تو مین براے مقابلہ شنکال موجود ہون خواجہ نے
حکم دیا کہ بھرتی جاری کرو غزالہ تخت پر بیٹھی بھرتی جاری ہی ساحر ملازم ہو رہے ہین مہتر برق فرنگی کہ
جنگل مین پھر رہا تھا اسنے خبر سنی کہ صحراے رنگین حصار مین اُستاد بھرتی کرا رہے ہین حیران تھا کہ
اُستاد سے کیونکر ملاقات کرون اس سوچ مین بیٹھا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک مہاجن آگے
آگے دس مزدور پشت پر ہر ایک مزدور پر ایک ایک توڑا لدا ہوا برق نے جو روپے دیکھتے رنگ بدلا
رنگ وروغن عیاری کا نکالا ایک برہمن کی شکل بنا لوٹیا اور ڈول ایک طرف رکھ لیا کونا دھوتی
کا بچھا کر اسپر ستو گوندھنے لگا اور دہی ستو کے پنڈے بنا بنا کر انگوٹھون سے ہاتھ کے نگل رہا ہی
مہاجن نے قریب آکر ڈنڈوت کی برہمن نے کہا بچہ بھلا ہو مہاجن نے کہا کیون مہاراج دیوتا کیا

نمک نہین ہو برہمن نے کہا مہاراج نمک کہان میسر ہو اپنا پیٹ پھر رہے ہین مہاجن کو بڑا رحم آیا کہا برہمن دیوتا ہم تمکو نمک دینگے مزدورون سے کہا توڑے رکھدو پانی پی لو تب آگے بڑھنا مزدورن نے توڑے رکھدیے برہمن نے ڈول بھرا پہلے مہاجن کو پلایا پھر مزدورون کو پلایا سب پیتے ہی پانی کے بیہوش ہوے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے ایک درہ کوہ مین گاڑ دیے اور آپ وہانسے ساحر کی شکل بنکر نکلا اُس مقام پر آیا جہان لوگ بھرتی ہو رہے تھے خواجہ نے پکار کر کہا جو ملازم ہوگا اُسکو ہزار روپے کی ضمانت دینا پڑیگی ایک ساحر تڑپ کر نکلا کہا ای شہنشاہ اوج عیاری مین باہر کا رہنے والا ہون یہان کوئی ضامن نہین ہو نقدی روپیہ فرمائیے تو جمع کردون خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا او مکار مین نے تجھکو پہچانا نقدی روپیہ کہان سے آیا جلد بتا برق نے کہا اُستاد ایک مہاجن جاتا تھا مین نے آپ کا نام لیکر اُسکو بیہوش کیا دس توڑے اُس سے لیے ہین وہ درہ کوہ مین چھپا دیے ہین خیال مین آیا کہ اُستاد کو آگاہ کردون اُستاد کو روپے کی ضرورت رہتی ہو خواجہ نے گلے سے لگا لیا فرمایا ای فرزند مین تجھی کو اپنا نائب کرونگا تو اس لایق ہو کہ تجھکو زنبیل ملے برق فرنگی نے وہ دسون توڑے جو کہ مہاجن سے لیے تھے وہ لا کر خواجہ کو دیے خواجہ نے وہ توڑے نذر زنبیل کیے برق کو لیکر لشکر مین آئے کہا ای ملکہ غزالہ یہ مہتر برق فرنگی عیار ہو اسکا خیال رکھیے گا یہ کسی ساحر کو نہ آنے دیگا ملکہ غزالہ نے برق فرنگی کو کرسی معقول دی برق فرنگی بیٹھا ہو کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ طیران جادو آتا ہو غزالہ نے تھرا کر کہا یہ وہ ساحر ہو کہ جسکے نام سے ہوش سب کے اُڑتے ہین ایسا سحر کرتا ہو کہ اگر لاکھ ساحر سامنے ہون تو دم بھر مین تسخیر ہو جائین سب کو دیوانہ بنائین یہ سنکر برق فرنگی روانہ ہوا یہان طیران دربارگاہ پر اپنے بیٹھا تھا کہ سامنے سے ایک عورت نہایت حسین وجمیل دیوانہ وار یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی با ناز و انداز آئی ہو

نظم

اشک اُمڈے تو دامن سے ٹپک کر باہر
گھٹتے گھٹتے نکل آیا دم خنجر باہر
خاک پیوند لحد کے لیے لائی ہو صبا
نکل آئے مرے پہلو سے کچھ اخگر باہر
خوف آوارہ مزاجی ہین آتا ہو نسیم
قعر دریا سے نکل آنے لگے شناور باہر
جذب مشتاق شہادت کو نظر کر ظالم
کارسازی کے سب اسباب ہین باہر باہر
گر نہین ضبط کا یارا ہو تو ہان بسم اللہ
طفل اشک آنکھ سے رہنے لگے اکثر باہر
اسقدر جوش محبت سے گلو نے کھینچا
او گل آیا ہو کمر سے تیرے خنجر باہر
نہ ملا حسرت دل کا تو پتا وقت شگان
چھوڑ پہلو کو نکل جا دل مضطر باہر

طیران نے جو اُس عورت کو دیکھا

اشارے سے بلایا وہ سامنے آکر بیٹھ گئی بال کھولدیے کھیلنے لگی اسقدر کھیلی کہ طیران نے حیران ہوکر کہا
معلوم ہوتا ہی کہ اِسکے سر پر کوئی آسیب ہی اُسی نے اِسکو آوارہ کیا ہی ملازمون نے کہا کسی ملا سیانے کو
ڈھونڈھین گے طیران کہتا ہی اگر اِسکا علاج ہو اور یہ ہوش مین آجاے تو مین اسکو صحبت مین رکھونگا
اور خاتون محل قرار دونگا یہ سب باتین کر رہے تھے کہ طرف سے گانون کے دیکھا کہ ایک شخص باریش
سفید جامہ پہنے ہوے کتاب بغل مین بکتا ہوا آتا ہی کہ کیون او نالایق مین نے تجھکو کیونکر جلا دیا مین
پہلے ہی سمجھاتا تھا کہ اِسکو چھوڑدے مگر تو نے نہ مانا ایک فتیلے مین آخر جلگیا طیران نے کہا دیکھو وہ سامنے
عامل آتے ہین کسیکو جلا کر آئے ہین کہتے ہوے آتے ہین لوگون نے مولوی صاحب کہکر پکارا وہ
مولوی آئے اُس عورت نے بھی مولوی کو دیکھکر منھ زمین مین چھپانے لگی مولوی صاحب نے کہا کیون
او نالایق تو نے اس غریب کو ستایا ہی بس اب ہٹ جا ورنہ جلا دونگا طیران نے پوچھا کیون مولوی صاحب
یہ کون ہی مولوی صاحب نے کہا یہ لاہور کا اگھوری ہی ایک اور شخص پر یہ آتا تھا مین نے اِسکو تسخیر
کرکے دفن کیا تھا کسی نے وہ مقام کھولدیا ہوگا اِسکی عادت ہی کہ عورتون کو بہت ستاتا ہی طیران
نے کہا مولوی صاحب جو یہ عورت صحت پائے تو جو مانگیے گا مین وہ دونگا مجھے اُس عورت پر بڑی
توجہ ہی اُسکا بیقرار ہونا اور جنگل مین پھرنا مجھے شاق ہی مولویصاحب نے کہا خیمے مین چلئے ابھی اِسکو
جلا دونگا طیران مولویصاحب کو ساتھ لیکر بارگاہ مین آیا اُس عورت کو بھی کھینچ کھانچکر لائے
چاہتی ہی کہ مولویصاحب کی صورت نہ دیکھون جب آنکھ ملاتی ہی تب مولوی صاحب فرماتے ہین کیون او
نالایق اسکے سر سے نہ اُتریگا بارگاہ مین آکر پھول منگوائے عطر منگوایا کہا کچھ سونا رکھیے طیران نے
چند اشرفیان رکھین مولوی صاحب نے کہا اِسکے تول لکھے ہین سوا سیر سے کم وزن نہ ہو طیران نے
سوا سیر سونا منگایا مولوی صاحب نے کتاب مین سے ایک فتیلہ لکھا اور کہا اِسکو روشن کیجیے
پھر آپ بہ نگاہ غور اِسکو ملاحظہ فرمایئے گا طیران نے وہ فتیلہ ہاتھ مین لیا ایک چراغ مین رکھکر روشن
کیا پانچ چھ آدمی مصاحبون مین بھی طیران کے ساتھ تھے جیسے ہی فتیلہ روشن ہوا اسقدر دھوان
ہوا کہ تمام بارگاہ دھوئین سے بھر گئی بارگاہ دھوئین سے بھرتے ہی طیران و ساتھ والے سب بیہوش
ہوے وہ عورت خنجر گھسیٹ کر اُٹھی خواجہ نے ہاتھ پکڑلیا کہ ابھی اِسکو قتل نہ کرنا پشتارہ باندھکر لیجا
سامنے نوالہ کے پہونچا شاید یہ اطاعت اسلام کرے پیشانی اِسکی روشن معلوم ہوتی ہی برق فرنگی نے ۱۰

اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ برق	منم برق رفتار خنجر گذار	کہ اُستاد ہین خواجۂ نامدار
تڑپنے مین ہین برق رفتار ہون	کہ کون مکار و غدار ہون	کرون سیکڑون کوس کی راہ طی
ارسطوے ذی علم شاگرد ہی	بزیر قدم غرب ہی شرق ہی	چھلاوہ ہون ہین نام بھی برق ہی

خواجہ نے وہ سونا وغیرہ اُٹھا لیا اور روانہ ہوگئے مگر برق نے پشتارہ طیران کا باندھ لیا اور سراچہ چاک کرکے چلا طلاے پر گھمسان آلتشیار تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ ایک سیہ پوش پشتارہ بدوش جاتا ہی سوچا کہ اگر پکارونگا تو یہ بھاگ جائیگا سحر کرکے اُڑتا ہوا چلا صحرا مین آکر برق ایک نخل کے سایہ مین ٹھہرا تھا کہ گھمسان نے سحر کیا کہ برق فرنگی لڑکھڑا کر گرا آواز آئی کہ منم گھمسان جادو برق نے دیکھا کہ درخت سے ایک جادوگر اُترا اُسنے جو طیران کو پشتارے مین بندھا دیکھا گھبرا گیا کہا او نا عیار تونے انکو کیونکر پایا برق نے کہا مجھسے فرمایا تھا کہ مجھکو بارگاہ مسلمانان مین لے چلنا مین غزالہ وآہو چشم کو گرفتار کرونگا موافق وعدے کے لیے جاتا ہون گھمسان نے کہا تونے بیہوش کیون کیا برق نے کہا جیسا وعدہ تھا وہ کیا بارگاہ مسلمانان مین لیجا کر ہوشیار کردونگا یہ غزالہ کو گرفتار کرلین گے مین تو انکا نوکر ہون گھمسان حیران ہی کہ ہر ایک بات کا جواب دیتا ہی شاید ایسا ہی ہو کہ پہلو سے آواز آئی کہ اس مکار کو زندہ نہ چھوڑنا یہ بلاے روزگار ہی اگر یہ قتل ہوگا تو عمرو کو بڑا صدمہ ہوگا انکا شاگرد رشید ہی عمرو کو اُسپر بڑا ناز ہی گھمسان نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک جادوگر نحیف وضعیف روتا ہوا آتا ہی گھمسان نے کہا کیون بھائی تمھاری اِسنے کیا خطا کی ہی جادوگر نے کہا یہ چور ہی وہ سامنے جنگل مین جو چھپر پڑا ہی اُسمین اسباب رکھا تھا یہ چرا لیگیا مین کئی دن سے اِسکو ڈھونڈھتا تھا آج مین نے اِسکو دیکھا کہ تمھارے ہاتھ سے گرفتار ہوا اب اِسکو زندہ نہ چھوڑنا اِسکی ذات سے ساحرون کو بہت آزار پہونچین گے طیران جادو کے گرفتار ہونے کی خبر سُنکر دوڑا آیا یہ مارا جاے تو فساد دفع ہو آپ کا نام نامی کیا ہی گھمسان نے کہا کہ مین طلایہ دار لشکر طیران کا ہون مین نے دور سے دیکھا کہ یہ پشتارہ بدوش جاتا ہی مین سحر کرکے آیا اُس ساحر نے برق کو ایک لات ماری اور کہا کہ بتا میرا اسباب کہان ہی برق نے کہا سامنے جو غار ہی اُسمین اسباب رکھا ہی جاکر اُٹھا لیجیے برق سب کو ساتھ لیکر چلا مگر وہ ساحر دمبدم برق کو مارتا ہی اور کہتا ہی خبردار دھوکا نہ کرنا اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو تیری جان لونگا زندہ نہ چھوڑونگا ایک گھڑے مین اوپر کوئلے تھے اور نیچے اُسکے روپیہ تھا وہ بھی تو اُٹھا لیگیا برق نے کہا وہ سب موجود ہی ابھی اُسمین تقسیم نہین ہوا قریب

اس غار کے لایا غار کو دیکھکر کہا وہ دیکھیے سامنے اسباب رکھا ہی گھمسان جھکا کہ مین دیکھون کہ کیا کتنا ہی اس
بڑھے نے پشت سے حلقہ ہائے کمند مارے اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران	مرے مکر سے کانپتا ہی جہان	ترا شندہ ریش کفار ہون
زمانے کا مکار و غدار ہون	مرا تیز رفتار ہو گر قدم	صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو	نہ پائے مری گرد پاپوش کو	دوندہ جہانگرد طرار ہون
جہانگیر عالم کا عیار ہون		

برق سے کہا اے بھاگ برق تو پشتارہ لیکر ایک جانب بھاگا
خواجہ ایک طرف گئے لیکن شنکال دربار مین بیٹھا تھا جس مہاجن کا برق نے روپیہ لیا تھا اُسنے آکر
فریاد کی کہ دس ہزار روپیہ میرے فلان جنگل مین لٹ گئے آپ حاکم ہین دلوا دیجیے شنکال نے کتاب
دیکھی ہنسکر کہا برق فرنگی عیار اسکو دم دیکر روپیہ لیگیا اور راہ مین ہوشیاری سے چلا کرو عیار جا بجا
پھرتے ہین جیسا موقع ہوا دہی عیاری کرتے ہین گھمسان راہ مین مارا گیا اور برق فرنگی طیران کو
لے گیا اُسکے فوج والون کو نامہ لکھو کہ تم لوگ لشکر کشی کرکے جاؤ شاید تمھارے خوف سے اُسکو نہ قتل کرین
بی غزالہ کو ایسی سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کرین مابدولت کے مقابلے مین اتری ہوئی ہین وہ لشکر کشی کرین
کر بھاگتے راستہ نہ ملے نہین معلوم بی غزالہ کیا سمجھی ہین نامہ شنکال کا ایک طائر لیکر چلا طیران کا بھائی
سیران جادو بارگاہ مین بیٹھا ہوا افسوس کر رہا ہی کہ بھائی صاحب کو کون چرا لیگیا طلایہ والون نے
خبر دی کہ گھمسان پیچھے عیار کے گئے تھے پلٹ کر نہین آئے ایک ساحر نے کہا کہ اُنکا لاشہ تو جنگل مین
پڑا ہی یہ سنکر سیران بہت پریشان ہوا کہ طائر نے آکر نامہ دیا شنکال کی طرف سے لکھا تھا کہ اے سیران
تم اپنے بھائی کی رہائی کو جاؤ اور اُسکو رہا کرو فوج کو بھی حکم دیدو کہ وہ لوگ بھی جائین اگر راہ مین کوئی
روکے تو مقابلہ کرو لڑبھڑ کر طیران کو لاؤ سیران یہ نامہ دیکھتے ہی غرق زمین ہوا زمین کانپتا ہوا چلا یہان
برق فرنگی پشتارہ طیران کا لیے ہوے دربار مین آیا غزالہ نے حکم دیا کہ طیران کو باندھ دو طیران کو
ستون سے باندھا زبان مین سوزن دی برق نے طیران کو ہوشیار کیا طیران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
دربار غزالہ مین پایا حیران تھا کہ مین یہان کیونکر آیا برق نے پکار کر کہا اے طیران مین تجھکو گرفتار کر لایا
اب سامنے غزالہ کے موجود ہو لات و منات پر لعنت کرو پیدا کرنے والے کے مطیع ہو طیران نے
غصے سے طرف برق کے دیکھا غزالہ نے کہا اے برق اِسکو قتل کرو یہ سیاہ رو نہ مانیگا اسکو اپنے عجیب



بیگا برق نے پیچھے کھینچا کہا اے طیران ایک ہاتھ مارتا ہون کہ سر تمھارا اُڑ جائے گا
ابھی بھی اطاعت اسلام کرو طیران نے انکار کیا غزالہ نے کہا اے برق اسے جلدی قتل کرو برق
پیچھے کھینچکر بڑھا کہ ہاتھ مارون کہ زمین شق ہوئی نعرہ ہوا کہ ہم سیران جادو طیران کی کمر مین پیچھے دیکھے اٹھ
غزالہ نے چاہا پیچھا کرون ساحرون نے روک لیا کہ ملکا اسکے تعاقب مین نہ جائیے ساحر زبردست ہی
ایسا نہ ہو کہ راہ مین کوئی آفت درپیش ہو مگر غزالہ نے نہ مانا پر پرواز پیدا کر کے چلین کئی سو مصاحب انکے
ساتھ اُٹھے راہ مین جا کر غزالہ نے نعرہ کیا کہ او سیران کہان جاتا ہی ٹھہر جا مین آپہونچی یہ سُنکر سیران
زمین پر آیا اور سوزن طیران کی زبان سے نکالی اب تو طیران چمک کر سحر کرنے لگا جیسے سحر کیا وہ بیہوش
ہوگیا طرف غزالہ کے چلا غزالہ آگ برسا رہی ہی مگر طیران نہین مانتا کہ صحرا سے گرد اُٹھی کل لشکر طیران کا
آکر پہونچا اور غزالہ کو گھیر لیا غزالہ نے جو اپنے کو اس آفت مین مبتلا دیکھا گھبرا گئی کہ دوسری طرف سے
گرد اُڑی لشکر غزالہ بھی آکر پہونچا دونون لشکر آپس مین ملگئے سحر ہو رہے ہین ساحر گر رہے ہین کوئی
قتل ہوا کوئی مارا گیا کوئی بھاگ گیا مگر طیران جو بلند ہوا نگاہ اسکی طرف باغ ویران کے گئی دیکھا رستم
بیٹھے ہین اور آہو چشم زانون پر سو رہی ہی حیران ہوگیا کہ یہ یہان کہان تڑپ کر گرا دونون کو اُٹھا لایا
غزالہ نے دور سے دیکھا کہ بیٹی گرفتار ہوگئی اور رستم بھی پھنسے چمک چمک کر لڑنے لگی یہی چاہتی رہی
کہ رستم و آہو چشم کو رہا کرون مگر طیران بلا سے روزگار ہی وہ وہ سحر کر رہا ہی کہ آگ پانی برس رہا ہی جسطرف
غزالہ جاتی ہین شعلہ ہائے آتش دیکھکر ہٹ جاتی ہین جو سردار انکا قریب آگ کے پہونچا اسکو آگ نے
کھینچ لیا اور جلا کر خاک کیا کئی سو ملازم غزالہ کے جلے تب غزالہ نے بیقرار ہو کر طرف آسمان کے ہاتھ
اُٹھائے اور پکار اُٹھی کہ اے رحیم و کریم رحم اپنا شریک کر اے خالق بے نیاز و اے رب کارساز بچا لے نظم

یالطیف وخبیر یاحافظ	یا سمیع بصیر یا حافظ	یا قوی یا سلام یا قدوس	یا ولی یا قدیر یا حافظ
یا ملک یا سلام یا باری	یا علی یا کبیر یا حافظ	یا خفی یا لطیف یا شاہد	یا رضی یا نصیر یا حافظ
یا قریب ومجیب یا واحد	یا حمید و منیر یا حافظ	یا بدیع و سریع یا دافع	یا ہو اللہ نظیر یا حافظ
یا جمیل وجلیل یا حافظ	یا مبین و خبیر یا حافظ	پھر اُسے روز عیش کھلادے	رنج مین ہو اسیر یا حافظ

غزالہ نے جو بیقرار ہو کر دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا آسمان پر نعرہ ہوا کہ ہم شکال بن شغل دیکھا
تخت اُترتا ہوا آتا ہی تاج سر پر آواز دی کہ اے طیران ذرا میرے پاس آؤ تو مین وہ سحر کرون کہ سمجھ جائے

کوئی زندہ نہ بچے طیران جادو بلند ہوا قریب تخت آیا سیران دیکھ رہا ہو کہ بھائی صاحب قریب تخت تاجدار
پہونچے تاجدار نے ہاتھ بڑھایا ہاتھ پکڑ کر طیران کا اوپر کھینچ لیا دیکھکر کہا او طیران سامنے آگ جل رہی ہو
جیسے ہی طیران اودھر لیٹا خواجہ نے خنجر کو کمر پر مارا کہ شکم چاک فقصہ پاک طیران کے مرتے ہی آگ سیاہ گی
سیران حیران ہوا مگر کہتا تھا کہ شہنشاہ سے شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مارا مگر غزالہ نے
جگر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی کئی سو ساحر جلکر خاک ہوے تاثیر سحر طیران موقوف ہوئی غزالہ نے رٹھ بڑکر رستم
و آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم کو تخت پر سوار کر لیا رستم مرکب پر آہو چشم نے بھی سحر کیا کہ پانی برسا ہزارون ساحر
غرق دریائے لعنت ہوئے سیران نے ناچار ہو کر طبل بازگشت بجوایا اور لشکر لیکر لیٹا ساحرون سے کہا
مین دربار شہنشاہ مین جاتا ہون شہنشاہ سے جاکر شکایت کرونگا کہ آپ نے طیران کو کیون مار ڈالا
مین آپ سے دعویدار ہون سامنے خداوند کے فریاد کرونگا آخر سبب کیا ہو اُسنے کیا خطا کی تھی مین نے
آنکھون سے دیکھا کہ آپ نے طیران کو بلایا اور تخت ہی پر قتل کیا یا شاید کوئی شعبدہ ہو یہ سوچکر لشکر اسی
مقام پر اُتارا اور آپ دربار مین شنکال کے آیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا کہا اے
شہنشاہ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون امیدوار ہون کہ جواب باصواب ملے مین بموجب آپ کے حکم کے
دربار غزالہ مین گیا اور طیران کو لے نکلا راہ مین آکر غزالہ نے گھیرا لشکر بھی پہونچ گیا ادھکا لشکر بھی آیا
طیران نے وہ آگ روشن کی کہ ہزارہا ملازمان غزالہ جل رہے تھے مین وقت پر حضور پہونچے مجکو گھمنڈ
ہوا تھا کہ شہنشاہ آگئے غزالہ کو گرفتار کرینگے مگر آپ نے طیران کو قتل کیا پس اُسکی کیا خطا تھی شنکال
نے ہنسکر کہا مین نے اپنے مقام سے جنبش بھی نہین کی مین طیران کو کیون قتل کرتا سیران نے کہا اب
عذر نہ کیجیے مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہو کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہو شنکال نے جھلا کر جواب دیا
اسکو سامنے سے ہٹاؤ بیہودہ بکے جاتا ہو سب سردار موجود ہین جسوقت سے ہم دربار مین آئے ہین
دربار سے جنبش نہین کی اور یہ کہے جاتا ہو کہ آپ نے طیران کو قتل کیا ہو لوگون نے سیران کو ہٹایا
سیران روتا ہوا باہر نکلا لوگون نے سیران سے پوچھا کیون بھائی کیون روتے ہو سیران نے کہا یہ
بڑی بدعت ہوئی شہنشاہ نے ہمارے بھائی کو مار ڈالا سبب پوچھا تو خفا ہوتے ہین اب ہم جا کر غزالہ سے
ملین گے وہ قدرشناس ہو جب تو مقابلہ شاہ مین اتری ہو اسی کے ساتھ جانبازی کرینگے اگر انکی محبت مین
مارے گئے تو جنازہ دھوم سے اُٹھیگا سب اہل اسلام ساتھ ہونگے یہ کہتا ہوا چلا خدمتگارون نے

آکر شمشال سے خبر کی کہ سیران جادو رنجیدہ ہوکر گیا ہی کہتا ہی جا کر غزالہ کا شریک ہونگا شمشال نے یہ سنکر آفت جادو کو حکم دیا کہ جاؤ جا کر سیران کو پکڑ لاؤ آفت جادو چلا بیس ہزار جادوگر ساتھ لے لیے مگر یہان سیران جادو اپنے لشکر مین آیا افسرون کو جمع کیا اُنسے سب حال کہا اور کہا یارو میرا یہ ارادہ ہی کہ جا کر غزالہ کی اطاعت کرون اور سامری و جمشید پر لعنت ہو اب مین شہنشاہ کی بربادی کی فکر کرونگا سب نے کہا بسم اللہ چلیے ہم بھی شریک ہین سیران گینڈے پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر چلا مگر ساتھ والون سے کہتا ہی کہ یارو ایک بات افسوس کی ہی کہ ملکہ غزالہ کیا خوش ہونگی کہ کوئی کام کر کے نہین آئے کچھ قدر نہ ہوگی بڑا افسوس کرتا ہون کہ کیا منھ لیکر ملون یہ سوچتا ہوا جاتا تھا کہ آواز مہیب کان مین آئی کہ ای سیران کہان جاتا ہی منم فرستادۂ شہنشاہ آفت خیز سیران نے جو آفت کو آتے ہوے دیکھا فوج کو اشارہ کیا کل اہل فوج آمادہ ہوگئے مگر آفت آکر گرم سحر ہونے لگے سیران بھی جم جمکر سحر کر رہا ہی آفت نے جو دیکھا کہ سیران بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی اسکا گرفتار ہونا دشوار ہی تلوار کھینچکر پکارا کہ او سیران ٹھہر جا مجھسے تو مقابلہ کر شہنشاہ تجھسے بہت خفا ہین تو نے غضب کیا کہ شہنشاہ پر تہمت رکھی وہ قسمین کھاتے ہین کہ مین نہین گیا مین نے طیران کو نہین مارا مگر تم اپنی ہی کہے جاتے ہو آخر شہنشاہ آزردہ ہوے مین وعدہ کرتا ہون کہ تیری خطا معاف کرا دونگا پھر وہی عہدہ ملیگا اپنے مصاحبون مین درج فرمائینگے سیران نے پکار کر کہا کہ او آفت جادو کیا بکتا ہی مین اُسکے ساتھ بیٹھنا نہین چاہتا ہون یہی خواہش ہی خوب دل کو کاہش ہی کہ دربار غزالہ مین پہونچون اور شہنشاہ سے لڑون آفت نے ایک دو خنجر مارا کہ آگ برسنے لگی مگر سیران نے آگ کو بجھا یا دو چار سحر آفت نے کیے مگر سیران نے دفع کر دیے آخر آفت سحر کرتا ہوا قریب آیا سیران نے ایک دستک دی اور پکارا کہ ای دل نواز اس سرکش کو لینا صحرا سے ایک نازنین مہ جبین پیدا ہوئی اور یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی ناز و کرشمہ دکھاتی ہوئی مٹک کر آئی النظم

حیا بڑھنے نہین دیتی ارادہ نوجوانی کا　　اشارہ ہوکے رہجاتا ہی ہمپر مہربانی کا
نہین سُنتا اُسے اب دل لگا کر کوئی رغبت سے　　مزا محفل مین تیری لٹ گیا میری کہانی کا
خیال وعدہ ہی ای مرگ آنکھین بند کیا ہونگی　　نہ جائیگا نگاہون سے تعلق پاسبانی کا
نگاہون مین سُبک ہون اُسکی پی جاؤنگی کیون ظالم　　لہو ہلکا ہوا ایسا مزا دیتا ہی پانی کا
خیال وعدہ اُنکا گو تسلی بخش ہی لیکن　　نسیم ابتک وہی عالم ہی آنکھونکی پریشانی کا

وہ نازنین قریب آفت کے آئی آفت نے جو جمال بے مثال دیکھا ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا اور سیبران سحر کو
زور دے رہا ہی چاہتا ہی کہ اسکو آفت مین پھنساؤن مگر اُس نازنین نے پشت پر آفت کی ہاتھ پھیرا اور کہا
کہ صاحب ہمراہ سیبران کے چلو آفت جادو ہاتھ باندھکر سامنے سیبران کے آیا سیبران نے ہاتھ تھام لیا
کل لشکر پر بھی تاثیر سحر ہوئی سب ساتھ ہوے مگر سیبران جب قریب لشکر غزالہ پہونچا غزالہ نے خبر سُنی کہ سیبران
آتا ہی آہو چشم سے کہا کہ جاکر استقبال کرکے لاؤ آہو چشم نے آکر استقبال کیا سیبران نہال ہوگیا کہتا تھا یہ لوگ
صاحبان خلق و مروت ہین کہ ملکہ غزالہ نے اپنی بیٹی کو برائے استقبال بھیجا بڑی قدر شناس فلک اساس ملکہ
آہو چشم بہ خلق و مروت آکر سیبران سے ملین کہا ای سیبران جادو تکلیف فرمانیکا کیا باعث ہوا سیبران نے
کہا ہمکو ثابت ہوا کہ شکال ہم سمعون کا دشمن ہو یہ گرمی جنگ مین آکر طیران کو مارا اور جب ہمنے شکایت کی
تو جواب صاف دیا کہ ہمنے نہین مارا اور نہ ہم اپنے مقام سے ہلے ہین دل سے آپ لوگون کا مطیع ہوا ہین
جانتا ہون کہ بادشاہ سے لڑنا دشوار ہی کیونکہ ہزارہا جادوگر جسکے دربار مین بیٹھتا ہی روز اسطرح اگر ایک
ایک کو بھیجا کرے اور آپ ہی غالب آئیے تو سالہا سال کی اسکو فرصت ہی مجھپر فوج بھیجی تھی آفت خنجر آیا تھا
خوب معلوم ہوئی مگر مین نے اسکو گرفتار کیا ہی وہ دیکھیے سامنے دیوانہ وار آتا ہی دلنوازہ اُسکو لاتی ہی مگر
آہو چشم نے ہنسکر کہا ای سیبران انشاء اللہ تم دیکھ لینا کہ یہ تمام صحرا فوجون سے بھر جائیگا اور شاہ کو مشکل پڑیگی
اللہ مالک ہی خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے انھون نے اپنا ایک شاگرد یہان چھوڑا ہی وہی بڑھکر ساحرون
کی خبر لیتا ہی اب مشہور ہوا ہی کہ سامان جادو گمان مروارید پوش اُسکی زوجہ یہ دونون ساحر پردۂ ظلمات
سے آتے ہین برابر کوہ دُخان کے آکر اُترے ہین آپس مین اسی طرح دیر تک باتین رہین سیبران کو جو خیال
تھا کہ میری کون قدر کریگا وہ دل سے اسکے نکلگیا آہو چشم نے سیبران کو ساتھ لیا اور لیکر دربار مین آئین
دربار سب معمور ہی رستم دنگل زرین پر بیٹھے ہین آہو چشم آکر تخت پر بیٹھین سب سردار اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے ہین میان برق فرنگی ایک کرسی پر بیٹھے ہین مگر اُستاد کی شکایت کر رہے ہین فرماتے ہین بڑے افسوس
کی بات ہی کہ عیاری تو ہم کرین اور مال اُستاد لے لیتے ہین اگر کچھ کہو تو خفا ہوتے ہین اور روٹھ لیتے ہین
جو قیمتی ہو راہ مین ساحر کو مارا تاج اُسکا لے لیا مین نے ہرچند فریاد کی مگر اُستاد کب دیتے ہین مین تو پکارتا
ہون کہ تاج دیتے جائیے وہ جواب دیتے ہین اپنے کپڑے بھی اُسکے اُتار لیے یہ ذکر تھا کہ آفت اندر بارگاہ
کے آیا ملکہ غزالہ کو سلام کیا ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہ جو حکم دیجیے وہ بجالاؤن غزالہ نے کہا ای سیبران یہ سحر مین مبتلا ہی

اسکی بات کا کیا اعتبار کرین سبران نے سحر اُتارا آفت جادوگر کر بیہوش ہوا وہ نازنین بھی چلی گئی لیکن
آفت جادو قدمون پر گرا غزالہ سے کہ رہا ہی کہ اے ملکۂ عالم مین دل سے تابعدار ہون حقیقت مین شنگال
بڑا ظالم ہی کیسکی لیاقت کا پاس نہین دیکھیے انجام کیا ہو ملکۂ غزالہ نے کہا اے آفت تو بخوبی آگاہ ہوگا کہ کتاب
سامری تیرے پاس ہی ایکی مرتبہ جلسہ مین واعظ نے بالاعلان کہا کہ عمر طلسم خاتمہ ہوگئی اب طلسم کشا کی آمد ہی
صحرائے رنگین حصار مین اسقدر سحر ہوگا اور اسقدر ساحر لڑینگے کہ خون کے دریا بہ جائین گے واعظ نے یہی
کہا تھا کہ گھر ہی سے آگ لگے گی وہ تو ہوا کہ بیٹی کی وجہ سے مین بھی بگڑی اور لشکر کو لیکر اُتری ہون اگر خدا نے
فضل کیا تو لڑتے بھڑتے تا بہ باغ سامری پہونچین گے یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ ساتھ والے
آفت کے جو کچھ بھاگ کر گئے تھے انھون نے جا کر شنگال سے کہا شنگال نے ملکہ گھر آرا کو روانہ کیا ہی
ستر ہزار ساحرون سے وہ آ پہونچی کل اسی مقام پر بارگاہین استادہ ہونگی اب جانتی ہین کہ جیسی وہ ساحرہ ہی
اُتنے ہی قیامت برپا کریگی آیندہ جیسا کچھ ہو آفت نے کہا اگر مجھکو حکم ہو تو جا کر بی گھر آرا کی آبرو یون
مین مدت سے اُنپر عاشق ہون شاید مجھپر رحم کرین اکثر جو مین نے عرض کیا تو کچھ جواب نہین دیا مسکرا کر خاموش
ہو رہتی ہین ملکہ غزالہ نے طرف رستم کے دیکھا اور کہا کہ کیا ارشاد ہوتا ہی آفت کو واسطے روکنے بی ملکہ
گھر آرا کے روانہ کرون یا آنے دون رستم نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم سفدرۂ ساحران مین مین کیا کہون اگر
کوئی پہلوان ہوتا تو مین خود جاتا اور جا کر اُسکو روکتا ساحر کو مین روک نہین سکتا جو مناسب وقت ہو
وہ کیجیے مگر آفت کے جانے مین ایک خرابی ہی کہ ابھی یہ آئے ہین کچھ آرام نہین اُٹھایا آیندہ جیسا مناسب
وقت ہو مگر مین واسطے شکار کے جاؤنگا لیکن حال دربار صاحبقران عرض کرتا ہون کہ خواجہ زادون
نے صاف صاف بیان کیا کہ صاحبقران زمان کو اِس طلسم پر جانا چاہیے یہی اِس طلسم کے فتاح ہین
امیر باتوقیر نے فرمایا کہ خواجہ زادون کو خلعت دو اور رخصت کرو اور اے مقبل ہمارے چلنے کی تیاری
کرو مگر افسوس ہی کہ کچھ حال رستم نہ معلوم ہوا خواجہ بیٹھے بیٹھے ہنسے کہا اے شہریار رستم نے رہائی پائی اور
معشوق اُنکی مقابلہ شنگال مین اُتری ہو برابر مقابلے ہو رہے ہین ہین میان برق کو چھوڑ آیا ہون
صاحبقران نے یہ حال سُنکر مقبل کو حکم دیا کہ جلد تیاری کرو ہم صبح کو روانہ ہو جائین مقبل نے اپنے
بارہ ہزار تیر انداز تیار کیے اور بہرام بھی اپنی فوج کو لیکر آگئے مگر صاحبقران جو آئے آتے ہی اشقر پر
سوار ہوے بہرام کو حکم دیا کہ تم بادشاہ کے ساتھ رہو ہم رخصت ہوتے ہین لندھور نے آکر رکاب تھامی

اور عرض کی کہ غلام کو ضرور ساتھ لیجیے مقام تاسعت ہی کہ حضور جائین اور یہ غلام ہمراہ رکاب سعادت انتساب نہ ہو صاحبقران نے ناچار ہو کر قبول کیا کہ دوسری طرف سے آکر مالک نے رکاب تھام لی اور عرض کی کہ اے آقاے نامدار تاسعت کا مقام ہو کہ سہندی پہتی خود تو ساتھ ہو اور جوانان صف شکن بیزہ بازیہین رہین امیر نے فرمایا ای مالک بادشاہ جہجاہ نے بڑی تکلیف اٹھائی ہو طلسم نوخیز کے فتح کرنے مین کیا کیا جستجو کی ہو اب مین چاہتا ہون کہ وہ چندے آرام پائین آپ لوگ خدمت شاہ مین رہین کہ انکو آرام ملے غنچہ خاطر کھلے صاحبقران سرداروں سے یہ باتین کر رہے ہین مگر شاہزادہ جہانگیر خاموش کھڑا ہو یہ سب باتین سن رہا ہی چابک نے عرض کی کہ اے آقاے نامدار آپ نے خبر سنی کہ رستم لشکر لیے ہوے مقابلہ شنکال مین اترے ہین وہ عورتین ساتھ ہین غزالہ خوش چشم انکے لشکر کی بادشاہ ہو اور رعا ہو چشم دختر غزالہ شاہزادے پر عاشق ہو اسی وجہ سے مان نے ساتھ دیا ہو تو آپ قبل مین چلیے چلکر رستم سے ملیے رستم کو خوشی ہوگی کہ بھائی ہمارا ہماری مدد کو آگیا رستم آپ سے بڑی محبت کرتے ہین بہت ہی خوش ہونگے اور یہ عرض کرتا ہون کہ غلام بھی چلکر نام کرے خواجہ عمرو اس طلسم کی بڑی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو ساحر مقابلے مین آیا خزانہ ضرور لایا ہمارے قبلہ و کعبہ خزانے کے جویا ہین جس جادوگر کو مارا خزانہ اسکا لوٹ لیا جہانگیر نے جب دیکھا کہ چابک سمجھارہا ہو مالک ولندھور کو صاحبقران نے ہمراہ لیا ہو فوجین انکی تیار ہو رہی ہین اسی وجہ سے صاحبقران کے روانہ ہونے مین دیر ہو مگر شاہزادہ جہانگیر فورا روانہ ہوے اور چابک صبار فتار کو ساتھ لیا اور چند سردار بھی ساتھ ہوے بارہ ہزار جوان ساتھ ہین کئی سو افسران فوج گھوڑوں پر سوار ہو کر سامنے آئے جہانگیر نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران زمان نے فرمایا ای فرزند کہان جاتے ہو جہانگیر نے پلٹ کر جواب دیا کہ مین بھائی صاحب کی زیارت کو جاتا ہون صاحبقران خاموش ہو رہے اور فرمایا کہ عیار نے انکو آمادہ کیا چاہتے ہین کہ میرا بھی نام ہو در حقیقت مین جہانگیر کا عیار چابک صبار فتار بلاے روزگار ہو یقین ہو کہ جاکر کچھ کام کریگا بعد تھوڑی دیر کے لشکر مالک ولندھور تیار ہو کر آئے صاحبقران ان دونون جوانون کو ساتھ لیکر طرف طلسم زعفران زار کے چلے مگر شاہزادہ جہانگیر گھوڑے کو اڑاتے ہوے جاتے ہین چابک رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے مرکب طرارے بھرتا ہوا جاتا ہو مگر گھبراتا ہے شیرین کلام ایک پہاڑ پر آکر ٹھہری ہو لشکر زیر کوہ اترا ہو کہ صحرا سے گرد اڑتی دیکھا آگے آگے شتر سوار اہتمام کرتے ہوے آتے ہین یہ ماہ زبین

دیکھنے لگے ناگاہ دیکھا کہ فوجین نمایان ہوئین ایک جوان رشک آفتاب و ماہتاب حسن مین لاجواب زلفین غلیلی
و خال سبز ورنگ ہاشمی چہرے پر آراستہ اور ایک عیار طرار وبلا پتلا رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے جست و خیز کرتا ہوا
ساتھ ہو کل لشکر پشت پر مسعود کوہی سپہ سالار لشکر انتظام فوج کرتا ہوا اسی مقام پر آکر لشکر ٹھہرا لیکن
گہر آرا ے شیرین کلام کی جو نگاہ جمال بیمثال شاہزادہ جہانگیر پر پڑی پسینہ آگیا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کنیز سے
کہا دریافت تو کر کہ یہ لشکر کسکا ہو کہان جاتے ہین کنیز نے جا کر دریافت کیا آکر کہا واری شاہزادہ جہانگیر
نام ہو فرزند خورشید صاحبقران اپنے بھائی علمشاہ رستم نوجوان کی ملاقات کو جاتے ہین گہر آرا نے کنیزون
سے حکم دیا کہ جب لشکر انکا اترے تو ہمکو خبر کرنا اٹھکر بارگاہ مین آئی سوچ رہی ہو کہ گہر آرا یہ کیا ستم ہوا کہ یہ منزل جگر
واسطے آفت ہوگئی اب دل قرار نہین پکڑتا کیونکر جا کر ملون اور صحبت مین اس جوان کی بیٹھون حکایت شکایت
کے دفتر کھلین شاید اس ظالم کو میرے حال پر رحم آئے اور بہ محبت ملے تو البتہ غنچہ آرزو کھلے تنہائی مین
بیٹھی اسطرح دل سے باتین کر رہی ہو کہ پردہ بارگاہ کا اٹھا عیار اسکا مہمیز تیزرو حاضر ہوا قدمون کو بوسہ
دیا کہا حضور آپ نے بڑی تکلیف اٹھائی مہینون سے آپ سفر مین ہین آج سفر تمام ہوا سامنے لشکر مسلمانان
آگیا اب بہتر یہ ہو کہ انکو تباہ کیجیے اور رستا لیجیے گہر آرا نے دانہ ہائے مروارید پلے سے نکالے سامنے
عیار کے رکھدیے مہمیز نے پوچھا کیون خداوند نعمت یہ موتی مجھکو مرحمت ہوئے ہین گہر آرا نے کہا اے
مہمیز عجب طرح کا معرکہ گذرا ہی کہ شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر فرزند صاحبقران دامنہ کوہ مین آکر اترا ہی
مین نے جسوقت سے دیکھا ہی قلب پھڑک رہا ہی چاہتی ہون کہ یہ مروارید تم اپنے صرف مین لاؤ اور مجھسے
شاہزادہ جہانگیر سے ملاقات کراؤ عیار نے کہا مین ابھی جاتا ہون اگر حکم ہو تو چرا لاؤن خدمت مین
پہونچاؤن گہر آرا نے کہا انکو تکلیف ہوگی مین تکلیف دینا نہین چاہتی عیار اسی وقت قنطورہ وغیرہ
لگا کر کوہ سے اترا چونکہ دن بہت کم باقی تھا ٹہلتا ہوا لشکر جہانگیر مین آیا چابک شتاب رفتار لشکر کا
نظارہ کرتا پھرتا ہی دوکاندارون کو آباد کر رہا ہی کوتوالی چبوترے پر اسی کا انتظام ہی پیادے گرد کھڑے
ہین حکم کے مشتاق ہین کہ کوتوال صاحب حکم دین تو مصروف کاروبار ہون چابک خاموش بیٹھا ہی
گرد شاگرد اپنے اپنے کمال بیان کر رہے ہین کہ سامنے سے آواز آئی کہ یا ہادی یا مرشد چابک نے
دیکھا کہ ایک شخص پیر ضعیف شجرفی لباس پہنے ہوئے ہو حق کرتا ہوا آتا ہی چابک نے شاگردون سے
کہا کہ اس فقیر کو تو بلالو شاگردون نے آواز دی کہ شاہ صاحب ذرا یہان آئیے مہمیز شاگردون کے

ساتھ سامنے چاپک کے آیا چاپک نے کہا شاہ صاحب آپ کا نام نامی کیا ہی مہمیز نے سر جھکا لیا مہمیز کے
جواب دیا کہ مجھکو روشن بینوا کہتے ہین چاپک نے باتین کرتے کرتے کہا شاہ صاحب دیکھیے آپ کے
بھائی صاحب آتے ہین مہمیز پلٹا چاپک نے حلقہ ہاے کمند مارے سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی مکار ہی مہمیز کو گرفتار
کر لیا ستون سے باندھکر ہوشیار کیا کوڑا لیکر کھڑا ہوا کہا او مکار کسلیے آیا تھا مہمیز نے چاپک کو اپنے قریب
بلایا اور کان مین کہا مین فرستادہ معشوق خوبرو ہون ملکہ گھر آرا نے مجھکو بھیجا ہی سامنے اپنے آقا کے مجھکو
لے چلیے چاپک نے مہمیز کو رہا کیا مگر مہمیز بہ نگاہ حسرت چاپک کو دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی کیا بلا کا عیار
ہی کہ مجھکو پہچان گیا چاپک مہمیز کو ساتھ لیے ہوے بارگاہ شاہزادہ جہانگیر مین آیا جہانگیر نے جو چاپک
کو دیکھا فرمایا اے یار وفادار کیونکر آنیکا اتفاق ہوا چاپک نے مہمیز کو سامنے کیا کہا اے شہریار ملکہ گھر آرا
آپ لوگون کے روکنے کو آئی تھین مگر آپ کو دیکھکر عاشق ہوئین آپ کی خیر و عافیت کو بھیجا ہی اور حال
مزاج دریافت فرمایا ہی جہانگیر نے کہا ہماری جانب سے اُنکا مزاج پوچھنا اور کہنا کہ یہ خانہ بے تکلف ہی جب
چاہیے تشریف لائیے شام کو تخلیہ ہوتا ہی رونق افزا ہو جیے اے چاپک تم بھی ساتھ جاؤ اور اپنی زبانی پیغام دینا
کہ آپ نے بڑی تکلیف اُٹھائی لہذا تشریف لائیے ہم بھی آپ کے مشتاق ہین چاپک صبا رفتار ساتھ
مہمیز کے چلا راہ مین باتین کرتا ہوا مہمیز نے کہا اے مہتر والا گہر ایک تدبیر ہی اگر بن پڑے تو فوراً فتح ہو جائے
اور طلسم بے مشقت قبضہ مین آجائے شنگال کا دستور ہی کہ بعد سال بھر کے جشن پیدایش سامری کرتا ہی
یہ سُنکر چاپک نے کہا کیونکر سے اُس بزم مین رسائی ہو مہمیز نے کہا کسی طور سے اُس محفل مین پہونچکر ہم آپ
قبضہ کرین اگر اُس محفل مین عیاری بن پڑی تو بادشاہ طلسم قبضے مین آجائیگا اگر بادشاہ طلسم پر قبضہ ہوا تو
پھر طلسم کا کون انتظام کریگا اسی طرح کی صلاحین کرتے ہوے قریب باغ گھر آرا کے پہونچے مہمیز نے
آگے بڑھکر ملکہ سے اطلاع کی ملکہ نے حکم دیا کہ بُلا لو عیار سے اُنکے کیا پردہ ہی جو اُنکا راز دان ہی وہ ہمارا
بھی راز دان ہوگا چاپک اندر آیا باغ کو دیکھا کہ سارا باغ سرسبز و شاداب نہرین لاجواب سامنے ملکہ
گھر آرا کے آیا گھر آرا نے چاپک کو قریب بٹھایا پوچھا اے مہتر چاپک مزاج کیسا ہی چاپک نے عرض
کی دعاے ترقی حسن و جمال مین مصروف رہتا ہون ملکہ نے کہا اے مہتر چاپک ہم چاہتے ہین کہ شاہزادہ
جہانگیر سے ملاقات ہو چاپک نے کہا بہت خوب مین شاہزادے کو لاؤنگا وہ بھی آپ کا نام سُنکر
مشتاق ہین کہ ملاقات کرین چند ساعت چاپک بیٹھا ملکہ سے رخصت ہو کر خدمت جہانگیر مین آیا کہا

ای شہریار آپ صاحب اقبال ہین وہ ساحرہ آپ پر عاشق ہوئی ہو کہ جسکی وجہ سے بڑی بہبودی ہوگی تشریف
لے چلیے شاہزادے نے کہا شام کو چلین گے جہانگیر انتظار مین ہین کہ دن گذرے تو جاکر معشوق سے
ملاقات کرین مگر شنکال تخت پر بیٹھا ہو سامنے میز پر ایک گلدستہ رکھا ہو اُسمین سب رنگ کے پھول ہین
اور کچھ غنچے بھی ہین شنکال نے دیکھا کہ غنچے چٹکنے لگے اور ایک پھول مرجھا کر گرا شنکال نے اُس پھول
کو اُٹھا کر سونگھا اور چلا کر کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ گھر آرا فرزند صاحبقران سے ملگئی اب ملاقات کی تیاریان
ہو رہی ہین ان مسلمانون کا حسن عابد کش و زاہد فریب ہو گھر آرا نے جمال جہانگیر دیکھ لیا ہو اب بیتاب
ہو رہی ہو کوئی ساحر ایسا جائے کہ گھر آرا و جہانگیر کو گرفتار کر لائے کرسی زرین پر ملکہ یاقوت لب
ہمن گھر آرا کی بیٹھی تھی چلا کر اُٹھی کہتی ہوئی کہ ای شہنشاہ مین جاکر گھر آرا کو لاتی ہون لیکن ایسے وقت پہ
جاؤن کہ جہانگیر بھی وہین ہون شنکال نے کہا ای یاقوت لب آج شب کو عاشق و معشوق ایک
جگہ ہونگے اُس جلسے مین پہونچو یاقوت لب نے کہا مین وقت ہی پر جاؤنگی مگر لشکر میرا عقب مین آوے
جب مین اُنکو گرفتار کر چکون تو لشکر پہونچ جاوے مگر میان شام کو کہ رات پردہ پوش عاشقان ہو بقول
شاعر فرد شب آمد ساز کار عشق بازان ہو شب آمد راز دار عشق بازان جہانگیر مسلح ہو کر سوار ہوے
مگر چاپک نے کہا ای شہریار اسوقت دل دھڑکتا ہو ایسا نہو کہ جب آپ باغ مین جائین تو کوئی اُفتاد پڑے
جہانگیر نے کہا مکان مین معشوق کے کون ہوگا ہم دن بھر منتظر رہے شکر ہو کہ شام ہوئی معشوق سے
ملاقات کرآئین اُنکو بھی انتظار ہوگا چاپک خاموش ہو رہا جہانگیر گھوڑے پر سوار ہوے چاپک کو
ساتھ لیکر چلے یہان گھر آرا در باغ پر کھڑی ہو انتظار آمد جہانگیر کر رہی ہو کہ سامنے سے دیکھا کہ شاہزادہ
جہانگیر گھوڑے پر سوار چاپک ہمراہ آتے ہین گھر آرا بیقرار ہو کر باہر نکل آئی کہ چاپک نے جہانگیر
سے کہا کہ ای شہریار وہ دیکھیے سامنے دروازے پر باغ کے گھر آرا کھڑی ہین جہانگیر نے جو آنکھ اُٹھا کر
دیکھا کہ ایک معشوق شعلہ رخسار سرو قد خورشید خد ماہتابان دونون رخسار ابرو ے حمدار کھینچی ہوئی تلوار
بقول شاعر نظم جبین مطلع صبح ایجاد حسن ہو بھوین دست بازوے جلاد حسن ہو اجل کا مکان گوشہ چشم مین ہو
قیامت نہان گوشہ چشم مین ہو جہانگیر گھوڑے سے کود پڑے گھر آرا نے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا باغ مین
لیکر چلین مگر چاپک نے ایک کنیز کو اشارے سے الگ بلایا اور اُسکو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر
محفل مین آیا شاہزادہ جہانگیر و گھر آرا آکر بیٹھے چاپک بصورت کنیز سامنے آیا دست بستہ عرض کی

اور ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو سامنے شاہزادے کے کچھ گاؤن ملکہ نے کہا ہان ای غنچہ دہن تجھکو تو گانے کا شوق تھا عرض کی مدتون کی آج تو آرادہ کرتی ہون اگر لایق سماعت ہو تو انعام ملے اور اگر لایق ملاحظہ نہ ہو تو کنیز کو محفل سے نکالدیجئے گا یہ کہکر پایان کھینچا سیدھا سیدھا ٹھیکہ بجا کر یہ اشعار عاشقانہ باواز بلند شروع کیے

نظم

جسنے دیکھی ہو ترے رخسار روشن کی بہار — کب خوشی آتی ہو اُسکو اے ایدوست گلشن کی بہار
فرقت جانان ہجوم و رنج و بیتابی کے جوش — دل لگانے ہو تو دیکھین چلکے گلشن کی بہار
جلوۂ رخسار تابان کا جو ہر جانب ہے عکس — برق تابان کی چمک دیتی ہو دامن کی بہار
کیون خفا ہوتا ہی چھینٹون سے لہو کے بار بار — اور بڑہ جائیگی ظالم تیرے دامن کی بہار
سبزۂ نوخیز سے لطف گلستان ہو عیان — دیکھ آکر او ستمگر میرے مدفن کی بہار
گر نہین کوئی نہو باقی ہی کسکو احتیاج — دیکھتی ہی بیکسی اب میرے مدفن کی بہار
کیون نہ صدقے جائیے ایدل ہجوم داغ کے — کم نہین ہو جلوۂ گلزار سے تن کی بہار
ہان اُٹھا اب پردۂ رخسار روشن ای پری — دیکھنے آئے ہین ہم بھی تیرے جوبن کی بہار
مثل پیراہن ہوئی ہی زیور وحشت کی قدر — کم گریبان سے نہین ہو طوق گردن کی بہار
سوز فرقت سے بھڑک اُٹھتی ہی جب سینے مین آگ — گرد ہو جاتی ہو اکثر شمع روشن کی بہار
داغ ہجر یار سینے پر غنیمت ہو نسیم — دیکھتے ہین ہر سحر ہم اپنے گلشن کی بہار

یہ اشعار گا کر سامنے چاپک ملکہ کے بیٹھا ہی ملکہ شاہزادے سے باتین کر رہی ہین کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ یاقوت لب آسمان سے اُتری گھر آرا نے جو بڑی بہن کو دیکھا اپنے مقام سے اُٹھی جھک کر سلام کیا یاقوت لب نے بہن کو گلے سے لگایا اور کان مین کہا کیون بہن یہ کیا حرکت کی کہ شاہ کے دشمن کو بلا کر بٹھایا ہی تم کسواسطے آئی تھین اور کیا کرنے لگین گھر آرا نے بہن کے سامنے ہاتھ باندھے اور کہا ہمشیرہ صاحبہ میری کیا مجال ہی کہ خلاف حکم شاہ کرون لیکن مین نے خود انکو بلوا بھیجا ہی میرے بلانے سے آئے ہین بعد تھوڑی دیر کے چلے جائینگے مین سحر کرکے انکو روکونگی نہ جانے دونگی بی غزالہ کی بھی فکر مین مصروف ہون خبر سن چکی ہون کہ سیران و آفت جادو شریک غزالہ ہوئے بخوف لشکر لیے آتے ہین مجھے انکو خوف نہین کہ شاہ کیا کرینگے یاقوت لب نے کہا دیکھو ہمشیرہ یہ حرکتین اچھی نہین ہین تمام اہالی طلسم تمھارے دشمن ہو جائینگے اور بادشاہ نے جو کچھ کہا تھا وہ آکر مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا

شاہ سے واقف ہو کہ آٹھ پہر ملک کے حال دریافت کرتے رہتے ہین وہ جو گلدستہ سامنے رکھا ہو سب امری
بنگئے ہین سب حالات ظاہر ہوتے ہین بیٹھے بیٹھے بہت غصہ آیا اور پکار کر کہا کہ کوئی ساحر بڑا ہے گرفتاری
گوہر آرا جانے بہن مجھسے نہو سکا کہ تمھارے عیش مین فتور کرون مگر اب میرا کہنا مانو خدمت شاہ
مین چلکر حاضر ہو اور جہانگیر کو لیتی چلو یقین ہو کہ شاہ تمسے بہت خوش ہونگے اور تمکو ملک زیادہ دینگے
جہانتک شاہ کی عملداری ہو وہانتک تمھارا نام ہوگا گوہر آرا نے ہاتھ باندھکر کہا ہمشیرہ صاحبہ یہ مناسب
نہین ہو کہ اپنے گھر مین جو مہمان آیا ہو اسپر دست اندازی کرین اب اسوقت تو چلی جایئے تھوڑے عرصے
مین یہ بھی چلے جاوینگے پھر مین بلاؤنگی شاہ کی صحبت مین جاؤنگی یاقوت لب نے کہا بہن مجھے فقرہ
دیتی ہو لیکن مین اخیر کی بات تمسے کہتی ہون کہ تمھاری عزت افزائی اسی مین ہو کہ جہانگیر کو گرفتار کرو
شاہ بہت خوش ہونگے اگر اسکے خلاف کروگی تو مین تمکو گرفتار کرونگی گوہر آرا نے کہا ہمشیرہ مین تو
تمسے مقابلہ نہین چاہتی مجھکو گرفتار کرکے لے چلو مگر مہمان پر میرے دست انداز نہو یاقوت لب نے
بگڑکر کہا یہ مہمان شاہ کا دشمن ہو آخر تکرار بڑھی یاقوت لب نے ہاتھ بڑھا کر جہانگیر پر سحر کیا جہانگیر نے
قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا یاقوت لب نے سحر کیا کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی گوہر آرا کو بہت ناگوار ہوا
کہا ہمشیرہ صاحبہ ہوش مین آؤ مہمان کو نہ ستاؤ یاقوت لب نے کہا مین تو اسکی مشکین باندھکر لیجاؤنگی
اب تمھارا کہنا نہ مانونگی گوہر آرا نے چاہا تڑپون اور تڑپ کر بلند ہون اور برق بنکر اسپر گرون اور
دو ٹکڑے کرون یاقوت لب نے مسکرا کر کہا دیکھو ہمشیرہ بے ادبی نکرنا اسطرح پر یاقوت لب نے
کہا کہ گوہر آرا خاموش ہوگئی اور زبان بند ہوئی سحر فراموش ہو گیا سے حیرت کا جوش زبان منہ سے
نکال دی یاقوت لب نے زبان مین سوزن دی اور گوہر آرا کو گرفتار کر لیا جہانگیر پر اشارہ کافی
تھا دونون کو گرفتار کیا گرفتار کرکے مسند پر بیٹھی کنیزون سے کہا دو قفس آہنی لاؤ دو قفس آئے
دونون کو اُن قفسون مین بند کیا اور ہوشیار کیا کہا کیون ہمشیر دیکھی میری سحر دیکھا اب جاتی ہون لشکر
جہانگیر پر جا کر سحر کرونگی سب کو سحر مین مبتلا کرون کہ کسی کا قدم نہ اٹھ سکے سب گھٹ گھٹ کر جانین دین
یہ کہکر اٹھی اور لشکر جہانگیر پر آکر سحر کیا کہ سارا لشکر دھوئین مین مبتلا ہو گیا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے
ہین مگر اٹھ نہین سکتے دیکھتے ہین کہ چہار طرف دیوارین دھوئین کی چھا گئین یہ سحر کرکے یاقوت لب پھر
آئی اور جیسے ہی مسند پر آکر بیٹھی چاپک نے بڑھکر عرض کی کہ امیدوار ہون میرا گانا سنیے مین سنے

لات ومنات کو خواب مین دیکھا وہ مجھکو دو کمال دیگئے ایک کمال گانے کا دوسرا ساقی گری کا عنایت فرمایا
اور حکم دیا ہو اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یاقوت لب کی اطاعت کرنا مین حضور کی تابعدار ہون یاقوت لب
نے پوچھا تیرا نام کیا ہو چابک نے کہا مجھکو غنچہ دہن کہتے ہین یہ کہکے سامنے بیٹھی اور یہ اشعار عاشقانہ
تھرک تھرک کر گانا شروع کیے نظم

کعبہ نہین ہو زاہد غافل نشان دوست — دل ڈھونڈھ عاشقون کا یہی ہو مکان دوست
گر خاک بھی ہوا تو ہوا کوے یار کی — بعد فنا بھی چھٹ نہ سکا آستان دوست
جھگڑا مٹا عذاب گیا مخلصی ملی — کہتے تھے ایک دل سو ہوا میہمان دوست
نکلے نہ منھ سے بات بجز ذکر یار کے — لب آشنا کسی سے نہین جز بیان دوست
کیا تاب مدعی جو لگا سکے نظر انھین — رہتے ہین آہ و نالہ مرے پاسبان دوست
جان لیکے بھی خوشی نہ ہوئی میرے یار کی — راضی نہ ہوسکا دل نامہربان دوست
ہوتی ہو مشق بے ادبی کا لیبے کے ساتھ — رکھتی ہو اور طرح کا چسکا زبان دوست
ہین داغ سینہ صورت آتش دہک رہے — ہان آجکل بہار پہ ہو گلستان دوست
مانند گل دہان جراحت شگفتہ ہین — ہو اور رنگ پر چمن بیخزان دوست
دل صاف ہو تو راز حقیقت کھلے تمام — دیکھا کرے بصورت آئینہ شان دوست
دیکھی جو برگ گل تو لبون کا ہوا گمان — غنچہ نظر پڑا تو مین سمجھا دہان دوست
دھوکے دیے نزاکت جانان نے ای نسیم — پایا عدم مین بھی نہ نشان میان دوست

اس رنگ سے سیان چابک نے غزل گائی کہ یاقوت لب بہت خوش ہوئی کہا ای غنچہ دہن قدرت
نے تمکو کمال دیا چابک نے عرض کی اب ساقی گری ملاحظہ فرمایئے یاقوت لب نے کہا ای غنچہ دہن
تمکو کل کنیزدن کا افسر کرونگی ایسی خدمت کرو چابک نے کہا آپ راضی رہین چابک نے کہا
کنجی میخانے کی مجھکو مرحمت ہو یاقوت لب نے پکار کر کہا ارے کنجی میخانے کی کسکے پاس ہو ایک کنیز
نے بڑھکر کنجی پیش کی یاقوت لب نے کہا ای غنچہ دہن یہ کنجی میخانے کی موجود ہو چابک صبا رفتار
کنجی لیکر میخانے مین آیا پکار کر آواز دی ای شراب کے پینے والون چلو آج ہم ساقی ہونگے کوئی باقی
نہ رہے سب کنیزین دوڑین گلابیان اٹھا کرے جانے لگین مگر چابک نے چند گلابیان مے ارغوانی کے

بھرین جس رنگ کی شراب اسی رنگ کی گلابی کشتی کاندھے پر رکھکر محفل مین آیا یاقوت لب نے کہا دیکھو صاحبو کرامت اسکو کہتے ہین کہ قدرت نے جو کمال مرحمت کیا ہو کس سلیقے سے شراب لانی ہو کہ دل خواہش کرتا ہو کہ شراب پیین مگر چالاک نے سامنے کھڑے ہو کر گت ناچی سب اہل محفل تعریف کرنے لگے چالاک نے جھک کر جام پیش کیا ٹھوکرین لگاتا ہوا سامنے یاقوت لب کے آیا شراب پیش کی یاقوت لب نے مسکرا کر جام لیا جیسے ہی جام ہاتھ مین آیا ہنسکر کہا کیون غنچہ دہن شراب مین بیہوشی ملا کر لائی ہو چالاک گھبرایا ناگاہ شراب چرخ مار کر اڑ گئی اور جام بھی ٹوٹا یہ انجام ہوا چالاک نے کہا حضور کو ناحق گمان ہو مین شراب سادہ لائی ہون دیکھیے درخت پر جانور بیٹھا ہو کیا کہہ رہا ہو یاقوت لب پلٹی چالاک نے خنجر مارا یاقوت لب نے اپنے کو بچایا چالاک سمجھ گیا کہ قتل ہونا اسکا دشوار ہو کود کر بھاگا جبتک یاقوت لب اٹھے چالاک دیوار کود فرار گیا یاقوت نے کنیزون پر غصہ کیا کہا کیون صاحبو عیار تم مین کیونکر آیا کنیزون نے کہا کہ ہم نہین جانتے کہ یہ عیار کیونکر آیا یاقوت لب نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہو کہ تم لوگ چاہتی تھین کہ مجھکو عیار گرفتار کرلے مین نے وہ سحر سیکھا ہو کہ سب چیزین مجھکو ملتی رہتی ہین مگر یاقوت لب نے کنیزون کو ایک مقام پر بٹھا دیا اور سحر کیا کہ اٹھ نہ سکین سب کو اسی حال مین چھوڑ کر جہانگیر و گوہر آرا کو لے گئی دربار شاہ مین لائی شاہ نے حکم دیا کہ ان قفسون کو لٹکا دو ایک کمرے مین دونون قفس لٹکا دیے مگر بادشاہ نے کہا اے یاقوت لب ایک کام اور کرو کہ رستم بی آہو چشم دغزالہ کو گرفتار کر لاؤ لشکر تمھارے واسطے قریب کوہ دخانیہ ساٹھ ستر ہزار سوار و پیادے اُس مقام پر فرد کش ہین یہی حکم دیدیا ہو کہ حکم مین ملکہ یاقوت لب کے رہنا دونون کو قید کرکے یاقوت لب کوہ دخانیہ پر آئی لشکر کو ساتھ لیا طرف لشکر رستم کے چلی قفنائے کار عنبر برق فرنگی کہ جنگل مین پھر رہا تھا دیکھا لشکر ساحرہ جاتا ہو سمجھا کہ یہ سب فکر مین رستم کی جلتے ہونگے ایک ساحر کو بیہوش کیا اُسکو تو کنارے ڈالدیا اُسی ساحر کی شکل بنکر لشکر مین آیا کہ ہر جانب پھرتے پھرتے سامنے بارگاہ یاقوت لب کے آیا ساحرون سے پوچھ رہا ہو کہ برآمد ہونے مین شہنشاہ کے کیا دیر ہو ساحر عرض کر رہے ہین کہ ملکہ عالم برآمد ہوا چاہتی ہین کہ اندر سے چند حبشنین نکلین انھون نے آتے ہی برق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا او مسخرہ الاگر تشریف لے چلیے آپ کو ہماری مالک نے بلایا ہو برق نے بہت خوب کہکر ہاتھ چھڑایا جس کنیز نے کہا تھا اُس سے کہا سامنے دیکھو ملکہ کھڑی ہوئی کیا فرماتی ہین جیسے ہی وہ پلٹی برق نے خنجر مارا کہ شکم چاک قصہ پاک اُس ساحرہ کے مرنے سے

اندھیرا ہوا برق اس اندھیرے مین نکل بھاگا ایک غار مین جا کر چھپا مرنے کی جو اس کنیز کے آواز بلند ہوئی ملکہ
یاقوت لب نے سُنی باہر نکل آئی دیکھا لاشہ کنیز کا پڑا ہوا اور کنیزون سے پوچھا کہ اسکو کسنے قتل کیا سب نے
کہا حضور آج عجب معرکہ ہوا جب ہم سب نے آکر برق کو گھیرا وہ اس کنیز کو مار کر نکل گیا یاقوت لب مسکرائی
دیکھا ایک طائر درخت پر آکر بیٹھا ہو منقار کھولکر رہجاتا ہو یاقوت لب نے کہا او طائر سامری کیا کہتا ہو کیون
رک جاتا ہو طائر نے منقار کھولکر نہین معلوم اپنی زبان مین کیا کہا کہ یاقوت لب ہنسی اور ساحرون سے
کہا کہ اس غار کو تو گھیر لو لنگوٹا بھُورا یا اسمین چھپا ہو ساحرون نے غار کو گھیرا برق نے جو اندر سے دیکھا
کہ غار گھر گیا خنجر پکڑکے ایک جانب نقب کھودنے لگا مہرہ دور جا کر توڑا برق تو نقب توڑ کر نکلگیا مگر
جب یاقوت لب غار مین اُتری تو کسی کو نہ پایا مہرہ نقب کا دیکھا جھلاتی ہوئی نکلی کہا لو صاحب وہ مکار
نکلگیا پریشان پریشان اپنی بارگاہ مین آئی کہا جا کر وہ آفت برپا کرون کہ بی غزالہ کو بھی معلوم ہو کہ
سلطنت کرنے کا یہ انتظام ہو اسب کو قید کرونگی اسی دن یاقوت لب نے کوچ کیا مقابلہ لشکر رستم
مین پہونچی غزالہ کو جو معلوم ہوا کہ یاقوت لب مقابلے مین آگئی لشکر کو آراستہ کیا کہ یاقوت لب نے
طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے خبر غزالہ کو پہونچائی غزالہ نے بھی طبل جنگی بجوائے دونون لشکرمین تیاریان
ہونے لگین رات بھر تیاری رہی یاقوت لب نے رات بھر سحر تیار کیے ہین صبح کو غزالہ سوار ہوئین ملکہ
آہو چشم کو تخت پر بٹھا لیا رستم مرکب پر غزالہ سب کے آگے بڑھی ہوئی اُدھر سے یاقوت لب میدان
مین آئی آتے ہی ایک دستک دی کہ لکہٴ ابر آسمان پر آیا مینھ برسنے لگا غزالہ نے ایک تیر مارا کہ ابر کو
توڑ کر نکلگیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا کئی سحر یاقوت لب نے کیے مگر غزالہ نے دفع کیے یاقوت لب
نے پکار کر آواز دی کہ ای غزالہ کیا مجھسے واقف نہین ہو مین وہ سحر کرون کہ دیوانی ہو جاؤ غزالہ نے
کہا کہ کوئی کمال اُٹھا نہ رکھنا لیکن یاقوت لب نے جھولی پر ہاتھ ڈالا بیضہٴ مرغ نکالا اُسکو توڑا اسکا طرف
آسمان کے پھینکا ایک گنبد آہن آسمان سے چرخ مارتا ہوا زمین پر آیا دروازہ گنبد کا کھلا تھا ملکہ
غزالہ گنبد مین گئین رنگ چہرے کا اُڑا ہوا تھا ہاتھ پانون مین رعشہ دیوانہ وار وحشی مثال گنبد مین
جا کر بیٹھین یاقوت لب نے پکار کر آواز دی بی آہو چشم اب تمھاری مشتاق ہون مگر سیران جادو
نے پڑھکر گنبد پر گولہ مارا جیسے ہی گولہ پھٹا اسمین سے ایک دھوان نکلا سیران جادو نے ایک اکا
نعرہ کیا اور پکارنے لگا نقلم

پھر غلغلہ ہی آمد فصل بہار کا
کیا پہلوے مزاج ہی پہلو ہی یار کا
رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کچھ اور
احسان نہ لیتے راحت خواب مزار کا
ای چرخ بس تنبیہ تکلیف اب نہ کر
ای دل رہے ضرور لحاظ انتشار کا
جب دیکھیے کجی کے سوا راستی نہین
شرمندہ ہو گناہ بھی کیا ایک بار کا
پابوس آسمان سے شرف ہو گئے ہین نصیب
وعدہ بہت دراز ہی روز شمار کا

بگڑا مزاج میرے دل بیقرار کا
بوسے قریب سے جو لب یار کے لیے
بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
یہ وہ خلش نہین کہ طبیعت کو چین ہو
احسان اُٹھا چکے ہین بہت روزگار کا
جب دیکھیے قرار نہین ایک شکل پر
بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا
آتے نہین وہ ہا یہان حال غیر ہو
پھر حوصلہ بلند ہو اپنے غبار کا
وحشت مین بھی نہ ترک محبت ہوئی نسیم

آرام کی ہوس دل بیتاب مین کیون
برہم معاملہ ہو مرے اعتبار کا
گر جاتے جگائیگی بر خیز حشر کی
کھٹکا نہ جائیگا مسترہ آبدار کا
وصلت کی راحتو نسے شب غم نہ بھولنا
میرا سا اب تو حال ہو اروزگار کا
دم بھر کے دیکھنے کی تمنا ہمین نہین
اقبال اوج پر ہو شب انتظار کا
ہو جائیگے مجھے پرستش اعمال ابھی تو خوب
منھ آبلون نے چوم لیا نوک خار کا

مثل دیوانون کے وہ بھی اوس گنبد مین داخل ہوا آفت جادو نے چاہا کہ اس گنبد کو گرا دون پس جیسے ہی گولہ مارا آفت پر بھی وہی آفت پڑی کہ مثل دیوانون کے یہ بھی اوسی گنبد مین گیا یاقوت لب نے آواز دی ای رستم تمھاری رستمی دیکھنا چاہتی ہون رستم نے مرکب بڑھایا آہو چشم دوڑکر قدمو نسے لپٹ گئی کہتی تھی ای شہر یار آپ اِس مکارہ کے مقابلے مین کہان جاتے ہین رستم نے کہا وہ میرا نام لیکر پکارتی ہی آہو چشم و رستم آپسمین کلام کر رہے ہین کہ گنبد مین ایک روزن پیدا ہوا کئی سو پنجے سنہری اوسمین سے نکلے ایک پنجے نے رستم کو اُٹھا لیا آہو چشم نے سحر کرنا شروع کیا کئی پنجے آہو چشم کو لپٹ گئے ایک پنجہ منھ پر تھا کہ سحر نہ کر سکے دوسرا پنجہ ہاتھون مین لپٹا ایک پنجہ کمر مین پڑا آہو چشم و رستم کو بھی اوسی گنبد مین لے گئے اب یاقوت لب نے لشکر پر سحر کیا لشکر والے بے دست و پا کر افسر انکے قید ہوے دعائین مانگ رہے ہین کہ ای رب بے نیاز ای خالق کارساز اِس مشکل کو آسان کر کہ اِس ظالمہ نے بہت عاجز کیا ہے اِسکی بدعت سے نجات دے کیا تیری صفت بیان کرون

نظم

تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب	دعاے کند من کنم مستجاب	چو عاجز رہا شدہ دانم ترا	درین عاجزی چون نخوانم ترا

بیقرار ہو کر جو سب نے دعا کی صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے صاحبقران زمان پشت عشقر پر سوار خواجہ عمرو

رکاب تھامے ہوئے پشت پر تمام لشکر صاحبقران نے جو دور سے دیکھا کہ رستم ایک گنبد مین مقید ہین اور رود وشاہزادیان اور رود وسردار اسی گنبد مین گرفتار بیٹھے ہین صاحبقران نے وہین سے گھوڑا بڑھایا اور نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بیحیا و ای نابکاران پُردغا نعرۂ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار — بحکم خدا بستہ شمشیر چار — یکے تیغ صمصام و قمقام تام
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام — بن کافران از جہان پاک کرد — سر سرکشان جملہ در خاک کرد

نعرہ کرکے صاحبقران آپڑے عمرو نے کہا ای شہریار اسم اعظم الٰہی پڑھیے ساحرہ سحر کر رہی ہی امیر نے بڑھکر اسم اعظم جو بآواز بلند پڑھا ملازمان آہوچشم کرسحر سے یاقوت لب کے پراگندہ ہو رہے تھے کوئی خاموش کھڑا تھا کسی کا ارادہ تھا کہ جان بچاؤن سامنے سے حریف کے بھاگ جاؤن مگر آواز صاحبقران جو کان مین پہونچی قلب مین قوت آگئی جمکر لڑنے لگے مگر یاقوت لب نے دیکھا کہ اس شخص پر سحر تاثیر نہین کرتا حیران تھی کہ کیا تدبیر کرون یاقوت لب ساحرہ بہت ہوشیار ہی جھولی سے ماش کے دانے نکالے صاحبقران پر پھینکے مگر صاحبقران اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین وہ دانے ماش کے گرد صاحبقران گرنے مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی یاقوت لب نے خنجر کمر سے نکالکر پھینکا یا صدہا خنجر برسنے لگے مگر صاحبقران پر تاثیر نہ ہوئی اور کئی سو جوانون کے سر اُڑ گئے یاقوت لب ناچار ہوکر ایک گوشے مین آئی جھولی سے ایک چراغ دان نکالا ایک کٹوری برنجی نکالکر چار بتیان اوس کٹوری مین رکھین روغن اوسمین ڈالکر چوبک کو روشن کیا سامنے اوسکے ہاتھ باندھکر کھڑی ہوئی پکارکر آواز دی ای روشن راے یہ کیا سبب ہی کہ حمزہ پر سحر تاثیر نہین کرتا ایک شعلہ بھڑکا آواز دی کہ ای یاقوت لب صاحبقران صاحب اسم اعظم ہین اونپر سحر تاثیر نہین کرتا ہم اونکے قریب نہین جاسکتے ہم جاتے ہین تو بدن مین آگ لگتی ہی پہلو مین یاقوت لب کے سرخیل جادو نام ایک ساحر کھڑا تھا کہ دس ہزار ساحرون کا افسر ہی یاقوت لب نے کہا ای سرخیل مین سحر کرتی ہون کہ گنبد آہنی جسمین کئی قیدی ہین یہ بلند ہوگا تم اسکے ساتھ جاؤ دربار شاہ مین انکو پہونچاؤ مین بھی تیرے پیچھے نکل آؤنگی سرخیل کمر باندھکر آمادہ ہوا مگر یاقوت لب وہ چراغ روشن اُٹھاکر پیچھے ہٹی اور وہ چراغدان گنبد پر کھینچ مارا وہ گنبد تھرایا زمین کانپی مع طبقہ زمین کا اور وہ گنبد بلند ہوا چرخ مارتا ہوا چلا صاحبقران نے جو دیکھا کہ گنبد چرخ مارتا ہوا جاتا ہی کئی پتھر پھینکے مگر گنبد نہ رکا صاحبقران دو دستی تلوار کھینچے اور اٹھے

ہوے چلے مگر بیٹے کی قید دیکھکر بہت پریشان ہوے کوئی زور نہ چلا سرخیل جادو گنبد کی پشت پر
گنبد اُڑاے ہوے جاتا ہی صاحبقران لڑتے بھڑتے صفونکو توڑ کر سامنے یاقوت لب کے پہونچے
یاقوت لب نے خاک اوڑائی صاحبقران نے دیکھا اندھیرا ہوگیا مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا وہ غبار
ہٹا صاحبقران روشنی دیکھکر طرف یاقوت لب کے بڑھے یاقوت لب نے ایک دستک دی
اور پکار کر کہا کہ ای کوہان ببر سوار آکر حمزہ کو مار بیے صحرا سے گرد اُڑی ایک زنگی عظیم و شہیم گینڈے پر
سوار گرز ہاتھ مین پکارتا ہوا کہ ای ملکۂ عالم مین حاضر ہون جس سے کہیے اوس سے مقابلہ کرون یہ
سنکر یاقوت لب نے اشارہ کیا کہ حمزہ کو ٹوک لے وہ زنگی سیاہ رو گینڈے کو بڑھا کر سامنے
صاحبقران کے آیا اور امیر پر گرز مارا امیر نے اسم اعظم پڑھکر گرز کو کاٹا گرز کٹتے ہی زنگی نے چاہا کہ
لپٹ پڑون صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا اور زنگی کو ایک تمانچہ مارا کہ سر زنگی کا اُڑ گیا زنگی کا مرنا
کہ یاقوت لب بہت گھبرائی برابر سحر کرنے لگی مگر صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوے قریب یاقوت لب
پہونچے جب یاقوت لب نے دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے تو اپنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا اُلھا دے سے ہاتھ نکالکر ہاتھ مارا تلوار چمک کر گری یاقوت لب کے
دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی یاقوت لب کے سب ساحر بھاگے صاحبقران بہ فتح و فیروزی بیٹھے
مگر وہ گنبد اُڑتا ہوا جاتا تھا جب دربار مین شاہ کے پہونچا اور سرخیل نے عرض کی کہ ای شہنشاہ
یہ قیدی حاضر ہین ششکال اپنے مقام سے اُٹھا کہ قیدیون کو گنبد سے نکالون کہ وہ گنبد پھٹ گیا
غزالہ نے نکلتے ہی سحر کرنا شروع کیے جب سحر کرتی ہی اندھیرا ہو جاتا ہی چاہتی ہی اندھیرے مین نکل جاون
مگر ششکال روک رہا ہی آہو چشم نے چاہا رستم کو لے بھاگون بڑھکر کمر مین پنجہ دیا چاہا کہ لیکر بلند ہون
ششکال نے قریب آکر سحر کیا کہ آہو چشم و غزالہ کے پانون زمین نے تھام لیے بلند نہ ہو سکین اتنے
ششکال نے منھ پیٹ کر کہا کہ یار و غضب ہوا طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ یاقوت لب قتل ہوئی
مگر ان قیدیون کو لیجا کر زندان طلسم گوہر بار مین قید کرو وقت پر سمجھا جائیگا اگر حکم خداوند ہوا تو
انکو قتل کرونگا اگر قید کا حکم ہوگا تو میعاد قرار دونگا اُس میعاد پر یہ لوگ قتل ہونگے ساحرونکو
ششکال نے حکم دیا کہ دونون جادوگرنیون کی زبان مین سوزن دو جادوگرون نے چاہا کہ اول
غزالہ کی زبان مین سوزن دی پھر آہو چشم کو بھی اسطرح مقید کیا رستم کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین

سیران و آفت بھی خاموش کھڑے ہین اونکی بھی زبانون مین سوزن دیگئی جب ستم بھی مسلسل ہوچکے
توشنکال نے آواز دی کہ مہتمم زندان خانہ کو بلاؤ اوسی وقت ساحر گئے بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ ایک
شاہزادی حسین وجمیل تخت پر سوار آکر پہونچی شنکال نے کہا او ملکہ دلکشا ان قیدیون کو لیجاؤ اپنے
قیدخانے مین لیجا کر قید کرو مگر انکو وہ تکلیف پہونچے کہ اپنی زندگی سے بیزار ہون جب جو حکم بھیجون
وہ بجالانا مگر خبردار اینپر رحم نہ کرنا غزالہ کی ذات سے بڑے صدمے اُٹھائے ہین اگر یہ عذر کرے اور
پھر خداوند کو سجدہ کرے تو ہمسے اطلاع کرنا جیسا مناسب جانین گے ویسا کرینگے دلکشا نے ان
پانچون قیدیون کو تخت پر سوار کیا اور لیکر روانہ ہو گئی مگر صاحبقران زمان بعد قتل یاقوت لب
جنگ کو فتح کرکے جب دربار مین آئے تو فرمایا کہ خواجہ اگر ہوسکے تو فکر رستم وجہانگیر مین جاؤ عمرو
نے کہا آپ آگاہ ہین کہ فرزندار اجکل فکر مین رہتے ہین اس مہینے مین سود بھی انکو نہین پہونچا مجھے
خوف ہو ایسا نہ ہو کہ مین نکلون اور وہ مجھکو پکڑ لیجائین امیر نے فرمایا مین خود طرف طلسم کے جاتا ہون
مین جاکر علامت دیکھون کہ کیا رنگ ہو عمرو نے کہا جب آپ علامت دیکھین گے تو مین بھی اوس سے
آگاہ ہون مین بھی تدبیر کرونگا صاحبقران سوار ہوے سامنے قلعۂ طلسمی کے آئے دیکھا چمن ہا ے
زعفران زار سامنے آراستہ ہین جو اُدھر سے گذرتا ہو ہنستا ہوا جاتا ہو جبتک سامنے رہتا ہو ہنسے
جاتا ہو جب سامنے سے گذر جاتا ہو اور چمن نگاہون سے مخفی ہوتے ہین تب ہنسنا موقوف
ہوتا ہو اور سر قلعہ پر گنبد ہو اوسپر ایک طاؤس چیخین مار رہا ہو جب منقار کھولتا ہو شعلہ ہاے آتش
نکلتے ہین خندق مین آگ جوش مار رہی ہو اور قلعے پر کچھ طائر اُڑ رہے ہین کہ سرپر طاؤس کے
آکر چرخ مارتے ہین اور سایہ فگن ہوتے ہین صاحبقران نے ایک گنہگار کو طلب کیا اور
حکم دیا کہ قلعے کے پاس جا اور قلعے کو چھو کر چلا آ تجھکو رہائی ہوگی وہ گنہگار چلا جب سامنے
زعفران زار کے پہونچا تو قہقہہ مار کر ہنسنے لگا جب قہقہہ مار کر وہ گنہگار ہنسا تو ایک طائر نے
قلعے سے آکے سرپر اوس گنہگار کے سایہ ڈالا پھاٹک قلعہ کا کھلا ایک عورت حسین وجمیل اندر سے
نکلی دو کرسیان لاکر بچھا گئی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ اندر سے قلعے کے ایک شاہزادی بکمال زینت
بھاری لباس پہنے ہوے آکر کرسی پر بیٹھی وہ جوان ہنس رہا تھا آواز دی کہ او گنہگار مجھ تک تو آ
اوس جوان نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ نازنین مجھکو بلاتی ہو خوش ہو گیا سامنے اُس نازنین کے آیا

اوس نازنین نے ہاتھ تھام لیا کرسی پر بٹھایا کنیز سے کہا گلابی شراب کی لاؤ کنیز جاکر گلابی شراب کی اور جام بلورین لائی اپنے ہاتھ سے لبریز کیا جام آفتاب نما پنجہ خورشید مثال پر رکھکر ہاتھ سامنے کیا اوس جوان نے بلاتکلف جام اُٹھا کر پی لیا جام پیتے ہی چہرہ سُرخ ہوا دست درازی کرنے لگا وہ نازنین منع کرنے لگی کہ او بیباک مین پرائی تابعدار ہون مجھکو ہاتھ نہ لگانا مگر اوس جوان نے نہ مانا گلے مین ہاتھ ڈالدیا وہ نازنین ہرچند ٹالتی ہو مگر یہ سہنکر لپٹا جاتا ہی کہ اندر سے قلعے کے آواز آئی کہ او بیباک او سفاک میری معشوقہ سے بے ادبی کر رہا ہی اور کیون او گیسو بُریدہ تونے بھی کچھ خوف نہ کیا دیکھا ایک جوان تیغہ برہنہ کھینچے ہوے قلعے سے نکلا اور آتے ہی اُس جوان کو للکارا کہ او بے ادب اب بھی خوف نہین کرتا اوس گنہگار نے چاہا کہ اپنے مقام سے اٹھون مگر وہ جوان آپڑا آکر اُس گنہگار کو ہاتھ مارا ایسی جلدی آیا کہ وہ جوان اُٹھ نہ سکا مارکر اُس جوان کو طرف اُس نازنین کے متوجہ ہوا کہا کیون او گیسو بُریدہ تونے اِسکو کیون بُلایا مین تجھکو قتل کرونگا اُس نازنین نے سر جھکا دیا اُس بیدرد نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ اُس نازنین کے بھی دو ٹکڑے ہوے مارکر اُس نازنین کو اُس جوان نے پکارکر آواز دی ای آیندہ و روندہ جو اپنی جان سے بیزار ہو وہ قریب قلعے کے آئے خبردار خبردار یہان آنیکا ارادہ نہ کرنا ورنہ یہی حال ہوگا صاحبقران نے چاہا جا پڑون مگر عمرو نے دامن پکڑ لیا کہ آقاے نامدار شب کو دعا کیجیے جیسا حکم ہو ویسا بجا لائیے صاحبقران نے قبول کیا شب کو ایک خیمہ سفید استادہ کرایا فرش وغیرہ بچھواکر سجادہ بچھوایا دو رکعت نماز حاجت کی پڑھکر دست دعا بلند کیے کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم اس عجائب مین کیونکر داخل کرون ای بے نیاز اپنے بندے کی رہبری کر روتے روتے صاحبقران بیہوش ہوگئے دیدۂ ظاہری بند ہوے دیدۂ باطنی وا تھے کہ آواز کان مین آئی ہوشیار ہو صاحبقران اُسی خواب مین اُٹھ بیٹھے کہ ایک تخت آسمان سے اُترا ایک پیر روشنضمیر اُس تخت پر سوار تھے فرمایا صاحبقران کیون انتشار ہی امیر نے عرض کی چاہتا ہون کہ طلسم مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ صبح کو جو بیدار ہونا تو طرف دست چپ کے جو صحراے خارستان ہی وہان جاکر ایک نخل کے سائے مین بیٹھو اور یہ اسم ورد زبان کرو ایک طائر پیدا ہوگا اور باغ دلکشا مین لیجائیگا جاکر باغ کی سیر کرو اُس طائر کا بھی حال کھلیگا لیکن مناسب یہ ہی کہ یہ پرچہ لکھو دیتے ہین اسکو بجاے مکتوب کے پاس رکھنا جو ضرورت ہوگی وہی حکم نکلے گا صاحبقران نے وہ پرچہ لیا

چاہا کچھ اور پوچھین کہ آنکھ کھل گئی خواجہ عمرو حاضر تھے امیر نے فرمایا اب مین جاکر صحراے خارستان مین اسم پڑھتا ہون طائر آئیگا مجھکو طرف باغ دلکشا کے لیجائیگا یہی حکم ہوا ہی یہ فرماکر بیرون عبادت خانہ آئے لندھور سے کہا ای داراے ہند تم لشکر سے ہوشیار رہنا مین صحراے خارستان مین جاکر اسم پڑھتا ہون انشاء اللہ تعالی جو حال ہوگا وہ تمکو ثابت ہوگا مین نہایت ہی پریشان ہون رستم اور جہانگیر کا قید ہونا مجھپر نہایت ہی شاق ہوا انشاء اللہ تعالی جاکر انکی رہائی کی تدبیر کرتا ہون لندھور نے عرض کی غلام انتظام کو حاضر ہی لیکن مقام افسوس ہی کہ یاقوت لب قتل ہوئی مگر سرخیل جادو قیدیون کو لیجا چکا تھا اسی وجہ سے قتل کرنا یاقوت لب کا مفید نہ ہوا امیر نے لندھور کو بخوبی سمجھا کر لشکر صحرا مین چھوڑا خود صاحبقران صحراے خارستان مین آئے بیٹھکر اسم بتایا ہوا بزرگ کا شروع کیا سوم مرتبہ پڑھ چکے تھے کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا ایک طائر سفید رنگ منقار رکلان چیخین مارتا ہوا آتا ہی زمین پر آکے اترا صاحبقران نے جست کی پشت پر اوس طائر کی سوار ہوے طائر امیر کو لیکر بلند ہوا مگر خواجہ عمرو عقب مین صاحبقران کے پیچھے خواجہ نے تھوڑی دیر مین دیکھا کہ وہ طائر آنکھون سے غائب ہوگیا خواجہ بہت گھبرائے جی مین کہتے ہین کہ افسوس ہی کہ آقا سے تابدار کی سے چھوٹا اس سوچ مین تھے کہ سامنے سے دیکھا گرد اڑتی ایک ساحرہ خبیث و ضعیف پشت پر آہو کی سوار نصف جسم ساحرہ کا بالاے آہو اور نصف جسم زمین مین لٹکتا ہوا عمرو نے دور سے جو اوس ساحرہ کو دیکھا گھبرائے ایک غار مین چھپ گئے وہ ساحرہ اوسی غار پر آئی اور پکار کر آواز دی کہ اے عمرو نکل آ اسی مین بہتر ہی ورنہ آفت برپا کرونگی خواجہ نے دیکھا کہ ساحرہ کے آواز دیتے ہی بدن مین رعشہ پڑگیا زمین جلنے لگی خواجہ گھبراکر نکل آئے سامنے آکر سلام کیا ساحرہ نے کہا کیون او لنگڑے تو ہماری فکر مین آیا تھا مین نے تجھکو گرفتار کیا اب کیا تو زندہ بچیگا عمرو نے ہاتھ باندھکر کہا کہ مین تو تابعدار ہون جہان فرمایے وہان چلون مین تو خواہش رکھتا تھا کہ آپ سے ملاقات کرون انتہا کا قرضدار ہون یہ بھی یقین ہی کہ یہ مسلمان نہ ادا کرینگے اگر کسی ساحر کے ساتھ چندے رہونگا تو قرضے سے ادا ہو جاؤنگا اوس ساحرہ نے کچھ فریاد نہ سنی ایک چھڑی پشت پر عمرو کے ماردی کہ خواجہ زمین پر گرے ایک آہو کی شکل بنکر تیار ہوے آگے آگے وہ ساحرہ جاتی ہی پیچھے اوسکے خواجہ بشکل آہو چھلانگین بھرتے ہوے جاتے ہین ایک مقام پر ایک باغ ویران تھا

اُس ساحرہ نے اشارہ کیا کہ اِس باغ مین جاکر ٹھہرو جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا خواجہ آہو بنے ہوئے اُس باغ مین داخل ہوئے دیکھا باغ ویران درخت تمام بے برگ و بار پتے تلک کسی درخت مین نہین خواجہ ناچار اُسی باغ مین پھرنے لگے جب کئی دن خواجہ کو گذرے ایک دن سارے باغ مین پھرے ایک دیوار مین کھڑکی لگی ہوئی تھی اُسطرت باغ سرسبز وشاداب پھل جو درختون مین خواجہ نے لگے ہوئے دیکھے بھوک سے بیقرار تھے اُس باغ مین گئے کچھ پھل وغیرہ گلے سڑے کھائے کسیقدر تسکین ہوئی کہ کان مین گانے کی آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار گارہا ہے

نظم

آباد غم و درد سے ویرانہ ہے اسکا
جس آنکھ مین ہے کیف وہ میخانہ ہے اسکا
بیہوش اگر ہین ہمن تو یا ہوش کہان ہے
سینہ جسے کہتے ہین پریخانہ ہے اسکا
اے دل ہوس وصل سے مشتاق ہین محروم
جو دل صفت شمع ہے پروانہ ہے اسکا
جب فصل گل آتی ہے صدا دیتی ہے شوق
کہتے ہین جسے موت وہ پیمانہ ہے اسکا
گر گوش حقیقت شنو ہے تو سمجھ لے
سامان کئی روز سے بنا یا نہ ہے اسکا
آگاہ نہین قصۂ منصور سے اے دل

ٹوٹا ہوا جو دل ہے وہ کاشانہ ہے اسکا
جب دیکھیے کہتا ہے وہی ذکر سناؤ
جو خلق ہے اس دہر مین بیگانہ ہے اسکا
جوبن کی صفائی سے پھسلتی ہین نگاہین
جان اول دیدار مین بیعانہ ہے اسکا
کہتے ہین جسے حسن وہ ہے شمع جہانتاب
زنجیر کا غل نالۂ مستانہ ہے اسکا
گوہر سے فزون دیدۂ عاشق کے ہین آنسو
جو شور ہے اس دہر مین فسانہ ہے اسکا
منھ عاشق صادق کے نہ چڑھ او غضب
دشمن ہون زن و مرد وہ یارانہ ہے اسکا

جس دل مین کہ ہے شوق وہ بیمار ہے اسکا
معلوم ہوا شوق بھی دیوانہ ہے اسکا
دن رات ہے یہ مسکن انوار تصور
پڑتی ہے جدھر آنکھ پریخانہ ہے اسکا
جو سینۂ روشن ہے وہ ہے منزل الفت
کہتے ہین جسے عشق وہ پروانہ ہے اسکا
دیکھا تو سفر روح سے ہوتا ہے اُسی سے
دامن مین ہے معشوق کے جو دانہ ہے اسکا
کچھ رتبۂ عاشق سے بھی انجان ہو خبردار
ہر حال مین جو حال ہے رندانہ ہے اسکا
کیا پوچھتے ہو حال نسیم جگر افکار
دیکھا جسے خورش وضع وہ دیوانہ ہے اسکا

خواجہ اِس گانے کو سُنکر سامنے بارہ دری کے آئے دیکھا ایک نازنین دلفریب مسند پر بیٹھی ہوئی گانا سُن رہی ہے خواجہ کو پہلو ملا سامنے اُس نازنین کے آکر ناچنے لگے گائن نے کہا ملکۂ عالم یہ آہو سکھایا ہوا ہے دیکھیے سم پر پانوٗن مارتا ہے اُس نازنین نے چمکارا آہو گود مین آکر بیٹھ گیا ملکہ نے محبت سے جسم پر ہاتھ پھیرا اور گائن سے اِشارہ کیا گائن گانے لگی آہو ناچ رہا ہے اُس نازنین نے آہو کو گود مین بٹھایا اور سر پر ہاتھ پھیرا دیکھا ایک کیل فولادی سر مین اُس آہو کے ہے اُس نازنین نے وہ کیل نکال لی آہو نے زمین پر غلطک ماری بشکل اصلی ہوگیا

اُس نازنین نے کہا ارے تو کون عمرو نے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا اے ملکۂ عالم مین قوم کا گویا ہون سامنے جو جنگل ہے وہان گا رہا تھا کہ ساحرہ آہو پر سوار آئی اُسنے نہین معلوم کیا کر دیا کہ مین آہو بنگیا آج تین دن سے بے آب و دانہ ہون شکر ہے کہ آپ تک پہونچا ذرا گانا تو سنیے یہ کہکر عمرو نے یہ چند اشعار سامنے اس نازنین کے گائے نظم

پھر اُسکے پھندے مین جا رہے ہین کہ جسکے پھندے مین جا چکے تھے
وہی مصیبت اُٹھا رہے ہین کہ جو مصیبت اُٹھا چکے تھے

کہو جو بیجا بجا ہے مجھکو سزا ہے جو نا سزا ہے مجھکو
کہ اُنکا ردہ نا پڑا ہے مجھکو جو مد تو نتک رو لا چکے تھے

جو اُنکی خو تھی سو اُنکی خو ہے جو گفتگو تھی سو گفتگو ہے
پھر اپنے مٹنے کی آرزو ہے جو ہر طرح سے مٹا چکے تھے

عدو کا مین ہون عدو مقرر برابر آگے ہے برابر
بھلا بدلنا نہ رنگ کیونکر وہ رنگ اپنا جما چکے تھے

کسی سے کوئی نہ دل لگائے نسیم کیا کیفیت بتائے
وہی اب آنسو بہانے آئے لہو جو میرا بہا چکے تھے

وہ نازنین گانا سُنکر بہت خوش ہوئی پوچھا تیرا نام کیا ہے عمرو نے کہا تان دراز خان وہ نازنین ہنس رہی ہے اور خواجہ باتین بنا رہے ہین وہ نازنین خوش ہو رہی ہے کہ ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی اور عرض کی کہ اے ملکۂ فتانہ آپ کی نانی جان آتی ہین ملکہ کھڑی ہو گئین خواجہ نے دیکھا وہی جادوگرنی آکر پہونچی عمرو کو دیکھکر بہت بگڑی کہا اے فتانہ اس ظالم کے مکر سے بچنا مگر مجھے خوف ہے کہ تمھارے ساتھ مکر نہ کرے فتانہ نے کہا میرے ساتھ کیا مکر کریگا کیون نانی امان یہ شخص کون ہے آہوان جادو نے کہا بی بی یہ عمرو عیار ہے اِسنے اُن ساحرون کو مارا کہ جنکے نام سے ہم لوگون کی آبرو تھی مجھکو خوف آتا ہے کہ ایسا نہ ہو تمکو دھوکا دے فتانہ نے کہا آج تو اِسکو چھوڑ جایئے کل لیجایئے گا آہوان ناچار چلی گئی مگر فتانہ نے کہا کیون خواجہ تمنے سُنا کہ نانی امان کیا کہتی تھین عمرو نے کہا میری جان بچایئے مین آپ کے ساتھ فریب نہ کرونگا فتانہ نے کہا مین تمکو بھائی کہتی ہون عمرو نے بھی بہن کہا خواجہ نے خوب خوب غزلین سامنے فتانہ کے گائین گاتے گاتے باغ مین ٹہلنے لگی ایک طرف کھڑکی تھی عمرو نے سر ڈالکر دیکھا کہ دریا جوش مار رہا ہے عمرو اندر چلا آیا اور سوچا کہ یہان سے نکاسی دشوار ہے سامنے فتانہ کے آیا کہا ہمشیرہ لشکر والے انتظار کرتے ہونگے لہذا مین کیونکر باہر جاؤن گرد باغ کے دریا ہے فتانہ نے کہا بھیا مین تمکو نکال سکتی ہون مگر خوف یہ ہے کہ آہوان جادو فساد برپا کریگی عمرو نے کہا مین سمجھ لونگا فتانہ نے انگوٹھی اُتار کر دی اور کہا اِسکو دریا مین پھینکدیجیے اور

بہ آسایش اُس پار اُتر جایے آپ کو پانی نہ ستائیگا خواجہ نے انگوٹھی لی اور کھڑکی سے سر نکالکر انگوٹھی دریا مین پھینکی انگوٹھی پھینکتے ہی دریا مین راستہ پیدا ہوا خواجہ طے کرتے ہوے چلے نصف راستہ طے کیا تھا کہ آواز آئی او ساربان زادے تو یہانتک کیونکر آیا عمرو نے دیکھا وہی ضعیفہ آہو سوار پانی پر دوڑی ہوئی آتی ہی خواجہ عمرو نے ایک جست کی کہ کنارے پر پہونچے گلیم اوڑھ لی آہوان جادو حیران ہوئی کہ ساربان زادہ کہان غائب ہوگیا چہار جانب خواجہ عمرو کو ڈھونڈھا جب نہ پایا تو طرف لشکر کے چلی دارا اے ہند لشکر کو لیے ہوے اُترے ہین صاحبقران کے انتظار مین ہین کہ آسمان پر لکۂ ابر آیا اسقدر پانی برسا کہ گرد دریا ہوگیا دریا سے دھوان نکل رہا ہی ہر ایک نخل جل رہا ہی تمام لشکر بیہوش و مدہوش لندھور بھی بارگاہ مین بیہوش پڑے ہین مالک اپنے مقام پر بیہوش ہین یہ سامان کرکے آہوان جادو تو نکل گئی مگر خواجہ پھرتے پھراتے جو آئے دیکھا لشکر دریا مین ہی حیران ہوگئے چہار جانب پھرے کہ لشکر مین جاؤن مگر راستہ نہ ملا ناچار ہوکر پھر باغ مین فتانہ کے آئے فتانہ نے پوچھا کیون بھیا کیون پلٹ آئے عمرو نے سب کیفیت بیان کی کہ لشکر ہمارا مبتلاے آفت ہی گرد دریا جوش مار رہا ہی فتانہ نے کہا تمکو بیرون باغ دیکھکر نانی امان اسقدر جھلا ئین کہ آپ کے لشکر پر جاکر سحر کیا مین آپ کو لے چلونگی مگر خواجہ خوف کرتی ہون کہ ایسا نہ ہو کہ تم کچھ فتور کرو عمرو نے کہا تمکو بہن کہا ہی تمھارے ساتھ مکر کرونگا لیکن مجھکو مکان آہوان جادو کا پتہ دو کہ مین جاکر اُسکی فکر کرون فتانہ نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ ایک کنیز کی شکل بنکر تیار رہو مین تمکو تخت پر بٹھا کر لے چلون جس مقام پر آہوان سو رہی ہی وہان پہونچا دون خواجہ رنگ روغن عیاری کا نکالکر ایک کنیز کی شکل بنکر سامنے آئے فتانہ نے تخت سحر تیار کیا خواجہ کو اُسپر بٹھا لیا بعد تھوڑی دیر کے ایک قلعہ دکھائی دیا جس مین صدہا برج بنے ہین اور ہر برج مین گینڈے اور اژدران آتش فشان و شیران صحرا ٹہل رہے ہین مگر فتانہ دیکھتی ہوئی داخل سرحد قلعہ ہوئی ایک طرف سے آواز آئی کون جاتا ہی فتانہ نے اپنا نام بتایا وہ نگہبان خاموش ہوا تخت آگے بڑھا ایک قصر عالی سامنے بنا تھا فتانہ تخت کو لیکر اُس مکان مین آئی دیکھا سامنے چھپر کھٹ پر آہوان جادو پڑی سو رہی ہی خواجہ سامنے آہوان کے آئے دیکھا کہ سو رہی ہی بغور دیکھ رہے ہین فتانہ ایک کونے مین کھڑی ہوئی دعائین مانگ رہی ہی کہ عمرو کا مطلب ہو جاے ایسا نہ ہو کہ جاگ پڑے

مگر خواجہ جب قریب چھپر کھٹ پہونچے تو نیا معاملہ دیکھا کہ آہوان کا بستر تر ہو اسقدر پسینہ آیا ہو کہ زمین تر ہوگئی ہو مگر خواجہ نے خیال کرکے دیکھا کہ غافل سو رہی ہو خواجہ نے کفچۂ عیاری نکالا چاہا کہ بیہوشی اہون کو دون آہوان نے آنکھ کھولکر ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون او ساربان زادے تو مجھے مارنے آیا تھا عمرو قدمون پر گر پڑا کہا مین تو غلام ہون آہوان نے ہاتھون کو عمرو کے بوسہ دیا کہا اے شہنشاہ اوج عیاری تمکو فتانہ لیکر آئی ہو خواجہ نے کہا بیشک ملکہ فتانہ میری معین و مددگار ہین فتانہ نے جو سُنا کہ خواجہ سے باتین ہو رہی ہین ناچار ہوکر سامنے آئی آہوان نے فتانہ کو قریب بلا کر گلے سے لگا لیا کہا اے نور نظر تیری وجہ سے مین نے یہ فخر پایا کہ شریک اسلام ہوئی ہین جو سبب پر سحر کرکے آئی اور رات کو سوئی عالم خواب مین ایک بزرگ آئے اور مجھے مسلمان کیا اور یہ پتہ دیا کہ عمرو تیرے ہی گرفتار کرنے کو آتا ہو اوسکا ساتھ دے دیکھ جو سامنے وہ مکان آتش ہو برائے کافران بنا ہو اور وہ باغ بہشت عنبر سرشت برائے مسلمانان ہو اسیوجہ سے میرے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا اور اپنے ساتھ والون کو دیکھا کہ آگ مین جل رہے ہین اور ہمراہیان حمزہ کو اُسی باغ مین دیکھا کہ چین کر رہے ہین طائر معروف زمزمہ سرائی ہین پھل عمدہ سب نخل باردار بہار وہانکی کنیز پھولون کو رعنائے عزیز اسی حال مین تھی کہ اون بزرگ نے فرمایا کہ عمرو تجھکو بیہوش کیا چاہتا ہی مین نے اوسکو پکڑ لیا مگر مین آنکی اور تمھاری دونون کی تابعدار ہون خواجہ نے آہوان کو گلے سے لگایا آہوان نے بہت شکریہ ادا کیا اور کہتی تھی خواجہ مجھے ہمیشہ سے اسلام پر توجہ تھی اب وقت آیا تو آپ کی تحریک ہوئی چلیے سحر اُتارون یہ کہکر خواجہ کو تخت پر سوار کیا فتانہ بھی تخت پر سوار ہو وہ وقت ہو کہ لشکر لندھور ہلاک ہو رہا ہو اور سب سردار دعائین مانگ رہے ہین کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز ہمکو اس آفت سے نجات دے ساحرہ کے سحر سے بچالے قطعہ

شاہا ز کرم بر من درویش نگر
بر حال من خستہ و دل ریش نگر
ہر چند نیم لایق بخشایش تو
بر من منگر بر کرم خویش نگر

کہ آسمان پر سناٹا ہوا اور خواجہ عمرو کی آواز آئی سب نے دیکھا کہ خواجہ کے پہلو مین ایک ساحرہ بیٹھی ہو اور دھوئین کو برطرف کر رہی ہو ایک تڑاقا ہوا ابر لختہ لختہ ہوگیا ابر کے پھٹتے ہی جو سردار کہ بیہوش ہوگئے تھے وہ نام خدا لیکر اُٹھ بیٹھے وہ تخت زمین پر آیا لندھور نے جو فتانہ کو دیکھا بیقرار ہوگئے جمال فتانہ عابدکش و زاہد فریب ہو فتانہ نے کہا اے دارا ے ہندیہ سردار تمھارے مقابلے

مین آئیگا مین اُسکو پڑھکر دو کون گی لندھور و قتانہ وآہو ان و خواجہ بار گاہ لندھور مین آسکے قنات وآہو ان لندھور سے کہکر رخصت ہوئین کہ شنکال نوج سے گے تار باندھ دیگا لہذا ہوشیار رہیے گا غرض لندھور نے کہا میری ہوشیاری دم سے خواجہ کے ہے خواجہ نے کہا مین تو فکر مین آقاے نامدار کی جاتا ہون جاکر دیکھون کہ اُنپر کیا گذری خواجہ لندھور سے رخصت ہوکر تلاش مین صاحبقران کی چلے کہ انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان صاحبقران زمان کا پہونچنا باغ دلکشا مین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ تصنیف مصنف

پلا ساقیا جام صہبائے جوش
کیا دل نے مجھکو بہت بیقرار
ترے حسن نے ساقیا جان لی
کہ بلبل جو دیکھے تو ہو بیقرار
تری زلف ہی یا کہ شبہائے تار
کہ ہونٹون پہ عاشق کے اب جان ہی
جو بلبل کا نالہ چمن مین سُنا
کہ دلگیر ہی ہر وقت رنج و ملال

کہ ہی رند مشرب کو بیہوش ہوش
پلا جام اُلفت لبصد شور و شر
خبر عاشقون کو مصیبت کی دی
قدش سرو گلزار باغ مراد
اسی رات مین ہی تمہ بیقرار
نہال مرادم خزان دیدہ است
تو سر جاکے گلشن مین اپنا دُھنا
قلم حال صاحبقران کر رقم

ترے لطف کا ہون مین امیدوار
کرے طبع روشن تمہ کی مدد
رُخ خوب ہی یا گل نوبہار
ہی لالہ چمن مین چراغ مراد
فقط تیرے ملنے کا ارمان ہی
دلم بہر تو خاص رنجیدہ است
مجھے یاد آتا ہی لطف وصال
کہ سامان کوشش ہوا ہی بہم

چہرہ سیاحان بہارستان عجائب و طوطیان شکرستان غرائب اس داستان حیرت بیان کو تحریر فرماتے ہین شعر مصنف گہر سنجان دریاے معانی یہ چنین آرد متاع نکتہ دانی یہ مگر صاحبقران زمان پشت پر طائر کی سوار جاتے ہین کہ دور سے دیکھا ایک کوہ سامنے حایل راہ ہی صاحبقران پریشان ہوے فرمایا اے طائر یہ پہاڑ سد راہ ہی کیونکر گذر ہوگا طائر نے مثل انسان کے جواب دیا کہ آپ مالک اسم اعظم ہین اور شب کو اُس بزرگ نے ایک پرچہ کاغذ دیا تھا امیر نے فرمایا وہ کاغذ سجادے پر رہگیا طائر نے کہا آپ نے بہت خلاف کیا مگر اب پلٹنا ناممکن ہی اسم اعظم ورد زبان کیجیے صاحبقران اسم پڑھتے ہوے سامنے کوہ کے آئے دیکھا ایک مرد پیر کتاب ہاتھ مین دلکو

مین بیٹھا ہی امیر کو دیکھکر اٹھا اور پکار کر آواز دی کہ ای شہریار اسطرف راستہ نہین ہی صاحبقران نے فرمایا ہم اسیطرف جائینگے اُس ضعیف نے کتاب دے ماری ایک کاغذ اُسمین کا اُڑتا ہوا سامنے امیر کے آیا اُسمین تحریر تھا کہ یہ کتابدار نگہبان طلسم ہی اپنے کو بچانا اور سمجھکر درے کے اُس پار جانا طائر نے کہا ای شہریار بڑھیے اسکے کہنے پر نہ رکیے صاحبقران نے اپنے کو بڑھایا طائر تڑپ کر نکلا اُس پار آکر دیکھا کہ ایک بارگاہ استادہ ہی اور ایک لشکر اُترا ہوا ہی اُس طائر نے مثل انسان کے آواز دی کہ ای سرفراز شاہ طلسم کشا آگیا ہوشیار ہوجاؤ پردہ بارگاہ کا اُٹھا ایک تاجدار تاج زرین پہنے ہوے بارگاہ سے نکلا کئی سو مصاحب اُسکی پشت پر تھے طائر نے صاحبقران کو اُتارا اُس تاجدار نے آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ آپ باغ دلکشا کے جویا ہین امیر نے فرمایا ضرور جاؤنگا اُس تاجدار نے امیر کو تخت پر سوار کیا مگر وہ طائر سفید رنگ سر پر امیر کے سایہ فگن ہوا مثل نقیبون کے آواز دیتا تھا کہ ای اہل طلسم زعفران زار آگاہ ہوجاؤ کہ طلسم کشا آگیا اور باغ دلکشا مین جاتا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی اور ایک تاجدار ساٹھ ہزار فوج اسکے ہمراہ وہ تاجدار بھی پشت پر صاحبقران کی آگیا اسطرح کئی تاجدار فرداً فرداً آئے سات تاجدار جمع ہوگئے جب سات تاجدار آچکے تب اُس طائر نے آواز دینا موقوف کیا اور زمین پر گرا غلطک مار کر بصورت انسان بنگیا امیر کے قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی اے شہریار میرا نام سفید پوش بھی ہی اور پایۂ تخت پر ہاتھ رکھدیا امیر اُسی عظم وشان سے ساتھ اُن تاجدارون کے چلے تھوڑا راستہ طی کیا تھا کہ سامنے سے بوے خوش دماغ مین آئی امیر نے دیکھا دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہی اون سب تاجدارون نے ملکر امیر کو تخت سے اُتارا اندر باغ کے لیکر داخل ہوے وہ سب تاجدار بھی ساتھ آئے امیر نے باغ مین آکر دیکھا کہ باغ بہشت آئین گلہاے رنگا رنگ شگفتہ ہین بوقلمون نہرین پر از آب شفاف حباب لب جو مثل چشم معشوق خوشنمو موجہ اُسکا خنجر آبدار رہا طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین کہ اندر سے بارہ دری کے چھماکے کی آواز آئی امیر نے دیکھا ایک نازنین دلجو عنبرین مو کئی سو کنیزین پشت پر ایک تخت کو کاندھے پر لیے ہوے آکر امیر کو سلام کیا وہ تاجدار خود قبل سے صحرا مین اُترا ہوا تھا کہ جسکا سرفراز شاہ نام ہی امیر نے دیکھا کہ اس نازنین کو دیکھکر وہ تاجدار بیقرار ہوکر یہ اشعار پڑھنے لگا

نظم

دشمن ترے ہزارون ہین تجھکو خبر نہین | ہی ہر مرے لہو مین تو ہاتھ اپنا بھر نہین
منظور جو حسین ہی وہ پیش نظر نہین | آنکھون تارے ڈھونڈھ رہے ہین قمر نہین
امید رات کٹنے کی اب عمر بھر نہین | ہی مگر چاندنی شب غم کی سحر نہین
کمسن ہو تیز تیز تمھاری نظر نہین | ان نیچون کا زخم کوئی کارگر نہین
یارب یہ اہل دید کو فرحت ہی کسلیے | کچھ عاشقون کا چاک گریبان سحر نہین
فردا کا وعدہ یہ کسے سمجھاے جاتے ہو | سمجھیگا کیا وہ جسکو امید سحر نہین
دیکھا بھی ہو کسیکو جو سمجھا تو جانو قدر | بیبہرہ ہو وفا کے تمھین کچھ نظر نہین
وقفہ شب وصال کا بس کچھ نہ پوچھیے | برق شرر فشان نہین عمر شرر نہین
سچ مچ ہمارے واسطے بت بنگیا ہی تو | یہ آنکھین دیکھنے کی ہین ظالم نظر نہین
بدنام ہو رہے ہو رقیبون کے واسطے | اپنی خبر تو لو جو ہماری خبر نہین
کاٹی شب وصال تو ڈیدیکے دم مجھے | طرہ سنو کہ ہوتی ہی وقت سحر نہین
مجھکو بلاے جاتے ہو کسوقت آڈن مین | تم حور ہو بہشت مین شام و سحر نہین
انداز تجھمین حور کے ہین ڈھب پری کے ہین | یہ بات آدمی کے لیے ای قمر نہین

صاحبقران نے کہا ای سرفراز شاہ باعث گریہ کیا ہی سرفراز شاہ نے عرض کی کہ یہ مہ جبین موسوم بہ گلرخسار اسی باغ مین رہتی ہی مین مدت سے اسپر مرتا ہون اِسنے وعدہ کیا تھا کہ جب طلسم کشا آئین تو وہی عقد پڑھینگے مجھے اِسوقت وعدہ اُسکا یاد آگیا لہذا حضور مین عرض کرتا ہون کہ میرا عقد پڑھ دیجیے صاحبقران نے اُس نازنین سے پوچھا وہ رونے لگی اور کہتی تھی حضور آگاہ نہین ہین یہ بڑا مکار ہی مجھے جان کا خوف ہو کہ ایسا نہو کہ عقد کرکے میرے ساتھ بیوفائی کرے مگر مین حکیم جالینوس ثانی کو بلاتی ہون جیسا وہ فرمائین گے بجا لاؤنگی یہ کہکے سامنے سے چلی گئی بعد تھوڑی دیر کے چند خادم آئے سلام کرکے امیر کو اُسی مقام پر لے گئے اور عرض کی کہ حکیم صاحب آتے ہین سفید پوش جنی نے عرض کی کہ غلام تو رخصت ہوتا ہی سفید پوش جنی تو چلا گیا مگر امیر نے دیکھا سامنے سے ہوادار پر ایک مرد پیر سوار کئی سو خادم پشت پر وہ حکیم آکر اُترا صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا ای جالینوس ثانی سرفراز شاہ کا عجیب حال ہی

گلزخسار پر جان دیتا ہو حکیم نے عرض کی کہ حضور کے آنے پر یہ مقدمہ موقوف تھا بسم اللہ مین بھی یہی چاہتا ہون کہ تقریب عقد ہوجاوے یہ کہکے حکیم نے شربت نبات تیار کیا اور جام بہرہ کر کے سامنے امیر کے پیش کیا کہا اسکو نوش فرمائیے آپ فصیحان عرب سے ہین آپ سے بہتر کون عقد پڑھیگا امیر نے جام لے لیا یہ تو سمجھ چکے کہ یہ سب مسلمان ہین ورنہ تقریب عقد پر کیون راضی ہوتے امیر نے جام نوش فرمایا جام پیتے ہی سرفراز شاہ نے آواز دی کہ یو یارو مبارک ہو کہ طلسم کشا نے جام نوش فرمایا اُس نازنین کو دیکھا کہ ایک ساحرہ غدارہ کی شکل بنکر سامنے آئی امیر نے چاہا اسم اعظم پڑھون اسم اعظم فراموش تھا اُس ساحرہ نے قریب آکر کہا کیون یا صاحبقران آپ کو اسم اعظم پر بہت ناز تھا اب تو فراموش ہوا اب زندان خانہ طائران آپ کا مقام ہوگا کہ جہان انسان کا گذر نہین اُس ساحرہ نے امیر کو مسلسل و مطوق کیا اور قفس مین بند کیا اور لیکر چلی صاحبقران افسوس کر رہے ہین کہ مین نے کیون شربت پیا یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب مکار ہین اب دیکھیے کیونکر رہائی ہو وہ ساحرہ موسومہ بہ نجس جادو قفس صاحبقران کا لیے ہوے ایک مکان مین آئی کہ صدہا قفس طائرون کے وہان لٹکے تھے اُس ساحرہ نے اُسی مکان مین قفس امیر کا لٹکا دیا کہا انھین طائرون مین رہو وہ طائر سب پھڑکنے لگے چاہتے تھے کہ قفس توڑ کر نکلجائین مگر وہ قفس ایسے نہ تھے کہ طائر توڑسکتے تڑپ تڑپ کے رہگئے مگر صاحبقران اُس قفس سنسان مین بیٹھے ہین ہرچند اسم اعظم یاد کرتے ہین لیکن اسم اعظم نہین یاد آتا ہو دن بھر اُسی حال مین گذرا رات اندھیری چراغ کا نام و نشان نہین صاحبقران کو وہ رات بہت شاق ہو تڑپ رہے ہین اور دعائین مانگ رہے ہین کہ اے کریم و رحیم وای سمیع و علیم اس شب تیرۂ و تار کو روشن کر اندھیرے کو دفع کر اس اندھیرے مین گھبراتا ہون اے کریم و رحیم رحم اپنا شریک کر ایسا نہ ہو کہ اندھیرے مین دم پھڑک کر نکل جاوے صاحبقران تمام معروف دعا تھے کہ چھت اُس مکان کی شق ہوئی امیر نے دیکھا کہ سفید پوش جنی پسینے پسینے کانپتا ہوا نمایان ہوا امیر نے فرمایا اے یار وفا دار تم ایسا غائب ہوے ہمکو آگاہ نہ کر گئے کہ یہ سب مکار ہین اُس حکیم کو دیکھکر مجھکو یقین آگیا کہ یہ سب اہل اسلام ہین شربت اُنکا دیا ہوا پی گیا اُسکا یہ انجام ہوا کہ اسم اعظم فراموش ہوا تب اس ساحرہ نے گرفتار کیا جسکا گلرخسار نام تھا وہ نجس جادو تھی اُسی نے لاکر یہان پہونچایا بارہ پہر سے آپ دو دانہ گذرے ہین اسی وجہ سے بہت بیقرار ہون

سفید پوش نے کلیجی کے کباب اپنے پاس سے نکالے اور امیر کو اپنے ہاتھ سے کھلائے اور عرض کی کہ صبح کو ایک طائر آئیگا کہ اُسکے سینے پر اسم لکھا ہوگا اُس اسم کو پڑھیے گا مین بھی وقت پر آؤنگا آپ کو نکال لے چلونگا یہان سے آگے بڑھکر آپ کے غلام کا باغ ہی جب آپ تشریف لے چلیے گا تو فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوگا سفید پوش جنی صاحبقران کو یہ سمجھا کر چلا گیا تڑپ تڑپ کے امیر نے وہ رات کاٹی کہ سفیدۂ سحری ظاہر ہوا امیر نے قفس مین بیٹھے بیٹھے دیکھا کہ ایک طائر قفس توڑکر نکلا سر پر امیر کے لہرانے لگا امیر نے دیکھا کہ سینے پر اُسکے اسم یا جلیل لکھا ہی امیر نے اُس اسم کو یاد کیا سات آٹھ مرتبہ پڑھا تھا کہ قفس ٹوٹا حمزۂ صاحبقران رہا ہوے بس اب طائر پھڑکنے لگے اور مثل انسان کے آواز دیتے تھے کہ مقام افسوس ہی طلسم کشا تشریف لائین اور ہم رہائی نہ پائین امیر نے قفسون کو توڑا اور ان طائرون کو نکالا وہ زمین پر گرکے انسان بنے چالیس جوان رہا ہوکے امیر نے انتظار کیا کہ سفید پوش جنی نے آنے کو کہا تھا پکار کر آواز دی کہ اے سفید پوش جنی کہان ہو پہلو سے اُسی مکان کے سفید پوش سامنے آیا امیر کو اپنے کاندھے پر سوار کیا اور وہ چالیسون جوان بھی ساتھ ہوے سفید پوش امیر کو ایک باغ مین لیکر آیا اور کہا آپ یہان باغ مین تشریف رکھیے جو کوئی آئیگا وہ آپ کے ہاتھ سے شکست پائیگا امیر آکر مسند پر بیٹھے اور وہ چالیسون جوان بھی حاضر خدمت ہین مگر گھبرا رہے ہین کبھی در باغ پر جاتے ہین کبھی اندر آتے ہین بعد تھوڑی دیر کے ایک جوان نے عرض کی کہ ایک پہلوان دروازے پر حاضر ہو کہتا ہی امیر سے مقابلہ کرونگا صاحبقران اُٹھے باہر آکر دیکھا کہ ایک پہلوان گینڈے پر سوار پشت پر کئی سو سوار ہین للکار رہا ہی کہ اے طلسم کشا میرے مقابلے مین نہین آتا ہی امیر نے نعرہ کیا کہ او مکار مین مین تیرے مقابلے کو آتا ہون آگاہ ہو کہ منم زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر چار	یکے تیغ صمصام و قمقام نام
یکے تیغ عقرب یکے ذو الحجام	بن کافران از جہان پاک کرد	سر سرکشان جملہ در خاک کرد

اُس پہلوان نے سوارون کو اشارہ کیا کہ اس جوان کو مارلو وہ سب سوار لینا لینا کہکر دوڑے امیر نے ایک سوار کو مار کر مرکب لیا اور سوار ہوکر مقابلے مین اُس پہلوان کے آئے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا ہاتھ تیغ قمقام کا مار دیا کہ اس پہلوان کا سر

زخمی ہوتے ہی وہ پہلوان بھاگا امیر نے پیچھا کیا وہ پہلوان بھاگ کر جنگل مین غائب ہوا امیر نے چاہا
پلٹین راستہ نہین ملتا عرصہ دراز تک جنگل مین پھرے مگر راستہ نہ پایا آخر ناچار ہوے ایک نخل کے
سایے مین ٹھہرے کہ سامنے سے سفید پوش جنی آیا عرض کی ای شہریار آپنے باغ سے کیون قدم باہر
رکھا مین نے تو عرض کیا تھا کہ باغ ہی مین رہیے گا اب اُس باغ مین جانا دشوار ہی سامنے میرا قصر ہی وہان
تشریف لے چلیے مگر اُس قصر مین ہزارون آفتین ہین آپ کو بہت ہوشیار رہنا ہوگا صاحبقران نے
فرمایا مین سب آفتون کو جھیلونگا سفید پوش نے کہا آپ نے بڑی غلطی کی کہ مکتوب بھول آئے امیر نے
فرمایا وہ حافظ حقیقی و مالک تحقیقی نگہبان ہی ہر مقام پر رحم کریگا سفید پوش جنی امیر کو ساتھ لیے ہوے
ایک قصر مین آیا کہ قصر عالی نہایت آراستہ و پیراستہ ایکطرف مسند بچھی تھی اُسپر لاکر صاحبقران کو بٹھایا اور
کہا کہ غلام رخصت ہوتا ہی بہت ہوشیاری سے بسر کیجیے گا ایسا نہ ہو کہ کسی آفت مین پھنس جاے امیر نے
فرمایا ای سفید پوش اسم اعظم ابتک فراموش ہی یہ اسم اعظم کیونکر یاد آئیگا سفید پوش نے کہا یہ راز مجھپر
ظاہر نہین ہی مین اسکا دفعیہ نہین جانتا مگر یہ سُنا تھا کہ جب آہو ہفت رنگ آئے اور اُسکو شکار کیجیے گا
اور کباب نوش فرمایئے تب اسم اعظم یاد آئے یہ کہکر سفید پوش جنی چلا گیا مگر صاحبقران اکیلے بیٹھے
ہین دروازہ قصر کا کھلا ہی کہ دیکھا ایک آہو ہفت رنگ بھاگا ہوا آتا ہی اور پیچھے پر تیر پڑا ہی پلٹ پلٹکر
دیکھتا ہوا آتا ہی جب امیر کے سامنے پہونچا تب امیر نے کمان کیانی کاندھے سے اُتاری اور تاک کر
تیر مارا کہ آہو گرا امیر نے قصر سے نکلکر یہ قربانی پہونچایا اُسی مقام پر بیٹھ گئے کباب آہو کے لگائے چاہا
کباب منھ مین ڈالون کہ صحرا سے گرد اُڑی وہی پہلوان گینڈے پر سوار سامنے امیر کے آیا اور پکار کر
کہا کہ کیون طلسم کشا تمنے کچھ خوف نہ کیا اور آہو کو مار لیا یہ خیال نہ کیا کہ تیر کسکا لگا ہوا ہی بڑی خطا کی
امیر نے آواز دی کہ ابتو جو کچھ ہوا سو ہوا جو تجھسے ہوسکے قصور نہ کر مگر اُس پہلوان نے ہاتھ تلوار کا مارا
امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا اُلجھا دے سے ہاتھ نکالکے وار کیا سر پہلوان کا زخمی ہوا یہ کہکر بھاگا کہ
میرے پیچھے آئے تو احوال معلوم ہو امیر اُس پہلوان کے پیچھے چلے تھوڑی دور راستہ طے کر کے
اُس پہلوان نے آواز دی کہ ای جنس جادو جلد آؤ کہ طلسم کشا میرا پیچھا نہین چھوڑتا پہلو سے دیکھا کہ
ایک ساحرہ گھوڑے پر سوار گھوڑے کو دوڑاتے ہوے آتی ہی اور پکار کر آواز دی کہ ای ساحران
صحرائی جلد آؤ اور طلسم کشا کو گھیر لو کئی ہزار ساحر گنوار و تیغ برچھیان ہاتھ مین لیے ہوے آتے ہی

صاحبقران کو گھیر لیا امیر کباب نہ کھا سکے ساحرون سے لڑنے لگے غرض بڑی جنگ ہوئی ایک ساحرہ سحر بھی کر رہی ہی لیکن صاحبقران اپنے کو بچا رہے ہین لڑتے بھڑتے سامنے ساحرہ کے پہونچے اوس ساحرہ نے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے چاہا روک کر ہاتھ مارون مگر اُس ساحرہ نے اپنے کو پشت مرکب سے گرا دیا پر پرواز پیدا کر کے چاہا اڑکر نکلجاؤن امیر نے تیر مارا کہ سینے کو توڑ کے اُس ساحرہ کے پشت سے گذر گیا لاشہ اسکا زمین پر گرا امیر نے جو اوس ساحرہ کو مارا وہ پہلوان بھی جلگیا وہ ساحر بھی جلنے لگے کہ سفید پوش جنی سامنے آیا عرض کی کباب آہوے ہفت رنگ نوش جان فرمائیے امیر نے آکر شکم اُس آہو کا چاک کیا اُسمین سے ایک صندوقچی نکلی اُس صندوقچی کو کھولا ایک طائر نکلکر اڑگیا امیر کو اسم اعظم یاد آیا لیکن زبان لکنت کرتی تھی امیر نے کباب نوش فرمایا تب اسم اعظم یاد ہوا سفید پوش جنی صاحبقران کو ساتھ لیے ہوے پھر اُسی قصر مین آیا آپ رخصت ہوگیا کہ پہلو سے آواز آئی مین بھی آؤن امیر نے فرمایا آؤ پہلو سے قصر کے ایک نازنین چہاردہ سالہ نہایت حسین وجمیل سامنے آئی آتے ہی جمال امیر دیکھکر مبہوت ہوگئی عرض کرتی تھی اے شہریار میرا نام موہنی ہی آپ کی گرفتاری کو آئی تھی مگر دام زلف مین پھنس گئی امیدوار ہون کہ میرے باغ مین چلیے وہان آرام سے بیٹھیے صاحبقران ساتھ ساتھ اُس نازنین کے روانہ ہوے اُس قصر سے نکلکر سامنے ایک باغ تھا وہ نازنین صاحبقران کو لیے ہوے اُسی باغ مین آئی امیر آکر ایک مسند پر بیٹھے موہنی پہلو مین بیٹھی آواز دی ارے کنیزین کہان گئین مہمان نے مجھے سرفراز کیا ہی مین مطیع اسلام ہوئی کہ چند کنیزین نہایت آراستہ کنج باغ سے نکلین اور سامنے صاحبقران کے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگین

نظم

جال سے کوڑا گلون کی ڈالیان ہوجائینگی — گل نہ ہونگے ایکدن پامالیان ہوجائینگی
ٹنکے چھوائے گا اکدن زیور گوش صنم — میرے سوویکی محرک بالیان ہوجائینگی
سخت بھی مجھکو کہوگے اختلاطاً تم اگر — مصری کی ڈلیان تمھاری گالیان ہوجائینگی
آنکی ورزش یاد جب آئیگی یہ روؤنگا مین — میرے اشکون سے زمین مین نالیان ہوجائینگی
طائر دل روزن دیوار مین ہوگا اسیر — جال دیوار صنم کی جالیان ہوجائینگی
مجھسے کہتا ہی کہ تجھکو توم کر رکھدونگا مین — ایکدن رہ جائیگا لا گالیان ہوجائینگی

کان تک پہونچا اگر عکس دُرِ دندان یار	موتیون کی صاف سادی بالیان ہوجائینگی
یہ مثل مشہور ہی دیوانہ راہوے بس است	چٹکیان ای نور مجھکو تالیان ہوجائینگی

صاحبقران خوش بیٹھے ہین معشوق پہلو مین کنیزین خدمت کر رہی ہین کہ ایک آندھی سیاہ چلی اُس نازنین نے کہا ای شہریار رہو شیار ہوجائیے کمیل جادو آتی ہو کہ وہ آندھی دفع ہوگئی ایک ساحرہ سیہ فام بد انجام سر چہاڑ منھ پہاڑ آسمان پر ظاہر ہوئی پکار کر آواز دی کہ کیون بی موہنی تمنے دشمن شہنشاہ کو پہلو مین جگہ دی شاہ بہت خفا ہونگے موہنی نے ہنسکر کہا خالا امان یہ صاحب اسم اعظم ہین اور سب کتابون مین لکھا ہو کہ فتاح طلسم زعفران زار امیر با توقیر ہین اب جو تمسے ہوسکے قصور نہ کرو اس ساحرہ نے آگ برسائی امیر نے اسم اعظم پڑھا آگ برسنا موقوف ہوئی تب اُس ساحرہ نے تلوارین برسائین مگر اُن تلوارون نے بھی امیر پر تاثیر نہ کی اُس ساحرہ نے بال اپنے نوچکر پھینکے کہ ماران سیاہ برسنے لگے اسقدر سانپ برسے کہ تمام صحرا ماران سیاہ سے مملو ہوگیا کہ قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی مگر امیر نے جو اسم اعظم پڑھا ماران سیاہ جلنے لگے جب سب ماران سیاہ جلگئے تب کمیل جادو نے پر پرواز پیدا کیے اور چاہا اُڑکر نکلجاؤن امیر نے ایک تیر مارا کہ توڑ کر پشت کو پار گذرا ساحرہ گری اور جلکر خاک ہوئی موہنی نے کہا آپ نے بڑی مکارہ کو مارا اب آپ کے ہاتھ فتح ہی ہین آپ کو محفل شنکال مین لے چلونگی اگر آپ نے بادشاہ کو مار لیا تو طلسم فتح ہوجائیگا امیر فرمارہے ہین کہ جہان لے چلوگی مین وہان چلونگا مین خود چاہتا ہون کہ اپنے کو دربار شنکال مین پہونچاؤن اور تخت پر چڑھکر اُسکو مارون کہ اوسکو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا اگر اوسکی قضا ابھی نہین ہی تو مین ناچار ہون مگر موہنی نے کنیزون کو بلایا ایک کنیز موسوم بہ لالہ فام سے کہا کہ دربار شاہی مین جاؤ دربار مین دریافت کرو کہ کیا سامان ہو رہا ہی اگر شاہ مجھکو پوچھین تو کہنا کہ باغ ہمیشہ بہار مین ہین حاضر ہونگے لالہ فام روانہ ہوئی دربار مین شنکال کے آئی وہ وقت ہی کہ شنکال تخت پر بیٹھا ہوا ہی کئی ہزار مصاحب وزرا امرا خراجگذار حاضر دربار مین شنکال کہرہا ہی کہ ای ساکنان طلسم زعفران زار تمنے سُنا کہ طلسم کشا طلسم مین آتا ہی لیکن وہ وقت برپا کرون کہ وہ یہی چاہے کہ اِس طلسم سے نکلجاؤن مگر مین غافل نہین ہون موہنی گئی ہی آنکھ ملتے ہی صاحبقران کو تسخیر کریگی لیکن مین نے اُس سے کہدیا ہی کہ طلسم کشا کو گرفتار کرکے لاتا موہنی وہ ساحرہ ہی کہ اُسکے

سحر سے کوئی بچ نہین سکتا ہو ایسا سحر کرتی ہو کہ اندھیرا ہو جاتا ہو اسی اندھیرے مین آنکھین چمکا کر تسخیر کر لیتی ہو
کہ آسمان سے نقارے کی آواز آئی **شنکال** نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر سیاہ فام ڈھول گلے
مین پڑا ہوا ڈھول بجا بجا کر نعرے کر رہا ہو کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا کل شب کو جلسہ ولادت سامری
ہوگا دربار مین **شنکال** کے حاضر ہون سعادت دارین حاصل کرین **شنکال** نے میر منشی کو بُلایا
اور حکم دیا کہ نامے خراجگذارون کو روانہ کرو کہ کل شب کو سب اُنہین جشن مین سب شریک ہون
یہ کہکے کتاب اُٹھائی ہنسکر کہا ای اہل دربار ایک نئی بات کتاب مین لکھی ہو کہ کل کے جلسے مین
طلسم کشا ضرور رہوگا لیکن ساحرون نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ساحران طلسم کشا کی کیا مجال ہو کہ اس
جلسے مین قدم رکھے اگر یہان آوے تو جلا کر خاک کر دین **شنکال** نے کہا یارو یہ وہ کتاب ہو
کہ خداوند سامری نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہو اِسکے احکام مین غلطی نہین ہوتی جو جو لکھ گئے ہین
وہی ہو رہا ہو مگر ایک بات کا مجھے تردد ہو کہ سامری صاف صاف لکھتے ہین کہ عمر طلسم تمام ہوئی
سب ساحر قتل ہونگے مسلمانون کی عملداری ہوگی مجھے تردد ہوتا ہو کہ یہ فقرہ سراسر غلط ہو سامری
کے ہاتھ مین قلم تھا جو مزاج مین آیا وہ لکھ دیا یہ وہ مقام ہو کہ سامری و جمشید یہان رہے اور
بڑا آرام پایا آخر **طلسم زعفران زار** بنایا اور آپ ہی لکھتے ہین کہ فلان سنہ مین عمر اِسکی تمام ہوگی
مگر آجتک کوئی نہین جانتا کہ لوح طلسم کہان ہو مین بادشاہ طلسم ہون آجتک نہین آگاہ ہوا کہ لوح
طلسم کہان رکھی ہو کیون صاحبو جب لوح کا پتہ نہ ہوگا تو طلسم کشا کیا کریگا صدہا جوان شاہزادے
ساحران غدار شاہان عالی وقار پہلوانان زور آزما طلسم کشائی کو آئے آخر قید ہوے اسی طلسم
مین تڑپ تڑپ کے مرے خیر اب کل جشن تو ہو اگر طلسم کشا آئیگا تو کیا ہملوگون کے ہاتھ سے
بچکر جائیگا جلا کر خاک سیاہ کر دینگے وہ وہ ساحر دربندون پر ہین کہ اگر لاکھ ساحر لشکر کشی کرکے
آئین تو یہان کے عجائب سے مہلت نہ پائین کنیز جو آئی تھی اُسنے یہ سب حال سُنا اور بارگاہ
شنکال سے نکلی طرف باغ موہنی کے چلی یہان موہنی انتظار کر رہی تھی کہ لالہ فام آکر پہونچی
عرض کی کہ ای ملکۂ عالم ڈھنڈھورا پٹ گیا کل جشن ہوگا موہنی نے کہا ای شہریار اب دریافت ہو گیا
مین کل آپ کو لیجاؤنگی **صاحبقران** نے فرمایا اگر سفید پوش جنی آجاتا تو خواجہ عمرو کو بلواتا اگر
وہ ہوتا تو کیا تعجب تھا کہ **شنکال** کو بیہوش بھی کر لیتا یہان تو یہ ذکر ہو مگر خواجہ عمرو پھرتے پھراتے

قریب اُس باغ کے پہونچے روشنی جو اُس باغ کی دیکھی دیوار پر چڑھے دیکھا کہ صاحبقران زمان پہلو مین ایک مہجبین کے بیٹھے ہین اور موہنی کی وزیرزادی خوش نگاہ ایک طرف بیٹھی ہی خواجہ نے بغور دیکھا سراپا کو اُسکے پسند لیا کہ نہایت حسین و جمیل کلام معقول کر رہی ہی عمرو کا ذکر جو آیا تو خوش نگاہ نے کہا حضور اُس مکار کا ذکر نہ کیجیے ساحر اُسکے نام سے تھراتے ہین ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کے ساتھ ہو در محفل مین کچھ فتور کرے شنکال ساحر جہاندیدہ ہی ایسا نہ ہو کہ پہچان جاے تو باعث خرابی ہو یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی مگر خواجہ اچھی طرح دیکھکر دیوار سے اُترے گلیم عیاری اوڑھ لی قریب خوش نگاہ کے آئے لالٹین سامنے خوش نگاہ کے رکھی تھی وہ اُٹھالی اور گل کرکے نذر زنبیل کر لی خوش نگاہ نے بیقرار ہوکر کہا اے شہریار اسم اعظم پڑھیے دیکھیے یہ لالٹین کیونکر غائب ہوگئی معلوم ہوتا ہی کوئی بھوت پلید آیا امیر نے ہنسکر فرمایا اُسکے نام مین تاثیر ہی جہان تین مرتبہ نام لیا تو وہ آجاتا ہی خواجہ وہ لالٹین لیکر ایک نخل پر جا بیٹھے خوش نگاہ نے سر اُٹھاکر دیکھا کہا اے شہریار ملاحظہ فرمایئے وہ درخت پر کون بیٹھا ہی امیر نے سر اُٹھاکر فرمایا بھائی صاحب آئے خوش نگاہ نے کہا آپ آسیب کو کہتے ہین یہ تو چھلاوا ہی یا بن مانس یا مرچیا جن ہی یا مٹھیا دیو عمرو نے ہنسکر کہا مین تو خاصہ بھلا مانس ہون امیر نے فرمایا زیادہ باتین نہ بناؤ اب نخل سے اُتر آؤ خواجہ نخل سے اُترے امیر نے گلے سے لگا لیا خواجہ خوش نگاہ کو بہ نگاہ غور دیکھ رہے ہین کہ عجب مہجبین ہی بقول شاعر

نظم

وہ ٹھاٹھ وہ نور کا سراپا
ہر چین تھی موجۂ لطافت
وسمہ لہجو اُسمین سرمہ کا نقطا
شہباز نے وا کیے تھے بازو

ایسا نہیں حور کا سراپا
آنکھیں اُستاد سامری تھیں
بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا

وہ صبح جبین تھی صبح جنت
نشہ مین شباب کی بھری تھین
بینی کے قریب کب تھے ابرو

خوش نگاہ نے کہا میری جانب کیون گھور گھور کے دیکھتا ہی عمرو نے کہا کیا مین بُرا لگتا ہون خوش نگاہ نے کہا خاموش رہو مجھسے مسخرے پن کی باتین نکرو خواجہ سامنے آکر بیٹھے امیر نے فرمایا اے خوش نگاہ یہ ہمارا عیار ہی ہان خواجہ کچھ گاؤ خواجہ جانتے ہین کہ صورت تو بہت معقول ہی مگر سیرت اپنی دکھاؤن یہ سوچکر سامنے آبیٹھے اور یہ اشعار گانے لگے

نظم

لطافت جو وہ آپ کے پاسکے نہین جاتے
تکلیف تو کیا ناز اُٹھائے نہین جاتے

اللہ رے بیدردی سر مدفن عاشق
دو اشک بھی آنکھوں سے بہائے نہین جاتے

جو ہمپہ گذرتی ہی کہین جلد گذر جاے — ہر روز کے صدمے تو اُٹھائے نہین جاتے
دشنام تمھارے لب شیرین سے سنین کیا — وہ تلخ نوالے ہین کہ کھائے نہین جاتے
کہدیتے ہین یہ بخل ذرا سوچ تو ساقی — پانی کے بھی دو گھونٹ پلائے نہین جاتے
کوئی نہ پھر آقافلۂ ملک عدم سے — کیا پانون گڑے ہین کہ اُٹھائے نہین جاتے

خوش نگاہ نے جوگا تا عمرو کا سُنا کچھ توجہ ہوئی خواجہ رات بھر گانے مین مصروف رہے مگر خوش نگاہ وسبدم کہتی ہی کہ یا صاحبقران اسکو منع کیجیے کہ یہ مجھپر آوازے پھینکتا ہی صاحبقران فرماتے ہین کہ اے خوش نگاہ انکا یہی دستور ہی کہ جسپر عاشق ہوتے ہین اُسکو ذلیل کرتے ہین اِنسے بچنا چاہیے رات بھر اِسی ہنگامے مین گذری چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا موہنی نے پھر کنیز کو بھیجا کہ آج دن بھر اُسی دربار مین رہنا جو جو ساحر آئے اُسکا نام دریافت کر کے آنا وہی کنیز لالہ فام روانہ ہوئی دربار شنکال مین آئی دیکھا ساحر چلے آتے ہین فرش بچھ رہا ہی شنکال اہتمام کرتا پھرتا ہی جو ساحر آیا اُسکے لیے بارگاہ اُستادگرائی لشکر کے اُترنے کا مقام بتایا بڑے بڑے تاجدار و بڑے بڑے ساحران غدار محفل مین جمع ہوے شنکال کہ رہا ہی یارو ایک خیال رہے آج کے جلسے کی فال سامری تحریر فرما گئے ہین کہ آج طلسم کشا ضرور آئیگا اسکا خیال رکھنا سب نے کہا حضور کیا مجال ہی کہ آپ کی صحبت مین طلسم کشا قدم رکھے ابھی تو بالکل بیکار ہی کوئی تحفہ اس طلسم سے نہین ملا شنکال نے کہا وہ خود صاحب اسم اعظم ہین سحر تاثیر نہین کرتا کہ لالہ فام نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اُڑی اور دتانے کی آواز آئی مکار حیلہ ساز نامے ایک عیار چست و چالاک عیاری مین بیباک لباس عیاری پہنے ہوے چار سو پیک پیچھے اُسکی پشت پر آکر پہونچا شنکال کو سلام کیا شنکال نے پوچھا اے مکار کیسے رہے مکار نے عرض کی کہ اے شہنشاہ ساحران مین نے خبر سنی ہی کہ آپ کے دربار مین آج طلسم کشا آنے کو ہی تو دیکھون کہ اِس دربار مین کیونکر آتا ہی مین گرد عمارت طلایہ دونگا آتے ہی گرفتار کرلون وہ زک دون کہ عمر بھر یاد کرین یہ کہکر اپنے عیارون کو ساتھ لیا اور گرد قصر پھرنے لگا کنیز نے جو یہ انتظام دیکھا دربار سے نکلی آتے ہی موہنی سے اطلاع کی کہ حضور بڑا انتظام ہی مکار حیلہ ساز عیار آیا ہی گرد مکان پھر رہا ہی موہنی نے کہا یا صاحبقران یہ وہ عیار ہی کہ ہوا جو چلتی ہی تو شک کرتا ہی یقین ہی کہ آپ کو پہچان لے بڑا نگاہ باز ہی صاحبقران نے فرمایا اے ملکہ بڑی غلطی مجھسے ہوئی کہ

مکتوب سجادے پر بھول آیا اگر مکتوب ہوتا تو حال کھلجاتا مگر مین ضرور چلونگا موہنی نے کہا اے شہریار اگر حال کھلا تو نکاسی دشوار ہوگی ہرچند کہ میرے چند عزیز بھی صحبت شاہ مین ہین لیکن وہ لوگ کیونکر میرا ساتھ دینگے بلکہ کیا عجب ہے یہی جستجو کرین کہ موہنی کو گرفتار کرو خواجہ نے کہا اب تو شام کو چلین گے مین جاکر وہان کا رنگ دیکھون اُس عیار کا امتحان یون یہ کہکر خواجہ اپنے مقام سے اُٹھے موہنی نے بہت منع کیا مگر امیر نے فرمایا اسکو جانے دو یہ جاکر کوئی رنگ جمائیگا لیکن خواجہ عمرو قنطورے وغیرہ لگا کر ایک ساحر کی شکل بنکر تیار ہوے طرف دربار شنکال کے چلے یہان مکار حیلہ ساز گرد قصر پھر رہا ہے جو تاجدار آتا ہے اُس سے ملاقات کرتا ہے کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے کہ سامنے سے دیکھا ایک ساحر آتا ہے شاگردون سے کہا اس ساحر کا خیال رکھو جب مین اِس سے باتین کرون تب چہار جانب سے آکر گھیر لینا خواجہ نے اِشارون کو مکار کے سمجھا اور پکار کر کہا مکار صاحب مین آپ کی ملاقات کو آیا ہون کچھ عرض کرونگا مکار نے کہا آئیے جو کہیے وہ بجا لاؤن جب خواجہ قریب مکار کے آئے اور باتین کرنے لگے تو شاگرد گرد کھڑے ہوئے عمرو نے کہا یارو راستہ چھوڑ کر کھڑے ہو شاگرد الگ ہٹے مکار نے باتین کرتے کرتے کہا میان ساحر صاحب کیا مراد ہے عمرو نے کہا وہ دیکھیے بادشاہ آتے ہین جیسے ہی مکار پلٹا عمرو نے دھول مار کر کلاہ لی اور اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانہ کا مکار و غدار ہون
اُڑا دون صبا کے بھی ہین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون
مرے مکر سے کانپتا ہے جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو
تراشندۂ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
دوندہ جہانگرد طرار ہون

اور جست کرکے بھاگے مکار نے غل مچا کر کہا یارو یہ جانے نہ پاوے شاگرد اسکا منتر قران کہ بڑا چست وچالاک ہے اور شاگرد تو پیچھا کرکے ٹھہر گئے مگر قران نے تعاقب نہ چھوڑا جب خواجہ جنگل مین پہونچے اور پلٹ کر دیکھا کہ قران چلا آتا ہے نیمچہ کھینچکر ٹھہر گئے اور پکار کر کہا کیون او ذلیل مجھکو کیا سمجھا ہے کہ پیچھے چلا آتا ہے حران نے آکر نیمچہ مارا خواجہ نے نیمچے کو نیمچے پر روکا اور ہنسکر کہا تو تمھارے اُستاد بھی آتے ہین حران پلٹا عمرو نے حلقہ ہائے کمند مارے کہ حران گرا عمرو نے حباب مار کر بیہوش کیا کچھ سوچنے لگے سوچکر یہ تدبیر کی کہ حران کو درخت سے باندھ دیا اور حران کی شکل بنکر پلٹے یہان مکار حیلہ ساز شاگردون سے کہہ رہا ہے کہ جتنے ١٧٠

سے کہا تھا کہ اسکو گھیر لینا شاگردون نے کہا اُستاد اُسنے ایسا فقرہ دیا کہ ہملوگ ہٹ گئے کہ دیکھا حران سامنے سے آتا ہی مگر بدن پر چھینٹین خون کی پڑی ہوئی ہین سامنے مکار کے آیا مکار نے پوچھا کہ اے حران کیا گذری حران نے کہا مین نے جاکر اسکو جنگل مین گھیرا میرے اُسکے تلوار چلی مین نے کئی زخم کھائے مگر آخر مین ہاتھ تلوار کا مارا کہ داہنا پیر اُسکا کٹ گیا لنگڑاتا ہوا بھاگا مین نے دور تک پیچھا کیا مگر اُستک نہ پہونچا سوچا کہ آگے جاکر گر پڑے گا اسوجہ سے پلٹ آیا مگر اُسے بیکار کر آیا اب اس لایق نہین رہا کہ عیاری کرے اگر آئیگا تو ایکی مرتبہ سر اُڑا دونگا مکار نے بہت تعریفین کین اور کہا اے حران یہ بڑا کام کیا خواجہ ساتھ مکار کے باتین کر رہے ہین وہان جنگل مین حران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو بندھا ہوا پایا غل مچانے لگا گھسیارون نے آکر حران کو کھولا یہان خواجہ فکر مین ہین کہ مکار کو گرفتار کرون کہ ایک شاگرد نے بڑھکر کہا کہ اُستاد دیکھیے دوسرا حران آتا ہی خواجہ نے کہا مین تو چھپا جاتا ہون یہ وہی ساربان زادہ ہی کہ میری شکل پر آتا ہی جب آئے تب گرفتار کرکے خوب مار دیہ کہکے خواجہ ایک نخل کی آڑ مین چھپ گئے مگر حران جیسے ہی قریب آیا سب عیار لپٹ گئے کسی نے سینے پکڑے کسی نے لات ماردی ہرچند حران غل مچاتا ہی مگر کوئی نہین مانتا آخر اِسنے پکار کر کہا اُستاد والا نژاد آپ نے مجھے کیا گمان کیا ہی مکار نے کہا او ساربان زادے تو نے غضب کیا کہ ہم مین چلا آیا اُسکا بدلہ تجھکو ملا حران نے رات کے پتے دیے تب سب ٹھہرے مگر عمرو نے پردے سے نکلکر ایک لات ماری اور کہا او بے حیا تو نے مجھکو نہین جانا تھا کہ مین یہان موجود ہون تیرا خوب علاج ہوا حران نے پکار کر کہا اُستاد آپ نہین سمجھے کہ مین حیران ہون مجھکو اسکو دونون کو قتل کروا دیجیے کہ آپ کا تو مطلب ہو عمرو نے کہا بہت اچھا یہی ٹھیک کہتا ہی مکار حیران ہی کہ دونون اپنے کو حران کہتے ہین مین کیا تدبیر کرون آخر سوچکر کہا کہ گرم پانی لاؤ عمرو نے قریب آکر کہا اُستاد صاحب مین آپ کو سمجھائے دیتا ہون ذرا سر جھکائیے مکار نے سر جھکایا عمرو نے پھر دھول ماری اور کلاہ لیکر بھاگے ہرچند مکار چلایا کہ لینا اسکو جانے نہ پائے مگر کسی شاگرد نے پہچانا نہ کیا خواجہ عمرو نکل گئے شام قریب تھی خدمت مین صاحبقران کی پہونچے تمام کیفیت بیان کی اور کہا مکار بڑا تیز عیار ہی انتظام کر رہا ہو مومنی نے کہا بسم اللہ سوار ہوجیے لیکن صورت اپنی بدل لیجیے خواجہ اپنے آقا کی صورت بدلیے میری کنیز کی شکل بنا دیجیے امیر نے کہا مین تو یہ گوارہ نہ کرونگا عمرو نے کہا کیون کوئی خواجہ سرا نہین ہی

ملکہ نے کہا سامنے میان فیروز موجود ہین عمرو نے امیر کو بشکل فیروز بنایا اور آپ کنیز کی شکل بنکر تیار ہوے موہنی بھی تخت پر بیٹھی اور خوش نگاہ کو بھی برابر بٹھا لیا تخت اُڑتا ہوا چلا یہان مکار بڑی ہوشیاری سے انتظام کر رہا ہی جو سردار آیا اوس سے ملاقات کی سراپا دیکھکر رخصت کرتا ہی مکار کھڑا ہوا ہی کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا موہنی تخت پر سوار پہلو مین میان فیروز ایک طرف خوش نگاہ و چند کنیزین گرد بیٹھی ہین موہنی آمادہ ہی کہ اگر مکار صاحبقران کو پہچان لے تو لیکر نکل جاؤن امیر بھی اسم اعظم پڑھتے ہوے قبضے پر ہاتھ رکھے ہوے اس خیال مین کہ ذرا کوئی ہان کہے تو مین مصروف جنگ ہون کہ تخت آسمان سے اُترا مکار نے موہنی کو دیکھا کہا اے ملکۂ عالم آج کیا سبب ہی کہ خواجہ سرا کو بھی ساتھ لائی ہو یہ سنکر موہنی نے کہا آج جشن ولادت سامری تھا میان بھی مشتاق ہوے ہین انکو بھی لیتی آئی اور یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہ ہو عمرو عیار میرے باغ مین آئے اور انکی صورت بنجائے مکار خاموش ہو رہا ملکہ آگے بڑھین عمرو کہتا ہوا آتا ہی کہ اے شہریار بڑا خدا نے فضل کیا کہ مکار کے سامنے سے نکل آئے مجھکو یقین تھا کہ مجھکو ضرور پہچان لیگا لیکن اوسکو گمان بھی نہ ہوا انشاء اللہ اب دربار مین شنکال کے کیفیت ظاہر ہوگی یہ باتین کرتے ہوے خواجہ ایک جنگل مین آئے شاخ نخل توڑ کر ہاتھ مین لے لی مگر حیران تھے کہ دربار مین شنکال کے دیکھیے کیا ہو امیر کو ساتھ لیے ہوے دربار مین شنکال کے آئے دیکھا شنکال تخت پر بیٹھا ہی کئی ہزار ساحر دربار مین جمع ہین اپنے اپنے کمال دکھا رہے ہین کوئی ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا چہرہ مثل شیر کے ہی شیر منھ پھیلاے بیٹھا ہی کوئی ایسے دنگل پر بیٹھا ہی کہ جسکا چہرہ مثل مار سیہ کے ہی مار سیاہ کفچہ پھیلاے بیٹھا ہی اپنے اپنے عجائب دکھا رہے ہین موہنی نے بڑھکر سلام کیا شنکال نے پوچھا یہ خواجہ سرا کون ہی کہ ہمکو سلام نہین کیا موہنی نے کہا حضور یہ نئے نلازم ہوے ہین مرتبہ نہین پہچانتے شنکال نے اشارہ کیا کہ رنگ و روغن چہرے کا صاحبقران کے اُڑ گیا شنکال نے پکار کر کہا ارے انکو گرفتار کر لو موہنی نے بڑا غضب کیا کہ طلسم کشا کو لے آئی اب یہ زندہ نہ جانے پائے سب ساحر اپنے مقام سے اُٹھے سحر کرنے لگے مگر امیر جو اسم اعظم پڑھتے ہین کسی کا سحر تاثیر نہین کرتا صاحبقران نے تلوار کھینچی اور نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر چار	یکے تیغ صمصام و قمقام نام
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحسام	بن کافران ازجہان پاک کرد	سر سرکشان جملہ در خاک کرد

اسم اعظم بھی بہ آواز بلند پڑھ رہے ہین تلوار چل رہی ہی جس ساحر نے سحر کیا امیر نے اسم اعظم پڑھکر ہاتھ مار دیا اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوے کئی سو ساحر ہاتھ سے صاحبقران کے مارے گئے لیکن شنکال کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی جب سحر کرتا ہی زمین ہلجاتی ہی مگر صاحبقران پر تاثیر نہین ہوتی مین گرمی جنگ مین شنکال تخت سے کود ا اور سامنے صاحبقران کے آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار روک کر ہاتھ مار دیا کہ شنکال کے دو ٹکڑے ہوے مرتے ہی شنکال کے اندھیرا ہوگیا صاحبقران کو معلوم ہوا کہ اِسقدر اندھیرا ہی کہ اپنا ہاتھ اپنے کو سوجھ نہین پڑتا بعد تھوڑی دیر کے امیر نے اسم اعظم پڑھا تب روشنی ہوئی دیکھا کہ وہ بارگاہ نہین ہی ایک صحرا ہی اُسمین کھڑا ہون اور ہزار ہا ساحر امیر کو گھیرے ہوے ہی مگر موہنی نہین ہی صاحبقران حیران ہوے کہ موہنی کہان گئی کہ سامنے سے دیکھا عمرو لڑتا ہوا آیا کہا اے شہریار موہنی گرفتار ہوگئی شنکال نے یہ شعبدہ کیا تھا کہ اپنے کو قتل کرواکے موہنی کو گرفتار کر لیا آپ کو دربار سے نکالا یہ اُسکے سحر کی تاثیر تھی لیکن امیر لڑ رہے ہین کہ زمین شق ہوئی اور سفید پوش جنی زمین سے نکلا پکار کر عرض کی کہ سامنے دیکھیے وہ ساحر جسکے دو سر ہین اسکو قتل کیجیے تو یہ لڑائی فتح ہو امیر لڑتے ہوے بڑھے دیکھا ایک ساحر کہ جسکے مقام سر پر دو سر ہین کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی امیر نے للکارا کہ او مکار کہانتک شعبدے دکھائیگا دو سر جادو نے بڑھکر وار کیا امیر نے تلوار اوسکی روکی اُلجھا دے سے ہاتھ نکالکر ہاتھ مار دیا کہ اُس ساحر نے بھاگنے کا راستہ نہ پایا تلوار جو پڑی دو سر جادو کے دو ٹکڑے ہوے مرنا دو سر جادو کا کہ ایک ہنگامہ ہوا کہ سب ساحر جلنے لگے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دو سر جادو بود امیر دو سر جادو کو مار کر ایک گوشے مین کھڑے ہوے یہی خیال ہی کہ ایسا نہ ہو کوئی فساد پڑے کھڑے ہو کر اسم اعظم پڑھنے لگے کہ عمرو قریب آیا کہ اے شہریار عجب اتفاق ہوا کہ شنکال نے آپ پر سحر کرکے یہ فقرہ کیا کہ موہنی جو کھڑی ہوئی لڑ رہی تھی مکار کو اشارہ کر دیا کہ اسکو گرفتار کر لو عیار نے پشت سے آکر حلقہ ہاے کمند مارے ملکہ گرین شنکال نے خود اپنے ہاتھ سے زبان مین سوزن دیے قفس آہنی مین بند کرکے دیا کہ جہان مسلمان قید ہین وہین اسکی بھی قید لیجاؤ اور پھر بقہر وغضب پکار اُٹھا کہ کیون موہنی یہ تو نے کیا کیا کہ طلسم کشا کو لیکر ہمارے دربار مین آئی ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکاے بیٹھی رہی آنکھون مین آنسو بھرے بیٹھی تھی آخر شنکال نے

حکم دیا کہ اسکو سامنے سے لیجاؤ کنیزین قفس لیکر چلین ملکہ رو کر یہ اشعار بیساختہ پڑھتی تھی نظم

نہ جائیگی تری وحشت کی رائگان فریاد — یقین ہی کہ ہو زنجیر آسمان فریاد
فلک تو کیا ہی لب عرش تک نہ جائیگی — ہین ناتوان ہون نہین میری ناتوان فریاد
شب فراق بڑے لطف سے گذرتی ہی — انیس نالہ فغان دوست مہربان فریاد
بہت دنون مین نہین آج نیند آئی ہی — نہ کر مزار پہ پرور روکے نوحہ خوان فریاد
یہ ضعف ہی کہ ہم اک آہ کو ترستے ہین — اسیر سینہ ہی کیا آسکے تا دہان فریاد
کمال قاعدہ دان ستم ہی برسون سے — اُٹھا چکی ہی بہت صحبت بتان فریاد
اثر بھرا ہی وہ درد فراق کا مجھ مین — کرینگے بعد فنا میرے استخوان فریاد
بہت دنون مین دل آزاریان یہ سیکھے گی — ابھی نہین ہی تمھاری مزاج دان فریاد
نہ تخت عرش نہ کرسی نہ لامکان دیکھا — نہ جائیگی ابھی میری کہان کہان فریاد
کبھی تو جذب محبت اثر دکھائے گی — کبھی تو لائیگی اُنکو کشان کشان فریاد
خیال کاکل شب رنگ سے یہ حال ہوا — مرے دہن سے نکلکر ہوئی دھوان فریاد
یہی ہی اے فلک پیر صورت انصاف — سُنے وہ نغمۂ مطرب کرون مین یان فریاد

مگر کنیزون نے ایسا کچھ خیال نہ کیا قفس کو لیکر قید خانے مین آئین علمشاہ نوجوان جو قید خانے مین تھے ایک طرف قفس مین غزالہ دوسری طرف آہو چشم بھی قفس مین سرنگون بیٹھی تھین کہ کنیزون نے قفس موہنی لاکر لٹکا دیا رستم نے پوچھا کیون اے موہنی تجھسے کیا خطا ہوئی ہی موہنی نے رو کر کہا حضور جرم عشق مین گرفتار ہوئی کہ طلسم کشا کو لیکر دربار شنگال مین گئی صاحبقران پر تو زور اُنکا نہ چلا مین گرفتار ہوگئی آپ کو صاحبقران سے بہت مشابہ پاتی ہون غزالہ نے کہا یہ اُنکے فرزند ہین اسی جرم مین گرفتار ہوے ہین نہین معلوم صاحبقران کسطرف کو گئے موہنی نے کہا اور پر کوئی ہاتھ نہین ڈال سکتا لیکن آپ کی رہائی کی فکر مین کوشش کر رہے ہین رستم خاموش ہو رہے مگر موہنی بہت بیقرار ہی دمبدم دعائین مانگتی ہی کہ اے کریم و رحیم و اے سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر اس قید سے نجات دے میرا تو عجیب حال ہی قلب پر ہجوم غم و ملال ہی اصل مین یہ کیفیت ہی نظم

افزائش شبہ تھا قلق دل تمام رات — کاٹی ہی ہمنے بارہ بمشکل تمام رات

ہر لحظہ دل مین شوق شہادت کے جوش تھے	مجکو رہا تصور قاتل تمام رات
محظوظ تھا وہ دیکھ کے اپنا فروغ حسن	آئینہ ماہ کا تھا مقابل تمام رات
فرصت نہ پائی ریزش گریہ سے ایکدم	جاری رہا ہی آبلۂ دل تمام رات
کیا پوچھتے ہو عاشق مضطر کی سرگذشت	بیتابیان تھین صورت بسمل تمام رات
فرصت نہین تصور جانان سے ایکدم	رہتا ہی سامنے مہ کامل تمام رات
دامن مین آکے اشک ٹپکتے ہین ای نسیم	لٹتی ہی خوب دولت حاصل تمام رات

مگر صاحبقران اُسی صحرا مین حیران و پریشان کھڑے ہین آج اُسی جنگل مین رہین گے خواجہ سے فرمایا ایک بارگاہ استادہ کرو ہم تم چلکر بیٹھین آج رات کو عیش و عشرت رہے صبح کو نبرد مین مصروف ہونگے خواجہ نے امیر سے کہا اس دشت پرخار مین بارگاہ کہان سے لاؤن لیکن اگر فرمائیے تو کرایہ کی لاؤن یہ کہکر امیر سے رقعہ لکھوایا اور جنگل مین آکر بارگاہ دانیال استاد کی کل سامان زنبیل سے نکالکر رکھا صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھایا امیر خواجہ سے باتین کرنے لگے فرماتے ہین کہ کیون خواجہ رُستم کی رہائی کی کیا تدبیر کرین عمرو نے کہا ای شہریار مقام افسوس ہی کہ دربار شنکال مین پہونچے تھے وہان جاکر یہ فتور ہوا شنکال نے آپ کو پہچان لیا بیٹھنے بھی نہ پائے لیکن گرفتاری ملکہ موہنی کی بہت شاق ہوئی دیکھیے یہ لوگ کیونکر رہا ہون عمرو نے کہا اگر حکم ہو تو مین جاؤن اور تدبیر رہائی کرون امیر نے فرمایا آج کی شب تو تامل ہی کل فکر کیجاویگی اگر خدا نے چاہا تو جاکر رہا کرونگا یہ فرماکر صاحبقران نے خواجہ سے کہا کیون خواجہ رہائی رُستم کی کیا تدبیر نکلیگی عمرو نے کہا مین جاتا ہون رہائی کی تدبیر کرونگا یہ کہکر رات بھر صاحبقران نے عیش کیا صبح کو خواجہ امیر سے رخصت ہوے وہان بعد جانے صاحبقران کے سرداروں نے شنکال سے پوچھا کیون ای شاہ طلسم کشا کو کیا کیا شنکال نے کہا جب مین سحر سے عاجز ہوا اور خیال کیا کہ طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا تب مین نے اپنے کو غائب کیا میرا ہم شبیہ حاضر ہوا اور اوسکو مین نے قتل کرایا اُسکے قتل سے یہ تاثیر ہوئی ہمزاد جنگل مین پہونچا اور دو سر جادو کو حکم دیا کہ جنگل مین جاکر ابھی گھیر لے آخر دوسر جادو بھی اُسکے ہاتھ سے مارا گیا سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا بعد مارے جانے دوسر جادو کے اُسی جنگل مین قیام کیا کہ عیار اُٹھا کہا ای شاہ مجھکو حکم ہو کہ جاکر جنگل سے عمرو کو لاؤن یہ کہکر مکار چلا

جب جنگل مین پہونچا چارجانب دیکھتا ہوا جاتا تھا خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ مکار جنگل مین کھڑا ہی
گوشے مین آکر جیسے ہی کمند رسن پوش کمین مکار اسی مقام پر آیا جب بیچ حلقہ ہاے کمند کے پہونچا
تو خواجہ نے شیر کی آواز دی مکار رُکا خواجہ نے جھٹکا مارا مکار گرا خواجہ نے حباب مار دیا مکار
بیہوش ہوا خواجہ نے مکار کو گرفتار کیا اور ایک درۂ کوہ مین ڈالدیا اُسکی شکل بنکر روانہ ہوے
دربار مین شنکال کے پہونچے شنکال نے پوچھا ای مکار کیا کیا خواجہ نے کہا راہ مین مقابلہ
پڑا مین نے اونکا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا سامنے سے بھاگا مگر ای شہنشاہ اسقدر نہین بھاگا مین نے
ہرچند جستجو کی لیکن وہ نکلگیا آج بیا معرکہ گذرا مین پلٹا ہوا آتا تھا کہ ایک شخص کو دیکھا کہ پانوٗن توزمین
پر اور سر آسمان پر مین ڈرا اُسنے پکار کر کہا ای مکار کیون ڈرتا ہی فرشتۂ خدا وند قدرت ہون میرے
نام حکم ہوا ہی کہ مکار کو دو کمال عطا کرو اول تو گاتا ایسا بےمثل ہو جوسنے وہ راضی ہو جاوے
دوسرا کمال یہ ہی کہ ساقی گری تجھکو عطا ہوئی جو کام عمرو کرتا ہی وہ مجھکو مرحمت ہوے تو ای شاہ میرا
امتحان کیجیے شنکال نے ہنسکر کہا کہ ای مکار کمال اپنا سُنا ؤ خواجہ نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار
عاشقانہ شروع کیے

نظم

بلا ہی کون جانبر ہو سکے آفت کا سامان ہی
نقاط افعی رہزن تری زلفوں کی افشان ہی

گلو سے تا کمر گھٹ بڑھ ہی میری سیر گریہ کی
کبھی طوق گریبان ہی کبھی زنجیر دامان ہی

خیال یار کے بیٹھے مین چو کیدار آنکھون مین
کہان سے نیند آئے مردم دیدہ نگہبان ہی

دو رنگی سے نہین جاتے تقاضائی تمنا کے
کبھی بوسون کی حسرت ہی کبھی مہلت کا ارمان ہی

ارادے تھک گئے رخصت طلب ہی طاقت جسمی
کہان تک طی کرین ہم منزلون طول بیابان ہی

ہزارون کوس سے دل کو یہی کہ کھینکے لائے ہین
اُٹھا جلدی قدم وہ دیکھ آگے کوچہ جانان ہی

نظر پڑتی ہی جس مہ پر وہین اک شعلہ روشن ہی
تماشا دیکھ لے عاشق ترا سر و چراغان ہی

پڑی زنجیر پیرون طوق لپٹا آکے گردن مین
جنون میرا اسیر آرزو سامان زندان ہی

وہی رفعت ہی دیوانوں کی تیرے بعد مردن بھی
ہوا کے ساتھ گردون پر غبار تیغ لیشان ہی

خواجہ اسطرح یہ اشعار گانے کہ شنکال بہت خوش ہوا تعریفین کرنے لگا کہتا تھا کہ ای مکار
حقیقت مین یہ کمال تجھکو قدرت نے دیا عمرو نے کہا کبھی میخانے کی مرحمت فرمایئے شنکال نے

کنجی میخانے کی سامنے پھینکدی خواجہ کنجی لیکر میخانے مین اُسنے شراب کو خراب کیا پُکار کر آواز دی کہ یارو
مین ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہ رہے خواجہ کے خدمتگار دوڑے گلابیان اُٹھا کر لیگئے خواجہ نے
پچاس گلابیان مے ارغوانی سے معمور کین وہ گلابیان لیکر دربار مین آئے سب نے کہا کہ اے شہنشاہ
دیکھیے کس تکلف سے شراب لایا ہون کہ خود بخود جی چاہتا ہے کہ شراب پیجیے خواجہ نے سامنے کھڑے ہوکر
گت ناچ کر سب تعریفین کرنے لگے شنکال بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہے وزیرون سے کہتا ہے کہ یارو تم
مکار کی چالاکی دیکھتے ہو سب کہتے ہین حضور کمال کر رہا ہے عمرو نے جام شراب لبریز کیا اور سامنے
شنکال کے سرپر رکھکر آیا سر جھکا کر کہا ایسے شاہون کو سر سے شراب پلانا چاہیے یہ کہکر سر جھکایا
شنکال نے جام ہاتھ مین لیا شراب چرخ مارنے لگی مثل شعلے کے اُڑگئی اور جام بھی ٹوٹا شنکال
نے کہا ارے تو کون ہے خواجہ نے قصد کیا کہ بھاگ کر نکلجاؤن مگر خیال کیا کہ پاؤن زمین مین جم گئے
خواجہ ناچار ہوے شنکال نے سحر کیا کہ رنگ روغن عیاری چہرے سے خواجہ کے اُڑگیا
شنکال نے حکم دیا کہ اسکو گرفتار کرو کیون او ظالم تونے مکار کے ساتھ کیا کیا جب تو دربار مین
آیا تھا جب ہی مین سمجھ گیا تھا کہ یہ مکار نہین ہے عمرو نے کہا اے شاہ مین جو حمزہ کا نوکر ہون تین روپیہ
مہینہ ملتا ہے اُسمین بسر نہین ہوتی چاہتا تھا کہ کسی شاہ کی ملازمت کرون تو مین اسواسطے حاضر ہوا تھا
کہ کمال اپنا پسند کراؤن حضور نے دیکھا کہ کس طور سے شراب پلائی کوئی اسطرح کا ہے کہ مثل میرے
ساقی گری کرے شنکال نے کہا کہ اے عمرو تیرے دل کی مجھے خبر مل رہی ہے مین مکار کو بلاتا ہون
یہ کہکے آواز دی کہ اے غائب جادو مکار کو اُٹھا لاؤ بعد تھوڑی دیر کے دیکھا ایک ساحر سیاہ فام
بد انجام مکار کو پنجے مین دبائے ہوے دربار مین لیکر آیا شنکال نے کہا اسکو ہوشیار کرو اُس
ساحر نے مکار کے منھ پر ہاتھ پھیرا مکار ہوشیار ہوا عمرو کو دیکھکر اُٹھا کہ عمرو کو قتل کرون شنکال
نے کہا کہ اے مکار یہ کیا کرتا ہے ہمارے طلسم کا یہ آئین نہین ہے کہ قیدی کو فوراً قتل کرین جب حکم خداوند ہوگا
تب اِسکو قتل کرینگے مگر تم کیونکر گرفتار ہوے تھے مکار نے سب کیفیت بیان کی شنکال نے حکم دیا
کہ اے غائب جادو جہان سب قیدی قید ہین اِسکو بھی لیجاؤ غائب جادو عمرو کو کشان کشان لے چلا
راہ مین عمرو نے بڑے بڑے فقرے دیے لیکن غائب نے کچھ نہ قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ خواجہ
مین بے اختیار ہون میری یہ مجال نہین ہے کہ تمکو رہا کرون لیکن شاہ کو اختیار ہے مجھکو صرف اتنا حکم ہوا ہے

کر عمرو کو لیجا کر قید خانے مین قید کر و مین آپ کو قید خانے مین لیے چلتا ہون غائب جادو عمرو کو لیے ہوے قید خانے مین آیا رستم وغیرہ نے جو خواجہ کو دیکھا بیتاب ہو گئے فرماتے تھے تو غضب ہوا کہ خواجہ عمرو بھی قید ہو گئے غائب جادو تو قفس لٹکا کر چلا گیا رستم نے خواجہ سے کہا کیون عم نامدار آپ کی گرفتاری کا کیا باعث ہوا عمرو نے بیان کیا کہ مین نے مکار حیلہ ساز کو گرفتار کیا تھا اُسی کی شکل بنکر گیا شنکال نے پہچان لیا مین رنگ اپنا جما چکا تھا مین وقت پر شنکال نے سحر کیا مین گرفتار ہو گیا مگر یہ جو مجھکو لیکر آیا تھا غائب جادو نامے یہ بڑا سخت ہو راہ مین مین نے کیا کیا فقرے دیے مگر اُسنے نہ مانا یہی کہے گیا کہ مین رہا نہین کر سکتا انشاء اللہ تعالی رہا ہو جاؤنگا لیکن تم سب کی رہائی بہت دشوار ہو شنکال ہر وقت خیال رکھتا ہو دیکھیے انجام کیا ہو دن بھر ان باتون مین گذرا شام کو دروازہ قید خانے کا کھلا عمرو نے دیکھا ایک نازنین خوان کھانے کا سر پر رکھے ہوے قید خانے مین آئی سب کو کھانا کھلایا مگر جہانگیر نے کہا مین نہ کھاؤنگا مجھکو اس کھانے مین گمان ہو جب رزاق مطلق پہونچائیگا تب ہم کھانا کھائینگے ہر چند کہ رستم نے بھی کہا کہ بھائی صاحب ضد نکرو نہایت بے اختیار ہین مگر جہانگیر نے کہا بھائی صاحب آپ دخل نہ دیجیے مین جب ہی کھانا کھاؤنگا جب رزاق مطلق رحم اپنا شریک کریگا وہ نازنین یہ کہکر گئی کہ او قیدی کیون غمزے کرتا ہو یہان کون تیری بات کو پوچھیگا یہ تصدق ہو ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ قیدیون کی خبر لیتی ہین اور کھانا بھجواتی ہین شاکا تو حکم ہو کہ قیدیون کو بے آب و دانہ رکھو جہانگیر نے کہا ہم صدقہ نہین کھاتے جا کر اپنے مالک سے کہدینا وہ کنیز پلٹی اور بکتی ہوئی چلی گئی یہان ملکہ سلماے مہر جمال کہ شنکال اسپر عاشق ہو یہ اپنے باغ مین رہتی ہو دستر خوان بچھا ہو ابھی کھانے پر ہاتھ نہین ڈالا کہ وہ کنیز بکتی ہوئی آئی ملکہ نے پوچھا کیون کنیز خیر تو ہو کنیز نے کہا واری اصل کیفیت یہ ہو کہ چھوٹا بیٹا جو حمزہ کا ہو جسکا جہانگیر نام ہو بڑا ضدی ہو مین نے ہر چند کہا کہ کھانا کھا لیجیے یہی جواب دیا کہ ہم کھانا نہ کھائینگے تب مین نے کہا کہ صدقہ ہو ملکہ سلماے مہر جمال کا کہ تم سب کو کھانا ملتا ہو اسپر وہ جوان بہت بگڑ اکہتا تھا کہ جب ہمارا رزاق مطلق دیگا تب کھائینگے سلماے مہر جمال نے کہا اے شعلہ رخسار اس زبان درازی کو تیری آگ لگے ہمنے کب حکم دیا تھا کہ صدقے کا نام لینا وہ فرزندان صاحبقران ہین ایسی لفظین کب سن سکتے ہین آخر اُنھون نے اپنے اوپر جبر کیا اور کھانا نہ کھایا یہ کہکر سلماے مہر جمال نے

کہا ہم بھی کھانا نہ کھائینگے دسترخوان اولٹ دیا ہر چند کہ کنیزون نے کہا مگر سلما نے کھانا نہ کھایا پلنگ پر جا کر لیٹ رہی پڑی تڑپ رہی ہو اور یہ اشعار زبان پر ہین

نظم

یہان تک طول تھا ای ہم نفس کل ہجر کی شب مین ۔۔۔ دعائین جاگ کر سو سو رہین آغوش مطلب مین
بھرا ہون کچھ نکل جائے نہ منھ سے ضبط مطلب مین ۔۔۔ کہ ہو جاتی ہی ریزش پیشتر جام لبالب مین
مرے آنسو کے قطرے ہین جسے شبنم سمجھتے ہو ۔۔۔ ٹپکتا ہو زلال اشک چھن کر دامن شب مین
یہان تک راہ دیکھی زلف شب پر نور پیری ہو ۔۔۔ کہین آؤ کہ جھک آئین ہین بنین چشم کوکب مین
لیے انکار ساقی نے ہزارون خون گردن پر ۔۔۔ نگاہین ڈوب کر رہ گئین جام لبالب مین
بلندی پر ہو اقبال محبت خاکسارون کا ۔۔۔ شرار آہ خوابیدہ ہوے پہلوے کوکب مین
لب و رخسار و کاکل چشم و ابرو سب کے بوسے دو ۔۔۔ کہ ہوتے ہین بہت سے لطف معجون مرکب مین
بہا ہو نور کا دریا ترے چاہ زنخدان سے ۔۔۔ بلندی حسن نے پائی اسطح پایا ہو غبغب مین
یہان تک جذب دکھلایا مری بیتابی دل نے ۔۔۔ کہ تاثیر خود آئین چرخ سے آغوش مطلب مین

کئی کنیزین آئین اور انھون نے حال پوچھا مگر سلما ے مہر جمال نے کچھ نہین بتایا وزیر زادی گلرخسار جو آئی تو دیکھا کہ ملکہ رو رہی ہین گلرخسار نے قدمون کو بوسہ دیا تلوون سے آنکھین ملین کہا کہ کیون واری کیا صدمہ ہو کہ آپ نے کھانا بھی نہین نوش کیا اور اسقدر بیقرار ہین کہ آنکھین سرخ ہو رہی ہین ملکہ نے ٹھنڈھی سانس کھینچی کہا ای گلرخسار کیا پوچھتی ہو آج شعلہ رخسار نے عجب صدمہ دیا کھانا کھلانے قیدیون کو جاتی ہو آج کہتی تھی کہ چھوٹا بیٹا حمزہ کا جری صف شکن بہادر تیغ زن حسین وجمیل اسنے کھانا نہ کھایا اور یہی کہے گیا کہ ہمارا رزاق مطلق جب کھلائیگا تب کھائین گے اس لفظ نے مجھکو بیقرار کیا ہو اور شعلہ رخسار نے کیون یہ کہا کہ ملکہ کا صدقہ تمکو ملتا ہو ایسا جلیل کیون گوارہ کرتا کہ ایسے لفظ پر کھانا کھاتا مجھکو یہی انتشار ہو کہ قید خانے مین کیسا گھبراتا ہوگا دن بھر قید خانے مین گذرا ہوگا بھوکے پیاسے رہے یہ پہاڑ سی رات اسیر کیونکر کٹے گی اگر ہو سکے تو اسکو قید خانہ سے لے آؤ مین اپنے ساتھ کھانا کھلاؤن گلرخسار نے کہا واری یہ کتنی بڑی بات ہو ابھی جا کے لاتی ہون کنجی قید خانے کی آپ کے پاس ہے مجھکو دیجیے مین انکو نکال لاؤنگی سلما نے کہا ای گلرخسار یہ خیال رہے کہ اورون کو یہ خبر نہ ہو جب وہ لوگ صبح کو دیکھینگے کہ ایک قیدی غائب

ہوگیا خاموش ہو رہین گے اُسکے ظاہر ہونے سے یہ خوف ہی کہ شاید آپس مین ذکر کرین کہ جہانگیر کو سلما نے بلوا لیا اور شاہ کو خبر ہوگئی تو وہ آفت برپا کریگا میرا دشمن ہو رہا ہی کئی سال سے یہی کہتا ہی کہ میرا وصل اختیار کرو اور مین ٹال رہی ہون اپنے کو بچاتی ہون بہت برہم ہوگا گلرخسار نے کہا اسطرح لاؤن کہ کسی کو خبر نہ ہو یہ کہکر دونون پاؤن زمین مین مارے غرق زمین ہوکر چلی پاس شاہزادہ جہانگیر کے آکر سر نکالا جہانگیر نے کہا تو کون گلرخسار نے سحر کیا کہ جہانگیر بیہوش ہوے گلرخسار نے جہانگیر کو اُٹھا لیا اُسیطرح زمین کو کاٹتی ہوئی باغ مین لیکر آئی لیکن جہانگیر بیہوش ہین سامنے ملکہ کے لاکر جہانگیر کو لٹا دیا ملکہ نے کہا ہوشیار کرو گلرخسار نے سحر اُتارا جہانگیر ہوشیار ہوے سامنے دیکھا ایک آفت جان نہایت حسین وجمیل ابرو ہلال عارض ماہ آسمان کمال بقول شاعر نظم

ہوش گم ہو گئے نگہ کے ساتھ	صبر نے ہاتھ کھینچا آہ کے ساتھ	پاؤن کانپے اُٹھا جگر مین درد
ہوگیا رنگ رخ کا فوراً زرد	ہوش آیا تو قلب تھا سوزان	جسم مردے کی شکل تھا بے جان

جہانگیر کو پسینہ آگیا قلب تھرا گیا اُٹھ بیٹھے سلما نے مسکرا کر کہا کیون صاحب مزاج کا کیا حال ہی جہانگیر نے کہا قلب پر ہجوم غم و ملال ہی کیا پوچھتی ہو تمہارے شعلہ رخسار نے دل کو جلا دیا دیکھو پسینے پسینے ہو رہا ہون سلما نے سینے پر ہاتھ رکھدیا جہانگیر اُٹھے سلما نے کنیزون کو اشارہ کیا ساقیان سیمین ساق و مطربان خوش آواز آکر حاضر ہوے ایک مہ جبین خوش آواز کرشمہ ساز سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگی نظم

پابند زیست تھا نہ اسیر مزار تھا	تھا جوش اشتیاق قدمبوس یار تھا
کیا پوچھتے ہو اب تو اسیر قفس ہون مین	دو دن کی بات ہی کہ شریک بہار تھا
کیون جانتا تھا حسن پریشانیان مری	ای روزگار مین بھی مگر زلف یار تھا
دونون سے شرمسار رہا اضطراب مین	پاس کفن مجھے نہ لحاظ مزار تھا
وہ بھی مٹا خیال سیاہی زلف سے	کچھ دم کو عکس مہ جو ردائے مزار تھا
اس جسم پر ذلیل کیا تونے ای ہوس	دو استخوان کے واسطے شوق مزار تھا
کھٹکا کیا ہون خاک کو بھی خاک ہوکے آہ	مین سینہ مزار کا اپنے غبار تھا
برسون رہا زبان صغیر و کبیر پر	میرا فسانہ بھی ستم روزگار تھا

منت بھی کی مگر نہ کسی نے مری سنی — مانند قول یار رہین بے اعتبار تھا
ای روزگار مجھسے دورنگی تھی کیا ضرور — بین حسرت خزان نہ امید بہار تھا
پوچھی نہ مجھسے یار نے کچھ میری سرگذشت — بین روز بازپرس بھی ننگ شمار تھا
ثابت ہوا کشاکش دنیا سے یہ ہمین — تھے چند رنج نام فقط روزگار تھا
آئے لحد مین بالش مسند سے ای نسیم — انجام عیش دہر یہ کنج مزار تھا

جہانگیر خوش بیٹھے ہین ملکہ نے دستر خوان بھجوایا صبح ہوتے ہی دونون نے کھانا کھایا یہان قید خانے مین جو روشنی ہوئی اور صبح نمودار ہوئی رستم نے خیال کیا کہ زنجیر کی آواز کان مین نہین آئی گھبرا اسے فرمایا کہ شاہزادہ جہانگیر کا آج فراج گیا ہو گھبرا اسنے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا کہ رات سے شاہزادہ غائب ہو کوئی اُٹھا لے گیا یہ ذکر تھا کہ غائب جادو آیا اُسنے جو جہانگیر کو نہ دیکھا طرف قیدیون کے متوجہ ہوا کہتا تھا کیون صاحبو جہانگیر کہان گئے اور تو کوئی نہ بولا مگر رستم نے جواب دیا کہ ہم قید ہین دوسرے کا حال کیا جانین غائب جادو نے چہار جانب دیکھا وہان کی خاک اُٹھائی اور رسامنے شنکال کے آیا کہا ای شاہ عجب معرکہ ہوا کہ قید خانے سے جہانگیر غائب ہوگیا شنکال نے کہا وہان کی خاک اُٹھا لاؤ غائب جادو نے کہا مین خاک لیتا آیا ہون شنکال نے خاک ہاتھ مین لی اور پکار کر کہا کہ تو کسکا سحر ہی جہانگیر کو کون لیگیا خاک سے آواز آئی کہ ای بادشاہ طلسم زعفران زار یہ سحر تو ملکہ سلما کا ہی وزیرزادی اُنکی آکر جہانگیر کو لیگئی اب اوسی کے باغ مین ہین شنکال نے جو نام سلما کا سُنا چپ ہوگیا اور حیران تھا کہ اگر اسپر جبر کرون تو مجھسے بیزار ہوگی اگر نہ دخل دون تو انتظام طلسم مین فرق آتا ہی مگر سلما نے بڑی دلیری کی یہ سوچکر حکم دیا کہ کل میدان خونی کی تیاری ہو باقی قیدیون کو قتل کرونگا اُسیوقت ڈھنڈھورا پٹا ڈہل زن پکارتا پھرتا ہی کہ خلق خدا کی حکم شہنشاہ شنکال کا بیرون قلعہ صحرا ے نیرنگ مین مسلمان قتل ہونگے اہل طلسم کو مناسب ہی کہ آکر تماشہ دیکھین جابجا اشتہار بھی چسپان ہوگئے مگر ہرکارے لشکر صاحبقران کے جو برائے خبر حاضر تھے خبرین لیکر بھاگے صاحبقران دربار مین تشریف رکھتے تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ ای شہریار شنکال نے حکم دیا ہی آج صحراے نیرنگ مین تیاری ہو رہی

دشمنون کو آپ کے فرزندون کے قتل کا ارادہ ہو سلما ایک مہ جبین ہو کہ وہ چڑا کر جہانگیر کو لیگئی ہو اسی وجہ سے شنکال نے یہ سامان کیا ہو کہتا ہو جو قیدی آئیگا اب اُسکو عقیدہ کرونگا قتل کرونگا امیر نے ہرکارون کو حکم دیا کہ دمبدم کی خبر ہمکو پہونچانا ایسا نہو کہ اُنپر کوئی اُفتاد پڑجائے اور برق فرنگی کو بلاکر حکم دیا کہ مہتر صاحب جہانگیر کی جاکر خبر لاؤ برق تڑپ کر چلا پھرتا پھرتا قریب باغ سلما پہونچا کہ گانے کی آواز کان مین آئی کہ کوئی خوش آواز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو نظم

باتین نکالنے لگے خورشید و ماہ مین	چھپتا نہین ہو کوئی ہماری نگاہ مین
مشتاق قتل کے ابھی کتنے ہین راہ مین	کتنے سسک رہے ہین پڑے قتل گاہ مین
ظالم خدا کے واسطے کیون چھیڑتا ہو تو	ہلنے لگین گے ارض و سما ایک آہ مین
کوٹھے پہ جلوہ گر تھین ایجان دیکھکر	پھرتی ہو کوہ طور کی بجلی نگاہ مین
قاتل نگاہ بد سے بچائے خدا تجھے	دریا لہو کا بہنے لگا قتل گاہ مین
گھر میرے آکے خوش تو مجھے ایکدن کرو	کیا لطف ہو ہوئی جو ملاقات راہ مین
مشکل نہین ہو چاہ ہزارون سے بن پڑے	ہو لطف اے صفیر تو اُسکی پناہ مین

برق فرنگی پشت باغ پر آیا کمند مار کر دیوار پر چڑھا دیکھا کہ جہانگیر والا تدبیر پہلو مین ایک مہ جبین کے بیٹھے ہین خواصین مصروف کارگذاری ہین برق فرنگی دیوار سے اُترا اور بصورت اصلی سامنے جہانگیر کے آیا جھک کر سلام کیا جہانگیر نے پوچھا مہتر صاحب کیونکر آنیکا اتفاق ہوا برق نے کہا مجھکو صاحبقران نے بھیجا ہو اور فرمایا ہو کہ جاکر شاہزادے کی حفاظت کرنا آپ کی خبر شنکال کو پہونچ گئی ہو لیکن بسبب جوش محبت ملکہ سلماے مہرجمال کے تمپر لشکرکشی نہین کی اُسکو بھی خیال ہو کہ سلما آزردہ ہوگی ایسا نہو کہ معشوق کو رنج پہونچے سلما نے کہا وہ بیچارا جھوٹا ہو اپنے گھر مین عشق بگھارا کرتا ہو بے موت مرتا ہو اے برق فرنگی ہنسے ابھی خبر سُنی ہو کہ کل رستم وغیرہ کو بھی قتل کریگا اگر خدا نے چاہا تو اُن سب کو رہا کرینگے یا اپنی جان دینگے برق نے کہا صاحبقران زمان نے بھی ہرکارون کو حکم دیا ہو کہ ہمکو دمبدم خبر پہونچے صاحبقران وقت پر ضرور جائین گے ایسی تلوار چلیگی کہ شنکال بھی یاد کریگا یہ فرماکر صاحبقران خاموش ہو رہے یہان میدان خونی کی تیاری ہوئی شنکال سوار ہوا حکم دیا کہ قیدیون کو لاؤ ملازم دوڑے قیدیون کو قید خانے سے

نکالکر اژدرابہ پرسوار کیا طرف میدان خونی کے لے چلے شنکال کی پشت پر ہزارون ساحر ترنج و نارنج لیے ساتھ ہین شنکال چلا آتا ہے کہ دیکھا ایک طرف سے باغ سلما کے ابر سیاہ اُٹھا شنکال دیکھنے لگا ابر آکر پھٹا دیکھا سلما ے مہر جمال تخت پر سوار اسباب سحر آگے رکھا ہوا آکر پہونچی شنکال سلما کو دیکھکر نہال ہوگیا پوچھا کیون ملکۂ عالم تمھاری تو بڑی خطا مشہور ہے سلما نے کہا اوسکا حال آج آپ پر کھلے گا مین سرکار کی خیرخواہ ہون مجھسے کبھی خطا نہ ہوگی اور جو خطا آپ نے سنی ہے آسکا حال معلوم ہوگا شنکال چونکہ سلما پر عاشق ہے خوش ہوگیا کہ ملکہ عذر کرتی ہین معشوق کا عذر کرکے کہنا دل پر شنکال کے تاثیر کر گیا خاموش ہوگیا سلما بھی ایک طرف ٹھہری اژدرابے آکر پہونچے رُستم زنجیرین ہلاتے ہوے اژدرابہ پر بیٹھے ہین شاہزادیان سرنگون آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہار جانب دیکھ رہی ہین تھوڑے عرصے مین مجمع کامل ہوگیا مگر رُستم زنجیرین ہلاتے ہوے قریب دار پہونچے جلاد موجود ہین شنکال نے اِشارہ کیا اول رُستم کے پانوٗن باندھے اور دار مین لٹکا دیا اب سب شاہزادیان دارون مین لٹکائی گئین شنکال تیر و کمان لیکر کھڑا ہوا بارہ ہزار تیر انداز پشت پر کھڑے ہین امیدوار ہین کہ شنکال تیر مارے تو ہم بھی سب تیراندازی کرین اور قیدیون کو غربال کردین اُسوقت رُستم بیقرار ہوکر دعائین مانگنے لگے کہ اے خالق لیل و نہار رحم کر

تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب
ورین عاجزی چون نخوانم ترا

دعائے کند من کنم مستجاب
ہر کس بکسے نازو ما را تو بسے

چو عاجز رہا سندہ وانم ترا
من پیش کہ نالم کہ مرا نیست کسے

بیقرار ہوکر رُستم نے دعا کی شنکال نے قصد کیا ہے کہ تیر مارون کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر گھوڑے پر سوار گھوڑا اُڑاے ہوے آتے ہین جہانگیر کے آتے ہی ایک دناٹا ہوا کہ اندھیرا ہوگیا جہانگیر نے آکر نعرہ کیا اور تلوار کھینچی لڑتے ہوے قریب دار پہونچے اور زنجیر رُستم کاٹی رُستم نے چھوٹتے ہی غزالہ کو رہا کیا غزالہ رہا ہوتے ہی قریب اپنی بیٹی کے آئی آکر آہو چشم کو رہا کیا آہو چشم نے رہا ہوتے ہی گہر آرا کو رہا کیا یہ سب شاہزادیان لڑنے لگین مگر خواجہ نے جو دیکھا کہ قفس ٹوٹا اور خواجہ گرے اُٹھتے اُٹھتے گلیم اوڑھ لی اور حقہ ہاے آتش بازی مارنا شروع کیے شنکال نے جو دیکھا یہ دناٹا کیسا ہوا سحر کرنے لگا شنکال کے سحر سے جو جہان کھڑا تھا وہین رہگیا شاہزادیان بیکار ہین شنکال نے حکم دیا کہ ان سب کے سر کاٹ لو

ساحر بڑھے اور قصد کیا کہ ان سب کو قتل کریں کہ ایک ہوا چلی کہ سب ساحروں کے سر اڑ گئے شنکال نے حیران ہو کر کہا سب شاہزادیاں گرفتار ہو گئیں یہ سحر کسنے کیا طرف سلما کے متوجہ ہوا دیکھا کہ سلما سحر کر رہی ہے کہا کیوں سلما تم دشمنوں کو بچا رہی ہو سلما نے جواب دیا کہ میں تو تدبیر کر رہی ہوں کہ دشمنوں کو گرفتار کریں آپ نہیں معلوم کیا کہتے ہیں آپ ملاحظہ کیجیے میرے سحر سے یہ سب گرفتار ہوے یہ کہکر پھر ہاتھ ہلا دیا کہ غزالہ وغیرہ رہا ہوئیں شنکال نے کہا کیوں ای ملکہ سلما یہ کسنے سحر کیا کہ یہ لوگ رہا ہو گئے سلما نے کہا آپ ہی ملاحظہ فرمایئے میں خود حیران ہوں کہ سحر کو کون اُلٹا کر دیتا ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے جو سحر کیا ہے آپ کا اُلٹا ہو گیا مجھپر نہ طعن کیجیے شنکال نے پھر سحر کیا یا تو سب شاہزادیاں لڑ رہی تھیں یا ڈرتے ڈرتے اسباب سحر ہاتھ سے پھینکدیا اور خاموش ہو کر کھڑی ہوئیں شنکال نے پھر اشارہ کیا کہ ان سب کو قتل کرو ساحر بڑھے کہ انکو قتل کریں کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا کہ صاحبقران آگے بڑھے ہوے آتے ہیں آتے ہی نعرہ کیا نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر چار	یکے تیغ صمصام و قمقام نام
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام	بن کافران از جہان پاک کرد	سر سرکشان جملہ در خاک کرد

پشت پر جلہ سردار ہیں امیر نے آکر اسم اعظم پڑھا آواز بلند پڑھا کہ شاہزادیاں رہا ہوئیں سحر کرنے لگیں ان شاہزادیوں نے جو جگہ سحر کیا فوج شنکال میں ہلڑ ہو گیا مگر غزالہ نے چند سنگریزے طرف ساحرا کے پھینکے کہ ایک آواز ساتھ خوش آوازی کے آئی ملازمان شنکال نے دیکھا کہ سب کے آگے ایک نازنین ماہ رخسار یہ اشعار عاشقانہ گاتی ہوئی بانازو کرشمہ آتی ہے نظم

کس منھ سے کہتے ہو کہ ترا وقت ٹلگیا	کچھ آپ کا مزاج نہ تھا جو بدل گیا
خالق کو تھی پسند جو برگشتگی مری	تپلہ ہزار بار بسا اور بدل گیا
اب جائے خون وہاں جراحت میں پیپ ہے	کیا انقلاب ہے کہ لہو تک بدل گیا
سند طفل اشک ہوں ابتر سرشت میں	پیدا ہی ہوتے آنکھ سے باہر نکل گیا
انجام عمر سے بڑھی کیا کیا خمیدگی	دن کم رہا تو سایۂ دیوار ڈھل گیا
اللہ ری بیکسی کہ یہ نوبت ہو آجکل	ارمان تلک بھی دل سے ہمارے نکل گیا
پھبتی سنائی یار نے آئے ہلال عید	ملنے کو جھک گئے جو قریب بغل گیا

ہان التفات یار سے بیمار جان بہ لب — اچھا تو کیا ہوا ہی مگر کچھ سنبھل گیا
بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوئے ہین تلخ — بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
ممکن نہین کہ راست کبھی کج مزاج ہو — اِس چرخ پیر کا نہ جوانون سے بل گیا
پھر کہدیا کچھ اُس بُتِ وعدہ خلاف نے — پھر کچھ دلون مریض محبت سنبھل گیا
تھا خوف اِسقدر چمن روزگار سے — جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
صیاد ساتھ ہی چمن کائنات مین — قسمت کو کیا کرینگے اگر دل بہل گیا
مدت کے بعد ربط سخن پھر بڑھا نسیم — مضمون کی تازگی سے ذرا دل بہل گیا

ساتھ والون نے شنکال کے جو یہ اشعار سنے بیقرار ہو کر سر ٹکرانے لگے کوئی کنوئین مین جاکر گرا کسی نے گریبان اپنا چاک کیا مگر غزالہ نے بڑھکر صاحقران سے عرض کی کہ ہماری رہائی کو غنیمت جانیے سلما نے آج کار نمایان کیا کہ سر میدان سلمنے شنکال کے سحر کیا ہم سب کو رہا کیا اب بہتر یہ ہی کہ لڑ بھڑ کر نکل چلیے صاحبقران نے اُن سب کو بیچ مین لیا اور لڑتے ہوے چلے شنکال نے ہرچند کوشش کی مگر صاحبقران نہ رُکے اپنے مقام پر آئے غزالہ نے عرض کی اب حضور طلسم مین جانیکی فکر کرین ہم لوگ آپ کے بعد ٹھہر لین گے جو گذرے گی وہ جھیلین گے صاحبقران نے فرمایا ای غزالہ مجھکو بڑا تردد ہی ملکہ سلمائے مہر جمال کا کہ سب ہمراہ ہمارے آئے مگر سلما نے کیون ہمارا ساتھ نہ دیا یہ ذکر تھا کہ ابر گلنار آسمان پر آیا رعد کی گرج برق کی چمک مینھ برستا ہوا برقین ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگین سب سردار دیکھ رہے ہین کہ وہ ابر پھٹا غزالہ نے دیکھا کہ ملکہ سلمائے مہر جمال تخت یاقوت پر سوار تاج جواہر سر پر لباس پر تکلف در بر آکر پہونچی امیر کو سلام کیا امیر نے پوچھا کیون سلما تم ہمارے ساتھ نہ آئین اب کیونکر آنا ہوا سلما نے عرض کی ای شہریار باعث یہ ہی کہ شنکال بن شنکل مجھپر عاشق ہی اور ہمیشہ طالب وصل ہوتا ہی مگر مین نے ابتک اُسکو دھوکے پر رکھا آج بھی اِسی خیال مین رہا کہ اِن لوگون کو گرفتار کر لو جب آپ لوگ نکل آئے تو شنکال نے کہا اِن سب کو نہ روکا مین نے کہا جب آپ کے سحر سے نہ رُکے تو مین کیا روکتی آخر مجھکو حکم دیا کہ اُن سب کو گرفتار کر لا دین یہ حیلہ کرکے چلی آئی اب مین آپ کی شریک ہون اب حضور کیا چاہتے ہین جو حکم ہو وہ بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ مین

چاہتا ہون کہ طلسم زعفران زار مین داخل کرون اور اس طلسم کو فتح کرون سلما نے کہا اول آپ کوہ بے ستون کی سیر کرین تب آپ کو طلسم زعفران زار مین جانا ہوگا یہ بھی طلسم سامری جمشید نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہو اور بادشاہ طلسم شنگال کو قرار دیا ہو صاحبقران نے فرمایا کوہ بیستون کا راستہ کسطرف ہو ایسا نہو کہ بعد میرے جانے کے شنگال فوج پر بلوہ کرے اور یہ سردار پریشان ہون مگر رستم نے آہوچشم سے کہا کہ تمھارا کیا ارادہ ہو اگر کہو تو ہم تم نکل چلین قبلہ وکعبہ کے ساتھ رہنے کا موقع نہین ہو اِنکے ساتھ اگر رہین گے تو کوئی کام نہ کر سکین گے چاہتے ہین کہ اگر ہم فتاح طلسم نہین ہین تو چند دربند تو فتح کرین آہوچشم نے کہا نکل چلیے اور صاحبقران نے قصد کیا ہو کہ کل صبح کو طرف کوہ بیستون کے جائین گے سلما نے سب راستے سمجھا دیے اور کہا بیستون جادو کہ مالک کوہ بیستون ہو بڑی بڑی آفتین برپا کریگا صاحبقران نے حکم دیا کہ کل صبح کو ہم جائین گے اور کوہ بیستون کی خبر لائین گے یہ فرماکر دربار آراستہ کیا مگر رستم آہوچشم کو ساتھ لیکر اول شب کو استرمالاکبود پر سوار ہوے طرف صحرا کے نکل گئے مگر جہانگیر جو اپنی بارگاہ مین آئے سلما بھی آئین کہا اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہو جہانگیر نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اس طلسم مین عظم وشان پیدا کرون سلما نے کہا چلیے نکل چلیے مین آپ کے ساتھ ہون جس مقام پر پہونچیے گا صورتین بتاؤنگی آپ کو طلسم زعفران زار مین پہونچاؤنگی جہانگیر بعد رستم کے جانیکے بارگاہ سے نکلے سلما بھی ساتھ تھی جب کنارے سے لشکر کے نکلے دھڑوکے کی شیر کے آواز آئی سلما نے دیکھا کہ ایک شیر جنگل سے جست کرتا ہوا آتا ہو سلما نے کہا لیجیے شہریار غضب ہوا کہ یہ شیر میری فکر مین آتا ہو سلما نے چاہا کہ تڑپ کر نکل جاؤن مگر اُس شیر نے جھپٹ کر سلما کو اپنے منھ مین دبایا جہانگیر نے بھی چند کوششین کین کہ مین اس شیر کو مارلون مگر وہ شیر نکلگیا اور جنگل مین جاکر آواز دی کہ منم شہنشاہ شنگال اب سلما کو لیے جاتا ہون تمھاری بھی تدبیر ہوجائیگی دوسری طرف سے ایک ریچھ آیا اُسنے جہانگیر کو اُٹھا لیا اور لیگیا چابک صبا رفتار یہ معرکہ دیکھ رہا ہو روتا ہوا پلٹا صبح کو خدمت صاحبقران مین آیا عرض کی کہ اے شہریار سلما کو آکر شنگال لے گیا اور جہانگیر کو بھی اُٹھالے گیا اور رستم وآہوچشم ایک طرف نکل گئے صاحبقران یہ سُنکر بہت رنجیدہ ہوے فرمایا اِن نوجوانون نے بہت تنگ کیا ہو نہین معلوم کہان نکل گئے گرفتاری سلما وجہانگیر

اور زیادہ شاق ہوئی ہی دیکھیے اُنپر کیا گذرے لیکن مین تو طرف کوہ بیستون کے ضرور جاؤنگا کہ دریافت کرون کہ طلسم مین داخل ہوا اہل طلسم کو بھی معلوم ہو کہ طلسم کشا آگیا جو پڑیگی وہ جھیلین گے طلسم کشائی مین جان پر کھیلین گے یقین ہی کہ اِن قیدیون کا بھی پتہ ملے مجھے اِنکا گرفتار ہونا بہت شاق ہوا اور اُنکی مفارقت سے میرے دلپر نہایت صدمہ و رنج رہیگا جبتک اُنکا سراغ نملیگا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم جاکر تلاش جہانگیر کرو اور مین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون عمرو نے کہا کہ میرا ساتھ رہنا حضور کے ہمراہ ضرور ہی ایسا نہو کہ راہ مین کوئی اُفتاد پڑے امیر نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار مالک ہی جو اُفتاد پڑیگی وہ سامان سے مشکل کو آسان کریگا انسان کی کوشش بیکار ہی وہی معین و مددگار ہی ہر شخص کا مالک پروردگار ہی ناچار ہوکر خواجہ تلاش مین جہانگیر کی چلے مگر صاحبقران زمان یکہ و تنہا بموجب فہمایش سلما ایک جانب چلے مگر اول ذکر شنکال تحریر کرتا ہون کہ جب صاحبقران میدان جنگ سے نکل گئے اور سلما یہ کہکر چلی کہ مین سب کو گرفتار کیے لاتی ہون بعد جانے سلما کے شنکال نے تیرہ بخت جادو کو حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ سلما کہ کیون عرصہ ہوا دیکھو کیا کر رہی ہی تیرہ بخت نے آکر خبر دی کہ ملکہ سلما جاکر شریک صاحبقران ہوئین شنکال جھلاکر اُٹھا کہ مجھے کیا کہ گئی تھی اور کیا کیا مین اُسکو چین نہ لینے دونگا صحرا مین آکر شیر کی شکل بنا اور ایک ہاتھ ہلا دیا کہ صحرا سے ریچھ پیدا ہوا دونون کو گرفتار کر کے شنکال لایا کہا کیون سلما تم کیون دشمن ہوئین اب مین تمھارا عذر نہ قبول کرونگا یہ کہکے حکم دیا کہ ان دونون کو زندان طلسمی مین لیجاؤ مگر نگہبانون سے کہدینا کہ جب سلما خواہش کرے کہ ہم شاہ سے ملاقات کرینگے تو اُسکو ہمارے پاس لے آنا جب تکلیف اُٹھائیگی تب سمجھ جائیگی یقین ہی کہ راہ پر آجاوے نگہبان قیدیون کو لیکر روانہ ہو گئے بعد جانے سلما و جہانگیر کے شنکال تخت سے اُٹھا ایک گوشے مین آکر یہ اشعار بہت بیقراری مین عاشقانہ پڑھ پڑھکر رونے لگا

نظم

کاہیکو راہ طلب مین جو قدم اُٹھتے نہین
پھوڑیے اُس سر کو جس سے کوہ غم اُٹھتے نہین

مر کے اُٹھنے کی دعا ہی یون تو ہم اُٹھتے نہین
ہاتھ اُٹھتے ہین ترے در سے قدم اُٹھتے نہین

ایک دو جھٹکے اگر ہون دل اُٹھالے عشق مین
لاکھ پیچ ای گیسوی پر پیچ و خم اُٹھتے نہین

ای گرانباری کرو را احسان تیرے بعد مرگ
کوچۂ محبوب مین لاکھو لسے ہم اُٹھتے نہین

آرزو ہمکو بھی ہی رہجائین بنکر سنگ در — بیٹھکر جس بت کی چوکھٹ پر صنم اُٹھتے نہین
بیٹھکر پہلو مین میرے چٹکیان لو دل مین تم — ایسے صدمے ایسے رنج ایسے ستم اُٹھتے نہین
جلوہ رہ شوق مین ای دل تھکا دیتی ہی پاس — بیٹھ جاتے ہین جہان پھر لیکے دم اُٹھتے نہین
دور ہو غفلت تو دیکھین تیرا جلوہ چشم دل — پردۂ دروازۂ دیر و حرم اُٹھتے نہین
مٹ نہین سکتی مٹائین لاکھ اپنی سرنوشت — حرف اسکے صورت نقش قدم اُٹھتے نہین
طرفہ دکھلاتے ہین سیر اُسکی گلی مین دونون پاؤن — سو تو جاتے ہین ہم لیکن قدم اُٹھتے نہین
حشر برپا کر دیا ٹھکرا کے اُسنے میری قبر — دیکھنے یہ سیر یاران عدم اُٹھتے نہین
اشک بنکر کب نہین گرتے نظر سے ای جلال — دور ہو کر کب کسی محفل سے ہم اُٹھتے نہین

وزیر اُسنے آکر سمجھایا کہ ای شہنشاہ ابتو معشوقہ قبضے مین ہی کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہو شنکال نے کہا کہ افسوس یہ ہی کہ معشوقہ ہماری دوسرے کے قبضے مین ہی جہانگیر پر جان دیتی ہی اب کیونکر یقین کرون کہ پھر وہ مجھکو ملیگی مین نے جو خیال کیا دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ محبت مین جہانگیر کی بیتاب و بیقرار ہی اب اُسکا مجھسے متوجہ ہونا دشوار ہی یہی خیال دل کے ٹکڑے کرتا ہی اسی خیال سے بیقراری زیادہ ہی کئی سال گذرے کہ مین نے اِس ظالم سے سوال وصل کیا اِسنے فقرہ دیکے ٹال دیا اگر مین یہ جانتا کہ یہ میرے قبضے سے نکلجائیگی تو ایسا سحر کرتا کہ مثل میرے دیوانی ہوجاتی اب ناممکن ہی اب وہ اور پیچ مین مبتلا ہو گئی اب اُسکا مجھپر خیال کرنا دشوار ہی کد و کاوش بیکار ہی مگر کیا کرون کہ صبر نہین ہو سکتا دمبدم دل یہی خواہش کرتا ہی کہ اُسکو پہلو مین بٹھاؤن ناز معشوقانہ اُٹھاؤن شنکال تو اس خیال مین ہی مگر دونون قیدی جاکر زندان طلسم مین قید ہوے کہ اِس زندان کا بھی ذکر لکھونگا مگر صاحبقران زمان یکہ و تنہا صحراے خارستان مین جاتے ہین خار بیابان اکثر دامن مین اُلجھتے ہین مگر صاحبقران زمان کانٹون سے بچتے ہوے صحرا کو طے کر رہے ہین کہ ایکطرف سے زنجیر کی جھنکار کان مین آئی دیکھا کہ ایک دیوانہ ژولیدہ مو ایک درخت کے سایے مین بیٹھا ہی سامنے اکھاڑا کھدا ہی وہ دیوانے آپس مین لڑ رہے ہین یہ دیوانہ جو سامنے بیٹھا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ لڑنے والون کو تعلیم کر رہا ہی دمبدم بتاتا جاتا ہی کہ سنبھلکر لڑو ہاتھ بڑھاؤ پاؤن گھٹاؤ امیر نے جو دور سے دیکھا کہ دیوانہ تعلیم کر رہا ہی قریب آکھڑے ہوے دیوانے نے کہا اور اگیہ

تو کیون کھڑا ہو صاحبقران نے فرمایا ہم بھی کشتی لڑینگے دیوانہ اُٹھا کہا مجھسے مقابلہ کیجیے امیر فوراً اکھاڑے میں پھاند پڑے دیوانے سے لڑنے لگے ہرچند کہ دیوانہ بڑا پرزور ہی مگر صاحبقران نے عاجز کر دیا ہی ہر مرتبہ دیوانہ کہتا ہی ای آقاے سُرخ اب نہ لڑونگا امیدوار ہون کہ پلٹ جائیے ایسا نہ ہو کہ مجھکو غصہ آجاے اور آپ کو کوئی صدمہ پہونچے امیر نے فرمایا کوئی بات اُٹھا نہ رکھو دیوانہ جھک جھک کر لڑ رہا ہی ایک مقام پر امیر کو لے دوڑا صاحبقران دم کے بھروسے پر قدم کے شمار پر چھ سات قدم ہٹ کر پیچھے آئے ہکہ مارا کہ بایان گھٹنہ امیر کا آشنا بہ زمین ہوا مگر تڑپ کر لنگر مارا کر پشت پا تک عرق ہوے دیوانہ اوپر چھایا کمر مین ہاتھ ڈال کے ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ پر زور کرتا تو اُکھیڑ لیتا مگر صاحبقران کے لنگر مین جنبش بھی نہین پائی تھک کر ہاتھ اُٹھا لیا کہا اب تمھارے زور کا مشتاق ہون صاحبقران اپنے مقام سے اُٹھے دیوانے کو لے دوڑے سترہ قدم تک ریلکر لائے وہان لاکر ہکہ مارا کہ دونون گھٹنے دیوانے کے آشنا بہ زمین ہوے امیر نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا کہ دیوانے کو اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوے خنجر کمر سے نکالا گردن پر جو خنجر رکھا دیوانہ رونے لگا کہا ای شہریار مین مسلمان ہوتا ہون آپ کی مین بصدق دل اطاعت کرونگا یہی خواہش ہی کہ آپ کی غلامی کرون امیر نے دیوانے کو چھوڑ دیا دیوانہ اُٹھتے ہی قدمون پر گرا کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا امیر نے فرمایا تیرا نام کیا ہی دیوانے نے کہا مجھکو بلند خان صحرانشین کہتے ہین مین بچپن ہی سے دیوانہ پیدا ہوا باپ میرا اخلاق تاجدار ہی جو کہ اسی صحرا مین رہتا ہی اکثر مجھکو دیکھنے آتے ہین دیوانہ جانکر چلے جاتے ہین اگر حضور فرمائین تو مین باپ کو بھی بلا لاؤن اُسکو بھی قدمون پر سرکار کے گراؤن تب آپ کا مدعاے دلی حاصل ہو دے صاحبقران نے فرمایا جاؤ اخلاق تاجدار کو بلا کر لاؤ دیوانہ یہ سُنکر بھاگا اُسوقت پہونچا کہ دیکھا باپ اُسکا تخت پر بیٹھا تھا بیٹے کو دیکھکر خوش ہو گیا پوچھا ای فرزند آج کیا معرکہ ہی کہ تم خود آئے ہو دیوانے نے کہا مین پاس سے آقاے سُرخ کے آتا ہون اُنھون نے مجھکو زیر کیا مین اُنکا تابعدار ہوا آپ بھی چلیے اخلاق تاجدار خوشی خوشی ساتھ ہوا دیوانہ باپ کو ساتھ لیے ہوے خدمت صاحبقران مین آیا امیر نے فرمایا ای دیوانہ بلند خان تمھارے باپ سے مل چکے اب ہم رخصت ہوتے ہین دیوانہ قدمون سے لپٹ کر رونے لگا امیر نے فرمایا رونے کا کیا باعث ہی دیوانے نے کہا آقاے نامدار سامنے کوہ بلور ہی اشفاق مردم در

نامے پہلوان کہ اپنے زمانے کا رستم ہی ہمیشہ قزاقی کرتا ہی مین اُسکی دختر پر عاشق ہون کہ نام نامی اُسکا یاقوت گہر دندان ہی یہی آپ کے غلام کے واسطے خرابی کا سامان ہی میرے باپ نے پیغام دیا تو اُسنے جواب دیا کہ دیوانے کے ساتھ شادی نہ کرونگا مین ناچار ہوا لشکرکشی کرکے گیا اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا آپ میرے آقا ہین اور اپنی مصیبت کس سے کہون آپ اس مشکل کو آسان کیجیے امیر نے فرمایا کہ مین ضرور چلونگا دیوانے نے ایک چیخ ماری کہ کئی ہزار دیوانے حاضر ہوے اُن سب کو لیکر صاحبقران چلے بعد قطع منازل و طے مراحل سامنے کوہ بلور کے پہونچے اشفاق کو خبر ہوئی کہ دیوانہ کسیکو اپنا مددگار بنا کر لایا ہی اشفاق نے اُسی وقت بارہ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور قلعے سے نکلا وہ وقت ہی کہ بیٹی اشفاق کی اپنے قصر بلند مین بیٹھی ہی کہ ایک کنیز نے آکر خبر دی کہ آپ کے والد لشکرکشی کرکے گئے ہین سُنا ہی کہ دیوانہ بلند خان صحرا نشین آتا ہی اور یہ بھی مین نے سُنا ہی کہ امیر کو اپنے ساتھ لایا ہی اُنھین سے زیرہ ہوا ہی اُنسے سوال کیا ہی کہ معشوقہ دلوا دیجیے وہ ساتھ آئے ہین یہ سُنکر یاقوت گہر دندان طرف صحرا کے دیکھنے لگی کہ دیکھا صحرا سے گرد اُڑی آگے آگے سب کے صاحبقران ایک وہ دیوانہ نوجوان سبزہ رنگ بیباک وچست وچالاک سنہرا طوق گلے مین پہنے ہوے لباس چاک چاک زنجیرین کمر مین بندھی ہوئی دو ہزار دیوانے چوبدستین کاندھون پر جست وخیز کرتے ہوے آتے ہین ملکہ نے جو دیوانے کو دیکھا بیتاب ہوگئین فرماتی تھین صاحبو نام تو دیوانہ ہی مگر ہوشیارون سے بہتر ہی دیکھو کس شوکت سے آتا ہی یہ کہکر چپکے چپکے یہ اشعار عاشقانہ بیقرار ہوکر پڑھنے لگی

نظم

جان عاشق کسنے لی کوئی رسوا ہو گیا	تمنے مارا نام بیچاری قضا کا ہو گیا
اسکا رونا کیا کہ سو ٹکڑے کلیجا ہو گیا	ہان ستم ہوگا اگر خون تمنا ہو گیا
کب یہان ٹھہرا اگر آبھی گیا وہ بے وفا	دل ہمارا ہجر مین قاصد تمھارا ہو گیا
جان نثاری کا ہمارے جعل سازبکا ترے	عاشقون مین شہرہ معشوقون مین چرچا ہو گیا
گر پڑا یون تھا اگر دل کو مین اُنکے سامنے	وہ بھی یہ کہتے ہوے دوڑے اسے کیا ہو گیا
آہی جاتا ہی لبون تک ضبط کیونکر سے کرین	شکوہ دلبر بھی کیا اپنا کلیجا ہو گیا
ہاے وہ کہنا کسی کا تم ہو دیوانے جلال	ہوش مین بھی تھے تو یاد آتے ہی سودا ہو گیا

ملکہ بہت بیقرار ہین دیوانے نے بارگاہ استاد گرامی صاحبقران داخل بارگاہ ہوے ایک طرف دیوانہ اُترا ساتھ والون کے غلغلے دیوانے بیچین و بیقرار ہو رہے ہین کوئی چوبدست اُٹھا کر کہتا ہو کہ ہمارے آقا کا دشمن کہان ہو دوسرا کہتا ہو میدان مین سمجھ لینگے بعضے ناچ رہے ہین بعضے زنجیرین ہلا رہے ہین مگر اشفاق نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے تیاریان ہونے لگین امیر نے بھی دیوانے سے کہا کہ تم بھی طبل جنگی بجواؤ دیوانہ باہر نکلا چوبدستون کو درختون پر دیدے مارتا ہو سب دیوانے دوڑے پوچھا اے افسر یہ کیا معرکہ ہو دیوانے نے کہا کہ آقاے سُرخ نے طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہو لہذا لڑا کر رہا ہون یہی طبل جنگی بجنے کی صورت ہو صاحبقران نے بارگاہ سے نکلکر منع کیا کہ او دیوانے یہ کیا کر رہا ہو دیوانے نے جھلا کر کہا واہ آقاے سُرخ آپ ہی حکم دیتے ہو اور پھر منع بھی کرتے ہو ایک چوبدست مار دونگا یہ کہکر جھپٹا چوبدست لگائی صاحبقران نے چوبدست تھام لی اور چھینکر پھینکدی دیوانہ لپٹ پڑا امیر نے ایک دو تھپڑ مارے اور ہاتھ تھام لیا دیوانے نے ہرچند زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹے ناچار ہو کر رونے لگا کہا آقاے سُرخ معاف فرمایئے اب طبل جنگی نہ بجاؤنگا صاحبقران نے نقارہ نوازون کو حکم دیا تب طبل جنگی بجا دیوانہ حیران حیران دیکھا کیا سر جھکا کر کہتا تھا کہ آقاے سُرخ بڑے نامنصف ہین پہلے ہی کہا ہوتا کہ نقارہ بجواؤ مین وہی بجوا دیتا خیر جو اُنکی خوشی اب تو ہم اُنکے ساتھ ہین جسدن غافل پاؤنگا مار ڈالونگا مگر ملکہ یاقوت گہر دندان قصر سے یہ سب معرکہ دیکھ رہی تھی کنیزون سے کہتی ہو کہ دیکھو صاحبو کیا آقا مہربان ہین حقیقت مین یہ بڑا دیوانہ ہو جو بات کرتا ہو اُس سے دیوانہ پن پیدا ہو مگر آقاے نامدار کیا مہربانی فرماتے ہین مجھ بدنصیب کے واسطے کشت و خون ہوگا واللہ کو کون سمجھائے کہ فساد نہ کیجیے کاہے کو سنین گے اب تو لشکر کشی کر کے وہ آگئے مگر مین چاہتی ہون کہ کشت و خون نہ ہو بارہ بجے تک کنیزون سے باتین کیا کی جبکہ زلف لیلاے شب کمر سے گذری کنیزون کو ملکہ نے ہٹایا کمند نکالکر پھینکی اور قصر سے اُتری ٹہلتی ہوئی قریب دیوانے کے پہونچی ہاتھ جسم پر رکھکر جگایا دیوانے نے آنکھین کھولکر جو معشوق کو دیکھا رونے لگا یاقوت نے کہا او دیوانے مین تیرے لیے نکل آئی اب نکل چل مین تیرے ساتھ ہون ایسا نہ ہو کہ صبح کو آفت برپا ہو دیوانہ خوشی خوشی بیٹھ گیا کہا میرے کاندھے پر سوار ہو جاؤ یاقوت نے کہا مین تیرے ساتھ ساتھ چلونگی دیوانہ و یاقوت گہر دندان ایک طرف چلی یہ تو

دونون طرف صحرا کے جاتے ہین کہ اِنکا ذکر تحریر کرونگا لیکن صبح کو قصر مین آئین ملکہ کو نہ پایا بیقرار ہوئین
سارے محل مین تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو آپس مین صلاح کی کہ چلکر اِنکے باپ سے اطلاع کرو یہان
اشفاق لباس پہن رہا ہی ہتھیار جسم پر لگا رہا ہی کہ کنیز بھی آکر پہونچی آتے ہی اطلاع کی کہ حضور آپکی
صاحبزادی کا پتہ نہین ایک کمند پشت محل پر پڑی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُسی کمند سے اُتر گئین یہ سُنکر اشفاق
بہت جھلایا دس پانچ سوارون سے کہا کہ تم آگے بڑھو اگر ملجائے تو روکنا اور قتل کر ڈالنا مین بھی
آتا ہون گھرم خرس طینت کہ دس بیس سوارون کا افسر ہی پندرہ سوار ساتھ لیکر چلا یہان یاقوت
و دیوانہ کوس دو کوس نکلکر ایک نخل کے سایے مین ٹھہرے ہین یاقوت کہتی ہی کہ نکل چلو آگے بڑھو
ایسا نہو کہ کوئی تعاقب مین آتا ہو تو باعث خرابی ہو دیوانہ لپٹا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ اَی نرگس مین
تیرے لیے بیقرار تھا آج آرزو پوری ہوئی جو کوئی تعاقب مین آویگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا
یاقوت ہرچند کہہ رہی ہی مگر دیوانہ نہین بڑھتا مسخرہ پن کر رہا ہی یاقوت عاجز ہو رہی ہی جی مین کہتی ہی
عجب وحشی کا ساتھ ہوا دیکھیے اِسکے ساتھ کیونکر گذرے اور کیا انجام کرے اسکے ساتھ زندگی دشوار
ہو جائیگی مگر تقدیر مین ہماری اسی کے ساتھ پھوٹی ہی بسر کرنا ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے
گرد اُڑی گھرم خرس طینت جو چلا تھا پندرہ سوار اُسکے ساتھ تھے دور سے یاقوت کو دیکھا
سوارون سے اِشارہ کیا کہ اِن دونون کو گھیر لو سوار چلے گھرم نے گینڈا بڑھایا دیوانہ یہ کہکے
بڑھا کہ او خرو منڈے آ تو ایک ہی وار مین پر اُٹھا کر دونگا گھرم تلوار کھینچکر بڑھا دیوانہ نے
چوبدست اُٹھائی گھرم چاہتا تھا کہ قریب پہونچون تو وار کرون مگر دیوانے نے بڑھکر چوبدست
لگائی اول گینڈے کا سر پھٹا گھرم کو دے پڑا دیوانے نے دوسرا ہاتھ مارا کہ گھرم کا خاتمہ ہوا
ہڈیان وغیرہ ٹوٹ گئین سوارون نے جو دیکھا کہ افسر مارا گیا سب بھاگے یاقوت نے کہا
اب خبر ملگئی بھاگ چلو کسی پہاڑ مین چلکر چھپو دیوانے نے کہا مین نہ چھپونگا آقاے سرخ کو خلاف
گذریگا بلکہ اب لشکر مین چلو تمکو اپنی بارگاہ مین رکھونگا یاقوت نے کہا اسمین خرابی ہوگی دیوانے
نے کہا وہان آقا موجود ہین وہ مدد کرینگے ہرچند یاقوت نے کہا مگر دیوانے نے نہ مانا کہا پلٹ
چلو مگر اشفاق مردم در غصے مین بیٹھا ہوا ہی کہہ رہا ہی کہ بڑی بدنامی کی بات ہی کہ بیٹی نکلگئی اور مین
کوشش نہ کرون کہ وہ سوار آکر پہونچے کہا حضور گھرم مارا گیا ہم لوگ خوف سے دیوانے کے

بھاگ اُسنے وہ دیوانہ زبردست ہی اشفاق سوار ہوا فوج کو ساتھ لیکر چلا تھوڑی دور گیا تھا
کہ دیکھا دیوانہ آتا ہی اور پیچھے پیچھے یاقوت گھر وندان ہی للکار کر آواز دی کہ او گیسو بریدہ تو
دیوانے کے ساتھ جنگل مین پھر رہی ہی دیوانہ چوبدست ہلاتا ہوا بڑھا اور للکار کر آواز دی کہ او
خردمند تُو کہان آیا ہی اشفاق نے پلٹ کر فوج کو اشارہ کیا چہار طرف سے فوج نے
دیوانے کو گھیر لیا مگر دیوانہ جسے چوبدست مار دیتا ہی اُسے پرا اٹھا کر دیتا ہی بڑی جانبازی سے
لڑ رہا ہی لیکن صاحبقران زمان بارگاہ مین بیٹھے تھے کہ ہرکارے نے خبر دی کہ دیوانے کے
ساتھ معشوقہ اُسکی بھاگی تھی دیوانہ راہ مین گھر گیا اشفاق نے جاکر گھیرا ہی صاحبقران یہ سُنکر
اپنے مقام سے اُٹھے پشت مرکب پر سوار ہوے اور طرف صحرا کے چلے اُسوقت پہونچے
کہ دیوانہ گرفتار ہو چکا ہی اہل فوج چاہتے تھے کہ یاقوت کو بھی گرفتار کرین مگر یاقوت بیقرار
ہو ہو کر دعائین مانگ رہی ہی کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم اس آفت سے نجات دے مجھ
مظلومہ کو بچالے کہ تیر دعا یاقوت کا بدرجہ اجابت پہونچا سامنے سے گرد اُڑی دیکھا کہ امیر
با توقیر گھوڑا اسرپٹ اُڑاے ہوے آتے ہین اور وہین سے نعرہ کیا کہ او اشفاق خبردار
عورت پر ہاتھ نہ ڈالنا ورنہ آفت برپا کرونگا یاقوت نے جو امیر کو آتے ہوے دیکھا فورًا
سوارونکو اشارہ کیا وہ تیر مارنے لگے مگر دیوانہ کہ بندھا ہوا ہی زنجیرین ہلانے لگا امیر لڑتے ہوے اول
قریب یاقوت اُسنے یاقوت نے رکاب تھام لی امیر تلوارین مارتے ہوے قریب دیوانے
کے پہونچے اور آکر زنجیرین کاٹین نگہبان چھوڑ کر بھاگ گئے امیر نے دیوانے کو رہا کیا اب
جو دیوانہ چھوٹا اور صاحبقران کو لڑتے ہوے دیکھا ایک درخت اُکھیڑ لیا زمین پر اُسکو مارا
شاخین اُسکی ٹوٹ گئین ٹُنڈ و کا ہاتھ مین لیکر ہلاتا ہوا چلا جسپر ہاتھ مار دیا اُسکو پیوند خاک کیا مگر
اشفاق نے جب دیکھا کہ دیوانے نے خوب جنگ کی سب سوار بھاگتے پھرتے ہین اشفاق جو
مقابلہ صاحبقران مین آیا ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے وار روک کر ہاتھ مارا کہ سر اشفاق کا زخمی
ہوا مگر امیر نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا کہ ای اشفاق اب جاؤ جاکر اپنا علاج کرو جب صحت پانا
پھر مقابلہ کرنا اشفاق کو غنیمت ہوا ناچار ہو کر پلٹا صاحبقران دیوانے و یاقوت کو ساتھ لیکر
لشکر مین آئے دیوانہ معشوقہ کے ساتھ ہی کبھی بلائین لیتا ہی کبھی گرد پھرتا ہی امیر نے فرمایا او

دیوانے نے نکاح تو کر لے پھر وصل ہوگا ابھی تو مجاز نہین ہی کہ اسکو ہاتھ لگانے گناہ ہوتا ہی دیوانے نے کہا ای آقاے سرخ آپ ہی نکاح پڑھ دیجیے صاحبقران بارگاہ مین دیوانے کی آکر بیٹھے ایجاب قبول کرا کے عقد پڑھا اور فرمایا اب ہوشیار رہنا کہ اشفاق مایوس ہوکر گیا ہی مگر اشفاق جو دربار مین گیا امرا نے پوچھا ای شہنشاہ پہلوانان کیا ہوا اشفاق نے سب کیفیت بیان کی عیار اسکا شب گرد خرامی اپنے مقام سے اٹھا عرض کی یا شہنشاہ اگر حکم ہو تو ملکہ یاقوت کو گرفتار کر لاؤن اشفاق نے کہا ای شب گرد اگر یہ کام تو نے کیا تو مین بہت خوش ہونگا شب گرد یہ سنکر اٹھا باہر آیا اور طرف لشکر صاحبقران کے چلا ایک ضعیفہ کی شکل بنکر لشکر مین پہونچا دیکھا وہی دیوانہ لشکر مین شلنگین لگا رہا ہی اور چوبدست ہلاتا ہی ساتھ والون سے کہتا ہی کہ آج تو مین نے نرزک سے بڑے فرے اڑائے دیوانے کہ رہے ہین کہ آقا ہمکو بھی شریک کیجیے دیوانہ کہتا ہی مقدمہ معشوق مین تمکو مین نہ قبول کرونگا مگر شب گرد یہ سب باتین سنا کیا پشت بارگاہ پر آیا ایک گوشے سے نقب دینے لگا نقب کھودتے کھودتے گوشۂ بارگاہ مین پہونچا زمین سے نکلا دیکھا کہ یاقوت سو رہی ہی اپنے قریب آکر یاقوت کو بیہوش کیا پشتارہ باندھکر لے بھاگا بھاگا ہوا جاتا ہی قضاے کار مہتر برق فرنگی جنگل مین پھر رہا تھا کہ سامنے سے دیکھا ایک عیار پشتارہ بردوش آتا ہی سوچا کہ لشکر سے صاحبقران کے آتا ہی کیا عجب ہی کہ کسی پر دست انداز ہوا ہو یہ سوچکر ایک گوشے مین چھپا کمندین خس پوش کردین شب گرد پھرتا ہوا کمندون کے قریب آیا برق نے شیر کی آواز دی شب گرد ڈرکا برق نے جھٹکا مارا شب گرد گرا برق نے نکلکر حباب مارکر اسکو بیہوش کیا پشتارہ کھولکر جو دیکھا ملکہ یاقوت گمرد نژاد کو پایا برق نے یاقوت کو ہوشیار کیا یاقوت نے اپنے کو صحرا مین پایا برق سے پوچھا کہ مہتر صاحب مین یہان جنگل مین کیونکر آئی برق نے کہا یہ عیار تمکو لیے جاتا تھا مین نے اسکو گرفتار کرکے بیہوش کیا اب تم تو لشکر مین جاؤ مین اسکی شکل پر جاکر عیاری کرون شاید کوئی مطلب نکلے کہ سامنے سے زنجیرون کی آواز آئی دیکھا دیوانہ کلیجہ پکڑے ہوے آتا ہی معشوق کو دیکھکر کودنے لگا کہتا تھا کیون او نرزک تو یہان کیونکر آئی یاقوت نے سب حال بیان کیا کہ مجھکو عیار لیے جاتا تھا برق نے رہا کیا طرف لشکر کفار کے گیا ہی دیوانہ معشوقہ کو ساتھ لیکر پلٹا مگر مہتر برق فرنگی بشکل شب گرد بارگاہ مین اشفاق

سے آیا اشفاق نے پوچھا کہ کیون منتر صاحب کیا کیا برق نے کہا مین پتہ لگا آیا ہون کل لے آونگا اشفاق نے کہا کیا پتہ لگا آئے ہو برق نے کہا اُسکے رہنے کا مقام دریافت کر لیا کل جاکر لاونگا مگر اب علٰحدہ چلیے مین کچھ رازکی باتین کہونگا اشفاق اپنے مقام سے اُٹھا تنہا خیمے مین برق فرنگی اشفاق کو لیکر آیا برق نے باتین کرتے کرتے اشفاق کو بیہوش کیا اور اشفاق کو ایک صندوق مین بند کیا اور آپ اُسکی شکل بنکر باہر آیا تخت پر آکر بیٹھا کہا مین جاتا ہون جاکر حمزہ کو گرفتار کر لاؤن یہ کہکر برق اُٹھا رفیقون نے کہا کہان جائیگا ایسا نہ ہو کسی آفت مین مبتلا ہو جائین آپ بخوبی واقف ہین کہ صاحبقران بہادر بے نظیر ہین ایسا نہ ہو کہ آپ اُنپر غالب نہ آئین برق نے کہا مین سمجھ لونگا تم لوگ لشکر سے خبردار رہو مین ابھی آتا ہون یہ کہکر سب کو بخوبی سمجھایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر چلا راہ کو طے کر کے لشکر صاحبقران مین پہونچا صاحبقران نے خبر سُنی کہ اشفاق آتا ہے صاحبقران زمان نے فرمایا کہ استقبال کر کے لاؤ چند سردار گئے اشفاق اندر آیا برق کو منظور ہے کہ صاحبقران کو سمجھا کر پلٹ جاؤن لندھور کو جو آتے ہوے دیکھا صاحب سلامت کر کے کہا اے دارائے ہند منم برق فرنگی مین نے اشفاق کو پکڑ لیا صندوق مین بند کر آیا ہون آج رات کو لشکر کفار کو شبخون مارنا اور مین اشفاق کو قتل کرونگا لندھور نے کہا اے برق مین نہین کہہ سکتا کہ صاحبقران یہ قبول نہ فرمائینگے اے برق فرنگی تم بخوبی مزاج سے آگاہ ہو کہ نامردی سے حریف کو مارنا نہین چاہتے لہذا اب تم یہین ٹھہرو برق نے کہا اے دارائے ہند خیال تو کرو کہ اُسنے عیار کو بھیجا تھا کہ یاقوت کو گرفتار کر کے لے گیا اگر مین نہ پہونچتا تو اُسکو دربار مین لے جاتا اشفاق سفلہ مزاج ہے نہین معلوم کیا کرتا مین نے اُسکو گرفتار کیا ہے اُسی کی شکل بنا کر اشفاق کو لیا اب وہ میرے قبضے مین ہے جیسا فرمائیے ویسا کرون لندھور نے کہا مین صاحبقران سے تو نہ کہونگا مگر ایک سردار کو بطور شبخون روانہ کرونگا وہ آکر شبخون مارے تم اپنا کام کر لینا ایسا نہ ہو کہ غافل ہو جاؤ برق فرنگی نے کہا مین ہوشیار رہونگا یہ کہکے برق پلٹا اپنی بارگاہ مین آیا تاج سر پہ رکھے تخت پر بیٹھا سرداروں نے پوچھا حضور براے گرفتاری صاحبقران گئے تھے کیا انجام ہوا برق نے کہا اب رات کو حال روشن ہو جائیگا اسوقت موقع نہ تھا یہ کہکر خاموش ہو رہا لندھور نے آکر عادل شیر دل کو حکم دیا کہ شب کو لشکر اشفاق پر شبخون مارنا تمھارا نعرہ ہوتے ہی لشکر بھاگیگا

عادل نے دو پہر رات گئے لشکر تیار کیا اور لشکر اشفاق پر نعرہ کرکے گرا خیمے مین آگ لگادی اور بازار مین لوٹ لین مگر برق جو اٹھا اسنے اشفاق کا سر کاٹا اور نکلکر بھاگا اہل فوج نے جو دیکھا کہ افسر ہمارا بھاگ گیا سب بھاگنے لگے عادل شیر دل پلٹ آیا مگر بیچ کو فراری ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے اشفاق کا بھائی اخلاق کرگدن سوار جو جنگل مین آیا بھائی کا لاشہ دیکھکر بیقرار ہوگیا کہتا تھا یارو میرے بھائی کو کسنے قتل کیا ہرکارون نے خبر دی کہ مہتر برق فرنگی نے نعرہ دیکر اشفاق کو قتل کیا اخلاق نے کہا جرأت سے تو صاحبقران کی بعید ہو اگر امیر کو آگاہ کیا جاے تو کیا عجب ہو کہ برق کو سزا دین وہ کسی پر شبخون نہین مارتے اور کسیکو دھوکے سے قتل کرنا نہین چاہتے اخلاق نے لاشہ اشفاق کا ایک چارپائی پر رکھا اور روتا پیٹتا سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی کہ اے شہریار مین آپ سے شکایت کرتا ہون آپ کا تو قانون ہو کہ آپ کسی کو دھوکے سے قتل کرنا نہین چاہتے بس اشفاق کو برق فرنگی نے کس حال سے قتل کیا اور آپ نے شبخون مارا امیر نے فرمایا مین اپنی بارگاہ سے نکلا بھی نہین آخر سوارون نے بیان کیا کہ ہمراہیان لندھور عادل شیر دل نے آپ کے نام سے شبخون مارا تھا امیر نے فرمایا تم جاکر آرام کرو کہ اشفاق مارا جاچکا ہم برق سے پوچھین گے اخلاق لاشہ اشفاق کا لیکر اپنے مقام پر آیا یہان امیر نے مہتر برق فرنگی کو بلایا اور پوچھا کیون اے برق تمنے اشفاق کو کیون قتل کیا برق نے کہا اسنے مکر سرکار کے ساتھ کیا مین نے اسکو گرفتار کیا اسکی شکل بنکر اشفاق کو قتل کیا امیر نے فرمایا ہمارا حکم نہین ہو کہ کسی پہلوان یا شاہ کو دھوکے سے قتل کرو تمنے خلاف ضابطہ کیا برق ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہ معاف فرمائیے امیر نے فرمایا کہ میرے قریب آؤ جیسے ہی برق قریب آیا صاحبقران نے ہاتھ تھام کر ایک جھٹکا مارا کہ برق منھ کے بل گرا برق کی اپنے ہاتھ سے مشکین باندھین اور مقبل سے فرمایا اس منفی کو پاس اخلاق کے لیجاؤ اور کہنا کہ معاوضے مین اپنے بھائی کے خون کے اسکو قتل کرو مقبل برق کو لیکر چلا برق فریاد کرتا ہو کہ اے سرداران نامی وائے پہلوانان گرامی مجھکو بچاؤ اخلاق قتل کریگا سب سردار افسوس کر رہے ہین مگر بخوف صاحبقران کوئی نہین بول سکتا جب مقبل برق کو لیکر باہر نکلا اور چالاک بن عمرو نے دیکھا دل بیقرار ہوگیا کہ اے چالاک غضب ہوا اگر اخلاق نے برق کو قتل کر ڈالا تو بڑی خرابی ہوگی بڑا عیار معقول ہو

کیسی کیسی عیاریان کین مگر صاحبقران نہین چاہتے کہ کافر کی بھی ہتک ہو یہ سوچتا ہوا چلا برق نے بہت
غل مچایا مگر لشکر مین کسی نے دخل نہ دیا مقبل برق کو لیے ہوے لشکر اخلاق مین آیا اخلاق بیٹھا ہوا
تھا کہ مقبل نے برق کو لا کر حوالے کیا اخلاق نے حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو مین ابھی اِسے
قتل کرونگا کیون اے برق یہ دن تمھین یاد نہ تھا صاحبقران بڑے عادل و منصف ہین ایسے عیار کو
یون حوالے کر دیا برق نے کہا اے اخلاق مین تو ایک حقیر ہون ہمارے اُستاد خواجہ نے آس
بن الوس کی جب ناک کاٹی ہے تب صاحبقران نے عمرو کا پاس نہ کیا اور گرفتار کر کے حوالے کر دیا
مجھے جسطرح چاہو قتل کرو جو مین نے خطا کی ہے اُسکا یہی بدلہ ہے کہ مین بھی قتل ہو جاؤن مگر اے اخلاق
مجھے تم جانتے ہو کہ مین جھوٹھ نہین بولتا مین نے اشفاق کو قتل نہین کیا ایک درہ کوہ مین چھپا
دیا ہے اگر مجھکو حکم دو تو اُنکو لے آؤن ورنہ اُسی مقام پر کوئی شیر یا بھیڑیا کھا جائیگا اخلاق نے کہا
اگر تم بھاگ جاؤ تو مین تمکو کیونکر پاؤن برق نے کہا کیا مین نے چوری کی ہے جو مین بھاگونگا آقا نے
گرفتار کیا تمکو دیدیا ہے اُنھین سے خطا معاف کراؤنگا پھر لشکر اسلام مین جاؤنگا تمسے بھی رسم رہا
اخلاق نے کہا اگر اشفاق کو زندہ لادو اور کہنا تمھارا سچ نکلے تو جو مانگوگے وہ دونگا برق نے
کہا مین ابھی لایا اخلاق نے کہا اے برق فرنگی اتنا خیال رکھو اگر بھاگ جاؤگے تو مین امیر سے
جا کر فریاد کرونگا وہ تمکو لشکر مین نہ رہنے دینگے برق نے کہا یہ تو مین خوب جانتا ہون کہ صاحبقران
میرا رہنا قبول نہ فرمائینگے مگر خدا اُستاد کو سلامت رکھے وہ خطا معاف کرائینگے یہ کہکے برق تڑپتا ہوا
چلا جنگل مین جا کر دیکھا کہ ایک گنوار آتا ہے جھپٹ کر اُسکو حباب مارا بیہوش کر کے ایک گوشے مین
لایا نخل سے باندھکر اُسکو ہوشیار کیا مگر صورت اُسکی اشفاق کی بنا دی جب وہ ہوشیار ہوا تو
صورت اپنی عجیب و غریب بنا کر کہ دو سر بہت سی آنکھین دو ہاتھ کاندھے پر اور کالی کالی صورت
بنا کر سامنے گنوار کے آیا اُس گنوار نے جو یہ صورت دیکھی کانپنے لگا پسینہ پسینہ ہو گیا برق نے کہا
او شخص تو نے مجھکو پہچانا اُسنے گھگھیا کر کہا گوسیان مین تو آپ کو نہین پہچانتا برق نے کہا نام ملک الموت
قدرت خداوند کا حکم ہوا تھا کہ اِسکی روح قبض کرو مجھکو تیرے حال پر رحم آیا مین نے تجھکو بصورت
اشفاق مردم ور بنایا مین تجھکو لیے چلتا ہون تخت نشین ہونا مگر خبردار جو کوئی پوچھے کیا نام ہے
تو اشفاق مردم ور بتانا ہمیشہ سلطنت کیا کرنا اگر کسی سے مقابلہ پڑے تو بھاگ کر اپنی جان بچانا

ایسا نہو کہ جان پر بنے بخوبی سمجھا کر برق اُس گنوار کو لے چلا راہ مین سنس سنس کے باتین کرتا ہوا
کہتا ہوا کہ ای اشفاق تمنے بڑی تکلیف اُٹھائی اشفاق نقلی جواب دیتا ہو کہ آپ کی عنایت شرط ہو
برق فرنگی باتین کرتا ہوا سامنے اخلاق کے لایا اخلاق نے جو بھائی کو دیکھا اُٹھکر لپٹ گیا مگر
دیکھتا ہو کہ بھائی کا قد چھوٹا تھا بڑا کیون ہوگیا رنگت بھی خلاف معلوم ہوتی ہو برق نے جو دیکھا کہ
اخلاق حیران حیران دیکھ رہا ہو بڑھکر کہا ای شہنشاہ آپ کو یہ حیرت ہوگی کہ قد انکا کیون بڑا ہو
چونکہ اِنکا پیمانۂ عمر لبریز ہوچکا تھا اور سر رشتۂ حیات منقطع ہوا تھا سامری نے اپنا ہاتھ پھیرا انکا قد بھی
بڑھگیا اور عمر بھی بڑھی اب یہ کئی سو برس جئین گے مگر مین اُمیدوار ہون کہ مجھکو نوکر رکھ لیجیے یہ سُنکر
اخلاق نے کہا ای معتبر برق فرنگی تمھارا گھر ہو بیٹھو رہو برق رہنے لگا اشفاق نقلی تخت پر بیٹھا ہو
اُمرا و وزرا انتظام کر رہے ہین اخلاق لشکر کا منتظم ہو مگر ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی
کہ برق نے جاکر یہ فتور کیا ہو کہ اب اخلاق کا معتبر ہو صاحبقران نے فرمایا وہ بڑا مکار و غدار ہو اُسنے
اپنا رنگ جما لیا کہ چالاک اپنے مقام سے اُٹھا ہاتھ باندھکر سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی
ای شہریار برق فرنگی نے خوب رنگ جمایا ہو آپ اپنی جلالت کر چکے کہ برق ایسے عیار کو باندھکر دیدیا
مگر اُسنے اپنا رنگ جمایا اب اگر مناسب ہو تو خطا اُسکی معاف کیجیے صاحبقران غصے مین بیٹھے تھے
فرمایا کہ چالاک کو نکالدو مقبل نے جب چالاک کو نکالا تب کل اہل دربار تھرا گئے اور ہر ایک کا
قول تھا کہ اب چالاک کا آنا دشوار ہو لوگون نے کہا خواجہ عمرو آکر صفائی کرا دینگے لندھور کے
مُنھ سے نکلا کہ آقا سے نامدار عمرو کے فرزند کو نکلوا دیتے ہین خواجہ آکر شکایت کرینگے اگر
مناسب ہو تو چالاک کو بلوا لیجیے صاحبقران نے فرمایا دارا سے ہند تمکو غیرت نہین آتی کہ اسوقت
مین شبخون مارا لندھور نے کہا آقا سے نامدار مین تو نہین گیا مگر البتہ عادل شیردل نے جاکے
میرے نام کا نعرہ کر دیا یہ مشہور ہوا کہ جانشین صاحبقران نے شبخون مارا ہرچند کہ برق نے مجھسے
کہا تھا مگر مین نے قبول نہین کیا صاحبقران نے فرمایا کہ عادل شیردل سے کہو کہ ہمارے لشکر سے
نکل جاے اور شبخون مین جو ساتھ گئے تھے وہ بھی عادل کے ساتھ جائین لندھور نے شرماکر سر
جھکا لیا مقبل نے بڑھکر عادل شیردل سے کہا کہ اب تم اُٹھ جاؤ دربار مین تمھاری جگہ نہین ہو
عادل شیردل شرماکر اُٹھا باہر آکر پانچ ہزار جوانون کو ساتھ لیا اور ایک صحرا مین جاکر اُترا اُس

بیابان مین ایک پہلوان رہتا تھا کہ ابہام خارا شکن اُسکا نام ہی اُسنے جو خبر سُنی کہ ایک جوان حیری صحرا مین آکر اُترا ہی چالیس ہزار جوانون کو ساتھ لیکر عادل کے مقابلے مین آیا داراب کلبرگی عیار لندھور کا عادل کے ساتھ آیا ہی اور افسوس کر رہا ہی کہ ای عادل تمسے وہ خطا ہوئی ہی کہ صاحبقران معاف نکرینگے مگر خواجہ بخیر و عافیت پلٹ کر آئین انکو مزاج مین صاحبقران کے بہت دخل ہی کیا عجب ہی کہ وہ یہ کیفیت تمام سنکر فیصلہ کرا دین مگر صاحبقران کو بہت ناگوار ہوا کہ ایک بندۂ خدا کو بیوجہ قتل کیا شاید مسلمان ہوتا چالاک اور برق بھی پاس عادل کے آئے ہین کہ ہرکارون نے خبر دی ابہام خارا شکن چالیس ہزار فوج سے آیا ہی عادل نے کہا کیا پروا ہی فوج کے زیادہ ہونے سے کیا ہوتا ہی میدان مین جب مقابلہ پڑیگا تو سمجھ لونگا برق نے کہا ای عادل اگر حکم دو تو اُسکی مشکین باندھکر لاؤن عادل نے کہا برق ایک مرتبہ تمہارا کہنا ماننے سے مغضوب بارگاہ صاحبقران ہوا اب میدان مین سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے آکر عادل کو خبر دی کہ ابہام نے طبل جنگی بجوایا ہی عادل نے بھی نقارۂ رزمی بجوایا تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر وہ وقت آیا کہ ستارۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا

نظم

اُڑا آشیانے سے طاؤس نور
سپہ کی علامت سپیدا ہوا
کہ پہلے کیا زاغ شب کو شکار

وہ طاؤس مشرق کا تھا بادشاہ
نشان آگے آگے خطِ صبح کا

یکایک ہوا وان سحر کا ظہور
بہت گرم خو اور روشن نگاہ
کیا دبدبہ خلق پر آشکار

دونون لشکر میدان مین آئے ابہام میدان مین نکلا عادل شیر دل مقابلے مین پہونچا بعد رد و بدل آپس مین نیزہ چلا عادل نے نیزہ ابہام کا نکالا ابہام نے تلوار کھینچی عادل سپر کو سر کی پناہ کرکے آگے بڑھا منظور یہ تھا کہ تلوار چھین کر لپٹ پڑون مگر گینڈے نے سکندری کھائی سپر ہاتھ سے ہٹی عادل زخمی ہوے چالاک وغیرہ آکر عادل کو ہٹا لے گئے ابہام گینڈے کو مہمیز کرنے لگا چونکہ لشکر اسلام قریب تھا داراب نے جاکر لندھور کو خبر سُنائی کہ عادل زخمی ہوا ابہام بلبلا رہا ہی لندھور نے کہا مین کیا کرون مین اُنکی مدد کو نہین جاسکتا مگر فرہاد خان بکیفری بیٹا لندھور کا اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ ہم تو جاکر اپنے بھائی کی مدد کرینگے اگر صاحبقران بارگاہ مین نہ آنے دینگے ہم بھی اُسی مقام پر رہین گے یہ کہکر باہر نکلا اور گرگدن مست پر سوار ہوکے چوبدست گران سنگ کاندھے پر رکھکر طرف صحرا کے روانہ ہوے

اسوقت پہونچے کہ ابہام پکار رہا ہو کہ اے فرقۂ خدا پرستان و اے نبرد ستان کوئی میرے مقابلے مین
مین آتا کہ آواز آئی او بیحیا مین تیرے مقابلے مین آتا ہون کیون اسقدر زیادہ بلبلاتا ہو ساتھ والون
نے عادل کے دیکھا کہ فرہاد خان گینڈے کو اڑاتے ہوے آتا ہو اور مقابلہ ابہام مین پہونچے
ابہام نے ہاتھ تلوار کا مارا فرہاد خان نے چوبدست پر روکا روک کر وار کیا چوبدست جو پڑی ابہام
نے سپر آگے کی مگر چوبدست جو پڑی ابہام کا ہاتھ کانپا سپر سر پر آئی سر گردن مین گردن سینے مین اور
سینہ شکم مین ایک تھالہ خون کا معلوم ہوتا تھا فرہاد خان مارکر ابہام کو فوج پر جا پڑا املا زمان
عادل بھی پہونچے مارکر سب کو بھگا دیا سب کو شکست دیکر فرہاد خان نے مال و اسباب لٹوا لیا اور
بفتح و فیروزی پلٹے آکر عادل سے ملاقات کی کہا بھائی صاحب آپ نے کیون تکلیف فرمائی ایسا
نہ ہو کہ صاحبقران کے خلاف ہو فرہاد نے کہا ہم ملازم قدیم ہین جو چاہین ہمکو سزا دین مگر افسوس
یہ تھا کہ بھائی کا لشکر تباہ ہوتا ہو کیونکر نہ آتے اگر اس خطا پر صاحبقران ہمکو نکالدینگے تو ہمکو قبول ہو
کیا عجب ہو کہ والد نامدار پر بھی خفگی ہو یہ کہکر فرہاد خان پلٹے یہان ہرکارے نے صاحبقران کو پرچہ
دیا کہ فرہاد خان نے جاکر ابہام خارہ اشگن کو مارا اور عادل شیردل کی مدد کی اب لشکر مین
آتے ہین صاحبقران نے فرمایا اے مقبل جاکر فرہاد خان کو روک دو کہ ہمارے لشکر مین نہ آئین مقبل
نے کنارے پر لشکر کے جاکر فرہاد خان کو روکا فرہاد خان نے کہا اے مقبل انصاف کرو کہ بھائی قتل
ہوتا تھا مین کیونکر مدد کو نہ جاتا مجھکو صاحبقران کے سامنے لے چلو مین عذر کرونگا مقبل نے کہا یہ
حکم نہین ہو یہی ارشاد فرمایا ہو کہ فرہاد خان کو جاکر روکو جنکی مدد کو گئے تھے انھین کے پاس رہو
فرہاد خان ناچار پلٹا بارگاہ عادل مین آیا عادل نے پوچھا کیا ہوا فرہاد خان نے کہا مین بھی مثل
تمھارے نکالا گیا اب تمھارے ساتھ ہین جو کہو وہ بجالائین عادل نے کہا بھائی یہ تمھارا گھر ہو میری
آنکھون پر رہو مین خدمتگزاری کرونگا بلکہ تمھارے آنے سے تسکین ہوئی کوئی افسر کلان نہ تھا
اب مجھے تسکین و ڈھارس ہوئی کہ آپ سرپرست ہین غرض مراد یہ ہو کہ فرہاد خان و عادل اسی
مقام پر رہے یہ خبر ہرکارون نے شنکال کو پہونچائی کہ دو سردار حمزہ کے اور دو عیار نکالدیے
گئے صاحبقران کے لشکر مین انتشار ہو شنکال طرف وزیرون کے پلٹا وزیر کامل کہ دست راست
پر بیٹھا ہو اسنے سر جھکایا شنکال نے کہا اے آہوان صحرا النورد یہان سے جاؤ اور دونون سردار

جو بارگاہ سے حمزہ کی نکالے گئے ہین انکو گرفتار کر لاؤ صحرا نورد اٹھا کہا ہین ابھی لایا صحن بارگاہ مین آکر سحر کیا کہ بازوون پر پر پیدا ہوے اُڑتا ہوا چلا یہان وہ وقت ہی کہ عادل و فرہاد خان کرسیون پر بیٹھے ہین کمیدان رسالدار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہی کہ دیکھیے ہم لوگون کی صفائی کیونکر ہو یقین ہی خواجہ آکر اس مقدمے کو صاف کرین انکو مزاج مین صاحبقران کے دخل ہی ایسے وقت کہین گے کہ صاحبقران قبول فرمائین کہ آسمان پر برق چمکی اور صحرا نورد بارگاہ مین آیا اکڑتا ہوا سامنے پہونچا اور دونون جوانون کو اُٹھا لیا اور منھ سے دھوآن چھوڑا کہ بارگاہ مین اندھیرا ہو گیا سب سردار گھبرانے لگے اور صحرا نورد لیکر چلا گیا اور سامنے شنکال کے لایا بڑا ناز کرتا تھا کہتا تھا کہ بارگاہ مین گھس گیا دونون کو اُٹھا لایا کوئی معترض نہ ہوا مشہور رہی کہ مسلمان ساحر کو مار ڈالتے ہین مگر میرے مقابلے مین کوئی نہ اُٹھا شنکال نے کہا ای صحرا نورد صاحبقران یا بادشاہ کو لاؤ تو البتہ معلوم ہو صحرا نورد نے کہا ابھی جاتا ہون اور حمزہ کو لاتا ہون یہ کہکر صحرا نورد چلا ایسا جوش مین تھا کہ لشکر مین ٹہلتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا پہلوان عادی جو بیٹھے تھے اُنھون نے آواز دی کون آتا ہی یہ دربار صاحبقران ہی صحرا نورد نے نعرہ کیا کہ مین آیا ہون صحرا نورد او درگہ سالار چپکا بیٹھا رہ زبان نہ ہلانا ورنہ دیوانہ بنا دونگا عادی خاموش ہو گئے صحرا نورد اندر پہونچا دیکھا صاحبقران دنگل شوکت پر بیٹھے ہین اور گرد سرداران نامی مثل لندھور و مالک و بہرام وغیرہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین صحرا نورد نے صاحبقران پر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی صاحبقران نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا سب آگ موقوف ہو گئی صحرا نورد نے ہاتھ سے اشارہ کیا ہوا ٹھنڈی چلی مگر امیر پر تاثیر نہ ہوئی صحرا نورد سمجھا کہ مین نے سحر کیا اب ہاتھ پانون بیکار ہو گئے ہونگے بڑھا کہ صاحبقران کو اُٹھا لون جیسے ہی اپنے قریب آکر ہاتھ بڑھایا امیر نے کلائی تھام کر ایک تمانچہ مارا کہ سر صحرا نورد کا اُڑ گیا مگر یہان فرہاد خان و عادل دربار مین شنکال کے بیٹھے تھے سحر مین صحرا نورد کے مبتلا تھے جب یہان صحرا نورد مارا گیا اُن دونون کے اوپر سے سحر اُتر گیا دونون جوان نعرہ کر کے اُٹھے کئی ساحرون کو چیر کر پھینکدیا اُنکے مرنے کا اندھیرا ہوا اُس اندھیرے مین یہ دونون جوان لڑتے ہوے باہر نکلے باہر ساحرون نے گھیرا اور سحر کر کے گرفتار کر لیا کشان کشان سامنے شنکال کے لائے شنکال نے کہا بڑا غضب ہوا میرا وزیر مارا گیا مین منع کرتا تھا کہ حمزہ کو لینے نہ جا مگر وہ ان دونون کو لاکر ایسا مغرور ہوا کہ آخر کو

مارا گیا اے چالاک جادو لیجا کر انکو اس مقام پر قید کر و جہان سلماسے مہر جمال و جہانگیر قید ہین اور ملکہ بیٹھے ہین کہ فرہاد خان اور عادل شیر دل آکر پہونچے اور اسی قید خانے مین آکر قید ہوے جہانگیر نے پوچھا اے فرزند لندھور و اے عادل شیر دل تم کیونکر قید ہوے دونون نے بیان کیا کہ صاحبقران ہمسے ناخوش ہوے برق نے یہ سارا فساد برپا کیا اور ایک ساحر ہمارے دربار سے ہمکو لے آیا ہمنے سنا ہے کہ وزیر شنکال ہمکو لے آیا تھا مگر وہ دربار مین صاحبقران کے جاکر مارا گیا تب ہم لوگ رہا ہوگئے تھے اور دربار شنکال سے نکل گئے تھے مگر باہر جاکر قید ہوے ساحرون نے سحر کیا ہمارے ہاتھ پانون بیکار رہے مگر خدا کا شکر کرتے ہین کہ قبلہ و کعبہ سے جدا ہوکر جنگل مین رہتے ہین کیا کیا جفائین سہتے ہین اس حال سے یہ رنگ ہمارے واسطے بہتر ہے کہ ہم قید مین رہے آقا رہا کرینگے صفائی بھی ہوجائیگی یہ لوگ تو قید خانے مین ہین کہ ذکر انکا تحریر ہوگا مگر صاحبقران زمان نے اول مکتوب منگایا کہ جو خواب مین مرحمت ہوا تھا اسکو جو دیکھا تو یہ مضمون نکلا کہ اول کوہ بیستون کی سیر کیجیے اسکی فتح کے بعد قلعہ طلسمی ملیگا تب اسمین داخلہ ہوگا صاحبقران یہ حکم دیکھکر طرف کوہ بیستون کے چلے بیستون جادو اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ ایک زاغ نے آکر کانون کانون کی بیستون نے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ طلسم کشا اسطرف آتا ہے کوئی ہم مین ایسا ہے کہ جاکر صاحبقران کو روکے اور اسطرف نہ آنے دے یہ سنتے ہی قبلاس سپرگردان اپنے مقام سے یہ کہکر اٹھا کہ جاکر اول لشکر حمزہ کو تباہ کرون اسکے بعد حمزہ کو روکون قبلاس نے اول ایک آہو بناکر چھوڑ دیا اور کہا جاکر حمزہ کو بھٹکانا اور آپ طرف لشکر کے چلا یہان لشکر صاحبقران اسی صحرا مین فروکش ہے کہ قبلاس نے آکر ایک گولہ مارا تمام لشکر مین دھوان چھا گیا اور رجعت بارگاہ مین آیا لندھور اور مالک کو اٹھا لیا اور لیکر چلا دونون کو پنجے مین دبائے ہوے ٹہلتا ہوا جاتا ہے اور چہار جانب دیکھتا ہوا لیکن لشکر اسلام پر دھوان چھایا ہوا ہے سب لشکر بیقرار ہے مگر قبلاس مالک و لندھور کو لیے ہوے دربار شنکال مین آیا کہا یہ دونون سردار موجود ہین انکو حمزہ سے لڑوائیے شنکال نے لندھور پر سحر کیا کہ لندھور پر سحر کیا کہ لندھور قدمون پر شنکال کے گرے اور کہا اے شہنشاہ جو حکم دیجیے وہ بجا لاؤن شنکال نے پانچ ہزار ساحر ساتھ کیے اور کہا جاکر صاحبقران کو روکو لندھور روکنے کو امیر کے چلے اور مالک جاکر پاس جہانگیر کے قید ہوے قبلاس پھرا ہوا

آتا تھا کہ کان مین آواز آئی کہ کوئی خوش آواز بصد سوز و گداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہے **نظم**

نہ آنکھ دیکھ سکے جب وہ بے نقاب ہوا — تحیر نگہ شوق خود حجاب ہوا
خجل جو ہیکے ہین اک ساغر شراب ہوا — سبو عرق سے بھرے کچھ یہ آب آب ہوا
وہ آئے کیا شب وعدہ قیامت آپہونچی — ستارہ بخت کا چمکا تو آفتاب ہوا
لگی نہ دیر جدائی مین دل کو پھر جاتے — نگاہ یار کی ٹھہری مرا شباب ہوا
سنبھالتے دل بیتاب کو فراق مین کیا — اثر نہ آہ مین ٹھہرا وہ اضطراب ہوا
لبون پہ جان جو آکر ٹھہر گئی دم نزع — کسی کے بوسون کا ارمان ستر باب ہوا
نگاہ کہتی ہے اوسکی کہ اُٹھیے محفل سے — جو دل کو بار رہا کیا وہ بار یاب ہوا
ہماری آنکھون مین آنیکی آرزو ہی رہی — تمام عمر نہ بیدار بخت خواب ہوا
وہ مست ہون کہ مرے ہوش کے تجسس مین — بہت سا پیر خرابات بھی خراب ہوا
اگر بہشت ہے یا رب مقام آسایش — تو کوے یار مین پھیر یہ کیون عذاب ہوا
مین کہکے آرزوے وصل آپ پچھتایا — مرا سوال ہے گویا ترا جواب ہوا
نکالی آکے جوانی نے بھی نہ دل کی اُمنگ — بھلا ہوا کہ نہ شرمندہ شباب ہوا
دلا سے دیکے کسی نے ستم کیا پھیر — تسلیون سے **جلال** اور اضطراب ہوا

قیلاس نے جو یہ صداے دلفریب سُنی پلٹ کر دیکھا کہ ایک طفل کرتہ چکن کا پہنے ہوے مشروع کا پاجامہ دیوانہ وار آتا ہے قیلاس نے پُکارا کہ میان صاحبزادے کہان جاتے ہو لڑکے نے کہا اِسوقت مین بات نہین کرسکتا کہ میرا وقت حصول مطلب ہے بھٹی پر شراب کی جاؤنگا وہان گاؤنگا ہر ٹھہری پر وہ لوگ ایک پیسہ دیتے ہین چار چھ آنے جمع ہو جاتے ہین جاکر مادر مہربان کو دیتا ہون وہی وجہ معاش ہے باپ ہمارے تان رس خان کوٹھے سے گر پڑے اُنکا کولا اُتر گیا اب گھر کی بسر ہماری ذات سے ہے مان نے ہماری پتہ دیا ہے کہ بھٹی پر جایا کرو قیلاس نے کہا تمھارا نام کیا ہے کہا کہ مجھکو تان توڑ خان کہتے ہین قیلاس نے کہا ہم تمکو روپے دینگے ہمارے ساتھ چلو یہ کہکر روپیہ کمر سے نکالا اور لڑکے کے سامنے پھینکدیا لڑکے نے روپیہ دیکھکر منھ پھیر لیا کہا حضور ہمکو نہ بہلائیے ہم بے چینی کا روپیہ نہ لینگے ہمکو پیسے سے کام ہے آپ تو یہین سے

دھوکا کرتے ہین نہین معلوم مکان پر جا کر کیا آفت برپا ہو قیلاس سمجھ گیا کہ یہ لڑکا بیوقوف ہی کہ روپیہ نہین لیتا اور پیسے کا طالب ہی ہنسکر کہا میان صاحبزادے اِس روپے کے بہت سے پیسے ملین گے لڑکے نے کہا مجھکو باتون مین نہ بہلائیے قیلاس بڑھا کہ ہاتھ لڑکے کا تھام لون وہ لڑکا سامنے سے بھاگا جنگل مین جا کر غائب ہوگیا قیلاس کو بڑا افسوس ہی کہ اِس طفل کا گانا نہ سُنا اسی سوچ مین ایک جھیل پر آیا اور وہان ٹھہرا صحرا کی کیفیت دیکھ رہا ہی مگر صاحبقران زمان جو طرف کوہ بیستون کے چلے تھے ایک مقام پر آکر ٹھہرے سامنے دیکھا ایک قصر سیاہ دروازے پر اُسکے کئی سو زنگی بیٹھے ہین صاحبقران کو جو آتے ہوے دیکھا آپس مین اشارے کرنے لگے کہ طلسم کشا آگیا اسکو مارو کئی سو زنگی لینا لینا کہکر دوڑے صاحبقران زمان نے نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بیحیا و اہو نابکاران ہُرّ دغا کیا تم لوگون کو چھوڑتا ہون نعرہ صاحبقران زمان

امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے غوالحیام

بحکم خدا البتہ شمشیر چار
بُن کافران از جہان پاک کرد

یکے تیغ صمصام و قمقام نام
سر سرکشان جلد در خاک کرد

تلوار کھینچکر جا پڑے جس زنگی پر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے مگر لاش غائب ہو جاتی ہی جب امیر نے دو چار زنگیونکو مارا اور خود زخمی ہوے مگر شیرانہ لڑ رہے ہین وہ زنگی دور سے تیر مارتے ہین نیزے مار کر بھاگتے ہین میال مین گذرا کہ مکتوب کو دیکھین مکتوب کو دیکھا اُسمین نوشتہ پایا کہ یہ مقام زندان حوالی طلسم ہی اکثر بندگان خدا یہان قید ہین اگر چاہتے ہو کہ یہ قیدی رہا ہون تو خیال کرکے دیکھو کہ سر قصر پر ایک طائر بیٹھا ہی اور آواز افسوس دے رہا ہی اسی کے سحر سے یہ زنگی لڑ رہے ہین تیر سے اُس طائر کو مارو جب زبان کھولے اِسطرح تیر مارو کہ تیر جا کر دہن مین پڑے اور اگر تیر نے خطا کی تو وہ تیر پلٹ کر تمھارے سینے پر پڑیگا اور توڑ کر پشت کو پار گذریگا صاحبقران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک طائر ہفت رنگ سر قصر پر بیٹھا ہی آواز افسوس دے رہا ہی جب اُسنے منھ کھولا تو امیر نے تیر مارا حلق مین اُسکے پڑا کہ توڑ کر گُدّی کو پار گذرا اُس طائر نے ایک چیخ ماری کہ زمین ہلگئی اور زمین پر گرا جلنے لگا سب زنگی بھی جلکر خاک ہوے آواز آئی کُشتی مرا نام من زاغ جادو بود نگہبان زندان حوالی طلسم امیر زاغ جادو کو مار کر قریب دروازے کے آئے دروازہ خود بخود کھلگیا امیر اندر داخل ہوے دیکھا کئی سو جوان

مسلسل و مطوق بیٹھے ہین مگر آپس مین کہہ رہے ہین کہ آج خوشی کا دن ہے کہ جو سانپ ہمکو گھیرے ہوے تھے وہ سب بدن سے چھوٹے ایک نے کہا مین نے خواب دیکھا تھا کہ طلسم کشا تشریف لائین گے تو ہم لوگ رہائی پائین گے شاید آج وہی دن ہے امیر کو دیکھکر وہ سب شاہزادے سلام کرنے لگے امیر نے کلمہ پڑھا کر سب کو رہا کیا رہا ہوتے ہی اُن جوانون نے کہا کہ سامنے جو کوٹھے بند ہین اُنمین مال ہے اور بارگاہین ہین امیر نے بارگاہ نکلوائی اور وہ بارگاہ استادہ ہوئی صاحبقران بارگاہ مین داخل ہوے اور پانچسو سوار صاحبقران کے ساتھ ہین بعیش و فرحت اُسی مقام پر اُتر پڑے امیر اُترے ہوے ہین وہ سب شاہزادے گرد بیٹھے ہین باتین ہو رہی ہین کہ صحرا سے گرد اُڑتی دیکھا امیر نے کہ لندھور بن سعدان ایک مست ہاتھی پر سوار پشت پر پانچ ہزار ساحر ہرکارون نے لندھور کو خبر دی کہ سامنے صاحبقران اُترے ہوے ہین لندھور بھی اُسی مقام پر اُتر پڑے اور صاحبقران سے کہلا بھیجا کہ مین بحکم شہنشاہ طلسم آیا ہون بہتر اسی مین ہے کہ میرے ساتھ چلیے سوار نے آکر صاحبقران سے کہا امیر کو یہ سُنکر حیرت ہوئی مگر جواب مین فرمایا کہدینا کہ او ہندی جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کرنا مین سب طرح موجود ہون لندھور نے یہ جواب سُنکر طبل جنگی بجوا دیا امیر کو خبر ہوئی امیر نے بھی طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات تیاری مین گذری وہ وقت آیا

نظم

سحر چون زاغ شب پرواز برداشت
خروس صبحدم آواز برداشت

لحاف غنچہ از سر دور کشیدند
عنادل لحن دلکش بر کشیدند

چمن از آب شبنم روے خود شست
بنفشہ جعد عنبر بوے خود شست

لندھور سوار ہوا پانچ ہزار جوان ہمراہ لیکر میدان مین آیا اُدھر سے صاحبقران تشریف لائے اور وہی سو جوان ساتھ ہین صاحبقران ایک مرکب عربی پر سوار ہو کر میدان مین آئے لندھور نے ہاتھی بڑھایا امیر سمجھے کہ اِسکے بیٹے اور بھانجے کو جو نکالدیا ہے اُسیکا بدلہ لینے آیا ہے مگر خیال کر کے دیکھا کہ لندھور کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے گرز کاندھے پر رکھے ہوے میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ یا صاحبقران میرے مقابلے مین آیئے صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا مرکب عربی طرارہ بھر کے میدان مین آیا لندھور نے جیسے ہی صاحبقران کو دیکھا نیزہ مارا امیر نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا صاحبقران بڑے زور و شور مین بھر رہے ہین نیزہ لندھور کا نکالا لندھور نے غصے مین آکر گرز دو دستی اُٹھایا پکار کر

آواز دی کہ یا صاحبقران اسکا تمام گرز خردی دمردی ہو اسکا وار رد کیجیے امیر نے گرز سام بن نریمان
اٹھا کر چہرے کی پناہ کیا مگر لندھور نے بقوت تمام گرز مارا اس زور سے گرز پڑا کہ گھوڑے کی
امیر کے کمر ٹوٹ گئی امیر گھوڑے سے گرے چونکہ صدمہ پہونچا آنکھ بند ہو گئی لندھور ہاتھی سے
کود پڑا اسی حال مین صاحبقران کو گرفتار کیا ہر چند شاہزادون نے غل مچایا مگر لندھور نے نہ مانا
خیال بھی نہ کیا کہ کون پکارتا ہی کسکو منع کرتا ہو امیر کو گرفتار کر کے اراب پر ڈال لیا اور لیکر روانہ
ہوا شاہزادون نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو لیے جاتا ہی تلوارین کھینچکر جا پڑے لندھور نے تھوڑے
ہی عرصے مین چند کو قتل کیا وہ بیچارے بھاگے لندھور صاحبقران کو لیے ہوے دربار شنکال
مین آیا اور عرض کی ای شہنشاہ مین امیر کو گرفتار کر لایا مین سب کو جواب دونگا شنکال نے وزرا سے
صلاح کی لندھور تو ایک دنگل پر آکر بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اور کہتا ہو ای شہنشاہ مین سب کو جواب
دونگا جو مجھسے مقابلہ کریگا ایک ضرب گرز مین پیوند خاک کر دونگا میری ضرب خالی نہین جاتی شنکال
نے سحر سے امیر کو مسلسل ومطوق کیا اور امیر کو ہوشیار کر دیا امیر کی جو آنکھ کھلی دربار شنکال دیکھکر
زنجیرین ہلانے لگے مگر اسم اعظم نہین یاد آتا پکار کر آواز دی کیون لندھور تو نے نامردی سے
مجھکو گرفتار کیا نہ پہچانا تو نے مجھکو کئی مرتبہ تجھکو زیر کر چکا ہون انشاء اللہ پھر سزا پاؤ گے لندھور نے
کچھ جواب نہ دیا مبہوت بیٹھا ہو مگر شنکال نے جلاد کو اشارہ کیا کہ جلد سر کاٹ لے جلاد قریب آیا
کو ئلے کا خط گردن پر دیا صاحبقران نے جو یہ رنگ دیکھا اپنے مالک سے دعائین مانگنے لگے
کہ ای کریم و رحیم و ای سمیع و علیم رحم اپنا شریک کر اس آفت سے نجات دے نظم

ای کہ شد ذات تو دیر و حرم مسجود ما	مطلب و مقصود ما و شاہد و مشہود ما
شکل دل ہستی بہ پہلوے دل ما جانم نہان	مثل جان پوشیدہ اندر وجود بود ما
سوز غم داریم از چشم جہان در دل نہان	ہست اندر سینہ مخفی آتش وبیدود ما
رہبری کن رہبری ای رہنماے گمرہان	بینماید دور زین جا منزل مقصود ما
سرنگون در سجدہ کی گرد و بجو انداد تو	نفس شیطان و شریر و کافر و مردود ما
حمد حق گویم بہندی در زبان پارسی	ہست گرچہ کشور ہندوستان مولود ما

امیر تو دعائین مانگ رہے ہین اور قیلاس جادو دنگل پر بیٹھا سیر دیکھ رہا ہو مگر برق وچالاک نے

جو یہ خبر سنی کہ صاحبقران کو گرفتار کر کے لندھور لیگیا چالاک نے کہا ای برق تم طرف قیلاس کے جاؤ مین دربار مین جاتا ہون برق نے کہا بسم اللہ چالاک طرف دربار کے بھاگا ایک ساحر کی شکل بنکر دربار مین پہونچا جلاد کو ہٹایا جلاد نے پوچھا تو کون ہی کہا مین حمزہ سے بہت جلا ہون میرے کئی عزیز انھون نے مارے ہین آج اونکے خون کا بدلہ لونگا ہرچند کہ صاحبقران غصے مین بیٹھے ہین مگر جلاد نقلی خنجر بکف آتا ہی اس دربار مین شنکال کے بہت جاؤ ہو پہلوان و ساحر جمع ہین اور یہ خبر جو سنی کہ طلسم کشا کو گرفتار کر لیا سب تماشہ دیکھنے کو آئے ہین ہر ایک کا قول ہی کہ ای شاہ آپ اقبالمند ہین کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہی کبھی آجتک ایسا نہین ہوا کہ طلسم کشا قتل ہو جس طلسم پر یہ لوگ گئے اس طلسم کو ان لوگون نے فتح کر لیا مگر آپ کے اقبال نے کیا زور کیا ہی کہ جانشین حمزہ آپکا مطیع ہوا ورنہ کسکی مجال تھی کہ انکو گرفتار کر کے لاتا لیکن برق فرنگی رنگ و روغن عیاری نکالکر ایک نازنین کی شکل بنا اور سامنے قیلاس کے آیا قیلاس نے جو صورت زیبا دیکھی بیقرار ہوکر پکارا کہ ای مہجبین کہان سے آتی ہو وہ نازنین قریب آکر رونے لگی کہا ای شخص میرا حال تو جانتا ہی مین آفت مین مبتلا ہون میرے شوہر نے مجھکو مار کر نکالدیا مین چاہتی ہون کہ میرے شوہر کو سزا ملے قیلاس نے کہا تیرا شوہر کہان ہی اس نازنین نے کہا کہ گھر مین بیٹھا ہی مجھکو نکالکر بہت خوش ہی اب وہ چاہتا ہی کہ یہ گھر مین نہ آئے تو آپ میرے ساتھ چلیے اوسکو سزا دیجیے اور مجھکو گھر مین بٹھا کر چلے آئیے قیلاس سوچا کہ اسکو گھر مین بٹھا کر اسکے شوہر پر سحر کرونگا وہ بیکار ہوگا تب یہ راضی ہوگی یہ سوچکر اسکے ساتھ چلا برق لگائے ہوے لیے جاتا ہی ایک مقام پر گھبرا کر کہا ای قیلاس وہ سامنے دیکھو جلاد آتا ہی سونٹا ہاتھ مین ہی آج یہی چاہتا ہی کہ مجھکو مار ڈالے قیلاس پلٹا اور کہا کہ کدھر آتا ہی جیسے ہی وہ پلٹا برق نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے اور جھٹکا مارا گرتے گرتے خنجر مار دیا کہ شکم چاک چاک ہوا یہان قیلاس مارا گیا وہان امیر کی قید ٹوٹ کر گری اور اسم اعظم یاد آگیا صاحبقران اٹھے اور نعرہ کیا کہ باشید ای کافران بیحیا و ای نابکاران یزدان کہانتک مکر کروگے نعرۂ صاحبقران

امیر عرب ضیغم روزگار	بحکم خدا بستہ شمشیر چار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام	بُن کافران از جہان پاک کرد
یکے تیغ وصمصام وقمقام نام	سر سرکشان جملہ در خاک کرد

شنکال نے کل پہلوانون کو اشارہ کیا امیر لڑنے لگے اور

اسم اعظم الٰہی پڑھ رہے ہین سحر شنکال کا تاثیر نہین کرتا چہار طرف سے پہلوانون نے جو صاحبقران پر حملے کیے صاحبقران زخمی ہوے ایک نے پشت پر سے ہاتھ مارا کہ امیر لڑکھڑا کر گرے شنکال نے جو دیکھا کہ امیر گرے اپنے مقام سے چلا سینے پر صاحبقران کے چڑھ بیٹھا اور چاہا کہ صاحبقران کا سر کاٹ لون لندھور نے جو دیکھا کہ صاحبقران قتل ہوتے ہین اپنے مقام سے اٹھا اور شنکال کو ایک لات ماری اور لڑنے لگا کہتا تھا آقاے نامدار اُٹھیے صاحبقران کو آواز دیتا ہی کہ آقاے نامدار کفار نے بلوہ کیا امیر اسم اعظم پڑھتے ہوے اُٹھے لندھور لڑ رہا ہی اور صاحبقران اسم پڑھ رہے ہین مگر صاحبقران لڑکھڑاتے ہوے اُٹھے شنکال نے جھلا کر کہا کہ لندھور بھی بگڑ گیا ان سب کو گرفتار کر لو اور فرہاد خان اور عادل شیر دل کو لا دو جادوگر گئے اور فرہاد خان اور عادل کو کھینچتے ہوے لائے امیر نے اسم اعظم پڑھا کہ سحر ساحرون کا باطل ہوا لندھور نے بڑھکر فرہاد خان اور عادل کو بھی رہا کیا لندھور نے دیکھا کہ صاحبقران گر پڑینگے دوڑکر گود مین اُٹھایا اور لڑتا ہوا چلا فرہاد خان اور عادل سے کہا اے فرزندان یہ وقت جانبازی ہی آقا بیہوش ہوے جاتے ہین مگر برق بھی مار کر فیلاس کو اُسوقت پہونچا کہ لندھور صاحبقران کو کاندھے پر سوار کیے ہوے باہر نکلے ہین ایکطرف فرہاد خان ایکطرف عادل شیر دل جنگ کر رہے ہین مگر ساحرون نے گھیرا ہی جب سحر کرتے ہین تو لندھور و فرہاد خان و عادل لڑتے لڑتے رک جاتے ہین ساحر چاہتے ہین کہ گرفتار کرلین کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ غزالہ و فتانہ و آہوان جادو آکے پہونچین دیکھا صاحبقران بیہوش و مدہوش ہین لندھور صاحبقران کو کاندھے پر لادے ہوے ہی فرہاد خان و عادل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو بھی جنگ کر رہے ہین غزالہ نے آتے ہی سحر کیا کہ ان سب پر سے سحر اُترا اور سحر کرتی ہوئی زمین پر آئین مگر آہوان و فتانہ نے اسطرح کا سحر کیا کہ ان لوگون کے گرد دھوان بلند ہوا جو کوئی ساحر آیا اور دھوآن اوسکی آنکھ مین لگا نابینا ہوگیا ٹٹولتا پھرتا ہی مگر غزالہ نے اسطرح کے سحر کیے کہ شنکال افسوس کر رہا ہی کہ یار دیہ جادوگرنیان اراکین سلطنت شریک مسلمانان ہوگئین بڑے غضب کی بات ہی دیکھو کیا کیا سحر کر رہی ہین مگر انکو نکلجانے دو روکنے سے اِنکے ساحر قتل ہوتے ہین آیندہ سمجھ لونگا مگر لندھور صاحبقران کو کاندھے سے نہین اُتارتا لڑتا بھڑتا ہوا جاتا ہی اور فتانہ وغیرہ سحر کر رہی ہین جب سحر

کرتی ہین دس بیس کے سر اُڑ جاتے ہین اندھیرا ہوجاتا ہو اُنہی اندھیرے مین یہ جادوگرنیان بڑھتی ہین
اِسطرح سے لڑ بھڑ کے صاحبقران کو نے نکلین اور لشکر شکال پلٹ گیا پیچھا نہ کر سکے سمجھے کہ یہ
جادوگرنیان بلاے روزگار ہین سب کو مٹا دینگی اِس خوف سے ساحر رُکے جب صحرا مین لیکر امیر
کو لندھور پہونچا تو صاحبقران کو ہوش آیا دیکھا چالاک و برق و لندھور و فرہاد و عادل
یہ سب انتہا کے زخمی ہین جادوگرنیون نے عرض بھی کی کہ حضور یہ لوگ مغضوب حضور ہین صاحبقران
نے فرمایا اگر یہ لوگ اسوقت نہ ہوتے تو مین زندہ نہ بچتا لندھور نے عین وقت پر مدد کی اور
لندھور قدمون سے لپٹ گیا عرض کی اے آقاے نامدار اے مولاے قدر شناس میری
جان و مال آپ پر نثار ہی فرہاد خان بھی قدمون پر گرا عادل شیر دل نے بھی عفو تقصیر چاہی
چالاک بن عمرو و برق فرنگی بھی قدمون پر گرے امیر نے سب کی خطا معاف کی اور فرمایا کہ
آپ لوگ لشکر مین جائین مین طرف کوہ بیستون کے جاتا ہون لندھور و فرہاد خان و عادل
شیر دل و برق فرنگی و چالاک بن عمرو کو ساتھ لیکر لشکر مین آئے دیکھا کہ سب لوگ پروردگار کا
شکر کر رہے ہین لندھور نے پوچھا کیون یارو کیا معرکہ تھا سب نے کہا یکایک آسمان پر ابر
آیا اِسقدر دھوان بلند ہوا کہ ہم سب جلے جاتے تھے ہزارون بیہوش ہوے ہزارون ہوش ہین
تھے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ دفعتاً ہوا دھوان وغیرہ برطرف ہوگیا لندھور نے کہا برق نے
بڑا کام کیا کہ قیلاس کو مارا مین بھی اُسکے سحر مین تھا مین نے بھی جب رہائی پائی ورنہ آقاے نامدار
قتل ہو جاتے آج بڑی جنگ ہوئی جادوگرنیون نے خوب وقت پر پہونچکر سحر کیا اگر یہ لوگ نہ
پہونچتے تو ہم لوگ نہ نکل سکتے جادوگرنیان ایک طرف آکر ٹھہرین لندھور داخل بارگاہ ہوے مگر
صاحبقران زمان جو چلے صحرا کو طی کرتے ہوے جاتے ہین ایک بلندی پر چڑھکر دیکھا کہ سامنے
کوہ بیستون معلوم ہوتا ہی اور مکتوب نے بھی خبر دی مگر بیستون جادو تخت پر بیٹھا ہی کئی سو ساحر
جمع ہین کہ ایک طائر سامنے آیا اور سامنے بیستون کے آکر اشک حسرت آنکھون سے گرا دیئے
بیستون نے زانو پر ہاتھ مارا کہا لو یارو غضب ہوا کہ طلسم کشا قریب آگیا قیلاس جادو نے بڑا
انتظام کیا تھا مگر عیارون نے گھیر کر اوسکو مارا اور طلسم کشا اب کوہ رنگارنگ تک آگیا ہی یارو
تم مین کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کہ چوبدار نے بڑھکر عرض کی کہ دروازے پر ایک

نامہ وار حاضر ہی بیستون نے کہا دریافت کرو کہ نامہ وار کہان سے آیا ہی چوبدار نے دریافت
کرکے عرض کی کہ حکیم استقلی نوس نے نامہ بھیجا ہی بیستون نے حکم دیا بلالو نامہ دار اندر آیا اور
بیستون کو نامہ دیا بیستون نے پڑھوا کر سُنا مرقوم تھا کہ ای شہنشاہ بے ستون کہ آپ بخوبی آگاہ
ہین کہ میرے نام حکم تھا کہ جب طلسم کشا آئے تو اُسکو جا کر روکنا سامنے کوہ بیستون کے جو پہاڑ ہی
اُسپر طلسم کشا بیٹھا ہی اگر حکم ہو تو جا کر روکون ایسا ارادہ کرون کہ عمر بھر طرف کوہ بیستون کے
متوجہ نہ ہو بیستون نے خوش ہوکر پیشانی پر دستخط کیے کہ حکیم صاحب تم لوگ نگہبان طلسم ہو جا کر
روکو جو بن پڑے وہ کمال صرف کرو نامہ دار کو عرضی واپس دی اور کہا یہ عرضی با تقرین حکیم صاحب
کے دینا وہ نامہ وار پلٹا حکیم صاحب کو لاکر وہ نامہ دیا حکیم صاحب نے وہ حکم دیکھکر حکم دیا کہ لشکر
تیار ہووے اور فلان قفس مین جو طائر عنقا قید ہی اُسکو رہا کردو ملازمون نے قفس کھولا وہ طائر
اُڑتا ہوا چلا اور آنکھون سے غائب ہوگیا حکیم صاحب تخت پر سوار بارہ چودہ ہزار جوانان سفید
پوش ہمراہ لیے نوبت و نقارہ بجتا ہوا علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے جبین تعریف
پروردگار مرقوم آمد فوج کی دھوم اس عظم و شان سے حکیم صاحب چلے اور ایک کتاب بغل مین
دبائے ہوے ہین دمبدم اُسکو دیکھکر فرماتے ہین یارو تمنے سُنا جسوقت کے ہم مشتاق تھے وہ
وقت آگیا سب کہتے ہین ہم تو آپ کے تابعدار ہین جو حضور ہدایت کرینگے وہ بجالائینگے یہ
صلاح کرتے ہوے حکیم صاحب جاتے ہین مگر فرماتے ہین کہ یقین ہی بیستون جادو بہت
بڑی کوشش کریگا حقیقت مین سحر مین طاق شہرۂ آفاق ہی جو اُس سے ہوسکیگا وہ کیا اُٹھا رکھے کا
یہان صاحبقران کوہ رنگا رنگ پر بیٹھے تھے کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی سر اُٹھا کر
دیکھا کہ ایک شخص حکیم وضع تخت پر سوار پشت پر بارہ چودہ ہزار جوانون کی فوج علمہاے زنگاری کے
پھریرے کھلے ہوے وہ تخت قریب پہاڑ آکر اُترا حکیم صاحب تخت سے اُترے بالاے کوہ
آکر صاحبقران کو سلام کیا اور عرض کی کہ تشریف لے چلیے اور تخت پر سوار ہوجیے سب آپکے
مشتاق ہین مکتوب دیکھ لیجیے امیر نے مکتوب کو ملاحظہ کیا اُسمین نوشتہ پایا کہ انھین کی ذات سے
پتہ لوح کا ملیگا صاحبقران حکیم کے ساتھ ہوے اور کوہ سے اُترکر تخت پر سوار ہوے امیر
جیسے ہی تخت پر سوار ہوے نوبت و نقارہ بجنے لگا ایک طرف سے سناٹا ہوا ایک طائر سنگ

سر پر امیر کے سایہ فگن ہوا اور مثل انسان کے آواز دینے لگا کہ اے اہالی طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا
مناسب یہ ہو کہ اِسکی اطاعت کرو جو اِسکی اطاعت نہ کریگا وہ مارا جائیگا حکیم کہتا ہوا کہ یار و سنتے ہو کہ یہ
طائر کیا کہتا ہو تم لوگ آگاہ ہوگئے کہ اِس طائر کا اسرار طلسمی نام ہو کیا آواز دیتا ہو سب نے کہا کہ بیشک
یہ طلسم کشا ہین کہ طائر اسرار کہ آواز دے رہا ہو کہ یہی طلسم کشا ہین حکیم صاحب نے اُس طائر کو اشارہ کیا
وہ طائر سر پر حکیم کے آیا اور آواز دی کہ او اسقلی نوس تمنے بہت خوب کیا کہ اطاعت طلسم کشا کی
بُرے مرتبے پاؤگے یہ کہکے وہ طائر غائب ہوا حکیم صاحب صاحبقران کو لیے ہوے ایک قصر مین
آئے کہ وہ قصر موسوم تھا ساتھ نام و لقب ہشت پہل کے اُسمین لا کر صاحبقران کو بٹھایا اور حکیم صاحب
سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوے اور عرض کی غلام حضور کو بڑے سعادت لایا ہو اور یہ بھی چاہتا ہو
کہ یہان کے عجائب و غرائب آپ ملاحظہ کریجیے بادشاہ طلسم سابق سیماسے بلند آواز کہ کافر وہن
قید ہو اُسکو بھی بلاحظہ فرمائیے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر سناٹا ہوا امیر نے دیکھا کہ ایک تاجدار ملول و
حزین تخت پر بیٹھا ہو مگر زنجیرون مین بندھا ہوا مار ان سیاہ ہاتھ پانوٗن مین لپٹے ہوے وہ ساحر اُس
شاہ پر بدعت کرتے ہین وہ شاہ پکارتا ہو کہ او طلسم کشا مجھے رہا کیجیے مین آپ کا مشتاق ہون امیر
اپنے مقام سے اُٹھے کہ وہ تخت آنکھون سے غائب ہوگیا حکیم صاحب نے کہا او شہریار یہ مقدمات
طلسمی ہین کیون آپ برہم ہوتے ہین آپکو یہ شعبدہ بیستون نے دکھایا ہو مگر یہ بادشاہ سابق طلسم
ہو ضرور یہ رہا ہوگا اُسرور زشتکال پر آفت آئیگی یہ بادشاہ ساحر زبردست ہو آپکو یہ شعبدہ دکھایا مگر
اِس سے واقف نہ تھا کہ طلسم کشا آگاہ ہو کر آیا ہو رہائی کی تدبیر کریگا جب یہ رہا ہو جائیگا تب آپ کے
ساتھ ہر مقام پر رہیگا اور ہدایت کریگا اِسکی جستجو سے لوح ملیگی صاحبقران نے فرمایا مین سمجھ گیا اگر وہ
لوگ نہ بھاگ جاتے تو مین ابھی رہا کر لیتا حکیم نے کہا یہ تو شعبدہ تھا یہ اصلی نہ تھا آپ کو دکھانے لائے
تھے صاحبقران نے فرمایا حکیم صاحب یہ کہان قید ہین کہ مین اُنکی رہائی کی تدبیر کرون حکیم نے کہا
وہ راستہ بند ہو جب کوہ بیستون فتح کیجیے گا تب راستہ کھلیگا اول حضور سے مقابلہ پڑیگا بیستون سے
اور جبتک بیستون جادو نہ تسخیر ہوگا تب تک راستہ نہ ملیگا صاحبقران تو اسقلی نوس حکیم سے
باتین کر رہے ہین مگر خواجہ عمرو کہ تدبیر رہائی جہانگیر مین نکلے تھے قریب قصر کے پہونچے چند کنیزین
در باغ پر کھڑی ہین ایک کو اشارے سے بُلایا پہلے اوس سے پوچھا اِس باغ مین کون رہتا ہو

اُسنے کہا ملکہ لالان حور پیکر اِس باغ مین رہتی ہین خواجہ نے پوچھا اِنکو شنکال سے کیا تعلق ہے کنیز نے کہا یہ شنکال کی بھانجی ہین اکثر اُنکے دربار مین جاتی ہین یہ سوچکر خواجہ نے اُس کنیز کو بیہوش کیا اُسکی شکل بنکر چلے مگر سناٹا آگیا کہ خواجہ کیا حماقت کی ہے کہ کنیز کا نام نہ دریافت کیا تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک کنیز نے پُکارا اَبُوا سوسن کہان گئین تھین خواجہ نے کچھ جواب نہین دیا اُس کنیز نے قریب آکر کاندھے پر ہاتھ رکھا کہا کیون خیلہ بات کا جواب نہین دیتی تب خواجہ سمجھے کہ میرا نام سوسن ہے اندر تشریف لائے دیکھا مسند پر لالان حور پیکر بیٹھی ہے گرد سب کنیزین کھڑی ہین خواجہ نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ ملکۂ عالم آج مین نے خواب دیکھا ہے کہ خداوند سامری خواب مین آئے فرمایا کہ مین نے تجھے کمال گانے کا دیا ذرا سماعت تو فرمائیے لالان نے کہا مین بہت مشتاق ہون خواجہ سامنے بیٹھکر یہ اشعار عاشقانہ گانے لگے نظم

خواہان ترے درد کا ہے ہر دل
کچھ کہنا ہے جان بے وفا سے
موسیٰ سے بجا تھی لن ترانی
شرملتے ہو صورتِ آشنا سے
ایجاد ہوا رہِ وفا مین
ہم کشتہ ہوے ہین جس ادا سے

طالب نہین دل کے دلربا سے
پیغام طلب ہین جا بجا سے
دل دون کہ نہ دون کسی صنم کو
پہچان گیا تری صدا سے
کیون کان لگائے سُن رہے ہو
مٹنا مرے نقش مدعا سے
دنیا ہو جلال اور رول ہو

دعویٰ ہو مگر کسی ادا سے
دم بھر کے لیے لبون تک آجائے
لیتا ہے یہ مشورہ خدا سے
آئینے سے بھی ہے چشم پوشی
کیا کام تمھین مری دعا سے
دیکھو نہ عدو کو وہ دکھاتا
کیا کیا شب غم دیے دلا سے

اس رنگ سے خواجہ نے یہ اشعار گائے کہ لالان بیقرار ہوگئی موتیون کا مالا گلے سے اُتارا کہا سوسن قریب آؤ مین یہ مالا تمکو پہنا دون خواجہ جیسے ہی قریب آئے اُسنے مالا پہنایا موتی چھلکے اور ٹوٹ گئے اور رنگ و روغن عیاری کا خواجہ کے چہرے سے اُڑ گیا بصورت اصلی ہوے لالان نے خواجہ کو گرفتار کیا اور کنیز کو پکارا کہ او سنبل اِس ساربان زادے نے بہت پریشان کیا ہے اِسکو خدمت شہنشاہ مین لیجا وُ سنبل خواجہ کو لیکر چلے پنجے مین دبا لیا اُڑتی ہوئی جاتی ہے وہی وقت ہے کہ صاحبقران حکیم سے باتین کرتے ہوے اُٹھکر ٹہلنے لگے حکیم باتین بیان کر رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ ایک جادوگرنی خواجہ عمرو کو پنجے مین دبائے ہوے لیے جاتی ہے امیر بیقرار ہوگئے اور کمان کیانی کاندھے سے اُتاری تیر بہرہ کمان مین

پیوست کرکے سنبل کو تاکا اور تاک کر تیر مارا کہ سنبل کے سینے پر پڑا اور توڑ کر پشت کو پار گذر الاشہ سنبل کا ایکطرف گرا اگر خواجہ نے پکار کر آواز دی کہ آقاے نامدار غلام کو بچا لیجیے اگر گرونگا تو ہاتھ پانوٗن ٹوٹ جائینگے امیر نے عمرو کو ہاتھون پر روکا مگر عمرو متوحش ہوا سے بیہوش ہوگئے تھے امیر نے لاکر خواجہ کو ہوشیار کیا عمرو نے جو دربار دیکھا قدمون سے لپٹ گیا پوچھا کہ آقا یہ کون صاحب ہین امیر نے فرمایا یہ حکیم اسقلی لنوس ہین کوہ رنگا رنگ سے مجھکو لائے ہین بادشاہ سابق طلسم کی قید دیکھی تھی چاہا تھا رہا کرون وہ نکل گیا دم بھر مین نگاہون سے مخفی ہوا عمرو نے کہا جناب حکیم صاحب آپ نے کون کون کتابین پڑھی ہین حکیم صاحب نے کہا جن کتابون کی حکیم کو ضرورت پڑتی ہو وہ رسالے مین نے پڑھے ہین خواجہ نے چند باتین حکیم سے کین کہ حکیم بہت خوش ہوے کہا خواجہ حقیقت مین تم بڑے ذی کمال ہو عمرو نے کہا ایک رسالہ میرے پاس ہو کہ جس مین مزاج انسان کی شناخت و تشخیص حکمت ہو سکتی ہو وہ مین دون اُسکو ملاحظہ فرمائیے حکیم نے کہا خواجہ مین ایسی کتاب کا بہت مشتاق ہون عمرو نے کہا تشخیص امراض اور شناخت مزاج وغیرہ سب چیزین موجود ہین حکیم صاحب مشتاق ہوے عمرو نے زنبیل سے کتاب نکالی اور حکیم صاحب کے سامنے پیش کی حکیم صاحب نے اُسکو دیکھنا شروع کیا زبان پر اُنگلی لگاتے ہین اور ورق اُلٹتے ہین بیس پچیس ورق اُلٹے تھے کہ حکیم صاحب کا دل گھبرایا کہا خواجہ ان اوراق مین کیا لگا ہو کہ اسکی اُنگلی جو زبان پر لگی تو زبان لکنت کرنے لگی دل گھبراتا ہو عمرو نے کہا اور ملاحظہ کیجیے آگے بڑھکر سب مطلب کھلیگا حکیم صاحب پھر پڑھنے لگے ورق اُلٹتے جاتے ہین مگر ہاتھ مین رعشہ پسینے پسینے ہو رہے ہین پچاس ساٹھ ورق اُلٹے تھے کہ کتاب ہاتھ سے چھوٹی اور لڑکھڑا کر گرے جیسے ہی بیہوش ہوے عمرو نے اپنے نام کا نعرہ کیا نعرۂ خواجہ عمرو

کزان اُستاد عیاران عالم	سراپا دانش و عقل مجسم	بہ باغ دین زمکرش آب یاری
جہان سرسنگ در خنجر گزاری	بہر کشور بلاے جان کفار	عمرو آن شاہ عیاران عیار

خنجر کھینچکر عمرو چلا تھا کہ امیر نے ہاتھ تھام لیا فرمایا ہان خواجہ کیا کرتے ہو یہ دوست صادق دیار موافق ہو عمرو رُک گیا صاحبقران نے حکیم کو ہوشیار کیا جب حکیم کی آنکھ کھلی کہا کیون خواجہ کیا منظور تھا کہ مجھکو بیہوش کیا عمرو نے کہا یہی خیال تھا کہ شاید مکر ہو اور اسی صورت سے ممکن ہو کہ تمکو

بیہوش کرین حکیم صاحب نے بہت عذر کیا اور کہا خواجہ پہلو مین میرے قصر کے ایک حکیم رہتا ہی کہ نہایت مکار دجعلساز ہی مجھی سے علم پڑھا اب مجھی سے مقابلہ کرتا ہو اور کہتا ہی کہ مین نے آپ سے نہین پڑھا اور مین آپ کا شاگرد نہین ہون بلکہ یہ بھی خیال ہی کہ جب آقاے نامدار طرف طلسم بیستون کے جائین کے تو وہ ضرور رفتور کریگا عمرو نے کہا کل مین ضرور جاؤنگا حکیم نے یہ بھی بتا دیا کہ صبح کا وقت اسکے مطب کا ہو مریض جمع ہوتے ہین نبض دیکھکر اپنے پاس سے دوا دیتا ہی حقیقت مین دوا اسکی تاثیر دار ہی جسکو دوا دی اسنے صحت عارضہ سے پائی خواجہ نے کہا کل انشاء اللہ تعالی انکو دیکھیے مگر حکیم نے شب کو سامان دعوت کیا بڑی دھوم سے شب کو امیر و خواجہ نے کھانا کھایا مگر حکیم نے خواجہ سے کہا اے شہنشاہ اوج عیاری مین چاہتا ہون کہ کچھ آپ کا گانا سنون خواجہ عمرو نے سامنے بیٹھکر یہ اشعار گا کے نظم

زاہد نے خاک لطف اٹھائے شباب کے
دو گھونٹ بھی گلے سے نہ اترے شراب کے

طوفان گریہ میرا یہان تک ہوا بلند
سب حرف دھو دیے ورق آفتاب کے

کی میکشی ہی بحر مین کس بحر حسن نے
دریا مین سرنگون ہین کٹورے حباب کے

ایسے جفا شعار سے اظہار آرزو
دیکھو تو حوصلے دل خانہ خراب کے

صحن زمین دیار فلک دونون غرق ہین
دریا مین جوش پر مری چشم پر آب کے

بس ہو چکی امید وفا آپ سے ہمین
بدلے ہوے ہین ڈھنگ ابھی سے جناب کے

تارون کے زمزمون سے کسی دم نہین فراغ
نغمے خوش آتے ہین کسی چنگ و رباب کے

زاہد نہ بک کہ اپنی طبیعت بدل گئی
کچھ اور کہ رہے ہین ارادے شباب کے

سینہ ہجوم داغ سے گلزار ہی نسیم
تختے کھلے ہوے ہین بر ابر گلاب کے

ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہی حکیم تعریفین کر رہا ہی کہ خواجہ حقیقت مین گانا تمھارا سحر ہی دل یہی رغبت کرتا ہی کہ گانا تمھارا سنے جائین خواجہ عرض کرتے ہین کہ جناب حکیم صاحب جسقدر چاہیے گانا سنئیے مین ہر وقت حاضر ہون صاحبقران بھی مسند پر بیٹھے ہوے خواجہ کی تعریفین کر رہے ہین خواجہ نے کہا مین رفع حاجت کر آؤن امیر نے کہا بسم اللہ خواجہ جیسے ہی اٹھے اور جیسے ہی محفل سے نکلے آسمان پر برق چمکی ایک ساحر تڑپ کر گرا اور خواجہ کو اٹھا لیگیا خواجہ نے ہر چند غل مچایا کہ آقا مجھے بچائیے صاحبقران نے جستجو کی اپنے مقام سے اٹھے مگر وہ ساحر نکلگیا صاحبقران نے

فرمایا کیون حکیم صاحب یہ ساحر کون ہی جو کہ عمرو کو لے گیا اسقلی نوس نے کہا کہ اُسی حکیم کی یہ شرارت ہو شیاطین کارگذار اُسکا نام ہو صد ہا ساحر اُسکے نوکر ہین اُسکو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبقران و خواجہ عمرو حکیم صاحب کے یہان مہمان آئے ہین اسی وجہ سے کسی ساحر کو حکم دیا ہوگا وہ عمرو کو آکر اُٹھا لیگیا امیر نے فرمایا کہ عمرو اُسنے سمجھ لیگا رہا ہوکر آئیگا مگر اصل مین یہ معرکہ گذرا کہ شیاطین بسبب اختلاف مذہب حکیم اسقلی نوس کا دشمن ہی اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ ہرکارون نے اسکو خبر دی کہ آج تو حکیم صاحب کے یہان بڑا جلسہ ہو شیاطین نے حکم دیا کہ دمبدم کی خبر مجھکو دینا مین چاہتا ہون کہ عمرو کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالون پھر رات گئے اِسکو خبر ملی کہ خواجہ گا رہے ہین ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہو شیاطین نے اثرم جادو کو حکم دیا کہ عمرو کو اُٹھا لا اثرم آیا اور خواجہ کو اُٹھا لیا اور سوچا کہ پہلے جاکر پہاڑ پر ٹھہرون اور عمرو سے کچھ مال لون یہ سوچکر ایک پہاڑ پہ لایا اور عمرو کو ہوشیار کیا اور کہا اے عمرو مین سنتا ہون کہ تو نے مال بہت جمع کیا ہو لہذا مناسب یہ ہو کہ مجھکو بھی کچھ دے مین تیری سفارش کرونگا خواجہ نے کہا آپ کا نام نامی کیا ہو مجھکو کہان لیے جاتے ہو اثرم نے کہا کہ شیاطین کارگذار جو حکیم صاحب ہین حکیم اسقلی نوس کے اُستاد اُنھون نے مجھکو حکم دیا تھا کہ عمرو کو اُٹھا لاؤ مین تمکو لیے جاتا ہون مگر مین تمھاری سفارش کرونگا اور میرا نام اثرم جادو ہی خواجہ نے کہا مال تو میرے پاس بہت ہی مگر دور رکھا ہی تم اُٹھا لو کوئی منع نکریگا اثرم نے کہا جہان رکھا ہوگا مین اُٹھا لونگا عمرو نے زنبیل کھولی اثرم نے دیکھا کہ روپے کا انبار ہی جابجا اسباب بھی رکھا ہی دریا موج مار رہا ہی ایکطرف ہزارون جادوگر لنگوٹیان باندھے ہوے ٹوکری سر پر ایک گڑ کی ڈلی ہاتھ مین مکھیان بھنک رہی ہین جادوگر نے گھبرا کر سر نکال لیا کہا خواجہ حقیقت مین مال تو بیحساب رکھا ہی لیکن ہزارون جادوگر ٹوکریان ڈھو رہے ہین عمرو نے کہا قبر سامری بن رہی ہی اُسپر یہ سب مٹی ڈالتے ہین تم کچھ گھبراؤ نہین اچھی طرح دیکھکے ایک تاج اُٹھا لو تمکو فراغت ہو جائیگی اثرم نے سر ڈالا اور ہاتھ بڑھایا کہ تاج اُٹھاؤن نگہبان نے ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا اور کہا او چوٹے دن دہاڑے چوری کرتا ہی جیسے ہی زنبیل مین گرا سحر بھول گیا مزدورون نے آکر گھیرا ایک کہتا ہی کپڑے اُتار ناچار اثرم نے کپڑے اُتارے اُن لوگون نے ایک لنگوٹی باندھ دی اور ٹوکری سر پر رکھوائی میان اثرم بھی ٹوکری ڈھونے لگے لوگون سے پوچھتا ہی کہ یہان کا قیدی کیونکر رہائی پاتا ہی وہ مزدور کہتے ہین کہ یہ مقام زنبیل

خواجہ عمرو ہی یہان کا قیدی تا قید حیات نجات نہین پاتا ہی مرنے کے بعد پانچ آنہ پیسے سرکار سے ملتے ہین کہ اسکا دفن و کفن کرو ہم لوگ وہ پیسے لے لیتے ہین اور مردے کو پھینکدیتے ہین جنگل مین جانوران درندہ اُسکو کھا جاتے ہین اثرم بہت رویا کہتا تھا مین کیا جانتا تھا کہ اس آفت مین پھنسونگا ورنہ عمرو کو پینے نہ آتا مگر خواجہ نے بعد گرفتاری اثرم رنگ وروغن عیاری کا نکالا اور اثرم کی شکل بنکر دربار شیاطین مین آئے شیاطین نے پوچھا کیون عمرو کو نہ لائے خواجہ نے کہا حضور وہان بڑے انتظام ہین اور صاحبقران مالک اسم اعظم آگئے ہین اُنکے سامنے ساحر نہین جاسکتا مگر مین بیٹھ لگا آیا ہون جب عمرو وہان سے اُٹھیگا تب گرفتار کرلاؤنگا مگر ملاحظہ فرمائیے کہ مجھکو بخار چڑھا آتا ہو شیاطین نے کہا بخار کی مجال ہو کہ میرے نوکر کو بخار رہے سامنے جوڑ بیان رکھی ہین ایک ڈبیہ سے دوا نکالی اور ایک کاغذ مین لپیٹ کر دی اور کہا کہ اسکو پانی مین گھولکر پی لو خواجہ نے پانی مین اُسکو گھولا قریب آکر کہا حکیم صاحب ذرا آپ تو چکھیے مجھکو ڈر معلوم ہوتا ہو کہ ایسا نہو اسکو پی کر مرجاؤن شیاطین نے کہا یہ دوا معقول ہو بدگمانی نہ کرو عمرو نے کہا جبتک حضور نہ چکھینگے مین نہ پیونگا شیاطین نے ایک گھونٹ پیا جیسے ہی دوا حلق سے اُتری گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا کہا اثرم کچھ عجب بات ہو کہ سر گردش کرنے لگا پسینہ چلا آتا ہو ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہو دل گھبراتا ہو خواجہ نے کہا اُٹھکر ٹہلیے معلوم ہوتا ہو دوا گرم ہو ٹہلنے سے فرحت ہوگی شیاطین گھبرا کر اُٹھا بیہوشی نے تماچہ مارا لڑکھڑا کر گرا خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
مرے مکر سے کانپتا ہی جہان | تراشندہ ریش کفار ہون | زمانے کا مکار و غدار ہون
مرا تیز رفتار ہو گر قدم | صبا ٹھوکرین کھاسے ہر ہر قدم | اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
نہ پاوے مری گرد پاپوش کو | دوندہ جہانگرد طرار ہون | جہانگیر عالم کا عیار ہون

نعرہ کرکے پشتارہ شیاطین کا باندھا اور لے بھاگے صبح کو حکیم اسقلی نوس سامنے امیر کے بیٹھے ہین اور فرماتے ہین کہ عمرو کو عرصہ ہوا پلٹ کر نہین آیا نہین معلوم کیا گذری اسقلی نوس کہتے ہین اے شہریار تدبیر کیجیے ایسا نہو کہ وہ خواجہ کو مار ڈالے امیر نے فرمایا اُسکو کوئی قتل نہین کرسکتا وہ آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ زنگ کی آواز بلند ہوئی دیکھا خواجہ عمرو پشتارہ بدوش آکر پہونچے اور شیاطین کا پشتارہ سامنے ڈالدیا اسقلی نوس نے کہا خواجہ اسکی زبان مین

سوزن نذدی یہ بڑا ساحر ہی علم نیرنج و شعبدہ سے بخوبی ماہر ہی اگر ہوشیار ہوگا تو نکل جائیگا خواجہ عمرو نے زبان مین شیاطین کی سوزن دی اور ستون سے باندھکر ہوشیار کیا شیاطین کی جو آنکھ کھلی اپنے کو گرفتار پایا سر ٹپکنے لگا حکیم صاحب نے اُٹھکر کہا کیون بچہ بڑا غرور کرتا تھا مین کہتا تھا کہ جسروز طلسم کشا تشریف لائینگے اُسروز تیرا علاج ہوجائیگا تو کہا کرتا تھا کہ طلسم کشا یہان نہین آسکتا تو نے قدرت خدا کو دیکھا اب یا تو اطاعت کر یا تجھکو ابھی قتل کرونگا شیاطین نے کہا کہ ای اسقلی نوس اگر صاحبقران مجھسے فرمائین تو مین اسلام اختیار کرون مگر تمھارے کہنے سے جواب سخت دونگا مین اسلام نہ اختیار کرونگا صاحبقران نے فرمایا ای شیاطین تو کسکا معتقد ہی شیاطین نے کہا یہان سے تین کوس پر ایک کوہ ہی اُسپر ایک گنبد بنا ہی اُس گنبد مین روشنی پیدا ہوتی ہی اور آواز آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین جو دل مین جسکے ہوتا ہی وہی آواز آتی ہی اگر مجھکو اُسکا حال معلوم ہو تو مین ضرور خدائے آسمان کو سجدہ کرون صاحبقران نے حکم دیا کہ شیاطین کو لیجا کر قید کرو جب ہم خبر لائینگے تب ہم اُس سے سوال اسلام کرینگے عمرو نے کہا کہ خواجہ یہ مذہب کو تشنیع دیتا ہی جاکر دریافت تو کرو کہ اُس گنبد مین کون رہتا ہی کوئی شعبدہ باز ہوگا اور شیاطین کہتا تھا کہ کئی کوس تک اُسکی خدائی کا ہنگامہ ہی دیہات و قریہ والے آتے ہین اور مراد اپنی اپنی پاتے ہین روپیہ خوب چڑھاتے ہین عمرو نے کہا کیا عجب ہی کہ اُسنے روپیہ جمع کیا ہو آج ہی خبر لاؤنگا یہ کہکر خواجہ روانہ ہوے صبح کو سامنے کوہ کے پہونچے دیکھا ہزارون آدمی زیر کوہ جمع ہین اور گنبد سے برقین گر رہی ہین اور میلے مین سب طرح کے لوگ جمع ہین چڑھاوا چڑھ رہا ہی ہزارہا طائفے حاضر ہین سامنے گنبد کے ناچکر یہ اشعار عاشقانہ گا رہے ہین نظم

ہین جو بیخود ہون کسیکا روے زیبا دیکھکر | کہتے ہین احباب میرے مجھکو کیا کیا دیکھکر
سب یہی کہتے تھے وہ بیرحم ہی بیدرد ہی | دل دیا اُس بیمروت کو بھلا کیا دیکھکر
دوست روتے ہین عزیز و اقربا بیہوش ہین | تمکو رحم آتا نہین کچھ حال میرا دیکھکر
کیا کہون کیسی بلا آئی ہی میری جان پر | اژدہے کا ڈر تری زلف چلیپا دیکھکر
تیری آنکھون کی بھلا دو مستیان یاد آگئین | وقت بیہوشی صنم تاثیر صہبا دیکھکر
ساتھ ہی تھا قافلہ طفلان ایذا دوست کا | وہ بھی کچھ گھبرا گئے میرا جوش سودا دیکھکر

ہین تنے اک دریا بہایا آنکھ سے بےتیرے کل	اور لہرآئی مجھے بھی موج دریا دیکھکر
وہ ابھی آئے نہین دم لے خدا کیوا سطے	اے اجل گھبرا گیا تیرا تقاضا دیکھکر
کیسے یہ بیدرد ہین یارب کہ بدلے رحم کے	لوگ ہنستے ہین کسیکا مجھکو شیدا دیکھکر
شب جو تھی ہم وہ بہم جوش حسد سے یہ فلک	تھرلایا عاشق و معشوق یکجا دیکھکر
دوستون نے رو دیا جب شکل دیکھی اے نسیم	کیا کہون کیا حال تھا وہ حال تیرا دیکھکر

کہ گنبد سے آواز آئی شم خداوند گنبد نشین آج معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مسلمان جلسے مین آیا ہی وہ جو لوگ کھڑے تھے طرف عمرو کے دیکھنے لگے اور وہ سب دوڑے کہ عمرو کو گرفتار کرین خواجہ عمرو بھاگے اور ایک غار مین چھپے دن بھر میدہ رہا شام کو خواجہ غار سے نکلے سر اُٹھا کر دیکھا کہ گنبد مین سناٹا پڑا ہی سمجھے کہ کوئی شعبدہ باز ہی رات کو یہان سے چلا جاتا ہی رات بھر اُسی مقام پر بسر کی چار گھڑی رات رہے خواجہ اُٹھے اور میخین گاڑ کر پہاڑ پر چڑھے پہاڑ پر آکر گنبد مین پہونچے دیکھا گنبد مین مال بہت جمع ہی ایک طرف مٹھائی رکھی ہی خواجہ نے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کیا جس سوراخ سے آئے تھے اُسی سوراخ مین کمند آصفا کو لگا دیا جیسے ہی صبح ہوئی عمرو نے دیکھا کہ سامنے سے برق چمکی ایک طفل نہایت خوبصورت چمکتا ہوا آتا ہی جیسے ہی پاس روزن کے آیا اور سوراخ مین قدم رکھا کمند پانون مین اُلجھین عمرو نے جال مارا اور اُس طفل کو گرفتار کیا اب جو دیکھا تو ایک طفل سیہ فام چوٹیان سرپر جال مین تڑپ رہا ہی عمرو نے کہا ارے تو کون ہی اُسنے کہا اسلم شیطان بچہ عمرو نے کہا اب مین نے تجھکو گرفتار کیا تیری شکل بنکر سب کو لوٹ لونگا اسلم شیطان بچہ خاموش ہو رہا عمرو نے اُسکو جال مین لپیٹا اور نذر زنبیل کر دیا اور اُسی طرح روزن مین بیٹھے اور شعلہ ہاے آتش پھینکنے لگے حاضرین کو آواز دی کہ یارو آج خداوند کے یہان شادی ہی جو جس سے ہوسکے وہ لائے نفع یہ ہوگا کہ مال دونا ہو جائیگا یہ سُنکر لوگ دوڑے کوئی اپنی زوجہ کا زیور اُتار لایا کسی نے محلے سے مانگ لیا تھوڑے عرصے مین بہت مال جمع ہوا عمرو نے کہا گنبد کے سامنے رکھکر ہٹ جاؤ اور آنکھین بند کر لو پھر جو آنکھین کھولوگے تو مال دونا پاؤگے سب نے خوشی خوشی مال اپنا رکھدیا خواجہ گنبد سے اُترے مگر گلیم اوڑھے ہوئے سب مال اُٹھا کر نذر زنبیل کر لیا اور رجعت کرکے نکل گئے بعد جانے عمرو کے سب نے

آنکھیں کھولیں دیکھا مال نذارد ہو روتے پیٹتے سب اپنے اپنے گھر گئے ہر گھر مین یہی ذکر تھا کہ قدرت نے آج لوٹ لیا مگر خواجہ عمرو نے آکر ایک صحرا مین اسلم کو نکالا اسلم نے کہا خواجہ مین تمکو بہت سامال دونگا اگر مجھکو رہا کردو مال کا نام سُنکر خواجہ نے اُسے جالی سے نکالا جیسے ہی اسلم جالی سے نکلا غائب ہوگیا اور ایک آواز آئی کہ خواجہ مین رہا ہوگیا اب مجھکو نہ پاؤ گے عمرو نے کہا او بیحیا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر ایک جانب چلے جو مکان راہ مین ملتا ہو اُسمین تلاش کرتے ہین مگر اسلم کا پتہ نہین ملتا تین دن برابر ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے خواجہ ایک باغ مین پہونچے دروازے پر باغ کے سُنا کہ کوئی خوش آواز بصد سوز وگداز یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو دل کو برما رہا ہو نظم

حرفون کے ٹوٹے جوڑ بڑھا حسن رقم کا — ہر نقطے کے پیوند مین بخیہ ہو قلم کا
عاشق کو نہین دولت دنیا کی تمنا — جو داغ ہو سینے مین نمونہ ہو درم کا
آنکھون کو سکھا دیجیے بیداری کا ل — احسان اُٹھائین گے نہ ہم خواب عدم کا
سوئین گے بھلا خاک جھپک جائینگی آنکھین — آجائیگا جھونکا جو کبھی خواب عدم کا
آنکھون کے تقاضے سے خبردار ہو ان — کچھ اور ارادہ ہو مرے ابر کرم کا
ہم خوب سمجھتے ہین یہ ایجاد تمھارے — ضبط لب خاموش اشارہ ہو قسم کا
رہتے ہین نسیم اُس رُخ گلگو نکے نظارے — جلوہ ہو مری آنکھ مین گلزار ارم کا

خواجہ پشت باغ گئے کمند مار کر دیوار پر چڑھے دیکھا وہی لڑکا سیہ فام چُٹیا سر پر مسند پر بیٹھا ہو گرد چند کنیزین کھڑی ہین اور ایک کنیز بیٹھی گا رہی ہو خواجہ ایک گوشے مین چھپے گائن واسطے رفع حاجت کے اُٹھی گوشے مین آکر بیٹھی خواجہ نے گائن کو بیہوش کیا اور رنگ و روغن عیاری کا نکالکر اُسکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آبیٹھے اور اشعار خوب خوب گائے کہا یا خداوند آج مین چاہتی ہون کہ تمکو ایک کمال دکھاؤن کہ سر سے شراب پلاؤن آپ بہت خوش ہونگے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ میری گائن مقبول بارگاہ سامری وجمشید ہوئی اسلم نے حکم دیا کہ کیا چاہتی ہو خواجہ نے کہا کہ کنجی میخانے کی مجھکو دیجیے تو مین شراب لاؤن قدرت بہت خوش ہونگے اسلم کو بالکل خیال نہین کہ عمرو کہان ہو جھٹ سے کنجی میخانے کی دیدی خواجہ عمرو میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا سب مین بیہوشی ملائی مگر وہ قاتل بیہوشی ملائی ہو کہ اگر ۔۔۔ مین ڈالدیجیے تو مچھلیان نکل آئین خواجہ

کئی سو گلا بیان آراستہ کر کے لائے اول گت ناچی پھر جام کو سر پر رکھا اسلم شیطان بچہ بہت خوش ہو
عمرو نے قریب آکر سر جھکایا اسلم کو جام دیا اسلم نے جو شراب ہاتھ مین لی شراب سرخ ہو گئی او یہ چرخ
مارنے لگی اسلم نے کہا تو کون ہی خواجہ نے خنجر مارا بدن پر اسلم کے پڑا مگر تاثیر نہ کی خواجہ جست
کر کے بھاگے اسلم نے کہا لینا جانے نہ پائے کنیزین دوڑین خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ کالی کالی
صورت کے لڑکے میرے پیچھے آتے ہین خواجہ جست کر کے نکل گئے اسلم نے پکار کر کہا کہ او
ساربان زادے کہان جائیگا اب تیری فکر کرونگا خواجہ نے کہا او بچیا مجھکو کب پا سکتا ہی اسلم
سمجھ گیا ہی کہ یہ مرد طماع ہی روپے کے لالچ مین پھنسے گا کنیزون سے کہا مین جاتا ہون اور عمرو کو ابھی
گرفتار کر کے لاتا ہون یہ کہکے اسلم روانہ ہوا مگر خواجہ جو باغ سے بھاگے کئی کوس نکل گئے
دیکھا سامنے ایک تکیہ ہی شام کا وقت ہی ایک چھپر پا پڑی ہی اسمین چراغ جل رہا ہی اور آواز
آتی ہی صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی روپیہ گن رہا ہی خواجہ نے پہلو سے دیکھا کہ ایک ضعیفہ جھریان
چہرے پر پڑی ہوئی روپے گن رہی ہی خواجہ کے خیال مین آیا کہ اس جنگل مین یہ ضعیفہ بڑی مالدار ہی
رنگ و روغن عیاری کا نکالا ایک طفل حسین کی شکل بنکر سامنے آئے بڑھیا کو سلام کیا اور کہا
نانی امان تسلیم عرض ہی بڑھیا نے کہا بیٹا جیتے رہو یہان تم کیونکر آئے تمتو کئی دن سے غائب تھے
اب خواجہ گھبرائے کہ کیا جواب دون مگر سوچکر کہا نانی امان مین بھاگ گیا تھا مگر اسی جنگل مین
چھپا تھا ایک مقام پر مار سیاہ نکلا اسکو مار انیولے نے نکلکر چاہا کہ مجھکو کاٹے مین نے اسکو بھی
مار لیا منھ مین نیولے کے ایک پھول تھا وہ مین نے لے لیا جسوقت سے وہ پھول میرے
ہاتھ مین آیا زمین کے سب خزانے معلوم ہوتے ہین ہر مقام پر یہی ثابت ہوتا ہی کہ روپیہ دفن ہی
کسی مقام پر مال گڑا ہی ایک پتی مین نے اس پھول کی کھالی تھی ایک پتی نانی امان تم بھی کھالو بڑھیا
نے منھ کھولدیا کہا لاؤ بیٹا پھر جوان ہو جاؤن اور تمھاری پرورش کرون بڑھیا نے پتی جو کھائی
گھبرا کر اٹھی بیہوش ہو کر گری خواجہ نے اور بیہوشی اسکے دماغ مین اتار دی کہ پہر دو پہر ہوشیار
نہ ہو جو روپیہ سامنے رکھا تھا وہ تو اٹھا کر نذر زنبیل کیا دوسری طرف دیکھا اور روپیہ ڈھیر ہی
اٹھا کے زنبیل مین رکھتے جاتے ہین مگر روپیہ کم نہیں ہوتا ہی جی مین کہتے ہین خواجہ حقیقت مین
اس بڑھیا نے خوب روپیہ جمع کیا ہی یہ سب ہماری تقدیر کا تھا آخر روپیہ اٹھاتے اٹھاتے تھک گئے

اور روپیہ کم نہین ہوتا کہ پہلو سے آواز آئی کہ او ساربان زادے یہ کنکر تھپر کیون اٹھاتا ہو عمرو نے دیکھا پہلو سے اُس چھپر کے اسلم چلا آتا ہو آتے ہی چاہا عمرو کا ہاتھ تھام لون خواجہ بھاگے اسلم نے جو جست کی کاندھے پر خواجہ کے سوار ہو گیا اور عمرو کو گرفتار کرکے بڑھیا کو جگایا عمرو نے دیکھا وہ بڑھیا نہین ہو ایک طفل دوازدہ سالہ چیٹیا سر پر اڑتی ہوئی اُسنے اٹھکر کہا یا خداوند اِس ساربان زادے نے مجھکو بڑی تکلیف دی کلیجہ جل رہا ہو تمام ہڈیان سلگ رہی ہین اسلم نے کہا دریاے محیط شیطانی مین جاکر نہاؤ سب تکلیف دفع ہو جائیگی لیکن عمرو کو بھی لیجاؤ دریاے محیط شیطانی مین آواز دینا کہ اے نہنگ شعلہ خوار اِس قیدی کو رکھو قدرت نے قیدی بھیجا ہو چند مچھلیان پیدا ہونگی وہ عمرو کو لپٹ جائینگی لیجاکر قید کرینگی وہ لڑکا عمرو کو لیکر چلا خواجہ نے راہ مین کہا آپ کا نام کیا ہو لڑکے نے کہا ضعیف شیطان میرا نام ہو قدرت نے حکم دیا تھا کہ روپیہ لیکر یہان بیٹھو وہ جانتے تھے کہ عمرو کو بڑی طمع ہو روپے کے لالچ مین پھنسیگا وہی ہوا کہ روپیہ دیکھکر تمھاری رال ٹپک پڑی آخر گرفتار ہوے دریاے محیط وہ مقام ہو کہ جو وہان گیا پھر قید سے نہ چھوٹا وہین تڑپ تڑپ کر مرا خواجہ نے کہا سامنے چشمہ ہو مین پانی پی لون تو پھر تمھارے ساتھ چلون ضعیف شیطان نے کہا کہ خواجہ کچھ میرے ساتھ مکر نہ کرنا عمرو نے کہا تمھارے ساتھ مکر نہ کرونگا اوسنے عمرو کو کنارے چشمے کے بٹھا دیا خواجہ پانی پیتے پیتے چشمے مین پھاند پڑے ضعیف شیطان نے پکار کر کہا کہ اے نہنگ چشمہ نشین عمرو کو گرفتار کرلے عمرو نے دیکھا کہ ایک نہنگ پیدا ہوا اُسنے عمرو کو پکڑ لیا چند مچھلیان آکر عمرو کے لپٹ گئین کشان کشان عمرو کو ایک مکان مین لیجاکر بند کر دیا عمرو اکیلے مکان مین گھبرا رہا ہو نکل نہین سکتا جب رات زیادہ آئی تو معلوم ہوا کہ کہین گانا ہو رہا ہو اور کوئی بڑے لطف سے یہ اشعار عاشقانہ گا رہا ہو

نظم

جلوہ رُخِ پُر نور کا ہر سو نظر آیا
آئینۂ خورشید مین بھی تو نظر آیا

زیرِ صفِ مژگان وہ نہین چشمِ فسون گر
شیرون کے نیستان مین آہو نظر آیا

آنکھون نے خیال لب جان بخش بھلا یا
اعجاز سے بڑھکر ہمین جادو نظر آیا

پر تو جو پڑا گال کا خال سر مو مین
تابندہ چراغ شبِ گیسو نظر آیا

چمکا سر گیسو مین جو افشان کا ذرہ
ظلمات مین اُڑتا ہوا جگنو نظر آیا

دانتون کا پڑا عکس جو زیور پہ گلے کے
ہیرون سے جڑا یار کا جگنو نظر آیا

کہتے ہین کہ تلوار سے کاٹو گا مین کو چین	اب میری گلی مین جو کبھی تو نظر آیا
دھوکا ہوا خورشید پہ ظلمات کا مجھکو	بکھرا ہوا عارض پہ جو گیسو نظر آیا
فانوس میں مین شمع سر طور کو سمجھا	پردے مین جو اُس حور کا بازو نظر آیا
دم دھکدھکی مین حسرت دیدار مین اٹکا	گردن مین جو اُس حور کی جگنو نظر آیا
باز آیا مین مضمون سے بیتابی دل کے	عدہ نہ دم فکر جو پہلو نظر آیا
حاصل ہوئی ای نور خوشی عید کی دل کو	جسوقت ہلال خم ابرو نظر آیا

خواجہ نے پلٹ کر دیکھا کہ اسی مکان مین فرش بچھا ہوا ہو اسلم مسند پر بیٹھا ہو شراب پی رہا ہو عمرو نے پکار کر کہا یا خداوند مین آپ کو سجدہ کرتا ہون مجھکو اپنے پاس بلایے اسلم نے اشارہ کیا خواجہ اُٹھے اُٹھتے ہی گلیم اوڑھ لی اسلم پکار رہا ہو کہ او عمرو کہان گیا خواجہ نہین بولتے خاموش ایک گوشے مین کھڑے ہین جب عمرو نے آواز نہ دی اسلم تخت پر سوار ہوا اور ساتھ والون سے کہا چلو خواجہ نے جو دیکھا تخت سے لپٹ گئے تخت بلند ہوا اُڑتا ہوا چلا خواجہ پایۂ تخت مین لٹکے ہوے ہین تخت جاتے جاتے جب دریا کی سرحد سے گذر گیا تب خواجہ نے پایۂ تخت کو چھوڑا مگر گلیم اوڑسے ہوے ہین پیچھے تخت کے چلے جاتے تھے اسلم کا تخت قریب ایک باغ کے پہونچا اسلم وہان اُترا خواجہ بھی اسی باغ مین آئے ہزارہا شیطان بچے اس باغ مین تھے اسلم جو آیا ہزارون لڑکے دوڑتے ہوے آئے مُنھ سے دھوان چھوڑتے ہوے ایک لڑکا سب کے پیچھے رہگیا تھا خواجہ نے اُسکو بیہوش کیا اور اُسکی شکل بنکر سامنے اسلم کے آئے کہا یا خداوند آپ قصر دریا سے کیون چلے آئے اسلم نے کہا وہ ساریان زادہ چھوٹ گیا اسوجہ سے مین چلا آیا کہ ایسا نہو کچھ مکاری کرے بس خواجہ عمرو نے باتین کرتے کرتے کہا یا خداوند دیکھیے وہ پہاڑ اور گنبد چلا آتا ہو آپ نے کیا تقدیر معقول کی ہو اسلم ادھر پلٹا کہتا تھا یہ نئی بات ہو کہ کوہ بھی چلا آیا مین نے تقدیر جسمین کی میری تقدیر مین یہ طاقت ہو کہ پہاڑ بھی چلا آیا جیسے ہی اسلم پلٹا خواجہ نے حلقہ ہاے کمند اصفا باصفا مارکر حباب مار دیا کہ اسلم بیہوش ہوا خواجہ نے کمند اصفا مین اسلم کو باندھ لیا اور جال مین لپیٹ کر زنبیل مین داخل کر دیا زنبیل مین جو اسلم گیا عجب ہنگامہ دیکھا چند مزدورون نے آکر اسلم کو خوب ٹھیک کیا کوئی دھول مارتا ہو کوئی ڈھیلا مار کر بھاگتا ہو

اسلم بھاگتا ہوا قریب دریا کے پہونچا دیکھا ایک کشتی آئی اُسپر سے چند شاہزادیاں اُتریں ملاح سے
پکار کر کہا کہ میاں صاحبزادے اگر سوار ہو تو دریا کی سیر کرو اسلم کشتی پر سوار ہوا اور چند شاہزادیاں بھی
اُس کشتی پر سوار ہیں اسلم اُن شاہزادیوں کو دیکھکر بہت خوش ہوا جب کشتی بیچ دریا میں پہونچی تو
دیکھا کہ ایک کیڑے نے کشتی میں سوراخ کر دیا کشتی چرخ مار کر ڈوبی اسلم نے جو دیکھا کہ کشتی ڈوب رہی ہے
تو بھاندپڑا دریا میں غوطے کھانے لگا ملاح نے ہاتھ تھام لیا کہا صاحبزادے تم کیوں کود پڑے
معلوم ہوتا ہے تازہ وارد ہو اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا کہ میں خدائی کرتا تھا مگر عمرو نے مجھکو
قید کیا ہے اب یہاں سے کیونکر رہائی پاؤں ملاح نے یہ سنکر ہاتھ اسلم کا چھوڑ دیا اور کہا اگر تو عمرو
کا گنہگار ہے تو کوئی تجھکو امان نہیں دیسکتا تو بیکا باغی ہے تو دعوی خدائی کرتا تھا اسلم غوطے
کھاتا ہوا چلا کئی کوس بہتا ہوا گیا ایک مقام پر دیکھا کہ ایک ماہی گیر جال پھینک رہا ہے اسلم جال
میں پھنسا ماہی گیر نے کھینچ لیا سمجھا کہ کوئی ماہی کلاں پھنسی ہے جب جال قریب آیا تو ماہی گیر نے اسلم کو
دیکھا اسلم قدموں پر گر پڑا اور کہا اے ماہی گیر تو نے بڑا احسان کیا مجھکو اپنے مکان پر لے چل میں
تیری خدمت کرونگا ماہی گیر اسلم کو ساتھ لیکر اپنے مکان پر آیا زوجہ سے کہا تو صاحب پروردگار
نے ایک اولاد عطا فرمائی اسکو رکھو زوجۂ ماہی گیر نے اسلم کا ہاتھ تھام لیا اور مکان میں اپنے
لائی فرش پر اُسکو بٹھایا اسلم نے کہا اے مادر مہربان مجھکو شراب کی عادت ہے زوجہ ماہی گیر نے
دو بوتلیں نکالکر سامنے اسلم کے رکھیں اسلم اُٹھا کر پی گیا عورت نے کہا ارے تو کون ہے کہ دو بوتلیں
بلا تکلف پی گیا اسلم نے سب حال اپنا بیان کیا اُس عورت نے جو سُنا کہ یہ خدائی کرتا تھا ایک
دو تھپڑ مارا اور کہا او نالایق تو ہمارے پیر مرشد کا گنہگار ہے تجھکو کون جگہ دیگا جا دور ہو اسلم
منھ کے بھل گرا بیہوش ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی دیکھا ایک جنگل میں کھڑا ہوں اور
ایک گنوار بڑے قد کا جوان لٹھ لیے کھڑا ہے اسلم نے ہاتھ باندھکر کہا میں نے تیری کیا خطا کی
ہے جو مجھکو لٹھ مارنے کا ارادہ کرتا ہے اُس جوان نے کہا او بے حیا تو نے غضب کیا کہ پیدا کرنے
والے سے ہمسری کی اب تیرا بدلہ ہو جائیگا جا دور ہو جنگل سے نکلجا ہمارے جنگل میں تو نہیں
رہ سکتا ہے ورنہ تیرے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالونگا یہ کہکر ایک لٹھ مارا اور وہ لٹھ سر پر پڑا چرخ کھاکر
گرا بیہوش ہو گیا نہیں معلوم کتنی دیر تک بیہوش رہا جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سامنے ایک قسم کے

کھڑا ہون اور اُس قصر مین کئی سو جوان ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوے کھڑے ہین اور اسلم کو بلا رہے
ہین اسلم بھی اُس مکان مین گیا چند سپاہی اسکو دیکھکر دوڑ پڑے اور ہتھکڑیان بیڑیان اسلم کو پہنا دین
اسلم بھی انھین قیدیون مین شریک ہوکر بیٹھا مگر وہ قیدی اُسکو ستا رہے ہین کوئی دھول مار رہا ہی
کوئی تھپڑ مار دیتا ہی اسلم حیران ہوکر جسکے پاس جاکر بیٹھتا ہی وہ دھولین مارتا ہی جسطرف گیا مصیبت مین
پھنسا ایک گوشے مین بیٹھکر رونے لگا جی مین کہتا ہی کہ ای اسلم کاشکی مین عمرو کو نہ قید کرتا تو اس مصیبت
مین نہ پھنستا سوچ رہا تھا کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ای فرزند کیون روتا ہی دیکھا کہ ایک ضعیفہ سیاہ فام
بد انجام ٹہلتی ہوئی آتی ہی مگر منھ سے بوسے بد آتی ہی کہ سب قیدیون نے منھ پھیر لیا مگر اسلم نے پکار کر
کہا کہ ای مادر مہربان آؤ وہ ضعیفہ اسکے قریب آئی آکر بیٹھ گئی اور مسکرا مسکرا کر باتین کرنے لگی لیکن
اسلم بھی بہ محبت باتین کر رہا ہی مگر سب قیدیون نے اُس ضعیفہ کی طرف سے منھ پھیر لیا ہی وہ ضعیفہ
اسلم سے کہنے لگی کہ یہ زنبیل عمرو کی ہی اور یہ عجائبات سارے معجزات کے ہین مین بھی اس زنبیل
مین قید ہون اور تم بھی قید ہو یہان وصال و وصل کا کیا ذکر جبتک عمرو نہ تجھکو نکالے اور نہ رہا کرے
رہائی اِس مقام سے غیر ممکن ہی یہان کا قیدی بدون اوسکے حکم کے رہا نہین ہو سکتا ہی مین بھی
عرصہ ور از سے قید ہون مگر آزاد ہون مزدوری کرتی ہون زنبیل کے باہر نہین جا سکتی ہون اسپر
یہ دوسری مصیبت ہی تیرے اوپر کہ تو زنبیل مین بھی قید ہی اور یہان کے زندان کا بھی قیدی ہی اِسکا
سبب یہ ہی کہ تو نے دعوی خدائی کیا تھا اور شرک خواجہ کے مذہب کے موافق کیا پس یہ سزا اُسکی
تجھکو ملی ہی خیر تو یہان رہ مین روز آیا کرونگی فرصت کے وقت تیرا دل خوش کر جایا کرونگی اسلم نے
جواب دیا کہ ای مادر مہربان جو کچھ اپنے گذریگی اُسکی برداشت کرینگے یہ کہکر اسلم نے اُسکے منھ کے بوسے
لیے اور گلے سے لگایا اور کہا کہ ایسا نہ کیجیے گا کہ نہ تشریف لائیے اور مجھکو اپنے فراق مین تڑپائیے
مین آپکے فراق مین ہلاک ہو جاؤنگا اُس لکاتا نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو مین ضرور آؤنگی
تمھارے پاس آنے سے تو مجھکو لطف زندگی ملتا ہی مین بہت بیقرار تھی کیونکہ جب سے زنبیل مین
خواجہ نے داخل کیا تھا اُسدن سے مین اِس کام کے لیے ترس گئی تھی کوئی پوچھتا بھی نہ تھا مین
خود خواہش کرتی تھی مگر کوئی رُخ بھی نہ کرتا تھا آج تو میری مراد دلی حاصل ہوئی مدت کے بعد مین
اپنی خواہش کو پہونچی اگر مین نہ آؤنگی تو مجھکو میری خواہش لائیگی یہ کہکر وہ قحبہ اسلم کو اُسی زندان

چھوڑ کر چلی گئی اسلم خاموش ہو رہا اور سب قیدی منھ پھیرے ہوے اُن دونون کی باتین سنا کیے جب وہ قحبہ چلی گئی اسلم سر جھکا کر ایک گوشے مین جا کر بیٹھ رہا اب راوی بیان کرتا ہی کہ اسلم تو خواجہ عمرو کی زنبیل مین قید ہی اور وہ اسطور سے بسر کرتا ہی کہ وہ ہی قحبہ آتی ہو اور اُس سے ہر روز منھ کالا کرا کے چلی جاتی ہو اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اسکو تو قید رکھا جاتا ہی اب یہان کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب خواجہ نے اسلم کو عیاری کر کے نذر زنبیل کیا بعدہٗ اُن سب بچہ ہاے شیطان کو بھی بیہوش کر کے بعض کو اُنھین سے قتل کیا اور بعض کو نذر زنبیل کیا جو کہ اُس باغ مین تھے اور سب مال واسباب وہان کا لیکر نذر زنبیل کر کے اِس خیال سے چلے کہ خدمت صاحبقران مین پہونچکر اس حال سے صاحبقران کو آگاہ کرون تاکہ حکیم شیاطین سے صاحبقران بیان فرمائین وہ سُنکے دین اسلام قبول کرے خواجہ اُس باغ سے نکلکر حکیم اسقلینوس کے مکان کی طرف چلے اِنکا ذکر آیندہ کیا جائیگا اِنکو راہ مین رکھا جاتا ہو وہان صاحبقران پاس حکیم اسقلینوس کے تشریف فرما ہین حکیم صاحب خاطر مدارات مین مصروف ہین صاحبقران کا یہ قصد ہی کہ خواجہ کوہ کی خبر لیکر آلین کہ وہان اُس گنبد مین کون شعبدہ گر ہو تو پھر بین شیاطین کو مسلمان کر کے طرف کوہ بیستون کے بہ صلاح حکیم صاحب روانہ ہون اور کوہ بیستون کو فتح کر کے بادشاہ سابق کو رہا کرون اور طرف طلسم کے روانہ ہون صاحبقران کو خواجہ کے انتظار اور ان خیالات مین مصروف رکھا جاتا ہی اب حال بیستون جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب اِسکو یہ خبر ملی تھی کہ طلسم کشا کوہ رنگا رنگ پر آگیا ہی تو اِسنے اپنے اہل دربار سے کہا تھا کہ کوئی جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے افسوس ہی کہ قیلاس جادو ہاتھ سے عیارون کے مارا گیا ورنہ وہ ضرور اسیر کر لاتا کسی نے جواب نہ دیا اتنے مین چوبدار نے آکر کہا تھا کہ ایک نامہ دار آیا ہی اِسنے طلب کیا تھا جب وہ نامہ دار آیا تھا اور اِسنے نامہ لیکر پڑھا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ حکیم اسقلینوس کا نامہ ہی اُنھون نے لکھا ہی کہ اگر حکم ہو تو مین جا کر طلسم کشا کو روکون اِسنے جواب لکھا تھا کہ جا کر روکو تو حکیم صاحب آکر صاحبقران کو اپنے مکان پر لے گئے تھے جیسا کہ تحریر ہوا ہی و منشی احمد حسین قمر مرحوم نے لکھا ہی صاحبقران تو اُدھر گئے تھے یہان بیستون اِس خیال سے بے فکر بیٹھا تھا کہ حکیم صاحب تو گئے ہین وہ طلسم کشا کو گرفتار کر لین کیا ضرورت ہی کہ اور کسی کو روانہ کرون اِسکو اِسی خیال مین کوہ بیستون پر مبتلا رکھا جاتا ہی اور یہ اپنے مقام پر ہی

اسکا ذکر آیندہ ہوگا لشکر صاحبقران کو لندھور لیے ہوے بمقابلۂ اخلاق فروکش ہین ملکہ غزالہ
وملکہ گوہر آرا و سبیران جادو و آفت جادو مع اپنے لشکر کے شریک اسلام ہین آمد صاحبقران
کا انتظار کر رہے ہین چالاک وغیرہ عیار بھی یہان ہین جہانگیر و سلماے مہرجمال قید شنکال ہین
ہین شنکال بعد جنگ وپیکار نکلجانے صاحبقران و عادل شیردل و فرہاد خان و غزالہ وغیرہ
کے اپنے دار الخلافت مین بیٹھا ہوا یہ فکر کر رہا ہو کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ بلا دفع ہوا ور طلسم کشا گرفتار
ہوجاے اور طلسم نہ فتح ہو اسکو دمبدم کی خبرین مل رہی ہین اسکو اسی فکر مین رکھا جاتا ہو اور لشکر
اسلام کو بمقابلۂ اخلاق چھوڑا جاتا ہو اور سماوات جادو کو اُسکے ملک مین چھوڑا جاتا ہو اور
وزیر جمشید ثانی کو سماعات کا مہمان رکھا جاتا ہو بادشاہ کو طلسم نوخیز مین مقیم رکھا جاتا ہو کہ بعد فتح طلسم
کے صاحبقران تو مع لندھور و مالک و مقبل و بہرام و خواجہ و چالاک و برق وغیرہ کے
براے فتح طلسم زعفران زار کے تشریف لے گئے یہان بادشاہ و کل سردار و کل لشکر مقیم ہو
اور بادشاہ کو یہ انتظار رہی ہو کہ صاحبقران طلسم فتح کرکے تشریف لائین تو جسطرف فرمائین اُس
سمت کو کوچ کیا جاے یہان طلسم نوخیز مین سب مقیم ہین انکو مقیم رکھا جاتا ہو اب حال رستم
پیلتن و پیلکین کشندۂ قویل ہندی و دویل ہندی وکیتان فرنگی و ملکہ آہو چشم کا تحریر ہوتا ہو منشی
احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ۰ ۷ مین علمشاہ کے حال کو اس مقام پر ترک کیا ہو کہ جب سلماے
مہرجمال نے جہانگیر پر عاشق ہوکر اپنی وزیرزادی کے ذریعے سے قید خانہ سے چھڑوا منگایا
تھا اور علمشاہ وغیرہ بھی اُس قید خانے مین قید تھے جب شنکال بادشاہ طلسم کو اِس حال کی
خبر ہوئی کہ کوئی جہانگیر کو قید خانے سے لیگیا بہت غصہ آیا برہم ہوکر حکم دیا تھا کہ میدان خونی
بیرون شہر تیار ہو ہم کل سب قیدیون کو قتل کرینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے جسکو تماشا دیکھنا
ہو وہ آکر قتل کا تماشا دیکھے وہان میدان خونی کی تیاری ہونے لگی اُدھر ہرکارون نے جاکر امیر کو
آگاہ کیا کہ جہانگیر قید خانے سے غائب ہوگئے اُسپر شنکال کو بہت غصہ آیا اُسنے حکم دیا ہو
کہ کل ہم سب اسیرون کو قتل کرینگے لہذا کل سب قتل ہونگے یہ خبر صاحبقران نے سنی فرمایا کہ ہم
جاکر عین وقت پر سب کو رہا کرینگے اور رہبر کار سے مقرر فرماسے تھے کہ ہمکو دمبدم کی خبر دو
اُدھر جہانگیر باغ سلماے مہرجمال مین بیٹھے ہوے تھے پہلو مین ملکہ کے برق فرنگی نے جاکر

اِس حال سے جہانگیر کو آگاہ کیا تھا ملکہ نے کہا تھا کہ کل مین اُن سب کی کمک کرونگی چنانچہ جب وہ
وقت آیا اور سب تماشائی بیرون شہر آکر جمع ہوے تھے اور شنکال بھی مع اپنے ارکین دولت
ولشکر کے آیا تھا اور میدان خونی طیار ہوچکا تھا اور قیدی بلوا کر زیر دار بٹھاے گئے تھے اُسوقت
ملکہ سلماے مہرجمال آکر پہونچی تھی اور ایک طرف کھڑی ہوئی تھی جب شنکال نے سحر کیا کہ قیدی
مبتلاے سحر ہون ملکہ نے رد سحر کیا اِسی طور سے کچھ عرصہ گذرا تھا کہ صاحبقران آپڑے اور لڑنے لگے
خوب مقابلہ ہوا صاحبقران و مہرجمال نے سب کو رہا کیا اور لشکر شنکال کو شکست دی امیر علمشاہ
و ملکہ غزالہ و ملکہ آہوچشم وغیرہ کو لیکر اپنے مقام پر آئے تھے بعد تھوڑی دیر کے ملکہ سلماے مہرجمال
جہانگیر کو ہمراہ لیکر لشکر اسلام مین آئی تھین اور شریک صاحبقران ہوئی تھین یہان راے
ہونے لگی تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے سلماے مہرجمال نے کہا تھا کہ آپ کو طرف کوہ بیستون کے
جانا چاہیے کوہ کو فتح فرمائیے اُسکے بعد داخل قلعۂ طلسمی ہوجیے طلسم کو فتح فرمائیے یہ کہکر سب
راہون سے آگاہ کیا تھا ادھر صاحبقران سے سلماے مہرجمال یہ کہہ رہی تھین اُدھر رستم پیلتن
و پیلکن نے آہوچشم سے کہا تھا کہ باباجان کے ساتھ رہنے مین کوئی فائدہ نہین ہی لہذا میری یہ راے
ہی کہ لشکر سے نکلچلو چلکر الگ کسی مقام پر قیام کرین اور ترقی شان و شوکت کی کوشش کرین گو فاتح
اِس طلسم کا مین نہین ہون مگر شاید ایک دو مرحلہ ہی ہمارے ہاتھ سے فتح ہوجائین آہوچشم نے
عرض کیا تھا کہ جو آپ کی راے ہو پس اُسوقت اول شب علمشاہ رومی اشرما لاکہو دنرنگی پر
سوار ہوکر آہوچشم کو ہمراہ لیکر ایک طرف کو روانہ ہوے تھے اُنکے جانے کے بعد باہم جہانگیر
و سلماے مہرجمال مین راے ہوئی یہ دونون بھی بارگاہ سے نکلکر ایک سمت کو چلے تھے کہ
شنکال شیر بنکر ملکہ اور جہانگیر کو اسیر کرکے لے گیا تھا اور لیجا کر قید کیا تھا اور صاحبقران بوقت
صبح موافق فہمایش ملکہ سلماے مہرجمال کے طرف کوہ بیستون کے روانہ ہوے خواجہ کو براے
خبر جہانگیر کے روانہ کیا تھا اب ناظرین کی خدمت مین گذارش ہی کہ علمشاہ رومی کی داستان
بلبل ہزار داستان طوطی گلشن فصاحت و بلاغت یعنی منشی احمد حسین صاحب قمر نے صفحہ ۹۰ مین
ترک کی تھی اب یہ حقیر داستان علمشاہ رومی سے شروع کرتا ہی ناظرین کی خدمت مین عرض ہی
کہ منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہ طلسم شروع کیا تھا اور ایک سو گیارہ صفحہ تک لکھا کہ اُنھون نے

اِس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی آگے لکھنے کی فرصت نہ ملی دل کی ہوس دل ہی مین رہ گئی ایکسو بارہ صفحہ تک لکھنے کی نوبت آئی تھی اُنکے انتقال کرنے سے تحریر اس طلسم کی موقوف رہی اور یہ طلسم ناتمام رہا مگر یہ زخیرہ دفتر مین رہا اب جو مین خدمت جناب مستطاب معلی القاب غریب پرور شریف نواز جناب بابو پراگ نرائن صاحب بہادر مدظلہ العالی کی حاضر ہوا اُنھون نے مجھسے فرمایا کہ تو اس طلسم کو تمام کر مین نے عرض کیا کہ کس طلسم کو فرمایا طلسم زعفران زار سلیمانی کو کہ جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر نے شروع کیا تھا اُنکو اجل سے مہلت نہ ملی کہ وہ تمام کرتے اب تو تمام کر مین نے یہ سُنکر سر جھکا لیا ابھی کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ہمارے افسر اعلیٰ اور ہم سب کے سرپرست غریب نواز جناب منشی امراؤ لعل صاحب نے میری طرف سے فرمایا کہ بھلا حضور یہ آپ کے حکم کو ٹالین گے ضرور آپ کے فرمانے کو بجا لائین گے اور میرے لیے سعی فرمائی اور میری سفارش بابو صاحب سے کی خداوند کریم جناب بابو صاحب و نیز جناب منشی صاحب کو ہم سب کے سر پر سلامت و باکرامت رکھے کہ یہ صاحبان موصوف ہم شریفون پر رحم فرماتے ہین اور پرورش کا ہمہ وقت خیال رکھتے ہین کہ کسی طور سے اِن سب کی پرورش ہو جب اِسطور سے جناب بابو صاحب نے فرمایا اور جناب منشی صاحب نے میری سفارش بابو صاحب سے فرمائی مین نے اِن دونون صاحبون کی فرمانے سے اور اس خیال سے کہ الامر فوق الادب قبول کیا اور غریب خانہ پر آکر اس طلسم کو تحریر کرنا شروع کیا خداوند کریم مجھکو اس بار عظیم سے سبکدوش کرے الٰہی آمین یارب العالمین

دو کلمہ داستان جلالت عنوان علمشاہ رومی و ملکہ آہو چشم کو ملاحظہ فرمائیے غزل بجائے ساقی نامہ

گلون نے کپڑے پھاڑے ہین قبائے یار پر کیا کیا
حنا پس پس گئی ہو دست و پائے یار پر کیا کیا

کیے ہین شکر کے سجدے جفائے یار پر کیا کیا
رہا ہو دل مرا راضی رضائے یار پر کیا کیا

رہا مجمع ہمیشہ عاشقان بے تحمل کا
اُڑے مفلس در دولت سرائے یار پر کیا کیا

کیا ہو اک جہان دیوانہ اُسکی جامہ زیبی نے
گریبان چاک ہوتے ہین قبائے یار پر کیا کیا

قبائے تنگ پر رکھے کلاہ کج جو دیکھا ہو
ہماری جان نکلی ہو ادائے یار پر کیا کیا

اُٹھانے دی نہ آنکھ اور پر شب وصل اُس پریرو کو
چڑھا ہو جن مری ضد سے حیائے یار پر کیا کیا

نہین آئیگا میرے بعد شانہ کا خیال آتش	پڑینگے پیچ گیسوے رسائے یار پر کیا کیا

بیت نگارندۂ معنی دلفریب بہ عروس سخن راچنین داد زیب بہ چہرہ طے کنندگان راہ معنی و سیاحان دشت نکتہ دانی وصحرا نوردان میدان فصاحت وسیر کنندگان گلشن بلاغت اس داستان جلالت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر نوک قلم عنبر سرشت سے اسطور سے رقم کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ علمشاہ رومی کی داستان منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے صفحہ ۸۰ مین اس مقام پر ترک کی تھی کہ وہ باہم صلاح کرکے مع آہو چشم کے اول شب مرکب پر سوار ہو کر لشکر سے نکلکر روانہ ہوے تھے ایک سمت کو اور آہو چشم بالاے ہوا سحر سے اُڑتی ہوئی جاتی تھی یہانتک کہ کئی کوس لشکر سے شاہزادہ وملکہ نکل آئے راہ مین قریب نصف شب کے گذری جب لیلاے شب تاکمر پہونچی اتفاق سے شاہزادہ اُس شب ماہ مین بعد قطع منازل وطے مراحل کے ایک جنگل مین پہونچا کہ وہ صحرا نہایت شاداب وپر بہار تھا ایک چشمہ آب صاف وشفاف کا جاری تھا اُسکے کنارے ایک چبوترہ تھا جب شاہزادہ وہان پہونچا خیال کیا کہ اب تو کئی کوس نکل آئے ہین اور رات بھی قریب نصف کے گذر گئی ہو اب کوئی براے تلاش نہ آئیگا یہ باقی رات اِسی مقام پر بسر کرو وقت صبح طرف منزل مقصود کے روانہ ہونگے یہ خیال کرکے قریب چبوترہ مرکب پر سے اُترے مرکب کو چھوڑ دیا خود زین پوش بچھا کر بیٹھے ملکہ بھی بالاے ہوا سے زمین پر آئی سامنے علمشاہ کے بیٹھ گئی باہم باتین ہونے لگین یہانتک کہ وہ رات باتون مین بسر ہوگئی ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سلطان شب مع افواج سیارگان کے طرف مغرب کے روانہ ہوا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی نور سحری پھیل گیا علمشاہ نے دیکھا کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ غب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہاری کے چلنے لگے اور دونون کو بے اختیار کرنے لگے وطائران صحرائی شاخہاے درخت پر بیٹھکر اپنے آشیانون سے نکلکر تعریف وتوصیف خالق ارض وسما کی بزبان بے زبانی کرنے لگے اشجار صحرا وجد مین آکر جھومنے لگے زمین کو چومنے لگے کوئی سر بسجود تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زاہدان عبادت گذار رکوع وسجود مین مصروف ہین جھونکے نسیم سحری کے چل رہے تھے غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہے تھے علمشاہ نوجوان کی نگاہ جو پڑی دیکھا کہ جابجا سرو کے درختون پر فاختہ قلندر مشرب بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی ہو کہین صداے تیہوج کا شور کہین نالۂ حق سرہ

کی دھوم علی العموم صدا اے مرغ سحری و خندہ کبک دری سے صحرا مزرعہ بوم تھا نمونہ فیض جنت ازوم تھا عجب خوشگوار وادی بینا کار تھا جو اشجار تھا میوہ دار تھا سامنے باغبان قدرت کے نگو نسار تھا وشت گلشن پستی و بلندی سے ہموار تھا گلہاے رنگا رنگ وشگوفہاے رنگ برنگ و میوہ ہاے گوناگون سے صحرا پر بہار تھا کوسون تک سبزہ زمرد گون آب پاشی شبنم سے نم تھا جو شجر تھا سجدۂ خالق مین خم تھا شعر گل جو تھا اس دشت مین بے خار تھا ✿ سبزہ رشک زمرد سبزہ رخسار تھا ✿ دیگر زجرم کوہ تامیدان غبرا کشیدہ خط گل طغرا بطغرا ✿ یہ جو عالم علمشاہ نوجوان نے اس صحرا بے سواد کا ملاحظہ فرمایا وجد طاری ہوا بیقرار ہوکر حمد خالق زمین و زمان کرنے لگے باغبان قضا و قدر کی وحدانیت کا دم بھرنے لگے عالم وجد مین اکثر یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر ہر گیاہے کہ از زمین رویدہ ✿ وحدہ لا شریک لہ گویدہ ✿ یہ جملہ زبان پر لائے برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✿ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✿ یہ شعر اس دشت پر بہار کو دیکھکر پڑھا شعر اگر فردوس بر روے زمین است ✿ ہمین است و ہمین است و ہمین است ✿ دیگر این سبزہ و این صحرا بوے زجنون دارد ✿ دیوانگی دستی امروز شگون دارد ✿ یہ شعر پڑھکر اٹھے کنارے چشمے کے آئے وضو کیا فریضۂ سحری کو بصد خضوع و خشوع ادا کیا جب نماز سے فراغت پائی صحرا کی سیر کرنے لگے ملکہ آہو چشم بھی سیر دشت مین مصروف ہوئی علمشاہ رومی نے جو وہ صحرا ے رشک باغ شداد دیکھا اور گلہاے رنگا رنگ و میوہ ہاے گوناگون و شگوفہاے بوقلمون پر نگاہ پڑی فوراً خیال آیا کہ کیا اُسکی قدرت کاملہ ہی کہ اُسنے اپنی قدرت سے ایسے ایسے دشت پر بہار پیدا کیے ہین وہ بڑا خالق مطلق اور رزاق برحق ہی جسنے یہ صنعت اپنی خدائی کی دکھائی اور اپنے بندونکو اپنی قدرت کاملہ سے عقل عطا فرمائی ایک مشت خاک کو یہ مرتبہ بخشا کہ اشرف مخلوقات کیا کمانشک اسکی عنایتون کا شکریہ ادا کیا جاے اے رستم خیال تو کرو کہ تم اُسکے بندے گنا ہگار کو یہ قوت و طاقت مرحمت فرمائی کہ ہزارون پہلوانان زبردست کو تمھارے ہاتھ سے زیر کرایا اگر وہ یہ طاقت و قوت نہ مرحمت فرماتا تو تمھاری یہ بھی مجال تھی کہ تم غالب آتے اے رستم یہ کیا حرکت تمسے سرزد ہوئی جو اجتک کسی سے تمھارے خاندان مین نہ ہوئی تھی اے رستم یہ تمنے کیا کیا کہ عورت کو لشکر سے اپنے ہمراہ لیکر نکلے بڑی نامردی کی بات ہی کہ عورت ہمراہ ہو جو کوئی ہم چشم یا غیر دیکھے گا یہی خیال کریگا کہ علمشاہ عورت کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین اسی طور سے اُنھون نے یہ شوکت اور نام آوری حاصل کی ہی کہ ساحرہ کو

اپنے ساتھ رکھتے ہین جہان مقابلہ پڑا ساحرہ نے سحر کیا پس جو حریف تھا وہ بسبب سحر کے کم زور ہوا انھون نے زیر کرلیا کتنی بڑی بدنامی کی بات ہو اور کسقدر ہیکی ہو دوسرے یہ امر ہو کہ تمھارے مذہب اور مشرب مین ساحرہ کے ساتھ عقد بھی جائز نہین ہو جبتک وہ سحر سے توبہ نکرے ایسی حالت مین یہ کیا حرکت تمنے کی کہ ملکہ آہوچشم کو لشکر سے ہمراہ لیکر نکلے اور قصد یہ ہو کہ ملک گیری کرو اور شوکت بہم کرو اور اگر خداوند کریم کمک کرے تو طلسم فتح کرو اور عورت ہمراہ بڑی نادانی اور نامردی ہو آہوچشم کے ہمراہ ہونے سے یہ ہوگا کہ ہر ایک بدنام کریگا اور گمان فاسد کریگا اس امر سے کیا حاصل کہ جس سے بدنامی کے سوا دوسری بات حاصل نہ ہو ای علمشاہ بہتر یہ ہوگا کہ ملکہ کو سمجھا کر لشکر کو روانہ کرو اور تم بھی تنہا کسی طرف کو ذات خدا پر تکیہ کرکے راہی ہو گواہ علمشاہ آہوچشم نے تمھارے ساتھ بہت مصیبت اٹھائی ہو تمھارے سبب سے وہ اپنے یگانون سے چھوٹی بدنام ہوئی تمھارے ساتھ قید رہی مگر مجبوری ہو کہ کیونکر ہمراہ رکھون کیونکہ بدنامی کا خوف ہو جس خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے تمکو یہان تک پہونچایا قید سے نجات دی وہی تمھارے مطلب کو بر لائیگا عورت کا ہمراہ ہونا بالکل خلاف ہو یہ باتین دل سے کرکے ملکہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای ملکہ آہوچشم تمسے اسوقت ایک بات کہنا چاہتا ہون اگر تم سنو اور اُسکا جواب باصواب دو اور جو مین کہون اسکو قبول کرو ملکہ نے جواب دیا کہ ارشاد فرمایئے مین حاضر ہون اگر آپ فرمائین کہ تم اپنا سر کاٹ کر میرے قدم پر ڈالدو تو مین عذر نکرونگی فورًا آپ کے حکم کو بجا لاؤنگی علمشاہ نے ملکہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ملکہ یہ بتاؤ کہ تم ہماری عزت و آبرو کی خواستگار ہو یا ذلت کی ملکہ نے کہا کہ ای شہریار یہ کنیز آپ کی عزت و آبرو کی ترقی کی خواستگار ہو اور یہی ہر وقت فکر ہو کہ کوئی صورت ایسی ہم ہو کہ آپ کی شان و شوکت زیادہ ہو اور اس طلسم مین آپ کا نام ہو اور آپ کے اسم مبارک کا شہرہ ہو اور ڈنکا بجے اور آپ کے نام نامی کو سُنکے لوگ خوف کرین بھلا یہ بھی اس کنیز کی تاب و طاقت ہو کہ خدانخواستہ حضور کی ذلت کی خواستگار رہون میری تو یہ خواہش ہو کہ جہان پر شہریار کا پسینہ گرے وہان مین اپنا خون گراؤن یہ کیا آپ کو کنیز کی طرف سے خیال پیدا ہوا اور کونسی ایسی بات لونڈی سے سرزد ہوئی جو حضور نے اس قسم کا سوال کیا علمشاہ نے فرمایا کہ ای ملکہ خدانخواستہ تمسے کوئی خطا نہین ہوئی مگر مجھکو اسوقت ایک امر کا خیال پیدا ہوا اُس امر کی بابت مین تم سے

کہنا چاہتا ہون ذرا بگوش ہوش سُنو وہ امر یہ ہی کہ ای ملکہ واقعی تجنے میرے ساتھ بڑی بڑی تکلیفین اور بڑے بڑے مصائب اُٹھائے مُصیبتین جھیلین اپنون سے بیگانی ہوئین ہزارون دشمن ہوے میرے ساتھ قید رہین اُسکی مصیبت اُٹھائی مگر اسوقت مین وہ بات تجنسے کہتا ہون جو کہ مروت کے خلاف ہی کیونکہ جسنے اسقدر مصیبتین گوارا کین ہون اپنے نزدیک اُس سے ایسی بات کہنا خلاف مروت و محبت ہی مگر عالم مجبوری ہی کیا کیا جاے بدون کہے رہا نہین جاتا ہی وہ امر یہ ہی کہ ای ملکہ تمکو یہ بخوبی معلوم ہی کہ مین جو لشکر سے نکلا ہون تو صرف اِس غرض سے نکلا ہون کہ چلکر ایک دو مرحلہ فتح کرون اور ملکون کو تسخیر کرون اگر بن پڑے تو لوح طلسمی کو تلاش کر کے طلسم کو فتح کرون اور اپنی شوکت بڑھاؤن کیونکہ اس امر سے تو مین آگاہ ہوگیا کہ تمھاری والدہ صاحبہ ملکہ غزالہ خوش چشم نے بے مروتی کو کام فرمایا گو وہ حالات لوح سے آگاہ نہین مگر اُنھون نے لوح کی کوشش نہ کی بلکہ اس امر سے چشم پوشی فرمائی اور تجنے بھی کچھ کد و کوشش نہ کی اگر تم کوشش کرتین تو ضرور تھا کہ ملکہ غزالہ لوح کے حالات سے آگاہ فرماتین اور مجھکو لوح لا کر دیتین مین اُسکے ذریعے سے طلسم کو فتح کرتا مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ فرمایا صرف بے مروتی کو کام فرمایا خیر یہ اپنی تقدیر اور مقدر اس امر کی شکایت کرنا بیکار ہی اب مین اسی خیال سے نکلا ہون کہ کوشش کر کے لوح کو دستیاب کرون اور طلسم کو فتح کرون اور اِس اثنا مین جو دو ایک ملک اور فتح ہو جائین وہان اپنی شوکت دکھاؤن اور وہ شان و شوکت بہم کرون کہ جو میرے ہم چشم اور ہم پلہ ہین وہ حسد کرین ای ملکہ مجھسے بڑی نادانی ہوئی کہ مین لشکر سے تو یہ خیال کر کے نکلا مگر تمکو ہمراہ لے لیا یہ بات نہایت نامردی کی ہی کہ ملک گیری کو کرنے نکلے عورت ہمراہ ہی جو کوئی دیکھے گا خواہ اپنا ہو خواہ بیگانہ مثل ہلال عید کے انگشت نما کریگا اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہوگا کہ علمشاہ بڑا نامرد ہی عورت کے بھروسے پر ملک گیری کرتا ہی ای ملکہ اجتک میرے خاندان مین کسی نے ایسی حرکت نہین کی کہ ملک گیری کو نکلا ہو عورت ہمراہ لی ہو ای ملکہ جس خداوند کریم نے مجھکو یہانتک پہونچایا اور ہر آفت سے بچایا قید سے رہا کیا وہی میری ہر مقام پر کمک کریگا اور اُسنے ہمیشہ کمک و مدد کی ای ملکہ مجھکو سواے اُسکے دوسرے کی کمک درکار نہین ہی ہمیشہ اُسی کی ذات پر بھروسہ کر کے ملک گیری کی کسی کی مدد کا خواستگار نہین ہوا سواے خداوند کریم کے افضال کا تو ضرور خواستگار رہا مجبر کیا منحصر ہی میرے خاندان مین کوئی

سوا اسے امداد خدا کے دوسرے کی امداد کا خواہان نہوا او ملکہ بڑے بڑے معرکے پڑے مگر انکو یکہ و تنہا سر کیا او ملکہ یہ امر مجھسے بالکل خلاف طریقہ خاندان کے ہوا کہ تمکو ہمراہ لیکر چلا ہون ملکہ تمھاری ہمراہی مین میری بڑی بدنامی ہو گو میرا دل خود اس امر کو گوارا نہین کرتا ہو کہ تمکو اپنے سے جدا کرون کیونکہ تمنے میرے ساتھ بہت مصیبتین اٹھائین مگر مجبور ہون ساتھ رکھنے مین بھی تو خرابی ہو اسوقت کی بے مروتی بہتر ہو اُس بدنامی سے لہذا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ تم لشکر کو چلی جاؤ اور وہان جاکر براحت و آرام قیام کرو انشاء اللہ جب تم شان و شوکت بفضل خداوند کریم پیدا کرکے اور ملکون کو فتح کرکے آئینگے تو تمسے ملین گے تم ہمارے آتے تک لشکر مین اپنی مان کے پاس رہو بیکار کی تکلیف اٹھانے سے کیا حاصل اور ہم لوگون کا تو یہی طریقہ ہو کہ یکہ و تنہا نکل جاتے ہین خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے سب سامان مہیا کر دیتا ہو میرے ہمراہ تمھارا رہنا کسی طور سے اچھا نہین ہو تمکو ہمارے سر کی قسم تم کچھ رنج و صدمہ نہ کرو مین بہت آؤنگا اور اگر یہ خیال ہو کہ لشکر سے نکل آئی ہون اب مین کس منھ سے لشکر مین جاؤن تو اور کسی مقام پر قیام کرو جب مین طلسم کو فتح کرکے اور ملکون کو خواہ فتح کرکے واپس آؤنگا تو تم مجھسے آکر ملنا او ملکہ تمھارے ہمراہ ہونے مین میری بڑی بدنامی ہو اول تو یہی حرکت خلاف ہوئی اور یہ بھی بدنامی کیا کم ہو کہ علمشاہ عورت کو ہمراہ لیکر نکل گئے اُسپر یہ طرہ ہو کہ عورت ہر مقام پر ساتھ ہو مین اس بدنامی کو گوارا نہ کرونگا تم اسکا نہ خیال کرو کہ یہ اکیلے کدھر جائینگے خدا مالک ہو جسنے قید سے رہا کیا وہی ہر مقام پر کمک کریگا پس تم طرف لشکر کے چلی جاؤ تو بہتر ہو ورنہ جہان تمھارا جی چاہے جب مین آؤنگا تو پہلے تمسے ملاقات کرونگا تمکو تلاش کرکے ملونگا بلکہ تم خود خیال رکھنا جب میرے آنے کی خبر سننا میرے پاس چلی آنا مین تمسے بہت خوش ہون تمنے میرے ساتھ بڑی تکلیف اٹھائی بدنام ہوئین اپنے پرائے کو اپنا دشمن کیا قید اٹھائی اگر تمکو میری خوشی منظور ہو تو جو مین نے کہا ہو اسکو منظور کرو یہ جو علمشاہ نے ملکہ آہو چشم سے کہا اس تقریر کا سُننا تھا کہ ملکہ کے حواس جاتے رہے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا یا تو وہ عارض جو مثل گل تر کے تھے یا ایکبار زرد ہو کر مثل گل پژمردہ کے کمھلا گئے منھ پر ہوائیان اڑنے لگین دل بیقرار ہو گیا مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گئی تھوڑی دیر تک شاہزادہ کی طرف بحسرت دیکھا کی دل کا یہ حال تھا کہ سینے مین بیقرار تھا یا تھون اُچھل رہا تھا ایک مرتبہ

دیکھتے آہ سرد دل پر درد سے بھر کر رونے لگی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے جب یہ خیال کیا کہ شاہزادہ سے جدائی ہوگی تو اُنکے فراق مین تڑپونگی یہ روے زیبا و شکل رعنا نظر نہ آئیگی جب تو میری زندگی کیونکر ہوگی تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگی یہ شاہزادے نے کیسی بات کہی اور فلک تفرقہ انداز نے یہ کیا سنایا کاش مین بہری ہوتی کہ ایسی بات نہ سُنتی وہ کونسی کمبخت گھڑی تھی کہ مین پیدا ہوئی تھی مجھسا تو بدنصیب کوئی بھی نہ ہوگا وہ کون سی ساعت تھی جو میرا دل اِس شہریار پر آیا تھا اُس گھڑی کو آگ بھی نہ لگی کاش مین مرجاتی کہ یہ صدمے نہ اُٹھاتی ای دل اب کیا کرون کیا نہ کرون میرا سا بدنصیب کوئی نہ ہوگا شعر نہ ہوگا مجھسا بھی محروم وصل یار کوئی ✽ کہ خواب بھی کبھی دیکھا نہ اِن خیالون کا ✽ یہ بیٹھے بٹھائے کیا ہوا اب میری زندگی کیونکر ہوگی اِس شہریار سے جدا ہوکر ایسے ایسے خیال جو ملکہ نے کیے دل قابو مین نہ رہا یہی دل نے تقاضا کیا کہ گریبان چاک کرکے جنگل کو نکلجا مثل مجنون کے کوہ و صحرا کی سیر کر راوی کہتا ہے وحشت دل نے جوش کیا رنگ رو متغیر ہوگیا دل مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا نظم

دل سے کرنے لگا تپیدن ناز	رنگ چہرے سے کرگیا پرواز
چاک کی پھیلے پاؤن دامان تک	ہاتھ جانے لگا گریبان تک

دل پر قابو نہ رہا بیقرار ہوکر ایک آہ کی اور دل کو دونون ہاتھون سے پکڑکر کہا ای شہریار یہ کیا آپ نے فرمایا کہ میرا دل مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہوگیا یہ کیسی تقریر فراق آمیز آپ نے اس کنیز سے کی کہ جسکے سنتے ہی دل پر قابو نہ رہا وحشت دل نے جوش کیا یہ کہکر ملکہ نے کہا ای شہریار آپ کو تو یہ امر لازم نہ تھا کہ اپنی کنیز سے اِس قسم کی تقریر کرتے کہ جس سے بوے فراق آتی یہ کہنے کو تو کہا مگر اسقدر ضبط نہ ہوا فوراً ملکہ کی آنکھ سے آنسو نکل آئے جسکو شاعر نے نظم کیا ہے شعر دو طفل اشک آئے نظر ✽ ایک اِسطرف ایک اُسطرف ✽ گر گر گئے دونون مچل ✽ ایک اِسطرف ایک اُسطرف ✽ ملکہ نے آنسو پونچھکر اور دل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ ای شہریار ذرا میری دل کی حالت کو ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر اس تقریر درد آمیز کو سُنکر بیقرار ہے ای شہریار ایسا تو نہ فرمائیے آپ سے تو مجھکو اس قسم کی امید نہ تھی کہ آپ ایسی بیوفائی فرمائیے گا میری تو آپ کی الفت و محبت مین یہ حالت ہے کہ مین آپ کی ایک پل کی جدائی ہزار برس کے برابر خیال کرتی ہون یہ مین کیونکر گوارا کرونگی کہ آپ سے جدا ہون بھلا خیال تو فرمائیے کہ آپ سے جدا ہوکر مین زندہ بھی رہونگی قسم ہے مجھکو آپ کے سر عزیز کی اِدھر آپ میری آنکھون سے جدا ہوئے اُدھر میرا دم نکل جائیگا

گھڑی بھر بھی آپ کے فراق کو مین گوارا نہین کرسکتی ہون میری زندگی اب صرف آپ کے دم سے ہی مجھکو اس بیوفائی کی امید نہ تھی مگر سچ کسی نے کہا ہی شعر وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی ٭ کرے کسی کی نہ اُلفت کا اعتبار کوئی ٭ دیگر لوگ کہتے ہین چاہ مشکل ہی ٭ سب غلط ہی نباہ مشکل ہی ٭ ای شہریار خیال تو فرمائیے کہ مین نے آپ کی اُلفت و محبت مین سب کو چھوڑا تمام عالم کو اپنا دشمن بنایا پردۂ ننگ و ناموس کا خیال نہ کیا رشتۂ حیا کو اُلفت و محبت مین توڑا اپنون سے بیگانہ ہوئی ہر ایک کی نگاہ مین حقیر ہوئی سب دشمن ہوگئے مگر مین نے کچھ پرواہ نہ کی آپ کی محبت سے منھ نہ موڑا مین کیونکر اس سے کنارہ کرتی کیا حضرت دل پر اختیار تھا یہ جو کچھ ہوا اِس دل خانہ خراب کے سبب سے ہوا اِسی کے ہاتھون مین تباہ ہوئی اگر مین جانتی کہ اُلفت و محبت مین یہ مزے ہوتے ہین اور عاشق معشوق کے ہاتھون روتے ہین تو کبھی نہ اِس کوچے مین قدم رکھتی اگر مین جانتی کہ یہ دکھ اُٹھانا پڑینگے تو کاہیکو آپ سے اُلفت کرتی اپنا دل آپ کے دام عشق مین کیون پھنساتی مگر مین کیا کرون یہ امر مین نے اپنے اختیار سے نہین کیا بلکہ عالم ناچاری سے دل نے مجبور کر دیا اگر یہ معلوم ہوتا تو اس کمبخت کو منع کرتی کہ یہ کیا کرتا ہی آگے پچتائیگا مگر کیا کرون قابو نہ تھا ای شہریار میرے حال پر رحم فرمائیے مجھ جگر سوختہ خانماں آوارہ کو اپنے سے جدا نفرمائیے ورنہ مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مثل اُس بلبل زار کے کہ جو دید گل سے مایوس ہوکر قفس مین سر کو ٹکرا کر اپنی جان دیتی ہی یہ مرغ روح اِس قفس جسم مین اِسقدر بیقرار ہوگا کہ نکل جائیگا ای شہریار عالی وقار ایسے کلمے نہ فرمائیے خیال تو فرمائیے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی اُس شخص سے کہ جو کہ روے زیبا کا مشتاق ہو اور جسکی زندگی صرف دید رخ پر منحصر ہو وہ کیونکر گوارہ کرے کہ جس رُخ کی دید باعث حیات ہو اور وہ آنکھون سے پوشیدہ ہو جاے آپ انصاف فرمائیے کہ مین آپ سے جدا ہوکر کیونکر زندہ رہ سکتی ہون کچھ تو دل مین انصاف کیجیے اِسقدر میرے اوپر ظلم نہ فرمائیے ای شہریار مین آپ کی جدائی کی حالت مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی مجھکو اپنے سے جدا نہ فرمائیے یہ کہکر ملکہ آہ سرد بھر کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ اگر مین جانتی کہ اس اُلفت کا یہ انجام ہوگا تو پہلے ہی مین اپنے کو ہلاک کرتی بموجب مثل جو ایسا مین جانتی کہ پیت کیے دکھ ہو نگر ڈھنڈورا پیٹتی کہ پیت نہ کیجیے کوئی یہ کہکر اور دل بیقرار کو تھام کر کہا از برائے خدا ای شہ

اس خیال کو اپنے دل سے دور فرمایئے مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے مین آپ سے ایک پل جدا نہونگی واقعی عاشق لاکھ جان دے معشوق کے کچھ بھاوین نہین ہوتا سچ لوگون نے کہا ہی وہ بے پروا ہوتا ہی جیسا کہ کسی نے کہا ہی شعر آہ دئی کیسے کی اِن چاہت کے سنگ ؎ دیپک کی من بھاوین نہین اور جل جل مرے پتنگ ؎ وہی میری حالت ہی کہ مین تو مرتی ہون آپ کو کچھ پروا نہین ہی ای میرے اللہ مین کیا کرون عجب بے وفا سے سامنا پڑا ہی میری تو یہ مثل ہی کا کہون کا سے کہون اور کو ونہ پتیا سے ؎ گونگے کا سپنا ہوا سمجھ سمجھ پچتا سے ؎ ای شاہزادے میرے اوپر رحم فرمایئے مین آپ کی عاشق شیدا ہون آپ کے شمشاد قد کی قمری ہون روے گل کی بلبل زار ہون اس تقریر سے بیقرار ہون اگر یہی آپ کو منظور ہی کہ مین ہلاک ہون تو میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اپنی کمر سے خنجر آبدار نکالیے اور میرا سر تن سے جدا فرمایئے اور اسی مقام پر اپنے ہاتھ سے دفن فرمایئے تاکہ عاشقون مین میرا نام ہو گو آرزوے وصل نہ بر آئی تو یہی آرزو پوری ہو کہ آپ مجھکو اپنے ہاتھ سے دفن کرین ای شہریار اس مرنے سے تو یہ بہتر ہوگا کہ آپ کے فراق مین تڑپ تڑپ کر مرون اور میرے قفس جسم سے نکلکر روح مثل طائر آشیان گم کردہ کے آپکی تلاش مین آوارہ پھرے آپ جو اپنے ہاتھ سے قتل کرینگے روح میری آپ کے ہمراہ ہوگی میری یہ خوشی ہی کہ اگر مین نہ ہمراہ چلی روح میری آپ کے ہمراہ رہیے اب آپ شوق سے مجھکو قتل فرمایئے مین تو آپسے جدا ہونا کسی طور سے گوارا نکرونگی میری یہی آرزو پوری فرمایئے کہ اپنے ہاتھ سے قتل فرماکر دفن فرمایئے یہ کہکر ملکہ نے یہ شعر پڑھا شعر تمکین لحد مین اُتارو تمکین پڑھو تلقین ؎ کبھی تو صحبت رازو نیاز ہو جاسئے ؎ مجھکو یہ حسرت تھی کہ مین آپ سے لپٹ کر سوؤن لذت وصل سے کامیاب ہون خیر اگر وہ نہین تو یہی سہی یہی آرزو پوری ہو کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے قتل تو کیا اور اپنے ہاتھ سے دفن کیا جو کچھ ہو عاشق کو ہر ادا معشوق کی بدل بھاتی ہی مین اسی قتل کرنے اور دفن کرنے کو وصل خیال کرونگی ــ اب دیر نہ فرمایئے شوق سے میرا سر جدا فرمایئے یہ کہکر اور فلک کی طرف دیکھکر آنکھون سے اشک ٹپکا کر آہ کھینچکر کہا کہ کیون ای فلک تجھکو میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا تھا مین نے تیرا کیا بگاڑا ہی جو تو نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا اور ستم پر ستم کیے نہ معلوم یہ تیری کیا حرکت ہی اور کیسا تجھکو عاشق و معشوق سے

حسد ہی کہ عاشق معشوق کو ایک مقام پر نہین دیکھ سکتا ہی تجھکو یہ فکر رہتی ہی کہ عاشق و معشوق مین فراق رہے تو سنگ دل تفرقہ ڈالنے کی فکر مین رہتا ہی یہ آسمان کی طرف خطاب کر کے کہا اور آہ بھر کر شاہزادے سے کہا کہ ای شہریار کیا عرض کرون کہ جو اِسوقت میرے دل کی حالت ہی اگر آپ کو باور نہ ہو تو میرا سینہ چاک کر کے ملاحظہ فرمائیے کہ مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہی اگر بس ہوتا تو مین چاک کر کے دکھا دیتی لیکن یہی بہتر ہی اس امر سے کہ مجھکو چھوڑ کر جائین اور مین آپ کے فراق مین تاب نہ لاسکونگی یہ بہتر ہوگا کہ آپ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین اور دفن فرما کر شوق سے جدھر جی چاہے تشریف لے جائین مین مانع نہین ہون مین مفارقت مین تڑپ تڑپ کے مرنے سے اس وقت کے مرنے کو اچھا جانتی ہون کیونکہ آپ کے ہاتھ سے مٹی تو عزیز ہوگی کفن تو ملیگا مین بجاے وصل کے اِسی امر کو وصل خیال کرونگی اوس لپٹ لپٹ کے سونے کو یہی خیال کرونگی کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے مٹی تو دی گویا یہی میرے لیے وصل ہی اور مین اِسی کو لذت وصل تصور تصور کرونگی میری روح تو خوش ہوگی کہ معشوق نے اپنے ہاتھ سے دفن و کفن کیا ای شاہزادے اب اس سوختہ جگر کا سر تن سے جلد جدا فرمائیے یہ کہکر رونے لگی آنکھون سے اشکون کے قطرے ٹپکنے لگے جھڑی بندھ گئی صدف چشم سے گوہر آبدار نکلنے لگے آہ سرد لب پر تھی دونون ہاتھ جوڑے ہوے شاہزادے کی منت کر رہی تھی کہ یا تو مجھے اپنے سے جدا نہ فرمائیے اگر یہی منظور ہی کہ مین اِسکو ہمراہ نہ لے جاؤن تو مجھکو قتل فرمائیے ہر مرتبہ فلک کی طرف دیکھکر اُسکی شکایت کرتی تھی کبھی زمانہ کا گلہ کرتی تھی کبھی بیوفائی کی شکایت کرتی تھی اسقدر ملکہ روئی کہ ہچکی بندھ گئی وہ پھول سے عارض آنسوؤن سے تر ہوگئے یہ جو عالم شاہزادے نے دیکھا کہ ملکہ نے اپنی حالت تباہ کی ہچکی لگ گئی اسقدر روئی اور رقت کا جوش ہی قریب ہی کہ کلیجہ منھ کو آجائے دل سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اگر ہمراہ رکھتا ہون تو تمام مین بدنامی ہوتی ہی اگر جدا کرتا ہون تو یہ ہلاک ہوجائیگی کچھ بن نہین پڑتا ہی کس آفت مین مبتلا ہوا ہون میری نادانی ہوئی کہ اسکو ہمراہ لیکر لشکر سے چلے کاش اِس سے نہ کہتے بدون اسکی اطلاع کے چلے آتے تو بہتر تھا یہ نہ معلوم تھا کہ یہ انجام ہوگا غلمشاہ تو اِدھر یہ دل سے باتین کر رہے ہین اُدھر آہو چشم رو رہی ہی جب اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ خاموش بیٹھا ہی کچھ میری بات کا جواب نہین دیتا ہی تاب نہ رہی بیقرار ہو کر

آہ کھینچکر شاہزادے کے قدمون پر گرپڑی اور رو کر کہنے لگی کہ اے میرے سرپرست مین تمپر سے نثار
ہون از برائے خدا اپنی اِس کنیز اسیر دام عشق کو جدا نہ کرو مین مثل کنیزون کے خدمت کرونگی
صرف مجھکو حسرت دید ہے یہ دل چاہتا ہے کہ اِس روے زیبا کو دیکھے جاؤن اور اِن عارض نازک
کی بلائین لیے جاؤن میری ہلاکت کے درپے نہ ہو یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے کو اُسکے حال پر
ترس آیا اور اپنا اُسکو عاشق صادق وشیفتہ پایا سر اُسکا اپنے سینے سے لگایا اپنے دامن سے
آنسو پاک کیے اور فرمایا کہ اے ملکہ اسقدر بیقرار نہ ہو اپنی حالت تباہ نہ کرو سمجھو تو کہ میرا منشا کیا ہے
اے ملکہ میرا منشا یہ نہین ہے کہ تم مجھ سے ہمیشہ جدا رہو جب مین طلسم کو فتح کرکے مع سپاہ و لشکر
کے آؤنگا تو تمکو اپنے سے جدا نہ کرونگا اِسوقت مین تمھارے ہمراہ ہونے سے میری خرابی
اور بدنامی ہے اے راحت قلب ناتوان تم اسقدر کیون بیقرار ہوتی ہو رو رو کر اپنی حالت کھوتی
ہو بہت عرصہ نہ ہوگا خدا پر نظر رکھو وہ مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی ایسی صورت پیدا کرے گا
کہ مین بہت جلد واپس آؤنگا انشاء اللہ تعالیٰ مع خدم وحشم کے آؤنگا تمھاری بیقراریون سے
میرے حواس جاتے رہے اے ملکہ دل کو سنبھالو یہ امر ضرور ہے کہ تم میری عاشق صادق ہو
خداوند کریم کسی کو اِس بلائے عشق مین گرفتار نہ کرے یہ عجب بد بلا ہے اسکا بیمار اچھا نہین ہوتا
ہے سوائے وصل یار کے کسی کو اسپر قابو نہین ملتا ہے یہ وہ مرض ہے کہ جہان اسمین مبتلا ہوا پھر
رہا ہونا مشکل ہے خدا تجپر رحم کرے اے ملکہ مین تو اس قابل بھی نہین ہون کہ کوئی مجھکو محبت کرے
ایک بدشکل انسان جاہل سپاہی ہے بے مروت ملکہ تم میری محبت سے ہاتھ اُٹھاؤ اپنے دل کو قابو
مین لاؤ گو یہ امر ضرور ہے کہ جب حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہو جاتی ہے اور وہ اپنے قبضے
مین کرلیتے ہین تو پھر اُنکا دفع ہونا مشکل ہوتا ہے مگر ہر ایک کو لازم ہے کہ صبر کرے اور دل پر جبر
کرے اِسطور سے بیقرار اور بے طاقت نہ ہو کچھ تو صبر کو کام مین لاؤ اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے
کیا ظاہر ہوتا ہے اُسکے فضل وکرم پر نگاہ رکھو اور صبر کرکے مجھکو بدنامی سے بچاؤ اے ملکہ قطع ہون
وہ ہاتھ جو تمپر اُٹھائے جائین اِس قصد سے کہ تمکو قتل کیا جائے اور کور ہون وہ آنکھین
جو تمکو بنگاہ کج دیکھین یہ تم کیا کہتی ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرو اور دفن کرو آجتک کسی
معشوق نے اپنے عاشق کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے جو مین قتل کرون یہ کیونکر مین گوارا کرون

تم ایسی حور جمال پری تمثال کو قتل کرون ایسا دل کہان سے لاؤن میرے نزدیک تو کوئی ایسا سخت دل نہ ہوگا کہ جو اپنے اوپر مرے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرے ای ملکہ تم اِسقدر مہربانی کرو کہ میرے آنے تک لشکر مین جاکر قیام کرو مین بہت جلد آتا ہون اسطور سے جو علمشاہ نے کہا ملکہ نے علمشاہ کو اپنے حال پر مہربان پایا آہ بھر کر کہا کہ ای شہریار مین کیا کرون دل پر قابو نہین ہی جب یہ خیال کرتی ہون کہ آپ سے جدائی ہوگی بیقرار ہو جاتی ہون از برائے خدا یہ نہ فرمائیے مجھسے صبر نہوگا اِس بارے مین کچھ نہ فرمائیے مین کیا کرون ایک شب کی جدائی گوارا نہین کرسکتی ہون جو میرے دل کا حال ہی وہ خدا پر بخوبی روشن ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ملکہ مین بھی تو ناچار ہون تمھین بتاؤ کہ مین کیا کرون مجھکو کچھ بن نہین پڑتا ہی اگر یہ خیال کرتا ہون کہ تمکو ہمراہ لے چلون تو بدنامی و طعنئی ہمچشم کا خیال ہی اگر نہین لیے جاتا ہون تو تمھاری ہلاکت کا خوف ہی مین عجب طرح کی کشمکش مین ہون میری تو وہ مثل ہی اگر گویم تو مشکل وگرنہ گویم تو مشکل بموجب قول آتش شعر غم صیاد و فکر باغبان ہی ✤ دو بلا مین ہمارا آشیان ہی ✤ ای ملکہ میری تو عقل خبط ہو گئی ہی تم ہی کوئی تدبیر بتاؤ کہ مین کیا کرون جب علمشاہ نے اِسطور سے کہا ملکہ نے آنسو آنکھ سے ٹپکا کر یہ جواب دیا کہ ای شہریار کیا بیان کرون میرے ذہن ناقص مین ایک بات آئی ہی اگر آپ قبول فرمائیے اُسمین کئی فائدے ہین اول تو یہ فائدہ ہی کہ میری جان بھی بچتی ہی اور مین آپ سے جدا بھی نہین ہوتی ہون ہر وقت آپ کے ہمراہ رہتی ہون دوسرے آپ پر کوئی بدنامی بھی نہین ہوگی تیسرے آپ کو راحت بھی ملیگی یہ سنکر شاہزادے نے فرمایا جلد بیان کرو ملکہ نے کہا ای شہریار مین اپنے کو قمری بناتی ہون کیونکہ مین آپ کے شمشاد قد کی شیفتہ ہون مجھکو یہی لازم ہی کہ اپنے کو جامہ انسانی سے صورت حیوانی مین لاؤن مین سحر سے قمری بنتی ہون آپ کے ہمراہ رہونگی جہان آپ کو شام ہوگی اپنے کو حیوان سے انسان بناؤنگی آپ کے لیے کل سامان راحت موجود کردونگی پانؤن دبایا کرونگی کسی پر یہ ظاہر نہ ہوگا کہ مین آپ کے ہمراہ ہون سب یہی خیال کرینگے کہ قمری ہی اِسی مین میری جان بچتی ہی آپ کا کوئی نقصان نہین ہی بلکہ آپ کی راحت کا سامان ہی ہر منزل پر آپ کو راحت بھی ہوگی ای شہریار اِسکی یہ تدبیر ہی کہ مین سحر سے ایک چھڑی بناتی ہون جب آپ اُسکو مجھ سے چھوا دیجیے گا مین انسان سے حیوان ہو جاؤنگی اور جب دوسری طرف سے اُسکو میری جسم سے لگائیے گا

مین جامہ انسانی مین آجاؤنگی بلکہ یہ امر بھی ہوگا کہ تنہائی مین آپ سے کلام بھی ہونگی آپ کی منزل راہ خوب
کٹیگی شاہزادے نے یہ سُنکر فرمایا کہ او ملکہ تمنے تدبیر تو خوب بتائی مگر ایک شرط ہو کہ تم کسی مقام پر سحر نکرنا
کسی قسم کی بلا مین مین مبتلا ہون تم کبھی سحر نہ کرنا میرا خدا میری مدد کریگا اگر یہ امر منظور ہو تو کیا مضائقہ ہو گو
مین قبول نکرتا اگر کوئی اور ہوتا لاکھ اپنے کو ہلاک کرتا مگر تمھارا ایسا ہی پاس ہو اور تمنے میری ایسی
خدمت کی ہو اور ایسی ایسی مصیبتین اُٹھائی ہین کہ جس سبب سے مین اس امر کو گوارا کرتا ہون کیونکہ تم
اپنی حالت ابتر کرتی ہو اور ہلاک ہوئی جاتی ہو اگر دوسرا اس مقام پر ہوتا تو کبھی نہ قبول کرتا خیر
اگر یہ شرط ہو تو بسم اللہ کرو مین نے قبول کیا یہ جو شاہزادے نے فرمایا بلکہ خوش ہوگئی اُٹھکر گرد
پھرنے لگی بلا گردان ہوئی اور دوڑی ہوئی ایک درخت گل سُرخ لگا ہوا تھا اُسکے قریب آئی
اور اُسکی ایک شاخ کاٹ کر لائی اُسکو ایک طرف صاف کیا یعنی ایک پہلو سے پوست اُتار ڈالا
اور ایک سمت کو پوست رہنے دیا اِسکے بعد چشمے سے پانی لیکر زمین کو لیپا چوکا دیا چشمے مین
غسل کیا اُس چوکے مین آکر بیٹھی جھولی سے بخورات نکالے اگیاری روشن کی وہ شاخ سامنے
رکھی بخورات جلانا شروع کیا اور اسم سحر پڑھکر اُس شاخ پر دم کرنا شروع کیا شاہزادہ بیٹھا ہوا
دیکھ رہا ہو اور دل مین کہتا ہو کہ کیا کرون وہ تو اپنے کو ہلاک کیے ڈالتی ہو گو جی تو ہرا ہو بچانے کو
نہین چاہتا ہو مگر مجبور ہون اتنو جو کچھ ہوا اُسنے انسانیت سے اس امر کو گوارا کیا کیا کون مین
ایسا نہ جانتا تھا کہ یہ ایسی میری عاشق ہو میرے عشق مین انسان سے حیوان ہونا گوارا کریگی خیر
اِسکی خوشی ہو لازم ہو جو ایسا اپنا دوست ہو اُسکو ناراض کرنا خلاف مروت ہو شاہزادہ یہ باتین اپنے
دل سے کر رہا تھا اُدھر آہو چشم نے سحر سے اُس شاخ کو درست کیا جب درست ہوگئی اُسکو
لیکر چوکے سے باہر آئی سب اسباب سحر اُٹھاکر جھولی مین رکھا شاہزادے کے پاس آئی ہاتھ
جوڑکر کہا کہ او شہریار بسم اللہ اب آپ شوق سے مجھکو انسان سے حیوان بنائیے یہ جو آپ نے
فرمایا کہ میرے اوپر کیسی ہی بلا نازل ہو اور مین کیسی ہی آفت مین مبتلا ہون تو مدد نہ کرنا او شہریار
جبتک کہ مین جامۂ انسانی مین نہ آؤنگی اُسوقت تک سحر نہین کرسکتی ہون کیونکہ طریقہ یہ ہو کہ جب
ساحر کا یا پلٹ ہوتا ہو تو وہ اُس حالت مین کہ جس حالت مین ہوتا ہو سحر نہین کرسکتا ہو جبتک اپنے
جامہ اصلی مین نہ آئے بس میرا انسان ہونا حیوان سے آپ کے اوپر منحصر ہو جبتک آپ انسان

نہ بنا ئین اسوقت تک مین انسان نہ ہونگی پس جبتک مین اپنے جامہ اصلی مین نہ آؤنگی اسوقت تک
آپ کی کمک کیونکر کرونگی اور سحر کیونکر کرونگی اب مین آپ کے قابو مین ہون شاہزادے نے فرمایا
کہ ای ملکہ مین ناچار ہون میرا جی نہین چاہتا ہو مگر تمھارے کہنے سے مجبور ہون صرف یہ خیال ہو کہ تم
ہلاک نہ ہو جاؤ ملکہ نے کہا کہ آپ نے یہ قبول کر کے مجھکو زندہ فرمالیا ورنہ مین ضرور ہلاک ہوتی
یہ کہکر شاہزادے کو وہ شاخ ساختہ سحر دی اور کہا کہ جسطرف اسکے پوست ہو جب آپ اسطرف سے
میرے جسم پر لگا دیجے گا مین قمری ہو جاؤنگی اور جدھر پوست نہین ہو جب ادھر سے لگا دیجے گا
مین اپنے جامہ اصلی مین آجاؤنگی ای شہریار جب آپ منزل پر پہونچیے گا بس تنہائی مین مجھکو انسان
بنا لیجیے گا مین خدمت کرونگی رات بھر آپ کا دل بہلاؤنگی پانون دباؤنگی سامان راحت ہر مقام
پر موجود کر دیا کرونگی مجھکو اپنے سامنے بٹھا کر شاخ میرے جسم سے لگا دیجیے گا اُسوقت تماشہ
ملاحظہ فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا جو تمھاری خوشی یہ کہکر علمشاہ نے اُس شاخ کو کہ جدھر پوست
تھا آہوچشم کے جسم سے لگائی شاخ کا لگانا تھا کہ ملکہ ایک مرتبہ زمین پر گری اور لوٹ مار کر اب جو
اُٹھی علمشاہ نے دیکھا کہ بجاے ملکہ کے ایک قمری نہایت خوش رنگ اور بہت خوبصورت
سامنے بیٹھی ہوئی ہو علمشاہ نے جو قمری کو دیکھا اور خوبصورت پایا ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیا اب جو
بنظر غور دیکھا تو ہر بال و پر کو خوشنما پایا عجب خوش وضع قمری تھی طوق جو گلے مین تھا کیا حسن دیتا
تھا اس رنگ و قماش کی قمری آجتک نہ دیکھی تھی کیا مزا دیتا تھا وہ طوق جو گلے مین تھا شاہزادہ
اُس قمری کو دیکھکر تعریف کرنے لگا اور ہنسکر کہنے لگا کہ اب ہم بھی ایسے ہو گئے کہ انسان سے
حیوان بناتے ہین واقعی کیا خوشنما طوق ہو یہ کہکر قمری کو پیار کرنے لگا اُس قمری نے جو اپنے
حال پر شاہزادے کو مہربان پایا بزبان فصیح یون گویا ہوئی کہ ای شہریار مین آپ کے
شمشاد قد کی عاشق تھی اِس سبب سے یہ وضع پسند آئی آپ ہر مرتبہ جو میرے طوق کی تعریف
فرماتے ہین یہ طوق نہین ہو بلکہ آپ کے عشق کا اثر ہو مین نے آپ کے دام عشق مین اسیر
ہو کر یہ طوق پہنا ہو آپ کی شیفتہ و فریفتہ ہون یہ طوق منت ہو بموجب شعر اسیری عشق کو منظور
تھی میری لڑکپن مین بہ پہنایا طوق منت کے بہانے میری گردن مین بہ آپ کی محبت و الفت کی
منت کا طوق ہو وہ قمری جو اس خوش بیانی سے گویا ہوئی شاہزادہ بہت خوش ہوا اُس قمری کو

خوش ہوکر ہاتھ پر بٹھا لیا اپنے ہاتھ سے مرکب کو آراستہ کیا سوار ہوکر اُس صحرا سے ایک سمت کو توکلت علی اللہ روانہ ہوئے یہ شعر وردِ زبان تھا اور چلے جاتے تھے شعر کوئی حرم کو کوئی بتکدہ کو جائے ہے ٭ کوئی تلاش معیشت مین جان کھپائے ہے ٭ مین تجھسے پوچھوں ہون اے دل کدھر کو جائے ہے ٭ تو بھر کے آنکھ مین آنسو یہ کہ سنائے ہے ٭ علی الصباح جو مردم بکار و بار روند ٭ بلا کشان محبت بکوے یار روند ٭ یہ پڑھتے جاتے تھے قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی جہان پرجی چاہتا تھا قمری سے ہمکلام ہوتے تھے وہ بھی بفصاحت ہمکلام ہوتی تھی یہ خوش ہوکر اسکو پیار کرتے تھے وہ قمری انکی مونس تنہائی تھی مرکب اُڑانے چلے جاتے تھے جہان پر شام ہوئی مقام معقول دیکھکر قیام کیا اُس قمری کو انسان اُسی طریقے سے بنایا اُسنے کل سامان راحت مہیا کر دیا رات بھر باہم صحبت یاکبازانہ رہی حکایت گل وبلبل بیان ہوئی کبھی لشکر کا ذکر ہوا کبھی شاہزادے نے اپنے معرکونکا ذکر کیا جب صبح ہونے لگی شاہزادے نے آہو چشم کو قمری بنا کر ہاتھ پر بٹھا لیا مرکب پر سوار ہوکر روانہ ہوئے اِسی طور سے طے مراحل وقطع منازل کرتے چلے جاتے تھے رات کو باہم صحبت ہوتی تھی اسی طور سے تین شبانہ روز گذرے دن بھر راہروی مین بسر کی شب کو براحت وآرام بسر کرتے تھے یہان تک کہ چوتھے دن جو نماز صبح پڑھکر شاہزادہ مرکب پر سوار ہوکر ایک سمت کو مرکب اُڑا کر چلا وہ صبح کا سہانا سہانا وقت وہ طائران رنگارنگ کا شاخہاے درخت پر بیٹھے ہوئے بزبان بیزبانی بصد خوش الحانی حمد الٰہی مین مصروف ہونا گلہاے رنگا رنگ وشگوفہ ہاے بوقلمون کا شگفتہ ہوکر مہک دینا گلہاے خودرو کا کھلنا نسیم سحری کے جھوکونکا چلنا دل کو باغ باغ کیے دیتا تھا وہ آفتاب عالمتاب کا افق مشرق سے بر آمد ہوتا وہ ہلکی ہلکی دھوپ کا درختون پر ظاہر ہونا عجب سمان دکھاتا تھا وہ آفتاب کا طلوع ہونا کیا اچھا معلوم ہوتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گل سرخ کھلا ہوا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر تھا چرخ اخضری پہ یہ رنگ آفتاب کا ٭ کھلتا ہے جیسے پھول چمن مین گلاب کا ٭ یہ سمان علمشاہ نے صحرا کا دیکھا ہوا سے سرد کے جھوکون نے دل کو شگفتہ کیا وجد مین آکر حمد الٰہی زبان پر لائے اُسکی صنعت کی تعریف کرنے لگے قمری ایسی خوش بیان تھی ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نعرۂ حق سرہ بلند کر رہی ہے کہ جسکی صدا سے صحرا گونجا ہوا ہے علمشاہ نے وجد مین آکر بند قبا کھولدیے اُسی عالم مین ایک طرف کو چلے جاتے تھے تھوڑی دور

راہ چلے تھے کہ ایک طرف سے لوگون کے بولنے کی صدا آئی اب جو دیکھا تو ایک بہت پربہار صحرا ہی کو سوان سبزہ لگا ہوا ہی گلہائے خودرو کھلے ہوئے ہین لالہ کے جو درخت صحرا مین لگے ہوئے ہین دور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ شفق پھولی ہوئی ہی یا صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اس صحرا کو دیکھکر شاہزادے نے اب جو بغور دیکھا یہ نظر آیا کہ بہت سے خیمے و بارگاہین برپا ہین حسن و خوبی سے آراستہ ہین لشکر اترا ہوا ہی قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ جلیل اس صحرا مین آکر فروکش ہوا ہی سوار و پیدل پھر رہے ہین اُنھین کے بولنے کی یہ صدا ہی جو کان مین آئی تھی شاہزادے نے دل مین خیال کیا کہ چلکر اس لشکر مین دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا افسر کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور مذہب کیا ہی یہ خیال دل مین کرکے مرکب اسطرف کو اٹھاکر چلے جب قریب لشکر پہونچے اہل لشکر نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب پر سوار نہایت حسین و خوبصورت چہرہ مثل آفتاب تابان کے روشن لباس پرتکلف زیب تن مرکب پری پیکر تہ ران مسلح و مکمل خود سر پر کچھ فقیری سے شوق قمری کا ذوق ایک ہاتھ پر بیٹھی ہوئی نہایت خوش و خوبصورت مرکب کو اڑائے ہوے اِدھر کو چلا آتا ہی یہ دیکھکر اُنھین سے چند آدمی یہ خیال کرکے دل مین اور باہم یہ صلاح کرکے کہ یہ ساحر اِدھر کو آتا ہی اِدھر کا رہنے والا نہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ وضع اور ترکیب لباس سے ثابت ہوتا ہی کہ کسی اور اقلیم کا باشندہ ہی مگر کوئی جلیل القدر ہی اور یہ ہمارے لشکر کا قصد کرتا ہی اسکی خبر بادشاہ کو کرین اگر وہ اجازت دین تو لشکر مین آنے دین ورنہ روکین یہ مشورہ کرکے وہ لوگ بارگاہ مین آئے یہان بادشاہ بارگاہ مین تخت پر بیٹھا ہوا تھا گرد و پیش ارکین دولت امیران سلطنت بصد شوکت ذنگادن اور کرسیون پر بیٹھے ہوے تھے کہ وہ لوگ سامنے بادشاہ کے آئے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا بعبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیا اور دعا و ثنائے بادشاہی بجا لاکر یون گویا ہوے کہ جہان پناہ کی عمر دراز ہو ہم لوگ حد لشکر پر کھڑے ہوے تھے کہ ہمنے دیکھا مشرق کی طرف سے ایک مسافر مرکب پر سوار ہی مگر طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مرد جلیل القدر ہی کیونکہ لباس پرتکلف پہنے ہوے ہی ہتھیار مرصع کار لگائے ہوے مرکب خوش رفتار پر سوار طرحدار خوبصورت چہرہ مثل ماہ کامل کے روشن چہرے سے رعب و داب پیدا ہی آثار شجاعت و بہادری رخ سے ہویدا ہی مگر کچھ درویشی سے ذوق ہی کیونکہ ایک قمری بہت خوبصورت

ہاتھ پر بیٹھی ہوتی ہی ہر مرتبہ اسکو پیار کرتا ہی ہمارے لشکر کی طرف چلا آتا ہی ہمنے جو اسکا رخ ادھر کو
دیکھا ہمنے خیال کیا کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین اگر آپ اجازت دین تو اس مسافر کو لشکر
مین آنے دین ورنہ منع کرین پس ہم ادھر کو چلے آئے اب جیسا حکم ہو ہم بجا لائین انکی یہ تقریر
سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر مسافر ادھر کو آتا ہی اور اس وضع اور طریقے کا ہی اور شریف معلوم
ہوتا ہی تو آنے دو کیونکہ خداوند نے ہمکو رعایا پرور عدل گستر بنایا ہی ہمکو اس واسطے خلق فرمایا
ہو کہ ہم بیکسون و غریبون کی کمک کرین وقت بد مین جو مفلس ہون اونکے ساتھ سلوک کرین جو
راہ بھول گیا ہو اسکو راہ بتائین بلکہ زاد راہ دیکر اسکی دستگیری کرین نہ معلوم کون ہی شاید راہ
تو نہین بھول گیا ہی اسکو شوق سے آنے دو بلکہ ہمارے پاس لے آؤ اگر ہم اسکو مرد بہادر اور
شریف دیکھین گے اور وہ بھی منظور کریگا تو اپنا ملازم کرلین گے اگر وہ افسری اور سرداری
کے لایق ہوگا تو افسری و سرداری دونگا جاؤ اس مسافر کو میرے پاس لے آؤ وہ لوگ یہ کلام
بادشاہ سے سنکے بارگاہ کے باہر آئے اور اسطرف کو چلے ادھر سے یہ حد لشکر پر آکر پہونچے
ادھر علمشاہ قریب لشکر آگئے اور قصد کیا کہ لشکر مین داخل ہون دریافت کرون کہ یہ کسکا لشکر
ہی پھر خیال کیا کہ تمکو کیا ضرورت ہی کہ اپنی راہ کھوٹی کرو اور لشکر مین جاؤ ہوگا کسیکا لشکر اپنی راہ
لو یہ سوچکر ادھر سے قصد کیا کہ آگے کو بڑھون چونکہ قریب پہونچ چکے تھے اب جو قصد آگے
جانے کا کیا اور ان لوگون نے دیکھا کہ یا تو وہ مسافر ادھر آتا تھا اور قصد لشکر مین آنیکا اسکا
تھا یا خود بخود قریب لشکر پہونچکر اور طرف کو روانہ ہوا لشکر مین نہ آیا یہ دیکھکر وہ لوگ پکارے
او میان مسافر کدھر کو جاتے ہو لشکر مین آؤ تمھارے ادھر آنیکی ہمارے بادشاہ کو خبر ہوئی
انھون نے سنکے فرمایا کہ اُن مسافر کو ہمارے پاس لے آؤ اے مسافر بادشاہ ہمارا بڑا رحم دل
اور شریف پرور ہی اگر تمھاری قسمت نے یاوری کی اور تمنے بھی خواہش کی تو ملازم کرلے گا
اور مرتبہ اعلی دیگا بہت عزت کریگا بادشاہ بہت مسافر نواز ہی اگر نوکری کی خواہش نہ ہوگی تو
مال و زر اسقدر دیگا کہ تم مالامال ہوجاؤگے ادھر آؤ تمکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ جو ان لوگون
نے پکارکر کہا شاہزادے نے سنا یا تو اور طرف جانیکا قصد کیا تھا یا پلٹ پڑے قمری نے شاہزادہ
کو پلٹتے ہوئے دیکھا بحسرت شاہزادے کے چہرے پر نگاہ کی مگر شاہزادے نے نہ دیکھا کیونکہ

کیونکہ یہ تو اُدھر کو متوجہ تھے پس مرکب اُڑا کر اُن لوگون کے قریب آئے اور فرمایا کہ کیون مجھکو پکارا تھا کیا ضرورت ہی مین مسافر ہون میری راہ کھوئی ہوتی ہی بیان کرو اور یہ لشکر کسکا ہی اور یہان کیون اُترا ہی اور بادشاہ کا تمھارے کیا نام ہی اور یہان کس ضرورت سے آیا ہی اور مجھکو کیون تمنے پکارا ہی اُن لوگون نے وہی تقریر بیان کی اور کہا کہ ہمارے بادشاہ کا نام عنطاف کج کلاہ ہی شہر عنطاقیہ کا بادشاہ ہی پانچ لاکھ سپاہ زیر حکم ہی بڑے بڑے افسر بلدگاہ مین دنگلون پر بیٹھے ہین اور ہزار دون پہلوان زبردست لشکر مین ہین ہمارا بادشاہ مع اپنے برادرانو رجا دوکے اور چند افسرون سردارون و پہلوانون اور کچھ سپاہ کے برائے صیر و شکار تشریف لایا ہی یہ اُسیکا لشکر فروکش ہی اور بارگاہ و خیمے وغیرہ برپا ہین سب لشکر اُترا ہوا ہی کل سے شکار کا بندوبست ہوگا صید افگنی ہوگی کیونکہ گنوار لوگ ہکوے کے لیے گئے ہین کل صبح سے بادشاہ معروف شکار ہوگا آج اس سبب سے یہان فروکش ہوا ہی کہ تھکے ہوے آئے ہین کسل راہ دفع ہوجاے گو شہر یہان سے قریب ہی مگر اُسپر کسل ہوگیا ہی اِسوقت بادشاہ بارگاہ مین تشریف فرما ہی اور سب سردار و افسر حاضر ہین کہ آپکے اِدھر آنیکی اُنکو خبر ہوئی فرمایا کہ وہ مسافر جو اِدھر کو آتا ہی اُسکو میرے پاس لے آؤ اگر وہ شخص مسافر مرد شجاع و بہادر و شریف ہی اور وہ بھی قبول کریگا تو بلازم کر لونگا مرتبہ اعلیٰ دونگا اگر وہ نہ قبول کریگا تو کچھ دیکر رخصت کرونگا کیونکہ مین مسافر نواز ہون اور رعایہ پرور ہون و غریب دوست ہون اور اِسی لیے خداوند نے مجھکو خلق فرمایا ہی اے مسافر تیری خوش قسمتی اور خوش تقدیری تھی جو تو اِدھر آگیا اور بادشاہ تک تیری خبر ہوگئی اور انھون نے یاد فرمایا اے مسافر بڑے بڑے ذی مرتبہ اور اراکین دولت و شاہزادے اس امر کی خواہش کرتے ہین کہ بادشاہ کی خدمت مین نیاز حاصل ہو اُنکی یہ امید پوری نہین ہوتی ہی خبر تک نہین ہوتی ہی جو مثل تمھارے خوش تقدیر ہوتا ہی اُسکی خبر ہوجاتی ہی لے اب چلو دیر نہ کرو یہ تو بتاؤ کہ کدھر سے آنا ہوا اور کیا نام ہی اور کدھر جاتے ہو اور کیا ضرورت ہی معلوم ہوا کہ آپ کو قمری سے بہت شوق و ذوق ہی کہ یہ قمری ساتھ ہی مگر کیا خوبصورت قمری ہی ہمنے آجتک ایسی قمری نہین دیکھی تھی کچھ اپنی حالت اور اِس قمری کی کیفیت سے آگاہ کرو کہ یہ قمری کہان سے

ہاتھ آئی شاہزادے نے فرمایا کہ مین اپنا حال تمسے کیا بیان کرون جبکہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی
اُنکے روبرو بیان کرونگا اپنی بھی حالت اور قمری کی بھی کیفیت اُن لوگون نے جوابدیا کہ جو
آپ کی مرضی تشریف لے چلیے علمشاہ یہ اُنسے سُنکے اُنکے ہمراہ طرف بارگاہ کے چلے اُدھر
لوگون نے بادشاہ کو خبر کی کہ وہ مسافر مع قمری کے آپ کے دربار مین بموجب آپکے
طلب کے آتا ہی حضور کیا گزارش کرین کہ کیا خوبصورت قمری ہی کہ جسکو دیکھکر یہی جی چاہتا
ہی کہ اِس مسافر سے چھین لین بادشاہ نے جوابدیا کہ اگر آتا ہی تو آنے دو اور ایک ڈنگل
مرصع کار طلب کرکے اپنے تخت کے روبرو بچھوایا ادھر علمشاہ قریب بارگاہ آکر پہونچے
مرکب پر سے اُترے راوی بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ کوئی آپ کے حال سے آگاہ نہ تھا
نہ کسی قسم کا تزک وحشم وسامان شوکت ہمراہ تھا کہ ہر ایک وہ سامان شوکت وحشم دیکھکر سلام
کرتا مگر رعب وداب وجاہ وجلال واقبال یہ تھا کہ جدھر سے گذرتے تھے اُن لوگون کے
مع اہل لشکر ودوکاندار وغیرہ کے خود بخود ہاتھ برائے سلام کے اُٹھ جاتے تھے رعب وداب
دیکھکر یہ سب کو جواب سلام دیتے ہوے قریب بارگاہ کے آئے تھے درگہ سالار نے جو
دیکھا کچھ ایسا رعب وداب چھایا کہ فوراً دیکھکر اُٹھ کھڑا ہوا جھک کر سلام کیا کہ بسم اللہ تشریف
لے چلیے اور ایک اپنے خادم سے کہا کہ آپکے مرکب کی باگ لے لو تاکہ آپ بادشاہ کے
پاس تشریف لے جائین یہ جو درگہ سالار نے اپنے ملازم سے کہا اُسنے بڑھکر باگ مرکب
کی لی یہ باگ مرکب کی اُسکے ہاتھ مین لیکر مع قمری کے داخل بارگاہ ہوے علمشاہ نے
بارگاہ کو خوب آراستہ پایا خادم وخدمتگار وغلامان زرین کمر زرین ترکش ہر مقام پر کھڑے
ہوے تھے بیرون بارگاہ افسرون وسردارون وپہلوانون کی سواریان کھڑی تھین
یہ جلو خانون کو طے کرکے صحن بارگاہ مین تشریف لائے تو دیکھا کہ دربار آراستہ ہی ایک
جوان تاج شاہی سر پر کج رکھے ہوے تخت پر بیٹھا ہی عقب پشت وزیر باتدبیر بال ہما
کی مرچھل سے مگس رانی کر رہا ہی سب ارکین دولت ومشیران سلطنت وامیران ابہت
وسرداران باشوکت وپہلوانان زبردست ڈنگلون وکرسیون پر متمکن ہین یہ تو اُس دربار
کو دیکھتے ہوے بلاخوف وخطر اکڑتے ہوے ادھر کو چلے جو جو پہلوانان زبردست اُس مقام پر

تھے اُنھین پر انکی نگاہ پڑتی تھی ادھر بادشاہ وسب اہل دربار نے دیکھا کہ ایک جوان کہ چہرہ جسکا مثل آفتاب کے درخشان ہی مثل ماہ تابان کے لباس زرنگار پہنے ہوے خود سر پر رکھے ہوے اسلحہ مرصع کار لگاے ہوے ایک قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی توی تن قوی من زلفین دوش پر پڑی ہوئین تیغچہ کمر سے لگا ہوا کمان کیانی دوش پر ترکش ہزار تیرون کا لگاے ہوے گردہ سپر کا پشت پر اکڑتا ہوا ادھر کو چلا آتا ہی رُخ سے آثار شجاعت وجوانمردی وتہوری آشکار ہین معلوم ہوتا ہی کہ کسی ملک کا بادشاہ یا جلیل القدر افسر ہی ایسا رعب وداب پیدا تھا کہ جیسے ہی یہ ایوان مین پہونچے اور وہ سب دیکھ رہے تھے کچھ ایسا رعب طاری ہوا کہ ہر ادنیٰ واعلیٰ براے استقبال کھڑا ہو گیا ہر ایک نے سلام بہت ادب سے کیا بادشاہ کی یہ کیفیت ہوئی کہ بسبب اُن کے رعب وجلالت کے اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا تعظیماً اور پہلے بادشاہ کا ہاتھ براے سلام اُٹھا علمشاہ نے سب کو جواب سلام دیا بادشاہ سے بہت خندہ پیشانی کے ساتھ صاحب سلامت کی اور ایک بار نہایت ہی تن کر تمام بارگاہ کو بغور دیکھا اور ہر ایک پر نظر ڈالی اُدھر بادشاہ وہر ایک اہل دربار نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ضرور یہ کسی ملک کا بادشاہ ہی اور جلیل القدر وصاحب شوکت ہی کیونکہ چہرے سے پیدا ہی کسی سبب سے آوارہ ہو کر اپنے ملک سے نکلا ہی اسکے آنے سے دربار کا اور رنگ ہو گیا کیا رعب ہی کیا دبدبہ ہی دیکھو کس نگاہ سے دیکھ رہا ہی تو اہل دربار سے بھی بخوبی آگاہ ہی ادھر اہل دربار تو یہ باتین اپنے دل مین کر رہے ہین ادھر بادشاہ نے علمشاہ کو اشارہ کیا وہ سلام کر کے کرسی خواہ دنگل مرصع کار پر جو کہ روبرو تخت کے بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے جب یہ بیٹھ چکے اُسوقت بادشاہ نے شاہزادے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای جوان مسافر آپ کا کسطرف سے تشریف لانا ہوا اور کدھر تشریف لے جائیگا اور کیا اسم مبارک ہی اور آپ کس خاندان سے ہین مجھکو تو آپ کسی خاندان بزرگ سے معلوم ہوتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ یا تو آپ کسی ملک کے خود فرمانروا تھے کسی سبب سے غربت اختیار کی یا کسی ملک کے شاہزادے ہین کسی کی سودائی محبت والفت مین یہ صعوبت وکربت گوارا کی یا کوئی سردار بزرگ وافسر ہین اور کسی سبب سے خواہ کہین مقابلہ پڑا ہو

مرکب نکال لایا ہو یا اسی قسم کا کوئی سبب اور رواقع ہوا ہو کہ آپ لشکر سے جدا ہوکر ادھر کو
نکل آئے سوائے ان امرون کے کوئی دوسرا امر نہین ہو راوی کہتا ہو کہ جب سے اہل دربار
و بادشاہ نے قمری کو دیکھا ہو اور علمشاہ کو ہر ایک کی نگاہ اسی طرف لڑی ہوئی ہو جہان
اہل دربار باہم علمشاہ کی تعریف کرتے ہین وہان قمری کی بھی تعریف کرتے ہین باہم کہتے
ہین کہ دیکھو کیا خوبصورت قمری ہو ہر عضو اس قمری کا کیسا معقول ہو طوق گلے مین کیا
خوشنما ہو ہمنے نو ہزار دن جانور دیکھے اور لاکھون قمریان نگاہ سے گذرین مگر ایسی
خوبصورت قمری نہین دیکھی نہ معلوم یہ اس جوان مسافر کے ہاتھ کہان سے آگئی اصل
امر یہ ہو کہ جیسا یہ جوان ہو ویسی قمری بھی ہو دوسرے نے جوابدیا کہ بھائی حسن وجمال
وہ شئی ہو کہ ہر ایک اسکا فریفتہ ہوتا ہو انسان پر کوئی منحصر نہین ہو کہ وہ ہی حسن وجمال کو
پسند کرے بلکہ حیوان بھی پسند کرتے ہین چونکہ یہ جوان بہت خوبصورت ہو اور یہ قمری
گو حیوان ہو مگر اسکو پسند آئی اسکی مطیع ہوگئی دیکھو کیسی ہلی ہوئی ہو کہ نہ تو یہ اسکو پکڑے
ہو نہ قفس مین بند کیے ہو صرف کلائی پر بٹھائے ہوے ہو مگر وہ نہین اسکے پاس سے
جاتی ہو وہ جو یہان آیا ہو اور بیٹھا ہو تو کس بے خوفی سے یہان بھی بیٹھی ہوئی ہو گو ہم سب
غیر ہین مگر اسکو اصلا خوف نہین ہو کہ کوئی ایسا نہ ہو اسیر کرلے اپنے مالک کی طرف
دیکھ رہی ہو ہمنے آجتک حیوان کو اسقدر محبت کرتے ہوے اپنے پالنے والے
سے نہین دیکھا کہ جیسی اس قمری کو ہو گویا عاشق ومعشوق ہین یہ جوان بھی معلوم ہوتا
ہو کہ اسکو بہت دوست رکھتا ہو اسی سبب سے تو ہر مقام پر اپنے ساتھ رکھتا ہو جدا نہین
کرتا ہو ایک بولا کہ اگر یہ قمری مجھکو ملجاتی تو مین کیا خوش ہوتا مگر کیون یہ جوان دینے لگا
اگر یہ ہزار دو ہزار روپیہ طلب کرلے تو مین اسکے معاوضہ مین اسکو دون دوسرے
نے کہا کہ تم بھی کسقدر نادان ہو بھلا کوئی بھی اپنے پالے ہوے جانور کو کسی کو دیدیتا
ہو اور جانور بھی وہ جانور جو کہ نایاب ہو بھلا تمسے تو کوئی اس چیز کو طلب کرے جو کہ تمھاری
پسند ہو اور تم دیتو دو کبھی نہ دوگے اسی طور سے خیال کرو ایسے امر کا خیال کرنا اور کسی
سوال کرنا بیکار ہو اہل دربار تو یہ تقریر کررہے ہین علمشاہ سن رہے ہین مگر جواب نہین

دیتے ہین ادھر بادشاہ نے جو قمری کو دیکھا تھا بہت پسند کیا تھا اور اسنے بہت تعریف کی تھی اسکے
بعد علمشاہ سے وہ تقریر کی تھی جو کہ مذکور ہوئی ابھی علمشاہ نے جواب ندیا تھا کہ بادشاہ کو تاب
نہ رہی صبر نہ ہو سکا ایک مرتبہ کہا کہ ای مسافر مین ایک بات اور دریافت کرتا ہون اُسکا بھی
جواب مجھکو دینا وہ بات یہ ہو کہ واقعی کیا خوب قمری تمھارے پاس ہی ایسی خوبصورت قمری مین نے
نہین دیکھی میری زبان اس لایق نہین ہی کہ اسکی تعریف کرسکون زبان قاصر ہی اسکی تعریف مین
یہ تمکو کہان سے ملی ذرا اسکے بھی حال سے آگاہ کرو کہ یہ طائر خوشنما دخوش لقا کیونکر تمھارے
پاس آیا اور تمنے کیونکر اسکو اسیر کیا کسقدر رکھنے ملا ہوا ہی راوی بیان کرتا ہو کہ عنطاق کج کلاہ
کو وہ قمری بہت پسند آئی تھی نہایت درجہ اسکو رغبت تھی اُسکی طرف اسی سبب سے اُسکی
تعریف کی تھی اور اس خیال سے تعریف کی تھی کہ جب مین اِسکی تعریف کرونگا تو یہ مسافر خیال
کرکے کہ بادشاہ تعریف کرتے ہین کیا اصل ہی ایک مشت پر کی والی ملک تعریف کرتا ہی دیدون
گو کوئی بات نہین ہی اگر یہ دیدیگا تو مین اِسکے صلے مین اسکو بہت کچھ دونگا مگر علمشاہ نے
یہ بھی نہ خیال کیا کہ بادشاہ کہتا کیا ہی خاموش بیٹھے تقریر بادشاہ کی سُنا کیے اہل دربار نے یہ تقریر
بادشاہ کی سُنکے اور علمشاہ کی کم توجہی کو دیکھکر باہم کلام کیا کہ یہ مسافر عجب مغرور اور کم وقعت
شخص ہی کہ بادشاہ نے قمری کی تعریف کی اسنے کچھ توجہ نہ کی ایک مشت پر کی کیا اصل ہی بادشاہ
سے عرض کرتا کہ حاضر ہی اتنے بڑے والی ملک سے اسنے یہ مشت پر عزیز کیے دوایک نے
کہا کہ بھائی اپنے شوق کی چیز ہی نہین دینے کو جی چاہتا ہی کسی کا تابعدار نہین ہی اُنھون نے
جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر بادشاہون کی خوشی ہر ایک کو لازم ہوتی ہی اگر بادشاہ اشارہ
کرین تو ہم اس سے زبردستی لے لین یہ کیا کریگا اکیلا ہی جواب دیا اُن لوگون نے کہ یہ تو
سراسر ظلم ہوگا ادھر تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر علمشاہ سب کی تقریر سُن رہے ہین کچھ جواب
نہین دیتے ہین جب بادشاہ اپنی تقریر ختم کرچکا اُسوقت علمشاہ نے بادشاہ کی طرف دیکھکر
فرمایا کہ ای جہان پناہ مین اپنا حال کثیر الاختلال بیان کرون عالم ضعیفی مین جوانی کی کیا کیفیت عیان
کرون ایک آوارہ مصیبت کا مارا سرگردان و پریشان مسافر ہون خانما سے دور بیگانون
سے فراق دوست آشناؤن سے جدا وطن سے آوارہ پڑا پھرتا ہون اتو مدت سے

کوہ و صحرا اپنا مسکن ہی جہان جگہ ملگئی رات بسر کر لی دن بھر دشت و در کی خاک چھانتا ہون ہان کبھی اپنا بھی زمانہ تھا مگر اب تو عرصہ ہوا کہ یہی حالت ہی زمانے کی خوبی ہی مین کیا بیان کرون کہ کہان سے آتا ہون اگر کوئی مقام مقرر ہو تو بیان کرون نہ یہ عرض کر سکتا ہون کہ کدھر جاؤنگا جدھر مقدر لیجائیگا ادھر کو جاؤنگا ہم آوارگان دشت غربت کا کوئی مقام نہین ہی جہان جی چاہا پڑ رہے جہان شام ہو گئی وہی مقام جاے قیام ہو گیا جو کہ خانہ بدوش ہو وہ اپنے مقام کا کیا نشان دے اور مین گمنام کیا نام بتاؤن کیونکہ مین اب اس قابل نہین ہون کہ اپنے نام سے آگاہ کرون پس میرا نام یہ ہی کہ خانماں آوارہ خانہ بدوش عزیز و آشنا سے بیگانہ خدنگ مصیبت و الم کا نشانہ یہی نام ہی اور یہی نشان ہی ہان اگر اپنا بھی زمانہ ہوتا تو نام و نشان ظاہر کرتے یہ نوبت ہم پہونچی ہی کہ لوگ ترس کھا کر بولاتے ہین کیا زمانے کی گردش ہی ایک وہ وقت تھا کہ لوگ ہمسے طلب حاجت کرتے تھے اور ہم انکی حاجت روائی کی کوشش کرتے تھے یا اب یہ وقت ہی کہ ہم دوسرون کے پاس اپنی حاجت لے جاتے ہین کیا بیان کرون بموجب مصرعہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا اور سنا افسانہ تھا ؎ وہ زمانہ گذر گیا اب اُن باتون کا یاد کرنا اور لوگون کے روبرو بیان کرنا عبث ہی لوگ اپنے دل مین اُنکو سُنکر خیال کرینگے کہ یہ شخص بھی کسقدر شیخی خورا ہی حالت تو یہ ہی مگر وہ حال بیان کرتا ہی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم کسی خاندان عالی سے ہو یا تو کسی ملک کے بادشاہ ہو یا شاہزادہ ہو یا افسر اعلی ہو یہ سب آپ کا خیال ہی اور صرف قدر دانی ہی ورنہ مین کہان اور بادشاہت اور افسری کہان مین ایک ادنی شخص ہون یہ بڑے لوگون کا کام ہی ہان کچھ کسی زمانے مین تھا اُسکا ذکر بیکار ہی بقول درد رباعی ہمنے بھی کبھی جام و سبو دیکھا تھا ؎ جو کچھ کہ نہین ہی روبرو دیکھا تھا ؎ اُن باتون کو اب جو یاد کرتے ای درد ؎ کچھ خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا ؎ میری حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہی وہ زمانہ گذر گیا وہ بات گذر گئی ہم تو ہمیشہ سے ایسے ہی تھے

نظم

ای آہ و نالہ تجھسے نہ آگے چلیگا کہ مین ‖ جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون
نہ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون ‖ بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون
مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون ‖ مین کیا کہون کہ کون ہون بقول درد

ای بادشاہ اس فلک ناہنجار و گردون غدار و آسمان تفرقہ انداز نے

زمانہ نا ساز کے ہاتھون کا برباد کیا ہوا ستایا ہوا ہون اپنے عزیزون اور یگانون سے بیگانہ ہون
مجھکو اپنا حال بیان کرتے ہوے شرم آتی ہی کیا عالم شباب کا حال زمانہ پیری مین بیان کیا جاے
بقول شاعر شعر جب کہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزارون کے گلے ❊ جب سے ہم خار ہوے بیت
اکیلے ہی بھلے ❊ یہ تو میرا حال ہی اور اِس قمری کا جو واقعہ دریافت فرمایا اسکا واقعہ یہ ہی کہ یہی تو
میری مونس تنہائی ہی اور ہمدم مصیبت مسافرت و باعث رفع صعوبت ہی اگر یہ قمری نہ ہوتی تو نہ
معلوم ابتک میرا کیا حال ہوتا نہ معلوم کدھر کو نکل جاتا کِن کِن جنگلون و صحراؤن کی ٹھوکرین کھاتا
میری یہ حالت ہوئی کہ جانور ترس کھانے لگے اگر یہ انیس تنہائی نہ ہوتی تو مین ابتک دیوانہ
ہوجاتا اِسے بڑی مدد کی کیا بیان کرون کہ یہ کیونکر ہاتھ آئی اِسکا واقعہ عجیب و غریب ہی وہ
یہ ہی کہ جب سماعت فرمائیے گا تو تعجب فرمائیے گا مین اپنے مقام سے بوقت صبح چل نکلا منزل
طی کرتا چلا جاتا تھا کہ قریب دوپہر ایک جنگل مین پہونچا پیاس کی شدت تھی اور اشتہا بھی غالب
تھی اُس صحرا مین پہونچکر جو تلاش کیا کہ کوئی چشمہ یا چاہ ملجاے تو اُسکے کنارے بیٹھکر کھانا بھی
کھائین پانی سے بھی سیراب ہون اُسی چاہ مین ہر طرف نظر دوڑا رہا تھا کہ ایک چاہ دکھائی
دیا اُسکی جگت پختہ بنی ہوئی تھی اُسکے کنارے ایک درخت لگا ہوا تھا اُسکا سایہ تھا مین اُسکو
دیکھتے ہی مثل تیر کے اُس چاہ پر پہونچا مین نے مرکب کو چھوڑ دیا اور چاہ کی جگت پر آیا مرکب
سبزہ دیکھکر چرنے لگا نگاہ جو میری اُٹھی تو مین نے دیکھا کہ اُس درخت کی شاخ پر ایک قمری
بیٹھی ہوئی ہی اور میری طرف دیکھ رہی ہی مین نے بھی اُسکو دیکھا اور دیکھکر مین نے اپنا
سر جھکا لیا اور پانی کو چاہ سے بھرا ہاتھ منھ دھویا مرکب کو پانی پلایا اُسکے بعد زین پوش
بچھاکر جو نان و نمک ہمراہ تھا اُسکو کھانے لگا کہ یکایک یہ قمری درخت پر سے اُڑکر میرے
سامنے آکر بیٹھی مین نے چند چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے کرکے اِسکے آگے ڈالدیے
یہ چگنے لگی مین اپنے کھانے مین مصروف ہوا کہ پھر مین نے دیکھا کہ وہ قمری میری طرف دیکھ
رہی ہی اور وہ ٹکڑے ہوگئے ہین مین نے دوبارہ اور روٹی توڑکر اُسکے قریب ڈالی
یہ آکر کھانے لگی قصہ مختصر کہ چوتھی مرتبہ مین نے اِسقدر قریب ڈالی کہ جب یہ کھانے مین مصروف
ہوئی تو مین نے اِسکو پکڑ لیا کیونکہ یہ مجھکو خوشنما و پیاری معلوم ہوتی تھی مین نے اِسکو پکڑکے

خوب پیار کیا چمکارا پکڑنے سے نہ بھڑکی نہ تڑپی اب مین کھانا بھول گیا اسی کو ٹکڑے توڑ توڑ کر اپنے ہاتھ پر کھلانے لگا یہ ایسی ہلی ہوئی تھی کہ جیسے میری پالوتھی میرے ہاتھ پر کھانے لگی پہلے تو مجھکو گمان تھا کہ صحرائی قمری ہے جب اسنے اس طور سے میرے ہاتھ پر کھایا تو معلوم ہوا کہ کسی کی پالو ہے کسی سبب سے اپنے مالک کے پاس سے چلی آئی ہے اور اپنے مالک سے جدا ہو گئی ہے مجھکو دیکھا چونکہ یہان جنگل ہے انسان کا نام نہین ہے یہ رہنے والی انسانون مین کی ہے مجھکو دیکھکر اتر آئی مین نے جو پکڑ لیا تو اسی سبب سے نہین تڑپی کہ پالو ہے ای بادشاہ مین نے اسکو اپنے زانو پر بٹھا لیا اسکے سر و پشت پر ہاتھ پھیرنے لگا یہ خاموش بیٹھی رہی اسنے حرکت تک نہ کی مین نے ہاتھ اٹھا لیا اسپر بھی یہ بیٹھی رہی اڑی نہین مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ چلو اچھا ہوا کہ پالو قمری ہاتھ آئی یہ جو پاس رہیگی تو بوقت تنہائی اسی سے کلام کرینگے اپنا درد اسکے روبرو بیان کرینگے گو کہ یہ بے زبان ہے جواب کیا دیگی مگر مصیبت کو سن تو لیگی یہ خیال کرکے مین نے زانو پر بٹھا لیا اور کھانا کھانے لگا جب کھانے سے فراغت پائی ہاتھ منھ دھویا پانی پیا مگر یہ اسی طور سے بیخوف زانو پر بیٹھی رہی جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہوئی تو اس درخت کے تنہ سے لگ کر بیٹھ گیا قمری کو پیار کرنے لگا ہوا سرد چل رہی تھی اسی عالم مین خیال اپنی غربت اور پریشانی کا آیا اور خیال کیا کہ اب تم ایسے ہو گئے ہو کہ تمپر جانوران صحرائی جو کہ بے زبان ہین ترس کھاتے ہین یہ باتین دل سے کر رہا تھا کہ ہوا سے سرد کے جھوکے چلے اس سبب سے راحت جو ملی غنودگی طاری ہوئی سو گیا بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھلی تو اس قمری کو اپنے پاس بازو پر بیٹھا ہوا پایا اتنو اور زیادہ جرأت ہوئی اور خیال کیا کہ خداوند نے اپنی قدرت سے ایک ہمدم پیدا کر دیا گو بے زبان ہے تو ہو مگر عالم تنہائی تو نہین ہے اسکی قدرت کے کارخانہ خیال کرکے خاموش ہو رہا مرکب پر زین پوش کس کے سوار ہوا اور ایک طرف کو روانہ ہوا اسدن سے یہ قمری میرے پاس ہے جب مین زیادہ پریشان اور کلفت زدہ ہوتا ہون تو اس سے کہتا ہون کہ تم بھی باتین کرو تو یہ قمری حق سرہ کی صدا لگاتی ہے کہ وہ سب کلفت اسکی خوش الحان صدا سنکے برطرف ہو جاتی ہے مین اسکو اپنے سے ایک پل جدا کرنا نہین چاہتا ہون کیونکہ یہ میری بڑی رفیق اور شفیق ہے اور اس طور سے ہاتھ آئی ہے کہ جسطور سے مین نے بیان کیا

راوی کہتا ہو کہ علمشاہ کا یہ منشا تھا کہ کسی تدبیر سے یہان قیام کرون اور اس ملک کو اسلام آباد
کرون اور ان لوگون کو مسلمان کرون کیونکہ سُن چکے تھے کہ یہ لوگ کافر ہین اور کیولی مرتد
بچہ شیطان ہو اُسنے اپنے کو خداوند عجائب نگار مشہور کیا ہو یہ اُسکو سجدہ کرتے ہین جب یہ یہان
آکر پہونچے تھے تو انھون نے یہ قصد کر لیا تھا کہ اگر یہ بادشاہ مجھسے کہیگا کہ تم نوکری میری کرو
تو مین کر لونگا یہان دو چار دن قیام کرکے یہان کی سب حالت دریافت کرکے اُسکے
بعد اِنکے مسلمان کرنے کی تدبیر کرونگا یکایک اپنے کو ظاہر کرنا قرین قیاس نہین ہو اسی
سبب سے جھوٹ بولے تھے اور قمری کی حالت کو بھی دوسرے طور سے بیان کیا تھا اصل
حال سے نہین آگاہ کیا تھا کہ ایسا نہو یہ لوگ کوئی فساد برپا کرین بموجب اس عبارت کے
اور قول سعدی کے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز علمشاہ نے وہ تقریر مذکور الصدر
بیان کرکے بادشاہ سے کہا کہ یہ واقعہ میرا ہو جو کہ مین نے عرض کیا اور یہ سانحہ قمری کا ہو جو کہ گذارش
ہوا بادشاہ و کل اہل دربار یہ واقعہ سُنکے نہایت متحیر ہوے اور کہنے لگے کہ خداوند عجائب نگار کی [illegible]
قدرت ہو اگر ایسے نہوتے تو خدائی کیون کرتے حیوان کو انسان پر فریفتہ کر دیا وہ جو چاہین
وہ کرین خداوند ہین کسی کو اُنکے کامون مین کیا مداخلت اُدھر بادشاہ نے اپنے وزیرون
سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ مسافر نے کیا حال بیان کیا مقام حیرت ہو عقل کام نہین
کرتی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند عجائب نگار کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہو بادشاہ
نے جواب دیا کہ تم لوگ درست کہتے ہو یہ کہکر علمشاہ سے کہا کہ اے مسافر میری ایک [illegible]
خواہش [illegible] یہ ہو کہ اس قمری سے تم کہو کہ یہ کلام کرے [illegible] تو [illegible] علمشاہ نے فرمایا
کہ بہت خوب یہ کہکر قمری کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ [illegible] کچھ کلام کرو [illegible]
کا فرمانا تھا کہ اس قمری نے [illegible] لگانا شروع کیا [illegible] اس خوش آوازی [illegible]
سے لگانے کہ سب اہل دربار دنگ ہو گئے [illegible] ہوکر [illegible]
[illegible] ایک [illegible] قمری [illegible]
تھا کہ گریبان چاک کرکے [illegible] چلے [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا [illegible] سنانے کا عالم [illegible] ہوتا تھا کہ سب [illegible]

کسی صناع چابک دست نے بہ گلی دربار بنایا ہی تھوڑے عرصے تک یہی عالم رہا جب اُس
قمری نے آواز لگانا موقوف کی بعد تھوڑے عرصے کے وہ حالت برطرف ہوئی انحو ہر در و دیوار
سے صدا ے تحسین و آفرین آرہی ہی ہر ایک یہ کہ رہا تھا کہ یہ قمری نہین ہی کوئی فرشتہ قدرت ہی
اس جامے مین اس مسافر کے پاس بحکم خداوند آیا ہی یہ مسافر کوئی بہت بڑا مقبول بندہ ہی
خداوند کا اسپر خداوند کی بڑی مہربانی ہی اور عنایت ہی کہ ایسے طائر کو فریفتہ کیا مزور کوئی
کوئی اس جوان سے خدمت معقول اور عبادت ہوئی ہی کہ جسکا صلہ یہ ملا ہی اہل دربار
ادھر یہ باہم باتین کر رہے تھے ادھر علمشاہ نے اپنی تقریر تمام کی عنطاق کج کلاہ نے سنکے
اور اس حال سے آگاہ ہو کے علمشاہ سے کہا کہ ای مسافر میری دو خواہشین ہین اگر آپ
قبول کرین تو آپ کی بڑی مہربانی ہو علمشاہ نے فرمایا کہ اگر لایق قبول کرنے کے ہونگی
تو مین ضرور قبول کرونگا عذر نہ کرونگا عنطاق نے کہا کہ ایک میری خواہش یہ ہی کہ آپ میری
ملازمت کرین مین آپ کو اپنے لشکر کا افسر کرونگا مرتبہ اعلی دونگا بارگاہ مین اپنی مین آپ کو
جاے معقول دونگا کیونکہ خداوند عجائب نگار نے ہم لوگون کو اسی واسطے خلق فرمایا ہی کہ
ان لوگون کی کمک کرین کہ جو بیکس و مظلوم ہون اور جو کہ غریب ہون پس مین نے جو آپکے
آنے کی خبر سنی تو آپ کو طلب کیا کہ مین آپ کی ایسے وقت مین کمک کرون اور آپ کو مرتبہ اعلی
دون دوسری خواہش یہ ہی کہ یہ جو قمری آپ کے پاس ہی مجھکو مرحمت فرمائیے کہ اسکو اپنے پاس
رکھون کیونکہ مجھکو بہت پسند آئی ہی ایسا جانور کبھی مین نے نہین دیکھا گو لاکھون قمریان دیکھین
مگر ایسی قمری کوئی نگاہ سے نہین گذری نہ ایسی خوش گلو جس نے تمام دربار کی یہ حالت کی
کہ سکتہ کی نوبت ہوگئی ایسی صدا اٹھتی کہ دل کو کھینچتی تھی اسکے عوض مین جو آپ طلب کرینگے مین
آپ کو بخوشی دونگا علمشاہ نے یہ سنکے جواب مین فرمایا کہ ای بادشاہ آپ کے پہلے سوال کا یہ
جواب ہی کہ مین ایک مرد سودائی خفقانی مزاج ہون مجھکو آبادی وغیرہ پسند نہین آتی ہی صحرا
بھاتی ہی ہمہ وقت اختلاج قلب رہتا ہی مزاج مین سودے کی کثرت ہی کسی کی صحبت بھاتی
نہین ہی پس مین مجبور رہون ملازمت نہین کر سکتا ہون مجھکو معاف فرمائیے آپ کی مہربانی سے
میری بسر اوقات کے موافق میرے پاس ہی اور بابت قمری کے جو آپ نے فرمایا اسکا جواب

یہ ہے کہ یہ ایک مشت پر ہین کوئی اُنکی اصل نہین ہے آپ پر سے تصدق ہین مگر عرض کر چکا ہون کہ مین اُنکی
ایک منٹ کی جدائی گوارہ نہین کر سکتا ہون یہ میری روح وجان ہے بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ جسم سے روح جدا
ہو جاے اور انسان زندہ رہے بقول کسے ایک روح دو قالب ہین بس مین اس قمری کو
نہین دیسکتا ہون معاف فرمایا جاؤن عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ مین نے دو امر کہے
ہین نوکری کے بارے مین آپ کو اختیار ہے چاہے کیجیے چاہے نہ کیجیے مگر یہ قمری مجھکو مرحمت
فرمایئے لاکھ دو لاکھ روپیہ مجھسے لے لیجیے اور جدھر چاہے تشریف لے جایئے اور قمری
کو پرورش فرما لیجیے گا میری بھی خوشی ہو جائیگی علمشاہ نے جواب دیا کہ یہ غیر ممکن ہے یہ قمری تو
نہ دونگا اور نہ ملازمت کرونگا لاکھ دو لاکھ روپیہ کی کوئی اصل اِس قمری کے مقابلے مین
نہین ہے دوسرے آپ کی عنایت و مہربانی سے اِسقدر تو میرے کیے سے بھی ہو سکتا ہے
اِس قمری پر سے لاکھون روپیہ نثار ہے یہ جو فرمایا کہ اور مال لینا تو یہ امر کیا اپنے اختیار مین ہے
مقدر سے ملگئی اسکو مین آپ کو دیکر اپنی راحت مین فرق لاؤن عنطاق کج کلاہ خاموش ہو رہا
مگر بہت بڑا صدمہ ہوا اِسکے بھائی رموز جادو نے جو دیکھا کہ بھائی کا میلان قمری کی جانب ہے
اور مسافر سے طلب بھی کی اُسنے اِنکار کیا بُرا معلوم ہوا اُسوقت دربار سے اُٹھا اور باہر آکر
اپنے خیمے مین آیا اور رچوکا دیا ماش کا آٹا نکالا اُسکا ایک باز بنایا اُسپر سحر کیا سحر کرتا تھا کہ وہ
باز ایک مرتبہ تڑپ کر اُڑا اِسنے سحر کر کے اُس باز سے کہا کہ بارگاہ مین بادشاہ کی ایک
جوان بیٹھا ہے اُسکے پاس ایک قمری ہے اُسکو بادشاہ نے پسند کیا ہے اُسکو اُسکے پاس سے
لے آ وہ باز اُڑکر چلا ادھر سے باز جاتا ہے یہ سحر کو زور دیرہا ہے وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے
ہوے تھے بادشاہ سے باتین کر رہے تھے اہل دربار یہ باہم کہ رہے تھے کہ یہ شخص
بڑا مغرور ہے کہ بادشاہ نے خود اپنی زبان سے قمری کو طلب کیا اور اسنے اِنکار کیا ایک
مشت پر عزیز کیے بادشاہ دو لاکھ روپیہ دینے پر راضی تھا دو لاکھ روپیہ لیتا اُس سے تجارت
کرتا یہ کیا حرکت کی کہ والی ملک سے ایک مشت پر کے لیے اِنکار کیا اگر وہ حکم دیدے تو
ابھی ہم ہاتھ مروڑ کر چھین لین اِسکو خوف بھی نہ ہوا کہ ہم اکیلے ہین اور بادشاہ سے اِنکار کرتے
ہین ایسا نہ ہو بادشاہ کو غصہ آجاے اور زبردستی لے لیوے علمشاہ اُن لوگون کی تقریر

تقریر سن رہے تھے کچھ جواب نہیں دیتے تھے بادشاہ سے باتیں کر رہے تھے بادشاہ اصرار
کر رہا تھا علمشاہ انکار کر رہے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے دیکھا کہ ایک باز پیدا
ہوا اور بلندی سے چونچ کو طرف قمری کے چلا اس باز کا عکس جو علمشاہ پہ پڑا ہاتھ پانوں کی حس و
حرکت جاتی رہی وہ باز اس قمری پر گرا اور پنجے میں دبا کر لے چلا علمشاہ نے قصد کیا کہ باز
کو پکڑ لوں مگر ہل نہ سکے یہ دیکھکر رہ گئے وہ باز قمری کو لیکر اڑ گیا یہ منھ دیکھکر رہ گئے جبتک
وہ باز بارگاہ میں رہا علمشاہ نے لاکھ لاکھ اٹھنے کا قصد کیا مگر نہ اٹھ سکے جب وہ باز قمری کو
پنجے میں دبا کر لے گیا تب انکے ہاتھ پانوں میں حرکت پیدا ہوئی یہ گھبرا کر اٹھے اور بطرف صحن
کے چلے کہ اگر باز اڑتا ہوا جاتا ہو تو تیر مار کر اسکو گرا دوں صحن بارگاہ میں آکر دیکھا تو
نہ پایا بیرون بارگاہ آئے وہاں بھی نہ پایا لاکھ لاکھ نگاہ دوڑا کر آسمان کی طرف دیکھا لیکن پتہ
نہ پایا بہت بڑا افسوس ہوا کف افسوس ملتے ہوے اور دل سے یہ باتیں کرتے ہوے
کہ میں کیوں یہاں آیا کیا ضرورت تھی مفت میں قمری کو کھویا عنطاق کج کلاہ نے بڑی دغا
کی ہاے بڑا غضب ہوا چلو عنطاق پر دھاوا کرکے قمری کو لیں معلوم ہوتا ہے کہ قمری اسکو پسند
آئی تھی اسنے مجھسے طلب بھی کی تھی میں نے انکار کیا تھا کوئی ساحر اسکے پاس ہوا اسنے اس
ساحر سے کہکر اٹھوا منگایا عجب نہیں ہے کہ اسکا بھائی رموز جادو ہو یہ اسی کی کارروائی ہو
جب انپر دھاوا کرینگے تو شاید ملجاے یہ تو ادھر کو چلے وہاں اہل دربار حیران ہیں کہ یہ کیا
واقعہ ہے باز آیا اور قمری کو لے گیا یہ باز کیسا تھا اہل دربار حیران ہیں اور خود عنطاق شاہ
بھی حیران تھا یہ لوگ تو حیران بیٹھے ہوے تھے وہاں باز نے قمری کو لیجا کر رموز جادو
کے پاس ڈالدیا رموز نے اس قمری کو ایک قفس میں بند کیا اور ایک رقعہ بھائی کو تحریر کیا
کہ میں نے قمری کو سحر سے منگا لیا ہے باز سحر بھیجکر اٹھوا لیا اگر وہ مسافر کوئی امر کہے تو پرواہ نہ کیجئے
کیونکہ جسکی چیز جاتی ہے اسکا جی چاہتا ہے وہ کہتا ہے کیونکہ آپ کو پسند تھی آپ نے اس سے
طلب کی اسنے انکار کیا مجھکو برا معلوم ہوا میں اپنے غصے میں آیا اور سحر کرکے منگا لیا یہ قمری
موجود ہے جب وہ مسافر چلا جائیگا تو حاضر کرونگا یہ لکھکر بھائی کے پاس ایک خادم کے ہاتھ
روانہ کیا وہ خادم نامہ لیکر چلا ادھر علمشاہ اندر بارگاہ کے آئے مگر حالت یہ تھی کہ چہرہ سرخ

تھا ابرو چڑھے ہوے تھے منھ مین کف تھا نہایت غیض طاری تھا یہ عالم تھا کہ کانپ رہے تھے دنگل پر تو بیٹھ گئے اہل دربار و بادشاہ نے جو علمشاد کی یہ حالت دیکھی سب خاموش بیٹھے ہوے دیکھ رہے تھے یہ علمشاہ نے بیٹھکر عنطاق کج کلاہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بادشاہ تمھاری بارگاہ مین آکر میری قمری کو باز اٹھا لیگیا پس اسی مین خیریت ہی کہ میری قمری کو منگا دیجیے ذرا بارگاہ مین آتا نہ قمری میرے پاس سے جاتی یہ کون سی حرکت ہی کہ اپنے گھر مین بلاکر کسی کو تکلیف دینا یہی مہمان نوازی و مسافر نوازی ہی یہی امر بادشاہون کو لازم ہی کہ کسی کی چیز زبردستی چھین لین واہ کیا خوب مین آپکی بارگاہ مین آکر خوش ہوا یہ تو دیدہ و دانستہ ظلم ہی کوئی ایسا بھی ظلم کرتا ہی لے بس مذاق ہوچکا قمری منگا دیجیے جب یہ علمشاہ نے فرمایا اہل دربار نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور کہنے لگے کہ دراصل یہ مسافر دیوانہ ہی لو اور سنو باز ایک جانور پرند ہی وہ قمری کو آکر لے گیا اُسنے کھا بھی لیا ہوگا یہ بادشاہ سے کہتے ہین کہ قمری منگا دیجیے مذاق ہوچکا اس حماقت کا بھی کوئی ٹھکانا ہی واہ رے احمق کوئی باز بادشاہ کا تابعدار ہی کہ وہ منگا دین نہ معلوم کدھر لیکر گیا یہ امر علمشاہ کو از حد ناگوار ہوا اُنکا ہنسنا اور یا ہم یہ تقریر کرنا اور سُننا کہ یہ سب مجھکو احمق بناتے ہین اور غصہ آیا کیونکہ یہ تو آتش مزاج شعلہ خو ہین انکا بھلا ان باتون کی کب سننے کی تاب ہی اُن لوگون کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر بادشاہ سے کہا کہ آپ نے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا جواب دیجیے کہ آپ کو کیا منظور ہی بادشاہ نے مسکراکر کہا کہ اے مسافر یہ کون سی بھلا عقل کی بات ہی کہ ایک جنگلی باز آکر تمھاری قمری کو لیگیا نہ معلوم کدھر لیگیا ہی مین کہان سے منگا دون اگر کوئی آدمی لے جاتا تو تم خیال کرتے کہ میری سازش سے لے گیا جانور سے مین کیونکر منگا تا تم سچ کہتے ہو کہ میرا مزاج سوداوی ہی اسوقت معلوم ہوتا ہی تمھارے سودے نے زور کیا ہی اسی سبب سے یہ تقریر کرتے ہو یہ بھی کوئی بات ہی اور واقعی تمکو صدمہ ہوگا کیونکہ تمھاری تو پالوتی جبکہ تمکو صدمہ ہی جانے دو اور پال لینا اگر تم کہو تو لاکھ دو لاکھ روپیہ منگا دون یہ تقریر علمشاہ کو بادشاہ کی نہایت ناگوار گذری ایک مرتبہ بگڑکر فرمایا کہ کیون مجھ سے باتین بناتے ہو تمھاری سازش سے میری قمری گئی ہی تمنے مجھسے طلب کی تھی مین نے دینے سے انکار کیا تھا تمنے اپنے بھائی سے کہا چونکہ وہ ساحر ہی اُسنے باز سحر بھیجکر اُس سے قمری کو اٹھوا لیا

وہ باز جنگلی نہ تھا باز سحر تھا اگر یا جاتا تو تاگلین چیر کر پھینکدیتا اسی مین خیریت ہو کہ قمری کو منگادو ورنہ
خون سے بارگاہ لال کردونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا ایک قمری کے عوض مین اتنون کی
جان لونگا کیا سہل ہو قمری کا میرے پاس سے لے لینا دن دہاڑے ڈانکا ڈالتے ہو مین کپڑے
بھی تو عمدہ پہنے ہون ہتھیار بھی نو عمدہ لگائے ہون مرکب بھی نو نایاب ہو یہ بھی چھین لو اسکے
لینے سے تو نفع ہو قمری کے لینے سے کیا نفع ہو اسے لے لو کیا اسی لیے بولا یا تھا یہ جو علمشاہ
نے کہا اہل دربار اور بہت زور سے ہنسے اور باہم چشمک کرنے لگے کہ تقریر سنتے ہو کہ یہ
مسافر کیا کیا کہتا ہو کہ باز سحر قمری کو لے گیا تمھارے بھائی نے سحر سے منگا لی میری قمری منگادو
نہین بارگاہ خون سے لال کردونگا واقعی اسکو خلل دماغ ہو تو یہ کہ وہ تنہا ہو کر ہزارون کو
قتل کرینگے بڑے بہادر ہین نہ معلوم اپنے دل مین کیا تصور کرتے ہین اگر بادشاہ حکم دین
تو ابھی منھ کچل کر رکھدین ایک مشت پر کے لیے بادشاہون سے ایسی تقریر کرتا ہو یہ بھی
علمشاہ نے سُنا بادشاہ نے علمشاہ کی اس تقریر کا یہ جواب دیا کہ اے مسافر تم کیا دیوانے
ہوگئے ہو کچھ خلل دماغ ہو گیا ہو بھلا مین کہان اور باز کہان یہ صرف تمھارا خیال ہو کہ سحر کے
باز سے منگا لیا اگر مجھکو زبردستی لینا ہوتا تو تم اکیلے تھے مین دو ایک اپنے سردارون سے
کہتا وہ تمسے چھین لیتے تمھاری عقل کو کیا ہو گیا مرد جہاندیدہ ہو کر کیسی باتین کرتے ہو ذرا
زبان کو سنبھالکر بات کرو خیال تو کرو کہ ایک مشت پر کے لیے کہ جسکی کچھ بھی اصل نہین ہو
تم کیا کلمات زبان سے نکالتے ہو کیا تمنے کبھی کسی کا دربار نہین دیکھا کیا بادشاہون کی
صحبت مین نہین بیٹھے ہو شریفانہ تقریر کرو اس تقریر بیجا کو جانے دو یہ دربار شاہی ہو اور
مین بادشاہ ہون میرا کچھ تو خوف لحاظ کرو مجھکو ہر طرح کا اختیار ہو یہ کوئی ایسی ویسی صحبت
نہین ہو دربار ہو اسی مین بہتری ہو کہ اپنی زبان روکو اور اگر ایسا ہی غصہ ہو تو اسوقت
یہان سے چلے جاؤ مین نے تمھارا بہت پاس کیا صرف اس خیال سے کہ تم میری بارگاہ
مین آئے ہو میرے طلب کیے ہوے ہو اور مسافر ہو ورنہ اس سخت کلامی کی سزا دیتا میرے
شیرون کی تو یہ طاقت ہو نہین کہ میرے روبرو کلام کر سکین نہ یہ کہ یہ کہین کہ بارگاہ کو لال کردینگے
بھلا تم اکیلے کیا لال کروگے لاکھ دو لاکھ تو آکر لال کرین اور یہان سے زندہ نکل جائین بس

اب کچھ نہ کہنا اگر تمکو بیٹھنا ہی تو خاموش بیٹھے رہو ورنہ چلے جاؤ زیادہ تقریر نہ کرو یہ جو عنطاق نے کہا
اب انکو کب تاب ہی آگ ہوگئے تمام جسم کے بال کھڑے ہوگئے ایک مرتبہ تیور بدلکر جواب دیا
کہ اب تو ہم بدون قمری کو لیے ہوے یہان سے نہ جائینگے اور دیوانے وستری تم لوگ ہو
مین اکیلا اس بارگاہ کو لال کردونگا کیا خوب ایک تو چوری دوسرے منھ زوری دیکھون تو
کون قمری نہین دیتا ہی اتنے یہان بیٹھے ہین مین کسی مین یہ دم نہین پاتا ہون کہ قمری کو نہ دے
معنی اس امر کے یہ ہین کہ قمری کو سامنے لاکر رکھدو اور پھر لے جاؤ تو مین جانون یہ کیا حالت
غفلت مین لے گئے وہ لیجانے والا حرامزادہ میرے سامنے تو آئے اور مین خود اس امر کا
پاس کرتا ہون کہ تمھاری بارگاہ مین آیا ہون ورنہ مین اسقدر تامل بھی کرتا ابتک کب کا دو
ایک کو قتل بھی کر چکا ہوتا اگر قمری نہ آتی مین تو کسی کو ایسا نہین پاتا ہون کہ مجھکو سزا دے
بہتری اسی مین ہی کہ قمری منگا دو زیادہ فساد کو طول نہ دو تمھارے اہل دربار باہم کہرہے
تھے کہ بادشاہ کو قمری نہین دی انھون نے طلب بھی کی ہمکو حکم دین تو ہم ہاتھ مروڑکر چھین
لین مین سب سن رہا تھا وہ تمھارا بھائی دربار سے چلا گیا اسکے جانے کے بعد یہ واقعہ
ہوا کہ باز آکر قمری کو لے گیا یہ اسیکا کام تھا لے زیادہ تقریر نکرو قمری منگا دو آیندہ تمکو اختیار ہی ابھی
تک مجھکو غصہ نہین آیا مین بمنت وخوشامد تمسے کہہ رہا ہون اگر غصہ آجائیگا تو بہت بڑی خرابی
ہوگی یہان سر ٹوٹتے نظر آئینگے آیندہ تمکو اختیار ہی عنطاق شاہ نے جو یہ تقریر سنی اور اہل دربار
نے اہل دربار کو بہت گران گذری ہر ایک اپنی تلوار کے قبضے کو دیکھنے لگا اور جھومنے
لگا اور یہ خیال کرنے لگا کہ اگر بادشاہ حکم دین تو مارے تلوارون کے اسکے ٹکڑے کر ڈالین
یہ بڑا بے ادب اور گستاخ ہی اور سب سنبھلکر بیٹھے ادھر علمشاہ نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا کہ یہ دربار
بادشاہ ہی اور کوئی صحبت نہین ہی ایسے ایسے بہت سے دربار بنا دیے ہین اور یہ جو کہا کہ
شریفانہ تقریر کرو ہمنے بہت سے پاجیون کو شریف بنا دیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تمکو آجتک کسی
شریف سے صحبت کا اتفاق نہین ہوا ہی سوائے کمظرف لوگون کے اور مین تو زبان کو اسوقت
تک نہ روکونگا جسوقت تک قمری نہ آئیگی بادشاہ نے جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ معلوم ہوتا
ہی زادی کتنا ہی کہ اب عنطاق کو بھی یہ تقریر سنکے غصہ آگیا تھا جب ایسی تقریر کی ورنہ خاموش

بیٹھا سن رہا تھا عنطاق نے کہا کہ ثابت ہوا کہ تو ادب سے بے بہرہ ہی بادشاہون سے ایسی بیہودہ تقریر کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمارے روبرو ایسی تقریر کرے بڑا پاجی معلوم ہوتا ہی جہانتک ہم ٹلتے ہین وہانتک سر چڑھا چلا آتا ہی ہی شرط کہ اہل دربار سے کہدون کہ وہ کان پکڑ کر بارگاہ کے باہر نکالدین اور جب تو ہم انکار کرتے تھے کہ ہم قمری کے حال سے نہین آگاہ ہین ہمکو تیرا کوئی خوف نہ تھا کہ اس سبب سے انکار کرتے تھے دراصل آگاہ نہین ہین اب جب تجھکو یقین نہین آتا ہی تو سن لے کہ ہان قمری ہمنے زبردستی بذریعہ سحر کے چھین لی دیکھین تو ہمارا کیا کرتا ہی اور اب تو بدون قمری لیے یہان سے نہ جاتا اور ہم بھی نہ دینگے تجھکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر اکیلا بارگاہ کو لال کرتا ہی اور کیونکر پاجی کو شریف بناتا ہی یہ کہنا تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ تو دہ بارود مین آگ لگادی علمشاہ کی تو یہ حالت ہوئی اس تقریر کو سنکے کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا آتش غیض وغضب کا نون سینے مین مشتعل ہوئی اور ایک مرتبہ ڈانٹ کر جواب دیا کہ او عنطاق پاجی تو اور تیرا باپ او بے ادب وگستاخ تو اور تیرے تمام بزرگ بس اب بیہودہ تقریر مجھسے نہ کرنا اور ذرا مین بھی تو دیکھون کہ وہ کون سے اہل دربار ہین جو کہ میرے کان پکڑ کر بارگاہ سے نکال دینگے ذرا مین ان لوگون کا منھ تو دیکھون اور یہ جو تونے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ قمری ہمنے نہین لی ہم قمری سے آگاہ نہین ہین مگر تم یقین کرتے ہو جب نہین لی تھی اب لی دیکھین کیا کرسکتے ہو اسکا جواب یہ ہی کہ ہوشیار کر کے قمری کو لے جاتے تو مین جانتا اور اس لیجانے والے کو مرد خیال کرتا اس دعوے مین نہ رہنا کہ مین اکیلا ہون اور تم بہت ہو میری نگاہ مین یہ لوگ سماتے بھی نہین ہین او عنطاق قرمساق اب جو کچھ سخت کہیگا یاد رکھ کہ گدی سے زبان تیری کھینچ لونگا اور ایک ایسا طمانچہ مارونگا کہ سر گو کھاتا پھریگا عجب بدتمیز اور تو پاجی ہی بہادرون سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم ہوا کہ تجھکو سوائے رذیل کے کسی شریف سے صحبت کا اتفاق نہین پڑا ہی تو مغرور کس امر پہ ہی اگر ان اہل دربار پر مغرور ہی تو کسی سے کہ کہ وہ مجھکو یہان سے نکال دے دیکھ تو سہی او نطفۂ حرام کسقدر سر زمین پر لوٹتے نظر آتے ہین یہ جو علمشاہ نے فرمایا اہل دربار کا تو یہ حال ہوا کہ ہر ایک فرط غصے سے کانپنے لگا اور باہم کہنے لگے کہ بڑی سخت کلامی کر رہا ہی ہم بادشاہ

خوف سے خاموش بیٹھے ہین ورنہ اِسکو سزا دیتے اِسکی اجل سر پر بول رہی ہی عنطاق کج کلاہ نے جو
یہ سُنا اور دیکھا کہ مسافر بگڑ گیا اور گالیان دے رہا ہی نہایت درجہ غیض آیا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا
کہ تیری اجل تجھکو یہان کھینچ لائی ہی ہی شرط کہ اپنے اہل دربار کو حکم دون کہ وہ تجھکو اس سخت کلامی کی
سزا دین اور تیری زبان سنان نیزہ سے کھینچ لین علمشاہ نے فرمایا کہ او ولد الزنا راستہ کسکا دیکھتا ہی
اگر تو ایک مان اور ایک باپ کا ہی تو حکم دے اور تماشہ دیکھ کہ مین یکہ و تنہا کیا کرتا ہون یہ جو
علمشاہ نے کہا عنطاق کو اب تاب نہ رہی اُسنے پلٹ کر دست چپ کی طرف دیکھا اُسکے دربار
مین اُسوقت چپ و راست کی طرف بہت سے سردار بیٹھے ہوے تھے سب اپنے کو رستم وقت
و اسفندیار خیال کرتے تھے دست چپ کی طرف اُسکے ایک پہلوان زبردست بیٹھا ہوا تھا کہ
جسکا نام طیفور آدم خوار تھا عنطاق نے طیفور سے کہا کہ ای طیفور لینا اِس بے ادب کو اور
اِسکو اسکی سخت کلامی و گستاخی کی سزا دینا بہت بڑا بے ادب ہی ایک مشت پر کے لیے یہ سخت
کلامی کرتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ طیفور بل کرکے اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور طرف علمشاہ کے یہ کہتا
ہوا چلا کہ او مسافر رہ جا مین آتا ہون اور تجھکو سزا دیتا ہون تیری بوٹیان کاٹ کر کھا جاؤنگا میرے
سامنے بادشاہ کی خدمت مین یہ بے ادبی بس زبان اپنی بند کر یہ کہکر اور جست کرکے چلا علمشاہ
نے فرمایا کہ ذرا سنبھلکر آنا اور ہوشیار ہوکر آنا اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون اور آتے ہی اُسنے
قصد کیا کہ اِس جوان کو کرسی پر سے اُٹھا کر باہر بارگاہ کے لیجا کر ہلاک کرون راوی بیان کرتا ہی
کہ علمشاہ بے خوف کرسی پر بیٹھے ہوے ہین کچھ خوف نہین ہی جیسے ہی اُسنے اس قصد سے ہاتھ
علمشاہ کی طرف دراز کیا شاہزادے نے جب دیکھا کہ ہاتھ قریب آیا اُسکا ہاتھ جھپ سے
پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل اِنکی طرف آیا اِنھون نے بائین ہاتھ سے ایک تمانچہ جو مارا
ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی تمام بارگاہ گونج گئی معاذ اللہ یہ تمانچہ علمشاہ کے ہاتھ کا ملک الموت
تھا بھرپور جو پڑا سر حنیر گردن سے اُڑ گیا دور جا کر گرا انھون نے کاسہ سر چھوڑ دیا دھڑ زمین پر
گرا اور تڑپنے لگا اُسکے خون سے فرش رنگین ہوگیا یہ قوت و طاقت اہل دربار و بادشاہ نے جو
دیکھی سب کے ہوش جاتے رہے ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ بڑی طاقت قوت رکھتا ہی
بلا کا آدمی ہی کہ جسنے ایک تمانچے مین طیفور ایسے پہلوان کا کام تمام کیا راوی کہتا ہی کہ بادشاہ کا

تو یہ حال ہوا کہ دنگ ہوکر رہگیا مگر اہل دربار قبل سے بگڑے ہوے تھے سب خون کے گھونٹ پی رہے تھے علمشاہ کی تقریر سے بدظن ہورہے تھے مگر بخوف بادشاہ کے کوئی نہ بولتا تھا تیغ و سپر سنبھالے ہوے بیٹھے تھے کہ ضرور بادشاہ حکم دیگا کیونکہ تکرار کو طول ہوگیا ہے جسکی طرف بادشاہ نے اشارہ کیا وہ جاپڑیگا وہی ہوا کہ جیسے طیفور کی طرف اشارہ کیا تھا اور کہا تھا وہ جا پڑا تھا مگر کام آیا اسکا مرنا تھا کہ اُسکے بھائی صیفور آدم خوار کی نگاہ مین بھائی کا خون دیکھکر زمانہ تیرہ و تار ہوگیا ایک مرتبہ اپنے دنگل پر سے یہ کہکر اُٹھا کہ او مسافر اب کب مین تجھکو زندہ چھوڑتا ہون تو نے غضب کیا کہ میرے بھائی کو سر دربار قتل کیا یہ کہکر اور لپک کر آیا اور آتے ہی تلوار نیام سے لیکر سر علمشاہ پر تلوار کا وار کیا سب دیکھ رہے ہین کہ وہ مسافر اُسی طور سے کرسی پر بیٹھا ہے ذرا بھی ہراس نہین مگر چہرہ فرط غیض سے لال ہے یہ تو سب دیکھ رہے ہین ادھر اُسنے جو تلوار کا وار کیا یہ بیٹھے رہے مگر تلوار کی طرف اِنکی نگاہ تھی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی الٹا ہاتھ مار کر تلوار پٹ پڑی ہاتھ بڑھا کر کلائی اُسکی پکڑلی اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور اب جو جھٹکا دیا اور پکڑ کر کھینچا کہ وہ قریب آیا ایک گھونسہ یہ کہکر مارا کہ او حرامزادے کیا کہتا تھا اب کہ جو تجھکو کہنا ہے گھونسہ مارنا تھا کہ سر اُسکا مثل تربز کے شق ہوگیا اور تمام مغز سر پراگندہ ہوگیا اُسنے جھک کر کہا اور گرا گرتے ہی اُسکی روح دار اسفل کو راہی ہوئی یہ واقعہ دیکھکر عنطاق نے اہل دربار سے کہا لینا سب اہل دربار تلوارین علم کرکے اپنے اپنے مقام سے اُٹھے اور طرف علمشاہ کے چلے علمشاہ نے جو یہ واقعہ دیکھا یہ بھی کرسی پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور تیغہ کپیتان فرنگی کو بنام انتقام سے کھینچ لیا وہ لوگ چارون طرف سے بلوہ کرکے آئے اور وار کرنے لگے یہ ہمہ تن جسم بیٹھے ہوے ہین جسنے وار کیا اُسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا اوپر کا لے کیے سردارون کو تلوار سے قتل کیا اب تو ہلڑ ہوگیا کہ دربار مین تلوار چلنے لگی اُس مسافر سے اور اہل دربار سے خوب جنگ ہوئی اُسکی قمری کو باز لیگیا اُسنے بادشاہ سے طلب کیا بادشاہ نے اِنکار کیا کہ مین واقف نہین ہون باہم سخت کلامی کی نوبت آئی بادشاہ نے طیفور کو حکم دیا کہ اسکو باہر نکالدو وہ باہر نکالنے کو چلا اُس مسافر نے طیفور کو بھی قتل کیا اور اُسکے بھائی صیفور کو بھی مارا اور کئی سردارون کو قتل کیا تلوار چل رہی ہے یہ جو غل و شور ہوا جسقدر لشکر تھا اُسمین اُسیوقت

کہ بندی ہونے لگی بیرون بارگاہ تو لشکر تیار ہو رہا ہی اور آ آکر گرد بارگاہ جمع ہو رہا ہی اور جو سردار بیرون بارگاہ تھے وہ مسلح و مکمل ہو ہو کر اندر بارگاہ کے آئے یہان آکر دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین تلوار چل رہی ہی مثل نگینۂ انگشتری کے سب نے اُس جوان مسافر کو گھیر لیا ہی مگر اُسکے تیور پر ذرا بھی بل نہین بے خوف ہر ایک کے وار کو رد کرتا ہی اور جسپر اپنا وار کرتا ہی اسکا کام تمام ہو جاتا ہی تمام فرش بارگاہ خون سے رنگین ہو رہا ہی کئی لاشے پڑے لوٹ رہے ہین بادشاہ تخت پر کھڑا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ مار لو یہ جانے نہ پائے سردار جھپٹ جھپٹ کر جاتے ہین اور قتیل ماش ہوتے ہین یہ جو سرداروں نے دیکھا کہ ایک تن تنہا نے تہلکہ ڈالدیا ہی بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بھی تلوارین علم کرکے چلے ادھر علمشاہ نے خیال کیا کہ ای علمشاہ تم ان سب کو کہانتک قتل کروگے بہتر تو یہ ہوگا کہ بادشاہ پر جا پڑو اُسکو قتل کرو تاکہ قصہ فیصل ہو جائے یہ خیال کرکے عنطاق کی طرف رُخ کیا اور فرمایا کہ کیا دور کھڑا ہوا لوگون کو قتیل ماش کرا رہا ہی اگر مرد میدان و بہادر ہی تو آکر مقابلہ کر میرے تیرے فیصلہ ہو جائے نہین مین خود آتا ہون یہ کہکر قصد کیا اُسنے جو دیکھا کہ یہ مسافر مثل شیر غران کے ہی اور میری طرف آتا ہی جب اِسنے اِسقدر سردارون کو قتل کیا وہ ایسے ویسے نہ تھے جو یون مارے جاتے تو میری کیا اصل ہی مین اِس سے نہین لڑسکتا ہون یہ تصور کرکے اور تخت پرسے کود کر صحن کی طرف بھاگا اور اہل دربار سے پکار کر کہا کہ لینا اِسکو میری طرف نہ آنے دینا یہ اُسکا کہنا تھا کہ سب اہل دربار طرف علمشاہ کے تلوارین لیکر چلے اور درمیان عنطاق اور علمشاہ کے حائل ہو گئے سب نے قصد کیا کہ علمشاہ کو قتل کرین یہ شیر بھی اُنپر نعرہ کرکے حملہ ور ہوا اور جب علمشاہ نے دیکھا کہ مین نے جو عنطاق کی طرف رُخ کیا وہ مجھکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھکر تخت پر سے کود کر بھاگا اور اہل دربار کو کہتا گیا کہ لینا جانے نہ دینا اُسکے کہنے سے سب میری طرف چلے اور میرے اُسکے درمیان مین سب حایل ہو گئے ای علمشاہ جسطور سے ہو عنطاق کو قتل کرو اُسکے پاس پہونچو اُدھر عنطاق جو ایوان سے صحن کی طرف بھاگا تو صحن مین آکر اُن سردارون کے درمیان مین کھڑا ہوا جو کہ یہ خبر سُنکے بیرون بارگاہ سے اندر آئے تھے اُدھر بیرون بارگاہ جسقدر لشکر عنطاق شاہ کے ہمراہ تھا سب مسلح و مکمل ہو کر گرد بارگاہ آگیا تھا ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ اس مسافر کو جانے نہ پائے

اسنے بڑا غضب کیا کہ بادشاہ پر تلوار کھینچی اور ہمارے مالک سے سخت کلامی کی اور کئی سرداروں کو قتل کیا بڑا خونی ہی بیرون بارگاہ تو یہ ہلڑ ہی اندرون بارگاہ ان سرداروں سے کہ رہا ہی چونکہ اسکے پاس کھڑے ہین کہ ای سرداروں مابدولت نے آجتک ایسا زبردست جوان نہین دیکھا اگر مین یہ جانتا کہ یہ فساد ہوگا تو کبھی اسکو نہ بلاتا نہ معلوم اسکی قمری کو کون لیگیا کوئی بڑا دشمن تھا اور یہ مسافر ضرور دیوانہ ہی اور عقل سے خارج ہی بھلا خیال تو کرو کہ ایک بار صحرائی آکر قمری کو پنجے مین دباکر لیگیا یہ مسافر کہتا ہی کہ تمنے قمری کو غائب کیا مین قمری تمسے لونگا تمھارا بھائی ساحر ہی یہ یا ر سحر تھا جو قمری کو لیگیا مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا نوبت تکرار کی آئی مین نے طیفور کو حکم دیا کہ اسکو سزا دو وہ اسکے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا بھائی مقابل ہوا وہ بھی مارا گیا اور کئی سرداروں کو قتل کیا اب میری طرف چلا تھا مین اُسکا ارادہ سمجھکر یہان چلا آیا دیکھیے خداوند عجائب کیا تقدیر فرماتے ہین اُن سرداروں نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون ہم غلام ضرور اسکو قتل کرینگے یہ اکیلا ہی ہم ہزاروں مین کہانتک جواب دیگا بادشاہ نے کہا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان بادشاہ و سرداروں مین یہ تقریر ہو رہی تھی مگر سب اُسی طرف نگران تھے اور حیران تھے کہ کیا جوانمرد ہی اودھر علمشاہ نے جو عنطاق کو صحن بارگاہ مین دیکھا اور سرداروں کو درمیان مین حائل پایا ایک بار یہ نعرہ کرکے شیرانہ حملہ کیا اور نعرہ کرکے جاپڑے درہم و برہم کرنے لگے نعرۂ علمشاہ

علمشاہ رومی شہ فیل زور
ارشد اولاد امیر عرب
دیگر
کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور
کیست علمشاہ چو رستم لقب

منم رستم پیلتن و پیلکن و کشندۂ کپتیان فرنگی و قویل ہندی و دویل ہندی منم گل گلزار صاحبقرانی منم پسر زلزلۂ قاف سلیمان ثانی منم فرزند جگر بند حمزۂ صاحبقران منم علمشاہ نوجوان یہ نعرہ کرکے اب جو تیغۂ کپتیان کا وار کیا ایک ہی وار مین پانچ سرداروں کو قتل کیا اور راستہ پیدا کیا وہ تیغۂ خون آلود لیکر یہ فرماتے ہوے اور قتل کرتے ہوے طرف عنطاق کے چلے کہ او عنطاق تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا او کافر خاصر مین تجھکو امان کب دیتا ہون بدون دین اسلام قبول کرائے اور اپنی قمری لیے ہوے راوی کہتا ہی کہ جب علمشاہ نے نعرہ کرکے حملہ کیا اور اپنے نام کو ظاہر کیا اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ جوان خدا پرست ہی اور فرزند حمزۂ عرب ہی یہ بڑا

زبردست ہی اسنے یکہ وتنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا کپتان کو قتل کیا اسکے واقعے اور کارنامے ہمنے اخبارون مین سنے ہین یہ وہ جوانمرد ہی کہ جسنے دویل وقویل ایسے پہلوانون کو مع فیل کے اُٹھاکر خندق قضا و قدر مین ڈالدیا تھا اس سے کون لڑسکتا ہی بڑا غضب ہوا کہ یہ خداپرست یہان آگیا اب اسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہی کیونکہ یہ دشمن خداوند ہی ہان اسکو سب مار لو عنطاق نے پکار کر کہا کہ اب یہ خداپرست جانے نہ پائے مجھپر فرض ہوا کہ اسکو قتل کرون اگر یہ زندہ بچ گیا تو قیامت برپا کریگا اخبارون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لوگ جہان گئے اُس سرزمین کو تباہ کیا مگر اسکی قضا یہان لائی تھی اب لازم ہی کہ یہ زندہ نہ بچے یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ پھر سب سردارون نے حملہ کیا چارون طرف سے گھیر لیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہی کہ ہمہ تن چشم بنے ہوسے لڑ رہے ہین جسنے وار کیا اُسکے وار کو خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے تھے اسی طور سے قتل کرتے ہوے ایوان کے باہر آئے اب جو عنطاق کج کلاہ نے دیکھا کہ علمشاہ نے کئی سردارون کو قتل کیا اور ایوان سے نکل آیا اور اب سردار روبرو سے اسطور سے بھاگتے ہین جیسے گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے تھے اور جدھر یہ جوان رخ کرتا ہی سردار اسطور سے ہٹ جاتے ہین جیسے کائی پھٹ جاتی ہی تیغہ خون آلود ہاتھ مین لیے میری طرف آتا ہی اب تو یہ گھبرایا اور پریشان ہوا سردارون سے کہنے لگا کہ دیکھتے ہو کہ یہ خداپرست سب کو قتل کرتا ہوا میری طرف آتا ہی کوئی روکتا نہین ہی ایک تن تنہا سے سب بھاگے جاتے ہین ایک جوان نے کسقدر سردار مارے ہین اور تم اتنے ہو اور اُسکا کچھ نہین کرسکتے ہو یہ جو عنطاق نے کہا سردارون نے جواب دیا کہ حضور یہ اب بچ کر جائے گا کہان ہم لوگون کو کہانتک قتل کریگا کبھی تو تھکیگا عنطاق نے جواب دیا کہ مین یہ دیکھتا ہون کہ وہ تم سب کو قتل کرکے میرے قریب آئیگا اور مجھکو بھی قتل کریگا دیکھو اُسنے ادھر کا رخ کیا ہی یہ جو عنطاق نے کہا ایک بہت زبردست سردار قریب عنطاق کے کھڑا ہوا تھا بلکہ وہ ہی لشکر کا سپہ سالار تھا اُسنے بادشاہ کو جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین جاکر اُسکو ابھی قتل کیے لیتا ہون مجھپر ثابت ہوگیا کہ یہ جوان ایکین سے کسی کے ہاتھ سے تو قتل ہوگا نہ اسیر یہ کہکر اور تیغے کو تولتا ہوا طرف علمشاہ کے چلا علمشاہ خود ادھر کو آتے تھے

اس سردار نے کہ جسکا نام اجلال نیزہ باز تھا پکار کر اُن سرداروں سے کہا جو کہ روبرو علمشاہ
کے تلواریں علم کیے ہوے شاہزادے پر وار کر رہے تھے کہ تم سب روبرو سے اس جوان
کے ہٹ جاؤ مین اِس خدا پرست کو مارے لیتا ہون آنے دو میری موجودگی مین یہ بادشاہ
کا کچھ نہین بنا سکتا ہی اِسکی کیا مجال جو یہ بادشاہ کو بنگاہ کج دیکھ سکے مین اُسوقت نہ تھا ورنہ
اسقدر کشت وخون نہ ہوتا مین پہلے ہی اِسکو سزا پہونچا تا جب اِسنے بادشاہ سے سخت کلامی
شروع کی تھی اُسوقت اِسکو قتل کرتا یہ جو اجلال نے پکار کر کہا اُن سرداروں کو یہ امر غنیمت
ہوا وہ تو عاجز تھے سامنے سے علمشاہ کے ہٹ گئے علمشاہ اُسیطور سے چلے آتے تہین
اُدھر سے یہ بڑھا جب مقابلہ ہوا تو اجلال نے ڈانٹ کر کہا او خدا پرست ٹھہر جا کدھر آتا ہی
بس آگے قدم نہ بڑھا ورنہ سزا پائیگا کیا تو میرے حال سے اور نام سے آگاہ نہین ہین
وہ بہادر ہون کہ ایک ضرب مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہون اکثر شیران صحرائی
کی ٹانگین چیر کر پھینکدی ہین بلکہ وتنہا ہزارون سے لڑتا ہون بدون ایک ہزار کے مین تلوار
نیام سے نہین نکالتا ہون ہان جب ایک ہزار جمع ہو کر میرے اوپر حملہ کرتے ہین اُسوقت
مین بھی حملہ کرتا ہون میرے خوف سے بہرام گور و رستم و اسفندیار و زال و سام گوشۂ
قبر مین جا کر پوشیدہ ہوے ہین اگر وہ لوگ ہوتے تو میری غلامی کا اقرار کرتے مین تو
برسون اُنکو فنون جنگ تعلیم کرتا میرے نام سے پیر فلک کو تپ لرزہ آتی ہی میرا تیغہ
کوہ گران کو اِسطور سے قلم کرتا ہی جیسے کارد سے کسی تر چیز کو تراشو میرا نیزہ دل کوہ مین
گھر کرتا میرے قدم کی دھمک سے زمین کو زلزلہ ہوتا ہی میرے لنگر کو گاو زمین نہین اُٹھا سکتی
ہی مین وہ ثابت قدم ہون اگر میرے اوپر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو اپنے مقام سے نہ
ہٹون میرا گرز جگر زمین کو شق کرتا ہی تمنے سُنا ہوگا کہ یہ جو شاعر نے شعر کہا ہی میرے ہی
حسب حال کہا ہی اور میری شان مین کہا ہی شعر کوہ ٹلجائے مرا پانون اگر رنگین گڑھے ہو
حال رستم کا کھلے گر سامنا مجھ سے پڑے ہو مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ تمنے کسی ایسے مقام پر
سامنا نہ ہوا کہ جہان پر ہزارون کا لشکر ہوتا اور تمھاری ہمراہی بھی ہوتے تو لطف مقابلہ
تھا مجھکو تو تم لوگون سے مقابلے کی آرزو تھی اور یہ ہی خواہش تھی کہ کسی طور سے خدا پرست کو

مقابلہ ہو تمھاری جرأت و مبارزی کی جو جو شہرت سنتا تھا وہ خوش ہوتا تھا مگر مجبور اسی امر سے تھا کہ بادشاہ کا حکم نہین تھا بلکہ کئی مرتبہ عرض کیا کہ خدا پرستون پر لشکرکشی فرمائیے لیکن اُنھون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی جب وہ اِدھر آئینگے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا میرے دل مین حمزۂ عرب سے مقابلے کی خواہش ہی خیر وہ تو نہین آئے تم ہی سہی تم بھی تو اُنکے فرزند ہو تمھاری بھی بہت شہرت ہی خیر مین تو تمسے اِسوقت مقابلہ نہ کرتا کیونکہ تم اکیلے ہو جبتک تمھارے ہمراہی اور حمزہ مع لشکر کے نہ ہوتا اور اِسی سبب سے اِسوقت تک خاموش کھڑا دیکھا کیا مگر اب تمھارے ظلم وستم کی بہت زیادتی ہی اور حد نہین ہی لہذا مجھکو لازم ہوا کہ تمکو سزا دون بس اب قدم آگے نہ بڑھانا پہلے مجھسے مقابلہ کر لو پھر اور کسی امر کا قصد کرنا یہ جو اجلال نے کہا شاہزادے نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تیرے خوف سے اسفندیار و سام پوشیدہ ہوے تو کیا اُنکو فن جنگ کی تعلیم کرتا پہلے تو اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچالے کیا تونے نہین دیکھا کہ مین نے کتنون کو تیرے ہمراہیون مین سے قتل کیا دیکھ یہ اُن سب کی لاشین پڑی ہین خیریت اِسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر میرے روبرو حاضر ہو اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر ورنہ اپنے کردار کی سزا پائیگا اور مین کیا ہون ایک خداوند کریم کا بندہ ہون میری کیا شہرت ہوگی مین کیا جانون کہ بہادری کسے کہتے ہین تو کیا شیران صحرائی کو ہلاک کریگا تیرے نام سے کیا کسی کو تپ لرزہ آئیگی تو کیا ثابت قدمی دکھائیگا جیسا تیرا بادشاہ بھگوڑا ہی ویسا ہی تو بھی ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ میرے دل مین آرزو تھی کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور حمزۂ صاحبقران سے لڑون تو تو اُن لوگون سے کیا مقابلہ کریگا اُنکے غلامون کے مقابلے مین بھی تو تو سر بر نہین ہو سکتا ہی حمزۂ صاحبقران سے کیا لڑیگا وہ وہ بہادر اور جوانمرد ہین کہ جنھون نے قاف مین جا کر دیو عفریت دشمند ون ہزار دست کو قتل کیا اور زلزلۂ قاف لقب پایا جسکے نام کے سُننے سے بہادرون کو تپ آتی ہی اندام مین رعشہ ہوتا ہی مریخ فلک و بہرام چرخ کانپتا ہی جسکے نعرے کی صدا سے شیران دشت کوسون بھاگتے ہین اُنسے تو مقابلے کی خواہش رکھتا ہی مین ایک ادنی اُنکا غلام ہون تو پہلے مجھسے لڑ اور

اس سردار نے کہ جسکا نام اجلال نیزہ باز تھا پکار کر اُن سرداروں سے کہا جو کہ روبرو علمشاہ
کے تلواریں علم کیے ہوے شاہزادے پر وار کر رہے تھے کہ تم سب روبرو سے اس جوان
کے ہٹ جاؤ مین اِس خدا پرست کو مارے لیتا ہون آنے دو میری موجودگی مین یہ بادشاہ
کا کچھ نہین بنا سکتا ہی اِسکی کیا مجال جو یہ بادشاہ کو بنگاہ کج دیکھ سکے مین اُسوقت نہ تھا ورنہ
اسقدر کشت وخون نہ ہوتا مین پہلے ہی اِسکو سزا پہونچاتا جب اِسنے بادشاہ سے سخت کلامی
شروع کی تھی اُسوقت اِسکو قتل کرتا یہ جو اجلال نے پکار کر کہا اُن سرداروں کو یہ امر غنیمت
ہوا وہ تو عاجز تھے سامنے سے علمشاہ کے ہٹ گئے علمشاہ اُسیطور سے چلے آتے ہین
اُدھر سے یہ بڑھا جب مقابلہ ہوا تو اجلال نے ڈانٹ کر کہا او خدا پرست ٹھہر جا کدھر آتا ہی
بس آگے قدم نہ بڑھانا ورنہ سزا پائیگا کیا تو میرے حال سے اور نام سے آگاہ نہین ہین
وہ بہادر ہون کہ ایک ضرب مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہون اکثر شیران صحرائی
کی ٹانگین چیر کر پھینکدی ہین بلکہ وتنہا ہزاروں سے لڑتا ہون بدون ایک ہزار کے مین تلوار
نیام سے نہین نکالتا ہون ہان جب ایک ہزار جمع ہوکر میرے اوپر حملہ کرتے ہین اُسوقت
مین بھی حملہ کرتا ہون میرے خوف سے بہرام گور و رستم و اسفندیار و زال و سام گوشۂ
قبر مین جاکر پوشیدہ ہوے ہین اگر وہ لوگ ہوتے تو میری غلامی کا اقرار کرتے مین تو
برسون اُنکو فنون جنگ تعلیم کرتا میرے نام سے پیر فلک کو تپ لرزہ آتی ہی میرا تیغہ
کوہ گران کو اِسطور سے قلم کرتا ہی جیسے کارد سے کسی ترچیز کو تراشو میرا نیزہ دل کوہ مین
گھر کرتا میرے قدم کی دھمک سے زمین کو زلزلہ ہوتا ہی میرے لنگر کو گاو زمین نہین اُٹھا سکتی
ہی مین وہ ثابت قدم ہون اگر میرے اوپر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو اپنے مقام سے نہ
ہٹون میرا گرز جگر زمین کو شق کرتا ہی تمنے سُنا ہوگا کہ یہ جو شاعر نے شعر کہا ہی میرے ہی
حسب حال کہا ہی اور میری شان مین کہا ہی شعر کوہ ٹلجائے مرا پانون اگر رکھین گڑے ہے
حال رستم کا کھلے گر سامنا مجھ سے پڑے ہے مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ تمسے کسی ایسے مقام پر
سامنا نہ ہوا کہ جہان پر ہزاروں کا لشکر ہوتا اور تمھاری ہمراہی بھی ہوتے تو لطف مقابلہ
تھا مجھکو تو تم لوگون سے مقابلے کی آرزو تھی اور یہ ہی خواہش تھی کہ کسی طور سے خدا پرستون

مقابلہ ہو تمھاری جرأت و مبارزی کی جو جو شہرت سنتا تھا وہ خوش ہوتا تھا مگر مجبور اسی امر سے تھا کہ بادشاہ کا حکم نہین تھا بلکہ کئی مرتبہ عرض کیا کہ خدا پرستون پر لشکرکشی فرمائیے لیکن اُنھون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی جب وہ اِدھر آئین گے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا میرے دل مین حمزۂ عرب سے مقابلے کی خواہش ہی خیر وہ تو نہین آئے تم ہی سہی تم بھی تو اُنکے فرزند ہو تمھاری بھی بہت شہرت ہی خیر مین تو تمسے اِسوقت مقابلہ نہ کرتا کیونکہ تم اکیلے ہو جبتک تمھارے ہمراہی اور حمزہ مع لشکر کے نہ ہوتا اور اِسی سبب سے اِسوقت تک خاموش کھڑا دیکھا کیا مگر اب تمھارے ظلم وستم کی بہت زیادتی ہی اور حد نہین ہی لہذا مجھکو لازم ہوا کہ تمکو سزا دون بس اب قدم آگے نہ بڑھانا پہلے مجھسے مقابلہ کر لو پھر اور کسی امر کا قصد کرنا یہ جو اجلالی نے کہا شاہزادے نے برہم ہو کر فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تیرے خوف سے اسفندیار وسام پوشیدہ ہوے تو کیا اُنکو فن جنگ کی تعلیم کرتا پہلے تو اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچالے کیا تو نے نہین دیکھا کہ مین نے کتنون کو تیرے ہمراہیون مین سے قتل کیا دیکھ یہ اُن سب کی لاشین پڑی ہین خیریت اِسی مین ہی کہ وہان سے ہاتھ باندھکر میرے روبرو حاضر ہو اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر ورنہ اپنے کردار کی سزا پائیگا اور مین کیا ہون ایک خداوند کریم کا بندہ ہون میری کیا شہرت ہوگی مین کیا جانون کہ بہادری کسے کہتے ہین تو کیا شیران صحرائی کو ہلاک کریگا تیرے نام سے کیا کسی کو تپ لرزہ آئیگی تو کیا ثابت قدمی دکھائیگا جیسا تیرا بادشاہ بھگوڑا ہی ویسا ہی تو بھی ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ میرے دل مین آرزو تھی کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور حمزۂ صاحبقران سے لڑون تو تو اُن لوگون سے کیا مقابلہ کریگا اُنکے غلامون کے مقابلے مین بھی تو تو سر بر نہین ہو سکتا ہی حمزۂ صاحبقران سے کیا لڑیگا وہ وہ بہادر اور جوانمرد ہین کہ جنھون نے قاف مین جا کر دیو عفریت وسمندون نژاد دست کو قتل کیا اور زلزلۂ قاف لقب پایا جسکے نام کے سُننے سے بہادرون کو تپ آتی ہی اندام مین رعشہ ہوتا ہی مریخ فلک و بہرام چرخ کانپتا ہی جسکے نعرے کی صدا سے شیران دشت کوسون بھاگتے ہین اُنسے تو مقابلے کی خواہش رکھتا ہی مین ایک ادنیٰ اُنکا غلام ہون تو پہلے مجھسے لڑ اور

مجھکو قتل کرلے تو مین جانون او کافر خام مجھ ایسے اُس لشکر مین لاکھون ہین بلکہ کرورون ہین تجھ ایسے تو اونکے غلامون کے غلام ہین بس اب بیہودہ نہ بکنا ابکی مرتبہ جو اُنکا نام لیگا تو پس پشت سے تیری زبان کھینچ لونگا اگر کچھ تو جوانمردی رکھتا ہی اور بہادری کا دعوی کرتا ہی تو وار کر او نابکار تو اُسوقت سے کہان تھا جب اِسقدر تیرے ساتھی مارے گئے اب مقابلے کو نکلا ہی پہلے ہی کیون نہ مقابلہ کیا اسی سے ثابت ہوتا ہی کہ تو بڑا بہادر ہی کہ مارے خوف کے پوشیدہ ہوگیا تھا نہ معلوم کیا سبب ہوا جو مقابلے کو آیا ہی مجھکو خود ننگ وعار ہی کہ تجھ ایسے نامرد سے کیا مقابلہ کرون تجھپر کیا موقوف ہی جسقدر یہان پر ہین سب نامرد ہین لے وار کر اور اپنی ہنر جنگ دکھا یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ اُسنے تلوار نیام سے لی چونکہ اندر بارگاہ کے یہ معرکہ تھا وہان کیونکر نیزہ وغیرہ چلنا اُسنے تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ درّہ کوہ سے اژدر نکل آیا نیام کا منھ جو وا رہ گیا یہ ثابت ہوتا تھا کہ غار اژدر ہی ادھر اُس شقی نے تیغہ علم کرکے اور یہ کہکر کہ او خداپرست و پسر حمزہ خبردار ہو جاہین وار کرتا ہون یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا علمشاہ نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون وار کر یہ کہنا تھا کہ اجلال نے سر پر تیغے کا وار کیا اسطرح حواس شاہزادے کے رہے کہ سپر تک کو بھی چہرے کی پناہ نہ کیا اُسی طور سے کھڑے رہے مگر نگاہ تلوار سے لڑی رہی جیسے تلوار قریب سر آئی چمکی جو دی تلوار پٹ پڑی پنجہ یلی دراز کرکے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا نامرد کے قبضے پر قبضہ کیا اُسنے قصد کیا کہ تلوار کو چھوڑا لون اب کب چھوٹتی ہی کہین شیر کے پنجے سے شکار بھی رہا ہوتا ہی وہ زور کرتا رہا انھون نے ہاتھ مرور کر تلوار چھین لی یہ معرکہ دیکھکر سب دنگ ہوگئے ہر ایک کہنے لگا کہ اس خداپرست نے تین سومن کا تیغہ اجلال کے ہاتھ سے یون چھین لیا کہ جیسے کوئی طفل خوردسال کے ہاتھ سے چھری چھین لیتا ہی جیسا اِن لوگون کو سنتے تھے اُس سے زیادہ پایا حواس تو دیکھو کہ اِسقدر تو دشمن مین اُنھین یون بلاخوف وخطر لڑرہے ہین سپر تک کو نہ اُٹھایا اور تلوار چھین لی عنطاق کے تو حواس جاتے رہے دل مین کہتا ہی کہ کیا غضب کیا تو نے کہ اِس جوان کو بارگاہ مین طلب کیا اپنی راہ جاتا تھا جانے دیا ہوتا ادھر عنطاق تو یہ خیال کررہا ہی اِسکا ایک

ہی کہ نام اسکا بے شنگ خنجر زن ہی دوسوا اسکے شاگرد ہین یہ اسوقت بارگاہ مین نہ تھا جنگل کی سیر کر رہا تھا کہ بے شنگ خنجر زن کے کان مین شور و غل کی صدا پہونچی کہ لشکر مین کچھ غوغا ہو رہا ہی یہ وہان سے شور و غل سُنکے صرف اس خیال سے کہ چلکر دیکھو کہ یہ کیا غوغا ہی لشکر مین آیا یہان آکر تمام لشکر کو مسلح و مکمل گرد بارگاہ کے صف بستہ پایا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی اُنھون نے سب ابتدا سے حال بیان کیا بے شنگ خنجر زن بارگاہ مین آیا دیکھا کہ بادشاہ خنجر لیے بارگاہ مین کھڑا ہوا ہی اور گرد سردار ہین اور کچھ سردار ایک طرف کھڑے ہوے ہین اور دس بارہ ایوان بارگاہ مین مثل طیفور وغیرہ کے پڑے ہوے ہین اور ایک جوان آفتاب مثال تیغ بکف کھڑا ہوا ہی اور اجلال اُسکے مقابلے مین ہی مگر سب سردارون و بادشاہ کا یہ حال ہی کہ مثل بید کے کانپ رہے ہین بے شنگ خنجر زن نے سامنے بادشاہ کے آکر بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یہ کیا معرکہ ہی کچھ ارشاد تو فرمایے عنطاق کج کلاہ نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون یہ میری حماقت ہی اے بے شنگ مین بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ ایک مسافر کسی طرف سے ادھر آتا ہی کیا جوان ہی اور ایک قمری بھی اوسکے پاس تھی مین نے صرف اس خیال سے اپنے پاس طلب کیا کہ اگر اس لایق ہو کہ لشکر مین نوکر رکھون اور وہ بھی نوکری کرے تو ملازم کر لون یا کچھ زاد راہ دیکر رخصت کرون کیونکہ مین بادشاہ ہون اور بادشاہون کو زیبا ہی کہ ہر ایک کی خبرگیری کرین بس مین نے اُن ہرکارون کے ذریعے سے طلب کیا یہ جوان میری بارگاہ مین آیا مین نے جو صورت دیکھی بہت لایق پایا عزت سے بٹھایا ہم کلام ہوا اُسنے بہت فصاحت سے کلام کیا ایک قمری اسکے پاس تھی وہ بہت خوبصورت تھی میری پسند آئی مین نے اس سے طلب کی اسنے انکار کیا میرے اسکے باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک باز آیا اندر بارگاہ کے اور اُس قمری کو لے گیا اسکے ہاتھ پر سے یہ جوان اُسکے عقب مین گیا پرند تھا قمری کو لیکر اُڑ گیا یہ بیرون بارگاہ تک گیا مگر وہ باز ہاتھ نہ آیا یہ جوان جو کہ اب معلوم ہوا کہ خداپرست ہی اور پسر حمزہ عرب ہی پھر بارگاہ مین آیا اور مجھ سے قمری طلب کی مین نے انکار کیا بظاہر تو یہ ہوشیار اور لایق معلوم ہوتا تھا مگر عجب احمق نکلا میرے انکار کرنے سے برہم ہو گیا کلام سخت کرنے لگا مجھکو بھی غصہ آیا نوبت تکرار پہونچی یہ مجھکو نہ معلوم تھا کہ یہ خداپرست ہی ورنہ مین

نہ طلب کرتا نہ اس سے آگاہ تھا کہ اسکی قمری کو باز لیجائیگا اسپر یہ فساد برپا ہوگا لیکن جب مجھکو غصہ آیا
مین نے سردارون سے کہا کہ اسکو بارگاہ سے نکالدو سردار اُٹھے اُسنے اُنکو قتل کیا دیکھو وہ لاشین
پڑی ہوئی ہین اب اجلال سے مقابلہ ہو رہا ہے میری طرف چلا تھا مین تخت پر سے کود کر بھاگ کر یہان
آکر کھڑا ہوا اب جو اِسنے نعرہ کیا اور اپنا نام ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے اور فرزند حمزہ ہے پس
مجھپر فرض ہوا کہ اسکو قتل کرون ای بے شنگ یہ جوان دیوانہ معلوم ہوتا ہے کہتا ہے کہ قمری منگادو یہ
باز سحر تھا جو کہ قمری کو لیگیا ورنہ مین سبکو قتل کرونگا کوئی بھی اس حماقت کی اصل ہے ایک مشت پر کے
لیے یہ فساد ہوا اور راتون کی جانین گئی ہین دیکھیے انجام اِسکا کیا ہوتا ہے بے سنگ نے عرض کی
کہ آپ پریشان نہون مین ابھی اسے عیاری کے ذریعے سے اسیر کیے لیتا ہون اِسکی اصل کیا ہے
یہ کہکر باہر بارگاہ کے آیا اور اپنے شاگردون سے سب حال کہا اور کہا کہ چلو کمندین لیکر چلین
اور کمندین مارکر اسیر کرلین سوا اس تدبیر کے دوسری کوئی تدبیر نہین ہے یہ یون نہ اسیر ہوگا
بلکہ سب کو قتل کرکے نکل جائیگا اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہ ہوگا کہ وہ اجلال سے لڑ رہا ہے
ہم تم سب عقب سے چلکر کمندین مارین اور پکڑ لین سب نے کہا کہ اُستاد اسے تو خوب ہے یہ سُنکے کہا
کہ چلو پس بے شنگ اپنے سب شاگردون کو لیکر عقب بارگاہ آیا اور سراچہ چاک کرکے اندر بارگاہ
کے آیا ہر ایک کے ہاتھ مین کمندین تھین ادھر علمشاہ اجلال سے لڑ رہے تھے پس پشت کی خبر نہ تھی
اُدھر سے بے شنگ مکار چلا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ خادم جو کہ رموز جادو بد اور عنطاق کا
نامہ لیکر عنطاق کے پاس اپنے مالک کے ہاتھ سے چلا تھا جس نامے مین قمری کے غائب
ہونے کا حال تھا اور رموز نے لکھا تھا کہ اگر وہ جوان کچھ سخت و سست کہے تو برداشت فرمائیگا
کیونکہ اُسکی قمری مین نے باز سحر کو بھیجکر منگالی ہے اسکے لیے وہ نامہ خادم لیکر چلا تھا قریب بارگاہ
آیا یہان یہ واقعہ نظر آیا کہ لشکر گرد بارگاہ صف بستہ کھڑا ہے ایک غل مچ رہا ہے کہ وہ مسافر مسلمان
نکلا اور فرزند حمزہ ہے اُسنے براے قمری آفت برپا کر رکھی ہے تمام بارگاہ کو تہ و بالا کردیا ہے کئی
سردار اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے ہین بادشاہ پریشان ہین وہ اگر باہر زندہ آئیگا تو ہم سب ملکر اُسکو
قتل کرینگے یہ جو اُس ملازم نے یہ تمام حال دریافت کیا سب نے حال بیان کیا جب یہ حال سُن چکا
یا تو بادشاہ کے پاس آیا تھا نامہ لیکر یا اُلٹا واپس چلا اپنے مالک کے پاس اس خیال سے کہ

اس حال سے آگاہ کرون وہان رموز جادو اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا اپنے خادم کا انتظار کر رہا تھا
سامنے قفس قمری کا رکھا ہوا تھا قمری اُسمین پھڑک رہی تھی مثل ابر نوبہار کے اُسکی آنکھون سے آنسو
جاری تھے مگر ناچار تھی کیا کر سکتی تھی صیاد کے بس مین تھی صیاد بھی بے رحم تھا کہ رموز کے بھی کان
مین کچھ شور و غل کی صدا آئی اب اسنے سر اُٹھا کر اور کان لگا کر سُنا کہ یہ صدا کدھر سے آ رہی ہے اسکو
معلوم ہوا کہ یہ صدا غل و شور کی لشکر مین ہے اسنے خیال کیا کہ میرا ملازم نامہ لیکر گیا ہے جب وہ آئے گا
تو حال معلوم ہو جائیگا یہ تصور کر کے قمری کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اے قمری نوا اسیر قفس کچھ کلام
کر اور چہکارنے لگا قمری اُسی طور سے خاموش بیٹھی ہوئی ہے اشک بہ رہے ہین جب قمری نے
کچھ جواب نہ دیا تو رموز نے کہا کہ مالک سے خوب کلام کرتی تھی اب یہ اپنے دل سے بھلا دے
کہ تو پھر اُسکے پاس جائیگی یہ امر اب غیر ممکن ہے اب تو کہان اور وہ کہان اسیر بھی قمری نے کچھ
جواب نہ دیا رموز قمری سے باتین کر رہا تھا کہ وہ خادم آ کر پہونچا حال اُسکا یہ تھا کہ بدحواس تھا
منھ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین رنگ فق تھا سانس پھولی ہوئی تھی ہانپ رہا تھا آتے ہی سامنے
رموز کے کھڑا ہو گیا رموز نے جو اُسکو اِس حال سے دیکھا یہ بھی حیران ہوا کہ یہ کیا اِسکی حالت ہے
گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا حال بنایا ہے کچھ حال تو بیان کر بھائی صاحب کو نامہ دے آیا اُنھون نے کیا
جواب دیا یہ شور و غل کیسا ہے تب اُسنے عرض کیا کہ حضور مین اندر بارگاہ کے جانے ہی نہ پایا
وہان تو بڑا غضب ہوا وہ مسافر مرد مسلمان پسر حمزہ نکلا قمری کے لیے اُسنے آفت برپا کر رکھی ہے اندر
بارگاہ کے ایک تلاطم مچا ہوا ہے کئی سرداروں کو اُسنے قتل کیا ہے تمام لشکر گرد بارگاہ کے مسلح
و مکمل کھڑا ہوا ہے مین نامہ کسکو دیتا ذرا چلیے تو کہین ایسا نہ ہو کہ وہ جوان سب کو قتل کر کے کہے کہ
آپ نے ایک قمری اُسکی لیکر غدر مچوا دیا ہے یہ جو اُسنے بیان کیا رموز کے حواس جاتے رہے
یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ہائین کہکر اُٹھ کھڑا ہوا قفس کو تو اُٹھا کر سقف خیمے مین لٹکا دیا اور اپنے
ملازمون سے کہا کہ بہت ہوشیار رہنا کسی کو اندر آنے نہ دینا مین بارگاہ مین ہو آؤن دیکھون
کہ وہان کیا معرکہ ہے یہ کہکر اور وہان سب کو چھوڑ کر پر پرواز پیدا کر کے چلا راوی بیان کرتا
ہے کہ اِسکا خیمہ تو اُس لشکر مین تھا مگر دور تھا یہ اُدھر سے چلا اب اِدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ
جب شاہزادے نے تلوار اجلال کے ہاتھ سے چھین لی اب تو اجلال بہت خفیف ہوا اور

خیال کیا کہ اس جوان نے ان سب کے روبرو میرے ہاتھ سے تلوار لے لی اور مین اسکا کچھ
نہ کرسکا بڑی غیرت کی بات ہے یہ تصور دل مین کرکے شاہزادے سے لپٹ پڑا اب باہم کشتی
ہونے لگی داؤن پیچ ہونے لگے سب دیکھ رہے ہین کہ جو بند وہ باندھتا ہے یہ جوان کھولدیتا
ہے کوئی پہر بھر کشتی ہوئی تھی کہ اب اجلال کا دم چڑھنے لگا سانس پھول گئی ادھر بے شنگ عیار
بھی قریب آکر پس پشت کھڑا ہو گیا مع اپنے شاگردون کے کشتی کا تماشا دیکھنے لگا یہ اسنے خیال
کیا کہ اگر اجلال نے اسے زیر کرلیا تو خیر ورنہ جب یہ اجلال کو زیر کریگا اور قصد اسکے ہلاک
کرنے کا کریگا اسوقت کمندین مار کر اسیر کرلین گے کیونکہ یہ تو غافل ہوگا عیار تو یہ اپنے دل
مین سوچ رہا ہے ادھر اجلال نے دونون بازو شاہزادے کے تھام کر اب جو زور کیا لیکر چلا
کوئی تین قدم یہ پیچھے ہٹے تھے کہ خیال آگیا اے علمشاہ کدھر جاتے ہو بس اُس مقام پر
لنگر قایم کیا اب جو اجلال زور کرتا ہے تو ذرا بھی حرکت نہین پاتا ہے اُس کوہ وقار کے لنگر
کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی یہانتک کہ تھک گیا کہنیون اور انگلیون سے خون جاری ہوا
آخر عاجز ہو کر ہٹ گیا علمشاہ نے فرمایا کہ تو زور کر چکا اپنے دل کی حسرت نکال چکا یہ نہ کہنا
کہ مین نے زور نہین کیا اگر ابھی اور کچھ آرزو باقی ہو تو نکال لے تاکہ کوئی حسرت باقی نہ رہے
اسنے جواب دیا کہ مین اپنے امکان بھر زور کر چکا اب تو اپنا زور کر علمشاہ نے فرمایا کہ اس
امر کا خیال رہے کہ تو کہہ چکا ہے کہ اگر پہاڑ بھی پھٹ کر گرے تو مین اپنے مقام سے نہ ہٹون اب
مین زور کرتا ہون ہوشیار ہو جا اسنے جواب دیا کہ ہوشیار ہون یہ سنکے شاہزادے نے
اسکے دونون بازو پکڑے اور سر سینے مین اڑا کر اب جو لیکر چلے تو وہ اسطور سے چلا کہ جیسے
ہوا کے زور سے پتہ اڑتا ہوا جاتا ہے کوئی دس بارہ قدم پر لا کر اب جو ہکا مارا دونون گھٹنے
آشنا زمین ہوے اسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قایم کردن حریف زبردست ہے بھلا کب لنگر قایم
کرنے دیتا ہے اسنے تو لنگر کے قایم کرنے کا قصد کیا تھا انھون نے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اور جگہ
سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر اب جو زور کیا پہلے ہی زور مین اُس کوہ پیکر کو سر سے بلند کرلیا اور گرد
سر چرخ دینا شروع کیا یہ واقعہ دیکھکر سب کے حواس جاتے رہے سب ششدر ہو کر رہگئے
اسکے دو بھائی تھے ایک کا نام کوہان کوہ سر دوسرے کا نام سوہان فیل پیکر تھا انھون نے

جو یہ واقعہ دیکھا کہ بھائی کو اس مرد خداپرست نے سر سے بلند کیا اور اب اسکا یہ قصد ہے کہ زمین پر مارے کہ تمام استخوان ریزہ ریزہ ہوجائین انکو تاب نہ رہی باہم یہ صلاح کرکے چلے کہ چلو بھائی کو اسکے ہاتھ سے بچائین اور ہم تم ملکر اسکو قتل کرین یہ مشورہ کرکے اور دونون برہنہ تلوارین علم کرکے علمشاہ کی طرف چلے اُدھر عیار نے قصد کیا تھا کہ کمندین مارکر اس جوان کو پکڑلین ان دونون نے اپنی بہادری اور جوانمردی کے غرہ مین اسکو منع کیا اشارے سے اس خیال سے کہ لوگ یہ طعن کرینگے کہ اسقدر سردار تھے اور ایک جوان کو اسیر نہ کرسکے عیار کے ذریعہ سے گرفتار کیا اُنکے منع کرنے سے عیار تھم رہا اور علمشاہ نے جو اُن دونون کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا یا تو چرخ دے رہے تھے یا اجلال کو زمین پر پھینکا اور جست کرکے اُسکے سینے پر سوار ہوے زانو سے دباکر کہا کہ حالا درشنا ختن پروردگار عالم چہ میگوئی اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا دین آبائی نہ ترک کرونگا اور سخت وسست کہنے لگا اب انکو کب تاب تھی فورًا اُسکے سینے پر سے اُٹھے اُسکے ایک پانوٗن کو دونون پانوٗن سے اپنے دبایا اور ایک کو دونون ہاتھون سے پکڑکر اب جو جھٹکا دیا مثل کرپاس کہنہ کے چیرڈالا دونون بھائی اسکے یہ کہتے ہوے چلے تھے کہ خبردار بے ادبی نہ کرنا ہم آتے ہین انھون نے ایک نہ سُنی چیرکر پھینکدیا اِسی عرصے مین ایک دہنی طرف تلوار لیکر آگیا دوسرا بائین طرف اور بھائی کی یہ حالت دیکھکر دونون کی آنکھون مین خون اُترآیا تمام دنیا سیاہ ہوگئی کچھ دکھائی نہ دیتا تھا جیسے شاہزادہ اسکو چیرکر سیدھا ہوا تھا اور اُٹھنے کا قصد کیا تھا کہ ایک نے دست راست کی طرف سے دوسرے نے دست چپ کی طرف سے وار کیا شاہزادہ تلوارون کی چمک کو دیکھکر جھجکا تھا کہ دونون کے وار سر پر پڑے دونون کی تلوارین سر مین درآئین زخم چوپارہ ہوا اگر کیا حواس سے تھے تلوارین کھا کر اب جو سنبھلے داستانہ جو مارا دونون تلوارین سر سے نکلگئین مگر چادر خون کی منھ پر آئی فورًا اوسکو رومال سے پاک کیا اور زخم سر کو خوب مضبوط پکڑکر فرمایا کہ او نامردون میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہو اُن دونون نے قصد کیا تھا کہ پھر وار کرین جب یہ شاہزادے نے کہا یہ دونون کانپ گئے ہاتھ رُک گئے شاہزادے نے پلٹ کر سو ہاتھ فیل پیکر پر تیغا

وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تیغہ قبضہ سر پر آکر چمکا سپر کو کاٹ کر خود پر آیا خود دو بلغہ کو تراشتا ہوا
کاسئہ سر مین در آیا تا دو ابرو پہونچا تھا اُنھون نے قصد کیا تھا جھٹکا دون کہ اسکا کام تمام ہو
اُدھر سے کوہان نے فرصت پاکر اپنا پھر وار کیا یہ تلوار پھر سر پر پڑی اسکے مرتبہ زخم کاری لگا
اُدھر زخم کو جو حرکت ہوئی اور ہاتھ کو جو تکان ہوئی وہ زخم بھی ہاتھ سے چھوٹ گیا اُدھر تو
اِنھون نے دانستہ مارا تیغہ تو اسکا یعنی کوہان کا سر سے نکلا اسکا جو ہاتھ رکا اُسنے بھی دشنا
مارا یعنی سوہان نے تلوار انکی بھی اُسکے سر سے نکلی چادر خون کی جاری ہوئی اُسپر غشی طاری
ہوئی وہ تو گرا ادھر یہ بھی قریب تھا گرین کہ خیال آگیا خون سر سے بہ رہا ہی فوراً رومال کو
پھاڑ کر سر کو دبا کر خوب مضبوط کسکر باندھا اور تلوار کو لیکر طرف کوہان کے چلے وہ دوسرا
وار کر کے ہٹ گیا تھا اِس خیال سے کہ یہ تین زخم کھا چکے تھے یہ زخم کاری لگا ہی اب فوراً
گر پڑینگے مین سر کاٹ لونگا وہ تو یہ سوچ رہا تھا اور یہ اپنے کو سنبھال کر اسکی طرف چلے
جاتے تھے خبردار خبردار کہکر تلوار کا وار کیا اسکا شانہ نشانہ ہوا انکا ان جو پہونچی وہ رومال
کی تھی زخم کھلگیا ہوا جو لگی زخم مین خون جاری ہوا چادر خون کی سر پر آئی یہ رومال سے
خون کو پونچھ رہے ہین اِس خیال سے کہ خون کو پاک کرلون تو پھر اسپر وار کرون یہ سب
حال دیکھکر کل لوگون کے حواس جاتے رہے ہر ایک خیال کرنے لگا کہ اِسکا اسیر ہونا بہت
دشوار ہی مجروح ہوے پر جب یہ حال ہی کہ اِسنے اُن دونون کو بھی مجروح کیا اپنا عوض لیا
حالت غفلت مین چوٹ کھائی ایسے بہادر کہین پیدا ہوتے ہین کون لڑسکتا ہی سردار تو
یہ خیال کر رہے ہین عنطاق دیکھ چکا تھا کہ عیار کمندین لیے ہوے کھڑے ہین کوہان
وغیرہ کے کہنے سے رُک گئے ہین ورنہ اسیر کر چکے ہوتے عنطاق نے بے شنگ سے
پکار کر کہا کہ تم اپنا کام کرو بے شنگ مع شاگردون کے کمندون کے حلقے درست کر کے
چلا ادھر شاہزادے نے اتنی مہلت جو پائی خون کو پاک کر کے پھر سر کو رومال سے کسکر
باندھا اور تلوار لیکر کوہان پر چلے کوہان کو کچھ نہ بن پڑا بھاگ کھڑا ہوا اور لشکر اُن سردارن
مین ملگیا یہ اُسی طور سے تلوار لیے ہوے اُن سردارون پہ چلے راوی بیان کرتا ہی کہ
یہ رعب و داب تھا باوجودیکہ مجروح ہو چکے تھے مگر کسی کا اب یہ ہوا و نہین پڑتا تھا کہ روکین

یہ تو اُدھر کو جاتے ہین جو اجل رسیدہ سامنے آیا اُسکو ہاتھ مارا دہ گرا یہ چلے ہی تھے کہ رموز جیا بالائے ہوا آکر پہونچا مین بیان کرچکا ہون یہ خبر پاکر چلا تھا یہان جو آیا تو اِسنے بلندی پر سے دیکھا کہ بادشاہ اور سب سردار تو ایک طرف کھڑے ہین اور وہ ہی جوان زخم کھائے ہوئے تلوار لیے ہوئے اُنکی طرف جاتا ہی اور ایک سمت اجلال کی لاش پڑی ہی اور ایکطرف سوہان پڑا ہوا ہی اور دس بارہ لاشین طیفور وسیفور وغیرہ کی پڑی ہین جوان مسافر تلوار لیے ہوئے بادشاہ اور سرداروں کی طرف جاتا ہی وہ سب خاموش کھڑے ہین اسکو یہ دیکھکر تاب نہ رہی اِسنے اُسی مقام پر سے سحر کرکے ماش کے دانے جو علمشاہ پر مارے اِنکے پانوُن زمین نے پکڑ لیے یہ سمجھے کہ اِسنے سحر کیا کہ ہاتھ سے تلوار گر پڑی اب جو اِسنے سحر کیا انپر غشی طاری ہوئی ایک تو خون کے نکلنے سے ضعف ہوچکا تھا دوسرے سحر کے سبب سے اور زیادہ غشی کی حالت ہوئی جھومنے لگے کہ عقب سے بے شنگ نے آکر مع شاگردون کے حلقہائے کمند مارے کہ یہ اُمین اُلجھکر زمین پر گر پڑے اِنکا گرنا تھا کہ سب سردار لینا لینا کہکر دوڑ پڑے اور اسیر کرلیا از روئے بلوے کے اِنکا اسیر ہونا تھا کہ اُسوقت غل مچگیا کہ وہ جوان اسیر ہوگیا سب نے ملکر پکڑ لیا یہ خبر جو باہر اہل لشکر کو معلوم ہوئی سب اُسیوقت اپنے مقام پر چلے آئے کمر کھولڈالی اِدھر شاہزادہ کو سبنے ملکر پکڑ لیا اور ہاتھون ہاتھ ایوان مین لائے یہ بسبب سحر کے بیہوش تھے انکو خبر نہ تھی کہ مجھپر کیا گذر رہی ہی جب یہ گرفتار ہوگئے تب عنطاق شاہ ایوان مین آیا تخت پر بیٹھا حکم دیا کہ لاشون کو اُٹھاکر بیرون بارگاہ لے جاؤ اور جو کہ مجروح ہین اُنکو شفاخانہ مین پہونچاؤ جو مارے گئے ہین اُنکے ورثا کو ہم اُنکی جان کے عوض مین بہت کچھ دینگے ذرا ہم اس جوان کے مقدمے سے فراغت پالین یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت وہ لاشین بیرون بارگاہ لائی گئین اُنکے ورثا موجود تھے اُنکے حوالے کی گئین وہ اُن لاشون کو لیکر شہر عنطاقیہ مین آئے اہل شہر نے جو دریافت کیا کہ یہ کیونکر مارے گئے اُنھون نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ اُس خداپرست کو بادشاہ نے اسیر کرلیا ایک مشت پر یہ فساد ہوا مگر خوب ہوا کہ ظاہر تو ہوا کہ یہ خداپرست ہی اور اسیر بھی ہوگیا نہ معلوم رہ جاتا تو کیا آفت برپا کرتا ای

بھائیون یہ جوان جو کہ اسیر ہوا ہی یہ پسر حمزہ ہی جو کہ صاحبقران کہلاتا ہی جسکے واقعات کی کتابین اور دفتر منشی تصدق حسین نے لکھکر ہم سب کو آگاہ کیا ہی اور جسکی جوانمردی اور جرأت کی شہرت ہی بہت بڑا خدا پرست ہی وہ اسیر ہوا ہی یہ بادشاہ کا اقبال تھا ورنہ یہ کسی کی قدرت تھی کہ اِن لوگون کو اسیر یا قتل کر سکے ابتو یہان شہر مین بھی ہر طرف یہی چرچا ہو رہا ہی وہ جو کوہان وسو ہان مجروح ہوے تھے اُنکو بھی لوگ لیکر شہر مین آئے اور شفا خانے مین داخل کیا اُنکا علاج ہونے لگا یہان جب سب لاشین اُٹھ گئین اور فرش وغیرہ بھی بدلا گیا دوسرا فرش کیا گیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے ہر ایک علمشاہ کی جوانمردی و بہادری کی تعریف کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ اگر بے شنگ یہ تدبیر نہ کرتا تو اِسکا اسیر ہونا مشکل تھا ابتو بے شنگ کی تعریف ہو رہی تھی بادشاہ نے بہت بڑا بھاری خلعت دیا تھا سامنے تخت کے فرش پر علمشاہ بیہوش پڑے ہوے تھے ابھی کچھ حکم عنطاق نے ندیا تھا کہ اُسکا بھائی رموز جادو آکر پہونچا بھائی کو سلام کیا اور برابر تخت کے اپنے مقام پر آکر بیٹھا کہ عنطاق نے اُسکی طرف منھ کر کے کہا کہ ای بھائی تم کہان تھے یہان تو بڑا معرکہ پڑا بندرہ سولہ سردار میرے مارے گئے میر اسپہ سالار کام آیا بڑا صدمہ ہی وہ جوان مسافر جسکے پاس قمری تھی خدا پرست نکلا یہ سب واقعہ اُسکے ہاتھ سے ہوا بے شنگ نے تدبیر سے اسیر کیا ورنہ اُسکا اسیر ہونا مشکل تھا یہان ایک مشت پر کے لیے میرے سردارون کی جان گئی اور میر اسپہ سالار مارا گیا نہ معلوم وہ باز کہان سے آیا تھا جو قمری کو لیگیا یہ سارا فساد اُس باز کا تھا اور اُسی کا جھگڑا کیا ہوا ہی یہ کہکر کل واقعہ اول سے آخر تک عنطاق نے بھائی سے بیان کیا اور کہا کہ دیکھو یہ سامنے وہ جوان گرفتار کیا ہوا پڑا ہی یہ سُنکر رموز جادو مسکرایا اور کہنے لگا کہ بھائی صاحب وہ جوان سچ کہتا تھا کہ باز سحر میری قمری کو لیگیا ہی جب آپ نے اُس سے قمری کو طلب کیا اور اُسنے انکار کیا مین نے دیکھا کہ آپ کی رغبت ہی اور یہ جوان قمری دیتا نہین ہی مین یہان سے اپنے مقام پر گیا اور ایک باز سحر کا تیار کیا اُسکو روانہ کیا وہ اُڑکر قمری کو لے گیا قمری میرے پاس قفس مین بند ہی مین نے آپکو رقعہ لکھا تھا تاکہ آپ آگاہ ہون اور اُسکو کچھ دیگر رخصت کرین یہان یہ فساد برپا ہوا میرا خادم جو آیا

اوسنے جو یہ واقعہ دیکھا وہ مع رقعہ کے واپس گیا اور مجھسے جاکر سب حال بیان کیا مین وہان سے
سحر کرکے اُڑا اور یہان اسوقت آکر پہونچا جبکہ وہ تلوار لیے ہوئے حالت زخمداری مین انکی
طرف چلا تھا مین نے جو یہ دیکھا سحر کیا کہ اُسکے پانؤن زمین نے پکڑ لیے طاقت کم ہوگئی تلوار
ہاتھ سے چھوٹ پڑی میرے سحر مین مبتلا ہوا غشی طاری ہوئی جھومنے لگا کہ بے شنگ نے
کمندین مار کر اسیر کرلیا یہ واقعہ گذرا جو مین نے بیان کیا وہ قمری موجود ہی خیر سردار مارے گئے
قمری تو ہاتھ آئی عنطاق نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ سب کارستانی آپکی تھی آپنے
یہ فساد برپا کرایا اگر ایسا ہی تھا تو جب قمری تمھارے پاس پہونچ گئی تھی تو چلے آتے
اور اسکو بھی سحر کرکے اسیر کرلیتے جیسے اب آکر اسیر کیا یہ کشت وخون کیون ہوتا رموز
نے جواب دیا کہ مجھکو اس حال کی خبر نہ تھی کہ یہ جوان قمری کے لیے اسقدر فساد برپا کریگا
خیر اجچہ گذشت گذشت عنطاق نے بے شنگ سے کہا کہ اِس جوان کو ہوشیار کردو
رموز نے جوابدیا کہ بھائی صاحب یہ بے شنگ کے ہوشیار کرنے سے ہوشیار نہوگا
جبتک کہ مین اسیرسے اپنا سحر دفع کرونگا عنطاق نے کہا کہ پھر سحر اُتار لو رموز نے جوابدیا
کہ آہنگرون کو طلب فرمائیے اور اِسکو مسلسل ومطوق فرمائیے مگر قید گران ہو ایسا نہو
کہ یہ توڑ ڈالے عنطاق نے جواب دیا کہ اگر مسلسل ومطوق نہ ہوگا تو کیا کریگا کیونکہ اِسمین
اسقدر طاقت بھی نہ ہوگی کہ اُٹھ سکے رموز نے کہا کہ یہ خیال نہ فرمائیے گا یہ ہوشیار
ہوتے ہی فساد برپا کریگا یہ لوگ بڑی آفت کے بنے ہوئے ہین خداوند نے ان مین
کوٹ کوٹ کر قوت بھردی ہی یہ جو رموز نے کہا عنطاق نے حکم دیا کہ آہنگرون کو حاضر
کرو اُسیوقت بموجب حکم عنطاق کے آہنگر حاضر ہوئے اشارہ کیا کہ اِس جوان کو قید
سخت وسلاسل مین اسیر کرو آہنگرون نے اُسیوقت چار سو من کی قید جسم علمشاہ پر آراستہ
کی عنطاق نے اپنے بھائی اور اہل دربار سے دریافت کیا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیے
اِسکو قتل کرون یا اسیر کرون جب یہ اچھا ہو جائے تو اِسکو سمجھا بجھا کر عجائب پرست کرون اور
اپنا ملازم کرون کیونکہ ایسے بہادر ممکن نہین ہوتے ہین سب نے ایک زبان ہوکر جوابدیا کہ
ہمارے نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ اِسکو قتل فرمائیے کیونکہ یہ خدا پرست ہی اور دشمن خداوندکا

اسیر رکھنا بیکار ہی اسلیے کہ یہ جو آپکا خیال ہو کہ جب یہ اچھا ہو جائے تو اِسکو عجائب پرست
کرون اور اپنا ملازم یہ محال ہی یہ وہ لوگ ہین کہ اگر انکے سر پر آرے بھی چل جائین گے تو یہ
دین اسلام کو نہ ترک کرینگے بس کیا ضرورت ہو کہ اسیر رکھا جائے دوسرے اسیر رکھے
جانے مین دو نقصان ہین اول تو یہ کہ جب یہ خبر اہل اسلام کو پہونچیگی تو سب کے سب
اسطرف آئین گے بڑے معرکے پڑینگے سپاہی تو لڑینگے کیونکہ یہ جبکہ پسر حمزہ ہی سب اسکے
لیے اپنی جان دینگے خیال تو فرمایئے کہ ایک خدا پرست نے تو یہ آفت برپا کر دی کہ کوئی
نہ قتل کر سکا نہ اسیر پھر اسقدر کثرت سے جب آئین گے تو کون مقابلہ کریگا سواے قتل
ہونے کے دوسری تدبیر نہ بن پڑیگی دوسرا نقصان یہ ہی کہ جب یہ خبر عیاران اسلام کو پہونچیگی
تو سب عیار اِدھر کو آئینگے اور عیاریان کرینگے اُن سب مین بہت بڑا عیار و مکار عمرو
ہی اگر وہ آگیا تو تمام شہر کو بھی لوٹ لیگا اور رہا بھی کر لیجائیگا صلاح یہ ہی کہ قتل فرمایئے
قید نہ رکھیے آیندہ جو راے حضور کی عنظاق نے جواب دیا کہ تم سب کی راے بہت
ٹھیک ہی اسیر رکھنے مین علاوہ ان نقصانات کے اور بھی بہت سے نقصان ہین کیا
ضرور ہی کہ ہم اپنے ملک مین خدا پرست کو اسیر رکھین مین نے پہلے ہی تجویز کر لیا تھا صرف
تم سب کی راے درکار تھی اگر تم لوگ یہ راے دیتے کہ اسیر رکھیے تو مین الخنین ولیلوت
سے ثابت کرتا کہ قتل کرنا بہتر ہی مگر قبل اسکے کہ مین اپنی راے ظاہر کرون تم سب نے میری
راے کے موافق راے دی مین بہت خوش ہوا اگر تم لوگ یہ بیان کرتے کہ جو کوئی اوہم
آئیگا آپ کے برادر رموز جادو سحر سے اسیر کر لین گے تو اسکا یہ جواب تھا کہ حمزہ جوان سبکا
صاحبقران ہی وہ مالک اسم باطل سحر ہی بس سحر بھی بیکار ہی اس خدا پرست کا قتل ہی ہونا بہتر ہی
یہ کہکر رموز سے کہا کہ اب سحر اُتار لو کیونکہ قید سخت مین مبتلا ہو چکا ہی رموز نے سحر اُتارا سحر کا
اُتارنا تھا کہ طلسم شاہ کو ہوش آگیا آنکھ کھولی تو دیکھا کہ عنظاق تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار
حاضر دربار ہین اسکا بھائی رموز بھی برابر اسکے تخت کے دنگل پر بیٹھا ہی اور اپنے کو طوق و
زنجیر مین اسیر پایا خیال کیا کہ تم تو ان سب سے لڑ رہے تھے عنظاق تمھارے خوف سے
تخت پر سے کود کر بھاگا تھا تمنے کئی سرداروں کو قتل کیا تھا مگر تمھارے ساتھ مکر کیا گیا تھا

غفلت مین بیدر وار کیے گئے اسکے سبب سے تم مجروح ہوئے تھے مگر تمنے اسکو بھی مجروح کیا تھا اور تلوار لیکر عنطاق کی طرف چلے تھے کہ راہ مین تمکو غش آنے لگا تھا شاید اُن لوگون نے غافل پاکر اسیر کر لیا خیر جو مرضی خداوند کریم کی وہ ہی حافظ ہو اگر قضا ہو تو کیا چارا ہی یہ خیال کرکے اور بل کرکے اُٹھے گو خون بہ جلنے کے سبب سے ضعف تھا مگر اس بل سے اُٹھے کہ سب کو یقین ہوا کہ قید کو توڑ ڈالا جب سنبھل کر بیٹھے تو پکار کر کہا کہ سلام میرا اُس شخص پر جو خدا کو واحد جانتا ہو اور لعنت کرتا ہو اور سب خداوندان باطل پر یہ جو علمشاہ نے کہا سب اہل دربار مین ایک شور ہوا کہ یہ جوان بڑا زبان آور و گستاخ ہو قید بھی ہو اور مجروح بھی ہو مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہو بقول کسے رسی جلگئی مگر اسکا بل نہ گیا علمشاہ نے یہ جواب دیا ای کافران پُردغا و ای نابکاران بے حیا کیسی رسی جلنا اور کیسا بل تم نہین جانتے کہ ہم لوگ موت سے خوف نہین کرتے ہین بلکہ موت کو حیات ابدی خیال کرتے ہین تم سب نے میرے ساتھ مکر و دغا کی اول تو مجھکو حالت غفلت مین جبکہ مین اجلال کو قتل کرکے اُٹھا تھا مجروح کیا دوسرے یہ فریب کیا کہ مجھکو غافل پاکر اسیر کر لیا جوانمردی و بہادری کے یہ معنی ہین کہ یکہ و تنہا لڑکے اسیر یا قتل کرتے تو مین جانتا خیر اب تو تمھارے بس مین ہون اگر میری قضا آئی ہو تو مین راضی ہون اسکی رضا پر اور اگر میری قضا نہین ہی تو مجھکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہو تمھاری کیا اصل ہو میرا خدا خود حافظ و نگہبان ہو اگر مین زندہ بچا اور رہا ہو گیا تو دیکھ لینا اسکا عوض کیسا لیتا ہون بدون اس ملک کو اسلام آباد کیے ہوے اور اپنی قمری بیلے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا کل اہل شہر کو تہ تیغ کرونگا یہ سنکر عنطاق نے جواب دیا کہ او خدا پرست خاموش رہ کیا بیہودہ بکتا ہو اب اپنے دل سے اس خیال کو دور کر کہ تو زندہ بچے گا اور رہا ہو گا مین تجھکو قتل کرونگا اس حال سے کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائینگے اور مجھکو رحم نہ آئیگا تو نے میرے کلیجے پر وہ داغ دیے ہین اور میرے اُن سرداروں کو قتل کیا ہو کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا میرے سامنے تو نے خداے نادیدہ کا نام لیا ہمارے مذہب مین خدا پرست کا قتل کرنا ثواب ہو اگر ایک خدا پرست کو قتل کیا تو گویا خدمت خداونی بجا لائے پس ہم ایسے ثواب کو کب چھوڑتے ہین ضرور یہ ثواب لین گے اور یہ جو تو نے کہا کہ مجھکو مکر و دغا سے اسیر کیا اسکا جواب یہ ہو کہ سپاہی کے چھتیس ۳۶ فن ہین جس فن سے چاہا اسیر کر لیا

ہان اب تیری جان اِن صورتون سے بچتی نظر آتی ہی کہ اول تو میری اطاعت کر دوسرے دین
اسلام ترک کر خداوند عجائب نگار کو سجدہ کر اور قمری کے خیال سے دست بردار ہو قمری مجھکو دے
اگر تو اِن صورتون کو قبول کریگا تو مین تجھکو رہا کر دونگا تیرا علاج کرونگا بعد اچھے ہونے کے
تجھکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اور تیرا بڑا مرتبہ کرونگا علمشاہ نے برہم ہو کر فرمایا کہ او کافر خام
نطفۂ حرام کیا بیہودہ بکتا ہی کیا کرون ناچار ہون ورنہ اس گفتگو کی سزا دیتا گو مجروح ہون اور بکثرت
میرے جسم سے خون نکل چکا ہی مگر اس حالت مین بھی تم سب کے لیے کافی ہون تو میرا کیا بڑا مرتبہ کریگا
لاکھ لاکھ لعنت ہی تیرے خدا پر وہ بھی کوئی بچہ شیطان ولد الحرام ہوگا اب ایسے کلمے زبان پر نہ لانا
مین ایسے نامردون کی اطاعت نہین کرتا ہون جو ایک تن تنہا کے خوف سے تخت پر سے کود کر
بھاگے اور سردارون مین جا کر پوشیدہ ہو رہے قمری کا معاملہ اگر مین زندہ ہون تو قمری تیرے
باپ سے لونگا تیری کیا اصل ہی مین پہلے ہی کہہ چکا ہون اگر میری موت آئی ہی تو کوئی خوف نہین
بموجب شعر شعر سر نپیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سرِ من یا نصیب ٭ موت سے کیا خوف ہم وہ
لوگ نہین ہین کہ موت کے خوف سے دین اسلام کو ترک کرین اور کافر کی اطاعت کرین ہم
اِس راہ مین مرنے کو ثواب جانتے ہین اور زندگی سے اِس موت کو بہتر خیال کرتے ہین
اگر قضا نہین ہی تو تو کیا ہی اگر تمام دنیا ایک ہو کر میرے مار ڈالنے کا قصد کریگی تو میرا ایک
موے تن بھی نہ کم ہوگا بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نہ برد رگے تا نہ خواہد خداے ٭
تو شوق سے اپنے دل کی حسرت نکال لے میرے قتل کا حکم دے کیون غصہ کرتا ہی مجھے اور
کسی امر کی امید نہ رکھ یہ جو فرمایا عنطاق نے کہا معلوم ہوگیا کہ تیری قضا ہی خیر اسوقت تو نہین
کل تجھکو قتل کرونگا سب اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کرونگا انکے سامنے قتل کرونگا کہ دوسرونکو
عبرت ہو پھر کوئی ایسی حرکت نہ کرے کہ ایک مشت پر کے لیے بادشاہ سے تکرار کرے دوسرے
سب کو معلوم ہو کہ یہ مرد خدا پرست ہی اور پسر حمزہ ہی سب تیرے حال سے آگاہ ہون اور تاکہ
اور خدا پرستون کو خیال ہو کہ جو ادھر کو جائیگا مارا جائیگا علمشاہ نے فرمایا کہ تجھکو قتل کا اختیار
ہی چاہے آج قتل کر چاہے کل یہ تو یہ فرما کر خاموش ہو رہے عنطاق نے داروغۂ زندان کو
طلب کیا اور حکم دیا کہ اس قیدی کو لیجاؤ اور قید کرو مگر بڑی حفاظت کرنا پہرہ چوکی زبردست

مقرر کرنا کیونکہ اسکے ہوا خواہ بہت ہین وہ سب آجینگے اسکو کھانا پانی کچھ نہ دینا داروغہ یہ حکم سنکے سلام
بجا لایا اور سرا زنجیر کا پکڑ کر کہنے لگا کہ او قیدی چل علمشاہ نے خیال فرمایا کہ کیا ضرورت ہے ان لوگونکو
پریشان کرو نظر بخدا رکھو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اسکے ساتھ چلے جاؤ یہ تصور فرما کر
اُٹھے وہ انکو لیکر بیرون بارگاہ آیا ادھر عنظاق نے حکم دیا کہ تمام دیہات و قصبات و شہر و صحرا مین
مشتہر کیا جائے کہ جسکو قتل کا تماشا دیکھنا ہو وہ کل صبح کو یہان آئے ہم اُس مسافر کو قتل کرینگے
کہ جسنے ایک مشت پر کے لیے گستاخی کی اور ہمارے کئی سردارون کو قتل کیا اور اب جو دریافت
کیا تو وہ مسلمان نکلا پس اُسکا قتل ہمپر اور بھی واجب و لازم ہوا پس سب آکر شریک ہون اور
یہ بھی دیکھ لین کہ جو ایسی گستاخی کریگا اُسکو یہ سزا دیجائیگی پس بموجب حکم عنظاق ہر مقام پر ڈھنڈھورا
پٹا سب کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر مقام پر چرچا ہونے لگا کہ کل چلکے ہم بھی تماشہ دیکھینگے
ہر ایک اپنا بند و بست کرنے لگا ادھر بعد حکم دینے کے عنظاق نے دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے رموز اپنے خیمے مین آیا دیکھا کہ قفس قمری کا لٹکا ہوا ہے مگر قمری
سر جھکائے بیٹھی ہے گنگا جمنی کلھیان رکھی ہین اُنمین دانہ پانی بھرا ہے اسنے دیکھا کہ قمری نے دانہ پانی
کچھ نہ کھایا سب سابق دستور رکھا ہے اسنے قفس سامنے رکھ لیا باتین کرنے لگا مگر خاموش قمری
بیٹھی ہے یہ تو یہان اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا ہے عنظاق اپنے خیمۂ خاص مین ہے اس انتظار مین
کہ یہ دن و رات تمام ہو تو بوقت سحر اُس خدا پرست یعنی حمزہ کو قتل کرون اور سب لوگ
کل کا انتظار کر رہے ہین انکو تو انتظار مین رکھا جاتا ہے علمشاہ کا حال تحریر ہوتا ہے کہ داروغہ
زندان علمشاہ کو لیکر داخل شہر ہوا اور لاکر خاص زندان خانۂ شاہی مین قید کیا اور دس ہزار
سوار جرار برائے پاسبانی مقرر کیے اور خود بھی اسی مقام پر قیام کیا اور سوار و پیادون کا
ایک افسر مہیب زبردست تخوت شیر صورت وہ در زندان پر دنگل اپنا بچھا کر بیٹھا اور سب
سوار و پیادے گرد زندان اُترے پہرے چوکی کا بند و بست ایسا ہوا کہ پرندے کا بھی وہان
گذر نہ تھا بقول کسے پتہ کھڑکا بندہ سرکا ذرا بھی آہٹ ہوئی سب نے تلوارین اٹھالین اور
حیران ہو کر دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے علمشاہ زندانخانے مین زانو پر سر رکھے قمری کی یاد مین
رو رہے ہین دل سے فرماتے ہین کہ اِس صحرا مین آکر کس بلا مین مبتلا ہوا اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ

یہ آفت نازل ہوگی تو میں کبھی ادھر نہ آتا جو خیال مجھکو تھا کہ عورت کے ہمراہ ہونے مین بڑی خرابی ہو اسی سبب سے مین نے ملکہ سے کہا تھا کہ تم چلی جاؤ ملکہ نے نہ مانا اپنے کو بھی بلا مین مبتلا کیا اور مجھکو بھی تمری حالت انسانی سے جامہ حیوانی مین آئی میری جدائی نہ گوارا کی مگر اُسپر بھی جدائی نصیب ہوئی نہ معلوم اُس حریق آتش فراق پر کیا گذری اور کیا حال ہو اور وہ کہان ہو وہ باز کہان لیگیا کون ایسا دشمن تھا کہ جو باز بنکر لیگیا اِس اپنی حرکت سے باز نہ آیا بڑا دغا باز تھا اب دیکھیے اُس سے ملاقات بھی نصیب ہوتی ہو یا نہین یہ جو خیال کیا اور کچھ دل گھبرایا بے اختیار خیال ملکہ مین یہ شعر عاشقانہ پڑھنے لگے

نظم

نہین ہو سن وقت بجوش مستی قند خندہ ہو کچھ حیا کر ۔ بتون کا بندہ رہیگا کبتک خدا خدا کر خدا خدا کر
یہ کیسی نیند آگئی الٰہی مسافران رہ عدم کو ۔ کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم انکو جگا جگا کر
کہان سلیمان کہان سکندر کہان ہی جم اور کہان ہی دارا ۔ یہ سب کے سب خاک کے تھے پتلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر
ہمیشہ یہ بیدار دیو نے نہ دی اگرچہ نیند اب اچٹ گئی ہو ۔ تصور اسکے مین سو رہو تم بغل کے تکیے گلے لگا کر

یہ چند شعر ورد زبان ہین اور کچھ غزل کے شعر پڑھ رہے ہین ملکہ کی خیالی تصویر آنکھون کے سامنے پھر رہی ہو مگر مجبور قید مین بیٹھے ہوے ہین کبھی شکوہ فلک ناہنجار کا کرتے ہین کبھی شاکی زمانہ غدار کے ہوتے ہین یہ تو اِس حال مین مبتلا ہین انکو اِسی حال مین مبتلا رکھا جاتا ہو آیندہ انکا حال تحریر ہوگا اب کچھ دوسرا حال تحریر ہوتا ہو ناظرین اُسکو ملاحظہ فرمائین اب دو کلمہ حال تجیر دیوانہ کے ملاحظہ فرمایئے راوی بیان کرتا ہو کہ عنطاق کی ایک بہن ہو اُسکی شادی ہوگئی ہو اُسکا ایک لڑکا بہت حسین وخوبصورت ہو حسن وجمال مین کوئی اُسکا ہم پلہ نہین ہو مگر دیوانہ ہوگیا تھا اِسوجہ سے اُسکا نام تجیر دیوانہ رکھا بڑا زبردست وبہادر ہو اُسکے مثل کوئی اُس جوار بھر مین نہین ہو سب اوسکے ہاتھ سے زک اُٹھا چکے وہ اپنے مان وباپ سے جدا ہوکر ایک صحرا مین آکر قیام پذیر ہوا وہ صحرا قریب شہر عنطاقیہ کے ہو اُسنے اُس صحرا کو اپنے رہنے کے لایق درست کیا ہو ایک چھوٹا سا قلعہ بنایا ہو اُسکو آراستہ کیا ہو پندرہ سولہ ہزار دیو اُسکے ماتحت ہین یہ اُن سبکا افسر ہو اِسنے اُن سب کو زیر کیا ہو وہ اِسکی اطاعت کرتے ہین اسکا سن سولہ سترہ برس کا ہو جب سے اِسنے یہان آکر قلعہ بنایا ہو تب سے ماموں کے پاس آیا کرتا تھا بلکہ دربار مین بھی حاضر رہتا تھا عنطاق

بھی اُس سے بہت محبت کرتا تھا یون تو گاہے گاہے آتا تھا مگر بسبب قریب رہنے کے ہر وقت
آتا تھا بکثرت آنیکے سبب سے عنطاق اُسکو بہت عزیز رکھتا تھا چنانچہ اب کچھ دنون سے وہ ماموں سے
اپنے خفا ہو گیا تھا آنا جانا بھی ترک کر دیا تھا بہت بہت عنطاق نے طلب کیا اُسنے انکار کیا خود
عنطاق لینے کو گیا اُسپر بھی نہ آیا اُسکو کچھ مامون کی پروا نہین ہو وہ ایسا بہادر اور جری ہو کہ وہ
عنطاق کے لشکر و سرداروں کی حقیقت نہین جانتا ہو سب اُس سے خوف کرتے ہین ایک تو
وہ بہادر ہو دوسرے دیوانہ ہو راوی بیان کرتا ہو کہ مامون سے خفا ہونے کا سبب یہ ہو کہ
عنطاق کج کلاہ کی ایک دختر ہو کہ وہ اپنا حسن و جمال مین مثل و نظیر نہین رکھتی ہو اگر اُسکو ماہ
آسمان حسن و جمال کہیے تو زیبا ہو یا بلقیس ثانی یا زہرۂ فلک کہیے تو زیبا ہو عارض مثل گل تر
کے لب مثل برگ گل سرخ کے صراحی دار گردن مثل بدر کامل کے روشن زلفین دل عشاق کی
اسیر کرنے والی ابرو خمدار دندان گوہر آبدار سینہ پر جوبن کا ابھار سینہ تختۂ بلور کے مانند بازو
ساعد رشک وہ ساعد حور و پری ٹانگین قصر حسن کے ستون حنائے کف پا سے ماہتاب خجل
ہوتا تھا ہر ایک اُنگلی شمع کی لو قصہ مختصر بہت حسین تھی اُسکا نام ملکہ ماہ عنطاقی تھا واقعی اسم
بامسمےٰ ہو یعنی اُسپر یہ دیوانہ ہو عنطاق شاہ کا بھانجہ عاشق ہوا وہ حور بھی اسپر مائل ہوئی باہم راز
نیاز کی باتین ہونے لگین یہ گھر مین بھی آتا جاتا تھا اس سے کوئی پردہ نہ تھا خوب باہم ملکر بیٹھتے
تھے ایک دن خود دیوانے نے اپنے مامون عنطاق سے اس امر کی خواہش کی کہ اپنی دختر کی
شادی میرے ہمراہ کر دیجیے مجھکو اپنی غلامی مین قبول فرمایئے عنطاق چونکہ دیوانے سے اُلفت
دلی رکھتا تھا انکار نہ کیا کہا کہ کل جواب دونگا دیوانہ خاموش ہو رہا وہان سے اپنے مقام پر چلا
جب عنطاق دربار برخاست کر کے محل مین گیا زوجہ سے اس امر مین مشورہ کیا اُسنے انکار کیا
بادشاہ نے سبب انکار دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ وہ دیوانہ ہو گو تمھارا بھانجہ ہو تو ہو مگر دیوانہ
ہو میری لڑکی آفت مین مبتلا ہو جائیگی دیوانے کے ساتھ کیونکر بسر کریگی ہر وقت کی کوفت ہوگی ایسا
نہ ہو کہ کوفت مین مر جائے سوائے اِسکے کوئی اور لڑکی بھی نہین اور نہ کوئی لڑکا ہو کہ جس کے
سبب سے غم غلط ہوگا دیدہ و دانستہ ایسا امر کرنا زیبا نہین ہو کوئی دیکھ بھال کر جیتی مکھی نہین کھاتا
بادشاہ کو اُسکا کہنا پسند آیا وقت شب وزیرون امیرون مشیرون کو طلب کیا اُسنے اس امر کا مشورہ لیا

اور دیوانہ کا پیام کہ سنایا اور اپنا ملکہ سے کہنا یعنی اپنی زوجہ سے اور اسکا انکار کرنا اپنا سبب دریافت
کرنا اسکا سبب بیان کرنا سب بیان کیا اور کہا کہ تمھاری کیا راے ہی ہر ایک نے ملکہ کی راے کی
تصدیق کی اور بادشاہ سے کہا کہ دیوانے کو جواب دیجیے دوسرے دن جب دیوانہ آیا اور اپنے
مامون سے اپنے سوال کا جواب طلب کیا تو بادشاہ نے صاف انکار کیا اور کہا کہ یہ امر غیر ممکن
ہی چونکہ یہ تو اسکی الفت مین مبتلا تھا اور اسپر مرتا تھا جان دیتا تھا اور وہ اسپر یہ سنکر خاموش
ہو رہا برابر آئے گیا جب پھر زیادہ آتش فراق نے ستایا تو پھر اسنے مامون سے سوال کیا
عنطاق نے پھر انکار کیا اسی طور سے کئی مرتبہ ہوا مگر ادھر سے انکار رہا یہ امر اسکو بہت ناگوار
ہوا یہ اپنے قلعے مین رہا اس خیال سے کہ لشکر جمع کرلون تو مامون سے مقابلہ کرون اور جنگ و
پیکار کرکے اپنی معشوقہ کو مامون سے لون گو ممکن ہی کہ مین اکیلا تمام لشکر و سرداروں پر کافی
ہون مگر فساد کا ہونا بھی ضرور ہی یہ اسدن سے مامون کے پاس نگیا بلکہ فوج کی بھرتی بھی شروع
کردی تھی یہ صرف اس امر کا منتظر تھا کہ میرے پاس ایک لاکھ سپاہ ہوجائے اور مین اپنی کل سپاہ
کو قواعد جنگ سے آگاہ کرلون تو پھر مامون پر لشکرکشی کرون خواہ اسکو قتل کرکے خواہ اسیر کرکے
اپنی معشوقہ پر قبضہ کرون اور اسکے وصل سے کامیاب ہون بدون اسکے معشوقہ ہاتھ نہ آئیگی
یہ خیال کرکے اسنے فوج کی بھرتی شروع کردی اسکے مامون نے اسکو طلب کیا اور خود لینے آیا یہ نہ گیا
عنطاق خاموش ہو کر بیٹھ رہا کسی قسم کا خوف اسے نہ تھا صرف دو ایک خیال سے ایک تو یہ
کہ بھانجہ ہی دوسرے یہ کہ دیوانہ ہی یہ کیا کرسکتا ہی تیسرے یہ کہ کچھ مال و دولت نہین رکھتا ہی کہ لشکر
و سپاہ نوکر رکھکے مقابلہ کریگا یہ سب امرون کی سبب سے عنطاق اسکی طرف سے بے خوف
تھا دیوانہ بھرتی سپاہ کی کررہا تھا کہ یہ بیٹھا ہوا تھا اسوقت ملکہ کی تصویر اسکے سامنے رکھی ہوئی
تھی اسکو مخاطب کرکے باتین کررہا تھا اور آہین سرد بھر رہا تھا کبھی شعر پڑھتا تھا کبھی روتا تھا
کہ کیون اے فلک تو یہ باہم تفرقہ ڈالے رہیگا ہم عاشق و معشوق کو ایک مقام پر نہ بیٹھنے دیگا
کبھی کہتا تھا کہ اے ملکہ وہ دن کب آئیگا کہ مین اور تم دونون ایک جا ہو کر بیٹھین اور مین تمھارے
شربت وصل سے سیراب ہون کبھی اس تصویر کے بیقرار ہو کر بوسے لیتا اسکا یہ رنگ تھا
سامنے صحراے سبزہ زار تھا ہر رنگ کے درخت لگے ہوے تھے سبزہ روئیدہ تھا یہ پرا عجیب

بیٹھا ہوا ان حرکتون مین مصروف تھا کہ جو کہ مین نے تحریر کی ہین کہ یکایک اسکے کان مین ڈھنڈھورے کی صدا آئی کہ اسنے سر اُٹھا کر طرف صحرا کے دیکھا دیکھا کہ ایک شخص گلے مین ڈھول ڈالے ہوے کچھ پکار کر کہتا ہی اور ڈھول پر چوب لگاتا ہی یہ جو اسنے دیکھا خیال کیا کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کیسا ڈھنڈھورا ہی جو پٹتا ہی اسنے آواز دی کہ کوئی حاضر ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسکا حکم ہی کہ ہمارے پاس بدون ہمارے طلب کیے کوئی نہ آئے پس سب ملازم وغیر ملازم جہان یہ بیٹھتا ہی اُس کمرے کی بارہ دری کے باہر منتظر اسکی آواز کے کھڑے رہتے ہین جہان پکارا حاضر حاضر کہکر دوڑ پڑے جو حکم دیا اسکو فوراً بجا لائے پس اُسی طریقے کے موافق لوگ کھڑے ہین جیسے دیوانہ نے کہا کہ کوئی حاضر ہی چند خدمتگار و غلام حاضر حاضر کہکر اندر آئے سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہی دیوانے نے فرمایا کہ دیکھو وہ سامنے ڈھنڈھوریا ڈھنڈھورا پیٹتا ہوا چلا جاتا ہی اسکو بلا لاؤ مین دریافت کرونگا کہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتا ہی اُنھون نے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر برآمدہ پر آئے اُنھون نے قصد کیا تھا کہ آواز دین کہ وہ خود قریب آیا اور اسنے آواز لگا کر ڈھول پر چوب لگائی جب وہ چوب لگا چکا اُسوقت اِسنے اُسکو آواز دی کہ ذرا میان جی یہان آؤ ہمارے آقا تمکو طلب فرماتے ہین کچھ دریافت کرینگے ہر ادنیٰ و اعلیٰ اِس حال سے آگاہ ہی کہ اس قلعے مین بادشاہ کا بھانجہ رہتا ہی اور سب اُسکے ملازمون کو پہچانتے ہین جیسے اِسنے پکارا وہ ڈھنڈھوریا بلا عذر زیر قلعہ آیا دیوانے کو جھک کر سلام کیا دعا دی دیوانے نے دریافت کیا کہ یہ کیسا ڈھنڈھورا پیٹتے ہو کس امر کی اہل شہر کو خبر دیتے ہو وہ کون ایسا تھا جو امر واقع ہوا ہی تب ڈھنڈھوریے نے عرض کیا کہ بادشاہ کا حکم ہی کل ایک خداپرست کو قتل فرمائینگے وہ کسی طرف سے اِدھر آگیا تھا اُسنے کئی سردارون کو قتل کیا خیر خود بھی اسیر ہوا اب وہ کل قتل ہوگا اُسکے قتل کی خبر دیتا پھرتا ہون تاکہ جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ فلان مقام پر کل صبح کو آئے اور قتل خداپرست کا تماشا دیکھے دیوانے نے کہا کہ اُس سے خطا کیا سرزد ہوئی جو قتل کیا جاتا ہی اور اُسکا نام کیا ہی تب اُسنے جواب دیا کہ بہت بڑی خطا تو یہ ہی کہ خداپرست ہی دوسرے اُسنے ایک مشت پر کے لیے بادشاہ کو بہت سخت و سست کہا کہ جس سے نوبت کشت و خون کی پہونچی یہ کہکر اُسنے کل حال قمری کا اور اُسکو باز کے لیجانے کا اور باہم تکرار ہونے کا بیان کیا اور

عرض کیا کہ اس جوان کا نام علمشاہ رومی ہے اور پسر رشید حمزۂ صاحبقران ہے یہ سُنکے دیوانے نے
اُسکو رخصت کیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ صبح کو ہم بھی براے سیر قتل خدا پرست جائین گے
سواری طیار رہے وہ ملازم بہت خوب کہکر باہر چلے آئے یہان اسکو پھر تصور ملکہ کا بندھا
اُسی عالم مین خیال آیا کہ ای تجخیر یہ لوگ یعنی خدا پرست سُنا جاتا ہے کہ بڑے بہادر اور دلاور ہوتے
ہین اِنسے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہے اِنھون نے لاکھون ملک غارت کر ڈالے ہزارون طلسم
فتح کیے دوسرے ہر ایک کی مشکل و آفت مین مدد کرتے ہین جو جسنے کہا کہ یہ کام ہمارا کر دیجیے
اُنھین کوشش کرکے پورا کیا سُنا گیا ہے کہ ہزارون عاشقون کو معشوقون سے ملایا ہزارون
کی مراد پوری کی خصوصًا جو اُنپر احسان کرتا ہے اُسکے اجراے کار مین بہت کوشش کرتے ہین ای
تجخیر یہ خدا پرست تیری قسمت سے یہان آیا ہے تو اسکو کسی تدبیر سے رہا کرکے یہان لا اور اُس سے
اپنا درد دل بیان کر یقین ہے کہ وہ عنطاق کو شکست دیکر تیری معشوقہ کو لا دیگا بدون اُسکے
کوشش کیے تو اپنے مطلب سے کامیاب نہ ہوگا اِس امر کو زمانہ درکار ہے کہ فوج جمع ہوے
اور دونون جنگ سے باہر ہوے اُسوقت لشکر کشی کیجاے اِسکو ایک مدت چاہیے
نہ معلوم مین جبتک فراق معشوق مین زندہ بچون یا نہ بچون اور اسوقت بہت جلد تو اپنے
کام سے بہرہ مند ہوتا ہے ہان اِس خدا پرست کا اقرار کر لیتا ہے پھر چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے
یہ میری معشوقہ کو ضرور مجھے دلا دیگا کیونکہ سُنا گیا ہے کہ یہ لوگ اپنے قول کے پابند بہت ہین
جس امر کا اقرار کرتے ہین پھر بدون اُسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے بس تو وہ تدبیر کر کہ
اس خدا پرست کو کسی تدبیر سے رہا کر یہ قید سے نکلکر آفت کر دیگا رہا ایک امر وہ اس بات کو ضرور
کہیگا کہ دین اسلام قبول کر پھر تیرا کیا نقصان ہے اگر کوئی یہ کہے کہ ہم تیری معشوقہ دلائے
دیتے ہین تو ہمکو سجدہ کر تو مین اُسکو ضرور سجدہ کرون نہ یہ کہ وہ تو ایک مذہب اسلام رکھتا ہے
جسکو کرورون نے اختیار کیا ہے اور سب مذہبون پر یہ مذہب افضل ہے اور برحق ہے اور مذہب
تباہ و برباد ہوتے گئے مگر اِسکو ترقی ہوتی گئی یہ دین برحق و سچا ہے اگر وہ اس امر کو کہین گے
تو مین قبول کرونگا یہ باتین دل سے کرکے فکر کرنے لگا کہ کس تدبیر سے رہا کرون فکر کرتے
کرتے خیال مین آیا کہ کچھ لشکر لیکر اور کسی خدا پرست سردار زبردست کے نام کا نعرہ کرکے

زندانخانے پر جا کر گرا اور پاسبانون کو قتل کرکے اس جوان خداپرست کو رہا کرکے لا اس سے اپنا درد دل بیان کرون یہ سوچکر خیال کرنے لگا کہ اب کس بہادر خداپرست کا نعرہ کرون کہ جوکہ نامبرآوردہ اور ذی مرتبہ صاحب لیاقت ہو خیال کرکے اٹھا اور الماری سے کتابین اور پرچہ اخبار نکالے اِس خیال سے کہ اِن کتابون مین جوکہ اہل اسلام کی بہادری اور جوانمردی سے مملو ہین کسی بہادر زبردست کا نام دیکھ لون جیسے کتاب کھولی پہلے ہی نگاہ اُسکی ملک قاسم کے نام پر پڑی اب جو دیکھا تو اُس بہادر کے واقعات جو نگاہ سے گذرے بہت پسند کیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جوان جو کہ یہان اسیر ہوا ہے یہ اُسکا باپ ہے یعنی ملک قاسم اِس جوان کا فرزند ہے پس ملک قاسم ہی کے نام کا نعرہ کرو دیوانے نے نعرہ یاد کرلیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ یہ جوان ملک قاسم ہمیشہ سرخپوش رہتا ہے پس جب دیکھ چکا اپنے سردارون کو طلب کیا وہ حاضر ہوے اُسنے کہا کہ تم لوگ یہ تدبیر کرو کہ دس ہزار سوارونکو حکم دو کہ وہ لباس سُرخ سے آراستہ ہوکر اور منھ پر نقاب ڈالکر دس بجے رات کو زیر قلعہ آکر کھڑے ہون مین آؤنگا اُنکو اپنے ہمراہ لیکر ایک کام کو جاؤنگا اور تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہوکر آنا اُن سب نے عرض کی بہت بہتر اُسیوقت دس ہزار سوار انتخاب کرکے اُنکو لباس سُرخ و نقاب سے آراستہ کیا اور خود بھی آراستہ ہوے اور قریب پہر رات گئے زیر قلعہ آکر کھڑے ہوے اور دیوانے کا انتظار کرنے لگے یہان دیوانہ یہ حکم دیکر انتظار شب مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا جب شام ہوئی اِسنے خاصہ کھایا اور مسہری پر جا کر لیٹا کہ اِسکی آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید چہرہ نورانی درویش وضع سرہانے کھڑے ہوے ہین ایسا کچھ رعب رُخ سے پیدا ہوا کہ دیوانہ اُسی عالم خواب مین کھڑا ہوگیا جھک کر سلام کیا اُن مرد بزرگ نے اپنا ہاتھ اِسکی پشت پر پھیرا اور کہا کہ ای تیخیر دیوانہ شاباش و مرحبا تو نے بہت اچھا کام کیا ای دیوانے تیرا انجام اچھا ہوگا تجھکو لازم ہے کہ تو علمشاہ کی پیروی کر اُسکو اس قید سے رہا کر وہ تجھکو تیری معشوقہ سے ملا دیگا اُسکے وصل سے تیرے دل کو شاد کریگا اِن لوگون کی اطاعت مین دونون جہان کی راحت حاصل ہوتی ہے تیرے دل مین بہت عمدہ خیال پیدا ہوا تو بڑا نیک ہے تجھکو لازم ہے کہ دین اسلام قبول کر یہ فرما کر اُس دیوانے کو جہنم و بہشت

دکھائی اور فرمایا کہ جو خدا پرست ہوگا اسکے لیے یہ مقام ہے اور جو اور دوسرا دین رکھتا ہوگا وہ اس آگ میں جلایا جائیگا دیوانہ یہ واقعہ دیکھکر بہت خوف زدہ ہوا اور کانپنے لگا عرض کرنے لگا کہ مجھکو آپ مسلمان فرمائیے اُن مرد بزرگ نے کلمہ تعلیم کیا دیوانہ اُسی عالم خواب مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا جب کلمہ پڑھ چکا اُسوقت اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ اب اُٹھ اور جا برائے رہائی علمشاہ کیونکہ تیرے ہمراہی بموجب تیرے حکم کے مسلح و مکمل زیر قلعہ تیرا انتظار کر رہے ہین اب عرصہ نہ کرو ورنہ وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا یہ جو کہا دیوانے کی گھبرا کر آنکھ کھلگئی دیکھا کہ قریب سوا پہر رات کے آئی ہے فوراً اُٹھا لباس سرخ سے آراستہ ہوا ہتھیار لگائے نقاب منھ پر ڈالی بیرون قصر آیا یہان خادم مرکب لیے ہوے کھڑا تھا انتظار کر رہا تھا کہ دیوانہ آیا خادم نے سلام کیا یہ مرکب پر سوار ہوا اور بیرون قلعہ چلا خادم سے کہا کہ تو اِسی مقام پر ٹھہر وہ ٹھہر گیا یہ در قلعہ کھلوا کر بیرون قلعہ آیا دور سے دیکھا کہ زیر قلعہ سردار مع سوارون کے کھڑے ہوے ہین اور قلعہ کی طرف دیکھ رہے ہین یہ مرکب اُٹھا کر ادھر کو چلا اُن سب نے دیکھا کہ ایک سوار ادھر کو آتا ہے آواز دی کہ کون آتا ہے دیوانے نے کہا کہ مین ہون اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا افسر ہے سب نے سلام کیا دیوانے نے سردارون سے کہا کہ سب تیار ہین اُنھون نے عرض کی کہ سب حسب الحکم موجود ہین اُسوقت دیوانے نے سردارون سے کہا کہ مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ وہ جو خدا پرست اسیر ہوا ہے اُسکے رہا کرنے کو جاتا ہون کیونکہ میرے اور ماموں جان کے دشمنی ہوئی ہے لہٰذا مین اُنکے قیدی کو ضرور رہا کرونگا تاکہ اُنکو صدمہ ہو لیس مین اِس جوان کے فرزند کا نام لیکر اور اُسکے نام کا نعرہ کر کے پاسبانون پر گرونگا اُنکو قتل کر کے اُس جوان کو رہا کرونگا اِس امر کا خیال رہے کہ یہ راز کسی پر نہ ظاہر ہو اور کوئی اس حال سے آگاہ نہو کہ مین ہون سب یہی جانین کہ اِس جوان کا فرزند ہے جب مین نعرہ کرکے اور تلوار لیکر پاسبانون پر گرون تو تم بھی فوراً حملہ کرنا اُنکو دم لینے کی مہلت نہ دینا کہ وہ دریافت نہ کر سکین اور ایک کو زندہ نہ چھوڑنا سب نے عرض کی کہ ہم آپ کے تابع حکم ہین اگر آپ فرمائین تو ہم آپ کے ماموں سے مقابلہ کرین سر میدان اُنکو ٹوک لین دیوانے نے کہا کہ وہ وقت یہی ہے اطمینان رکھو یہ کہکر اور سب کو خوب سمجھا بجھا کر اُنکو ہمراہ لیکر مرکب کو مہمیز کر کے طرف شہر کے چلا یہ حالات شہر سے

بخوبی واقف ہی ہر مقام سے آگاہ ہی بہ مثل سچ ہی کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے اس سے کوئی مقام پوشیدہ نہین ہی یہ فوراً مع دس ہزار سپاہ کے بہ تدبیر داخل شہر ہوا جب سے **عنطاق** شکار کو گیا ہی رات بھر شہر پناہ کا دروازہ کھلا رہتا ہی نہ معلوم بادشاہ کسوقت تشریف لائے اور پھاٹک بند ہو تو ہمپر عتاب نازل ہو اس سبب سے یہ بلاخوف و خطر داخل شہر ہوئے انکو دروازہ کھلوانا بھی نہ پڑا ہان اگر در شہر پناہ بند ہوتا تو مشکل پڑتی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ داخل شہر ہوئے دیوانہ مع کل لشکر کے طرف زندان خانے کے مرکب اٹھا کر چلا یہ تو ادھر سے جاتا ہی وہانکا حال ملاحظہ ہو کہ **نخوت** شیر صورت دربر زندان پر دنگل بچھائے ہوئے بیٹھا ہی سامنے صندلی پر سپر و تلوار رکھی ہوئی ہی خادم سامنے پس پشت دست بستہ کھڑے ہین ایک داروغہ زندان خانہ دنگل پر بیٹھا ہی اسکے بھی ملازم کھڑے ہین باہم دونون مین باتین ہو رہی ہین اور دس ہزار سوار گرد زندان خانہ اترے ہوئے ہین کچھ سوار گرد زندان خانہ مسلح و مکمل پھر رہے ہین باقی بستر بچھائے ہوئے بیٹھے ہین کسی مقام پر وہ بد قماش تاش کھیل رہے ہین کسی جگہ پر بادشاہ جنگ ہو رہا ہی کہین چوسر بچھی ہوئی ہی دس دو و پو بارہ کی صدا بلند ہی کھیلنے والا مدرنگ ہی کہین پچیسی کھل رہی ہی پچیس چھتیس کی صدا آرہی ہی گوٹ پر گوٹ پٹ رہی ہی کہین شطرنج کے کھیل مین فیلسوار و پیادے لڑ رہے ہین کہین سولہ گٹی ہو رہی ہی کہین کاپ تین مین پو چھکے کا شور رہی کہین سولہی مین نو سات کا زور رہی کہین طبلہ پر تھاپ کہین ستار کی صدا بلند ہی کوئی بے تکا بے سری تان لے رہا ہی کوئی دارا بجا کر جرس کی دھن مین خیال خام مین بدمست ہی غرض ہر ایک اپنے رنگ مین مبتلا ہی یہی فکر ہی کہ کسی طور سے رات بسر ہو جائے اور قیدی بھی یہان سے بادشاہ کے پاس چلا جائے ایسا نہ ہو کہ ہم سو جائین حریف موقع پا کر اور ہمکو غافل دیکھکر اپنا کام کر جائے کوئی اپنی معشوق کو بغل مین لیے ہوئے بیٹھا ہی باہم راز و نیاز ہو رہا ہی جام شراب چل رہا ہی عجب رنگ کی صحبت ہی مگر سب کے پاس سپر و تلوار رکھی ہوئی ہی طلایہ پھر رہا ہی صدا اے حاضر باش و ناظر باش و بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہی پنج شاخے جل رہے ہین روشنی خوب ہو رہی ہی دور تک کا آدمی دکھائی دیتا ہی ایک لٹھا جل رہا ہی حقے بھر بھر کے پیئے جا رہے ہین یہ لوگ، تو بس بند و بست مین بیٹھے ہین ذرا سا کھٹکا ہوا

سب ہوشیار ہو گئے ایک نے دوسرے کو آواز دی مگر دیوانہ جو یہان آکر پہونچا اسنے جو یہ بند و بست دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بہت چوکی پہرہ ہو کچھ پرواہ نہین تم سب خبردار ہو جاؤ مین نعرہ کر کے ان سب پر گرتا ہون راوی بیان کرتا ہو کہ اسقدر تو پاسبانی و ہوشیاری تھی مگر ایک سمت زندان خانے کی خالی تھی اسطرف کوئی نہ تھا سوا ے چند خدمتگارون کے اسی طرف یہ لوگ آئے تھے جیسے دیوانہ قریب ان سب کے پہونچا اور ان لوگون کے کان مین سم مرکب کی صدا آئی ہر ایک نے سر اٹھا کر دیکھا چونکہ روشنی تھی سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار سرخپوش مرکب پر سوار اسطرف کو آتا ہو اور اسکے عقب مین بہت سے نقابدار ہین ان لوگون نے بڑھ کر آواز دی کہ تم کون لوگ ہو اور ادھر کو کیون آتے ہو یہ زندان خانہ شاہی ہو یہان ایک بہت بڑا مجرم شاہی قید ہو ادھر سے کسی کے آنے کا حکم نہین ہو دیوانے نے اسکے اس کلام کو سُنا مگر کچھ جواب نہ دیا بلکہ اور مرکب کو تیز کر دیا جبتک وہ لوگ ہوشیار ہون دیوانہ مع اپنے ہمراہیون کے اُنکے سر پر پہونچ گیا اور ایک مرتبہ تلوار علم کر کے پکارا کہ ای کافران بیحیا و ای نابکاران پر دغا کہ گذارم کہ از دست من زندہ سلامت بدر رود بدانم ملک قاسم عالیشان منم شاہزادۂ خاور سپاہ منم لال خفتان خونریز خاوری **نعرۂ ملک قاسم**

ملک قاسم آن شاہ خاور سپاہ	زخم تیغ برابر سبزہ بہ ماہ	دیگر	آفتاب مشرق دین پروری
شہسوار لال پوش خاوری			

یہ نعرہ کر کے اور تلوار لیکر جو گرا قتل کرنا شروع کیا جو سامنے آیا وہ دو ٹکڑے تھا اسکا حملہ کرنا تھا کہ اسکے ہمراہی بھی اُپڑے وہ جبتک خبردار ہون اسوقت سیکڑون کا خاتمہ ہو گیا ہلچل پڑ گئی کہ قید خانے پر خداپرست آکر گرے ہر طرف سے وہ سوار پیادے تلوارین و خنجر لیکر چلے جو کہ گرد زندان پہرہ دے رہے تھے بازار مرگ گرم ہو گیا ملک الموت روحین قبض کرنے لگے راوی بیان کرتا ہو کہ یہ لوگ اس حال سے آگاہ نہ تھے کہ یہ سانحہ گذریگا اگر آگاہ ہوتے تو اسقدر غافل نہ ہوتے جبتک طیار ہون بہت قتل ہو گئے جو باقی رہے مسلح و مکمل ہو کر لڑنے لگے دیوانہ ہر مرتبہ نعرہ کوہ شگاف کرتا ہو بنام قاسم ذی جاہ اسکے نعرے کی صدا سے لوگون کے دل ہلجاتے ہین کیونکہ یہ لوگ ان لوگون کی بہادری سے بخوبی آگاہ ہین اور سن چکے ہین ہر مرتبہ سو دو سو مر کر گرتے ہین ہزارون خاک پر تڑپ رہے

ہین مثل مرغ نیم بسمل لوٹ رہے ہین ایک تلاطم برپا ہی صداے ہو حق بلند ہی بزن و بکش کی صدا بلند ہی چقا چاق خنجر نکل رہی ہی کسی مقام پر تلوار چل رہی ہی اُسکی جھنکار بلند ہی شپا شپ کی صدا آرہی ہی صداے سمہاے مرکبان سے زمین ہل رہی ہی ایک قیامت برپا ہی وہ مقام تپک آہنگران معلوم ہوتا ہی گھٹاے سپران اُٹھی ہوئی ہی اُسمین برق شمشیر کوند رہی ہی مینھ سپرون کا برس رہا ہی دریاے خون جاری ہی اُن سب پر سحر اس طاری ہی ہنگامۂ رستخیز برپا ہی ایسی تلوار شب کو کبھی نہین چلی جیسی اِسوقت چل رہی ہی سب اپنے اپنے مقام پر بے خوف غافل سو رہے تھے کسی کو کیا خبر کہ یہ آفت شہر مین شب کو برپا ہوگی یہ شور و غل جو برپا ہوا ہر ایک اپنے مکان مین بیدار ہوا مگر صدا کان مین آرہی ہی خاموش سب بیٹھے ہوے سُن رہے ہین کوئی گھر سے نہین نکلتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ ہنگامہ برپا ہوا اور وہ سوار لڑنے لگے اور قتل ہونے لگے نخوت در زندان پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ شور سُنا کان کھڑے کیے سر اُٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہی کہ میرے سوارون سے جو کہ پہرے پر ہین اور ایک نقابدار سے مقابلہ ہو رہا ہی وہ نقابدار لڑتا ہوا اُنکو قتل کرتا ہوا اِدھر کو آتا ہی اُسکے عقب مین اور بہت سے نقابدار ہین سب کا رُخ اِدھر کو ہی یہ دیکھ رہا تھا اور قصد کیا تھا کہ اُٹھکر اِسکو روکون کہ چند سوارون نے آکر کہا کہ اے سردار غضب ہو گیا کہ کوئی سردار یا عزیز اس جوان کا جو کہ قید ہی لشکر خدا پرستان کا اسکے قید ہونے کی خبر پاکر اور سپاہ اپنے ہمراہ لیکر آپڑا ہی ہم سبکو قتل کر رہا ہی دیکھیے وہ سامنے لڑ رہا ہی ذرا چلکر روکیے ہمارے روکے نہین رکتا ہی اے افسر اُسنے آتے ہی آفت برپا کر دی ہزارون کو قتل کیا نخوت نے کہا کہ کچھ معلوم ہوا کہ کون ہی اُنھون نے جواب دیا کہ دریافت کس سے کرین ہم تو غافل تھے وہ آپڑا مگر ہان یہ اُس سے ثابت ہوا نعرہ کرنے سے کہ خدا پرست ہی اور ملک قاسم نام ہی نخوت نے کہا کہ معلوم ہوا یہ جوان خدا پرست جو کہ اسیر ہی اُسکا فرزند ہی کیونکہ مین نے اخبار مین دیکھا تھا واقعی بڑا بہادر پہلوان زبردست ہی پرچۂ اخبار مین دیکھا تھا کہ اِس جوان یعنی قاسم نے سات برس کے سن مین کوئی طلسم تھا کہ اُسکا نام طلسم افراسیابی تھا فتح کیا ایک پہلوان ترک تو مش یلطاقی تھا اُسکا اٹھارہ دن تعاقب کرکے بارگاہ کیخسرو مین قتل کیا اُسکی قضا اِسکو یہان لائی ہی میرے ہاتھ سے

مارا جائیگا اُنھون نے عرض کیا کہ پھر تشریف لے چلیے دیکھیے وہ تو آفت برپا کر رہا ہی یہ سُنکے نخوت اپنے دنگل پر سے بل کرکے اُٹھا اور جھوم کر چلا داروغہ زندان خانہ بھی یہ خبر سُنکے اپنے مقام سے چلا اُسکے عقب مین نخوت نے پلٹ کر ایک سوار سے کہا کہ تو جا کر چھاونی مین اس حال کی خبر کر اور کوتوال شہر کو آگاہ کر مین جا کر اس جوان کو قتل کرتا ہون وہ لوگ آکر اِسکے ہمراہیون سے لڑین اور سب کو قتل کرین یہ سُنکے وہ سوار تو اُدھر کو اپنے کو سب کے ہاتھ سے بچا کر نکل گیا اِدھر نخوت جست کرکے مقابلے مین دیوانے کے پہونچا پکارا کہ او نقابدار مفلوک پرورگار یہ کون سی نامردی ہی کہ ہم سب کو غافل پا کر بوقت شب آکر گرا ہی اگر یہی امر منظور تھا اور بہادر تھا تو وقت سحر جب یہ جوان زیر تیغ بٹھایا جاتا اُسوقت آکر بادشاہ کے سامنے رہا کر لیجاتا تو تیرا نام ہوتا نقابدار نے جواب دیا کہ تو کوئی ہمارا اتالیق ہی جو ہمکو تعلیم کرتا ہی جو ہمارا جی چاہا ہمنے کیا تو جس قصد سے آیا ہی اپنا کام کر یہ جائے رزم ہی جائے بزم یہ سُنتا تھا نخوت نے جواب دیا کہ تو بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا کیا اب تو زندہ بھی بچکر جا سکتا ہی نقابدار نے کہا یا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یا مین تیرے ہاتھ سے قتل ہونگا یہ صدا جو نخوت نے سُنی کچھ کانون کو آشنا معلوم ہوئی حیران ہوا کہ یہ آواز مین نے سُنی ہی خیال کرنے لگا فورًا خیال آیا کہ یہ صدا تو بادشاہ کے بھانجے تیجخر دیوانہ کی مشابہ ہی کیا یہ وہی دیوانہ ہی پھر خیال ہوا کہ اُسکو کیا ایسی ضرورت ہی جو وہ آکر ہمکو قتل کریگا اور ماموں سے دشمنی پیدا کریگا معلوم یہ ہوتا ہی کہ اُس خداپرست کی آواز مثل اُسکی آواز کے ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک صورت کے دو انسان ہوتے ہین سرمو فرق نہین ہوتا ہی پس آواز مشابہ ہونا کوئی عجب کی بات نہین ہی یہ خیال کرکے کہا کہ او نقابدار تو نہ مانیگا دیکھ مین تجھکو سزا دیتا ہون یہ کہکر نیزہ کا وار کیا مگر نقابدار نے نیزے کو پکڑ لیا اور جھٹکا دیکر چھین لیا اور وہی نیزہ لیکر اب جو سینے پر مارا تمام سنان نیزہ پار تھی اُسی نیزے پر اُٹھا کر زمین پر مارا اور مرکب اُسپر دوڑا دیا کہ اُسکے اُستخوان سرمہ سا ہوگئے داروغۂ زندان نے جو یہ حال دیکھا جست کرکے آیا تلوار کا وار کیا نقابدار نے خالی دیکر اب جو ہاتھ مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کیے ان دونون کا مرنا تھا اور زیادہ ہلچل مچگئی اب تو سب بھاگنے لگے ادھر نقابدار کے ہمراہیون نے قیامت برپا کر دی سبکو

گھیر کر مار لیا کچھ سوار اپنی جان بچاکر بھاگ کھڑے ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ دس ہزار سوار ستھے انمین سے پانچ ہزار کام آئے اور پانچ ہزار بھاگ گئے طرف چھاونی کے اس خیال سے کہ چلکر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرین پس اب جودیوانے نے میدان کو سواے لاشون کے خالی پایا مرکب پر سے اُترا اور در زندان کے قفل کو توڑا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ گرد اس زندان خانے کے حلقہ کرلو اگر کوئی آئے اُس سے لڑنا مین اُس جوان کو اندر سے رہا کرکے لاتا ہون اسکے بعد اپنے قلعے کو چلونگا اُن سب نے بموجب حکم حلقہ کرلیا اُسنے قفل توڑا نہ بجنبر کھولکر اندر کو چلا راوی بیان کرتا ہی کہ علمشاہ ایسے یاد مین ملکہ آہوچشم کی محو تھے کہ انکو اس معرکے کی خبر بھی نہ تھی کہ بیرون زندان کیا ہو رہا ہی لب پر کبھی آہ تھی کبھی شکوہ فلک تھا گاہ شکایت تقدیر سامنے تصویر ملکہ پھر رہی ہی زندان مین تاریکی اسقدر تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا یہ ہمیشہ رفیقون اور روشنی مین بیٹھنے والے اب تاریکی اور تنہائی ہی کہ نہ کوئی ہمدم نہ مونس و غمگسار اسیر تاریکی بلبل روح قفس جسم مین تڑپ رہی تھی بار بار یہ شعر پڑھتے تھے شعر اس پھڑکنے پہ مرے تو نہ خفا ہو صیاد ٭ قفس تنگ ہی اور تازہ گرفتاری ہی ٭ کبھی شب غم دشت فرقت کو مخاطب کرکے یہ شعر پڑھتے تھے شعر شاہد رہنا تو تو ای شب غم ٭ جھپکی نہین آنکھ مصحفی کی ٭ گاہ دیا د آہوچشم مین اور اپنی بیکسی و تنہائی کو خیال کرکے اور ملکہ کی دفا کو خیال کرکے یہ چند شعر زبان پر لاتے تھے غضب یہ تھا کہ نیند شب تاریک و تنہائی مین نہ آتی تھی اپنے نزدیک صبا کو مخاطب کرکے یہ اشعار اپنی زبان سے جاری کرتے تھے اشعار

گاہے سر راہ یا ز ر و ر د
لیجا تو یہ غمزدہ کا پیغام
جسدم سے ہوئی تری جدائی
آوارہ ہون تیری آرزو مین
بے گھر مین ہوا ہون اپنے گھر سے
رحم آر کہ بندہ خدائیم

دیتا تھا پیام یہ صبا کو
ای چشم و چراغ جان عاشق
دیوانے پہ تیرے آفت آئی
گھر بار تمام مجھسے چھوٹا
بیزار ہون مادر و پدر سے

ای باد صبا مرے دل آرام
دی تو گل بوستان عاشق
کھویا سا گیا ہون جستجو مین
اندوہ نے تیرے مجھکو لوٹا
ہر چند کہ قابل جفائیم

کبھی علمشاہ گھبراتے تھے اور ملکہ کی الفت و محبت یاد کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے ہے کسے بیکسی

ملنے بر دخبر سے ہر گاہ یہ خیال ہوتا تھا کہ نہ معلوم اُسکا میری جدائی مین کیا حال ہوگا کیونکر گذری ہوگی وہ باز نہ معلوم اُسکو کدھر لیگیا نہ معلوم اُسکو نوچکر کھا گیا ہا ے کس بیکسی اور ناچاری سے دم نکلا ہوگا اگر وہ باز صحرائی تھا تو ضرور اذیت دی ہوگی ورنہ جیسا تیرا خیال ہو کہ باز سحر تھا تو جسکا وہ باز تھا اُسکے پاس لیگیا ہوگا نہ معلوم وہ کسطور سے پیش آیا افسوس آہو چشم نے میری الفت و محبت مین اپنی جان مفت دی اور ہمسے کچھ نہ ہو سکا یہ خیال کرکے اشک آنکھون مین بھر لائے اور اپنے دل کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار

کہون کیا جو گذرتے ہین دل پہ الم غم دل کی کسیکو خبر ہی نہین ہمدم ہجر مین جسکے یہ حال ہوا اُسے حال پہ میرے نظر ہی نہین ہمدم نہ تو آتی ہو نیند کہ سو ہی رہون نہ انیس ہو کوئی کہ بات کرون ہمدم شب ہجر کی کس سے درازی کہون یہ وہ شب ہو کہ جسکی سحر ہی نہین ہمدم گاہ اپنی تنہائی و بیکسی اور ملکہ کی باتین یاد کرکے روتے تھے اور سر کو حلقۂ زنجیر سے ٹپکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خالق اکبر ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ میری روح کو آکر قبض کرلین مجھسے یہ صدمے نہین اُٹھ سکتے ہین کس کس باتون کا غم کرون لشکر سے جدائی کا صدمہ کرون یا عزیزون سے جدا ہونے کا رنج کرون یا آہو چشم کی باتون کو یاد کرون وہ اُسکا ہر منزل پر راحت دینا میری ہمراہی سے نہ جانا اپنے یگانون سے جدا ہونا آبرو کا خیال نہ کرنا کیا یاد کرون یا اِس امر کا رنج کرون کہ یہ تاریکی جو تاریکی قبر سے بدتر ہو نہ یہان ہمدم ہو نہ مونس ہو کہ جس سے اپنا حال کہون الٰہی کس بلا مین مبتلا ہوا ہون میرے حال پر رحم کر بس بیقرار ہو کر یہ چند شعر غزل کے بحالت تنہائی پڑھنے لگے غزل

اتنا سلوک ہمسے تو اے روزگار کر	لے آ عدو کے پاس سے اُسکو ابھار کر
حسرت بھری نگاہون سے پھر اُسکو دیکھلون	اے موت اتنی دیر تو اور انتظار کر
اے چرخ جسطرح ہو عدو اُس سے ہم بغل	اُسکے گلے کا یون ہی مجھے بھی تو ہار کر
اِس عشق کی بلا مین تو اے دل پھنسا چکا	کچھ اور گل کھلا نہ کہین اب ابھار کر
وہ مرگیا اُٹھا نا تھا نالون سے جو فلک	کہدے قضا یہ اُسکی گلی مین پکار کر
کرتا ہو جوش عشق یہ اک دل ہو مال کیا	سو دل جو پاس ہون تو سبھون کو نثار کر

تپیدا ہی اب تڑپ نہ بس ای دل قرار لے
پہونچینگے اس تک اتنی ہی شب بھر گذار کر

ناگاہ علمشاہ ناچار ہوکر اندھیرے سے گھبرا کر خداوند کریم سے یہ دعا کرتے تھے کہ ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز تو مسبب الاسباب ہی کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ یا تو نجات ہو جائے اِس قید سے یا جلدی رات تمام ہو اور سحر قتل ظاہر ہوتا کہ میرا سر تن سے جدا کیا جائے مین اِس آفت سے نجات پاؤن اب تو یہ تکلیف نہین اٹھ سکتی ہی تو بڑا کریم ہی اور اپنے بندون کا ہر امر مین کفیل ہی تو رحم کر یہ دعا کرتے تھے اور چند شعر پڑھتے تھے شعر

ای کارگشاے بستہ کاران
مقصود دہ امیدواران
ہم منشی صد نکات ہی تو
ہم ناظم کائنات ہی تو
ہی کعبہ و دیر مین ترا شور
مور ان ضعیف کو ترا زور
تو ہی ہی دواے دردمندان
تو ہی ہی امید مستمندان

یہ دعا کر رہے تھے اور سر زانوے غم پر رکھا ہوا تھا کہ یکایک کان مین آواز دروازہ وا ہونے کی آئی یہ خیال ہوا کہ لوگ تیرے لینے کو آئے ہین شکر ہی کہ اب نجات ہو جائیگی قید غم سے یہ سوچکر سر اٹھایا طرف در کے دیکھا چونکہ تاریکی از حد تھی کچھ نہ دکھائی دیا کہ دروازہ کسنے کھولا اور کون اندر آیا ادھر دیوانے نے جو تاریکی پائی آواز دی کہ روشنی بہت جلد لاؤ یہان اندھیرا بہت ہی یہ کہنا تھا کہ ایک سوار روشنی لیکر اندر آیا اب جو روشنی آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی دیوانے نے دیکھا کہ ایک جوان مثل آفتاب کے چہرہ روشن لباس فاخرہ پہنے ہوے مگر سب خون مین آلود طوق و زنجیر سے مسلسل سر پر زخم اور خاک پر بیٹھا ہوا ہی دیکھتے ہی اِسکے دل مین محبت پیدا ہو گئی ادھر علمشاہ نے دیکھا کہ ایک نقابدار مسلح و مکمل دروازہ کھولکر اندر آیا روشنی ہمراہ ہی انھون نے اسکو دیکھا کہ زنجیر مین حرکت پیدا ہوئی کھڑکھڑاہٹ کی صدا آئی اب دیوانہ علمشاہ کی طرف چلا آکر قریب کھڑا ہوا اور پکارا کہ ای جوان گھبرانا نہین مین تمھارا دوست ہون تمکو رہا کرنے آیا ہون سب پاسبانونکو تہ تیغ کیا اب کوئی خوف نہین ہی اٹھو میرے ہمراہ چلو بڑی محنت و مشقت سے یہان آکر پہونچا ہون مین آپ کو اپنے مکان پر لے چلونگا مجھکو آپ سے بہت ضروری کام ہی علمشاہ نے اسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ مجھکو مرنے سے کوئی خوف نہین

زمین ڈرتا ہون موت کو حیات جانتا ہون موت سے ڈرتا کیا ای نقابدار مجبور اس امر
سے ہو گیا کہ بسبب کثرت زخم کے اور از روے بلوے کے اسیر کر لیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ
کوئی مجھکو اسیر کرتا خیر اگرچہ گزشت گزشت یہ جو تمنے کہا کہ مجھکو آپ سے بڑی ضرورت ہو اے بھائی
مین اس لایق کب ہون کہ کسی کی ضرورت کو بر لاؤن ایک غریب بیکس وطن آوارہ اور
بے دست و پایہ صرف آپ کی مہربانی ہو کہ آپ نے میری رہائی کی کوشش کی اسکی جزائے
خیر آپ کو خداوند کریم دیگا اب اپنے نام نامی و اسم گرامی اور اپنی حالت سے و نیز اس ضرورت
سے آگاہ فرمایئے کہ جس ضرورت کے سبب سے آپ نے اتنی بڑی کوشش فرمائی کہ میری رہائی
کے لیے یہان تشریف لائے کسیکا خوف نہ کیا دیو نے جواب دیا کہ ای آقاے من
آپ میرے ہمراہ یہانسے تشریف لے چلین کیونکہ یہان زیادہ موقع ٹھہرنے کا نہین ہو
ایسا نہ ہو کہ یہ خبر مشہور ہو جائے اور لشکر آجائے تو بڑی خرابی ہو اور پھر بڑی دقت سے
نکلنا ہو ساری میری محنت برباد ہو مین اپنا حال اپنے مکان پر چلکر عرض کرونگا اور اپنا
درد دل بیان کرونگا یہان نہین عرض کر سکتا ہون علمشاہ نے فرمایا کہ ای بھائی مین کیونکر
اتنا بڑا احسان تمھارا لون جبتک کہ مین اُس حال سے آگاہ نہ ہو لون کہ جسکے لیے تمنے
زحمت گوارا کی ہو آیا مین اسکو پورا بھی کر سکتا ہون میرے احاطۂ امکان سے باہر تو نہین
ہو کیونکہ اگر باہر ہو تو تمھارا احسان بھی ہو اور تم محروم رہ جاؤ اُسمین اپنے دل مین مجھکو برا
بھلا کہوگے اُسنے جواب دیا کہ میری یہ بھی مجال ہو کہ آپ کو برا بھلا کہون اور وہ کام آپسے
اجرا ہوگا اور ضرور آپ اسکو اجرا فرمائینگے کون ایسی مشکل ہو جسکو آپ حل نہین فرما سکتے
ہین یہ کہکر وہ قدم پر گرنے لگا اور عرض کرنے لگا کہ یہ سوہن آہن تراش حاضر ہو اس سے
قید کو رفع فرمایئے اور تشریف لے چلیے علمشاہ نے اسکا سینے سے لگایا اور فرمایا کہ
مین مجبور ہون کہ تم اسطور سے کہتے ہو اور مجھکو تمھاری محنت و مشقت کا بہت خیال ہو لہذا
سوہن کی کوئی ضرورت نہین ہو جب قید کے رفع ہونے کا وقت آتا ہو اور رہائی کا زمانہ
ہوتا ہو تو قید خود رفع ہو جاتی ہو یہ فرماکر اور خانۂ زور مین آکر اب چرخ جو مارا قید کو مثل
تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا باوجودیکہ سیرون خون سر سے بہ گیا تھا زخم سراسی طور سے کھلے

ہوے تھے مگر واہ ری طاقت و قوت کہ چار سومن کی قید کو توڑ کر پھینکدیا یہ واقعہ دیکھکر وہ دیوانہ دنگ ہوگیا اور دل مین بہت تعریف کی دوڑ کر قدمون پر گرا بوسے لینے لگا علمشاہ نے گلے سے لگایا اُسنے ہاتھ جوڑے عرض کی کہ جیسا مین آپ لوگون کے زور و طاقت کی تعریف سُنتا تھا اُس سے زیادہ پایا بسم اللہ تشریف لے چلیے علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے کہ دیوانہ علمشاہ کو ہمراہ لیکر چلا اِسنے عرض کیا کہ جلدی تشریف لے چلیے ایسا نہ ہو کہ کوئی آجائے فرمایا کہ تم خوف کیون کرتے ہو اگر اب کوئی تمھاری طرف بنگاہ کج دیکھیگا تو سزا پائیگا یا جو کوئی آئیگا وہ مارا جائیگا مجبوری اُسوقت تک تھی کہ جبتک مین اسیر تھا اب اگر لاکھ بھی ہون جبتک میرے دم مین دم ہی تمسے کوئی آنکھ نہین ملا سکتا ہی یہ تو اس قسم کی باتین کرتے ہوے اُسکے ہمراہ تشریف لاتے ہین وہ اُنکی باتون کو سُنکے اپنے دل مین عش عش کرتا ہی اور تعریف کر رہا ہی اور کہتا ہی کہ یہ لوگ واقعی بڑے بہادر ہین یہ تو بیرون زندان آتے ہین یہان بیرون زندان سب ہمراہی دیوانے کے کھڑے ہین اپنے مالک کا انتظار کر رہے ہین اُدھر وہ سوار کہ جسکو نخوت نے اِس غرض سے بھیجا تھا کہ جاکر کوتوال کو خبر کرو کہ وہ مع اپنے پیادون کے آئے اور اہل لشکر کو اِس حال سے آگاہ کرو وہ مرکب پر سوار چلا جاتا تھا اُدھر سے کوتوال مع اپنے پیادون کے روند پھرتا ہوا اور صداے حاضر باش و ناظر باش دیتا ہوا چلا آتا تھا اور شہر کی گشت کر کے کہ کوتوال کے سم مرکب کی صدا کان مین آئی اِسنے جو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی اُس طرف سے آتا ہی کہ جدھر قیدخانہ ہی اِسنے ڈانٹ کر آواز دی کہ اِسوقت کون مرکب پر سوار آتا ہی یہ وقت کونسا گھر سے نکلنے کا نکالا ہی اُس سوار نے کوتوال کی آواز کو پہچان کر کہا کہ مین ہون اور اپنا نام بتایا اور کہا کہ کوتوال صاحب ذرا ٹھہر جائیے مجھکو کچھ عرض کرنا ہی مین تو آپ ہی کے پاس جاتا تھا کوتوال نے جو اُسکا نام سُنا اور معلوم ہوا کہ یہ وہ سوار ہی جو براے حفاظت قیدی مقرر ہوے ہین ٹھہر گیا اس وجہ سے کہ نہ معلوم کس کام کے لیے میرے پاس جاتا تھا راوی کہتا ہی کہ اب کوتوال روند پھر کر کوتوالی کو جاتا تھا جو اِس سے سامنا ہوا بس کوتوال اُسی مقام پر مع اپنے پیادون کے ٹھہر گیا اِدھر سے یہ مرکب کو بڑھا کر قریب کوتوال آیا سلام کیا کوتوال نے جو اُسکو دیکھا

تو بدحواس پا یا پوچھا کہ تم کس ضرورت سے میرے پاس جاتے تھے خیریت تو ہی تم تو اسوقت بدحواس معلوم ہوتے ہو اُسنے کہا کہ آپ کے پاس ہمارے افسر اعلی نخوت شیر صورت نے بھیجا ہی کہ اُسنے کہا اگر میری کمک کرین لہذا اِس ضرورت سے مین آپ کی خدمت مین جاتا تھا اب آپ تشریف لیے جائیے مین چھاؤنی کو جاتا ہون تاکہ اہل لشکر کو خبر کرون وہ لوگ ابھی آ کر اِن سب کو اسیر کرلین عرصہ نہ فرمائیے ایسا نہ ہو کہ وہ مار کوٹ کر نکلجائین تو پھر بڑی خرابی ہو اور بادشاہ کا عتاب نازل ہو کوتوال یہ سنکے فوراً مع پیادون کے قیدخانے کی طرف روانہ ہوا اُس سوار نے جا کر چھاؤنی مین سب افسرون و اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا سب سو رہے تھے یہ خبر پا کر اُٹھے مگر بدحواس گھبراہٹ سے کمربندی ہونے لگی کوئی بجاے زیر جامے کے انگرکھا پانؤن مین پہننے لگا کوئی بجاے کرتے کے زیرجامہ گلے مین پہننے لگا کوئی بجاے سپر کے تکیہ اُٹھا کر پشت پر لگانے لگا کوئی بجاے تیغے کے ترکش کمر مین لگانے لگا سب بسبب نیند کے بدحواس تھے دوسری جلدی یہ تھی کہ کسی طور سے جلد پہونچ جائین کسی کے پہلو مین رنڈی سو رہی تھی اب جو اُٹھی اور سب سامان سے درست ہوے اُسکی چوٹی جو نظر آئی خیال کیا کہ کوڑا پڑا ہی پکڑ کر کھینچنے لگے وہ سوتے مین سے چیخ مار کر اوئی کہکر اُٹھ بیٹھی انھون نے خفیف ہو کر چھوڑ دی وہ بولی کہ خداوند غارت کرین مین ڈر بھی گئی ہاتھون کلیجہ اُچھلنے لگا سامری کرے وہی ہاتھ ٹوٹین کہ جن ہاتھون سے میری چوٹی پکڑی وہ بولا کہ بی بی معاف کرنا مجھکو کچھ بنیند مین نہ دکھائی دیا اُسنے کہا لو اور سنو موا اندھا ہو گیا ہی آنکھین پھوٹ گئی ہین یہ کہکر چل کھڑی ہوئی یہان تو کمربندی ہو رہی ہی ہر ایک فکر کر رہا ہی کہ جلدی پہونچین وہان کوتوال صاحب اُسوقت پہونچے کہ جب سب کا خاتمہ ہو گیا کوئی نہ باقی رہا جو باتے رہنے تھے وہ بھاگ گئے اب سواے ہمراہیان دیوانے کے کوئی نہ تھا وہ سب مسلح و مکمل کھڑے ہوے تھے دیوانہ اندر تھا کہ کوتوال آ کر پہونچا دیکھا کہ لڑائی ہو نہ معرکہ ہی مگر لاشین بہت سی پڑی ہین اور بہت سے لوگ گرد قیدخانہ کھڑے ہین کوتوال نے بڑھکر آواز دی کہ ای نخوت شیر صورت گھبرانا نہین مین آ پہونچا ہون ہان مار لو ان سب لوگون کو یہ جانے نہ پائین انھون نے یہ بھی خوف نہ کیا کہ یہ قیدی تنہا ہی ہر

اور یہ شہر عنطاقیہ ہی بلا خوف و خطر چلے آئے اب یہ بچکر جاتے کہان ہین وہان تو وہ پہلے ہی راہی عدم ہو چکے ساری نخوت انکی انکے برے مقام سے نکلگئی مالک نے انگوٹھی اڑو بھگت سے داخل جہنم کر دیا کون جواب دیتا یہ لوگ خاموش کھڑے سُنا کیے پھر کوتوال نے پُکار کر کہا کہ ای بھائی نخوت خاموش کھڑے ہو جواب نہین دیتے ہو کیا وہ لوگ بھاگ گئے یہ کہتا تھا کہ انہین سے ایک پُکارا کہ کیا بک بک کرتا ہی کیسی نخوت اور کیسے وہ لوگ دیکھ وہ نخوت خاک پر مرے پڑے ہین اور اُنکے ہمراہی سب فرار کر گئے کیون تیری بھی قضا آئی ہی بس اپنی خیریت اگر چاہتا ہی تو سیدھا چلا جا ورنہ مثل نخوت کے تو بھی مارا جائیگا ادھر نہ آنا اب یہان ہمارا بندوبست ہی یہ سُننا تھا کہ اسکو غصہ آگیا اور پُکارا کہ ہائین یہ کونسی تقریر ہی اب معلوم ہوا کہ تم وہی لوگ ہو جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے اور نخوت کو تم سب نے ملکر قتل کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو یہ کہکر اور تلوار لیکر چلا اور پیادون سے کہا کہ مار لو اِن سب کو پیادے بھی تلوارین لیکر چلے یہ لوگ تو آمادہ کھڑے تھے غٹ پٹ ہوگئے پھر تلوار چلنے لگی کہ اسی اثناء مین دیوانہ مع علمشاہ کے باہر آیا یہان آکر دیکھا کہ تلوار چل رہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کوتوال مع پیادون کے آگیا اُس سے مقابلہ شروع ہوگیا علمشاہ نے دیوانے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ بالکل خوف نہ کرو یہ فرما کر فرمایا کہ مرکب اگر کوئی ہو تو لاؤ وہان ہزارون مرکب اُن سوارون کے مارے مارے پھر رہے تھے جو کہ مارے گئے تھے فوراً ایک مرکب حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ایک تلوار اُٹھالی اسی حالت زخمداری مین تلوار علم کرکے پیادون پر جا پڑے وہ دیوانہ بھی لڑنے لگا اِنکا حملہ کرنا تھا ایک ہی حملے مین بھاگ کھڑے ہوے کوتوال کچھ اٹکا تھا کہ وہ بھی ہاتھ سے علمشاہ کے مجروح ہو بھاگا اِن سب کا بھاگنا تھا کہ دیوانے نے اپنے ہمراہیون کو آواز دی کہ بھائیو آؤ اپنے مقام کو چلو حریف بھاگ گئے مگر ایک کام کرنا کہ اپنے کشتون کے لاشے لیتے آنا یہان کوئی لاش نہ رہے یہ سُننا تھا کہ اُن سب نے فوراً اُن لاشون مین سے اپنے کشتون کے لاشونکو اُٹھا لیا اور مرکب پر ڈال لیا مگر چونکہ رات کا وقت تھا دوسرے جلدی تھی اسمین چار پانچ لاشین رہگئین اول تو دیوانے کے ہمراہی بہت کم کام آئے تھے قریب چار یا پانچسو کے

قریب

یہ لوگ اپنے خیال مین سب لاشین اُٹھا کرکے چلے دیوانے نے پوچھا لاشین اُٹھالین اُنھون نے
عرض کی جی ہان خوب اچھے طور سے دیکھ لیا اب دیوانے نے عرض کی علمشاہ سے کہ بسم اللہ
تشریف لے چلیے یہ کہکر مرکب اُٹھا لیا علمشاہ نے بھی مرکب کو مہمیز کیا دیوانے کا مرکب اُٹھانا
تھا کہ سب نے مرکب اُٹھا دیے دیوانے نے رُخ شہر پناہ کا کیا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب
اُس سوار نے چھاؤنی مین جا کر خبر کی تھی اور سب مسلح و مکمل ہونے لگے تھے چند افسرون
نے باہم رائے کر کے تھوڑی سی سپاہ شہر پناہ پر بھیجدی تھی ایک افسر کے سپرد کر کے جسکا
نام بہرام شیر خصال تھا اور اُس سے کہا تھا کہ جو کوئی شہر کے اندر سے جائے اُسکو ہرگز
نہ جانے دینا نہ کسی کو شہر کے اندر آنے دینا اُسنے یہان در شہر پناہ کا بندوبست کیا تھا
اور در شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑا تھا اور باقی لشکر اُسطرف کو مسلح و مکمل ہو کر چلا تھا اور
قیدخانے کی طرف یہ لشکر اُسوقت پہونچا کہ جب دیوانہ و علمشاہ کوتوال کے پیادون کو قتل
کر کے اور کوتوال کو مجروح کر کے اُنکو بھگا کر جا چکے تھے یہان آکر اُن لوگون مین سے
کسی کو نہ پایا سوا ے لاشون کے دیکھا کہ ایک مقام پر نخوت شیر صورت کی لاش پڑی
تھی اُسکے برابر داروغہ زندان پڑا ہوا تھا اور باقی وہ سب سوار مرے ہوے اور قتل
کیے ہوے پڑے تھے جو کہ برا ے پاسبانی مقرر ہوے تھے دو ایک پیادون کی
بھی لاشین تھین یہ حال دیکھکر اُن افسرون نے جو خبر پاکر اور سپاہ لیکر آئے تھے برا ے
کمک خیال کیا کہ شاید وہ لوگ اِن سب کو قتل کر کے نکل گئے اب جو غور کیا زندان کی
طرف دیکھا تو اُسکا قفل ٹوٹا ہوا پایا اور در وا نہ کھلا ہوا اب جو اندر آئے تو تمام قید شکست
پڑی ہوئی تھی قیدی ندارد تھا یہ واقعہ دیکھکر سب کو یقین ہو گیا کہ مار پیٹ کر اور قتل وقمع
کر کے وہ خدا پرست جو آکر گر ے تھے قیدی کو رہا کر لے گئے ہمکو آنے مین عرصہ ہوا
سفت مین نخوت کی جان گئی یقین ہو کہ شہر پناہ کے طرف گئے ہونگے یہ خیال کر کے وہ
افسر اُس سپاہ کو لیکر شہر پناہ کی طرف چلے یہ لوگ راہ مین ہین وہان جو دیوانہ و علمشاہ
مع اپنے ہمراہیون کے پہونچے عرض کر چکا ہون کہ دو ایک افسر کچھ سپاہ لیکر پہلے سے
شہر پناہ پر آکر راہ روک کر مستعد ہو کر کھڑے ہوے تھے کہ جو کوئی اِدھر آئیگا ہم اُسکو روک لینگے

گرا پڑیگا تو لڑینگے یہ لوگ اس انتظار مین کھڑے ہوے تھے کہ ایکمرتبہ کان مین اِن سب کے سم مرکب
کی صدا آئی سوارون نے افسرون سے کہا کہ کوئی اِدھر کو آتا ہی خبردار ہو جائیے کیونکہ فوج
اہل لشکر کے نکلنے کا مہینہ ہی تین پہر رات آچکی ہی پہر بھر رات باقی ہی یقینی یہ وہی لوگ ہین
جو کہ قیدی کے رہا کرنے کو آئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہان لشکر پہونچ گیا دباؤ پڑا یہ لوگ
بھاگ کھڑے ہوے بھاگے ہوے جاتے ہین افسرون نے جواب دیا کہ تم بھی خبردار
ہو جاؤ اُنھون نے کہا کہ ہم تو خبردار ہین یہ کہہ رہے تھے اور اُسی طرف دیکھ رہے تھے
کہ دیکھا ایک نقابدار مرکب پر سوار اُسکے برابر وہ قیدی مرکب پر سوار عقب مین اور بہت
سے نقابدار مرکب اُٹھائے ہوے تیزی کے ساتھ چلے آئے عرض کرچکا ہون کہ شب
ماہ ہی چاندنی خوب کھلی ہوئی ہی دور کا آدمی بخوبی دکھائی دیتا ہی ادھر تو اِن لوگون نے
دیکھا اور افسرون نے سوارون سے کہا کہ لینا اِنکو جانے نہ دینا یہ نقابدار مفلوک
روزگار بادشاہ کے قیدی کو چوری سے رہا کرکے لیے جاتا ہی اُدھر علمشاہ دیوانہ
نے دیکھا کہ بہت سے سوار مع چند افسرون کے در شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑے
ہین راہ نکلجانے کی نہین ہی دیبا نے عرض کیا کہ ای شہریار غضب ہو گیا سپاہ مین خبر
ہو گئی اُن لوگون نے اگر ہماری راہ روک لی اب کیا تدبیر کیجائے کیونکہ یہان سے نکلا
چاہیے یہان ٹھہرنے مین بڑی قباحت ہی اول تو یہ ہی کہ جبتک ہم اِلنسے راہ پیدا کرینگے
اِنکی کمک آجائیگی دوسرے اِسی مقابلے مین صبح ہو جائیگی بادشاہ کو خبر ہو جائیگی وہ
لشکر لیکر آجائیگا پھر یہ اِسقدر فوج جو کہ آپ کے ہمراہ ہی اُس سپاہ کثیر کا کیونکر مقابلہ کریگی
آپ بھی مجروح ہین کیا تدارک کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ تم خوف بالکل نہ کرو کوئی
مقام خوف نہین ہی اِنپر حملہ کرو اگر یہ راہ نہ دین کمک بھی آئیگی تو مقابلہ کرینگے اور صبح ہوجائیگی
تو لڑینگے بادشاہ کو آنے دو پھر دیکھنا کہ اِس ملک پر بادشاہ کو قتل کرکے قبضہ کرونگا میرا تو
منشا یہی ہی میرے مجروح ہونے سے خوف نہ کرو یہ تو جوانمردی و بہادری کا جوہر ہی جو مرکب
پر سوار ہوتا ہی وہ گرتا ضرور رہی اور اگر تمکو خوف ہی تو تم اپنی کل سپاہ کو لیکر اور کسی طرف سے
نکلجاؤ مجھکو تنہا رہنے دو مین اِلنسے سمجھ لونگا بلکہ اور جو آئیگا اُسکو بھی دیکھ لونگا اب تو مین ادھر سے

اُدھر سے نہ جاؤ نگا یہ سُنکے دیوانے نے بہت تعریف کی اور عرض کی کہ اب میری یہ بھی مجال ہو کر
مین آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤن بس جو آپ کا حال وہ میرا حال یہ لوگ کیا مال ہین اگر اس سے
زیادہ ہون تو مین کچھ نہین خیال کرتا ہون تشریف لے چلیے علمشاہ نے کہا کر چلو یہ کہکے
مرکب اپنا بڑھایا اُدھر سے لوگون نے آواز دی کہ کون آتا ہو گو پہچان تو چکے تھے مگر عمداً
آواز دی جو کوئی آتا ہو واپس جائے اِسوقت بیرون شہر نہ جانے پائیگا کیونکہ قیدی کو
بادشاہ کے ایک غدا پرست نے آکر قید خانے سے رہا کیا ہو وہ ابھی شہر مین ہو ایسا نہو
کہ وہ نکلجائے پس جب صبح ہوگی اور قیدی کی تلاش ہوجائیگی اور وہ پکڑ لیا جائیگا تو برابر ہر ایک
جانے پائیگا یہ آواز سُنکے علمشاہ نے فرمایا کہ ہم تو اِسیوقت جائینگے ہمکو ایک ضرورت ہو
اُنھون نے کہا کہ ہم نہ جانے دینگے علمشاہ نے فرمایا کہ دیکھین کیونکر نہین جانے دیتے ہو
بس خیریت اسی مین ہو کہ راہ دو ہم نکلجائین کیون اپنی شامت بلاتے ہو وہ لوگ تو پہچان
چکے تھے کہ یہ قیدی ہو کہا کہ ہم نہ جانے دینگے اگر بڑے بہادر ہو تو نکلجاؤ ہمکو معلوم ہوگیا
کہ تم وہی لوگ ہو اور تم مین بادشاہ کا قیدی ضرور ہو تم قیدی کو لیے جاتے ہو بھلا ہم کیونکر
جلنے دین دیوانے نے پھر کر کہا کہ اب روکو تو ہم جاتے ہین یہ کہکر مرکب مہمیز کیا انکا مرکب
کو مہمیز کرنا تھا کہ وہ لوگ تلوارین لیکر انپر آپڑے تلوار چلنے لگی دیوانے کے بھی ہمراہی
لڑنے ملگئے مگر حال یہ ہو لڑتے جاتے ہین اور اِس فکر مین ہین کہ راہ ملے تو بیرون شہر
ہو جائین دیوانے و علمشاہ نے تو ہلچل ڈالدی جسپر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کالے تھے
جو افسر سامنے آیا مارا گیا راوی بیان کرتا ہو کہ تھوڑے عرصے مین دو ایک افسر جو مارے
گئے اور کچھ لوگ جو قتل ہوے وہ سب پڑے رہے باقی در شہر پناہ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے
ہوے راہ کھلگئی پس علمشاہ و دیوانہ صحیح و سلامت و بے ملامت ان سب کو قتل کر کے
اور اپنے ہمراہیون کو ہمراہ لیکر اور جو قتل ہوے تھے اُنکی لاشین اُٹھوا کر بیرون شہر آئے
دیوانے نے اپنے قلعہ کا رخ کیا کچھ کچھ صبح کی سپیدی ظاہر ہونے لگی تھی یہ لوگ کچھ فاصلے پر
شہر سے پہونچے ہین کہ اُدھر وہ سپاہ اور افسر جو کہ زندان کی طرف گئے تھے اور رو ہا لئے
چلے تھے جب کسیکو نہ پایا تھا طرف شہر پناہ کے اس خیال سے کہ قیدی کو رہا کر کے وہ لوگ

جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے اپنے ہمراہ لیکر اسی طرف کو گئے ہین یقین ہی کہ وہان تلوار چل رہی ہوگی اُن لوگون سے اور ہماری فوج سے جو کہ شہر پناہ کو روکے ہوے کھڑے تھے چلو انکی کمک کرین یہ لوگ جب قریب شہر پناہ پہونچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ بھاگے ہوے آتے ہین اُنسے جو دریافت کیا کہ کیا واقعہ ہی بعد پہچاننے کے اُنھون نے بیان کیا کہ کئی افسر ہمارے مارے گئے اور بہت سے لوگون کو اُنھون نے قتل کیا ہم تاب نہ لاسکے بھاگے وہ راستہ پاکر بیرون شہر نکلگئے اُنمین قیدی بھی تھا یہ سُنتا تھا کہ یہ افسر فوراً اُن سب کو بھی ہمراہ لیکر بتعجیل تمام بیرون شہر آئے دور سے دیکھا کہ وہ سپاہ نقابدار ان طرف قلعہ تیغ خیز دیوانے کے بلاخوف وخطر چلے جاتے ہی اُنھون نے چند قدم بڑھکر للکارا کہ ای خدا پرستان کہان قیدی کو رہا کرکے ہمراہ لیکے بھاگے ہوے جاتے ہو بڑے نامرد ہو اگر مرد ہو تو ٹھہر جاؤ پھر اس لیجانے کا حال معلوم ہو سوار ان نقابدار نے پلٹ کر دیکھا خود علمشاہ و دیوانے نے بھی دیکھا کیا نظر آیا کہ چند افسر اور کچھ سپاہ اسطرف کو آتی ہی یہ دیکھنا تھا کہ علمشاہ نے مرکب روک لیا دیوانے نے عرض کی کہ تشریف لے چلیے انکو بکنے بھی دیجیے اب کیا ضرورت ہی کہ ہم مقابلہ کرین شہر سے تو نکل آئے ہین اب وہ ہمارا کیا بنا سکتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ مین انکے خوف سے بھاگ جاؤن مین نے آجتک کبھی ایسی حرکت نہین کی نہ کسی نے میرے خاندان سے ہمارے غلام تو حریف کے روبرو سے بھاگتے نہین ہین ہم کیونکر بھاگین اگر ایسا ہی ہی تو تم مع اپنے ہمراہیون کے چلے جاؤ مین سمجھ لونگا دیوانے نے عرض کی کہ یہ نہ ہوگا علمشاہ نے فرمایا کہ پھر مقابلہ کرو یہ کہکر اور مرکب کو پھیر کر اُنکی طرف منھ کرکے کھڑے ہوگئے انکا کھڑا ہونا تھا کہ دیوانے اور اُسکے ہمراہی بھی تھم گئے چونکہ میدان وسیع تھا صف باندھ لی کسیقدر صبح بھی ہو چلی تھی مگر بخوبی نہین ہوئی تھی اُدھر اُن لوگون نے جو دیکھا کہ ہمارے اس صدا کے دینے سے یا تو وہ لوگ جاتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر صف باندھکر کھڑے ہوگئے یہ لوگ بھی مع اپنی سپاہ کے قریب پہونچے کہا کہ یہ کونسی حرکت تھی کہ شب کو قیدخانے پر آکر گرے اور بادشاہ کے قیدی کو رہا کرکے اور جو حفاظت کے لیے مقرر تھے اُنکو قتل کرکے لیکر بھاگے اگر ایسے ہی بہادر تھے تو صبح کو آئے ہوتے جسوقت قیدی قتل کیا جاتا اور

اسوقت رہا کرکے لے گئے ہوتے بادشاہ کے سامنے سے دیوانے نے جوابدیا کہ جو ہمارا
جی چاہا وہ ہمنے کیا کیا ہم کسی کے باپ کے نوکر تھے یا نوکر ہین کیا بادشاہ سے ہم ڈرتے ہین
جسوقت ہمکو موقع ملا اُسوقت ہم آئے اگر اسوقت موقع ملتا تو ہم صبح کو بادشاہ کے باپ کے
سامنے سے آکر رہا کر لیجاتے اُسوقت جو ہمسے لڑتا ہم اُس سے ضرور لڑتے اور قتل کرتے
اور اسوقت جو لڑا اُسکو قتل کیا دوسرے ہم کوئی چورون کی طرح نہین آئے بلکہ دس ہزار
سپاہ سے آئے اور بااعلان آئے اور اُسیطرح جاتے ہین ہمکو خوف کسکا ہے اب ہم موجود ہین
جسمین دم دعویٰ ہو ہمسے لے لے کیا کوئی ہم بھاگ گئے ہین سامنے کھڑے ہوئے ہین اور
یہ قیدی بھی موجود ہے تم سب کی سرکوبی کو نہ معلوم کس مکر و دغا سے اسیر کیا تھا ورنہ یہ شخص
اسیر ہونے والا تھا اگر لاکھون ہوتے تو بھی سب کو مار کر بھگا دیتا کیون مثل اُن سب کے
اپنی قضا بلاتے ہو دیکھو اُن سب کے مانند تمھارا بھی حال ہوگا بھاگ کھڑے ہوگے نہین
معلوم تم لوگ کس بھروسے پر پھولے ہو تم کیا ہو اور تمھارا بادشاہ کیا ہے تم بھی نامرد ہو اور
تمھارا بادشاہ بھی نامرد ہے یہ جو دیوانے نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ ایک مرد تو آپ
ہین کہ وقت شب کچھ سپاہ لیکر آئے اور ہمکو غافل پاکر قتل کرنا شروع کیا جب ہم ہوشیار ہوئے
تو بھاگ کھڑے ہوئے یہی مردی و بہادری ہے جواب دیا کہ بھاگتے تم ہوگے ہم تو موجود ہین
آؤ ہمسے قیدی کو لے جاؤ یہ سننا تھا کہ اُن سب نے اپنے ہمراہیون کو اشارہ کیا کہ ان
سب کو چارطرف سے گھیر کر اسیر کرلو اور جو لڑے اُسکو قتل کردو یہ کہنا تھا کہ تمام سپاہ جو کہ
ہمراہ تھی ایکبار تلوارین لیکر اُنپر حملہ ور ہوئی اُدھر سے دیوانہ بھی نعرہ کرکے اور علیشاہ
بھی یہ فرما کر کہ ای کافران بیحیا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید دیوانے
کے ہمراہی بھی حملہ ور ہوئے تلوار چلنے لگی سر کٹ کٹ کر گرنے لگے دریا سے خون جاری
ہوا گھٹا دھوانکی اُٹھی برق شمشیر کوندنے لگی مینھ سرون کا برسنے لگا سر مثل اولے کے گرنے
لگے ہوا سے موت نے اپنا رنگ باندھ لیا اُس سپاہ مین اُن سب نے تلاطم ڈالدیا اسقدر
تلوار چلی کہ آخرکار وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تاب مقابلہ نہ لاسکے تھوڑے عرصے مین اُن
سب نے لاشون سے میدان بھر دیا افسر پکارتے رہے کہ کدھر جاتے ہو ٹھہر جاؤ کیون

گھرامی پر کمر کسی ہی کون سُنتا ہی یہ خیال کرتے ہین کہ بکتے کیا ہو اب تو ہم نہ ٹھیرین گے جب افسرون نے دیکھا کہ سپاہ بھاگ کھڑی ہوئی ہم کیا بنائین گے وہ بھی بھاگ کھڑے ہوے یہان میدان صاف ہو گیا مگر علمشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ اِس معرکہ مین اُنھون نے کئی زخم کاری کھائے خون جسم سے جاری ہوا اور وہ زخم سر بھی بسبب حرکت کے پھٹ گئے مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہ معرکہ بھی سر ہوا اب اِنکو غش آنے لگا سر سے و جسم سے خون بہ رہا ہی اُنھون نے بسبب ضعف کے گردن مرکب مین ہاتھ ڈالدیے انکو غش آگیا یہ حال جو دیوانہ نے دیکھا فوراً اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب یہان سے چلو ٹھہرنے کا مقام نہین ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی اور آجائے یہ جوان از حد مجروح ہو گیا ہی اور بسبب خون بہنے کے اِسکو ضعف ہو گیا ہی اور اُسی سبب سے غش آگیا ہی ایسا نہو کہ یہ ہاتھ سے جاتا رہے اور کوئی اگر چھین لے تو ساری محنت بیکار ہو کیونکہ یہ اِسوقت اپنے آپ مین نہین ہی سب نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی راوی کہتا ہی کہ اب بالکل صبح ہو گئی ہی پس دیوانہ علمشاہ کو اُسی حالت غش مین لیکر اور اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف قلعے کے چلا اُدھر اُن سب نے تھوڑی دور پر جا کر دم لیا جب سب جمع ہو گئے افسرون نے بہت لعنت و ملامت کی اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی ارے پھر چلو اور مقابلہ کرو اُن سب نے جواب دیا کہ اب تو ہم نہ جائین گے چاہے آپ ہم سے خوش ہون چاہے ناراض ہم تو مقابلہ نہ کرینگے وہ قیدی تو بلائے روزگار ہی اُسنے تو ہم سب کے پانوٗن اُٹھا دیے باوجودیکہ مجروح ہی اگر مجروح نہ ہوتا تو نہ معلوم کیا قیامت برپا کرتا جب یہ جواب افسرون نے پایا تو کہا کہ اچھا مقابلہ نہ کرو مگر چند لوگ جا کر دیکھین کہ یہ لوگ جاتے کدھر ہین اور کہان مقیم ہوتے ہین تا کہ جب ہم بادشاہ سے اطلاع کرین اور وہ لشکر کشی کرین اور اُنکو مقام کا پتہ معلوم ہو اگر وہ یہ بات دریافت کرین کہ وہ لوگ کدھر گئے تو ہم کیا جواب دینگے اُنھون نے کہا کہ ہان یہ ہو سکتا ہی یہ کہکر چند سوار مرکب کو اُٹھا کر چلے دور سے دیکھا کہ وہ سب لوگ خوشی خوشی بادشاہ کے بھانجے کے قلعے کی طرف چلے جاتے ہین یہ سوار بھی دور دور عقب مین روانہ ہوے دیوانہ اپنے ہمراہیون سے باتین کرتا ہوا علمشاہ کی بہادری کی تعریف کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ اپنے قلعے کے قریب پہونچا اور مع کل ہمراہیون داخل قلعہ ہوا جو لاشین اپنے ہمراہیون کی اُٹھوا کر لایا تھا اُنکو دفن ہونیکا حکم دیا سب افسرون

دسواروں کو رخصت کیا خود علمشاہ کو قصر مین لاکر ایک مسہری پر لٹایا اسوقت جراح کو طلب کیا زخم سر و جسم کو دھلوایا ٹانکے دلوا کر مرہم کے پھاہے چڑھوائے نراحت مو ہوئی علمشاہ نے آنکھ کھولی ہوش آیا دیکھا کہ مین ایک قصر مین مسہری پر لیٹا ہون اور گرد میرے جراح بیٹھے ہوے ہین اور وہی نقاب دار کرسی بچھائے ہوے بیٹھا ہی یہ دیکھکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اٹھون دیوانے و جراحون نے منع کیا کہ آپ تکلیف نہ کرین ایسا نہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین زخمونکو بھر آنے دیجیے پھر آپ کو اختیار ہی علمشاہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کوئی مقام خوف نہین ہی مین اچھا ہون نقابدار یعنی دیوانے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے آقا میرے حال پر رحم فرمایئے آپ کو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ لیٹے رہیے تاکہ زخم کے انگور بندھ جائین علمشاہ قسم دینے سے مجبور ہوگئے جراحون نے دیوانے سے کہا کہ انکو شربت انار دیجیے اور مفرحات مثل عرق بید مشک وغیرہ کے پلایئے دیوانے نے کہا کہ اچھا اور ان جراحون سے کہا کہ اگر تم ان کو جلد اچھا کر دوگے تو بہت انعام دونگا پس انکو بہت کچھ امیدوار کرکے رخصت کیا علمشاہ کو شربت انار و بید مشک وغیرہ منگاکر اپنے ہاتھ سے گلاس بناکر دیا علمشاہ نے فرمایا کہ اے بھائی اول تو تم اپنے منھ پر سے نقاب برطرف کرو دوسرے مجھکو اس حال سے آگاہ کرو کہ تمھارا دین آئین کیا ہی تیسرے یہ بیان کرو کہ وہ کیا ضرورت ہی کہ جسکے لیے تمنے اسقدر زحمت گوارا کی اور مجھکو رہا کیا اور یہان مجھکو لائے مین نے تو اسی مقام پر دریافت کرنا چاہا تھا مگر تمنے اس امر کا اقرار کیا کہ آپ ہمراہ چلین مین بیان کرونگا پس اب تم ان سب واقعات کو بیان کرو اسوقت مین یہ شربت پیونگا اگر تم خدا پرست ہو تو یہ شربت پاک ہی اور حلال ہی ورنہ حرام ہی کیونکہ کافر کا مال اسوقت تک ہمپر حرام ہی اور نجس ہی جسوقت تک وہ خدا پرست نہو اور کلمہ نہ پڑھے دوسرے یہ معلوم ہو کہ وہ کیا کام ہی آیا مین اسکو بر لا سکتا ہون یا نہین جب علمشاہ نے فرمایا دیونے نے منھ پر سے نقاب برطرف کی علمشاہ نے دیکھا ایک جوان ہی سبزہ آغاز ہی سولہ یا سترہ برس کا سن ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی رخ سے آثار وحشت نمایان ہین جوان خوبصورت بہادر و شجاع معلوم ہوتا ہی آنکھون مین لال دوڑے چتون سے دیوانہ پن ظاہر ہی علمشاہ نے اسکو دیکھکر بہت پسند فرمایا اسنے نقاب الٹ کر عرض کیا

کہ اے آقا میرا نام تحجیر دیوانہ ہے مین عنطاق کج کلاہ کا سگا بھانجہ ہون عنطاق میرا ماموں ہے میرا باپ شہر عشاقیہ کا بادشاہ مضراب کج کلاہ اسکا نام ہے ہم سب خداوند عجائب کے بندے ہین خداوند عجائب نگار یہان خدائی کرتا ہے جب مین دس برس کا ہوا تو میری وحشت نے زور کیا مین مان باپ کو چھوڑکر اِس صحرا مین آیا یہ صحرا مجھکو پسند آیا مین نے یہان قلعہ بنایا اِن سب کو زیر کیا بارہ ہزار دیو اسنے مین نے جمع کیے ہین میرے ماموں کی ایک لڑکی ہے اسکا نام ماہ عنطاقی ہے جب مین یہان آکر مقیم ہوا تھا تو ماموں کے پاس ہر روز جاتا تھا چونکہ میری آمد و رفت تھی مین نے جو ملکہ کو دیکھا محبت پیدا ہوئی عاشق ہوگیا وہ بھی میرے اوپر مائل ہوئی مین نے ماموں سے خواہش کی اُنھون نے اِنکار کیا مین خاموش ہوگیا کئی مرتبہ نوبت اِس امر کی آئی کہ مین نے درخواست کی ماموں نے انکار کیا اور کہا کہ مین تمھارے ساتھ نہ کرونگا تم دیوانہ ہو یہ امر مجھکو ناگوار ہوا مین نے آنا جانا ترک کیا کئی مرتبہ اُنھون نے مجھکو طلب کیا مین نہ گیا خود بھی آکر بلایا مگر مین نہ گیا میری طلب کا باعث یہ تھا کہ مین نے اُنکے لشکر کے کل سرداروں کو بروز امتحان زیر کرلیا تھا جب مین نے جانے سے اِنکار کیا وہ خاموش ہوکر بیٹھ رہے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ماموں سے مقابلہ کرکے اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ جو خیال آیا مین نے فوج کی بھرتی شروع کردی مین اِس انتظار مین تھا کہ فوج جمع ہوجائے تو ماموں پر لشکر کشی کرون تاکہ خفت نہ حاصل ہو کل مین اپنے قصر مین یاد ملکہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ڈھنڈھورا پٹتا ہوا اِدھر آیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کسی خدا پرست کو ماموں نے اسیر کیا ہے اور وہ قید ہے کل صبح کو قتل کرینگے مین نے جو اُس سے پوچھا کہ اُس خدا پرست کا نام کیا ہے اُسنے آپکا نام لیا اور کہا کہ فرزند حمزہ ہے علمشاہ نام ہے سبب خصومت دریافت کیا اُسنے کہا کہ بڑا سبب تو یہ ہے کہ خدا پرست ہے دوسرا سبب یہ بیان کیا کہ ایک قمری اُسکے پاس تھی اُسکو ایک باز لیگیا اُسنے وہ قمری بادشاہ سے طلب کی بادشاہ نے اِنکار کیا تکرار ہونے لگی سخت کلامی کی نوبت آئی انجام کار بادشاہ نے سرداروں کو حکم دیا کہ اِسکو نکالدو اُسنے کئی سرداروں کو سر دربار مارا اور اجلال سپہ سالار لشکر کو قتل کیا کوہان کوہ سر وسو ہان فیل پیکر نے اُس خدا پرست کو مجروح کرکے پکڑلیا بادشاہ نے پہلے اُس سے کہا کہ تو خدا پرستی کو ترک کر اُسنے انکار کیا

بادشاہ نے قید کیا اور حکم دیا ہی کہ سب آکر جمع ہون مین کل اُس خداپرست کو قتل کرونگا چنانچہ اُسکی خبر دیتا پھرتا ہون یہ کہکر وہ تو چلا گیا بعد اُسکے میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس جوان خداپرست کو رہا کرنا چاہیے اور اپنی خواہش ظاہر کرنا چاہیے یہ امر ضرور رہی کہ یہ لوگ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اگر یہ جوان کوشش کریگا تو مین اپنے مطلب سے کامیاب ہونگا اسکو چلکر رہا کرو اور اگر وہ خواہش کرے تو اُسکا دین بھی قبول کرو چنانچہ مین نے فکر کی کہ کسطور سے رہا کرون خیال مین آیا کہ کسی خداپرست کے نام سے زندان پر جاکر گرون اور سب کو قتل کرکے رہا کرلون چنانچہ آپ کے فرزند ارجمند ملک قاسم کے نام کا نعرہ پسند آیا مین نے اپنی سپاہ کے افسرون ورفیقون کو طلب کرکے اُسنے کہا کہ دس ہزار آدمی کی سپاہ کو نقاب پوش کرکے اور سرخ پوشاک پہناکر ترتیب دس بجے شب کے زیر قلعہ لیکر کھڑے ہو مین ایک ضرورت سے شہر عنطاقیہ کو جاؤنگا اُنھون نے ایسا ہی کیا یہان مین کھانا کھاکر ذرا استراحت کے لیے لیٹ رہا میری آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجھکو خواب مین مسلمان کیا اور کہا کہ جا اب وقت آگیا ہی تیرے سب رفیق تیرا انتظار کر رہے ہین مین اُٹھا اور لباس پہنکر زیر قلعہ آیا اور اُنکو ہمراہ لیکر شہر کی طرف روانہ ہوا راہ مین اُنسے تھوڑا سا حال کہدیا صرف یہ امر ظاہر نہین کیا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون جب وہان پہونچا ملک قاسم کا نعرہ کرکے اُن سب پر گرا اور اُن سب کو قتل کرکے آپ کو رہا کیا پھر جو واقعہ گذرا وہ تو آپ پر ظاہر ہی بس یہ میری خواہش ہی کہ اب عنطاق شاہ سے میری معشوقہ دلا دیجیے مجھکو اُسکے وصل سے کامیاب فرمائیے آپ کا بڑا احسان ہوگا مین آپ کی اطاعت سے تمام عمر باہر نہ ہونگا گویا مجھکو آپ زندہ فرمائین گے ای آقا مین خداپرست ہوچکا ہون از براے خدا میری امداد فرمائیے وصل معشوقہ سے کامیاب فرمائیے مین آپ کا دامن نہ چھوڑونگا بدون اپنی معشوقہ کے لیے سواے آپ کے یہ کام دوسرے سے نہ ہوگا اور آپ لوگون کا یہ بھی طریقہ ہی کہ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم کرتے ہین آپ شوق سے یہ شربت نوش فرمائیے یہ تقریر دیوانہ کی سن کے علمشاہ نے فرمایا کہ ذرا مجھکو صحت ہولے تو مین عنطاق کو قتل کرکے خواہ اسیر خواہ خداپرست کرکے تیری معشوقہ تجھکو دلا دونگا تو نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا ہی مین اس احسان سے تیرے

سبکدوش نہین ہوسکتا ہون اگر تو یہ احسان بھی نہ کرتا تو بھی ہم تیری کمک ضرور کرتے وہ یہ سُن کے قدمون پر گرا اور بہت کچھ دعا و ثنا کرنے لگا علمشاہ نے اُسکو گلے سے لگایا وہ شربت امان نوش فرمایا اور فرمایا کہ تو اپنے رفیقون و اہل لشکر کو بھی مسلمان کر عرض کیا کہ بہت خوب آپ اطمینان رکھین اور کہنے لگا کہ حضور اپنے حال سے آگاہ فرمائین اور اُس قمری کے حال سے کہ جسکے لیے آپ نے بادشاہ سے فساد برپا کیا تب علمشاہ نے اشک آنکھون مین بھر کر فرمایا کہ ای بھائی کچھ حال نہ دریافت کرو میرے دل مین اِسقدر طاقت نہین ہی کہ مین اِس حال کو بیان کرون مجھکو صحت ہونے دو پھر بیان کرونگا دیو اسنے کہا بہت خوب اور اسیوقت بیرون قصر آیا اور سب رفیقون و افسرون و دیوانون و اہل لشکر و اہل قلعہ کو طلب کیا اور اُنسے سب حال اپنے عشق کا اور ماموں سے خواہش عقد کرنے کا اور اُسکے انکار کا اور اپنا فوج جمع کرنا اِس قصد سے کہ مین ماموں پر لشکرکشی کرون اور علمشاہ کے حال سے آگاہ ہونیکا اور وہ خیال کرنے کا کہ اِس خداپرست کی کمک سے میری امید بر آئیگی اور اپنا سب کو طلب کر کے لشکر تیار رہنے کا حکم دینا اور کھانا کھا کے سونے کا اور خواب دیکھنے کا اور خواب مین مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور کہا کہ باقی حال آپ پر سب ظاہر ہی اور میرے آقا نے بھی اقرار کیا ہی کہ مین اچھا ہو لون تو ضرور تیری معشوقہ کو دلا دونگا لہذا مین نے تو عجائب پرستی کو ترک کیا دین اسلام قبول کیا پس جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے ورنہ میرے شہر اور قلعے سے نکل جائے میرے پاس کافر کا کام نہین ہی اگر نہ جائیگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ جو دیو اسنے کہا سب نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر آپنے دین اسلام قبول کیا اور اپنی عجائب پرستی کو ترک کیا تو ہمنے بھی قبول کیا اور عجائب پرستی کو ترک کیا ہم آپ ایسا آقا کہان پائینگے اور واقعی یہ دین برحق ہی اور خداپرست بڑے قدردان اور قدرشناس ہین اُنکی اطاعت مین سعادت کونین حاصل ہوتی ہی اور ہمنے خیال کیا کہ جو قدر و منزلت خداپرست ہم بہادرون کی کرتے ہین وہ کوئی نہین کرتا ہی ایسے لوگون کی اطاعت باعث افتخار ہی بقول کسے الناس علیٰ دین ملوکہم یہ جو سب نے کہا دیو اسنے سب کو کلمہ طیبہ جو کہ خواب مین اسکو تعلیم ہوا تھا تعلیم کیا سب از صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے اسیوقت سے

بنا مسجدون کی ڈالی گئی بتکدے کھود ڈالے گئے ہر طرف صدائے اذان بلند ہوئی دیوانے نے
سب کو رخصت کیا علمشاہ کے پاس آکر سب حال بیان کیا علمشاہ بہت خوش ہوئے اب
راوی اِنکو تو قلعے مین مقیم رکھتا ہی اور بیخبر دیوانے کو اسنکے علاج مین کہ اِنکا حال آیندہ تحریر ہوگا
اب عنطاق کج کلاہ و اُسکی سپاہ کا حال تحریر کرتا ہون کہ یہان عنطاق نے اور اُسکے کل سردارون
نے جو کہ اُسکے پاس تھے اور اہل شہر نے و دیگر قصبات کے باشندون نے وہ شب اِس
انتظار مین بسر کی کہ صبح ہولے تو وہان جائین کہ جہان خداپرست قتل ہوگا اور بادشاہ نے
بھی اس انتظار مین شب بسر کی کہ صبح ہولے تو خداپرست کو قتل کرون اس حال سے آگاہ نہ تھا
یہان جب صبح ہوئی بادشاہ نے بیدار ہوکر دربار کیا سب حاضر ہوئے جلاد طلب کیا وہ حاضر
ہوا حکم دیا کہ میدان خونی کی تیاری کرو فوراً تیاری ہونے لگی بادشاہ اِس انتظار مین ہی کہ
اب کوئی دم مین داروغہ زندان خانہ قیدی کو لیکر حاضر ہوگا یہ تو یہان انتظار کر رہا ہی وہان
داروغہ صاحب خود اسیر پنجۂ اجل ہوگئے ہین قیدی کو کون لائے اور قیدی بھی ہو تو حاضر کیا
جائے اُس قیدی پر تو ہزارون جانین نثار ہوگئی ہین راوی بیان کرتا ہو کہ اُس صحرا مین ہر
طرف لوگون کا مجمع تھا یہ سب قصبات و دیہات سے آئے تھے پانچ کوس دیڑھ کوس سے
لوگ آئے تھے کوئی پہر رات رہے کوئی دو پہر رات سے اپنے گھر سے چلا تھا خلاصہ یہ کہ
اِن سب کو بڑا قتل خداپرست کا اشتیاق تھا کہ چلکر تماشہ دیکھین دوکاندارون نے بڑے
سویرے سے دوکانین آراستہ کین کسی طرف ساقنین بیٹھی ہوئی تھین لنشہ بازون کا مجمع
تھا ہر قسم کا سامان بطور میلہ مہیا تھا اِدھر اہل شہر امیر و غریب جوان و پیر پوجا پاٹ سامری سے
فراغت کرکے لباس مکلف سے آراستہ ہوکر اپنے اپنے گھرون سے نکلکر در شہر پناہ کیجانب
چلے چوک مین پہونچتے ہی چرچا سنا کہ رات کوئی آکر سب پاسبان زندان خانہ کو قتل کرکے
قیدی کو رہا کر لیگیا مگر یہ لوگ یہ چرچا سُنتے ہی در شہر پناہ پر آئے تو وہان لاشین پڑی ہوئی
دیکھین بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر سب اہل شہر آکر جمع ہوئے کوتوال نے کیا کیا
کہ صبح کو جب سب کو مردہ پایا اور قیدی کو نہ پایا تو نخوت اور داروغہ زندان خانہ اور چند
سوارون کی لاشین اور چند در شہر پناہ پر سے لاشین لیکر چارپائی پر ڈالکر خاک اُڑاتا ہوا طرف

چیخم

بادشاہ کے چلا اور باقی لاشون کو ایک گڑھے مین دفن کرا دیا ادھر وہ لشکر جو بسبب چند سوارون کے مرنے کے بھاگا تھا اور بیرون شہر جا کر رُکا تھا وہ ایک مقام پر اُن سوارون کا انتظار کر رہا تھا جو کہ نقابدارون کے عقب مین برائے دریافت حال گئے تھے کہ کوتوال اِن لاشون کو لیکر پہونچا اُن سب نے دریافت کیا کہ اِنکو لیکر کہان جاتے ہو کوتوال نے کہا کہ خدمت بادشاہ مین خبر کرنے جاتے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم بھی چلتے ہین ہمنے چند سوار برائے دریافت حال روانہ کیے ہین کہ دیکھو یہ لوگ کہان جاتے ہین تاکہ بادشاہ سے سب حال بیان کرین یہ سُنکے کوتوال تھم گیا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ سوار جو عقب مین گئے تھے برابر چلے گئے اُنھون نے دیکھا کہ وہ نقابدار مع اپنے ہمراہیون و قیدی کے اُس قلعے مین داخل ہوئے جو کہ بادشاہ کے بھانجہ کا ہے یعنی تسخیر دیوانہ جس مین رہتا ہے اُنھون نے عقل سے دریافت کیا کہ یہ کام کسی کا نہین ہے دیوانے کا معلوم ہوتا ہے مگر نہ معلوم اِس دیوانے کو کیا ہوا جو یہ اگر رہا کر لیگیا ماموں کا بھی خوف نہ کیا اِسقدر لوگون کو قتل کیا چلکر بادشاہ سے اِس حال کی خبر کرین بس یہ سوار یہ حال دیکھکر اِس لشکر مین آئے جو کہ اِنکا انتظار کر رہا تھا یہان آکر دیکھا کہ کوتوال بھی مع پیادون کے لاشین لیے ہوئے موجود ہے اِن سوارون نے آکر سب حال بیان کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ عجب یہ امر ہے چلو اب بادشاہ سے خبر کرین اور عرض کرین کہ آپ کے بھانجے کی یہ حرکت ہے وہ آپ سے باغی ہوگئے اُنھون نے بغاوت پر کمر کسی وہ شب کو آکر اور اِن سب کو قتل کرکے قیدی کو رہا کر لے گئے یہ کہکر کوتوال سے کہا کہ تمنے اِن لاشون مین سے کوئی لاش حریف کی دیکھی ہے تاکہ اُسکے دیکھنے سے حال معلوم ہو کہ یہ کون لوگ تھے کوتوال نے کہا کہ اِن لاشون مین یہ زندان خانے کے قریب کوئی لاش لشکر حریف کی نہ تھی اور نہ شہر پناہ پر ملی مین نے بہت تلاش کیا تو دو لاشین ملین چنانچہ وہ بھی مین نے لے لی ہین مین نے جو اُنکو دیکھا تھا تو اُن لوگون کو پایا جو کہ دیوانے کے ہمراہ رہتے تھے مین خود حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہے مگر اب یقین ہوگیا کہ یہ سب کام اُسی دیوانہ کا ہے اِن سوارون کے بیان سے راوی کا بیان ہے یہ سُنکے اُس لشکر کے لوگون نے وہ جو قتل ہوئے تھے دیوانہ وغیرہ کے ہاتھ سے اُنکی لاشین اُٹھالین اُنکین چار لاشین

لشکر حریف کی تھین اب جو انکو دیکھا تو وہ سب دیوا نے کے ملازم و رفیق تھے ابتو یہ سب
خوش ہوے اُن لاشون کو لیکر فریادی کی صورت بنکر خاک اُڑاتے ہوے بادشاہ کی
طرف چلے وہان جو عرصہ ہوا بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کسیکو بھیجکر خبر تو منگاؤ کہ دار وغہ زندان
نے عرصہ کیون لگایا یہ وقت آگیا ابھی تک قیدی کو لیکر نہین آیا اُس سے کہلوا بھیجو کہ بہت جلد
آئے اب عرصہ نہ لگائے کہانتک انتظار کیا جائے وزیر نے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکر چند
چوبدارون کو طلب کر کے جو کچھ بادشاہ نے حکم دیا تھا اُنکو وہ حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد لیکر
اپنے ہمراہ آؤ یہان سب جمع ہین رموز جادو عنطاق کے پہلو مین بیٹھا ہی اور سب سردار
حاضر ہین ایک عیار مع اپنے شاگردون کے کھڑا ہوا ہی کہ وہ چوبدار ادھر کو چلے تھے کہ یکایک
شہر کی طرف سے شور وغل کی صدا آئی اہل شہر جو آئے تھے وہ باہم یہ کہ رہے تھے کہ ہم جو
ادھر کو آتے تھے تو ہمنے راہ مین سُنا تھا کہ قیدی کو کوئی آکر رہا کر کے لیگیا نہ معلوم یہ واقعہ
درست ہی یا غلط ہی اور ہمنے جابجا لاشین بھی پڑی ہوئی پائین مگر ہم یہان چلے آئے قیدی
ابھی تک نہین آیا نہ معلوم کب آئیگا یہی ذکر تھا کہ شور وغل کی جو صدا اُسنی سب اُسطرت کو
دیکھنے لگے دیکھا کہ آگے آگے کوتوال سر برہنہ اور چند افسر سپاہ سرون پر خاک پڑی ہوئی
فریادیون کی صورت بنائے ہوے اُنکے عقب مین بہت چارپائیان اُنپر چادرین پڑی
ہوئی اُنکے بعد کچھ سپاہ اِسطرت کو چلے آتے ہین یہ کہکر اہل شہر کہنے لگے کہ جو واقعہ ہمنے
راہ مین سُنا تھا وہ سچا معلوم ہوتا ہی ضرور قیدی رہا ہو گیا کوتوال کا اِس حال سے چارپائیون
کو لیکر آنا خالی از علت نہین اُنپر وہ لاشین ہین جو کہ اُن لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین
جو کہ رہا کرنے کو آئے تھے ابتو ہر طرف ہلڑ ہو گیا کہ کوتوال اُس مجمع کے قریب آکر پہونچا اُن سب نے
کہا کہ کوتوال صاحب یہ کیا حال ہی اور کیا معرکہ ہی بیان فرمائیے کوتوال نے کہا کہ یہ سب
حال اور معرکہ بادشاہ کے روبرو بیان ہوگا وہ لوگ خاموش ہو رہے کوتوال آگے چلا
عقب مین سب اہل مجمع تھے کہ چلکر سُنین کہ یہ کیا معرکہ ہی وہ چوبدار ابھی جانے نہ پائے تھے
کوتوال کو اس حال سے دیکھکر وہ بھی واپس آئے بادشاہ اور سب اِسی طرف کو دیکھ رہے
تھے کہ بادشاہ اور سب اہل دربار کو کوتوال دکھائی دیا بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ لو

دیکھا

قیدی آگیا جب وہ قریب پہونچے اور کوتوال نے اور سب نے بادشاہ کو دیکھا اور زیادہ شور و
غل مچایا سر پر خاک ڈالی اب جو بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال کو اس حال سے دیکھا اور
چارپائیان دکھائی دین اور قیدی نہ دکھائی دیا اب تو سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی
بادشاہ نے سب سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ یہ کوتوال کیا حالت بنا کر آیا ہی سب نے
عرض کیا کہ ظاہر ہو جائیگا حضور نہ تو قیدی ہی نہ داروغہ زندان خانہ ہی معلوم ہوتا ہی کوئی نیا
واقعہ شہر مین گذرا یہان یہ تذکرہ تھا کوتوال و اُن افسرون نے وہ سب چارپائیان لاکر
در بارگاہ پر رکھین اور پکارنے لگے کہ دوہائی ہی بادشاہ کی لوٹ لیا عنطاق نے حکم دیا
کہ کوتوال کو مع چارپائیون کے طلب کرو کوتوال بموجب حکم بادشاہ کے طلب کیا گیا مع
اُن سب افسرون و چارپائیون کے بارگاہ مین آیا سامنے وہ چارپائیان رکھین دست بستہ
سب کھڑے ہوے بادشاہ نے پوچھا کہ تمپر کیا آفت نازل ہوئی اور یہ تو بتاؤ کہ داروغہ
زندان خانہ قیدی کو لیکر ابھی تک کیون نہین آیا یہ سُنکے کوتوال نے اُن سوارون کو پیش
کیا جو کہ براے حفاظت قیدی مقرر ہوے تھے اور جنھون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی
اور داروغہ زندان کی لاش پر سے چادر دور کی اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ داروغۂ
زندان کا یہ حال ہوا اب جو بادشاہ و اہل دربار نے دیکھا تو داروغۂ زندان کو مردہ پایا
بادشاہ نے حیران ہوکر کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا جلد بیان کرو تب اُن سوارون نے عرض کیا
کہ جب قیدی یہان سے گیا اور قید کیا گیا تو نخوت شیر صورت جنکی لاش ہم لائے ہین
وہ مع دس ہزار سوارون کے براے حفاظت گرد زندان خانہ اُترے ہم لوگ بھی سب
پہرہ دینے لگے ایکجانب داروغہ صاحب بیٹھے تھے اور ایک طرف ہمارے افسر قریب دوپہر
رات کے ہم سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار سرخپوش مع کچھ سپاہ کے ہماری طرف چلا
آتا ہی چونکہ ہم سب کو اسکی خبر نہ تھی کہ ہمکو قتل کرنے آتا ہی ہم لوگ باطمینان تمام بیٹھے ہوے
تھے اُسکو دیکھکر خبردار و ہوشیار تو ضرور رہوے جبتک ہم تیار ہون ہون وہ قتل بلاے مبرم
کے نعرہ بلند کرکے آگرا اور قتل کرنا شروع کیا اُسنے نعرہ کہ ہی ملک قاسم خدا پرست ہی اُسکا
کیا ہم لوگ بھی لڑنے لگے ہمارے افسر نخوت نے مقابلہ کیا وہ اُسکے ہاتھ سے مارے گئے

داروغۂ زندان نے سامنا کیا وہ بھی کام آئے اور ہزار دن آدمی کام آئے ہمتے چھاؤنی گئے کوتوال کو خبر کرائی جبتک یہ لوگ آئین اُسنے آفت برپا کر دی ہم تاب نہ لاسکے بھاگ کھڑے ہوے دیکھیے یہ لاش ہمارے افسر کی ہو اور یہ کہکر اُسپر سے چادر دور کی بادشاہ نے نحوت کو بھی قتل کیا ہوا پایا اور بہت سے سوار دن کو مقتول دیکھا اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم بھاگ کھڑے ہوے اُسنے قفل توڑا قیدی کو رہا کیا قیدی کو لیکر باہر آیا کہ اس اثناء مین کوتوال صاحب پہونچے اُسنے بھی مقابلہ ہوا یہ بھی تاب نہ لاسکے بھاگے وہ صاف لیکر نکلا چلا گیا شہر پناہ پر روکا وہان بھی تلوار چلی انجام یہ ہوا کہ ہم وہان سے بھی بھاگے وہ شہر سے نکلگیا صحرا مین جاکر ان سب نے روکا وہان بھی ہم اُسکا کچھ نہ کر سکے وہ وہان سے بھی مع قیدی و اپنے ہمراہیون کے نکلا ہوا چلا گیا یہ واقعہ گذرا یہ سب لاشین موجود ہین ملاحظہ فرمایئے یہ سُنکے بادشاہ نے کوتوال سے پوچھا کہ تم بیان کرو کہ کیونکر کیا واقعہ گذرا کوتوال نے اپنا واقعہ بیان کیا جو کہ تحریر ہو چکا ہو اُن افسرون نے سب حال بیان کیا تب بادشاہ نے کہا کہ یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ کون نقابدار تھا اور کدھر سے آیا تھا اور کدھر گیا اُن سب نے عرض کی کہ اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بادشاہ نے کہا تمھاری جان تمکو بخشی صاف صاف بیان کرو اُسکے حال سے تب سب نے متفق ہوکر کہا کہ وہ نقابدار حضور کے بھانجے تھے شاہزادہ تسخیر دیوانہ اور اُنکے ہمراہ اُنکے رفیق تھے وہ ہی آکر ہم سب کو قتل کر کے قیدی کو رہا کر کے لیگئے یہ جو بادشاہ نے سُنا کہا کہ کیون اُسپر تہمت لیتے ہو اُسنے تو شہر مین آنا ترک کیا مین نے اُسکو طلب بھی کیا تو وہ نہ آیا اور اس حال کی اُسکو خبر کیونکر ہوئی دوسرے اُسکو کیا ایسی مجھسے خصومت تھی کہ وہ اس طور سے آتا اور میرے قیدی کو رہا کر کے لیجاتا تیسرے وہ عجائب پرست یہ قیدی خدا پرست تمکو دھوکا ہوا ہوگا کوئی ایسی بات کہتا ہو کوئی اور ہوگا وہ اگر سنے گا تو آفت برپا کریگا اُن سب نے عرض کی کہ جو کچھ ہمنے خدمت والا مین عرض کیا ہو اس بات کا ہم ثبوت بھی رکھتے ہین ہان اگر حضور پر ثابت نہ ہو تو حضور ہمکو قتل کرین یہ حرکت اُنھین کی ہو بادشاہ نے کہا کہ کیا ثبوت ہو بیان کرو اگر نہ ثابت کروگے تو یاد رکھو کہ تم سب کو قتل کرونگا اُنھون نے کہا کہ بشوق یہ کہکر

اُن سواروں سے کہا کہ تم بیان کرو کہ تمنے کیا اپنی آنکھ سے دیکھا تب اُن سواروں نے اپنا تعاقب مین جانا اور رفقا بداروں کا داخل قلعہ ہونا سب بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ ضرور اس بات سے ثابت ہوتا ہو مگر ایک امر یہ ہو کہ شاید اُسکا کوئی دوست ہو یہ حرکت اُسنے کی ہو بھلا اسکے سوا اور بھی کوئی ثبوت ہو تب اُن سب نے اُن لاشون کو دکھایا اُپر سے چادر دور کی اور کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ لاشین کن لوگون کی ہین اب جو بادشاہ و اہل دربار نے دیکھا تو دیوانے کے رفیقون و ملازمون کی لاشین دیکھین اور پہچانا کہ یہ سب لاشین اُسکے رفیقون کی ہین بادشاہ نے کہا کہ اب مجھیر ثابت ہوگیا کہ یہ کام اُسی تاشدنی دیوانے کا ہو مگر یہ نہ ظاہر ہوا کہ اُسکو مجھسے کیا خصومت پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے اُسنے یہ دشمنی کی سب نے کہا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی امر ظاہر نہین ہوتا بادشاہ نے کہا کہ مین نے لاشین بھی دیکھین مگر یقین نہین آتا ہو کوئی سبب دشمنی کا معلوم نہین ہوتا ہو یہ کہکر اپنے عیار کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے بیشنگ تم جاکر دریافت تو کرو کہ یہ واقعہ صحیح ہو اُن سوارون کے کہنے سے اور لاشون کے دیکھنے سے تو مجھکو شک ہوتا ہو تو جاکر دریافت تو کر آیہ جو بادشاہ نے حکم دیا بیشنگ فوراً بیرون بارگاہ آیا اور اپنی صورت تبدیل کرکے طرف قلعہ تسخیر کے روانہ ہوا ایہان بادشاہ اُسکا انتظار کرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کیا وجہ ہوئی جو دیوانہ بگڑ گیا اور میرے قیدی کو رہا کر لیگیا کچھ بھی اُسنے پاس نہ کیا اگر ایسی حرکت کی تو بہت بیجا حرکت کی یہ سوچ رہا تھا کہ یکایک بادشاہ کو خیال آیا کہ دیوانے نے یہ اُسکا بدلا لیا جو مجھسے خواہش کی تھی کہ میرے ساتھ اپنی دختر کی شادی کر دیجیے مین نے انکار کیا اُسدن سے اُسنے آنا جانا ترک کیا اِسی سبب سے میرا دشمن ہوگیا اب عنطاق کو یقین ہوگیا کہ یہ کام دیوانے کا ہو جب اِسکو یقین ہوا دل مین سوچکر کوتوال وغیرہ سے کہا کہ اِن لاشون کو لے جاؤ اِنکے ورثا کو دیدو اور شہر کا بندوبست کرو مین بھی آتا ہون جسنے یہ حرکت کی ہو اُسکو سزا دونگا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اور رکیا کہدو کہ قیدی رات کو رہا ہوگیا اُسکا کوئی دوست غافل پاکر اور سب قتل کرکے رہا کر لے گیا آپ سب لوگ واپس جائین کوتوال وغیرہ اُن لاشون کو لیکر باہر آیا اُسکے ورثا کو دیدیا اور وہ ہی حکم شاہی پکار کر کہدیا سب مجمع درہم و برہم ہوگیا ہر ایک یہ کہتا ہوا اپنے اپنے

مقام پر چلا گیا کہ بڑی خرابی اور غفلت کی گئی جو قیدی رہا ہو گیا مجھکو بیکار کی زحمت ہوئی کاش ہم نہ آتے اگر یہ حال معلوم ہوتا خلاصہ یہ کہ سب واپس گئے تھوڑے عرصے مین وہان سوائے بادشاہ اور اسکے ملازمون کے کوئی نہ رہا جو کہ برائے شکار ہمراہ آئے تھے بادشاہ کو بڑا صدمہ تھا دربار برخاست کیا اپنے خیمۂ خاص مین آیا اپنے بھائی رموز جادو سے کہا کہ جس قمری کے واسطے اسقدر کشت و خون ہوا تمنے وہ قمری ہمکو اسوقت تک نہ دی اُسنے کہا کہ وہ قمری حاضر ہی شب کو جو آؤنگا تو لیتا آؤنگا عنطاق نے کہا کہ اچھا رموز جادو اپنے خیمے مین آیا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُسکے رفقا آکر حاضر ہوئے دور شراب چلنے لگا عنطاق اس خیال سے یہان سے نہین گیا کہ عیار خبر لیکر آئے تو شہر مین جاؤن اور اگر یہ امر صحیح ہو تو کسی پہلوان زبردست کو مع لشکر کے روانہ کرکے دیوانے کو مع اُس خداپرست کے گرفتار کراؤن یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی پس عنطاق انتظار عیار مین اُترا ہوا ہی اب ان سب کو یہان مقیم رکھتا ہون اب کچھ حال سمک یلطاقی کا تحریر کرتا ہون کہ اسکا حال بھی تحریر ہونا ضرور ہی کہ اسنے کیا کام کیا ہی

دو کلمہ عیاری سمک یلطاقی کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہی کہ منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے جو اجزا تحریر کیے ہین اُنمین یہ تحریر کیا ہی کہ جب خواجہ عمرو دربار سماوات مین گئے تھے اور اُنھون نے وہان سمک کو دیکھا تھا کہ شکل تبدیل کیے ہوئے عقب سماوات مین بیٹھا تھا اُنھون نے عیاری کی تھی اور وہان سے عیاری کرکے جب باہر آئے تھے تو سمک بھی آیا تھا چنانچہ خواجہ نے سمک سے یہ کہا تھا کہ بیٹا سمک میرا تمھارا ساتھ اچھا نہین لہذا اپنی اپنی راہ لو تو سمک ایکطرف کو روانہ ہوا تھا اور خواجہ ایک سمت کو خواجہ کا حال تو منشی صاحب نے تحریر کیا تھا مگر سمک کا حال کچھ نہین تحریر کیا تھا اب مین اسکا حال قلمبند کرتا ہون کہ سمک جو خواجہ سے جدا ہوکے چلا صورت بدل کے اِدھر اُدھر پھرنے لگا اور فکر کرنے لگا کہ کوئی تو عیاری کرنا چاہیے اسی فکر مین ہر طرف پھرا اگر کوئی کام نہ نکلا تو یہ لشکر مین آیا یہان آکر معلوم ہوا کہ علشناد مع آہو چشم کے شب کو کسی طرف چلے گئے ہین اور صاحبقران طرف کوہ بیستون کے جانیوالے

ہین اور شب کو جہانگیر وسیما سے مہر جمال بھی لشکر سے نکل گئی ہین خواجہ انکی تلاش مین بحکم امیر روانہ ہوے ہین اسنے خیال کیا کہ تیرا آقا بھی کسی طرف چلا گیا ہو اب تو یہان رہکر کیا کریگا چل آقا کی تلاش مین انکو تلاش کرکے انکی خدمت مین رہ بدون آقا کے یہان رہنا بیکار ہو سراسر مروت اور نمک حلالی کے خلاف ہی یہ سوچکر لشکر سے چل کھڑا ہوا بارگاہ تک بھی نہ گیا اب یہ کوہ وصحرا کی سیر کرتا ہوا اور علمشاہ کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا صورت تبدیل کیے ہوے اتفاق تقدیر قدر سے یہ پھرتا ہوا اسی صحرا مین پہونچا کہ جہان عنطاق اترا ہوا تھا اور علمشاہ سے مقابلہ ہوا تھا اسدن پہونچا کہ جسدن علمشاہ کے قتل کا دن تھا اور سب لوگ آکر جمع ہوے تھے اسنے دور سے جو مجمع دیکھا خیال کیا کہ چلکر دریافت کرو کہ یہ مجمع کیسا ہی اور کیا واقعہ ہی بس یہ وہان آیا اور ان لوگون مین ملکر ادھر ادھر پھرنے لگا بارگاہ مین بھی آیا یہان کا بھی حال دیکھا لوگون سے جو دریافت کیا کہ یہان کوئی آج میلا ہی جو یہ مجمع ہوا انھون نے سب حال بیان کیا کہ اس طور سے ایک مسافر آیا تھا اسکے پاس ایک قمری تھی بادشاہ نے اس سے طلب کی اسنے انکار کیا بادشاہ کے بھائی کو یہ امر ناگوار ہوا چونکہ وہ ساحر ہین رموز جادو انکا نام ہی وہ اٹھکر اپنے خیمے مین آئے اور باز سحر بھیجکر قمری کو اس مسافر کے پاس سے اٹھوا لیا وہ قمری انکے پاس ہی وہ مسافر برائے قمری بگڑ گیا اس سے تلوار چلی اس حالت جنگ وپیکار مین معلوم ہوا اور ظاہر ہوا کہ یہ خدا پرست ہی اور پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ نوجوان ہی بادشاہ کے سردارون نے اسکو زخمی کرکے اسیر کرلیا بادشاہ نے آجکا دن اسکے قتل کے لیے مقرر کیا تھا اور سب کو اس حال سے آگاہ کیا تھا ہم اسکے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنے آئے تھے مگر یہان آکر یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کا بھانجہ تجبر دیوانہ بادشاہ سے باغی ہوگیا اور وہ سب کو آکر قید خانے سے محافظان زندان کو قتل کرکے اس خدا پرست کو رہا کرکے اپنے قلعے مین لیگیا ہی بس اب ہم سب واپس جائینگے کیونکہ اب قتل کون ہوگا وہ تو رہا ہوگیا سمک نے دریافت کیا کہ وہ قلعہ یہان سے کتنی دور ہی انھون نے جواب دیا کہ پانچ کوس پر ہی یہ بھی پوچھا کہ وہ مسافر اس قمری کو بہت عزیز رکھتا تھا کہ جسکے لیے اسقدر کشت وخون واقعہ ہوا انھون نے جواب دیا کہ بہت عزیز رکھتا تھا ایکدم کی جدائی ناگوار تھی مگر مجبور ہوگیا رموز جادو ساحر نے

لیکیا اُسنے تو قمری کے لیے آفت برپا کردی تھی گویا وہ قمری نہ تھی اُسکی روح تھی سماک نے
باتون باتون مین یہ بھی دریافت کرلیا تھا کہ رموز جادو کا خیمہ کونسا ہی اُنھون نے بتا دیا اور
یہ بھی کہدیا کہ وہ قمری ابھی رموز کے پاس ہی بادشاہ کو اُسنے نہین دی ہی وہ قمری غضب کی باتین
کرتی ہی سُنا جاتا ہی وہ لوگ تو سب چلے گئے تھے اب وہان سواے اُس لشکر کے جو کہ بادشاہ
کے ساتھ آیا تھا اور کوئی نہ تھا سماک نے یہ سُنکے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے عیاری کرکے قمری
رموز سے لینا چاہیے اور آقا کی خدمت مین پہونچکر پیش کرنا چاہیے نہ معلوم یہ قمری کیسی ہی
جسکے لیے آقا نے اِسقدر کشت وخون واقع کیا کوئی نہ کوئی بھید اُس قمری مین ضرور ہی تیری
عیاری کسدن کام آئیگی اور تو کسدن حق نمک سے ادا ہوگا یہ سوچکر فکر کرنے لگا ایک
عیاری خیال مین آئی خوشنما سب کی نظرون سے پوشیدہ ہو کر صحرا مین آیا اور سامان عیاری
سے درست ہو کر طرف لشکر کے چلا داخل لشکر جو ہوا سب نے دیکھا کہ ایک درویش باریش
سفید قشقہ صندل کا پیشانی پر دیا ہوا الف آزادی کا کھنچا ہوا گیروے کپڑے پہنے ہوے
سر پر کلاہ درویشی رکھے ہوے بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جوگی ہی چلا آتا ہی ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا
ہوا ہی مگر عجب رنگ کا تیتر ہی کہ اُسکے جسم مین نئے نئے رنگ کے پر ہین یعنی سرخ و سفید و
سیاہ و سبز و زرد اور مثل الماس و زمرد کے چمکتے ہین تیتر بہت خوبصورت اور نہایت خوش قطع
اِسکے ہاتھ پر بیٹھا ہوا ہی وہ درویش اُسکو چمکارتا ہوا اور چند جانور اُسکے بازو اور شانے
اور سر پر مثل قمری وغیرہ کے بیٹھے ہوے ہین اُنکے رنگ برنگ پر پُرزرے ہین اگر کسی کا پوٹا
سفید ہی تو بازو سُرخ و سبز پنجے زرد چونچ اودی سر نیلا ہی ایک خوشنما اِکتارہ ہاتھ مین بجن
گاتا ہوا چلا آتا ہی اُس درویش کو جو لوگون نے دیکھا اُسکے گرد جمع ہوے اور کہنے لگے
کہ اے جوگی صاحب کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہی جوگی نے جوابدیا کہ بابا جہان سے سب
آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائنگے مین بھی جاؤنگا اُنھون نے کہا کہ آپ کا
دولت خانہ کہان ہی کہا کہ بیٹا ہم فقیرون کا دولت خانہ کیسا یہی کوہ و صحرا ہم لوگون کا مسکن ہی
آج یہ صحرا کل وہ جنگل اپنا مقام ہی ویرانے سے مجکو کام ہی اِسوقت جو یہان مجمع دیکھا خیال ہوا
کہ جاکر دیکھو کہ یہ لوگ اِس مقام پر کیون جمع ہوے ہین یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ جوگی صاحب

یہان ہمارا بادشاہ آیا شکار کو اُسنے یہان آکر ایک خدا پرست کو اسیر کیا تھا اُسکے قتل کے لیے آجکا دن مقرر کیا تھا اُسکو کوئی اُسکا دوست آکر اُسکو رہا کر کے لیگیا یہ مجمع جو ہوا سب اُسکے قتل کا تماشا دیکھنے کو آئے تھے جب معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سب واپس گئے پوچھا اے جوگی صاحب یہ طائر آپ نے کہان سے پائے کیا خوشنما ہین جوگی نے کہا کہ بابا انھین جانورون کے سبب سے تو میری زندگی ہے جب تو ہم گھبراتا ہے انسے باتین کرتا ہون یہ سب میرے پالو ہین ابتو ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ اس جوگی کے پاس بہت عمدہ جانور ہین شدہ شدہ یہ خبر رموز کو بھی ہوئی جب اُسنے سنا کہ لشکر مین ایک جوگی آیا ہے اُسکے پاس چند تیتر اور قمریان ہین مگر کیا خوشنما ہین اسکو بھی اشتیاق ہوا کہ بلاکر جوگی صاحب کو دیکھنا چاہیے رفیقون سے کہا کہ ذرا تم جاکر دیکھو کہ جو فقیر لشکر مین آیا ہے وہ کیسا ہے اور اُسکے پاس کس قسم کے طائر ہین اگر وہ آسکے تو میرے پاس لے آؤ ذرا مین بھی ان طائرون کو دیکھون رفیقون نے عرض کیا کہ کل تو بہت بڑا فساد ہو چکا ہے ایک قمری کے لیے کئی سردارون کی جانین مفت برباد ہوئین ایسا نہو کہ اس سے بھی کوئی فساد ہو رموز نے کہا کہ پھر کیا نقصان ہے فساد ہوگا تو ہوا کیون فساد ہونے لگا اگر کوئی جانور پسند آئیگا اور مین اُسکو طلب کرونگا وہ نہ دیگا مین خاموش ہو رہونگا کیونکہ کسی کی چیز پر اجارا نہین ہے وہ اپنی چیز پر اختیار رکھتا ہے جاہے دے چاہے نہ دے اگر تم یہ کہو کہ یہ بھی اپنی قمری خریگا یا تیتر نہ دیگا تو بازیگر سے لین گے رموز نے کہا یہ نہ ہوگا رفیقون نے کہا پھر اس مسافر بیچارے کی قمری بازیگر سے کیون طلب کولی رموز نے کہا وہ بادشاہ کو پسند آئی تھی دوسرے وہ میرا بڑا بھائی ہے مجھکو اُسکا صدمہ گوارا نہ ہوا کہ ایک چیز اُسکو پسند آوے اور وہ ایک ادنی مسافر سے مانگے اور وہ انکار کرے اسوجہ سے یہ حرکت ہوئی اور اپنے دل پر تو مجھکو اختیار ہے تم جاؤ اوسکو لے آؤ یہ سنکر چند رفیق اُٹھے اور بیرون خیمہ آئے دیکھا کہ ایک جوگی چلا آتا ہے جہان پر وہ کھڑا ہو جاتا ہے وہان ایک بھیڑ لگ جاتی ہے سیکڑون آدمی اُسکے عقب مین ہین ان سب نے ان تیترون اور قمریون کو دیکھا اور بہت پسند کیا اور کہا کہ ہمنے اس رنگ کے جانور آجتک نہین دیکھے کیا قدرت ہے خداوند عجائب کی

ایسے نادر جانور خلق فرمانے کی باتین کرتے ہوے قریب جوگی کے آئے اور سلام کرکے کہنے لگے کہ جوگی صاحب آپ کو ہمارے مالک نے یاد کیا ہو تشریف لے چلیے وہ آپ کی آمد کی خبر سُنکے آپ کے بہت مشتاق ہین جوگی نے جواب دیا کہ مجھکو کیا ضرورت ہی کہ مین جاؤن اگر وہ میرے مشتاق ہین تو یہان آکر دیکھ جائین ہم فقیرون کا کیا کام ہی امیرون کی صحبت مین وہ بندہ دنیا ہین اور ہم تارک دنیا ہماری اُنکی صحبت کیونکر برار ہوسکتی ہی ہمارے اُنکے زمین و آسمان کا فرق ہی بھلا وہ میرے کیا مشتاق ہونگے ہم لوگ بھی اس قابل ہین کہ کوئی ہمارا اشتیاق ہو بقول شاعر شعر مین آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانا نہ بلا مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ ہے کجا ہم فقیر اور کجا صحبت امیر مین نہ جاؤنگا میرا کوئی کام نہین ہی دوسرے یہ امر ہو کہ مین نے سُنا ہی کل یہان کوئی مسافر آیا تھا اُسکے پاس قمری تھی اُسکو بادشاہ نے پسند کیا اُسنے دینے سے انکار کیا ایک باز آکر لے گیا اُسکے کارن یہان فساد ہوا وہ باز سحر تھا میرے پاس بھی جانور ہین ایسا نہ ہو کہ وہ میرے بھی تیتر وغیرہ کو پسند کرین اور مین انکار کرون اُسکو بھی باز سحر لے جائے تو خرابی ہو اُنھون نے کہا کہ بادشاہ نہین آپ کو یاد فرماتے ہین بلکہ اُنکے بھائی رموز جادو وہ ایسے نہین ہین آپ جب اُنکے پاس جائینگے تو آپ کو اُنکے مزاج کا حال معلوم ہوگا وہ بہت خوش مزاج اور رحم دل ہین آپ اُنسے بہت خوش ہونگے جوگی نے کہا کہ مین پہلے ہی انکار کرچکا ہون مین نہ جاؤنگا وہ بادشاہ کے بھائی ہین ہان اگر مین امیر یا وزیر ہوتا تو ضرور اُنکی خدمت مین جاتا یا یہ امر مجھکو منظور ہوتا کہ وہ میری سفارش بادشاہ سے کرکے کوئی عہدہ مجھکو دلا دین تو مین جاتا بابا مجھکو نہ ستاؤ مین تمھارے لشکر مین آیا ہون تھوڑی دیر پھر کر چلا جاؤنگا اُنھون نے جواب دیا کہ آپ رنجیدہ نہ ہون وہ فقیرون کو بہت دوست رکھتے ہین اس طرف اُنکو رغبت ہی وہ چاہتے ہین کہ کوئی کامل ایسا ملے کہ جسکی مین پیروی کرون اور اسکا چیلا بنون ہر روز اُنکو فقیرون سے صحبت رہتی ہو جوگی نے جواب دیا کہ مین کامل نہین ہون سامری و جمشید و عجائب نگار کے در کا کُتا ہون میری کوئی کیا پیروی کریگا جب کوئی کامل آئیگا اُسکو لے جانا اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ ہمارے مالک کے پاس تشریف لے چلین ورنہ وہ پھر خفا ہونگے

اسکو تو یہ منظور تھا صرف انکار ظاہری تھا اسی لیے آیا تھا کہا کہ اچھا بچہ تم نہین مانتے ہو تو مین چلتا ہون
مگر پھر مین کہے دیتا ہون کہ اس امر کا خیال رہے کہ مجھسے کوئی اس امر کی خواہش نہ کرے کہ فلان
جانور ہمکو دو ورنہ بڑا فساد ہوگا اور ہم غریبون کا ستانا اچھا نہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی پھر اسوقت
پچتاؤگے انھون نے کہا کہ جوگی صاحب آپ اطمینان رکھین کوئی ایسی خواہش نہ کریگا جوگی اُنکے
ہمراہ ہولیا یہان خیمے مین رموز جادو بیٹھا ہوا اپنے رفیقون کا انتظار کر رہا ہی سامنے تفنس قمری
کا رکھا ہوا ہی دل سے کہ رہا ہی کہ مین نے اُن لوگون کو اسلیے بھیجا تھا کہ جاکر دیکھو کوئی فقیر آیا ہی
اگر آیا ہو تو اُسکو لے آؤ وہ ابھی تک نہین آئے یہ خیال کرکے اور جو رفیق پاس بیٹھے تھے
اُنسے بھی یہی کلمہ کہا اُنھون نے عرض کی کہ آتے ہونگے ہمنے بھی بہت شہرت سُنی ہی کہ فقیر بڑا
کامل ہی اور جانور بھی بہت خوشنما اُسکے پاس ہین اُسکو آنے مین کچھ انکار ہوگا سمجھا رہے ہونگے
رموز نے کہا کہ اگر آنے سے اُسکو انکار تھا تو ہمسے تو کہا ہوتا ہم خود اُسکے پاس جاتے
تم لوگ اس حال سے بخوبی آگاہ ہو کہ مین فقیرون کو بہت دوست رکھتا ہون بس مجھکو بہت
اشتیاق ہی عرصہ ہونا شاق ہی یہ باتین کر رہا تھا کہ سامنے سے وہ رفیق مع اُس جوگی کے
نمودار ہوے رموز و کل حاضرین جلسہ نے دیکھا کہ ایک مرد پیر باریش سفید گیروے
کپڑے پہنے ہوے اُسکے بازو و شانہ و ہاتھ و سر پر قمریان و تیتر رنگ برنگ کے بیٹھے ہین
اور ایک تیتر ہاتھ پر بیٹھا ہی جوگی اکتارہ بجاتا ہوا اُنکے ہمراہ چلا آتا ہی رموز نے دیکھکر رفیقون
سے کہا کہ کوئی بڑا کامل معلوم ہوتا ہی اور بندۂ مقرب خداوند ہی اسکی خدمت کرنا باعث
برکت ہی جب وہ سب لوگ قریب پہونچے خود رموز اُٹھ کھڑا ہوا تا لب فرش آیا فقیر صاحب
کو دیکھکر بولا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی جو سرفراز فرمایا مجھ ایسے بندۂ ناچیز کو میری بھی حقیقت
نتھی کہ میرے مکان پر آپ تشریف لاتین کیا عرض کرون کہ جو اسوقت مجھکو خوشی ہوئی آپنے
قدم رنجہ فرماکر مجھکو سرفراز فرمایا یہ کہکر اور ہاتھ پکڑکر قریب مسند لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھاؤن
کہ جوگی صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ یہ فرش لایق اُن لوگون کے ہی کہ جو کہ صاحب دنیا ہی ہم
لوگ اس فرش کے قابل نہین ہین ہم لوگون کا بستر خاک ہی کیونکہ ایک دن اسی مین جانا ہی
بقول شاعر شعر عطر مٹی کا لگانا چاہیے پوشاک مین ٭ خاک سے رغبت رکھو آخر ہی ملنا خاک مین ٭

یہ فرش اور یہ سامان تمکو مبارک رہے مین یہان نہ بیٹھونگا یہ کہکر اور مسند سے الگ ہٹ کر بیٹھ گیا اور سب لوگ بھی بیٹھے اسوقت رموز نے کہا کہ آپ کے آنے سے میرا گھر روشن ہوا آپ نے نہایت مہربانی فرمائی جوگی نے کہا اے بچہ کیون فقیر کو ذلیل کرتا ہی یہ ناچیز کس لایق ہی یہ سب تیتا بیتا کی دیا ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ اُس قفس پر نگاہ پڑی کہ قفس مین قمری بیٹھی ہی قفس نہایت پُر تکلف سامنے رموز کے فرش پر رکھا ہی قمری کو دیکھا کہ مایوس ملول اُداس اُداس بیٹھی ہی نہ پر ہلاتی ہی نہ حرکت کرتی ہی دانہ پانی بھرا ہوا ہی قمری کی کیفیت یہ کہ جیسے کوئی حرمان نصیب اپنے معشوق کی یاد مین مغموم ہوتا ہی قمری نہ کسی جانب دیکھتی ہی نہ کریال کرتی ہی ورنہ جانورون کا قاعدہ ہی کہ وہ کسی پہلو قرار نہین لیتے ہین خصوصًا تو اسیر جوگی نے جو اِس حالت سے قمری کو دیکھا دل مین خیال کیا کہ اس قمری مین ضرور کچھ نہ کچھ بھید ہی اور یہ قمری بہت خوبصورت وخوشنما ہی واقعی ایسے طائر خوشنما بہت کم ہوتے ہین یہ خیال کر کے دل مین رموز سے کہا کہ یہ قمری تو بہت خوش قطع جانور ہی تمنے کہان سے پائی مگر مین جب سے آیا ہون اِسکو ایک ہی حالت مین پاتا ہون کیا یہ اصلی ہی یا کسی کاریگر نے بنا کر بطور تحفے کے پیش کی ہی اگر اصلی ہی تو یہ کیونکر تمھارے ہاتھ آئی اور اِسکو کس امر کا صدمہ ہی جو یہ یون بیٹھی ہی رموز نے کہا کہ جوگی صاحب یہ قمری ہی تو اصلی مگر اِسکا واقعہ نہ دریافت فرمائیے اِس قمری کے لیے بڑے فساد ہوے بہتون کی جانین گئین تب یہ قمری ہاتھ آئی ہی آپ یہ فرمائین کہ کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کو جانا ہوگا اور یہ تیتر وغیرہ جو آپ کے پاس ہین کیسے ہین یہ تو اس قمری سے بھی زیادہ خوشنما اور قطع دار ہین اِنمین کوئی بولتا بھی ہی اور کب سے آپ نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی جوگی صاحب نے جواب دیا کہ اِس جوگ کو تو ایک زمانہ ہوا اور جہان سے سب آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائین گے مین بھی جاؤنگا اور مین تمسے کیا بیان کرون سامری وجمشید وخداوند عجائب نگار کا ایک ذلیل بندہ ہون مثل کتے کے ہر ایک کے در پر جاتا ہون سگ دنیا سے بدتر ہون مجھکو ہمیشہ سے جانورون کا شوق ہی اتفاق سے یہ تیتر اور قمریان ہاتھ آگئین اِنسے اپنا دل بہلاتا ہون جب خداوندون کی عبادت سے فرصت پاتا ہون اب تمھاری خوشی ہو گئی مین جاتا ہون کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا ہی

ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہو جائین کہ اسنے آج ہماری عبادت نہین کی رموز نے کہا کہ ابھی پہ کوا اتنے
عرصہ ہی کیا گذرا ہی جو آپ جاتے ہین مین آپ کی دعوت بھی تو نہ کرسکا بس آج یہان قیام فرمالیجے
جو کچھ مجھکو نان و نمک نصیب ہو نوش فرمائیے کل تشریف لے جائیے گا راوی بیان کرتا ہی کہ اور
بہت سی باتین باہم ہوئین تھین بسبب طول کے نہین تحریر کین یہ جو رموز نے کہا جوگی نے جوابدیا
کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین مین اب دم بھر نہین ٹھہر سکتا ہون میری عبادت کا وقت ہو دوسرے
مین نے ترک دنیا کیا ہو کسی کے یہان دعوت نہین کھاتا ہون درختون کے پتون پر میری
اوقات ہو صحرا کی گھاس میری خوراک ہو مجھکو معاف فرمائیے رموز نے کہا یہ تو ممکن ہی نہین کہ
مین آپ کو تشریف لے جانے دون بدون دعوت کیے ہوے یہ کہکر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا
اور قصد کیا کہ قدمون پہ گرون جوگی نے منع کیا اور کہا کہ اچھا بابا جو تم کہتے ہو وہ مجھکو قبول
ہی تم بیٹھ جاؤ تمھارے اصرار سے مجبور ہو گیا گو خداوند ناخوش ہونگے مگر انکو تو عبادت
کرکے راضی کر لونگا یہ بھی خیال ہوا کہ اس امر سے خداوند ناخوش ہون کہ میرے ایک بندہ
نے اسکی منت کی اور دعوت کی اسنے انکار کیا اس خیال سے مین نے اور قبول کرلیا خیر نہ
جاؤنگا مگر تمنے اس قمری کے حال سے نہ آگاہ کیا مجھکو اسکی مایوسی پر رحم آتا ہی میرے نزدیک
مناسب ہی کہ اسکو چھوڑدو ایسا نہ ہو کہ یہ مرجائے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب مین کیا اسکا
حال عرض کرون سماعت فرمائیے یہ کہکر کل حال اول سے آخر تک بیان کیا راوی بیان کرتا
ہی کہ یا تو قمری سر جھکائے بیٹھی تھی یا جب رموز نے علمشاہ کا حال بیان کرنا شروع کیا قمری نے
سر اٹھا کر سننا شروع کیا جب یہ سنا کہ علمشاہ اسیر ہوے اسوقت تڑپنے لگی جوگی نے جو
یہ واقعہ دیکھا رموز سے کہا کہ تمنے دیکھا جسوقت تک اسکے مالک کا واقعہ نہ شروع ہوا
تھا اسوقت تک تو یہ خاموش بیٹھی رہی اب دیکھو کسقدر پھڑک رہی ہو معلوم ہوا اس قمری
کو بھی اس سے الفت ہی یہ اسکی جدائی مین بیقرار ہو اور اسکی یہ حالت ہو خیر تم بیان کرو مگر
رموز نے سب حال بیان کیا جب قمری نے یہ سنا کہ وہ رہا ہو گئے وہ بیقراری اسکی جاتی
رہی اور ساکت ہو کر بیٹھ رہی پھر وہی عالم تھا جو کہ پہلے تھا جوگی نے رموز سے کہا کہ اب وہ
مسافر کہان ہو رموز نے جوابدیا کہ میرا ایک بھانجہ ہو تخیر دیو اسکا نام وہ اسکو رہا کرکے لیگیا ہی

اور اُسکو اپنے قلعے مین مقیم کیا ہی اب بھائی صاحب اُسکی کوئی نہ کوئی تدبیر کرینگے اُنھون نے عیار کو پراسے دریافت روانہ کیا ہی تاکہ کل واقعہ اچھے طور سے معلوم ہو جائے تو تدارک کیا جائے جوگی یہ سُنکے خاموش ہو رہے رموز نے کہا کہ جوگی صاحب یہ تو فرمایئے کہ یہ تیتر و قمری آپکے پاس کہان سے آئے اور تیتر بولتا بھی ہی مین نے نہ ایسے تیتر اور نہ ایسی قمریان دیکھین ہمکو تو اسی قمری کے حال پر تعجب تھا اور ہم خیال کرتے تھے کہ یہ نادر زمانہ ہی ان قمریون اور تیترون کو دیکھکر تو ہمارے حواس جاتے رہے جوگی نے بیان کیا کہ ای بچہ یہ تیتر و قمری یہان کی نہین ہی بلکہ اُس مقام کے جانور ہین کہ جہان خداوندون کا جاے قیام ہی یہ بحکم سامری و جمشید و لات و منات و تینتا بینا و دم خبیثہ وہان اُس صحرا مین پیدا ہوتے ہین صحراے خداوندان اسکا نام ہی ہزارہا بندگان خداوند وہان جاتے ہین اور یہ جانور وہان سے لاکر بطور پرستش پالتے ہین انکی خوش الحانی دل چسپ ہوتی ہی کہ ہر ایک کو پسند آتی ہی اور سننے والا بہت محظوظ ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کوئی بہت ہی خوش گلو گا رہا ہی یا طنبورہ بج رہا ہی جب مجھکو شوق ہوا تو مین راہ دور و دراز طی کرکے اُس صحرا مین پہونچا اول جاکر خداوندون کی پرستش و عبادت کی بعدہ چلتے وقت وہان سے یہ چند تیتر و قمریان لایا جب سے میرے پاس ہین انکی آوازین سُنا کرتا ہون ای بابا ان جانورون مین ایک صفت نہایت عمدہ ہی اور کیون نہ ہوتی مقام خداوندان کے جانور ہین جب شب کو مین عبادت خداوندان کرتا ہون جب خوب بولتے ہین اور تمام دن خاموش رہتے ہین چاند کی روشنی اور چراغ کی روشنی مین خوب بولتے ہین اور دوسری صفت یہ ہی کہ جو چراغ اُس صحرا کی مٹی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور وہ بر وقت عبادت روشن کیا جاتا ہی یہ خوب بولتے ہین اور دوسرا چراغ روشن کرنے سے بالکل نہین بولتے تمام دن یہ جانور سویا کرتے ہین اور شب کو بیدار ہو کر بولتے ہین اور جسقدر وہان تیتر اور قمریان ہین سب مین یہی صفت ہی جو مین نے بیان کی اسی سبب سے جو وہان سے انکو لاتا ہی وہ تھوڑی سی مٹی بھی لاتا ہی اور اُسکے چراغ بناتا ہی اور وہی روشن کرتا ہی چنانچہ میرے پاس بھی چراغ موجود ہین ادھر شب ہوئی مین نے چراغ روشن کیا یہ بولنے لگتے ہین عبادت خداوندین مین مین مصروف ہوا شب بھر یہ بولا کیے ادھر شب برطرف ہوئی سفیدۂ سحری نے ظہور کیا

بجا موش ہو رہے اب دن بھر نہ بولین گے نہ اُٹھین گے لاکھ لاکھ اُٹھاؤ نہ اُٹھین گے ہان اگر
تاریکی ہو اور وہ چراغ روشن ہو اُسکی روشنی پھیلے تو اُٹھین یہ صفت ہو کہ ادھر تاریکی مین وہ چراغ
روشن کیا اِدھر یہ اُٹھے اور بولنے لگے نہ معلوم یہ کیا امر ہو اِس راز سے خداوند آگاہ ہونگے
بھلا ہم کیا آگاہ ہو سکتے ہین یہ سب اُسکی قدرت کے نمونے ہین دیکھو سب تیتر و قمریان سو رہے
ہین یا نہین یہ جو جوگی نے کہا سب کو اِس بیان پر حیرت ہوئی ہر ایک نے بغور دیکھا کہ تیتر و قمریان
آنکھین بند کیے بیٹھی ہین گویا سوتی ہین سب نے کہا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا واقع ہین یہ
سو رہے ہین ایک بھی جاگتا نہین ہو جوگی نے کہا کہ یہی حال ہو ابتو سب کو اشتیاق پیدا ہوا
اور سب نے رموز سے کہا کہ جوگی صاحب سے فرمایش کیجیے کہ یہ کسی طور سے اِنکو اُٹھائین
تاکہ یہ بولین اور ہم انکی صدا سُنین کیونکہ جوگی صاحب نے بہت تعریف فرمائی ہو دوسرے
یہ نئے طریقے کے جانور ہین تیسرے یہ بھی دیکھنا ہو کہ چراغ کی روشنی مین یہ کیونکر بیدار ہوتے
ہین رموز نے کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ یہ شب کو بیدار ہوتے ہین پھر کیونکر یہ بیدار ہونگے اِتنی دیر
میرا سخن بھی ضایع جائیگا اُنھون نے عرض کی کہ کیا آپ نے یہ نہین سماعت فرمایا کہ اُنھون نے
فرمایا ہو کہ جب دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہونگے بس آپ
روشنی کیجیے تو سہی دیکھیے کیا جواب دیتے ہین رموز نے جوگی کی طرف دیکھکر کہا کہ جوگی صاحب
مین ایک آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون اگر قبول فرمائیے تو نہایت درجہ آپکی مہربانی
ہوگی مین آپ کا از حد ممنون ہونگا اور آپ کا خادم ہو جاؤنگا جہان آپ نے یہ احسان فرمایا
کہ یہان تشریف لائے اور میرے کہنے کو قبول فرمایا یہ بھی قبول فرمایئے جوگی نے کہا کہ مین
سمجھ گیا تم یہ امر ظاہر کروگے کہ تیتر کو بلائیے ذرا ہم بھی سُنین تو یہ امر نہایت دشوار ہو مین پہلے ہی
تمسے کہہ چکا ہون کہ یہ دن بھر سوتے ہین شب کو جاگتے ہین اور بولتے ہین پھر کیونکر ہو سکتا ہو
جوگی کے اِس کہنے سے اور زیادہ تر سب کو جوگی کی صداقت کا صدق ہوا اور جوگی صاحب
کے صاحب کمال ہونے کا یقین ہوا اور سب کو از حد اعتقاد ہوا رموز نے کہا کہ آپ تو
مافی الضمیر سے بھی آگاہ ہین روشنضمیر ہین کہ میرے دل کے حال سے آپ کو خبر ہوگئی واقعی
مین یہی عرض کرنے والا تھا راوی بیان کرتا ہو کہ جب جوگی صاحب آئے تھے تو رموز نے

نام بھی دریافت کیا تھا تو جواب دیا تھا کہ میرا نام درویش تباہ شاہ ہی ای تباہ شاہ مین آپکی خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ مین ان تیترون کے سننے کا بہت مشتاق ہون اور آپکے فرمانے سے اور زیادہ اشتیاق بڑھ گیا ہی مجھپر کیا منحصر ہی سب حاضرین جلسہ مشتاق ہین ایک کو دوسرے سے زیادہ اشتیاق ہی اسکا نہ بولنا سبکو شاق ہی اس امر کی بھی خواہش ہی کہ یہ بھی ہم دیکھین کہ یہ کیونکر اُس چراغ کے روشن ہونے سے بیدار ہوتے ہین کیونکہ یہ ایک نئی بات ہی اور عجائبات مین سے ہی گو ہم آپ کے فرمانے کو دروغ نہین خیال کر سکتے ہین ہمکو آپ کا اعتبار ہی اور آپکے قول کا یقین ہی مگر اپنی آنکھ سے بھی دیکھنے کا شوق ہی تو یہ واقعہ دیکھا دیجیے اور اس تیتر کی آواز بھی سُنا دیجیے جوگی نے جواب دیا کہ بابا یہ تو بڑی مشکل ہی مین شب کو یہان تیتر نہین چھوڑ سکتا ہون جو تمکو یہ واقعہ دکھاؤن اور دن کو نہ یہ بیدار ہوتے ہین نہ بولتے ہین بڑی خرابی ہوئی اور تم اصرار کرتے ہو مجھکو تمھارا بھی ناراض کرنا منظور نہین ہی مین بہت پریشان ہون کہ کیا کرون انھین سے ایک رفیق رموز کا بول اُٹھا کہ آپ نے ارشاد کیا تھا کہ اگر دن کو تاریکی ہو اور یہ چراغ روشن کیا جائے تو یہ بیدار ہو سکتے ہین اور بول بھی سکتے ہین پس کوئی تو تدبیر ایسی فرمائیے ہم سب اس عجائبات کو دیکھین اور انکی صدائین اب تو سب مع رموز کے جوگی کی منت وسماجت کرنے لگے آخر الامر جوگی نے مجبور ہو کر کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا اگر ایسا مین جانتا کہ اس بلا مین مبتلا ہونگا تو کبھی نہ آتا مین یہان آکر بہت پچھتایا اور حیران ہون کہ کیا کرون اگر انکار کرتا ہون تو بھی مروت کے خلاف ہی دوسرے میرے امکان سے باہر ہی رموز نے کہا کہ ای جوگی صاحب ہم سب کے حال پر مہربانی فرمائیے اور ہمکو یہ عجائب دکھائیے ہم آپ کے بہت ممنون ہونگے جب اصرار حد سے گذر گیا اور جوگی نے دیکھا کہ ان لوگون کو بہت اشتیاق ہی اور بے دون دکھائے اس کرشمے کے یہان سے جانا غیر ممکن ہی کہا کہ تم لوگون نے بہت پریشان کیا ہی اور بہت ناچار خیر جو مین کہون اُسپر عمل کرو مین بموجب تمھارے کہنے کے تدبیر کرتا ہون اگر تم لوگون کی تقدیر مین یہ عجائبات دیکھنا ہین اور تیتر کی آواز سُننا ہی تو وہ بیدار ہوگا ورنہ مین ناچار ہونگا یہ کہکر کہا کہ اس خیمے کے سب پردے چھڑوا دو اور اسقدر تاریکی کرو

کہ باوجودیکہ دن ہی مگر ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے اور خیمے مین بالکل دن کی روشنی کا اثر نہ آئے
مین چراغ روشن کرونگا شاید بیدار ہو اور بولتے تمکو میرے قول کا یقین ہو یہ جو کہا رموز نے
حکم دیا اُسیوقت سب پردے چھوڑ دیے گئے بلکہ اور اُسپر کچھ پردے ڈال دیے گئے
جو روزن ہوا آنے کے اور روشنی کے لیے بنے تھے سب بند کر دیے گئے ایسے تاریکی
ہو گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا اُسوقت جوگی
نے رموز سے کہا کہ کچھ روشنی طلب فرمائیے تاکہ کچھ تو دکھائی دے واقعی آپ نے دن
کی رات کر دی یہ سُنکے رموز نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ اُسوقت فانوس و مردنگ و کنول
حاضر کیے گئے روشنی ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو ایک نے دوسرے کو دیکھا درحال
شب کا لطف تھا اُسوقت رموز نے جوگی سے کہا کہ ای مرشد اب تیتر کو اُٹھائیے تاکہ بولے
جب یہ رموز نے حکم دیا اُسوقت جوگی نے کہا کہ آپ سب لوگ خبردار ہو جائیے مین چراغ
روشن کرتا ہون یقین تو ہی کہ تیتر اُٹھے یہ کہکر ایک چراغ بغل سے نکالا اور اُسکو سامنے
رکھا اُسمین بجاے روغن کے عطر ڈالا اور چار بتیان اُسمین لگائین اور ایک بار اُن کو
روشن کیا اُس چومک کا روشن ہونا تھا کہ یکایک ایک دود غلیظ چارون بتیون سے
پیدا ہوا اور اُسنے تمام خیمے کو گھیر لیا راوی بیان کرتا ہی کہ سب کے سب آگرد چراغ
بیٹھے تھے اب جو دھوان نکلا ہر ایک کے دماغ مین پہونچا جسکے دماغ مین پہونچا اُسکو
گرمی معلوم ہونے لگی سر گردش کرنے لگا ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ پردے جو
ڈالدیے گئے ہین تو کسقدر گرمی ہو گئی ہی بسبب گرمی کے سر گردش کرنے لگا ہی اُدھر رموز
نے جوگی صاحب سے کہا کہ ابھی تک تیتر نہین جاگا جگائیے جوگی میان بولے گھبرائیے نہین
اُٹھتا ہی رموز کو اِسقدر گرمی معلوم ہوئی کہ گھبرا گیا تاب نہ رہی مارے گرمی کے ایک بار
اُٹھا اور کھڑا ہوا راوی کہتا ہی کہ وہ دھوان اپنا اثر ہر ایک کے دماغ مین کر چکا تھا
رموز جو گھبرا کر اُٹھا سر گردش کرنے لگا لڑکھڑا کر گرا اُسکا گرنا تھا کہ وہ جو رفیق بیٹھے تھے
اُسکے اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا وہ دھم سے گرا اب تو لگا لگ گیا دھا دھم گرنے لگے جو دو
ایک خادم و خدمتگار وہان کھڑے تھے وہ خود بخود گر پڑے اب سواے جوگی کے

اس مقام پر کوئی اپنے حواس مین نہ تھا سب بیہوش پڑے تھے کسی کو ہوش نہ تھا اسوقت جوگی
صاحب اُٹھے اور قریب قفس قمری کے آئے اُس قفس کو اپنے ہاتھ مین لیا اور نعرہ کیا کہ منم چمک
بلطاقی عیار شاہزادہ علمشاہ رومی وہ مارا خوب سب کو بیڑا کیا کہان میرے ہاتھ سے بچکر جاؤگے
میرے آقا کو اس رموز نے بڑا دھوکا دیا تھا کہ باز سحر بھیجکر اُنکے پاس سے قمری کو منگا لیا جسکو
وہ چاہتے تھے اور سب نے ملکر اُنکو اسیر کیا مین نے جب سُنا خیال آیا کہ عیاری کر کے مین
کسی تدبیر سے یہ قمری حاصل کرون پھر ادنون چلگیا یہ نعرہ کر کے قصد کیا کہ رموز اور اُسکے
رفیقون کو قتل کرون پھر خیال آیا کہ یہ سب ساحر ہین اِنکے مرنے کی علامت پیدا ہوگی ایسا
نہ ہو کہ تو گھبرا جائے اور قفس آیا ہوا ہاتھ سے نکل جائے تو بڑی خرابی ہو ساری محنت بیکار
ہو یہی بہتر ہو کہ اپنا کام ہو گیا یہان سے نکل چلو یہ سوچکر سراچہ چاک کر کے اور اُن سب کو
بیہوش اُسی طور سے چھوڑ کر بیرون خیمہ آیا پشت خیمہ پر پہونچکر صحرا کی راہ لی صورت ایک
لشکری کی بنائی تھی پا رے شاطری مارتا ہوا لشکر سے نکلگیا دور جا کر ایک صحرا مین پہونچا
وہان ایک درخت کے سائے مین ٹھہرا قفس سامنے رکھا اب فکر کرنے لگا کہ کس سے
قلعۂ تنجیر یہ کی راہ دریافت کرون یہ تو بخوبی ثابت ہو چکا ہو کہ میرا آقا تنجیر دیوانے کے
پاس اُسکے قلعے مین ہو وہ رہا کر کے لیگیا ہو اِسی فکر مین تھا کہ دیکھا ایک شخص چلا آتا ہو جب
وہ قریب آیا اِسنے یہ تو ضرور کیا کہ قفس کو تو پوشیدہ کر دیا اور خود اُسکے قریب آیا اور کہا
کہ ای بھائی تمکو قلعۂ تنجیر یہ کی راہ معلوم ہو مین کئی روز سے اُسکی تلاش مین پریشان ہو رہا ہون
اور مجھکو راہ نہین ملتی ہو اُسنے کہا کہ قلعۂ تنجیر یہ مین جا کر کیا کروگے یہ بولا کہ وہان میرے لڑکی بیاہی
ہوئی ہو اُسکے پاس آیا ہون اُسنے کہا کہ ای بھائی یہ جو سامنے راستہ ہو اسی طرف چلے جاؤ اب
تھوڑی دور پر جا کر ایک دوراہہ ملیگا داہنی طرف جو راستہ ہو اُسی طرف کو چلے جانا سامنے
قلعہ نظر آئیگا وہی قلعۂ تنجیر یہ ہو یہ کہکر وہ مسافر تو چلا گیا پس بعد جانے اُس راہ گیر کے چمک نے
وہ قفس اُٹھا لیا لیکر چلا جب چند قدم چلا تو وہ قمری بولی کہ او ظالم تو مجھے کہان لیے جاتا ہو ایک
تو اُن ظالمون نے مجھکو میرے مالک و آقا سے جدا کیا میرے اوپر یہ ظلم ستم کیا مین کیا بیان ۲۹
کرون جو حال تھا اب تو مجھکو وہان سے لایا نہ معلوم کدھر لیے جاتا ہو ای ظالم اب تو دو کام کر

یا تو قفس کو کھولدے تاکہ مین اُڑ جاؤن یا مجھکو حلال کر ڈال تاکہ مین اس کشاکش سے نجات پاؤن
یہ جو قمری نے کہا اور بزبان النسانی گویا ہوئی سمک یلطاقی کو بڑی حیرت ہوئی اور کہنے لگا
کہ اے خوش بیان تو پریشان نہو مین بھی تیرے آقا و مالک کا ایک ادنی غلام ہون اُنکا عیار ہون
مین اُنکی تلاش مین نکلا تھا یہان آکر یہ حال معلوم ہوا کہ اُنپر یہ سب واقعات گذرے اُنکے پاس
قمری تھی وہ یہان کے بادشاہ نے سحر کے ذریعے سے لی اُسکی بابت لڑائی ہوئی اُنکو تواز
روسے بلوہ کے اسیر کرلیا اور قید کرلیا تھا مگر کوئی دیوانہ ہو وہ رہا کرکے لیگیا میرے دلمین
خیال آیا کہ آقا کی خدمت مین چلو مگر کسی تدبیر سے قمری کو بھی لیتے چلو اور عیاری کرکے لایا
اب آقا کی خدمت مین چلتا ہون یہ جو سمک نے کہا قمری بہت خوش ہوئی قہقہہ لگا کر ہنسی
اور خاموش ہو رہی سمک یلطاقی پائے شناظر مارتا ہوا دوراہے پر پہونچا بموجب نشان
دینے اُس مسافر کے داہنی طرف کو چلا جب کوئی دو کوس راستہ طے کیا تھا دور سے ایک
قلعہ سربفلک کشیدہ دکھائی دیا کہ اُسکا کلس مثل آفتاب کے چمک رہا تھا بلندی مین ہمسر
گنبد نیلوفری تھا خوب آراستہ تھا سنگ مرمر کا وہ قلعہ تھا زیر قلعہ ایک بہت پُر بہار جنگل تھا
یہ اُس صحرا کی سیر کرتا ہوا در قلعہ پر آیا دیکھا کہ در قلعہ کھلا ہوا ہے یہ مع قفس قمری کے داخل قلعہ
ہوا قلعہ کو خوب آراستہ و آباد پایا دوکانین وغیرہ مثل بزازی و صرافی و جوہری بازار کے کھلی
ہوئی ہین خرید و فروخت جاری ہے مردم قلعہ خوش و خرم پھر رہے ہین ہر مقام پر اہل قلعہ کا مجمع ہے
یہی چرچا ہو رہا ہے کہ ہمارا آقا پسر حمزہ کو رہا کرکے لایا وہ بہت مجروح تھا اُسکا علاج شروع
کیا چونکہ وہ خدا پرست ہے اُسکا دین و مذہب قبول کیا ہم سب کو بھی مسلمان کیا اب مساجد
وغیرہ کی بنا ڈالی گئی ہے سمک یہ باتین سنتا ہوا اور قلعہ کی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہے ہر مقام پر مجمع
دیکھتا ہے اور اہل قلعہ کو خوش حال و خوش مقال پاتا ہے یہانتک کہ در دولت پر آکر موجود
ہوا دربان سے کہا کہ جاکر خبر دو کہ سمک غلام شاہزادہ علمشاہ نوجوان حاضر ہے یہ سُنکر
وہ دربان اندر اُٹھکر گیا اور جاکر دیوانے سے عرض کی دیوانے نے شاہزادے سے
جاکر عرض کیا کہ آپ کا عیار سمک یلطاقی حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے علمشاہ نے جیسے سمک کا
نام سُنا خوش ہوگئے چہرے پر سرخی آگئی یا تو لیٹے ہوے تھے یا اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ جلد اُسکو بلالو

دیوا نے سنے دربان سے کہا کہ اُنکو بھیجدو اور کہدو کہ جلد جاؤ آقا طلب فرماتے ہین دربان باہر آیا اور سمک سے کہا کہ تشریف لے جائیے سمک اندر آیا یہان علمشاہ بیٹھے ہوے خیال کر رہے تھے اور دل سے کہہ رہے تھے کہ اب سمک آیا ہی اُس سے سب حال قمری کا کھونگا یقین ہی کہ وہ عیاری کرکے قمری کو اُن کافرون کے پاس سے لے آئے کہ سامنے سے عیار سمک نمودار ہوا بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشتم ❊ نہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشتم ❊ دیگر ای پیک بداستان خبر یار بگو ❊ احوال گل ز بلبل بستان سرا بگو ❊ یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ خوش آمدی و صفا آوردی مزاج تو اچھا ہی سمک نے جھک کر سلام کیا دوڑ کر قدمون پر گرا سمک نے دیکھا کہ شاہزادہ مسہری پر جلوہ فرما ہی سرپر مرہم کے پھاہے لگے ہوئے ہین گرد مسہری کے بہت سے دیوا نے بلباس نفیس بیٹھے ہوے ہین ایک دیوانہ قریب مسہری کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے چہرے سے آثار سرداری و افسری کے ہویدا ہین پس سمک نے سلام کرکے قصد کیا کہ علمشاہ کے قدمون پر گرے دون اور بوسہ دون علمشاہ نے سمک کے سر کو سینے سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ ای سمک تمکو میری آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین مین دل سے تمھارے ملنے کی خواہش کر رہا تھا خداوند کریم نے میری آرزو کو پورا کیا کہ تمکو یہان پہونچا دیا یہ تو بتاؤ کہ کیونکر آنا ہوا جب سے مین یہان طلسم پہ آیا ہون سوا ایک مرتبہ کے تمکو نہین دیکھا تمکو مین نے سماوات کے دربار مین دیکھا تھا جبکہ مین قید ہو گیا تھا تم بصورت غلام اُسکے پس پشت کھڑے ہوے تھے پھر جب سے نہین دیکھا باوجودیکہ والد بزرگوار کا لشکر بھی آیا ہی اور عیار بھی آئے مقابلے بھی ہوے مین لشکر مین بھی رہا مگر تمکو نہین دیکھا تم کہان چلے گئے تھے سمک نے عرض کیا کہ مین اسی فکر مین صحرا بصحرا پھر رہا تھا کہ کوئی عیاری کرون اور کچھ تحفہ لیکر حاضر خدمت ہون اسی اثنا مین ایک مرتبہ حسب الاتفاق لشکر مین بھی جانے کا اتفاق ہوا وہان جاکر معلوم ہوا کہ آپ بدون کسی کو ہمراہ لیے ہوے بوقت شب کسی طرف تشریف لے گئے ہین اب مجھکو لشکر مین رہنا شاق ہوا مین آپ کی تلاش مین وہان سے چل کھڑا ہوا اتفاق قضا و قدر تقدیر کی خوبی سے ایک تحفہ ہاتھ آگیا اُسکو لیکر اور دریافت کرکے حاضر خدمت ہوا یہ کہکر سمک نے

عرض کی کہ حضور اپنی سرگذشت بیان فرمائین کہ حضور پر کیا گذری علمشاہ نے اول سے آخر تک حال بیان کیا قمری کا ہاتھ سے جانا اسیر تکرار ہونا سرداروں کو قتل کرنا سب کا بلوہ کرکے اسیر کرنا اور بحکم عنطاق قید کرنا اسکا دوسرے روز بوقت صبح حکم قتل دینا یہ دیوانہ جو کہ بھانجہ ہو عنطاق کا اب جو مسلمان ہوا ہی یہ مع اپنے رفیقون کے وہان پہونچا اور پاسبانون وغیرہ کو قتل کرکے مجھکو رہا کرکے اپنے قلعے مین لایا میرا علاج کیا مگر اے سمک مجھکو جدائی اُس قمری کی بہت شاق ہی نہ معلوم اُسکا کیا حال میری جدائی مین ہوا ہوگا اور کیا اُسپر گذر رہی ہین اُس قمری کی کیا حالت بیان کرون کہ وہ کیا چیز ہی اور کیسی خوش گفتار تھی ایسے طائر خوش گلو نہ دیکھے نہ سُنے جیسی وہ قمری تھی وہ میری مونس تنہائی اور یار غمگسار تھی افسوس ہی کہ وہ یون مفت ہاتھ سے جاتی رہی نہ معلوم باز اُسکو کھا گیا یا وہ اُسکے پنجے سے چھوٹ گئی مین یقین کرتا ہون اگر چھوٹ جاتی تو ضرور وہ میرے پاس آتی یہ کہکر علمشاہ نے بہت افسوس کیا بلکہ کسیقدر آنکھون مین آنسو بھر آئے یہ رنگ جو سمک نے اپنے آقا کا دیکھا تو عرض کی کہ حضور کے ہاتھ وہ قمری کیونکر آئی علمشاہ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا اے سمک مین تجھسے اُسکا حال کیا بیان کرون قابل بیان کرنے کے نہین ہی چونکہ تم میرے یار غار ہو خیر تمسے بیان کرتا ہون مجھسے بہت بڑی غلطی واقع ہوئی یہ فرما کر دیوانہ سے کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہو جائے تو بہتر ہی مین کچھ اپنے عیار سے باتین کرونگا اُسنے عرض کی کہ بہت خوب یہ کہکر اُسنے اُن سب کو ہٹا دیا اب اُس مقام پر سوائے علمشاہ و سمک و دیوانہ کے کوئی نہ تھا دیوانہ بھی اُٹھکر جانے لگا علمشاہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اس دیوانہ سے بھی حال کہدینا زیبا ہی کیونکہ اپنا محسن ہی دوسرے اِسسے اپنا راز بھی تمسے پوشیدہ نہین کیا یہ خیال دل مین کرکے دیوانہ سے فرمایا کہ تم کہان جاتے ہو تم ٹھہر جاؤ تجھسے کوئی پردہ نہین ہی علمشاہ کو یہ بھی خیال تھا کہ شاید یہ ناراض نہ ہو جائے اور خیال کرنے لگے تو اِسکے ساتھ ایسا سلوک کیا اِنکو قتل سے بچایا اور یہ ہم سے اپنا راز پوشیدہ کرتے ہین یہ سوچکر دیوانہ سے کہا یہ جو دیوانہ نے سُنا بیٹھ گیا اُسوقت جب تخلیہ بالکل ہو گیا سوائے تین شخصون کے چوتھا وہان کوئی نہ تھا اُسوقت علمشاہ نے کل حال

قمری کا بیان فرمایا یعنی آپنے لشکر سے مع ملکہ آہو چشم کے نکلنا او رصحرا مین پہونچکر خیال کرتا کہ یہ امر بالکل خلاف ہی جو کہ تحریر ہوچکا ہی ملکہ سے اپنا خیال ظاہر کرنا ملکہ کا اسرار کرتا یا ہم ر دو بدل ہونا آخر ملکہ کا سحر سے قمری بننا اپنا قمری کو لیکر وہان سے چلنا اُس لشکر مین پہونچنا مع قمری کے حسب الطلب دربار عنطاق مین جانا عنطاق کا قمری کو پسند کر کے طلب کرتا اپنا انکار کرنا باز کا آکر قمری کو لیجانا بادشاہ سے تکرار ہونا کل حال کہ سنایا اور فرمایا کہ وہ قمری اصل مین قمری نہ تھی بلکہ ملکہ آہو چشم میری شیدا تھی ای سماک تمکو لازم ہی کہ تم اِس امر کو دریافت کرو کہ وہ قمری کہان ہی اور کیا ہوئی اور یہ تو بیان کرو کہ تمنے جو کہا کہ میرے ہاتھ ایک تحفہ آیا تو مین حاضر ہوا وہ تحفہ کیا ہی ہمکو دکھاؤ جسوقت سماک کل حال سُن چکا اُسوقت اُسنے علمشاہ سے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون انشاء اللہ تعالی وہ قمری زندہ ہوگی اور آپ کے پاس ضرور آئیگی یہ فرمائیے جو کوئی قمری کو لائے اُسکو کیا انعام عطا فرمائیے گا علمشاہ نے فرمایا کہ مین اُسکو بہت کچھ دونگا اور خوش کر دونگا اگر قمری کو کوئی لادے یہ سُنکے سماک نے وہ قفس جس مین قمری تھی علمشاہ کے روبرو رکھدیا اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے وہ قمری یہ تو نہین ہی اب جو علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا تو اپنی شمشاد قد کی قمری کو اُس قفس مین پایا دیکھا کہ قفس مین بیٹھی ہوئی ہی اُدھر قمری نے جو علمشاہ کو دیکھا مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگی اور یہ قصد کیا کہ کسی طور سے مین قفس سے نکلکر علمشاہ کے پاس پہونچ جاؤن اور ایکمرتبہ بیقرار ہوکر یہ پکار اُٹھے شعر مرتا ہون ترے ہجر مین ای یار خبر لے ہہ اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار خبر لے ہہ یہ رنگ جو علمشاہ نے دیکھا فوراً ہاتھ بڑھا کر قفس کے در کو کھولدیا در کھولنا تھا کہ وہ قمری مثل باز کے ہاتھ پر علمشاہ کے آکر بیٹھی جس طور سے باز شکار پر گرتا ہی علمشاہ نے اُسکے سر پہ ہاتھ پھیرا چوما فوراً خیال مین آیا کہ اب یہان سوائے میرے اور میرے عیار کے اور اِس دیوانے کے کون ہی بہت دن ہوے کہ یہ جامۂ انسان مین نہین آئی یہ خیال کر کے کمر سے وہ شاخ گلاب جو کہ آہو چشم نے علمشاہ کو بتادی تھی اور اُسکی تدبیر بتادی تھی کہ اِدھر سے جو لگائیگا تو مین قمری ہوجاؤنگی اُدھر سے جو لگائے گا تو مین پھر حالت اصلی پر آجاؤنگی اسی تدبیر سے کئی مرتبہ علمشاہ نے قمری کو انسان بنایا تھا

اور پھر قمری بنایا تھا بس اُس شاخ کو نکالا اور سمک وغیرہ سے کہا کہ خبردار ہوجاؤ مین اِس
قمری کو انسان بناتا ہون یہ فرماکر اُس شاخ کو اُس سمت سے لگایا کہ جدھر کے لگانے سے
حیوان سے انسان ہو جاتی تھی اُس شاخ کا جسم سے مس ہونا تھا سب نے دیکھا یا تو وہ
قمری ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی یا ایک مرتبہ فرش پر گری اور تڑپی اب جو اُٹھی سب نے دیکھا کہ ایک
حسین وجمیل عورت از سرتاپا زیور جواہر مین غرق ہی **علمشاہ** نے ملکہ کا ہاتھ پکڑکر پہلو مین بٹھا
لیا اور **سمک** وغیرہ سے فرمایا کہ تم اب تو اِس قمری کے حال سے آگاہ ہوے سب نے
عرض کیا کہ جی ہان **سمک** نے عرض کیا کہ جب مین نے قمری کا حال سُنا تھا اُسی وقت مجھکو
یقین ہو گیا تھا کہ ضرور اِس قمری مین کوئی نہ کوئی بھید ہو اِس قمری کو کسی نہ کسی تدبیر سے
ضرور لے چلو مین لیکر حاضر ہوا **علمشاہ** نے فرمایا کہ تمنے کیونکر پائی اور تمکو کیونکر اِس حال
سے آگاہی ہوئی بیان کرو **سمک** نے اپنا لشکر **عظاق** مین آنا جمع دیکھکر وہان اُسکو کل
حال معلوم ہونا اور سب حال دریافت کرکے جوگی کی صورت بنکر آنا اور رموز کے
خیمے مین موافق اُسکے طلب کے جانا مع سامان کے اُس سے تقریر کا ہونا اور اپنا بحث
کرنا آخر کو چراغ روشن کرکے سب کو بیہوش کرکے قفس لیکر وہان سے روانہ ہونا حرف
بحرف بیان کیا **علمشاہ** و ملکہ یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے **سمک** کو بہت کچھ انعام
مرحمت فرمایا کہ **سمک** بھی خوش ہوگیا **علمشاہ** کی یہ حالت ہوئی کہ ملکہ کو دیکھکر پھولون نہ سماتے
تھے ملکہ سے کہا کہ کیون ملکہ ہم کہتے تھے کہ تم ہمراہ نہ چلو عورت کا ہمراہ ہونا اچھا نہین ہوتا
ہی ہمارے کہنے کو تمنے نہ سُنا اُسکی سزا پائی اپنی سزا کو پہونچین اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان
کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جو مقدر مین ہوتا ہی وہ ضرور پیش آتا ہی میرے مقدر مین یہ لکھا تھا
آپ کے مقدر مین یہ تحریر ہوا تھا پھر کیونکر اُسکا سامان نہ ہوتا خیر اب اِس باتون کے ذکر کو دور
بھی فرمایئے کیہ تک صدمہ ہوتا ہی خداوند کریم اب ابھی گھڑی شاہ کے شکر ہی خداوند کریم کا
کہ اُسنے پھر آپ کو زندہ دکھایا اور مین آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی مجھکو اِس دن کی
امید کب تھی خداوند تعالیٰ بھائی **سمک** کا بھلا کرے کہ جسکی کوشش سے مجھکو یہ دن نصیب
ہوا کہ مین نے آپ کو زندہ اپنی زندگی مین دیکھا مین یہی دعا کرتی تھی کہ خداے کریم تو

ملک الموت کو حکم فرما کہ میری قبض روح کرین مین یہ زندگی مین یہ نہ سمجھون کہ میرے مالک اور آقا کو ان حرامزادون نے قتل کیا اور مجھسے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہی یا کوئی ایسی صورت نکال کہ مین قید سے رہا ہون اور جاکے اپنے شہریار سے ملون علمشاہ نے فرمایا کہ ملکہ تم سچ کہتی ہو تمھارا یہی حال ہوا ہوگا خیر میرا جو حال تھا وہ خدا پر بخوبی روشن ہی اُسکے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین انشاء اللہ مین اچھا ہوا دن اُسوقت تم دیکھنا کہ اس عنطاق اور رموز کو کیسی اس حرکت کی سزا دیتا ہون کیا اب مین اس ملک کو بدون اسلام آباد کیے ہوے یہان سے جاتا ہون یہ غیر ممکن ہی اب جبتک میرے زخم اچھے ہون اسی قلعے مین قیام کرو بعد صحت دیکھا جائیگا یہ فرما کر ملکہ سے فرمایا کہ اب تم محل مین جاؤ اور وہان پر راحت و آرام سے بسر کرو یہان ہمارے پاس اور لوگ آئین گے راوی بیان کرتا ہی کہ جہان پر علمشاہ فروکش تھے اسی کے برابر ایک محل سب سامان سے آراستہ تھا اور خالی تھا اُسمین ملکہ کو علمشاہ نے حکم دیا کہ تم یہان رہو دیوانے سب سامان مہیا کردیا پیش خدمتین مصاحبین وغیرہ سب آکر حاضر ہوئین ملکہ وہان رہنے لگی اب علمشاہ نوجوان کے زخمون کے انگور بندھ آئے ہین سماک بلطاقی و دیوانہ علمشاہ کی خدمت گذاری وعلاج مین ہمہ تن مصروف ہین دن پھر تو علمشاہ باہر تشریف رکھتے ہین شب کو محل مین تشریف لے جاتے ہین ملکہ سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہی کیونکہ ان لوگونکو بدون عقد کیے ہوے ہم بستر ہونا حرام ہی دوسرے ساحرون سے تو بالکل یہ لوگ پرہیز کرتے ہین اُسوقت تک کہ جبتک وہ سحر سے توبہ نہ کرین بس اسی سبب سے صحبت پاکبازانہ برپا رہتی ہی اب یہ تو یہان عیش وعشرت مین بسر کر رہے ہین انکو تو یہان ایسی حالت مین مصروف چھوڑا جاتا ہی اور اب کچھ حال بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظ فرمائین

داستان بے شنگ عیار عنطاق کج کلاہ کا خبر لیکر آنا عنطاق کا آگاہ ہو کر ایک سردار کو برائے اسیری علمشاہ وغیرہ کے روانہ کرنا اُسکا جاکر

مقابلہ کرنا اور شکست کھاکر بھاگ کر آنا اہل لشکر کا بادشاہ سے حال بیان کرنا خود بادشاہ کا اس حال سے آگاہ ہوکر لشکر لیکر مع اپنے بھائی کے جا تا مقابلہ کا ہونا علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز جادو کے اسیر ہونا ان سب کو قید کرکے بادشاہ کا لیکر اپنے شہر مین آنا اور عنطاق کا نامہ اس سب حال کا بادشاہ طلسم کو تحریر کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

ظاہر ہوا ہمین یہ تمھارے حجاب ہے
طاؤس وجد کرتے ہین ساقی سحاب ہے
حیرت کی جا ہی خط رُخ آتشین یار
ٹکڑا کے پارہ پارہ ہو کشتی حباب ہے
یاد آگیا ہی بوسۂ چشم سیاہ یار
اے ترک اپنی تیغ کو بجھوا گلاب ہے
آتش کو چھلکے قتل کیا اُسنے اس لیے
یوسف چھپا کے رکھتا تھا منھ کو نقاب ہے
یوسف ہین اور یار مین اتنا ہی فرق ہی
نکلا ہی شیر رہ بغل آفتاب ہے
بیخود ہوے نہ زندچڑھا کر خم و سبو
وحشت ہوئی ہی مجھکو ہرن کے کباب ہے
دیوانے روز حشر کو پوچھے نہ جائینگے
ہوتی ہی قدر شعر بلند انتخاب ہے
اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب ہے
اسکو چھپایا اسکو نکالا نقاب ہے
اُس بحر مین کھلاتی ہی غوطے مجھے قضا
چکر مین چرخ ہی قدح آفتاب ہے
گلہاے زخم کے لیے خوشبو ضرور رہی
خارج ہی سر نوشت ہمارے حساب ہے
نگارندۂ معنی داستان

چینین کرد این داستان نزا بیان سیاحان دشت معانی وطی کنندگان صحراے مضامین وجاسوسان خبر سیاحت و مخبران احوال بلاغت و فصاحت اس داستان مذرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب بے شنگ عیار حسب ارشاد اپنے بادشاہ عنطاق کج کلاہ کی طرف قلعۂ تسخیر یہ کے اپنی صورت تبدیل کرکے روانہ ہوا چنانچہ راہ سے بخوبی آگاہ تھا پاے شاطری مارتا ہوا راہ طی کرتا ہوا بصد عجلت قریب قلعہ پہونچا ور قلعہ کو کشادہ پایا بلا خوف وخطر داخل قلعہ ہوا قلعے مین عجب طرح کی چہل پہل دیکھی ہر مقام پر دیکھا کہ دس دس بارہ بارہ اہل قلعہ لباس نفیس پہنے ہوے جمع باہم کلام کر رہے ہین کہ ہمارے آقا و مالک تسخیر دیو اسنے بڑا کام کیا کہ پسر حمزہ کو قید سے رہا کیا اپنے ماموں سے مخالف ہوکر دین اسلام قبول کیا اور نہ اُس جوان کی اطاعت کی اور ہم سب کو بھی دین اسلام سے مشرف کیا واقعی دین اسلام مذہب حق اور خداے آسمانی

لایق بندگی ہی اور یہ مذہب سب جو کہ جاری تھے اور ہین سب باطل ہین اور جنھون نے دعوی خدائی کیا اور کرتے ہین یہ سب اُسکے بندے تھے اور ہین مگر کافر ہو گئے تھے شیطان کے بہکانے سے دعوی خدائی کیا اُسکی سزا پائی اور پائینگے ہمیشہ نار دوزخ مین جلائے جائینگے اور عجائب نگار بھی کوئی بچہ شیطان ہو گا کہ جو دعوی خدائی کرتا ہی ہمنے تو آجتک کوئی اُسکی قدرت نہین دیکھی اور خداوند کریم کی تو قدرت ظاہر ہی کہ اُسنے پسر حمزہ کو کس آفت سے بچایا جبکہ یہان اُسکا نہ کوئی رفیق تھا نہ عزیز اور سب خون کے پیاسے تھے دیکھو کیا سبب پیدا کیا کہ ہمارے آقا کو اُسکا مددگار بنایا وہ رہا کر لائے خوب کیا کہ ہمنے اُسیر لعنت کی غرض بے شنگ یہ تقریر سُنتا ہوا اور قلعے کی حالت کو دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی اُسنے دیکھا کہ جہان جہان خداوند عجائب نگار کی تصویرین لگی ہوئی تھین اور سب اہل قلعہ اُن مکانون مین جا کر اُن کل تصویرون کی پرستش کرتے تھے وہ مکان گرا دیے گئے ہین وہان مسجدین بنائی جاتی ہین یہ حال دیکھکر اُسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے دل مین کہا کہ اِس دیوانے نے بڑی بری حرکت کی اپنے ماموں و بادشاہ سے دشمنی کی اِسنے تو وہ مثل کی کہ دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر یعنی بادشاہ کی سرحد مین رہنا اور اُسی سے دشمنی باوجودیکہ ماموں بھی ہی کوئی غیر نہین ہی اُسپر یہ حال ہی خیر اب ہمکو یقین ہوتا ہی کہ اسکے استیصال کا زمانہ آگیا ہی یہ یہان سے ضرور نکالا جائیگا اگر اِسنے اُس جوان کا ساتھ دیا تو بادشاہ کے ہاتھ سے مارا جائیگا کیونکہ نہایت درجہ اسنے بیجا حرکت کی ہی ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا قریب عمارات شاہی آیا اور ایک چوبدار کی صورت بنکر داخل دیوان خاص ہوا دیکھا کہ وہ جوان خدا پرست یعنی علمشاہ مسہری پر لیٹا ہوا ہی اور گرد مسہری کے صندل و کرسیان آراستہ ہین اُسپر دیوانے کے سردار بیٹھے ہوے ہین اور دیوانہ بھی مثل اُن خادمون کے حاضر ہی سر و بازو پر اُس جوان کے مرہم کے پھاہے چڑھے ہوے ہین وہ جوان دیوانے سے کہ رہا ہی کہ اے بھائی تم پریشان نہ ہوئین اچھا ہو لون تو اِس عنطاق کو دیکھنا کیسی سزا دیتا ہون مع اُسکے بھائی رموز کے کہ وہ بھی یاد کریگا اگر عنطاق نے مع اہل شہر کے دین اسلام قبول کر لیا تو میرے ہاتھ سے امان پائیگا ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا شہر عنطاقیہ کی اینٹ سے اینٹ بجوا دونگا یہ بھی نہ معلوم ہوگا

کہ میرا نیچہ کبھی شہر آباد تھا اب کیا بد دن اِس شہر کو آباد دیکیے ہوے ہین یہان سے جاتا ہون
مثل مرزوق شاہ وغیرہ کے اِسکو بھی مع تخت کے اُٹھا کر خاک پر مارونگا اور اُسکی دختر
کے ساتھ تمھاری شادی کرونگا اگر اُسنے بخوشی قبول کیا تو خیر ورنہ جو حال ہوگا تم دیکھ لینا
دیوانہ ہاتھ جوڑکر کہہ رہا ہی کہ بجا ارشاد ہوتا ہی جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین انشاء اللہ ایسا ہی
ہوگا مین تو آپ کا ایک ادنا خادم ہون علمشاہ فرماتے ہین کہ تم ہمارے محسن ہو یہ جو تقریر
بے شنگ عیار نے سُنی اور زیادہ اپنے دل مین جلا اور کہنے لگا کہ کیا خوب اِس جوان
کو بڑا غرور ہی خداوند عجائب نگار سے ڈرتا بھی نہین ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس قلعے کی بربادی
کا زمانہ آگیا ہی خیر اب تو چلکر بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کر اور عرض کر کہ جو کچھ آن لوگون نے
خدمت والا مین عرض کیا سب درست اور صحیح ہی آپ کا قیدی قلعہ تسخیر یہ مین آپ کے
بھانجے تسخیر دیوانے کے پاس موجود ہی اور یہ خیالات اُسکے ہین اور جو تو نے قلعے کی
حالت اپنی آنکھ سے دیکھی ہی وہ بیان کر تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین میرے نزدیک مناسب
یہ ہوگا کہ ایسی حالت مین کسی کو مع سپاہ کثیر کے روانہ کرکے گرفتار کرالین تاکہ یہ صحت سے
نجات نہ پائے واقعی اگر تندرست ہوگیا پھر کون اِس سے لڑ سکتا ہی اس حالت مین تو یہ
ممکن ہی کہ یہ اسیر ہو جائے اُس حالت مین اِسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا جبکہ یکہ و تنہا تھا تو کسقدر
لوگون کو اِسنے قتل کیا تھا اور ہاتھ نہ آتا تھا اگر وہ تدبیر نہ کیجاتی تو کبھی نہ ہاتھ آتا اور اب تو
اسکو مقام بھی بیٹھنے کو ملا ہی لشکر بھی کسیقدر ہمراہ ہوگیا اب تو یہ آفت برپا کر دیگا اگر یہ اچھا
ہوگیا بہتر یہ ہوگا کہ ابھی سے تدارک کیا جائے آیندہ بادشاہ کو اختیار ہی ہم خبردار کیے
دیتے ہین یہ سوچکر وہان سے باہر آیا اور دوسری صورت تبدیل کرکے قلعے کو طے کرکے
بیرون قلعہ آیا لشکر کا راستہ لیا راہ طے کرکے داخل قلعہ ہوا وہ وقت ہی کہ عنطاق کج کلاہ
نے سہ پہر کا دربار کیا ہی سب آکر حاضر ہوے ہین سوا اسے رموز جادو اِسکے بھائی
کے کہ وہ تو وہان اپنے خیمے مین مع اپنے رفیقون کے بیہوش پڑا ہی وہ کیونکر آتا کہ عیار
بے شنگ آکر پہونچا مجرا گاہ پر سے بادشاہ کو مجرا کیا کافر کو بد دعا دی اور یون عرض
کیا کہ حضور یہ غلام اپنی آنکھ سے دیکھ آیا بموجب حکم عالی گیا سب حال دیکھا اور جو کچھ باہم

مشورے ہو رہے ہین وہ سب سُنے خداوندنعمت جو کچھ کوتوال و اہل لشکر نے خدمت والا مین گذارش کیا سب درست اور صحیح ہی سرمو فرق نہین ہی بالکل جھوٹ نہین ہی یہ کہکر سب حال قلعہ کا اور قلعہ کی تقریر اور مسجدون کے ملنے کا اور اپنا خلوت خانہ مین پہونچنے کا اور وہان کی کل تقریر بیان کی ذرا سی بھی نہ چھوڑی بلکہ کچھ اپنی طرف سے زیادہ کرکے بیان کی راوی کہتا ہی کہ اُس عیار نابکار نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا سب کہ سُنایا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہ اُن سب کے خیالات ہین اور یہ صلاحین ہو رہی ہین آیندہ حضور کو اختیار ہی اس غلام نے وہان کے کل حالات سے آگاہ کر دیا بلکہ جو رائے ناقص مین میری بات آئی ہی اگر ارشاد ہو تو عرض کرون گو کہ مین کسی لایق نہین ہون مین کیا میری رائے کیا ایک ادنی تین روپیہ کا پیادہ اُسکی بھلا رائے اُن لوگون کی رائے کے برابر ہو گی جو کہ بڑے بڑے مرتبے اور اعلی اعلی عہدون پر سرفراز ہین اور ہزارون روپیہ ماہانہ پاتے ہین جنمین کوئی سپہ سالار ہی کوئی رسالدار ہی کوئی کمندار ہی جو اُن سب کی رائے ہو گی وہ بھلا میری کیا ہو گی وہ بڑے لوگ ہین اُنکی رائے بڑی ہو گی جو کہ عقلائے دہر کہلاتے ہین جو کہ مشیران سلطنت و امیران امین و ارکین دولت ہین مگر مین عرض کرتا ہون شاید پسند خاطر ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ بیان تو کرو اُسوقت اُس نابکار نے بیان کیا میری رائے تو یہ ہی کہ اسی وقت کسی سردار کو روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر قلعہ کو تاخت و تاراج کرے اور اُس جوان اور آپکے بھانجے کو اسیر کر لائے اسکا سبب یہ ہی کہ وہ جوان ابھی مجروح ہی مقابلہ کرنے کے قابل نہین ہی ایسی حالت مین وہ اسیر ہو جائیگا اگر تندرست ہو گیا تو پھر اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہی پھر تو اُس سے بہرام فلک بھی نہین لڑسکتا ہی خیال تو فرمائیے کہ جب وہ یکہ و تنہا تھا تو اُسنے کیا آفت برپا کر دی تھی نہ کوہان نوسو ہان نکرسے مجروح کرتے نہ مین کمندین مارتا نہ وہ اسیر ہوتا پس جب ایک نے یہ قیامت برپا کر دی ابتو اُسکے ہزارون شریک ہو گئے ہین وہ کیسی آفت برپا کرینگے خصوصًا آپ کے بھانجے صاحب کسی طور سے کم نہین ہین اُنکی اگر شراکت ہو گئی تو آفت بھی برپا ہو گی اور شراکت کیون نہ ہو گی اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ ملک و مال ہی بچے اور ابرو بھی بچے اور دشمن بھی ہاتھ آئے بس اس سے بڑھکر موقع ان سب

باتون کا ہاتھ نہ آئیگا آیندہ جو آپ کی راے و دیگر مشورہ کارون کی ہین نے از راہ خیر اندیشی و خیر سگالی و نمک حلالی کے عرض کر دیا چونکہ مین نے نمک کھایا ہی لہذا نمک حلالی کا مقتضا یہی ہی کہ جو مین نے عرض کیا اب آپ کو اختیار ہی بادشاہ نے سے شنگ کی تقریر کو سُن کے کہا کہ تمنے تدبیر تو خوب بیان کی ہی اب مین ان سب سے بھی راے لیتا ہون پس جو راے قرار پائیگی اُسپر عمل کیا جائیگا عنطاق کی یہ حالت ہی جب سے زبانی عیار کی سب حال سُنا ہی کہ فرط غیض و غضب سے تھر تھر کانپ رہا ہی تمام جسم کے بال کھڑے ہوے ہین منھ مین کف بھرا ہوا ہی آنکھین لعل ہو رہی ہین بار بار موچھون کو تاؤ دیتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ ناشدنی میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی بڑا حرامزادہ نکلا میری ناموس کو بنگاہ بد دیکھا اور اُسکی نسبت خیال کیا میری دختر پر عاشق ہوا ہی سارا عشق نکالے دیتا ہون مین دیکھتا ہون کہ وہ جوان میرا کیا بنا لیتا ہی کہ جسکو یہ رہا کرکے براے کمک لیگیا ہی یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اپنے بھائی کے ڈنگل کو خالی پایا اہل جلسہ سے کہا کہ کیا آج اسوقت رموز جادو نہین آئے اُنھون نے عرض کیا جی ہان آج نہین آئے بادشاہ نے کہا کہ کسی کو بھیجکر اُنکو بلاؤ کہ اُنسے بھی مشورہ کرنا ہی اب مقام تاخیر نہین ہی یہ سُننا تھا کہ وزیر نے ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور بلا کر حسب طلب عنطاق شاہ طرف رموز جادو کے روانہ کیا اور اُس سے کہدیا کہ کہنا آپ کو آپ کے برادر صاحب یعنے جہان پناہ طلب فرماتے ہین تشریف لے چلیے وہ چوبدار اُدھر کو روانہ ہوا یہان عنطاق اُسی طور سے حالت غیض و غضب مین بیٹھا ہوا بھائی کا انتظار کر رہا ہی اُدھر وہ چوبدار رموز کے خیمے کے پاس آیا دیکھا کہ سب دربان در خیمہ پر بیٹھے ہوے ہین اور باہم کہ رہے ہین کہ جب سے جوگی صاحب خیمے کے اندر ہمارے آقا کے پاس گئے ہین اُسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا سبب ہی کہ بڑے عرصے سے باتون کی بھی آواز نہین آتی ہی یہ دم کہ رہے تھے کہ چوبدار پہونچا دربانون سے کہا کہ خبر کر دو کہ بادشاہ کے پاس سے چوبدار آیا ہی بہت ضرورت ہی بادشاہ نے یاد فرمایا ہی تشریف لے چلیے اشد ضرورت ہی دریافت کیا ہی کہ مزاج کیسا ہی جو اسوقت دربار مین نہین آئے بڑے عرصے سے دربار آراستہ ہی یہ جو چوبدار نے کہا دربانون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین ہی کہ کوئی اندر آئے جو آسکے

اُنسے کچھ تخلیے کی باتین ہو رہی ہین کیونکر آئے ہین ایک جوگی صاحب آئے ہین اُنسے کچھ تخلیے کی باتین ہو رہی ہین کیونکر
اُسکو منع کرتا اور تم خود بھی نہ آنا ایک جوگی صاحب آئے ہین اُنسے کچھ تخلیے کی باتین ہو رہی ہین کیونکر
اُسکو منع کرتا اور تم خود بھی نہ آنا عرض کیجیے گا وہ آتے ہین چوبدار نے کہا کہ ہمکو
ہم جاکر اُنسے آپکا پیام بیان کرین بادشاہ سے عرض کیجیے گا وہ آتے ہین چوبدار نے کہا کہ ہمکو
حکم شاہی ہی کہ اپنے ہمراہ لے آؤ ہم کیونکر بدون اُنکے جائین پھر عتاب سلطانی نازل ہوگا تم
یہ خبر کردو ہمکو طلب ضرور کرینگے ہم اُنسے کہین گے دربانون نے کہا کہ ہماری یہ طاقت نہین
ہی کہ ہم بدون اجازت اندر جا سکین ہمکو ممانعت ہی بھلا پھر ہم کیونکر جاکر اطلاع کرین چوبدار نے
کہا کہ اچھا نجاؤ ہم خود جاتے ہین تمنے ہمکو منع کیا تم اپنے منصب کو بجا لائے اب کوئی تمکو الزام
نہین دیسکتا ہی یہ کہکر پردہ اُٹھایا دربان پکار پکار کر کہنے لگے کہ اے چوبدار صاحب اندر نجایئے
ہم آپ کو منع کرتے ہین کیونکہ ہمارے آقا کا حکم نہین ہی پھر عتاب نازل ہوگا یہ اِس خیال سے
پکار کر کہ رہے تھے تاکہ رموز سن لے کہ ہمارے ملازمون نے منع کیا یہ زبردستی چلا آیا ہی
وہان خبردار کون ہی جو سُنے گا سب تو بیہوش پڑے ہوے ہین سُنے کون دربان تو یہی
چلاتے رہے اُدھر وہ چوبدار جو اندر خیمے کے جاتا ہی تو ہر طرف سے اُسنے خیمے کو بند
پایا از حد تاریکی تھی چند فانوسین و کنول روشن تھے ایک مقام پر یہ کھڑا ہو کر دیکھنے لگا
کہ یہ کیا معرکہ ہی ابھی تو دن ہی یہان روشنی کی گئی اور ہر طرف سے خیمے کو بند کر دیا ہی کہ باہر کی
روشنی نہ آنے پائے طریقہ یہ ہی کہ جب انسان روشنی سے اندھیرے مین آتا ہی تو کئی منٹ
تک اُسکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہی جب کچھ دیر ٹھہر لیتا ہی تو پھر سب کچھ معلوم ہوتا ہی یہی قاعدہ
اندھیرے سے روشنی مین آنے والے کا ہوتا ہی پس جب یہ وہان ٹھہر لیا تو اِسنے دیکھا
کہ جسقدر لوگ خیمے کے اندر ہین سب پڑے ہوے ہین ایک مقام پر اُنکو اپنے تن بدن
کا ہوش نہین ہی یہ دیکھکر اُس چوبدار کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی اِن سب پر کیا سانحہ گذرا
جو یون پڑے ہوے ہین دیکھکر یہ کیفیت اُس چوبدار نے آواز دی کہ ذرا یہان آؤ دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہی تم تو کہتے تھے کہ ہمکو اندر آنے کو منع کیا ہی کہ کوئی نہ آنے پائے یہان تو
سب اوندھے سیدھے پڑے ہوے ہین کیا آج کوئی جلسہ تھا کہ اُنھین شراب کثرت
سے پی گئی ہی اُسکے نشے کے سبب سے بیہوش پڑے ہین یہ جو چوبدار نے پکار کر کہا تو
دربان باہر سے اندر آئے اُنھون نے بھی یہ واقعہ دیکھا جو کہ چوبدار نے دیکھا تھا اِن

سب کو حیرت ہوئی چوبدار نے کہا کہ یہ گھٹا ٹوپ جو ہی اسکو تو برطرف کرو پردے اُٹھاؤ تاکہ روشنی ہوا اور ہوا آئے سب کو ہوش آئے اُن سب نے پردے خیمے کے اُٹھائے روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ رموز جادو اور کل اُسکے رفیق ایک مقام پر بیہوش پڑے ہوے ہین اور بیچ مین ایک چراغ مٹی کا رکھا ہوا ہی اُسمین بجائے تیل کے گھی پڑا ہوا ہی اور چار بتیان ہین یہ دیکھکر اور بھی سب متحیر ہوے دربانون نے دیکھا کہ وہ جوگی صاحب نہین ہین اب جو دیکھا تو ایک پرچہ لکھا ہوا فرش پر پڑا ہی اور ایک طرف سے سراچہ خیمے کا چاک پایا ابتو اور حیرت ہوئی اب جو دیکھا تو اُس جوگی کو نہ پایا اور سب کو دیکھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیون بھائی وہ جوگی نہین ہی کدھر چلا گیا اگر دروازے سے جاتا تو ہم دیکھتے معلوم ہوتا ہی کہ وہ جوگی پشت خیمہ چاک کرکے چلا گیا ہی وہ جوگی نہ تھا کوئی چور تا بکار تھا دیکھو تو سب چیزین خیمے مین ہین اُنھون نے جب یہ تقریر کی اُسوقت اُس چوبدار نے کہا کہ پہلے اِن سب کو ہوشیار کرنے کی تو فکر کرو اُسکے بعد چیزون کو تلاش کرنا دیکھو تو یہ لوگ زندہ بھی ہین یا مر گئے ہین یہ سُنکے وہ دربان اِن سب کی طرف چلے اُدھر سے ہوا سے سرد کے جھونکے جو پردون کے اُٹھنے سے آئے اور اُنکے جسمون سے لگے اور دماغ مین خنکی پہونچی اور اُدھر بیہوشی کا بھی اثر زائل ہو چکا تھا سب کو ہوش آیا ہر ایک گھبرا کر اُٹھا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا رموز جادو جو اُٹھا اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا اُسنے خیال کیا کہ نہ تو وہ جوگی ہی نہ وہ قفس قمری کا ہی صرف بادشاہ کا چوبدار اور میرے ملازم کھڑے ہوے ہین ہم سب کو حیرت سے دیکھ رہے ہین اُدھر وہ لوگ اِن سب کے ہوشیار کرنے کو چلے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ سب کے سب خود بخود ہوش مین آگئے یہ لوگ اُسی مقام پر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے اِدھر یہ جو واقعہ رموز نے دیکھا کہ قفس قمری مع جوگی کے ندارد ہی ابتو اِسکے حواس جاتے رہے ہاتھ پانون کے طوطے اُڑ گئے طائر حواس قفس دماغ سے پرواز کر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ کیا سانحہ ہی کہ وہ جوگی صاحب کدھر گئے نہ اُنکا پتہ ہی نہ قفس قمری کا معلوم ہوتا ہی میری سمجھ مین کچھ نہین آتا ہی کہ یہ کیا واقعہ ہوا ایسے خود رفتہ ہوے کہ ہمکو کسی امر کی خبر تک نہ رہی کوئی قفس بھی لیگیا اور جوگی صاحب بھی

چلے گئے اور ہم آگاہ نہ ہوے اُن سب نے عرض کیا کہ چراغ کا روشن کا روشن ہونا تھا کہ
ہمارے حواس جاتے رہے اور ہم بیہوش ہوگئے پھر ہمکو خبر نہین کہ کیا ہوا ان دربانون سے
دریافت فرمایئے کہ انھون نے جوگی کو جاتے ہوے دیکھا ہوگا یہ سُنکے رموز نے اُن دربانون
کو قریب بلایا اور کہا کہ کیا وہ جوگی صاحب چلے گئے تمنے جانے کیون دیا اور کیا وہ قفس بھی
قمری کا لیتے گئے اور تم کب اندر خیمے کے آئے دربانون نے کانپ کر عرض کیا کہ جب سے
آپ نے حکم دیا کہ کوئی اندر نہ آنے پائے اور نہ تم آنا ہم لوگ اُسوقت سے در خیمہ پر بیٹھے
رہے کہین اٹھکر نہین گئے بلکہ پیاسے بھی رہے نہ ہمنے جوگی کو جاتے دیکھا نہ اور کسی کو ادھر
سے کوئی نہین گیا جب یہ چوبدار آپ کے بلانے کو بادشاہ کے پاس سے آیا اور ہمسے اُسنے
کہا کہ خبر کردو ہمنے کہا کہ ہمکو حکم اندر جانے کا نہین ہے ہم خبر نہین کرسکتے ہین نہ جاسکتے ہین کہ
مخالفت ہو انھون نے کہا کہ بہت ضرورت ہے ہم اُنکو اپنے ساتھ لیکر جائینگے ہم خود
جاکر کہتے ہین ہم منع کرتے رہے یہ اندر آئے انھون نے یہان آکر سب کو جو بیہوش پایا
ہم سب کو آواز دی جب ہم سب آئے تو ہم بھی یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے ہمنے پردے
اٹھا دیئے تو آپ سب کو بیہوش پایا مگر جوگی صاحب کو نہ دیکھا اور ایک پرچہ فرش پر پایا
اور پشت خیمہ کو چاک دیکھا ہم خود حیران تھے کہ جوگی صاحب کدھر سے گئے اور یہ کیا واقعہ
ہوا ہے ہم آپ لوگون کو ہوشیار کرنے چلے تھے کہ آپ کو خود ہوش آگئے یہ سُنتا تھا اب تو
بالکل حواس رموز کے جاتے رہے کہا کہ لاؤ تو وہ پرچہ مین تو دیکھون کہ اُسمین کیا لکھا ہے
اُن لوگون نے وہ پرچہ رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے جو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ اے رموز
نابکار کا فرزند آگاہ ہو کہ مین جوگی نہ تھا تمھارا باپ تھا میرا نام سماک بلطاقی تھا مین عیار
شاہزادہ نوجوان کا تھا تمنے میرے آقا کے ساتھ مکر کیا اُنکے پاس سے قمری بازہر کو بھیجکر
منگوائی مجھکو جو معلوم ہوا مین جوگی بنکر آیا تم سب پر عیاری کی اور چراغ عیاری روشن کرکے
تمھاری عقل کو گل کیا اب قمری کو لیکر جاتا ہون یہی خیریت جانو کہ تمکو قتل نہین کیا بڑا احسان
کیا ورنہ تم میرے قبضے مین تھے اگر مین چاہتا تو قتل کرڈالتا صرف اِس خیال سے چھوڑدیا
کہ تمنے ابھی کوئی خطا نہین کی کہ جسکے عوض مین قتل کرتا تمکو سمجھائے دیتا ہون کہ اب کبھی

ایسی حرکت نہ کرنا اگر اب ایسی حرکت کروگے تو یاد رکھنا کہ پھر میرے ہاتھ سے نہ بچوگے آیندہ
تمکو اختیار ہی بلکہ تمکو لازم ہی کہ دین اسلام کو قبول کرو اور میرے آقا کی اطاعت کرو اسی مین
تمھاری زندگی کی صورت ہو ورنہ یہ امر اب غیر ممکن ہی کہ میرا آقا اس ملک کو اسلام آباد نکرے
ضرور یہ ملک اسلام آباد ہوگا بس یہی کافی ہی زیادہ تحریر کی ضرورت نہین ہی راوی بیان
کرتا ہی کہ جب سمک قفس لیکر جانے لگا تھا تو یہ پرچہ لکھکر ڈال گیا تھا وہی پرچہ دربانون نے
پایا تھا اور رموز کو دیا جب رموز نے وہ پرچہ پڑھا اور مضمون سے آگاہ ہوا اُسکے چہرہ کا
رنگ مثل طائر وحشی کے پرواز کر گیا اور اپنے رفیقون سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا
مین نے دھوکا کھایا سحر سے دریافت نہ کیا کہ یہ کون ہی وہ جوگی نہ تھا عیار تھا اُس جوان
خدا پرست کا قمری کو لینے آیا تھا عیاری کرکے ہم سب کو دھوکا دیکر لیگیا واقعی کیا خوب
عیاری کی مگر حیران ہون کہ مین بھائی صاحب سے کیا کہونگا اور قمری جب وہ طلب کرینگے
تو کیا جواب دونگا حریف تو اپنا کام کر کے چلا گیا بڑا داغ دے گیا یہ کہکر وہ پرچہ رفیقونکو
دیا ہر ایک نے پڑھا اب تو سب کے حواس جاتے رہے رموز نے کہا کہ بھائیو کوئی
تدبیر بتاؤ کہ مین بادشاہ سے کیا کہون اُن سب نے کہا کہ جو واقعہ گذرا ہی وہ سب بیان
کر دیجیے گا یہ پرچہ دکھا دیجیے گا آپ پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے ان عیارونکے
ہاتھ سے دھوکا کھایا ہی اب مثل شمامہ جادو و دمامہ و مشمش و افراسیاب کے نہین ہین
یہ سب تو دعوی خدائی کرتے تھے اسپر ان عیارون کے ساتھ سے ہزارون دھوکے
کھائے بس اب اگر آپ نے دھوکا کھایا تو کیا نقصان ہوا آپ نے کوئی دیدہ و دانستہ
نہین دھوکا کھایا اُسکے فریب مین آگئے رموز نے کہا خیر اب تو جو کچھ ہوا مجبوری ہی ایک
رفیق بولا کہ خوب ہوا وہ قمری کو لیگیا ایسی منحوس وہ قمری تھی کہ جب سے آئی تھی سرے
جنگ و پیکار کے دوسری بات نتھی خوشی سے نہ بیٹھ سکے رموز نے کہا ہمارے نزدیک
بادشاہ سے تو دریافت کرو دیکھو کہ وہ کیا فرماتے ہین ساری میری محنت بیکار ہوئی
دوسرے اور سب لوگون سے شرمندگی حاصل ہوئی وہ لوگ کیسے خوش ہوے
ہونگے یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ تم کیون آئے ہو اُسوقت سمنے آکر میان ہمسکو بچا لیا

ورنہ اسی طور سے بیہوش پڑے رہتے اور مرجاتے جب سے مجھکو ہوش آیا ہی اور مین نے قمری کو نہین دیکھا ہی بڑا صدمہ ہی چوبدار نے عرض کیا کہ آپ کو اسیوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی کہ اپنے ہمراہ لانا بڑی ضرورت ہی مین آپ کے لینے کو آیا تھا یہان آکر یہ واقعہ دیکھا لہذا آپ تشریف لے چلیے بادشاہ انتظار فرمارہے ہونگے فرمایا تھا کہ کہنا کیا سبب ہوا ہی جو اسوقت تک دربار مین نہین آئے یہ جو چوبدار نے کہا رموز نے کہا کہ اچھا چلتا ہون یہ کہکر اُٹھا لباس درباری سے آراستہ ہوا سب رفیقون کو رخصت کیا جو کہ دربار مین جاتے تھے انکو ہمراہ لیا مع اُس پرچہ کے ہمراہ چوبدار کے طرف دربار کے روانہ ہوے اُدھر وہ سب رفیق اپنے اپنے مقام پر آئے اور باہم کہنے لگے کہ بڑی عیاری ہوئی ہم سب نے بڑا دُھوکا کھایا ذہن مین نہین آتا ہی کہ وہ تیتر و قمری کسطور کی تھی اور کس چیز کی بنائی تھی اور کیا فقرہ کیا ہی کہ سب کو یقین آگیا عیاری اِسکا نام ہی رفیق تو اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے یہ باتین کر رہے ہین اُدھر رموز وہان پہونچا داخل دربار ہوا مگر مغموم و محزون اپنے بھائی کو سلام کیا اور سب اہل دربار نے اُسکی تعظیم کی رموز نے دیکھا کہ بے شنگ عیار کھڑا ہوا ہی بے شنگ اِسکے سامنے برابر دریافت حال گیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ سلام کرکے اپنے مقام پر بیٹھ گیا مگر سر جھکائے ہوے ہی کسی طرف دیکھتا نہین ہی اُسوقت عنطاق نے رموز کی طرف منھ کرکے کہا کہ کیون مزاج کیسا ہی جو آج دربار مین نہین آئے جب بولایا مین نے تو آئے بھی ہو تو سر جھکائے ہوے کچھ مغموم سے بیٹھے ہوے ہو اِسکا سبب کیا ہی کچھ بیان تو کرو اور یہ بیان کرو کہ قمری تو اچھی ہی جب یہ بادشاہ نے کہا اُسوقت رموز نے سر اُٹھا کر اور ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون اور جو مصیبت مجھپہ گذر گئی ہی جسکے سبب سے مین آپ سے شرمندہ ہون اور جسکے باعث سے مین آپ سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کرسکتا ہون مین سر نہین اُٹھا سکتا ہون عنطاق نے یہ سنکے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا ہی جو تم اسقدر پریشان ہو اسوقت رموز نے یون بیان کرنا شروع کیا یعنی جوگی کا لشکر مین آنا اور اپنا آگاہ ہونا اپنے رفیقون کو بھیجکر اُسکو اپنے پاس طلب کرنا اُسکے تیترون کا حال و قمریون کی کیفیت اُسکا خیمے مین آنا

باہم گفتگو ہونا اُسکا تاریکی کراکے چراغ روشن کرنا سب کا بیہوش ہونا یہان سے چوبدار کا جانا اُسکا سب کو ہوش مین لانا اب معلوم ہونا کہ نہ قمری تھی نہ جوگی صاحب تھے آخر پرچہ کا ملنا اپنا اُسکو پڑھنا ظاہر ہونا کہ علمشاہ کا عیار تھا وہ عیاری کرکے قمری کو لیگیا اپنا اس حال سے آگاہ ہوکر رنج وصدمہ کرنا وہان سے حسب طلب ہمراہ چوبدار کے آنا سب حال بیان کیا اور پرچہ ہاتھ مین عنطاق کے دیا عنطاق نے و کل اہل دربار نے جو یہ سب حال سُنا تو ہر ایک کے چہرے کا رنگ اُڑگیا سب کو حیرت ہوئی اور سب نے کہا کہ بہت بڑی عیاری کی عنطاق نے رموز سے کہا کہ تمنے سحر سے دریافت بھی نکرلیا کہ یہ کون ہے رموز نے جواب دیا کہ مین نے دھوکا کھایا میرے اوپر کیا موقوف ہے اِن عیارون کے ہاتھ سے بڑے بڑون نے دھوکے کھائے ہین مین نے تو ایک ہی مرتبہ دھوکا کھایا اُن سب نے تو دھوکے پر دھوکا کھایا ہے خیال تو فرمائیے افراسیاب جادو نے کسو مرتبہ دھوکا کھایا شمامہ ودمامہ وساحر مشمش نے کسقدر دھوکے کھائے آخر ان عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے مین کیا کرون اور اِس امر کا گمان بھی نتھا کہ یہ واقعہ ہوگا اگر گمان ہوتا تو ضرورت دریافت کرنے کی تھی عنطاق نے جواب دیا کہ خیر جانے دو خوب ہوا جب سے یہ قمری آئی تھی صدمہ پر صدمہ ہو رہا تھا اب اِسکا رنج وصدمہ کیون کرتے ہو انچہ گذشت گذشت یہ کہکر وہ پرچہ پڑھا جب پرچہ پڑھ چکا اُسکو رکھدیا رموز سے کہا کہ مین نے تمکو اس لیے طلب کیا ہے کہ میان تیخیر دیوانے ہم سب کے جانی دشمن ہو گئے اُس خدا پرست کو رہا کرکے لیگئے یہ تو ہمکو معلوم ہے اب وہ اِس فکر مین ہین کہ اُس خدا پرست کے ہاتھون سے اِس ملک کو تباہ کرائین یہ زمانہ کا خون سفید ہوگیا کہ بھانجہ ماموں کے قتل کا درپے ہے یہ کہکر وہ سب تقریر اور کیفیت مع پیشنگ کی راے کے جو کچھ پیشنگ سے قلعہ تیخیر میں سُنی تھی اور جو تقریر باہم ہو رہی تھی دیوانے اور علمشاہ مین سب بیان کی اور کہا کہ اب اِسمین تمھاری کیا راے ہے رموز سے یہ کہکر سب اہل دربار سے بھی کہا کہ تم بھی اپنی راے بیان کرو رموز نے تو سُنکے کہا کہ مین تو پیشنگ کی راے کو پسند کرتا ہون اسنے بڑی عقلمندی کی راے دی ہے اور خوب بات کہی ہے اُدھر کل اہل دربار نے بھی یہی جواب دیا

اب عنطاق نے اُن لوگون کو طلب کیا جو کہ مشیران سلطنت کہلاتے ہین اور عقلاے زمانہ
اور اسی بات پر نوکر تھے صرف راے دینے پر اُنسے سب حال بیان کیا اور پیشنگ
کی راے کو اپنی راے کر کے کہا کہ یہ میری راے ہی سب نے فکر کی اور اپنے مقام بہت
سی رائین قرار دین مگر کوئی قایم نہ ہوئی جب اُس راے پر غور کیا ہر ایک کے نزدیک
وہ ہی درست تھی پس باہم تقریر کر کے اور بحث کر کے اور اُسکے نقص و عیب کو خیال
کر کے جب دیکھا کسی قسم کا اِس راے مین عیب نہین ہی بادشاہ سے عرض کیا کہ جو راے
حضور نے تجویز کی ہی بہت مناسب ہی ہم بھی پسند کرتے ہین یہ ہی راے مناسب ہی جب
سب نے اسی راے کو پسند کیا عنطاق نے اخفان آدم خوار جو کہ پہلوان زبردست
اور سردار اعلی تھا اور جب سے سپہ سالار لشکر ہاتھ سے علمشاہ کے قتل ہوا ہی یہ اُسکے
مقام پر بیٹھتا ہی اُسکو عنطاق نے حکم دیا کہ اے اخفان تم بیس ہزار کا لشکر لیکر قلعہ تسخیر پیہ پر
جاؤ اور وہین تمکو نامہ دیتا ہون یہ نامہ دیوانے کے پاس بھیجنا اگر وہ تمھارے پاس
چلا آئے اور اُس خدا پرست کو تمھارے حوالے کرے تو خیر اُسکو چھوڑ دینا اور
خدا پرست کو اپنے ہمراہ قید کر کے لے آنا اور اگر وہ انکار کرے اور نہ آئے تو اُس سے
مقابلہ کرنا یا تو مع اُس خدا پرست کے اُسکو اسیر کر کے میرے پاس لے آنا مین اُسکو
سزا دونگا اہل قلعہ و قلعہ کو مسمار کرنا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اُسکو مع اُس خدا پرست و اُسکے
رفیقون و اہل لشکر کے قتل کرنا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا بلکہ قلعے کی اینٹ سے اینٹ
بجوا دینا گدھے کے ہل چلوانا اور اُن سب کے سب کو لیکر آنا مین تمکو اِس کار کے
صلے مین بہت کچھ انعام دونگا اخفان نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی مین اپنے امکان
بھر بجا لاؤنگا اب وہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین عنطاق نے اسیوقت
اپنے ہاتھ سے ایک نامہ بنام دیوانہ اِس مضمون کا تحریر کیا نامہ۔ برخوردار سعادت
اطوار نیک کردار زاد عمرہٗ۔ بعد دعاے ترقی درجات وحیات کے مطالعہ کرو تمکو معلوم
ہو کہ مجھکو تمھارے سب کامون سے آگاہی ہو گئی ماشاء اللہ تمنے خوب حق عزیزداری و
قرابت داری کو ادا کیا یہی لازم تھا خورد بزرگون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین جو تمنے

کیا تمکو یہی امر لایق و لازم تھا واہ کیا خوب تم ماموں کے ساتھ حق ادا کر رہے ہو اور ایسی حرکت تمنے کی ہو شریف و نجیب ایسا ہی کرتے ہین یہ کوئی مقام شکایت نہین ہو تم کیا کرو یہ تمھارے نطفہ کا اثر ہو تمھارے باپ نے بھی تو ایسا ہی کیا ہو کیون نہو کس باپ کے بیٹے ہو انھون نے اپنے سریلے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا کہ اُنکے دشمن کو رہا کر لیا تھا وہی تمنے کیا خیر بقول کسے بیٹا وہی جو قدم بقدم ہو باپ کے مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اگر اپنی زندگی اور اپنی آبرو و اہل قلعہ کی زندگی چاہتے ہو تو مین نے اخفان آدم خوار کو مع تیس ہزار سپاہ کے تمھارے اُدھر روانہ کیا ہو اور یہ نامہ تمکو لکھا ہو پس اسکے پہونچتے ہی اور نامے کو دیکھتے ہی اُس خدا پرست میرے مجرم کو اُسکے سپرد کرو اور پھر دین آبائی اختیار کرو یہ کون سی حرکت تھی کہ اپنا دین آبائی ترک کرکے اُس خدا پرست کے سکھانے سے دین اسلام قبول کر لیا خیر وہانتک تو غنیمت تھا کہ میرے مجرم کو رہا کرکے لے گئے یہ کیا کم تھا خیر ابھی تک کچھ نقصان نہین ہوا ہو تمکو لازم ہو کہ اپنے مذہب کو قبول کرو اور اُسکو میرے سردار کے حوالے کرو مین نے تمھاری یہ خطا معاف کی اگر ایسا نہ کروگے تو یاد رکھو کہ اخفان آدم خوار کو بھیجا ہو اُس سے کہدیا ہو کہ اگر وہ موافق تحریر نامہ کے عمل کرے تو خیر ورنہ جو تمسے ہو سکے وہ کرنا پس یا تو وہ تم سب کو اسیر کرکے میرے پاس لے آئیگا یا تم سب کے سر لائیگا اور قصبہ کو تہ و بالا کر دیگا کیون مفت مین اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو اور اہل قلعہ کی دیکھو خرابی نہ بلاؤ آیندہ تمکو اختیار ہو مین نے حق بزرگی ادا کر دیا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ اگر اُسنے بسبب دیوانے ہونے کے اور بچہ پنے کے کوئی حرکت کی تھی تو کسی بزرگ نے نصیحت بھی نہ کی اور اُس سے مقابلہ کیا وہ تو دیوانہ تھا کیا یہ بھی دیوانے ہو گئے تھے پس مین نے اپنی سی کی اب تمکو اختیار ہو تم اپنے فعل کے مختار ہو اب مجکو کوئی الزام نہ دے مین اپنی سی کر چکا مین نے دونون باتین تحریر کر دین تمھارا جس کو جی چاہے قبول کرو بموجب شعر اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ اگر جنگ جوے ندارم درنگ دیگر منت آنچہ حق بود گفتم تمام شد تو دانی دگر بعد ازین والسلام یہ مضمون لکھکر اخفان کو دیا اس سے کہا کہ تم اسیوقت یہان جاؤ اور اسیوقت

لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہوا اخفان نے نامہ ہاتھ مین لیا اور اُسیوقت دربار سے اُٹھ کر باہر آیا اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا اِسکے جانے کے بعد عنطاق نے خیال کیا کہ گو اخفان مرد زبردست و بہادر ہی مگر وہ خدا پرست بہت زبردست ہی اسکی کمک کے لیے اور کسی کو بھی روانہ کرنا زیبا ہی ایسا نہو کہ اخفان کو اُسکے ہاتھ سے زک پہونچے اس امر کا یقین ہی کہ صلح تو ہونا غیر ممکن ہی ضرور جنگ وپیکار ہوگی یہ سوچکے اُسوقت پر ایراد شیر پیکر کو حکم دیا کہ تم بھی بیس ہزار سپاہ لیکر اُسیوقت عقب مین اخفان کے روانہ ہو دونون ملکر دیوانے سے جنگ وپیکار کرنا بس ایراد شیر پیکر بھی سلام کرکے باہر آیا اور اپنے رفیقون کو لیکر طرف شہر کے چلا ایراد کے جانے کے بعد عنطاق نے خیال کیا کہ تم یہان صحرا مین اُترے ہوے ہو نہ تو تمھارے پاس سپاہ ہو نہ کچھ سامان جنگ ہی اگر وہ دیوانہ اُس خدا پرست کو ہمراہ لیکر اور مع سپاہ کے آپڑے تو بڑی خرابی ہو جبتک شہر سے لشکر کمک کو آئے آئے یہان خاتمہ ہو جائے یہ قلیل لشکر کیا کریگا یہ خیال دل مین کرکے حکم دیا کہ اب ہم یہان ٹھہر کر کیا کرین اب شکار مین بھی نہین دل لگتا ہی لہذا دل یہ چاہتا ہی کہ شہر کو چلین اور وہان ٹھہر کر اُن لوگون کی جنگ وپیکار کی خبرین منگالین عرصہ ہوا ہمکو شکار کے لیے آئے ہوے سب نے کہا جو مرضی معلا ہمہ انہ اولا عنطاق نے حکم دیا کہ مابدولت کا ابھی یہان سے طرف شہر کے کوچ ہی بس یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سب خیمے وغیرہ بار ہوگئے سب اسباب بندھ گیا سب لوگ طیار ہوگئے لہذا وہان سے عنطاق اُن سب کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہ تو شہر مین آتا ہی وہان اخفان نے داخل شہر ہوکر اپنے ملازمون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا خود لشکر مین آیا اور اُسنے لشکر مین سے تیس ہزار سوار انتخاب کیے اُنکو تیاری سفر کا حکم دیا حکم دیکر اپنے مکان پر آیا سب اپنے عزیزون سے ملا سب کو رخصت کیا اتنے عرصے مین ملازمون نے سب سامان درست کرلیا تھا اخفان سامان سفر سے آراستہ ہوکر سب سے رخصت ہوکے باہر آیا تو یہان وہ تیس ہزار سپاہ بھی تیار تھی اُسکو ہمراہ لیکر اُسیوقت مع خیمہ و خرگاہ طرف قلعۂ تجزیہ کے

روانہ ہوا اسکے بعد ایراد شیر پیکر شہر مین آیا اِسی طور سے اُسنے بھی سب سامان درست کیا اور بیس ہزار سپاہ بھی لیکر اور سب اپنے عزیزون سے رخصت ہوکر عقب مین اخغان کے چلا عنطاق شاہ شہر مین آیا داخل محل ہوا دوسرے دن سے دربار کرنے لگا اور اُن سردارون کا انتظار ہی یہ خیال ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی ہرکارے براے خبر مقرر کیے ہین اخغان وایراد لشکر لیے ہوے طرف قلعے کے جاتے ہین وہان قلعے مین علمشاہ و دیوانہ چین سے بیٹھے ہوے ہین علمشاہ کے زخم بریز ہوگئے ہین قریب بصحت ہین دن بھر علمشاہ باہر رہتے ہین شب کو ملکہ آہو چشم سے صحبت راز و نیاز گرم کرتے ہین دیوانے کو حکم دیا ہی کہ تم سامان جنگ کی طیاری کرو ادھر مین نے غسل صحت کیا اور لشکر کشی کی وہ تو سامان جنگ مین مصروف ہی سپاہ کی بھرتی جاری کی ہی اُنکو ہتھیار و وردیان عطا کی ہین سب طور سے سامان درست کر رہا ہی دوپہر تک خدمت علمشاہ مین رہتا ہی دوپہر سامان جنگ مین مصروف ہوتا ہی لشکر کے قواعد دیکھتا ہی یہان بھی دربار علمشاہ کا قلعے مین آراستہ ہوتا ہی دیوانے کو علمشاہ نے تخت پر بٹھایا ہی خود دنگل شوکت پر متمکن ہوتے ہین سب سردار و افسران سپاہ جمع ہوتے ہین اور حاضر دربار ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ دیان زیر قلعہ کچھ فاصلہ دیکر اخغان آکر اُترا اُسنے اپنے خیمے وغیرہ برپا کیے دربار کیا اور ایک کو اپنے رفیقون مین سے نامہ دیکر روانہ کیا پاس دیوانے کے وہ نامہ بر نامہ لیکر طرف قلعے کے چلا اتفاق سے چند ہرکارے دیوانے کے بیرون قلعہ آئے تھے اُنھون نے جو لشکر شاہی کو اُترتے ہوے زیر قلعہ دیکھا تو لشکر مین آئے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر براے مقابلہ آیا ہی وہ ہرکارے اُس بارگاہ مین آئے کہ جہان یہ اخغان تھا اُنکے سامنے اُسنے نامہ روانہ کیا جب نامہ بر نامہ لیکر چلا تو وہان سے فوراً روانہ ہوے قلعے مین آئے یہان بھی دربار آراستہ تھا داخل دربار ہوے مجرا گاہ پہ سے مجرا بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اُٹھاکر دعاؤ ثناے شاہی بجا لائے عرض کیا کہ غلام بیرون قلعہ گئے تھے تو ایک لشکر کو فرد کش پایا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عنطاق نے یہان کے کل حالات کی خبر پاکر اخغان آدمخوار کو مع بیس ہزار

سپاہ کے براے مقابلہ سرکار روانہ کیا ہو یہ لشکر اُسیکا ہی اُسنے ہمارے سامنے نامہ بخدمت
حضور روانہ کیا ہو نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی یہ حال سُنکے دیوانہ توسن ہو گیا علمشاہ
نے جو دیوانے کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ کیون تمکو کیا خوف ہی اگر افغان آیا ہو تو آنے دو
اُسکی قضا لیکر آئی ہی تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ سامان سفر درست کرے ہم بیرون قلعہ جاکر
اُس سے مقابلہ کرینگے خوف کس امر کا ہی ہمارا خدا ہمارا حافظ ہی اے بھائی جبتک قضا نہین
آتی ہی اُسوقت تک موت خود حفاظت کرتی ہی کسی امر کا ڈر نہین ہی دشمن اگر قوی ست نگہبان
قوی تر ست ہم بلاخوف و خطر مقابلہ کرو مین موجود ہون دیوانے نے کہا مجھکو کسی امر کا
خوف نہین ہی صرف اِس امر کا خیال ہو کہ ابھی آپ کے زخم اچھے نہین ہوے ہین خدا
نخواستہ کسی قسم کی خرابی ہو تو مین کیا کرون بس خیال ہی تو اِس امر کا ہی یہ جو آپ بیری حالت
ملاحظہ فرماتے ہین اِسی خیال سے ہی ورنہ عنطاق کی بھی یہ لیاقت تھی کہ مجھ سے لڑسکے اور
یہ افغان تو کوئی چیز نہین ہی میرے نزدیک لشکر عنطاق صرف دیکھنے کا ہی اُسکے پاس کوئی
سردار ہی نہ افسر سب میرے دیکھے ہوے ہین صرف آپکی علالت کا خیال ہی اگر حکم ہو تو جبتک
آپ کو صحت ہو اِسلئے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرون علمشاہ نے تیوری پر بل ڈالکر فرمایا کہ کبھی
ایسے کلام زبان پر نہ لانا کبھی بہادر اور دلیر قلعہ بند ہو کر حریف سے مقابلہ کرتے ہین یہ اپنا
دستور نہین ہی ہمارے سامنے ایسی باتین نہ کرنا جو کہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرتے ہین وہ بہادر
نہین ہین بلکہ نامرد ہین ہان ایسی حالت ہو کہ بالکل بیکار رہون اور اپنے ہاتھ پاؤن اپنے
قابو مین نہ ہون اُسوقت مین اُن لوگون کو اختیار ہی جو کہ اُسکے تابع ہین کہ وہ قلعہ بند ہوکر
حکم دین ہم تو اُسوقت مین بھی اپنی زبان سے نہین کہتے ہین ہمارے ہمراہی خود بندوبست
کرتے ہین اور ابھی تو ہاتھ پاؤن چلتے ہین انمین قوت ہی پھر کیونکر ایسے ننگ و عار کو
گوارہ کرون بس اب کبھی ایسی بات میرے روبرو نہ کرنا دیوانہ کانپ کر رہگیا اور کہنے
لگا کہ آقا جو آپ کا حکم ہو علمشاہ نے فرمایا کہ نامہ بر کو آنے دو دیکھو نامے مین کیا لکھا ہی اسکے
بعد بندوبست کیا جائیگا مضمون نامہ سے تو آگاہ ہو لیجئے اے تجخیر دیوانے ایک بات کا
اور خیال رہے کہ جہانتک ممکن ہو حریف پر اپنی طرف سے زیادتی نہ کرے نہ پہلے اپنا

حربہ کرے جب حریف حربہ کرے اسوقت حربہ کرے نہ خود پہلے طبل جنگ بجوائیے جب حریف
ہر امر مین اپنی طرف سے سبقت کرے اسوقت خود سبقت کرے ان امورونکا خیال رہے
دیوانے نے کہا بہت خوب یہ کہکر عرض کیا کہ نامہ بر آتا ہی وہ آنے پائے یا روکا جاوے
علمشاہ نے فرمایا نامہ برکو آنے دو نامہ برکو نہین روکتے ہین نامہ بر ہمیشہ بے خطا
ہوتے ہین جو چاہتے ہین وہ کہتے ہین انکو کسی قسم کا زوال نہین ہی انکو آنے دو دیوانہ نے
عرض کیا کہ بہت بہتر اور حکم دیدیا کہ کوئی نامہ برکو نہ روکے اودھر وہ نامہ بر راہ کو طی کرکے
داخل قلعہ ہوا یہان علمشاہ نے دیوانے سے کہا کہ دربار کو آراستہ کرو اسنے خوب
دربار کو آراستہ کیا تاکہ نامہ بر آکر دربار کو آراستہ پائے دیوانے نے بموجب حکم
علم شاہ حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے اسیوقت دربار آراستہ ہوا نامہ برجو داخل
قلعہ ہوا اسنے قلعے کو خوب آراستہ پایا اہل قلعہ کو خوش حال دیکھا ہر مقام پر مجمع تھا مسجدین
بن رہی تھین نامہ بر قلعے کی سیر کرتا ہوا قریب دربار آیا ورگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو
کہ ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی ورگہ سالار نے جاکر کہا فرمایا کہ بھیجدو نامہ بر اندر آیا مجرا کیا
دربار کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ دیوانہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور وہ خدا پرست برابر تخت
کے دنگل پر متمکن ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار دیوانہ کے چپ و راست
بیٹھے ہوئے ہین کرسیون اور دنگلون پر دربار ایک بیشۂ شیران معلوم ہوتا ہی وہ رعب
و داب ہی کہ کبھی عنطاق کے بھی دربار مین یہ رعب و داب نہ تھا باوجودیکہ وہان ہزارون
سردار و پہلوان بیٹھے ہین یہان اسقدر نہین ہین مگر رعب و داب شوکت و شان وہانسے
زیادہ ہی نامہ بر یہ شان و شوکت دیکھکر دنگ ہو گیا دل مین کہنے لگا کہ واقعی ان لوگونکے
ساتھ اقبال رہتا ہی اور یہ لوگ ضرور با اقبال و صاحب نصیب ہین یہ دل سے باتین کیکے
اس چوبی کرسی پر بیٹھ گیا سلام کرکے جو اسکے لیے بچھادیگئی تھی علمشاہ نے ساقی بچے کو
اشارہ کیا ساقی بچہ نے جام بھرکر نامہ بر کو دیا نامہ بر نے جام لیکر پیا جب دو تین جام پیہم
پی چکا اور دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہو گیا مست ہوکر چنگھارا کہ منم نامہ دار منم نامدار
علمشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی اسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ شاہان خدیو بارگاہ

جہان پناہ عنطاق کج کلاہ کا پاس انکے بھانجے تخچیر دیوانے کے علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ دو اُسنے کہا کہ مین تمکو نہ دونگا دیوانے کو دونگا یہ سُنکے علمشاہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی کہ بے ادبی کے ساتھ نام لیتا ہی اب جو بے ادبی سے نام لیگا تو سزا پائیگا کیا اندھا ہی جو دکھائی نہین دیتا ہی دیکھ توسہی وہ سامنے دیوانہ تخچیر بیٹھا ہوا ہی تو بڑا بے ادب ہی لا نامہ ہمکو دے ہم نامہ دیکھین گے علمشاہ نے جو برہم ہوکر کہا نامہ بر کانپ گیا چپکے سے نامہ سر سے کھولکر علمشاہ کے ہاتھ مین دیا علمشاہ نے نامہ لیکر پہلے خود نہ پڑھا دیوانے کو دیا اور فرمایا کہ دیکھو تو اِس نامے مین کیا تحریر ہی کیونکہ تمھارے نام آیا ہی دیوانے نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین میری کیا ضرورت ہی علمشاہ نے کہا کہ نہین تمھین دیکھو اُسکے بعد مین بھی دیکھونگا دیوانے نے نامہ لیکر پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا برہم ہوکر جواب دیا کہ اِس اخفان کی یہ لیاقت ہی کہ ہمکو اسیر کرکے یا قتل کرکے لیجائیگا وہ عنطاق خود آکر تو مقابلہ کرے اور بھیجنے تو بہت اچھا کام کیا تو اب اُس سے کہدینا کہ ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرے اِس نامہ کا جواب جنگ ہی وہ ہمکو کیا نصیحت کریگا وہ خود دیوانہ ہوگا ہم اُس ایسے سیکڑون کو دیوانہ بناتے ہین یہ کہکر وہ نامہ علمشاہ کو دیا اور عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کیا مہمل نامہ لکھا ہی ہمکو ہدایت کرتے ہین کہ دین آبائی جو ترک کیا ہی اُسکو اختیار کرو اور اُس خداپرست کو اخفان کے حوالے کرو یہ امر تو غیر ممکن ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اس دین کو ترک کرون اگر مجھکو یہ منظور ہوتا تو کیون ترک کرتا مین مقابلہ کرونگا اِن لوگون سے مین ڈرتا نہین ہون یہ سُنکے علمشاہ نے نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوے بس غصہ آگیا تاب نہ رہی برہم ہوکر فرمایا کہ عنطاق کی قضا آئی ہی ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور اُس اخفان کی تو موت لیکر اُسکو آئی ہی اخفان حرامزادے سے کہدینا کہ طبل جنگ بجوائے ہم لشکر لیکر آتے ہین مقابلہ کرینگے یہ سُنکر نامہ بر نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا آئی ہی جو اخفان سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوے ہو اخفان ایک کو زندہ نہ چھوڑیگا آیندہ تمکو اختیار ہی جو نامہ بر نے کہا علمشاہ کو اور غصہ آیا برہم ہوکر نامہ کو چاک کرڈالا اور کہا کہ کہدینا آمادہ جنگ ہو اور اِس نامے کو

لیجا کر اُسکو دیدینا نامہ کا چاک ہوتا تھا کہ نامہ بر کی آنکھون مین زمانہ تیرہ و تار ہو گیا ایک دود و غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکلگیا ایک بار مثل بار سرو دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھا کر کرسی پر سے اُٹھا یا کہتا ہوا کہ او خدا پرست تو نے غضب کیا کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین کب تجھکو زندہ چھوڑتا ہون اور قریب آکر تلوار کا وار کیا جب یہ اُٹھا تھا تو دیو سفے و اہل دربار نے قصد کیا تھا کہ روکین علمشاہ نے اشارے سے منع کیا تھا آنکھ سے اشارہ کیا تھا سب تھم گئے تھے پھر کسی کی جرأت پڑی تھی کہ روکین اُدھر اُسنے وار کیا جب تلوار قریب سر آئی علمشاہ اُسی طور سے دنگل پر بیٹھے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی ہاتھ کی تھپکی جو دی تلوار پٹ پڑی قبضے پر ہاتھ ڈالدیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور ایک جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل زمین پر گرا گرتے ہی بیہوش ہو گیا ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ جا دور ہو سامنے سے چند منٹ بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا آنکھ کھولکر جو دیکھا تو سر پر ملک الموت کو پایا پھر آنکھ بند کر لی علمشاہ نے اُسکی یہ حرکت دیکھکر مسکرا کر فرمایا کہ جا اب کوئی تجھسے نہ بولیگا دور ہو اب کسی سے ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے اِس امر کو اپنے حق مین غنیمت جانا اور وہ پُرزے نامہ کے لیکر اُٹھا اور سید ھا بھاگا مڑکر بھی نہ دیکھا دربار سے نکلا بیرون قلعہ آکر مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر کا راستہ لیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ مین کہاں اور کس ضرورت سے آیا تھا بعد جانے نامہ بر کے علمشاہ نے حکم دیا کہ ای دیو اسفے لشکر کو تیاری کا حکم دو اور بیرون قلعہ جا کر بمقابلہ لشکر اخفان کے فردکش ہو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا دیو اسفے نے اُسوقت سرداران کو طلب کر کے تیاری لشکر کا حکم دیا یہ حکم دینا تھا کہ سرداروں نے اہل لشکر کو حکم سے آگاہ کیا اُسوقت کمربندی ہونے لگی علمشاہ دربار سے اُٹھکر محل مین آئے ملکہ سے سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ مین مع لشکر کے برائے مقابلہ جاتا ہون تم قلعے مین رہو دیکھو اِس امر کا خیال رکھنا کہ جبتک مین زندہ ہون اُسوقت تک سحر نہ کرنا مجھکو تمھاری کمک کی ضرورت نہین ہو ملکہ کو اپنے سر کی قسم دی ملکہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد ہوا اُسکو مین بجالاؤنگی آپ اطمینان رکھین بس علمشاہ ملکہ سے رخصت ہو کر برآمد ہوئے یہان سب لشکر تیار تھا دیو اسفے سب سردار مع لشکر کے در دولت پر مسلح و مکمل موجود تھے کہ

علمشاہ تشریف لائے خادم نے مرکب لاکر حاضر کیا علمشاہ مرکب پر سوار ہوے ڈنکا ہوا
نشان آگے بڑھے جلوس سواری چلا اُسکے بعد علمشاہ و دیوانہ و کل سردار مرکبون پر سوار
عقب مین لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے بیرون قلعہ تشریف لائے اور طرف لشکر افغان
کے چلے یہ تو ادھر کو جاتے ہین وہان افغان بارگاہ مین بیٹھا ہوا نامہ بر کا انتظار کر رہا تھا
اور سردارون سے کہہ رہا تھا کہ دیکھیے دیوانہ کیا جواب تحریر کرتا ہی یقین ہی کہ صلح کر لیگا بھلا وہ
مجھسے کیا لڑیگا اُسکی بھی یہ مجال ہی کہ مجھسے مقابلہ کرے میرا نام سنتے ہی اُسکا دم نکلجائیگا رومال
سے ہاتھ باندھکر مایہ دولت کے سامنے حاضر ہوگا اور عذر کریگا اُس خداپرست کو میرے
حوالے کریگا سب کہہ رہے تھے کہ آپ بہت درست و بجا ارشاد فرماتے ہین کہ یہی ذکر ہو رہا
تھا کہ وہ نامہ بر بدحواس پریشان بحال مارے خوف کے ہراس چہرے پر ہوائیان اُڑتی
ہوئی رُخ کا رنگ زرد ہاتھ پانؤن مین درد آکر پہونچا ہانپتا ہوا سامنے کھڑا ہوا ایسا
بدحواس تھا کہ بات تک نہ کی جاتی تھی وہ نامہ چاک شدہ افغان کے روبرو ڈالدیا
افغان و دیگر حاضرین جلسہ نے یہ حال اُسکا دیکھا سب نے حیران ہوکر دریافت کیا کہ
کیون کیا واقعہ گذرا جو تم اِسقدر بدحواس و ازخود رفتہ ہو رہے ہو اور یہ پرچہ کاغذ کا
کیسے ہین کیا جواب لائے اُسنے بگڑکر جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو یہ نامہ موجود ہی دیکھ لو
یہی جواب نامہ ہی یہ پرچے اُسی نامے کے ہین کہ جو مین لیکر گیا تھا سب نے ملکر میری عزت
لی اگر مین بھاگ نہ آتا تو مارا جاتا یہ کہکر اپنا جانا قلعہ مین دربار مین پہونچکر نامہ دینا دیوانہ کا
جواب جنگ دینا علمشاہ کا نامہ کو چاک کرنا اپنا تلوار لیکر حربہ کرنا بیان کیا مگر اِسقدر
اپنی طرف سے بڑھایا کہ جب مین نے تلوار کا حربہ کیا تو جسقدر لوگ اُسوقت وہان موجود
تھے سب مجھپر ٹوٹ پڑے اور مجھکو پکڑ لیا اور باہر لاکر ڈالدیا وہان سے مین یہ پرچہ لیکر
بھاگا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے نے اور اُس خداپرست نے آپ کو اور بادشاہ کو ہزارون
گالیان دین اور بہت سخت و سست کہا یہ سُننا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر
پار گنبد گیا افغان کی یہ حالت ہوئی کہ فرط غیض و غضب سے مثل بید کے کانپنے لگا منھ مین
کف بھر آیا چہرہ سرخ ہو گیا اُسی حالت مین کہا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم اُسی وقت جاکر قلعہ کو

گھیر لینگے یہ دیوانہ و خدا پرست اپنے دل مین سمجھا کیا ہو ما بدولت کے رفیق کے ساتھ حرکت کی اور تلوار ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا اسکا اُٹھنا تھا کہ جسقدر سردار تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے اسکی آنکھون مین جہان اندھیر تھا نہ تاریک تیرہ و تار تھا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ادھر اسکے لشکر مین خبر ہوگئی کہ افغان نے یہ حکم دیا ہو کمر بندی ہونے لگی وہ ہرکارے جو یہان موجود تھے یہ خبر لیکر طرف قلعے کے چلے تاکہ اپنے آقا و اہل قلعہ کو اِس حال سے آگاہ کرین ہرکارے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ اُنکو قلعے کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوتے ہوے معلوم ہوا یہ قدم کو تیز کر کے اُس گرد و غبار کی طرف آئے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ سرشار دیوانہ پیش خیمہ لیے ہوے آتا ہو ان ہرکارون نے بڑھکر سرشار سے دریافت کیا کہ کیا لشکر بھی آتا ہو اُسنے کہا کہ ہان اُنھون نے کہا کہ کتنے عرصے مین یہان پہونچ جائینگے اُسنے جواب دیا کہ عقب مین آتے ہین قلعے سے نکل چکے ہین ہرکارون نے سرشار سے سب حال کہا اور کہا کہ تم بہت جلد جاکر بارگاہ وغیرہ برپا کرو تاکہ وہ لوگ وہان سے چلنے نہ پائین مین جاکر آقا کو اس حال سے آگاہ کرتا ہون اور اُنکو لاتا ہون یہ کہکر وہ ہرکارے تو اُدھر کو چلے اِدھر سرشار دیوانہ بارگاہ لیکر قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا کہ جہان افغان اُترا ہوا تھا اور وہ مقام جنگ کیلئے قرار پاچکا تھا راوی کہتا ہو کہ ابھی لشکر افغان مین کمر بندی ہو رہی تھی مگر افغان معہ لشکر پر سلح و مکمل مع سردارون کے اِس قصد سے کھڑا ہوا تھا کہ کمر بندی ہولے تو مین مع لشکر کے قلعے پر یورش کرون کہ سامنے سے گرد پیدا ہوئی اور اِس تیزی سے وہ گرد آرہی تھی کہ محسوس نہ ہوتی تھی کہ کدھر سے یہ بگولہ گرد کا اُٹھا ہو کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامنہ گرد سے سرشار دیوانہ مع بارگاہ کے دکھائی دیا افغان اُسی سمت کو دیکھ رہا تھا اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا پہچانا کہ یہ تو سرشار دیوانہ رفیق خاص تحیر دیوانہ ہو معلوم ہوتا ہو کہ اُسکا پیش خیمہ لیکر آیا ہو افغان نے جو سرشار دیوانہ کو مع چیچون وغیرہ کے دیکھا اپنے سردارون سے کہا کہ لو حریف کا پیش خیمہ آگیا اب قلعہ پر یورش کرنا بیکار ہو کیونکہ جب ہم اُدھر سے مع لشکر کے قلعے پر یورش کرنا چاہینگے یہ لوگ روکینگے اِسلیے مقابلہ ہونے لگیگا کچھ فائدہ نہ ہوگا بہتر

تجویز کیا ہی وہ نہ ہو گا اُسکے سرداروں نے کہا کہ اگر پیش خیمہ آگیا ہی تو گیا خوف ہی چلیے بھی اگر
یہ لوگ روکین گے تو اُنسے مقابلہ کرینگے ہم زیادہ ہین یہ کم ہین اُنکو قتل کرکے بارگاہ
وغیرہ پر بھی قبضہ کرینگے اسکے بعد انکو بھگاتے ہوے قلعے پر جا پڑین گے قلعے پر قبضہ لینگے
اخفان نے کہا کہ پھر لشکر کو حکم دو کہ جلدی کمر بندی کرے عرصہ نہ لگائے سرداروں نے
اہل لشکر پر تاکید کی کمرین کسی جانے لگین تھوڑے عرصے مین کمر بندی ہوگئی تیس ہزار سپاہ
تیار ہوگئی اُدھر سرشار نے آتے ہی میدان جنگ کے بیچ وسط چھوڑ کر خیمے وغیرہ برپا
کرنے شروع کیے اُسنے دیکھا تھا کہ اخفان وغیرہ اپنے لشکر کی طرف سرحد پر مسلح و مکمل
کھڑا ہوا ہی اور لشکر مین کمر بندی ہو رہی ہی سرشار نے بھی اُن پانچ ہزار سواروں سے
کہدیا تھا کہ تم بھی کمرین نہ کھولنا جبتک ہم حکم نہ دین کیونکہ حریف کا رنگ بدلا ہوا ہی ایسا
نہ ہو کہ حریف آپڑے وہ سب سوار بھی جو کہ اِسکے ہمراہ برائے حفاظت بارگاہ آئے تھے
یہ حکم سُنکے اسی طور سے مسلح و مکمل صف باندھکر کھڑے ہوے سرشار بارگاہ وغیرہ خود
کھڑا ہوا برپا کر رہا ہی اُدھر اخفان لشکر لیکر چلنے کا قصد کر رہا ہی اِنکو تو یہان چھوڑیے
اُدھر وہ ہرکارے سرشار کو روانہ کرکے بہت جلد قلعے کی طرف چلے تھے کوئی دو کوس
راہ طے کی تھی کہ دیکھا اتنے گرد و غبار کا بلند ہوا قلعے کی جانب سے کہ جسنے سپہر دوار کو
تیرہ و تار کر دیا روے خورشید نقاب گرد مین پوشیدہ ہوگیا یہ ہرکارے قریب گرد آئے
دیکھا کہ علمشاہ نوجوان مرکب پر سوار اُسکے برابر دیوانہ و دیگر سردار عقب مین لشکر
قریب پچیس ہزار کے مع جلوس سواری خدم و حشم کے چلے آتے ہین جنگل کی سیر کرتے
ہوے ہرکاروں نے بڑھکر مجرا کیا علمشاہ و دیوانے سے سب حال عرض کیا اور کہا
کہ بہت جلد اپنے کو وہان پہونچائیے ایسا نہ ہو کہ کفار سرشار سے لڑکر بارگاہ وغیرہ کو
لے لین اور اِدھر کو روانہ ہون یہ سُننا تھا کہ علمشاہ نے سرپٹ مرکب ڈالدیا اُنکا کمر
کو اُٹھانا تھا ایکبارگی سب نے مرکب اُٹھا دیے اور سرپٹ ڈالدیے ایکمرتبہ جو پچیس ہزار
مرکب اُٹھائے گئے اُنکے سمون سے تمام صحرا ہلنے لگا گرد و غبار اسقدر بلند ہوا کہ ایک
آسمان گرد و غبار کا زیر آسمان تیار ہوگیا اور زمانہ تاریک ہوگیا جیسا کہ شاعر نے کہا ہی

شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ✿ زمین شش شدہ آسمان گشت ہشت ✿ یہ لوگ اسقدر جلد پہونچے کہ پیک خیال بھی نہین پہونچ سکتا ہی ابھی سرشار بارگاہ برپا کرا رہا تھا اور اخفان کا لشکر جمع ہو رہا تھا اُسنے قصد کیا تھا کہ چلون مرکب پر سوار ہو کر باگ لی تھی کہ وہ غبار کا تتق بلند ہوا تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا سم ہاے سم مرکب کی صدا سے زمین کو زلزلہ تھا یہ گرد و غبار جو اخفان نے دیکھا اور اُسکے اہل لشکر نے اور اِدھر سرشار نے بس اسطرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے اخفان نے اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی لشکر آتا ہی یہ آثار آمد لشکر کے ہین اِس غبار کو برطرف ہو جانے دو تو پھر یورش کرینگے ایسا نہو کہ یہ آندھی ہو و دام ہین یا کوئی لشکر ہی یا بہت شدت سے آندھی اُٹھی ہی سب نے کہا کہ جو آپکی راے اُدھر سرشار نے یہ خیال کیا کہ ایسا نہو خیمے وغیرہ شدت ہوا سے اکھڑ جائین ملازمون پر تاکید کرنے لگا کہ بہت جلد برپا کرو اور اُسی طرف دیکھنے لگا کہ دفعتاً دامنہ گرد کا شگاف ہوا اور اُس غبار سے آفتاب کے مانند علمشاہ ظاہر ہوے سرشار نے جو علمشاہ کو آتے ہوے دیکھا یہ اُسی طرف کو چلا اُدھر اخفان نے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ وہی خداپرست جوان مرکب پر سوار سر پر مرہم کی پٹیان چڑھی ہوئی مسلح و مکمل سرپٹ مرکب کو اُڑاے ہوے چلا آتا ہی اُسکے عقب مین اور لشکر ہی دیوانہ بھی ہمراہ ہی یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ علمشاہ نے وہان پہونچکر نعرہ کیا کہ او سرشار گھبرانا نہین مین آپہونچا ہون بارگاہ وغیرہ برپا کیے جاؤ سرشار نے بڑھکر سلام کیا علمشاہ نے وہان پہونچکر مرکب کو روک کر اِدھر اُدھر دیکھا اور یکایک نگاہ لشکر حریف پر پڑ گئی دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل قوی تن قوی مین گینڈے پر سوار گرد اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار مگر سب مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی بار بار اِدھر کو دیکھ رہا ہی قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہی اخفان ہی چونکہ ہرکارون سے سن چکے تھے کہ اُسکا قصد یورش کرنے کا ہی اب جو لشکر مسلح و مکمل پایا تو یقین ہو گیا کہ اگر مین اور تھوڑی دیر نہ آتا تو یہ ضرور لشکر پر حملہ کرتا خوب وقت پر پہونچے اُدھر اخفان نے سردارون سے کہا کہ اب یورش کرنا بیکار ہی کیونکہ حریف مع لشکر کے آگیا آج طبل جنگ بجواکر کل مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر دیکھیے تو کسقدر جلد یہ لوگ آ گئے ہین جیسے آندھی

بیٹھے تھے نامے کے جاتے ہی اور جواب کے آتے ہی آموجود ہوے ملاحظہ تو فرمائیے اتنو
اس جوان خداپرست کی شان وشوکت ہی اور ہو گئی ہو اور ہی کچھ رعب وداب ہو گو ابھی تک
عروج ہو مگر کیا جرأت ہو کس بہادری اور دلیری سے آکر پہونچا ہو اور کس تیور سے دیکھ رہا ہو
راوی بیان کرتا ہو کہ جب علمشاہ آکر پہونچے اور سب لشکر آگیا اہل لشکر نے جو حریف کے
لشکر کو مسلح و مکمل دیکھا فوراً سب نے صف باندھ لی اور کھڑے ہو گئے تجیز دیوانہ نے
جو اخفان کو مع لشکر کے مسلح پایا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھا کر پکار کر کہا کہ او اخفان حملہ
کیون نہین کرتا ہو نامردان عالم سے مقابلہ کر کیون کھڑا ہوا منھ دیکھ رہا ہو تو دم لے چکا ہو
اور ہم ابھی چلے آتے ہین مگر ہماری ہمت وجرأت کو دیکھ کہ مقابلہ کرنے کو موجود ہین تو
بڑا نامرد ہو کہ جب ہم نہ تھے تو ہمارے لشکر پر زور ڈالنے کے لیے لشکر کو آراستہ کیا تھا
اب ہم جو آئے تو خاموش کھڑا ہو اگر کوئی تجھ مین جرأت ہو تو نکل آ ورنہ تو بڑا گون گیرا ہو
اب جو اپنے سرکوب کو دیکھا تو خاموش ہو رہے تیری بھی یہ لیاقت ہو کہ تو یورش کر کے
اسوقت قلعہ لینا تیرا بادشاہ خود آکر قلعے کو لے لے تو ہم جانین کیا اس قلعے کو تو نے
مٹی کا گھروندا بنایا ہو جو بازی طفلان سمجھا ہو اس قلعہ کا لینا کیا آسان جان لیا ہو لاکھون کے
سر کٹ جائین گے جب بھی تو یہ قلعہ ہاتھ نہ آئیگا لے تو شوق سے یورش کر ہم تیری سرکوبی
کو موجود ہین یہ جو دیوانے نے کہا اخفان نے اسکی تقریر کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش مع
سرداروں کے ٹہلتا ہوا چلا گیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیدیا لشکری کمر کھولنے لگے
یہ آکر داخل بارگاہ ہوا سب آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُدھر سرشار نے سب خیمے وغیرہ
برپا کر دیے اور بارگاہین برپا ہو گئین جب علمشاہ و دیوانے نے دیکھا کہ اخفان واپس
گیا میرے اس کہنے پر بھی اسنے یورش نہ کیا علمشاہ نے لشکر کو اترنے کا اور کمر کھولنے کا
حکم دیا خود بارگاہین تشریف لائے و تخت پر جلوہ فرما ہوے دیوانہ اور سب سردار بھی
آکر بیٹھے یہان بھی دربار آراستہ ہوا لشکر اترا دونون لشکر اترے ہوے تھے کہ ابھی
طبل جنگ نہین بجا تھا کہ صحرا سے گرد اڑی دونون طرف کے ہرکارے براے خبر
گیری گرد کی طرف روانہ ہوے قریب گرد پہونچکر دیکھا کہ ایک لشکر قریب تیس ہزار کے

چلا آتا ہو اور ایک پہلوان آگے آگے لشکر کے ہو ہرکاران لشکر اخفان نے تو اہل لشکر و پہلوان کو بھیجا تھا اور وہان سے خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین آکر اخفان سے کہا کہ ایراد شیر پیکر کو بادشاہ نے تیس ہزار سپاہ سے آپ کی کمک کے لیے روانہ کیا تھا وہ آتے ہین آپ کے لشکر کے قریب پہونچ گئے ہین یہ سنکے اخفان نے سردارون کو براے استقبال روانہ کیا اور خود بھی بارگاہ سے نکل آیا اور سرحد لشکر پر آکر کھڑا ہوا کیونکہ اسکے اور اسکے بڑی دوستی اور انتہا کا تپاک تھا اور یہ دونون ہمسر بھی ہین ادھر ہرکاران لشکر اسلام نے یہ حال دریافت کرکے خدمت علمشاہ مین جا کر عرض کیا کہ ایراد شیر پیکر مع تیس ہزار لشکر کے براے کمک اخفان آیا ہو ابھی لشکر مین نہین پہونچا ہو راہ مین ہو علمشاہ نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اٹھوا دو ہم بھی اسکی آمد کا تماشہ دیکھین کے پردہ اُٹھوا دیے گئے علمشاہ نے ملاحظہ کیا کہ ایک پہلوان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست کر گردن مست پر سوار از سرتا پا دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوے عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہو علمشاہ نے اسکو دیکھکر دیو اسنے سے فرمایا کہ لو ایک شکار اور آیا آنے دو سب کو جمع ہونے دو انشاء اللہ تعالےٰ یہ سب اجل کے لقمہ ہونگے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ادھر وہ سردار لشکر سے نکل کر قریب اُس لشکر کے پہونچے ایراد سے ملے ایراد نے دیکھا کہ ایک طرف تو ہماری طرف کا لشکر اترا ہوا ہو جسکے علم کے پھریرے سیاہ ہین اور ایک سمت اسی لشکر کے مقابلے مین دوسرا لشکر فروکش ہو کہ جسکے نشانون کے پھریرے سرخ ہین جب اِن سردارون سے ملا بعد مزاج پرسی کے پوچھا کہ یہ کیا لشکر حریف ہو انھون نے کہا کہ ہان بس وہ اسکو مع اسکے لشکر کے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے سرحد لشکر پر اخفان و ایراد مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی ایک نے دوسرے کا مزاج پوچھا بس اخفان ایراد کو مع اسکے رفیقون و سردارون کے لیکر بارگاہ مین آیا اپنے برابر و نگل پر بٹھایا اور سب سردارون کو علی قدر مراتب جگہ دی ادھر لشکر ایراد کا اترا اب یہ لشکر قریب پچاس ہزار کے ہوگیا یہان اخفان نے سب حال ایراد سے بیان کیا نامہ کے جانے کا اور وہان سے چالاک ہوکر آنیکا اپنا یورش کرنے کا قصد کرنا لشکر کا

تیار رہو نا لشکر حریف کا آجانا اپنا واپس آنا سب کہ سنایا اور کہا کہ اب طبل جنگ بجوا کر مقابلہ
کرونگا ایراد نے جواب دیا کہ پھر عرصہ کس بات کا ہو طبل جنگ بجوائیے اور مقابلہ فرمائیے
اخفان نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین کوس رزمی بجے ہم کل ان خدا پرستون سے
مقابلہ کرینگے اور اُنکو اس حرکت کی سزا دینگے اب یہ ہمارے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہین
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی صدائے طبل لشکر مین گرجی ہرکارے
خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے چلے یہان بارگاہ مین علمشاہ بیٹھے ہوے دیوانے سے
باتین کر رہے تھے کہ اُنکے گوش مبارک مین جو صدا طبل کی پہونچی دیوانے سے فرمایا
کہ لو خوش ہو حریف نے آخر پریشان ہو کر طبل جنگ بجوا دیا صبر نہ کر سکا اسکی قضا ہی آئی ہے
کسی سے خبر تو منگاؤ دیوانے نے عرض کیا کہ بہت خوب وہ جو ہرکارے حاضر تھے اُنسے
کہا خبر تو لاؤ کہ یہ کیسا نقارہ بجا ہو وہ ہرکارے جانے نہ پائے تھے کہ جو ہرکارے
لشکر کفار مین برائے خبر کے موجود تھے آکر حاضر ہوے مجرا گاہ پر سے مجرا و قواعد شاہی
و دعا و ثنائے جہان پناہی بجا لا کر یون عرض کرنے لگے کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی
اُسکا قصد ہی کہ کل غلامان سرکار سے نکلکر مقابلہ کرے اور آتش کین و فساد کو مشتعل کرے
باقی خیریت ہی علمشاہ نے یہ خبر سُنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس وغا بجایا جائے ہم
کل اُس سے مقابلہ کرینگے یہ حکم کا دینا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل
جنگی بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ہر ایک اپنے ہتھیارون کو درست
کرنے لگا تلوارین سان پر چڑھائی جانے لگین کمانین درست ہونے لگین خنجر تیار کیے
جانے لگے سنانون کو درست کرنے لگے باہم اہل لشکر ایک دوسرے سے ملنے لگے
اِدھر تو علمشاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا خیمۂ خاص مین تشریف لائے خاصہ نوش
فرما کر آرام فرمایا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا اور سامان جنگ مین مصروف ہوا اُدھر
اخفان و ایراد نے بھی دربار برخاست کیا یہان کے بھی سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور اہل لشکر بھی اسی سامان مین وہ باقی دن تمام ہوگیا شب نے اپنا چہرہ دکھایا خورشید
عالمتاب نے نقاب شب کو رُخ پر لیا اور کاشانۂ مغرب مین جا کر پوشیدہ ہوا شاہ انجم نے

میدان فلکی پر اپنا قبضہ کیا رات ہوگئی طبل جنگ دونون طرف بج رہے ہین اہل لشکر سب سامان جنگ مین مصروف ہین طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش و ہوشیار باش بلند ہے راوی بیان کرتا ہے کہ طبل جنگ بجتے بجتے سحر ہوگئی غازیون و بہادرون نے دونون طرف کے وہ شب اشتیاق جنگ و عروس موت مین بسر کی اور بزدلون و نامردون نے اسی خوف مین شب کاٹی کہ دیکھیے سحر کو کیا ہوگا یہانتک کہ ستارہ سحری چمکا خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے دلون کو بے اختیار کرنے لگے مرغان خوش الحان شاخ درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد باری بجالانے لگے خروش جند مرغ سحری و قہقہہ زنی کبک دری سے صحرا گونج رہا ہے کسی مقام پر نعرۂ حق سرہٗ کی دھوم کہیں درختون پر قمریون کا ہجوم وہ صحرا جنت لزوم تھا آبپاشی شبنم سے تمام سبزہ زار تھا کوسون تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش زمردگون گستردہ ہے قطرہائے شبنم جو گلون پر پڑے ہوئے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ چشم معشوق مین موتی بھرے ہوئے ہین نسیم سحری کے جھونکے غنچہ دل کو شگفتہ کر رہے تھے یکایک سلطان انجم نے شکست کھائی مع اپنی فوج سیارگان کے طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوا شاہ خاور نے کشور فلک پر اپنا عمل کیا تخت نیلی پر جلوہ فرما ہوا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن و منور کیا لشکر اسلام مین صدائے اذان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے لگے ہر ایک اپنے مذہب کے موافق اپنے خدا کی عبادت کرنے لگا لوگ بسترون پر سے انگڑائیان لے کے اٹھے نظم

موذن اذان سے ہوئے بہرہ مند
ہوئی بانگ اللہ واکبر بلند
رخ شمع مائل بزردی ہوا
مزاج فلک لاجوردی ہوا
مسیحا نفس تھی نسیم روان
اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان

بس سب نے حوائج ضروری سے فراغت کرکے عبادت خدا بجالا کر اپنے اپنے تن پر اسلحہ کو درست کیا اور مرکبون پر سوار ہوکر مسلح و مکمل در دولت پر آئے لشکر میدان کو روانہ ہوا ادھر سے لشکر کفار بھی بڑھا اور پوجا پاٹ سے فراغت کرکے طرف میدان کے چلا اور یہان علمشاہ بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کرکے مسلح و مکمل ہوکر بیرون خیمہ تشریف لائے سب سردارون نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر مرکب پر سوار طرف میدان کے تشریف لے چلے

اُدھر سے ایراد و اخفان مع اپنے سرداروں کے میدان مین آئے اِدھر سے لشکر اسلام بعد
جاہ و احتشام اُدھر سے لشکر کفار آکر میدان مین پہونچا تبر داروں نے دونون طرف سے
نکاکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے اُنکو یکسر قلم کیا سقون نے دونون
لشکرون سے نکلکر آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا صف آرا بھی نکلے اُنھون نے صفون کو
مثل صف مژگان کے درست کیا جب صف آرائی ہو چکی اُسوقت دونون طرف کے لشکر سے
نقیب نکلے اور کڑکیت نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا نقیب نقابت کر کے اور
کڑکیت کڑکا کہکر اپنے اپنے لشکر مین چلے دونون لشکرون کا یہ عالم ہوا صدائے نقیبان سے
سناٹا سا ہو گیا ہر ایک بہادر جھومنے لگا جوش شجاعت مین قبضۂ تلوار چومنے لگا رخون پر
بسبب جوش شجاعت کے سرخی آگئی ہر ایک کا یہی قصد ہوا کہ مرکب کو بڑھا کر لشکر حریف پر
جا پڑین مگر بسبب پاس و آداب سردار کے خاموش ہین دیوانون کا تو یہ عالم ہی کہ اُنکی وحشت
نے زور کیا ہی کسی پہلو قرار نہین بس نہین علمشاہ اُنکو بنگاہ تیز و تند جب دیکھتے ہین تو تھم جاتے
ہین یہ عالم تا دیر رہا کہ یکایک لشکر کفار کے علم جلوگری مین آئے اب دیکھا کہ لشکر کفار
سے ہزبر عنطاقی جو کہ نامہ لیکر آیا تھا اخفان سے اجازت لیکر میدان مین آیا میدان کا
سرا پا دکھایا جب خود غرق غرق ہوا اور مرکب بھی پسینے مین غرق ہو گیا مرکب کو روک کر
نیزے کو زمین مین گاڑ کر دم راست کرنے لگا تھوڑی دیر تک دم راست کیا کیا اُسکے
بعد لشکر اسلام کی طرف منھ کر کے پکارا کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ
ہو میرے مقابلے کو آئے مین وہی نامہ بر ہون جو کہ کل نامہ لیکر تمھارے پاس آیا تھا آج تمکو
اُس حرکت کی سزا دونگا میرا نام ہزبر عنطاقی ہی مین اسم بامسمیٰ ہون کل مین نے طرح دی تھی
کہ مین اکیلا تھا اور تم سب بہت سے تھے آج اُسکا عوض لونگا یہ جو اِسنے عام طور سے پکار کر کہا
تجبر دیوانے اور دیگر سرداروں نے قصد کیا تھا کہ ہم نکلکر مقابلہ کرین نہ معلوم پھر کیا سوچا کہ تجبر
پکار اُٹھا کہ میری خواہش یہ ہی کہ وہی جوان خدا پرست کہ جسکو بادشاہ نے اسیر کر کے قید کیا
اور دیوانہ رہا کر کے لیگیا تھا جسکا نام علمشاہ ہی جسنے بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا تھا میرے
آگے آئے ہین سوائے اُسکے اور کسی سے مقابلہ نہ کرونگا اور اُسکو نامہ چاک کرنیکی

سزا دونگا یہ اسکا کہنا تھا کہ علمشاہ نوجوان نے اپنا مرکب پرے سے نکالا دیوانے و دیگر سرداران
نے عرض کیا کہ خداوند ہمکو اجازت دین ہم جاکر اُس سے مقابلہ کرین اور اسکو اس تقریر کی سزا
دین علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہو بلکہ یہ دستور ہو ہمارے لشکر کا کہ جب حریف نام
لیکر پکارتا ہو اور پھر اسے مقابلہ طلب کرتا ہو پھر وہی جاتا ہو دوسرا سردار نہین جاتا ہو جا ہے
بچہ ہو جا ہے جوان جا ہے پیر دوسرا طریقہ یہ ہو کہ جب حریف نے میدان مین آکر مبارز طلبی
کی اور جسنے قصد کیا وہ نکلے گا دوسرا نہ جائیگا چونکہ اسنے میرا نام لیکر پکارا ہو اب مین جاؤنگا
کوئی نہین جاسکتا ہو ہان اگر وہ میرا نام لیکر نہ پکارتا اسوقت مین جو پہلے قصد کرتا وہی مقابلہ
کو جاتا اسکے اور پر دوسرا سبقت نہ کرتا اب تم لوگ ٹھہرو مین جاکر اِس سے مقابلہ کرتا ہون
یہ سنکے وہ سب کے سب خاموش ہو رہے علمشاہ مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین تشریف
لائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان شکار کو دیکھکر کچھار سے نکلا ہو اُسنے جو شاہزادے کو
اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مرکب پر سنبھلکر بیٹھا گرز وہ سیر کا ہاتھ مین لیا بقصد تنگاور زنی
اِدھر سے شاہزادہ پہونچا باہم تنگاور چلی مرکب شاہزادہ کا اُسی مقام پر قایم رہا اُسکا مرکب
پندرہ قدم پسپا ہو گیا ایسی تکان پہونچی کہ ہر پر جیسے پر آرہا سپر سے سپر لڑی تھی چنگاریان
کھلے سپر سے نکلکر بالاے آسمان گئی تھین ہر ہر نے پھر اپنے کو مرکب پر درست کیا اور
سنبھلکر بیٹھا مرکب کو مہمیز کرکے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ او خدا پرست تو نے بڑا غضب کیا
کہ بادشاہ کا نامہ چاک کر ڈالا مین اِسکی سزا تجھکو اسی مقام پر دیتا مگر یہ خیال کیا کہ مین تنہا ہون
اور تمھارے دوست بہت ہین بیکار کو مارا جاؤنگا دل کی حسرت نہ نکلیگی جب میدان داری
ہو گی اسوقت مین سمجھ لونگا اسی سبب سے مین وہان سے چلا آیا آج میدان مین آکر تمکو
طلب کیا بس یہی گو ہو اور یہی میدان ہو دونون لشکر سامنے موجود ہین اب بہادری و جوانمردی
کا حال معلوم ہوگا نامہ چاک کرنے کی سزا دونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتا ہو کل کا
تمانچہ یاد نہین ہو شاید بھول گیا ہو ایک ہی تمانچہ مین کون بیہوش ہو کر گر پڑا تھا مین نے طرح
دی کیونکہ تو نامہ لیکر گیا تھا اگر نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو زندہ پھکر نہ آتا ایک ہی تمانچہ کافی تھا
اِسوقت اپنے حمایتون کو دیکھکر یہ لات و گزاف کرتا ہو لاضرب بہادری حربہ کو سنبھال کھچا یگا

اُسنے طرح دی تو پہلے اپنا حربہ کر کیونکہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم حریف پر پیش دستی کرین خداوندکریم
ہمارا اگر ہمکو تیرے حربے سے بچائیگا تو ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سُنکے ہزبر نے نیزے کو اُٹھایا
اور مرکب کو پیچھے ہٹاکر اور سینۂ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزے کو
نیزے پر روکا اور سنان کو سنان پر گانٹھکر بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی چنگاریان سنان نیزہ سے
نکلنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ برقین کوندھ رہی ہین دو تین تان کی ردوبدل کی نوبت آئی
تھی کہ ایک مقام پر گانٹھکر اور بند باندھکر آواز دی کہ سنبھل اور نیزے کو روک ورنہ نیزہ
تیرے ہاتھ سے نکلتا ہی اُسنے آواز دی کہ سنبھلا ہوا ہون ہوشیار ہون میرے ہاتھ سے
کوئی نیزہ نہین نکال سکتا ہی ایسا کوئی جوانمرد نہین ہی یہ سُننا تھا اب جو مرکب کو مہمیز کرتے ہین
صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکلگیا لاکھ اُسنے تدبیر کی کہ روکون مگر نہ رک سکا سنان نیزہ بالائے
ہوا جا کر چمکی کئی نیزے نیزہ بلند ہوگیا دور جا کر گرا یہ مرد و نیزے پھر آب خجالت مین غرق
ہوا اہل اسلام کا نعرۂ تعریف بلند ہوا کُفار کو حیرت سی ہوگئی ہزبر نے جب دیکھا کہ اِس
خدا پرست نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالدیا ایک مرتبہ قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور پکارا
کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حال بازی تیغ بازی راست بازی کیونکہ اسکو حلال
مشکلات کہتے ہین یہ دم مین برسون کے قضیہ فیصل کرتی ہی اور معلوم ہوا کہ نیزہ بازی
کے فن مین تم لوگ کامل ہو خوب مہارت رکھتے ہو یہ کہکر تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا
کہ اژدر آتش فشان غار سے نکلا یہ کہکر کہ خبردار ہو جاؤ اِسکی ضرب سے جان بحق ہوگے
مرکب کو بلا کر سر پر وار کیا مگر واہ ری جرأت و ہمت علمشاہ نہ اُنھون نے تلوار نیام سے لی
نہ سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسی طور سے مرکب پر کج بیٹھے رہے یہ کہا کہ ہم ہوشیار ہین تو
وار کر مگر دیکھ لے نہ ہم تیرا وار تلوار پر روکین گے نہ سپر پر اور پھر ہمارا خدا ہمکو بچائیگا
راوی بیان کرتا ہی کہ اُسنے تو وار کیا مگر انکی آنکھ تلوار کی دھار سے لڑی ہوئی تھی یہ دیکھ
جیسے تلوار قریب سر آئی پھر دھار سے بچا کر اُسی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑلی
یہ قوت تھی کہ جہان تک ہاتھ بلند ہو کر اُسکا آیا تھا اُسی مقام پر قایم ہوگیا
تھا اُسنے قصد کیا کہ جھٹکے دیکر ہاتھ کو چھڑا لون فرمایا کہ اب بھلا سینے مین

شیر سے آگر کہین رہا ہوسکتا ہی تجھ ایسے مردود و نامرد کو کیا اپنی تلوار سے ہلاک کرون کیون
تجھ ایسے کے خون سے اپنی تلوار کو رنگین کرون تیری ہی تلوار سے تجھکو قتل کرونگا تو
بیکار زور کرتا ہو اب تلوار نہ چھوٹیگی مگر اُسنے کچھ سماعت نکی زور کرکے تلوار کو چھڑانے لگا
اُنھون نے کلائی کو مروڑکر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اُسنے لاکھ قصد کیا نہ چھوڑون
مگر دیکھا کہ اگر نہین چھوڑتا ہون تو ہاتھ بیکار ہوا جاتا ہو تلوار چھوڑ دی شاہزادے نے
دوسرے ہاتھ سے لیکر زیر ران رکھی اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اب جو زور کیا قاش
زین سے اُٹھا لیا جھٹکا جو دیا دونون تسمے رکابون کے ٹوٹ گئے اُسکو سر سے بلند کرکے
اور ہاتھ پر تولکر اب جو اُچھالا یا لاسے ہو مثل طائر کے بلند ہوگیا یہ قوت وطاقت دیکھکر
کفار کے تو حواس جاتے رہے لشکر اسلام سے شور تعریف کا بلند ہوا تلوار لیکر کھڑے
ہوے جیسے ہی وہ نیچا ہونے لگا اب جو ہاتھ دوال کمر پر مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کیے
دوسرا اور ہاتھ مارا اُن دو کے چار ٹکڑے کیے چارون ٹکڑے زمین پر گرے اُنپر
مرکب دوڑا دیا اور فرمایا کہ کیون اپنے کردار کی سزا پائی یہ فرماکر اور مرکب کو روک کر
لشکر کفار کی طرف رُخ کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے
یہ صدا دینا تھا اسکا بھائی ببر نیزہ باز اپنے مرکب کو مہمیز کرکے **اخفان** سے اجازت لیکر
مقابلے مین آیا آتے ہی تگا ور زن ہوا نیزے سے لڑا نہ کچھ کلام کیا فوراً تیغہ کا وار کیا
علمشاہ نے اِسکی بھی تلوار اُسی طور سے چھین لی جسطور سے ببر کی چھین لی تھی اور کمربند
پر سے اُٹھاکر اِس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگیا استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے
دم اسکا اور کسی مقام کی راہ سے نکلگیا طائر روح نے قفس جسم کو چھوڑکر جدھر سے راہ
پائی پرواز کر گیا اُنھون نے پھر صدا دی ایک اور پہلوان نکلا اُسکو بھی اُنھون نے
ہلاک کیا اِسی طور سے تا بہ شام سترہ سردار **اخفان** کے لشکر کے اور دس سردار ابیراد
کے لشکر کے قتل کیے قریب شام ایک جوان زبردست بادۂ کبر ونخوت سے مست کینہ و
فساد کا بانی مسمے ابراہم **خوک پیشانی اخفان** سے اجازت لیکر بل کرتا ہوا طرف میدان
کے چلا کرگدن مست زیر ران ہو مثل قوئیل ہندی کے بنا ہوا ہو میدان مین آتے ہی نعرہ کیا

کہ او خدا پرست خبردار ہو جا تو نے بڑا غضب کیا کہ ستائیس سردار لشکر کے قتل کیے معلوم ہوا کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی مین لشکر مین کھڑا ہوا تیرے مقابلے کا تماشہ دیکھ رہا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ مین کیا مقابلے کو جاؤن ہان اگر حمزہ ہوتے یا اُنکے جانشین لندھور ہوتے یا اُنکے پسر کلان عمرو بن حمزہ ہوتے تو مین مقابلے کو جاتا اِس جوان سے کیا مقابلہ کرون مگر تو نے جگر کو خون کر دیا تاب نہ رہی مقابلے کو آیا گو ننگ تھا مگر کیا کرون مین وہ ہون کہ میرے نام سے لشکرون مین تہلکہ پڑجاتا ہی اور مقابلے سے لشکر بھاگ جاتے ہین میری صدا سے شیرون کے جگر آب ہوتے ہین اور دیو کانپ اُٹھتے ہین میری تلوار اُسوقت نیام سے باہر آتی ہی جب لاکھ سپاہ کا مجمع ہوتا ہی بس اِسی مین خیریت ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو مین تیری خطا اپنے افسر اخقان آدمخوار و بادشاہ سے معاف کرا دونگا اور کوئی عہدۂ جلیل دلوا دونگا کیونکہ تو بہادر معلوم ہوتا ہی اگر اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ تیرے سر کا پتہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ تن پر تھا یا نہین نہ مین نیزے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے تلوار سے تیرا کام تمام کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بس خاموش کیا بیہودہ لاف وگزاف کرتا ہی تو کیا ہی جو تیرے خوف سے دیو کانپ اُٹھے گا اور شیران دشت کے تیری صدا سے کیا جگر آب ہونگے اور کیا تیرا نام سُنکے لشکر بھاگین گے تو کیا لاکھ پر تلوار کھینچے گا ایک پر تو کھینچ نہین سکتا ہی یہ صرف تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہی کہ مین حمزہ صاحبقران یا اونکے جانشین یا اُنکے فرزند کلان سے مقابلہ کرون یا وہ ہوتے تو مقابلہ کرتا اُنکا تو مرتبہ ہی تو اُنکے ایک ادنیٰ غلام سے نہین لڑسکتا ہی اُس خاندان کا ایک طفل ہفت سالہ تیرے لیے کافی ہی او نامرد تیری بہادری وقوت ثابت ہی کہ لشکر کو قتل کرایا اور خود نہ نکلا بس اِسی جرأت وقوت پر یہ دعویٰ وہ ہمین لوگ ہین کہ جنکے خون سے مرغ فلک کانپتا ہی ہمارے نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آتی ہی دیو کا زہرہ آب ہوتا ہی ہمین نے قاف مین جاکر دیوان قاف و سرکشان قاف کو زیر کیا ہی ہمین نے اپنے زور اور طاقت کے نشان بلند کیے ہین اور بہادرون کے دلون پہ سکے بٹھائے ہین ہماری تلوار لاکھون پر کھینچتی ہی تو بیکار یہ لاف وگزاف کرتا ہی ہم خبردار ہین تیرا جسطرح جی چاہے مقابلہ کر ہم شیر ہین کسی

بات مین بند نہین ہین ابھی ایک ڈانٹ دون تو تیرا دم فنا ہو جاے یہ کیا بیہودہ کلام ہی اوبے ادب ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لون اِس بے ادبی سے حمزۂ صاحبقران و اُنکے جانشین و اُنکے فرزند کلان کا نام لیتا ہی اب نہ نام لینا ورنہ سزا پائیگا او سگ نا شناس اپنے کو دیکھ اور اُن بزرگان دین کو دیکھ ایک اُنکے ادنا غلام کے خوف سے تو دن بھر لشکر مین پوشیدہ رہا مقابلے کو نہ نکلا اور رونکو تیل ماش کر ایا تو اُسوقت سے کہان تھا جو نہ آیا اور اب یون اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہی لاضرب بہادری کی یہ سنکے اُسکو نہایت طیش آیا ایک بار تلوار آبدار صاعقہ بار میان سے نیکر آ ہی تو پڑا وار کیا مگر جیسے اُسنے تلوار کا وار کیا یہ مرکب پر سے کود پڑے اور زمین پر آتے ہی زیر شکم کرگدن جا کر دونون ہاتھ اُسکے پیٹ مین لگا کر یا حیدر کرار کہکر اب جو زور کیا اُسکو مع کرگدن کے اُٹھا لیا آواز دی کہ ہی شرط زمین پر مارون مع کرگدن کے تو نقش زمین ہو جاے اُدھر اُسنے جو تلوار کا وار کیا تھا وہ تلوار مرکب پر پڑی تھی وہ بے زبان کام آیا یعنی اُسکی تلوار سے مارا گیا جب یہ وار کر چکا تھا تو اِسنے خیال کیا تھا کہ وہ خداپرست میرے وار سے ہلاک ہوا اب جھک کر جو اِسنے اِس خیال سے دیکھا کہ اُسکی لاش کسطور سے پڑی ہی مرکب کو علمشاہ کے کشتہ پایا مگر یہ واقعہ نظر پڑا کہ میرا کرگدن زمین سے بلند ہی اسکے پانون زمین سے اُٹھے ہوے ہین ہوا پر قایم ہین اب جو خیال کرتا ہی تو اپنے کو بھی بلند پایا اُسکو حیرت ہوئی اُدھر اُسکے کان مین یہ صدا آئی کہ ہی شرط بارون زمین پر ابتو یہ اس صدا کو سنکے اور متحیر ہوا کہ یہ کون ہی کہ جسنے مجھکو مع مرکب کے اُٹھا لیا یہ خیال کیا کہ تو لنگر مار جو کوئی ہوگا تیرے لنگر سے دب کر ہلاک ہو جائیگا اِسنے لنگر بھی مارا مگر کچھ بھی نہ ہوا علمشاہ کے ہاتھونکو حرکت تک نہ ہوئی لشکر اسلام مین تو صداے تحسین و آفرین کا ایک شور مچا اخفان نے اور سب لشکر کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا ہر ایک کا دم فنا ہو گیا اور ہر ایک نے خیال کیا کہ اِس خداپرست نے اِتنے بڑے جوان قوی ہیکل دیو شکل کو مع کرگدن کے مثل پھول کے اُٹھا لیا بھلا کون اِس سے لڑ سکتا ہی اہل لشکر یہ خیال کر رہے تھے اخفان نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسا نہ ہو یہ جوان ابراہم خدنگ پیشانی کو زمین پر دے مارے لہٰذا یہ

ہلاک ہو جائیگا اسکو کسی طور سے اِس حال سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ یہ کود پڑے اور اپنی جان کو
بچائے یہ خیال کرکے اہل لشکر سے کہا کہ تم پکار کر ابرام سے کہدو کہ وہ خدا پرست نہین قتل ہوا
صرف اُسکا مرکب قتل ہوا اُسنے مرکب پر سے کود کر اور زیر شکم کرگدن آکر تمکو مع کرگدن کے اُٹھا
لیا ہے جلدی کود کر اپنی جان بچاؤ اِس بلا کے ہاتھ سے یہ جو **اخفان** نے اہل لشکر سے کہا چند
سوارون نے بڑھ کر ابرام کو آواز دی اور یہی تقریر کہ سنائی اب ابرام کو معلوم ہوا کہ یہ
واقعہ ہے گو یہ پہلے ہی سے قصد کودنے کا کر رہا تھا مگر یہ صدا سُنکے اِسکے حواس جاتے
رہے اپنے دل مین قائل ہوا مگر ایسا سیاہ قلب تھا کہ نہ مسلمان ہوا اب اِسنے قصد کیا
کہ کود کر بھاگون **علمشاہ** نے بھی یہ صدا سُن لی تھی فوراً دونون اِسکے پانون پکڑ لیے اب جو
اِسنے کود کر بھاگنے کا قصد کیا تو پانون کو بھی اسیر پایا زندگی سے مایوس ہوا مگر لنگر مارنے لگا
کہ شاید اب یہ لنگر سے دب جائے وہان یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کیا چیز ہاتھون پر ہے یہ فرمایا کہ
او نابکار بتا اب شناخت پروردگار عالم مین کیا کہتا ہے اب تیرا بچنا بہت دشوار ہے اُسنے
جوابدیا کہ مین تو اپنا دین آبائی ترک نہ کرونگا یہ سُننا تھا کہ ایک پانون آگے بڑھایا اور
ایک پیچھے پیترا بدلکر مع کرگدن کے گرد سر چرخ دیکر اب جو زمین پر مارا راکب و مرکب نقش
زمین ہوگئے دونون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے یہ نہ شناخت ہو سکتی تھی کہ راکب کون ہے
اور مرکب کون ہے دونون روحین اُن نابکارونکی طرف دار البوار کے راہی ہوئین راکب و مرکب
کا نشان باقی نہ رہا یہ معرکہ دیکھکر **اخفان** وایراد و اہل کفار کے حواس جاتے رہے بس اُسوقت
اخفان طبل باز بجواکر اور اپنے لشکر کو لیکر طرف قیام گاہ کے مغموم و محزون اِن سب سردارون
کے غم مین مبتلا آیا اور لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیکر داخل بارگاہ ہوا لباس تبدیل کر کے
دربار مین آکر بیٹھا سب سردار جو کہ باقی تھے آکر حاضر دربار ہوئے یہان تو اسکا دربار
ہوا اُدھر بعد جانے **اخفان** کے **علمشاہ** بھی لشکر مین واپس آئے طبل باز تو بج چکا تھا
یہ بھی اپنا لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے تشریف لے چلے دیوانہ اِنکے سر پر زر نثار کرتا جاتا
تھا اور تعریف کرتا جاتا تھا یہ خیال رہے کہ ابھی اِن کے سر کے زخم اچھے نہین ہوئے ہین
کسیقدر باقی ہین **علمشاہ** نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر سپاہ کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود

بارگاہ مین آکر تشریف فرما ہوے یہان بھی دربار آراستہ ہوا راوی نے بیان کیا ہو کہ ناظرین اِس امر سے آگاہ ہون کہ ملکہ آہو چشم کو علمشاہ قلعے مین چھوڑ آئے ہین ملکہ بالاے قلعہ صبح سے آکر بیٹھی تھی اور تماشہ جنگ وپیکار کا دیکھ رہی تھی یہ سب واقعہ اور معرکہ دیکھکر اور علمشاہ کی قوت وطاقت دیکھکر بہت خوش ہوئی اور جب دونون لشکر واپس گئے یہ بھی زیر قصر آئی اور اپنی خواصون اور انیسون وجلیسون سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا کس جوانمردی اور بہادری سے آج مقابلہ کیا خداوند کریم انکو نظر بد سے بچائے دیکھو تو ابھی تو کم باقی ہین اُسپر یہ حال ہو یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے یکہ وتنہا لاکھون کو بھگا دیا سب نے جواب دیا کہ اے ملکۂ عالم اگر ایسے نہ ہوتے تو یون کیون یکہ وتنہا پڑے پھرتے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ناظرین کو اِس امر کا خیال رہے کہ ملکہ ہر روز بالاے قلعہ آکر بیٹھتی ہو اور تماشہ حرب وپیکار کا دیکھتی ہو اور شب بھر خواصون سے تعریف کرتی ہو آمدم بر سر مطلب کہ جب اخفان کا دربار اُدھر علمشاہ کا دربار اسطرف آراستہ ہو چکا اخفان نے اپنے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے آجکا معرکہ دیکھا کہ جو میدان مین گیا وہ اُس خداپرست کے ہاتھ سے مارا گیا ابرام ایسے پہلوان قوی ہیکل کو کیونکر قتل کیا اب کیا تدبیر کیجائے کیا طبل جنگ نہ بجوایا جائے اور بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ تدبیر کرین یا اُنکو خبر نہ کیجائے مین خود کل مقابلے کو نکلون اور مقابلہ کرون اہل دربار نے وایرا دنے کہا کہ اے سردار بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہین ہو نہ طبل جنگ بجوانے کی حاجت ہو آپ شوق سے طبل جنگ بجوائین ابھی آپ کے خادم وبادشاہ کے غلام بہت سے باقی ہین اِس خداپرست کی سرکوبی کے لیے آپ شوق سے طبل جنگ بجوائین ہم کل نکلکر مقابلہ کرین گے خداوند کیون مقابلے کو نکلین ایرادنے کہا کہ مین کل اِس خداپرست سے مقابلہ کرونگا میرے بعد آپ کو اختیار رہیگا یہ سنکے اخفان نے کہا کہ یہ تو صرف ایک بات تھی کہ بادشاہ کو آگاہ کیا جائے صرف راے لینا تھی ہان کل مین خود مقابلے کو نکلتا اور طبل جنگ تو ضرور بجواتا یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے کچھ دیر دم لیا اُسکے بعد سامان جنگ مین مصروف ہوے اہل لشکر کو بھی طبل جنگ کے

بجنے سے آگاہی ہوئی وہ بھی سب سامان جنگ کرنے لگے ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی علمشاہ نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی طبل رزمی پر چوب پڑی سامان جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوا سب سردار یہان بھی سامان جنگ کرنے لگے چار پہر رات دونون لشکرون کو تیاری جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا دونون لشکر رات بھر سامان جنگ کی درستی مین مصروف رہے کہ صبح ہوگئی آثار صبح فلک پر ظاہر ہوے اشعار کہ چون صبح دم شیر گردون مہر بہ بردن آمد از دشت سبز سپہر بہ غریو از زمین بر فلک سر کشید بہ تزلزل بارکان عالم رسید بہ جب صبح ہوئی تو دونون لشکر اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا سے فراغت کرکے میدان مین آئے صفوف جدال وقتال آراستہ ہوئین ہر ایک بہادر مستعد جنگ ہوا جینے سے تنگ ہوا پھر ہرے نشانون کے کھل گئے نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو لشکر کفار سے آرام نیزہ زن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سرشار دیو اسنے نکلکر مقابلہ کیا آرام کو ایک ہی ضرب تیغ مین قتل کیا سرشار نے مبارز طلب کیا اور ایک سردار نکلا وہ بھی ہاتھ سے سرشار کے مارا گیا دوپہر تک سرشار نے پانچ سردار لشکر کفار کے مارے بعد دوپہر کے طبل بازگشت اخفان نے بجوادیا دونون لشکر واپس آئے فرودگاہ پر پھر اخفان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو پھر صف آرائی ہوئی اور لشکر کفار کے چند سردار مارے گئے راوی کہتا ہے کہ چند میدان واریون مین بہت سے سردار لشکر کفار کے کام آئے آج جو لشکر میدان مین آیا اور صف آرائی ہوچکی نقیب نقابت کرکے جا چکے جب کلمہ ٹیت کہ کا کہہ چکے اسوقت لشکر کفار سے ایرادشیر چکر اخفان سے اجازت لیکر اور اپنا لشکر اخفان کے سپرد کرکے اور اہل لشکر سے یہ کہکر کہ بعد میرے تم اخفان جہان پہلوان کی اطاعت کرنا انکو اپنا افسر جاننا جو یہ حکم دین اسکو بجالانا یہ سبکو سمجھا کر میدان مین آیا ہر ایا میدان کا دکھایا بڑے عرصے تک دم راست کیا کیا اسکے بعد آواز دی کہ میرے مقابلے کو سوا سے علمشاہ کے کوئی اور نہ آئے مجھکو حسرت علمشاہ سے مقابلہ کرنے کی ہے یہ اسکا آواز دینا تھا کہ علمشاہ نے مرکب کو پرے سے نکالا اور

دیوا سنے سے فرمایا کہ لشکر سے خبردار رہنا مین مقابلے کو جاتا ہون دیوا سنے سے عرض کیا کہ مین
آپ کا حکم بجا لاؤنگا شاہزادہ یہ فرماکر اور مرکب کے تنگ کو درست کرکے تا کہ مرا جنگ حریف
پرتنگ ہو میدان کی طرف روانہ ہوے شاہزادے کو ایراد نے آتے ہوے دیکھکر بقصد
جنگ اور زنی گردہ سپر کا ہاتھ مین لیا شاہزادہ جب قریب پہونچا باہم جنگ درپیش ادھر سپر کی پری
پیکر سے سپر لڑی چنگاریان نکلین سب نے دیکھا کہ ایک قدم مرکب علمشاہ کا پسپا ہوا اور
پندرہ قدم مرکب ایراد کا پسپا ہوا ایراد مرکب کو رانون مین مسلکر برابر آیا کچھ کلام نہ کیا نیزہ
اٹھاکر سینہ شاہزادے کو تاک کر وار کیا علمشاہ نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی
ہوئی دسوین تان مین علمشاہ نے اسکا نیزہ ہوائی کیا وہ نیزہ بھر آب خجالت مین ڈوب
گیا اسقدر شرمندہ ہوا کہ اسی حالت مین شرمندگی کے دفع کرنے کے لیے تیغ نیام سے
لیکر سر پر شاہزادے کے وار کیا شاہزادے نے تلوار کو نگاہ مین رکھا جیسے تلوار قریب
سر آئی اوجھڑ سپر کی جو دی تلوار پٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی
اسنے قصد کیا کہ پٹ پڑون بھلا یہ کب اسکو اس طریقے پر آنے دیتے ہین وہ تلوار کے چھین جانے
سے اور زیادہ تر شرمندہ ہوا ادھر علمشاہ نے تلوار چھین کر یہ فرمایا کہ شعر تو ضربی زدی
ضرب من نوش کن ؎ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؎ یہ فرماکر اسنے تلوار کو علم کرکے اور
یہ کہکر کہ خبردار ہو اسنے کہا کہ خبردار ہون تم وار کرو یہ کہکر سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار مثل
برق کوندھکر ابر سپر پر گری اسکو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود پر آئی خود کو کاٹ کر دوبلغہ کی
خبر لی خلاصہ یہ کہ خود و دوبلغے سے گذر کر سر اسکے جبڑے سے گذرتی ہوئی صراحی گردن کی
خبر لیتی ہوئی مثل قطرہ سیماب کے صندوق سینے مین آئی دہان کی خبر لیتی ہوئی شکم چاک
قصہ پاک کرکے مرکب کے تنگ کے نیچے سے نکلکر تلوار نے زمین کو بوسہ دیا ایک سو
مرکب چار ٹکڑے ہوکر زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے کہ تلوار یا تو قبلہ سر پر جھکی تھی
یا زمین کو بوسہ دیکر اب جو اٹھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ماہ نو شفق مین ڈوبا ہوا ہے وہ خون
جو اسمین بھرا ہوا تھا علمشاہ نے نعرۂ تکبیر اسکا قتل کرکے بلند کیا اور مرکب پر سوار ہوے
یہ معرکہ دیکھکر اخفان و اسکے لشکر کے تو حواس جاتے رہے اہل اسلام نے بہت تعریف کی

ادھر اخفان نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ اس جوان سے فرداً فرداً ٹھہر کر سر بر ہونا محال ہے یہ بیجا خیال ہے بس اسیر اسی طور سے غلبہ حاصل ہوگا کہ جنگ مغلوبہ کیجائے کیونکہ یہ امر ضرور ہے کہ ہمارا لشکر زیادہ ہے وہ لوگ کم ہین بس جبکہ جنگ مغلوبہ ہوگی وہ لوگ ضرور شکست کھائین گے سوائے اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہے یہ خیال کرکے اخفان نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ لینا اس خدا پرست کو جانے نہ دینا اسنے بڑا غضب کیا کہ امیرادجو امرد کو قتل کیا اب یہ جانے نپائے یہ سننا تھا کہ کل لشکر جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا ایک مرتبہ تلوارین نیام سے لیکر طرف علمشاہ کے نرغہ کرکے چلے آتے ہی چارون طرف سے گھیر لیا علمشاہ بھی اس دریائے لشکر مین غوطہ زن ہوئے یہ حال جو دیوانے نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا اور کہا کہ کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو آقا پر کفار کا نرغہ ہے جلد آقا کی کمک کرو یہ کہکر اور خود تلوار نیام سے لیکر لشکر کفار پر حملہ ور ہوا اور قتل کرنے لگا اور اس امر کی کوشش کرنے لگا کہ شاہزادے تک پہونچ جاؤن ادھر علمشاہ کفار سے جنگ رستمانہ کر رہے ہین ہر حملہ مین دو چار کو مار کر گرا دیتے ہین مرکب سے لاشین پامال کرتے جاتے ہین اس قصد سے کہ اخفان کے پاس پہونچ جاؤن یا اسکو اسیر کرون یا قتل کرون یہان کی تو یہ حالت ہے ادھر کل لشکر بجنیر دیوانے کا یہ رنگ دیکھکر اور حکم دیوانے کا سنکے تلوارین کھینچکر لشکر کفار پر آپڑا اتو قیامت کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تلوار چلنے لگی ہر ایک دیوانہ آفت برپا کر رہا ہے سبکو انکو قتل کر ڈالا ہے ایک ہی حملہ مین پانچ ہزار کا کھیت ہوا ابر سپر اٹھا ہوا ہے برقہائے شمشیر کوند رہی ہے مثل اولون کے برس رہے ہین خون کا مینھ برس رہا ہے ہر طرف دریائے خون رواں ہے اب موت کی ہر طرف طغیانی ہے زورق حیات کفار طوفانی ہے کشتی حیات گرداب موت مین آکر پھنس گئی ہے دریائے خون مین سر مثل حباب تیر رہے ہین دھڑ مانند مگر تیرتے پھرتے ہین عجیب تلاطم مچا ہوا ہے بازار مرگ گرم ہے ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے ہین ایک کی روح قبض نہ کرنے پائے تھے کہ سو مر کر گرے کا لشہ سر مٹی کے مول مین کوئی قدر نہ تھی سوار جو مر کر گرے تھے انکے مرکب کوتل لاشون کو روندتے پھرتے تھے نیا انقلاب تھا کہ کچھ عرصہ نہ گذرا کہ یا بھی کہ ایک انکی پشت پر سوار تھے یا انھین کے

جسم مرکبون کی ٹاپون سے پائمال تھے لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا کسی جا پر کوئی پڑا ہوا سسک رہا تھا کوئی دم توڑ رہا تھا کسی سے کراہنے کی صدا بلند تھی کوئی نیم بسمل پڑا تھا کسی کے سر پر زخم لگا تھا کہ زخم سر چوپایہ اٹھا کسیکا بازو شانے سے جدا اٹھا کسی کے تن پر سر نہ تھا کوئی پڑا ایڑیان رگڑ رہا تھا اور کوئی خاک وخون مین پڑا تڑپتا تھا باپ بیٹے سے چھوٹ گیا بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے جدا ہو گیا برسون کا ساتھ چھوٹ گیا ہزارون عورتین رانڈ ہو گئین ہزارون کی کوکھ اُجڑ گئی کہین پر نیزہ چل رہا تھا کسی مقام پر خنجر کی چقا چاق کی صدا بلند تھی بموجب شعر چقا چاق خنجر بگردون رسیدہ ز مین خون شد وخون بہ جیحون رسیدہ کسی مقام پر پہلوان واہل لشکر ملے ہوے کفار سے لڑ رہے تھے کہین سے تلوارون کی جھنکار کی صدا آرہی تھی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کافر و مومن باہم ملے ہوے تھے غضب کی تلوار چل رہی تھی علمشاہ قتل کرتے ہوے چلے جاتے تھے لاشون کے انبار لگادیے تھے کشتون کے پشتے لگے ہوے تھے جب کفار کو قتل کرتے تھے نعرۂ تکبیر بلند کرتے تھے اُس مقابلے مین اخفان آدمخوار بھی لڑتا ہوا چلا آتا تھا اُسنے جو دیکھا کہ علمشاہ کفار کو قتل کر رہے ہین میرا لشکر تہ و بالا ہے اسنے اُسی مقام سے آواز دی کہ اے خداپرست ٹھہر جا مین آتا ہون تجھکو قتل کرتا ہون یہکر اور مرکب کو مہمیز کرکے سامنے علمشاہ کے آیا وہی تیغۂ خون آلود جس سے لڑ رہا تھا اُسیکا وار علمشاہ پر کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دیا ابکی جو وار اخفان نے کیا علمشاہ نے بازو بچا کر قبضے پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کیا یہ لاکھ تڑپا پھڑکا مگر نہ چھوٹ سکا بھلا شیر کے پنجے مین آکر کہین شکار چھوٹتا ہے شاہزادے نے اُسکو سپر کر لیا ہے اہل لشکر اخفان نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کو اُس جوان خداپرست نے سر سے بلند کر لیا سب لشکر ایکمرتبہ یہ قصد کرکے چلا کہ اِس جوان پسر حمزہ کو قتل کرکے اپنے افسر کو رہا کرین سب نے علمشاہ پر نرغہ کیا اور حملہ کیا علمشاہ نے اخفان کو بجا سے سپر کے روک لیا اب جو اہل لشکر نے افسر کو اسطور سے دیکھا خیال کیا اگر ہم تلوارین ماریں گے تو ہمارے ہی ہاتھ سے ہمارا افسر مارا جاتا ہے سب نے روک لیا وہ جو کہ تلوارین رہ گئی تھیں انکی تلوارین اخفان کے سر وصدر پر پڑین کہ پرخچے ہو گیا چلایا اُسی عالم مین کہ کمبخت ہو گئے ہو کہ مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے ہو کیا تم سب نابینا ہو یہ جو اخفان نے کہا سمجھے

ہاتھ روک لیے اور لشکر حریف سے لڑنے لگے اہل اسلام نے ایسی شمشیر زنی کی اور اسقدر کفار کو
قتل کیا کہ لشکر کفار کے پاؤن اٹھ گئے فوج بھاگ کھڑی ہوئی یہ اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے
ہوئے پہونچے پڑاؤ پر بھی نہ ٹھہرنے دیا وہان پر بھی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر وہان بھی یہ
آکے لڑے کہ پھر بھاگ کھڑے ہوے کوہ و صحرا کا راستہ لیا جدھر جسکا منھ اُٹھا اُدھر کو راہی ہوا
اہنوسب بھاگنے لگے تھوڑی دور تک یہ تعاقب مین قتل کرتے ہوے گئے پڑاؤ لوٹ لیا علمشاہ
نے جو دیکھا کہ لشکر حریف بھاگ کھڑا ہوا اور لوگ تعاقب مین چلے جاتے ہین پکار کر دیوانے
سے فرمایا کہ فراریون کا تعاقب کرنا خلاف مردانگی ہے اِنکو بھاگ جانے دو واپس آؤ راوی
بیان کرتا ہے کہ گو لشکر کفار جی توڑ توڑ کر لڑ رہا تھا مگر مثل مشہور ہے کہ لشکر بے تیر تکیہ بے نقیر ترکش
بے تیر بیکار ہوتا ہے اخفان کے اسیر ہو جانے سے لشکر کے جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑا ہوا اگر
علمشاہ اخفان کو اسی طور سے ہاتھ پر علم کیے ہوے جبتک مقابلہ رہا لڑا کیے جسوقت
لشکر کفار بھاگ گیا اور بہت سے کافر اسیر ہو گئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب سے واپس
آئے علمشاہ نے تیغ زن دیوانہ کے حوالے اخفان کی مشکین باندھکر کیا اور فرمایا کہ اِسکو مع اِسکے
ہمراہیون کے اسیر کرو اِنکا دربار مین بھیجا جائیگا یہ کہکر اور سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو
کمر کھولنے کا حکم دیا دیوانے سے کہا کہ شمار کرو کہ کسقدر تمھارے لشکر کے لوگ قتل ہوے
اور کسقدر کفار مارے گئے جو کہ تمھارے لشکر کے کشتہ ہونگے اُنکو دفن کراؤ و کفار کو اِسی
طور سے پڑا رہنے دو بموجب حکم کے شمار جو کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اِس جنگ مغلوبہ مین پندرہ
ہزار کفار کام آئے اور تین ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوے اُنکو دفن کرا دیا
اور جو لشکر اسلام مین مجروح تھے اُنکو شفا خانے مین بھیجدیا اُنکا علاج ہونے لگا اسیرون کا
جو شمار کیا تو قریب پانچ ہزار کے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ رات علمشاہ نے اُسی
مقام پر بسر کی اُسدن دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوے جب صبح
ہوئی دربار آراستہ ہوا علمشاہ نے اسیرون کو طلب کیا بموجب حکم کے قیدی حاضر کیے
گئے اُنمین جو سردار و افسر تھے اُنکو اپنے روبرو طلب کیا ہر ایک سے پوچھا کہ تم کیونکر اسیر
کیے گئے سب نے جوابدیا کہ ہمکو ہمارے حریف نے بہادری سے اسیر کیا فرمایا کہ پھر دین اسلام

قبول کرنے مین کیا عذر ہی سب نے کہا کہ اگر ہمارا افسر اخفان دین اسلام قبول کریگا اور
اور آپکی اطاعت تو ہمکو بھی کچھ عذر نہ ہوگا تب شاہزادے نے اخفان سے بھی یہی سوال کیا
اُسنے کہا کہ آپ نے مجھکو بہ جرأت و جوانمردی اسیر کیا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ پھر دین اسلام کیون
نہین قبول کرتے ہو اور میری اطاعت یہ کہکر چند کلمہ واحدانیت خدا مین ارشاد فرمائے کہ جسکی
سبب سے اُسکے قلب سے زنگ کفر برطرف ہوگیا اور اُسنے عرض کیا جو آپ کے دین کو قبول
کرے تو کیا کہے علمشاہ نے فرمایا کلمۂ طیبہ وہ مع اُن سب سرداروں کے کلمۂ طیبہ پڑھکر مسلمان
ہوا از سر صدق کلمہ پڑھا اور دیان باطلہ پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا علمشاہ کی اطاعت
مین ظاہر مشہور رہوئی وہ سب کے سب اہل لشکر جو کہ اسیر ہوے تھے یہ خبر سُنکے اُسیوقت مسلمان ہوے
جب یہ سب از سر صدق مسلمان ہو چکے جو مال غنیمت تھا اُسکو اُن سب پر تقسیم کیا اُسکے بعد حکم دیا
کہ اب یہان سے کوچ کرو ہم قلعے مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان ہوگیا
شاہزادہ سب کو لیکر داخل قلعہ ہوا لشکر اپنے مقام پر جاکر اُترا اخفان و سرداران اخفان کے
لیے مقام مقرر کیا گیا مکانات رہنے کو ملے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے شاہزادہ
داخل محل ہوا ملکہ سے ملا ملکہ نے زر سرخ و سفید سر علمشاہ پر نثار کیا مبارکباد دی سب کیفیت
جنگ و پیکار بیان کی راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادہ یہان بعیش و راحت بسر کرنے لگا اور
اِس فکر مین ہی کہ یہ جو زخم باقی ہین یہ بھی مندمل ہو جائین اور لشکر بھی فراہم ہو جائے تو عنطاق
پر لشکر کشی کیجائے اگر وہ دین اسلام قبول کرلے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرکے اور شہر پر قبضہ
کرکے دیوانے کی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ کرون دیوانے کو یہان کا بادشاہ کرکے
مین اور طرف کو روانہ ہون انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور حال اُس لشکر شکست خوردہ عنطاق تحریر

دو کلمہ اُن فراریون کے کہ جو کہ علمشاہ کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اُنکا
عنطاق کج کلاہ کو اِس حال سے آگاہ کرنا عنطاق کا خبر پاکر لشکر لیکر قلعہ پر چڑھ جانا اور اُن
بادشاہون کو نامہ لکھکر طلب کرنا بہر کمک جو اُسکے باج گذار تھے اُنکا آنا و جنگ و پیکار ہونا علمشاہ
سے اور علمشاہ وغیرہ کا بسبب سحر رموز کے اسیر ہونا و دیگر حالات تحریر ہونگے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اسطور سے تحریر کرتے ہین کہ لشکر اخفان جو شکست
کھا کر بھاگا تو کوہ و صحرا مین پراگندہ ہو گیا تھا دوسرے دن سب ایک مقام پر جمع ہوے جو اُن مین
مجروح تھے اُنکو چارپائیون پر ڈالا اور لاشہ ایراد شیر پیکر کا لاشون مین سے اُٹھا لائے اُسکو لیکر
فریاد و فغان کرتے ہوے طرف عنطاقیہ کے روانہ ہوے یہ تو ادھر سے جاتے ہین ادھر کا
حال سماعت فرمائیے کہ عنطاق نے جو ہرکارے مقرر کیے تھے کہ تم ہمکو ہر روز کی مفصل خبر
دیا کرنا اُن ہرکارون نے ہر روز جو یہان واقعہ گذرا وہ عنطاق سے بیان کیا کہ آج یہ معرکہ
پڑا عنطاق ان خبرون کو سُن سُن کے پریشان ہوتا تھا اور اہل دربار سے کہتا تھا کہ بڑی ہی
خرابی کی بات ہو کہ ایک خداپرست یہان آکر یہ فساد برپا کرے اور ہم بادشاہ ہو کر اُسکا
کچھ نہ کرسکین یہ ساری خطا اس ننگ خاندان کی نطفۂ حرام تیخجیر دیوانے کی ہو نہ یہ مسلمان ہو کر
اُسکو رہا کرنے جاتا نہ یہ فساد ہوتا مین نے قضیہ ہی پاک کرنے کی فکر کی تھی ہین ضرور اسکو قتل
کرتا مگر اُسنے لیجا کر یہ بلا میرے سر پر نازل کی خیر دیکھا جائیگا انجام اس جنگ و پیکار کا معلوم
ہوے تو مین پھر دوسری تدبیر کرون کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ایراد شیر پیکر اُس خداپرست
کے ہاتھ سے مارا گیا جنگ مغلوبہ واقع ہوئی اب دونون لشکر ملے ہوے جنگ و پیکار مین
مصروف ہین ایراد کے قتل ہونے کی خبر سُنکے عنطاق کج کلاہ و اہل دربار کے حواس جاتے
رہے اب ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہو رموز جادو نے جو بھائی کو
متفکر پایا تو یون کہنے لگا کہ آپ فکر و تشویش بیکار فرماتے ہین مین ایک دن مین اِن سبکو
تباہ و غارت کرونگا آپ اطمینان رکھیے رموز کے اِس کہنے سے فی الجملہ عنطاق و اہل
دربار کی کچھ تسکین ہوئی اُسدن پھر اور کچھ خبر نہ آئی دوسرے دن آکر ہرکارون نے
بیان کیا کہ اخفان آدمخوار گرفتار ہو گیا اور بہت سے سردار و دیگر اہل لشکر و لشکر اخفان
نے شکست کھائی سب مال و اسباب لوٹ لیا گیا اُس خداپرست کی فتح ہوئی یہ سُنکے اب تو
کسی مین دم نہ تھا عنطاق کی تو یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت مین مثل تصویر گلی کے ہو کر
رہگیا مگر رموز نے کچھ ایسے کلام تشفی آمیز کیے کہ جس سے پھر سب کو اطمینان ہوا مگر عنطاق
نے اُسدن سویرے سے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا آیا بسبب رنج و صدمہ کے

کچھ زہر مار بھی نہ کیا بستر غم پر پڑ رہا صبح کو جب دربار برخاست کیا سب حاضر دربار ہو چکے اب رائے
ہونے لگی کہ کیا کرنا چاہیے سب نے رائے دی کہ اگر ان لوگون پر لشکر کشی نہ کی جائیگی اُنکو اُنکی حالت پر
چھوڑ دیا جائیگا تو انجام یہ ہوگا کہ وہ قوت بہم کر کے آپ پر لشکر کشی کرینگے اور یہان معرکہ پڑیگا اس
حالت مین ہزارون اہل شہر مارے جائینگے لاکھون نکل جائین گے شہر ویران ہو جائیگا بس لازم
ہے کہ اس امر کا بندوبست کیا جائے کہ وہ اور قوت بہم نہ کرنے پائین کہ ہم وہان پہونچ جائین اور
اُنسے مقابلہ کرین کیونکہ حریف کو اُسکی حالت پر چھوڑنا اچھا نہین ابھی وہ کم ہین بندوبست بخوبی
ہو سکتا ہے اور جب اُنھون نے زور پکڑ لیا تو پھر امر دقت طلب ہے بموجب شعر سعدی سرچشمہ شاید
گرفتن بہ میل ٭ چو پر شد نشاید گرفتن بہ پیل ٭ دیگر درختے کہ اکنون گرفت است بہ پائے ٭ بنیروے
شخصے بر آید ز جائے ٭ ہم سب کی یہ رائے ہے کہ سامان سفر کیا جائے اور لشکر کشی کی جائے آیندہ
جو مرضی مبارک مین آئے وہ فرمائیے عنطاق نے کہا یہ رائے تم سبکی بہت عمدہ ہے لشکر مین حکم
پہونچایا جائے کہ وہ سامان سفر سے درست ہون ہم یہان سے برسر علمشاہ و تیخیر دیوانہ پرسون
کوچ کرینگے اور قلعہ تیخیریہ کو فتح کر کے مسمار کر دینگے اور وزیر کو طلب کیا راوی بیان کرتا ہے کہ
ابھی پورے طور سے عنطاق حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ لشکر شکست خوردہ داخل شہر ہوا جو شخص
قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ لاش ایراد کو لیکر طرف دربار کے چلے اور جو سردار اور
اہل لشکر لڑائی مین کام آئے تھے اُنکے عزیزون کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ مارے گئے و نیز
ایراد کے عزیز سب خاک اُڑاتے ہوئے اُنکے ہمراہ ہو لیے وہ باقی ماندہ لشکر چھاؤنی مین آیا تمام
و کمال حال جنگ و پیکار کا بیان کیا ہر ایک کو حیرت ہوئی اُدھر یہ سب کے سب در دولت پر
آکر پہونچے فریاد کرنے لگے عنطاق نے غل و شور کو سنکے حکم دیا کہ خبر تو لاؤ یہ کیسا غل ہو رہا ہے
ہرکارے باہر آئے دریافت کر کے اندر آئے اور عرض کیا کہ یہ اسی لشکر کے افسر ہین جو کہ
قلعہ پر گیا تھا اور شکست کھا کر بھاگا تھا اور اُن سب کے عزیز جو کہ اس معرکہ مین کام آئے ہین
عنطاق نے کہا کہ بلاؤ اُنکو اندر طلب کیا وہ سب آئے اور فریاد کرنے لگے لاشہ ایراد کا دیکھا
سب حال بیان کیا پس عنطاق نے اُن سب کے عزیزون کو روپیہ دیکر اور کچھ حق بحالی مقرر
کر کے رخصت کیا وہ سب کے سب روتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر چلے آئے اپنے عزیزونکی

ماتمداری مین مصروف ہوے اُدھر عنطاق نے درستی لشکر کا حکم دیکر دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام
یاقوت کج کلاہ و شام کج کلاہ و آرام کج کلاہ و راندام کج کلاہ و آسام کج کلاہ کے تحریر
کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ ایک خداپرست نامے علمشاہ پسر حمزہ کی طرف سے ادھر آگیا تھا مینے
اُسکو اسیر کرلیا تھا ہمارے بھانجے تیخیر دیوانے نے اُسکو بسبب اپنی دیوانگی کے شب کو آکر
پاسبانون کو قتل کرکے رہا کرلیا اور اپنے قلعے مین لیگیا نہ معلوم پسر حمزہ نے کیا اُسکو پڑھا
دیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور سب اپنے اہل قلعہ و اہل لشکر کو مسلمان کیا مجھکو خبر ہوئی مین نے
اُسکو نامہ تہدید آمیز تحریر کیا اُسنے اُس نامہ کو باشارۂ پسر حمزہ چاک کرڈالا مین نے یہ خبر پاکر
اپنے دو سردارون کو مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا وہ گئے اُنسے معرکہ ہوا جنگ پیکار
کی نوبت آئی لڑائی مین دو امر ہین فتح یا شکست پس میرے اُن افسرون مین سے ایک مارا
گیا ہاتھ سے پسر حمزہ کے اور ایک اسیر ہوگیا میرے لشکر نے شکست کھائی مجھکو خبر ہوئی
مین نے سامان جنگ مہیا کرکے اُنپر لشکرکشی کی ہو کیونکہ اُسکے پاس لشکر فراہم ہوگیا ہو اِس
خیال سے مین خود اُسپر لشکر لیکر جاتا ہون کہ وہ ادھر نہ آئے تم سب کو بھی تحریر کرتا ہون کہ اپنے
اپنے ملک سے سپاہ و لشکر لیکر بہت جلد روانہ ہو اور قلعۂ تیخیر پر آکر میرے شریک ہو تاکید
جانو والسلام اور ایک نامہ اپنے بہنوئی بہمن پدر دیوانہ یعنی مضراب کج کلاہ کے اِس مضمون کا
تحریر کرتا اور اُسمین یہ تحریر کردینا کہ تمھارے فرزند نے یہ آفت برپا کی ہو لہذا آکر اِسکا تدارک
کرو دبیر نے یہ سب نامے طیار کرکے پیش کیے عنطاق نے وہ نامے بذریعہ سانڈنی سوارون
کے ہرطرف کو روانہ کیے اُسکے بعد پیش خیمے کے نکلنے کا حکم دیا اور تیاری سپاہ کا دربار
برخاست ہوا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آکر سامان کرنے لگا یہ تو سامان کر رہے ہین
اُدھر اُن سانڈنی سوارون نے وہ نامے ہر ایک کو پہونچا دیے ہر ایک مضمون نامہ سے آگاہ
ہوکر اور سامان جنگ درست کرکے براے کمک عنطاق کج کلاہ طرف قلعے کے بصد کروفر
مع لشکر روانہ ہوا کسی کے ہمراہ پچاس ہزار سپاہ تھی کسی کے ہمراہ اسی ہزار کوئی نوّے ہزار
لیکر چل کھڑا ہوا جب نامہ مضراب کج کلاہ پدر دیوانہ کو پہونچا اُسنے نامہ پڑھا بیٹے کی اِس
حرکت سے بہت برہم ہوا اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ عقل سے خارج ہو اُسکے کسی فعل کا اعتبار

نہین ہی مضراب نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہی مگر اس امر کی عقل نہتی کہ ماموں کے دشمن کو رہا کر کے لیگیا اور اسکے لیے عقل تھی کہ اپنے قلعے مین رکھا اُسکی اطاعت کی اپنا آبائی طریقہ ترک کیا پس مجھکو لازم ہوا کہ مین اس ناخلف کو اس حرکت کی سزا دون لہذا مین لشکر لیکہ جاؤنگا پہلے اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ خود اُسکو قتل کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو لشکر تیار ہونے لگا دوسرے دن اپنے وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کر کے مع ایک لاکھ سوار و پیادے کے طرف قلعۂ تسخیریہ کے روانہ ہوا اُدھر سے یہ سب لشکر لیے ہوے جاتے ہین ادھر جب عنطاق کج کلاہ کا لشکر تیار ہو گیا عنطاق نے اپنے فرزند اشراق کو شہر کا بادشاہ کیا اور خود مع دو لاکھ اسّی ہزار سپاہ کے اور ایک ہزار پہلوانِ تن کے شہر سے نکلکر روانہ ہوا روانہ ہوتے وقت رموز جادو سے کہا کہ بھائی چلو اُسنے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین اور مقام کرین لشکر اُتاریے مین بھی اپنا لشکر لیکر اور بندوبست کر کے آتا ہون جسدن میدانداری ہوگی اُسدن مین پہونچ جاؤنگا اور مین بھی مقابلہ کرونگا کیونکہ مجھکو منظور ہی کہ اس جنگ کو طول نہو عنطاق نے کہا کہ بہتر راوی کہتا ہی کہ عنطاق کی ایک دختر ہی اور ایک فرزند دختر تو وہ ہی جسکا نام ماہ عنطاقی ہی جسکو دیوانہ دیکھکر عاشق ہی اور وہ دیوانہ پر فریفتہ ہی اور فرزند یہ ہی جسکو حاکم شہر کیا ہو اور کوئی اولاد نہین ہی خلاصہ یہ کہ عنطاق مع لشکر کے قریب قلعہ پہونچ گیا وہ مقام دیکھا کہ جہان پر جنگ و پیکار ہوئی تھی اُس مقام سے ہٹکر خیمے وغیرہ برپا ہونیکا حکم دیا جو لاشین اور استخوان اُس صحرا مین پڑے ہوے تھے اُنکو اُٹھا کر ایک غار مین ڈلوا دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے بارگاہ آراستہ ہوئی لشکر اُترا اُسدن عنطاق نے دربار نہ کیا بسبب کسل راہ کے یہ تو یہان اُترا اُدھر ہرکارون نے جاکر علمشاہ و دیوانے کو خبر دی کہ ایکی مرتبہ خود عنطاق مع دو لاکھ اسّی ہزار سپاہ کے برائے مقابلہ آیا ہی اور فلان صحرا مین اُسنے قیام کیا ہی اُسکا لشکر اُترا ہی ہم سیر کو گئے تھے تو ہمنے یہ معرکہ دیکھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوے کہ آپکو اطلاع کر دین علمشاہ نے فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو ہمارے لشکر کو بھی حکم دو کہ کل ہم بیرون قلعہ برائے مقابلہ عنطاق کوچ کرینگے سب تیار رہین راوی بیان کرتا ہی کہ اب سب زخم سر اچھے ہوگئے

ہین لشان تک نہین باقی ہین بالکل صحت ہو گئی ہی بلکہ غسل صحت بھی کر چکے ہین انکا خود قصد تھا
کہ اب سامان لشکر کشی کرون کہ خود عنطاق آگیا اسوقت یہ بھی فرمایا کہ خوب ہوا وہ خود لشکر لیکر
آگیا مجھکو زحمت سفر سے بچایا ورنہ میرا خود قصد لشکر کشی کا تھا وو ایک دن مین ضرور لشکر کشی کا
حکم دیتا خیر لشکر کی درستی ہو یہ حکم دیکر دربار کو برخاست کیا خود داخل محل ہوے ملکہ سے سب
حال بیان کیا اور کہا کہ اے ملکہ مین صبح کو لشکر لیکر براے مقابلہ عنطاق جاؤنگا تمکو آگاہ کرتا
ہون اور تمسے کہیدیتا ہون کہ ان چند باتون کا خیال رکھنا اول تو یہ کہ تم میری کمک نہ کرنا
نہ میری موجودگی مین لڑنا کیونکہ ہمارے طریقے مین عورت پر جہاد حرام ہی دوسرے سحر نکرنا
جبتک مین زندہ خواہ اسیر ہون خواہ اپنے لشکر مین رہون تیسرے اگر مین گرفتار ہو جاون
تو اس حالت مین تم سحر کرکے مجھکو رہا نہ کرنا مجھکو اسیر رہنے دینا خداوند کریم مجھکو رہا کر دے گا
میرے لیے بڑی بدنامی ہوگی کہ علمشاہ کو عورت نے قید سے رہا کیا تیسرے بعد میرے اگر
شاید تم قصد مقابلہ کرو تو غیر ساحرون سے نہ لڑنا اُنپر سحر نہ کرنا ہان اگر ساحر ہون اور ایسی کوئی
مصیبت تمپر پڑے اور تمھارا کوئی پرسان حال نہو اور کوئی خبر نہلے اور آبرو پر بنے تو
اس حالت مین تمکو اختیار دیتا ہون کہ سحر کرکے اپنے کو بچانا مگر ساحرون پر سحر کرنا غیر ساحرون پر
سحر نہ کرنا اگر تمنے غیر ساحر پر سحر کیا یا مجھکو سحر کے ذریعے سے رہا کیا تو یاد رکھنا کہ مین اپنے کو ہلاک
کرونگا اسوقت سواے پچھتانے کے دوسرا امر ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ مین ان کلمون کے سننے کی
برداشت نہ لاسکونگا کہ علمشاہ کو ملکہ آہو چشم نے رہا کیا اس لڑائی مین ملکہ کی کمک کی تب
فتح ہوئی اگر ملکہ نہ سحر کرتی نہ یہ معرکہ فتح ہوتا فتح و شکست کا دینے والا خدا ہی وہی مالک ہی بس
ان باتون کا خیال رکھنا اسکے خلاف نہ کرنا ورنہ تمکو رنج ہوگا ملکہ نے عرض کیا کہ جو آپ نے
ارشاد فرمایا ہی اسکے خلاف نہ ہوگا مگر یہ اجازت دینی چاہیے کہ مین بالا قصر سے جنگ و پیکار کا
تماشہ دیکھون اور یہ امر تو آپ سے عرض کیے دیتی ہون کہ رموز جادو بھائی عنطاق کا ضرور
اس معرکہ مین آئیگا اور لڑیگا اور سحر بھی کریگا اگر وہ آکر سحر کرے تو مین اُس سے مقابلہ کرون
علمشاہ نے کہا کہ مین نے تمسے کہدیا کہ جبتک مین لشکر مین اپنے موجود رہون اُسوقت تک
تم ہرگز ہرگز قصد نہ کرنا چاہیے رموز سحر سے مقابلہ کرے چاہے نہ کرے بعد میرے تمکو

اختیار ہی اسوقت مین کہ جب غزت پر بنے ہان اس امر کی اجازت ہی کہ بالاے قصر سے جنگ
بیکار کا تماشہ دیکھو مین منع نہین کرتا ہون یہ فرماکر خاصہ نوش کرکے آرام کیا جب سحر ہوئی تو
تیجنر دیوانہ کل لشکر سامان سفر سے درست کرکے مع سردارون کے حاضر در دولت پر ہوا کہ
علمشاہ ملکہ سے ملکر اور سامان سفر سے آراستہ ہوکے بیرون محل تشریف لائے سب نے
سلام ومجرا کیا سب کا سلام ومجرا لیکر مرکب پری پیکر پر سوار ہوے اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر بیرون
قلعہ آئے سرشار دیوانے کو براول لشکر کرکے اور پیش خیمہ دیکر روانہ کیا اور خود اُسکے
عقب مین مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ اب انکے ہمراہ بھی
قریب ساٹھ ہزار سپاہ کے ہوگئی ہی اس زمانے مین انھون نے اور لشکر بھرتی کرلیا ہی
پانچ ہزار سے اخفان شریک ہوا ہی اور ایمان لایا ہی علمشاہ کی سواری اس شان سے
آتی ہی کہ داہنی طرف تو تیجنر دیوانہ چوب دست ہاتھ مین لیے ہوے اور بائین طرف اخفان
عقب مین لشکر بیشمار یہ تو ادھر سے آئے اُدھر جب صبح ہوئی تو عنظاق نے دربار کیا سب
حاضر دربار ہوے منشی کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ تحریر کرو کہ کیون اپنی قضا
بلائی ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ آکر حاضر خدمت ہو اور دین اسلام ترک کرکے اور اطاعت
پسر حمزہ چھوڑ کر اپنا دین آبائی قبول کرو ورنہ یاد رکھ کہ تجھکو مع پسر حمزہ کے اِسطور سے قتل
کرونگا اور قلعے کو مسمار کرونگا کہ ایک کا نام ونشان نہ باقی رہیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی گو
تو نے بہت بڑی خطا کی ہی اول تو وہ خطا کی قیدی کو رہا کرلیگیا اور اُسکا دین قبول کیا
اُسپر طرہ یہ ہمنے جو نامہ بھیجا اُسکو چاک کر ڈالا اور میرے لشکر سے مقابلہ کرکے میرے سردار
کو اُس پسر حمزہ کے ہاتھ سے قتل کرایا مین تیرے خون کا پیاسا ہون اِس شرط سے درگذر
کرتا ہون کہ اپنا دین آبائی قبول کر اور پسر حمزہ کو باندھکر میرے حوالے کر تو تیری جان بچتی
ہی ورنہ غیر ممکن ہی دبیر نے اِسی مضمون کا نامہ تیار کرکے پیش کیا ابھی کسیکو عنظاق نے روانہ
نہ کیا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کیا کہ آگاہ ہو جیے
کہ آپ کے آنے کی خبر دیوانے اور پسر حمزہ کو ہوئی یہ فرماتے ہی پسر حمزہ و دیوانہ مع سپاہ
کے جو کہ قریب ساٹھ ہزار کے ہوگی برائے مقابلہ حضور قلعہ سے نکلکر آ گئے ہین اور اُنکے پیچھے

بمقابلہ حضور برپا ہو رہے ہین یہ سُنکے عنطاق نے کہا کہ انکی موت ہی آئی ہی خیر اُترنے دو
کل نامہ روانہ کرونگا یہ کہکر بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیے دیکھا کہ بارگاہ و خیمے برپا ہو رہے
ہین کہ علمشاہ مع لشکر کے آکر پہونچے علمشاہ کو جو عنطاق نے دیکھا تو پہلے سے زیادہ تر
رعب و داب پایا دیکھا کہ ایک طرف دیوانہ چلا آتا ہی اور ایکمت کو اخفان ہرکارون سے
دریافت کیا کہ کیا اخفان بھی شریک ہو گیا عرض کیا کہ اُسنے بھی دین اسلام قبول کیا اور
پسر حمزہ کی اطاعت کی عنطاق کو اور غصہ آیا یہانتک کہ کل لشکر علمشاہ اُترا علمشاہ مرکب
سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے سب سردار حاضر ہوے لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا
علمشاہ کی شان و شوکت دیکھکر سب اہل دربار عنطاق دنگ ہو گئے بڑے عرصے
تک سکوت مین بیٹھے رہے کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اُڑی یہان کے بھی پردے
اُٹھے ہوے ہین علمشاہ صحرا کی سیر کر رہے ہین اور عنطاق کی بھی بارگاہ کے پردے
اُٹھے گرد جو بلند ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر گئے اور قریب گرد جاکر
حال دریافت کرکے آکر عنطاق شاہ و علمشاہ سے بیان کیا یاقوت کج کلاہ مع
اسی ہزار سپاہ کے حسب الطلب آپ کے آتا ہی یہ سُنکے عنطاق نے چند سردار برائے
استقبال روانہ کیے علمشاہ سے ہرکارون نے عرض کیا کہ یاقوت کج کلاہ حسب الطلب
عنطاق کے برائے کمک مع اسّی ہزار سپاہ کے آیا ہی یہ اُسکے آنیکی گرد ہی علمشاہ نے
فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو کیا خوف ہی تمام زمانہ ایک ہو جائے تو مین ڈرتا نہین ہون اُدھر
سردار گئے اور اُسکا استقبال کرکے لشکر مین لائے اُسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے
یاقوت نے مع سردارون کے داخل بارگاہ ہو کر نذر گذرانی اُسکو جگہ اُسکے مرتبے
کے موافق ملی وہ سلام کرکے بیٹھ گیا کہ پھر گرد اُٹھی ہرکارے گئے دریافت کرکے آئے
عنطاق سے بیان کیا کہ شہام کج کلاہ مع پچاس ہزار کے حضور کی کمک کو آیا ہی موافق
طلب سرکار پھر عنطاق نے سردار روانہ کیے وہ جاکر اُسکا بھی استقبال کرکے اُسکو بھی
لائے اُسنے بھی نذر دی اُسکو بھی جگہ ملی وہ بھی بیٹھا اور ہرکارون نے علمشاہ کو آگاہ کیا
کہ شہام کج کلاہ پچاس ہزار سے برائے کمک عنطاق آیا ہی فرمایا آنے دو کہ پھر گرد اُڑی

ابکے مرتبہ ہرکارون نے عنطاق سے کہا کہ آرام کج کلاہ اور اندام کج کلاہ و آسام کج کلاہ
یہ تینون بادشاہ ایک ساٹھ ہزار سے اور ایک نوے ہزار سے اور ایک پچاسی ہزار
سے آپ کی کمک کو آئے ہین عنطاق نے سرداربراے استقبال روانہ کیے سردار گئے
اور استقبال کرکے لائے انکا بھی لشکر اترا اسپ کے خیمے وغیرہ برپا ہوے یہ بھی نذرین
دیکر علی قدر مراتب تختون پر بیٹھے اور ہرکارون نے خدمت علمشاہ مین عرض کیا کہ
آرام کج کلاہ اور اندام کج کلاہ و آسام کج کلاہ دو لاکھ پینتیس ہزار سے براے کمک
عنطاق آئے ہین فرمایا کہ کیا پروا ہے شعر سرنمی پیچم ز شمشیر حبیب ؎ ہر چہ آید بر سر من بالنصیب ؎
دیگر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ؎ نہ برد رگے تا نخواہد خدائے ؎ مصرعہ دشمن اگر قویست تو
نگہبان قوی تر است ؎ کیا ڈر ہے سب طعمہ دہان اجل ہونگے اگر خدا چاہیگا ورنہ جو اسکو
منظور ہوگا وہ ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ پھر گرد اڑی اب جو ہرکارے گئے تو دریافت
کرکے آئے علمشاہ سے عرض کیا کہ مضراب کج کلاہ پدر تنخیر دیوانہ ایک لاکھ سپاہ سے
براے کمک عنطاق شاہ اپنے فرزند کے بدعنوانیان سنکے آیا ہے علمشاہ نے فرمایا
کہ آنے دو سب شکار ہونگے ان سب کی قضا انکو گھیر کر لائی ہے کوئی مقام خوف و خطر
نہین ہے یہ فرماکر دیوانے سے فرمایا کہ انکے پدر بزرگوار براے کمک آپ کے مامون
کے تشریف لائے ہین دیوانے نے تیوری پر بل ڈالکر عرض کیا کہ آئے ہین تو آئین
دیکھیے گا کہ کس طور سے انکو قتل کرتا ہون اگر وہ آپکی اطاعت نہ کرینگے اور دین اسلام
قبول نہ کرینگے یہان ہرکارون نے عنطاق کو آمد مضراب سے آگاہ کیا پس عنطاق
نے جو بادشاہ اسکی کمک کو آئے تھے انکو اور اپنے سردارون کو براے استقبال
روانہ کیا اور خود بھی حد لشکر پر آکر کھڑا ہوا کیونکہ یہ اسکا چھوٹا ہے اور وہ اسکا بڑا بہنوئی ہے
یہ اپنا اسکو بزرگ جانتا ہے اور بڑی عزت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ وہ سردار اس سے جاکر ملے
سلام و مجرا بجا لائے وہ بڑے کر و فر سے قریب لشکر آیا اسنے ایکطرف لشکر قلیل فرو کش
پایا اور ایک سمت لشکر کثیر عنطاق کے لشکر کو پہچانا تا اُن سردارون سے پوچھا کہ جو لشکر
برادر عنطاق فرو کش ہے کیا یہی لشکر حریف ہے اسی لشکر سے مقابلہ ہے یہ تو کوئی ایسا لشکر

ہمین ہی کہ جسکے مقابلے کے پہلے بھائی صاحب نے یہ جاؤ کیے ہین انھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بہی لشکر ہو آپ کے فرزند ارجمند اپنا کل لشکر لیکر مع پسر حمزہ کے ماموں کے مقابلے مین آکر
فروکش ہوے ہین مضراب اِسنے باتین کرتا ہوا مع لشکر کے داخل لشکر عنطاق ہوا عنطاق
نے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا عنطاق بڑی عزت و آبرو سے اُسکو لیکر بارگاہ مین آیا
اسکی بارگاہ برابر بارگاہ عنطاق کے برپا ہوئی تمام لشکر اِسکا بھی اُترا ہوا ہی عنطاق نے
داخل بارگاہ ہوکر مضراب سے کہا آپ تخت پر جلوہ فرما ہون اُسنے انکار کیا اور کہا کہ تمھارا
تخت تمکو مبارک رہے مین دنگل پر بیٹھونگا بہت عنطاق نے اسرار کیا اُسنے نہ قبول کیا
جو دنگل برابر تخت کے بچھا ہوا تھا مضراب اُسپر بیٹھ گیا یہ پہلوان زبردست ہی اور
بادشاہ بھی ہی اسکو دعوی پہلوانی بھی ہی جب سب بیٹھ چکے اُسوقت مضراب نے سبب
دشمنی دیوانہ و علمشاہ کا آنا دریافت کیا تب عنطاق نے سب حال دیوانہ کا اور عشق
ملکہ ماہ عنطاقی دیوانہ کا درخواست شادی کرنا اور اپنا اِنکار کرنا اِسکے علاوہ سب حال
بیان کیا اور علمشاہ کا آنا اول سے آخر تک کل کیفیت یہانتک اپنا لشکر کشی کرکے
آنا سب کہ سنایا جب سب حال مضراب سن چکا اُسوقت عنطاق سے کہا کہ تم اطمینان
رکھو آج تو مین تھکا ہوا ہون کل اُسکے لشکر مین جاؤنگا اُسکو سمجھاؤنگا اگر اُسنے میرے
کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکا سر کاٹ لاؤنگا ایسا ننگ خاندان برباد کن دین ایمان
جیا تو کیا اور مرا تو کیا بلکہ اِسکا مرنا ہی بہتر ہی تاکہ پردہ ڈھپ جائے یہ کوئی نہ کہے کہ مضراب
کے فرزند نے دین اسلام قبول کرلیا اپنا آبائی دین ترک کیا تم دیکھنا کہ ہوتا کیا ہی کل یہ لشکر
کیا ہی اور یہ لوگ کیا ہین بلکہ پسر حمزہ سے بھی سمجھ لونگا اُسکا بھی سر لاؤنگا تم یہ دونون سر
کل مجھسے لینا تمنے بیکار تکلیف کی مجھکو لکھ بھیجا ہوتا مین اِن دونون کو باندھکر تمھارے
پاس بھیجدیتا یہ سُنکے عنطاق نے کہا کہ آپ کیون تکلیف کرین مین کل نامہ روانہ کرونگا
یقین ہی کہ آنکی تشریف آوری کی خبر پاکر وہ خود حاضر ہوا اور عذر کرے مجھکو آپ سے
اِس سے زیادہ تر امید ہی مضراب نے کہا کہ نامہ و پیام کی کوئی ضرورت نہین ہی بس
اب تم خاموش رہو جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو ورنہ مجھکو رنج ہوگا عنطاق نے جواب دیا

مگر جو آپ کی رائے ہوگی میں اُسی پر عمل درآمد کرونگا آپ کے خلاف کوئی امر کرنا نہیں چاہتا آیندہ جو
مرضی ہیں آپ کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا ہوں یہ کہکر ساکت ہو رہا پھر کچھ نہ کہا بعد تھوڑی دیر کے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام و اپنے اپنے خیموں میں آئے عنطاق نے بڑے
تزک سے سب کی دعوت کی اُدھر شاہزادے نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آرام پذیر ہوئے مگر اسقدر لشکر جو آئے ہیں تو لشکر اسلام کو قدرے ہراس ہو گیا جو
کچھ او ہونے والے ہیں وہ بالکل بیخوف ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ رات گذری اور صبح ہوئی
عنطاق نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے مضراب بھی آیا مگر عجب حالت سے کہ اندر آیا
دریائے امن میں غرق قریب پچاس ساٹھ سرداروں کے انکی بھی یہی حالت پاس عنطاق کے
آیا اور کہا لو میں جاتا ہوں اور ابھی آتا ہوں پریشان نہ ہونا عنطاق نے کہا کہ آپ بیکار زحمت
فرماتے ہیں نامہ بھیجکر دریافت کر لیا جائیگا کہ کیا قصد ہے اگر صلح کر لی تو خیر ورنہ جب میدان میں آئینگے
تو کوئی سردار جاکر گرفتار کر لائیگا دونوں کو مضراب نے کہا کہ میں کہہ چکا ہوں میں ہی جاؤنگا
یہ کہکر سرداروں کو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور پشت مرکب پر سوار ہوا لشکر علمشاہ کا رستہ لیا عنطاق
نے ہرکارے برائے خبر مقرر کر دیے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دو یہ تو ادھر سے جاتا ہے اُدھر ہرکاروں
نے شاہزادے کو خبر کی کہ مضراب کج کلاہ اس قصد سے مع پچاس ساٹھ سرداروں کے آتا ہے
اُسکا قصد ہے کہ بیٹے کو سمجھائے اگر وہ مان لے اور دین اسلام ترک کرے اور اُسکی اطاعت نہ
کرے تو خیر ورنہ سر کاٹ لوں اور اُسکے ہمراہ خدانخواستہ آپکو بھی قتل کروں علمشاہ نے فرمایا کہ
آنے دو دیوانے سے کہا کہ بارگاہ کو آراستہ کرو اور اہل لشکر کو منع کر دو کہ کوئی روکے نہیں
کوئی ہم موم کے نہیں ہیں کہ آتے ہی وہ ہمکو قتل کر ڈالیگا دیوانے نے ایسا ہی کیا خوب بارگاہ
کو آراستہ کیا اور اہل لشکر کو منع کر دیا کہ مضراب کج کلاہ کو کوئی نہ روکے برابر چلا آنے
دے حکم آقا کا ہے درگہ سالار سے کہا کہ اگر مضراب آئیں تو انکو آنے دینا روکنا مت یہ کہکر
بارگاہ میں آکر اپنے مقام پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اُدھر مضراب داخل لشکر اسلام ہوا لشکر
اسلام کی سیر کرتا ہوا ہر ایک مقام کو غور سے دیکھتا ہوا چلا آتا ہے جو درخت یا خیمہ راہ میں
پڑ گیا اُسکو گراتا ہوا بدعت کرتا ہوا آتا ہے مگر اہل لشکر بسبب خوف شاہزادے کے مزاحمت نہیں

کرتے ہین یہانتک کہ یہ قریب بارگاہ پہونچا بیرون بارگاہ سردارون کی سواریان کھڑی ہوئی دیکھین
حاجب و دربان استادہ پائے یہ رنگ دیکھا کہ جیسے کسی جلیل القدر بادشاہ کی ڈیوڑھی ہوتی ہی
دربارگاہ پر پہونچکر ٹھہرا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو رادی بیان کرتا ہی کہ مضراب مرد معقول
وصاحب تمیز عقلمند ہی سب قواعد سے آگاہ ہی مرد جری وبہادر ہی اور بہادر کی قدر ومنزلت
کرتا ہی دلاور کو دوست رکھتا ہی رخ سے آثار جوانمردی ودلاوری کے آشکار ہین چونکہ قواعد
شاہی سے آگاہ تھا اور کوئی مرد شہدا و بدمعاش نہ تھا اس سبب سے اُسنے درگہ سالار سے
کہا کہ میری خبر کردو حیران ہی کہ مجھکو تو اس امر کا یقین تھا کہ روکا جاؤنگا راہی مین تلوار چلیگی مگر
کسی نے روکا تک نہین اسکا کیا سبب ہی کیا میرا رعب اُنپر طاری ہو گیا اگر ایسا ہی ہی تو مین نے
سب کو مار لیا اور میری بات بالا رہی جب مضراب نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو اُسنے
جواب دیا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائین آپ کی خبر ہو گئی ہی ہمکو حکم ہی کہ اگر مضراب کج کلاہ
آئین تو اُنکو روکنا نہین آنے دینا اُنکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ سُننا تھا کہ مضراب
مرکب پر سے اُترا چاکر نے مرکب کو روکا اور جو اسکے رفیق تھے سب مرکبون پر سے اُترے
اِسکے ہمراہ چلے یہ پردہ اُٹھا کر اندر آیا مگر بہت حیران ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی اور کیا معرکہ ہی کہ یہان
دربارگاہ پر بھی کسی نے نہ روکا بلکہ کہا کہ حکم ہی کہ آپ تشریف لے جائین یہ امر سمجھ مین نہین آتا
یہ خیال کر کے رفیقون سے کہا کہ کچھ تم اس امر سے آگاہ ہوے کہ نہ کسی نے روکا نہ کوئی
مزاحم ہوا بلکہ درگہ سالار نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی امر
نہین ہی یہ صرف حضور کا خیال ہی بھلا جس امر کا حضور قصد کرین وہ پورا نہ ہو ہم تو خیال کرتے ہین
کہ آپکا فرزند او رپسر حمزہ ضرور آپ کی اطاعت کرینگے اور شاہزادہ تحجیر عذر اپنی تقصیر کا کرینگے
آپ بھی معاف فرما دیجیے گا مضراب نے جوابدیا کہ مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ پسر حمزہ و تحجیر
نے میرے آنیکی خبر پا کر اور میری جرأت وقوت کا شہرہ سُنکے اپنی حرکت سے ندامت حاصل کی
اور تجویز یہ کیا کہ آنے مین تو اُنکو روکے نہین جب یہان آئین عذر کر وہ معافی کے خواستگار
ہو اگر اُنکا یہ خیال ہی تو مین معاف کر دونگا اس قسم کی باتین کرتا ہوا جلوخانون کو طی کرتا ہوا
صحن بارگاہ مین پہونچا ایک جلوخانے کو دوسرے سے زیادہ تر آراستہ پایا تھا جب یہ

صحن بارگاہ مین پہونچا اِسنے دیکھا کہ ایوان بارگاہ مین وسط مین ایک چبوترہ ہی جسپر تخت آراستہ ہی اُسپر غاشیہ پڑا ہوا ہی اُسکے برابر ایک نیم تخت بچھا ہوا ہی اُسپر ہیرا فرزند یعنی تحیر دیوانہ بیٹھا ہوا ہی مگر مسلح و مکمل اور چہرے سے اُسکے وہ رعب و داب پیدا ہی جو کبھی نہین تھا وہ دیوانہ ہی نہین معلوم ہوتا نقشہ بدل گیا ہی برابر تخت کے ایک دنگل مرصع کار پر ایک جوان آفتاب مثال جلوہ فرما دیکھا کہ جسکے رُخ سے آثار شرافت و نجابت پیدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عالی خاندان و افسر بزرگ ہو سر سے پا تک اسلحہ جواہر نگار سے مسلح و مکمل خود جواہر نگار سر پر کج رکھے ہوے قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ جلوہ فرما ہی ایسا رعب و داب و شوکت و جلال مضراب نے دیکھا کہ آنکھ نہ چار کر سکا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر غرآن بیٹھا ہوا بیٹھا ہی مضراب نے جو علمشاہ کو دیکھا اور اُسکے سرداروں نے بسبب جاہ و جلال کے آنکھ اُنکی طرف نہ کر سکے سر ہر ایک کا جھک گیا مضراب نے دیکھا کہ دوسری طرف افغان ملازم عنطاق کرسی پر بصد اشتیاق بیٹھا ہوا ہی گرداگرد سردار و پہلوان دنگل و کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین سامنے چوبدار و یساول وغیرہ دست ادب باندھے ہوے سر جھکاے ہوے ادب سے کھڑے ہین ایک سمت غلامان زرین پوش زرین کمر صف بستہ کھڑے ہین یہ حال دربار کا دیکھکر اِسکو حیرت ہوئی اُدھر علمشاہ و دیگر اہل دربار و دیوانے نے دیکھا کہ آگے آگے مضراب کج کلاہ عقب مین اُسکے چند سردار مگر سب مسلح و مکمل دیوانہ و دیگر اہل دربار تو پہچان گئے علمشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوان خوبصورت خود کج سر پر رکھے ہوے سر سے لیکر پاؤن تک آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل مگر چہرے سے شان و شوکت پیدا ہی مرد معقول معلوم ہوتا ہی عقب مین اُسکے چند سردار وہ بھی مسلح و مکمل چلا آتا ہی علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ یہی تمھارا باپ مضراب کج کلاہ ہی اُسنے عرض کیا جی ہان علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ تمکو لازم ہی کہ تم اپنے باپ کا استقبال کرو اور خوردون کے طریقے سے سلام کرو کیونکہ باپ کی عزت و توقیر ہر حال مین واجب و لازم ہی خواہ وہ کافر ہو خواہ مسلمان یہ جو علمشاہ نے فرمایا دیوانہ بجا وارشاد کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف صحن کے چلا ادھر مضراب قریب ایوان پہونچ چکا تھا کہ دیوانے نے جھک کر سلام کیا اور کھڑا ہو گیا مضراب نے جواب سلام دیکر بنگاہ تیز و تند اُسکی طرف دیکھا مگر دیوانے نے بسبب خوف علمشاہ کے کچھ نہ کہا اور اپنے

باپ کو ہمراہ لیکر ایوان مین آیا اُسکو اُسی نیم تخت پر بٹھانے کا قصد کیا اُسنے اِنکار کیا ایک دنگل روبرو
تخت کے بچھا دیا گیا مضراب اُسپر بیٹھ گیا اور اُسکے سب رفیق کرسیون پر برابر اُسکے بیٹھ گئے
مگر مضراب کی یہ حالت ہی کہ بار بار علمشاہ کی طرف نگاہ قہر آلودہ دیکھتا ہی اور دل سے کہتا
ہی کہ یہی پسر حمزہ ہی اِسی نے میرے فرزند کو بہکا کے خداپرست کیا ہی اسی سے سمجھ لینا چاہیے
اسی مقام پر اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ رہا ہی تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا بعد تھوڑی
دیر کے تیوری بدلکر ابرو پر بل ڈالکر دیوانے کی طرف دیکھکر بولا کہ او تیخیز دیوانے ننگ خاندان
بربادکن دین و ایمان ناشدنی تو مر کیون نہ گیا سچ بتا یہ کونسی حرکت نالائقی کی تھی جو تونے کی
اپنے ماموں سے جو کہ بجاے باپ کے ہی دشمنی پر کمر کسی اُسکا دشمن بنا اُسکے دشمن کو بہکا کر کے
اپنے مکان مین لایا اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکے بہکانے سے اپنے دین آبائی کو ترک کیا اور پسر
حمزہ کی اطاعت کی پس خیریت اسی مین ہی کہ اُٹھ اور زر و مال سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل
تاکہ مین تجھکو تیرے ماموں کے قدموں پر گرا کر تیری خطا معاف کرا دونگا تو جسکے بھروسہ پر
بھولا ہی اسکی مشکین تیرے سامنے باندھے لیتا ہون بس اِسی مین خیریت ہی کہ تو بھی میرے
ہمراہ چل اور پسر حمزہ کو بھی لیچل مین تم دونون کے قصور معاف کرا دونگا تجھکو کچھ گوہر وغیرہ
دلاکر اور برادری کی دعوت کرکے تجھکو پھر سب مین شامل کر لونگا اگر اِسکے خلاف کریگا تو
یاد رکھ کہ تیرا سر اور پسر حمزہ کا سر کاٹ کرکے جاؤنگا مین اِسی قصد سے آیا ہون دیوانہ یہ تقریر
سُنکے بہت برہم ہوا تیوری پر بل ڈالکر بولا کہ ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیجیے اِس امر کا ضرور خیال
رکھیے کہ خوردی و بزرگی رہے مین آپکا اسوقت تک بہت پاس کرتا ہون کہ جبتک مجھکو اِس
امر کا خیال ہی کہ آپ میرے والد بزرگوار ہین اِس سے کیا حاصل کہ مین بھی بزرگی کا لحاظ
نہ کرون اور برابر سے جواب دون میری تو سن لیجیے کہ میرے اُنکے کس امر پر بگڑی اور ر
دشمنی کا سبب کیا ہوا یہ امر تو اب غیر ممکن ہی کہ مین دین اسلام کو ترک کر دون یا اپنے آقا کی اطاعت
کو چھوڑ دون اور یہ بھی غیر ممکن ہی کہ یہان سے آپ ان خادمون مین سے کسیکو گرفتار کرکے
لیجا سکین نہ کسی کا سر لیجا سکتے ہین مین تو درکنار انھین پر ہاتھ اُٹھا کر دیکھ لیجیے اے جناب
بھلا اِس راہ کو کیونکر ترک کیا جائے اگر قتل ہوے تو شہید کہلائے دوسرے کو قتل کیا تو

غازی کہلائے مجھکو تو خداوند کریم کا بھروسہ ہی یا اپنے آقا کا مین ہزار ہزار شکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ جسنے مجھکو راہ ضلالت سے نکالا اور براہ راست پر پہونچایا مضراب نے کہا وہ کونسا خدا ہی کہ جسکا تو شکر ادا کیا کرتا ہی کہا کیا وہ خداوند عجائب سے علاوہ کوئی خدا ہی دیوانے نے کہا کہ ہان وہ خدا وہ ہی کہ جسنے زمین و آسمان کو خلق فرمایا اور سب کو پیدا کیا اُسکا مقام بالائے آسمان ہی وہ ایک بقعہ نور ہی ہر مقام پر موجود ہی یہ سب اُسکے خلق فرمائے ہوے ہین خداوند عجائب ایک کافر ہی اُسکا مقام دوزخ ہی وہ بچہ شیطان ہی یہ جو دیوانے نے کہا مضراب کو بہت غصہ آیا اور جواب دیا معلوم ہوا کہ تو پسر حمزہ کے بہکانے سے مسلمان ہوگیا ہی بدون سزا پائے ہوے تو نہ مانے گا دیوانے نے کہا کہ مین موجود ہون مجھکو سزا دیجیے مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر سزا دیتے ہین مگر میری دو باتین سُن لیجیے اور انصاف فرمائیے کہ مین نے جو عنطاق سے دشمنی کی تو کیا وجہ ہوئی پھر تو جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے مضراب نے کہا کہ بیان کر و تب دیوانہ نے اپنا صحرا مین آکر قلعہ بنوانا اور ہر روز خدمت عنطاق مین جانا ملکہ ماہ عنطاقی پر اپنا عاشق ہونا اور کئی مرتبہ شادی کی درخواست کرنا عنطاق کا انکار کرنا اپنا بگڑ کر بیٹھ رہنا اور سامان لشکر کشی درست کرنا اور یہ خبر پاکر کہ عنطاق نے پسر حمزہ کو اسیر کیا ہی اپنا خیال کرنا کہ یہ لوگ ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین رہائی کی فکر کرنا شب کو خواب مین بہشت دوزخ کا دیکھنا اپنا مسلمان ہونا اور جاکر پاسبانون کو قتل کر کے رہا کر کے لانا علمشاہ کا اقرار کرنا اپنا اُنکے علاج مین مصروف ہونا افغان کا لشکر لیکر آنا اور جنگ و پیکار کا واقع ہونا لشکر کا شکست کھاکر بھاگنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس سبب سے دین اسلام قبول کیا اور اپنے آقا کی اطاعت کی انھون نے اقرار کیا ہی کہ مین تیری معشوقہ کو دلا دونگا ملاحظہ تو فرمائیے کہ مین کیونکر نہ دشمنی کرتا کیونکہ مجھ مین کیا کیڑے پڑے تھے جو انھون نے انکار کیا کیا مین کوئی بدقوما تھا یا شہد انتھا جو انکار کیا یہ وجہ دشمنی کی ہی جبکہ ہم ایسے بُرے ہین تو پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم اُنکے ساتھ دوستی اور عزیزداری کا برتاؤ کرین ضرور ہم دشمنی کرینگے آپ فرمائیے کہ مین نے برا کیا یا اچھا یہ سُنکے مضراب کا وہ غصہ کم ہوا اور کہا کہ اگر یہ امر ہی تو تو نے ضرور اچھا کیا کیا معنی انکار کے ہم مین کیا ایسے عیب ہین جب انھون نے عزیزداری کا پاس نہ کیا تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم

پاس کرین مگر یہ ضرور ہی کہ مین خود بھی کہون اگر اُنھون نے مجھ سے بھی انکار کیا تو ضرور تیرا قول
درست اور سچا ہی ورنہ تو فقرہ کرتا ہی کیونکہ اُنھون نے دوسرے طور سے اس تیری دشمنی کا
حال بیان کیا اب تیرے اور اُنکے بیان مین فرق ہی ہی کسکے بیان کو سچا جانون اگر میرے
ساتھ بھی میرے کہنے سے انکار کیا تو تو سچا ہی اور اگر اقرار کیا تو وہ سچے ہین اور تو جھوٹا
ہی خیر یہ تو سبب دشمنی کا بیان کیا ہامون سے تو دشمنی کا سبب یہ تھا اب رہا یہ امر کہ اُنکے دشمن کو
جو رہا کیا اسی سبب سے رہا کیا مگر یہ خیال نہ کیا کہ یہ اُنکا دشمن نہین ہی بلکہ یہ سب عجائب پرستون کا
بلکہ خداوند کا دشمن ہی اور ایسا دشمن کہ جو کہ باعث بربادی دین وایمان ہی ایسے کی رفاقت کرنا گویا خداوند
کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اور اپنے دین وایمان مین تفرقہ ڈالنا ہی جو خداوند کا دشمن ہی وہ تمام
اُسکی مخلوق کا دشمن ہی یہ کونسی حرکت ہی بیان تو کرو یہ امر ضرور خلاف ہی اور مجھکو بھی یہ امر
ناگوار گذرا ہی اور مین ضرور اسکی سزا دونگا اور اس دشمن خداوند کو ضرور قتل کرونگا تیغ خیز
دیوانے نے کہا اے جناب عالی سُنیے اس واقعہ کو یہ تو مین ابھی عرض کر چکا ہون کہ مین نے یہ
خیال کرکے رہا کیا ہی کہ خداپرست اکثر بیکسون کی مدد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین اُنکی
خواہشون کو پورا کرتے ہین آرزوئین بر لاتے ہین اور اس جوان نے ضرور اس امر کا
اقرار کیا ہی کہ مین عنطاق کج کلاہ کو قتل کرکے خواہ اسیر کرکے دلادونگا بس اس سبب سے
رہا کر لایا دوسرا سبب یہ ہوا کہ عنطاق نے آقا کو اسیر کیا تھا نہ کہ بمردی و مردانگی اور یہ
قول ہی ان لوگون کا کہ جو ہمکو زیر کرلے تو ہم اُسکی ضرور اطاعت کرینگے اور اسکا دین و
مذہب اختیار کرینگے پس اگر وہ اُنکو بمردانگی وجوانمردی و بہادری اسیر کرتے ضرور یہ
اطاعت کرتے اور اپنا مذہب ترک کرکے اس دین کو اختیار کرتے خیال تو فرمائیے کہ
اُن کا دین سچا ہی کہ آپ کا دین ایک متنفس نے آکر اندرون بارگاہ بڑے بڑے سردارون
کو قتل کیا اُس مقام پر کہ جہان ہزارون تھے اور ایک بھی بمردی نہ اسیر کر سکا وہ جو بہت
بڑے زبردست میان سپہ سالار تھے وہ کٹنے کی صورت آقا کے ہاتھ سے مارے گئے
سبکا یہ حال تھا کہ مثل گوسفندان رمیدہ کے بھاگے پھرتے تھے اور پناہ نہ ملتی تھی جیسے
ہرن یا گوسفند گرگ کو دیکھکر بھاگتے ہین بس اُسی عالم مین کوہان وسوبان نے دونو طرف

آگر وار کیا کہ جسکے سبب سے زخمی ہوے ادھر رموز جادو نے سحر کیا کہ ہاتھ پانون بیکار ہوے
بیشنگ عیار نے کمندین مار کر بحکم عنطاق اسیر کر لیا تھا در بہادرون کو اسی طرح سے اسیر
کرتے ہین اور یہی جوانمردی ہی مجھکو جو معلوم ہوا تو ازحد غصہ آیا میان عنطاق خود بھاگتے پھرتے
تھے اسوقت مین خداوند عجائب نے اپنے بندون کی کرامت دکھائی کہ ایک کے ہاتھ سے سبکو
بھگا دیا اور ذلت دلائی ان کے خدا نے یہ کام کیا کہ دشمن یا ... کو مارا ابھی اسیر بھی ہوے
اور پھر رہا بھی ہوگئے بس یہ قدرت نمائی اور خلاقی ہی جب مین نے جاکر قید خانے کو توڑا ہی
اسوقت تک انکے زخمون سے خون جاری تھا مگر یہ طاقت و قوت خداداد تھی کہ اس قید کو
مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اچھا صحیح و تندرست جسکو نہین توڑ سکتا ہی ایسی قوت تو
ہم سواے ان لوگون کے دوسرے مین نہین پاتے ہین مجھکو اس نامردی پر ضرور غصہ آیا
اور خیال کیا کہ یہ لوگ بہادرون کے بدنام کرنے والے ہین مین رہا کر لایا اور ان وجوہات
سے دین اسلام بھی قبول کر لیا یہ تقریر جو تنجر دیوانے باپ کے روبرو بیان کی اسکو
عنطاق کی یہ حرکت اور بزدلے پن اور نامردی کی سنکے عنطاق سے نفرت ہوگئی مگر مرد جہاندیدہ
تھا کوئی امر ظاہر نہ کیا دیوانے کی تقریر سنکے علمشاہ کی طرف رخ کیا اور کہا کہ ای پسر حمزہ تم اپنا
واقعہ بیان کرو تمھاری بھی زبانی سنون تم کیا بیان کرتے ہو کیونکہ عنطاق اور اسکے بیان
مین دونون واقعون مین فرق ہی راوی بیان کرتا ہی کہ عنطاق نے بھی حال سب سواے
عشق کے بیان کیا تھا مگر دوسرے طریقے سے اپنی بہادری و جوانمردی علمشاہ کے مقابلے
مین بیان کی تھی اور دیوانے کے مقابلے مین اپنی بیگناہی بیان کی تھی اور تنجر دیوانہ نے
اصلی اصلی واقعہ بیان کیا اپنا بھی اور علمشاہ کا بھی جب مضراب نے علمشاہ سے اس واقعہ
کو دریافت کیا تو اسوقت شاہزادے نے فرمایا کہ ای مضراب مین تمسے ایک سوال
کرتا ہون پہلے تم اسکا جواب دے لو تو پھر مین اپنا حال بیان کرون وہ سوال میرا یہ ہی کہ تم اسوقت
میری بارگاہ مین خود آئے ہو مجھکو لازم ہی کہ مین تمھاری خاطرداری کرون اور جو تحفہ وغیرہ
مجھکو ممکن ہو تمکو دون مین نے تمکو نہین طلب کیا تم خود آئے اگر تمکو طلب کرتا تو اور زیادہ
تمہاری خاطر کرنا واجب تھی یا یہ مجھکو لازم ہی کہ مین تمھارے ہتھیار جو کہ تم لگائے ہو تمسے طلب کرون

اگر تم دینے سے انکار کرو تو زبردستی خواہ خود خواہ ساحر کو طلب کر کے تمسے لیلون یا اُنکو غافل
پا کر چھین لون کیونکہ مجھکو یہی زیبا ہی اگر تم طلب کرو تو تمسے برسر فساد ہون اُسپر تم لڑو تو تمکو
دغا اسیر کر لون اور تمھارے قتل کا حکم دون مضراب نے کہا کہ یہ زیبا نہین ہی بلکہ یہ زیبا ہی
خواہ وہ مہمان طلب کیا ہوا ہو خواہ خود آیا ہو اُسکے ہمراہ رعایت زیبا ہی یہ لایق ہی ہر ایک کو
کہ مہمان کی اپنے امکان بھر خاطر کرے اگرچہ وہ دوسرے مذہب کا بھی ہو اپنے پاس
سے اُسکو کچھ دے کیونکہ وہ اپنا مہمان ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم مرد منصف ہو پھر خیال تو
کرو کہ عنطاق نے اِسکے خلاف کیا یا نہین اگر کیا تو آیا اُسنے اچھا کیا یا بُرا یہ فرما کر کل واقعہ
اپنا ابتدا سے آخر تک بیان کیا یعنی اپنا اُسکے لشکر کی طرف آنا اُسکا طلب کرنا اپنا بارگاہ
مین جانا مع قمری کے باہم کلام ہونا اُسکا قمری کو پسند کر کے طلب کرنا اپنا انکار کرنا اُسکے
بھائی رموز جادو کا بازسحر کو بھیجکر قمری کو میرے ہاتھ پر سے اُٹھوا لینا مین غافل بیٹھا ہوا
تھا وہ باز لیگیا مین نے جو طلب کیا تو عنطاق لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور نوبت جنگ و
پیکار کی آئی مین نے چند سرداران زبردست کو قتل کیا انجام یہ ہوا کہ مین مصروف تھا
لڑنے مین کو پہلوانون نے آکر مجھکو غافل پا کر زخمی کیا رموز نے سحر کیا کہ مین اُسکے سحر کے
سبب سے بے قابو ہو گیا عیارون نے کمندین مار کر اسیر کر لیا اِس اسیر کرنے پر عنطاق
نے مجھسے یہ سوال کیا کہ میرا دین قبول کرو اور میری اطاعت کرو اگر وہ مجھکو بجوانمردی و
بہادری سے زیر کرتا مین ضرور اطاعت کرتا اور اپنا دین ضرور ترک کرتا جب مین نے
اِس امر سے انکار کیا تو اُسنے حکم قتل دیا اور مجھکو قید کیا خداوند کریم نے اپنا رحم کیا اور
تمھارے فرزند کے دل مین یہ بات ڈالدی کہ مجھکو جا کر رہا کیا اور رہا کر کے یہان لے
آئے انھون نے بڑا احسان میرے اوپر کیا مین اُنکا تمام عمر احسانمند رہونگا اُسکے معاوضہ
مین عنطاق کو قتل کر کے اُسکی دختر کے ہمراہ شادی کر دونگا مین اِس سرزمین کو ضرور اسلام
آباد کرونگا تم بخوبی واقف ہوگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جاتے ہین بدون اُس ملک
کو اسلام آباد کیے ہوے واپس نہین آتے ہین مین ہی نے یکہ و تنہا جا کر ملک فرنگ کو
فتح کیا اور کپتان فرنگی کو قتل کیا بس کوئی خوف نہین ہی اگر میری حیات ہی تو ضرور اِس ملک کو

اسلام آباد کرونگا میں تجسے ایک امر اور کہتا ہون وہ یہ ہی کہ عنطاق یہ ضرور کہیگا کہ سب جھوٹ ہی لیس مین کہتا ہون کہ اسکا قول وہی کہ مین نے بجوانمردی اسیر کیا ہی پس جو پہلوان یا سردار اُسکے پاس بہت زبردست ہو جسپر اسکو بھروسہ ہو اسکو وہ بھیجدے میرے اُسکے مقابلہ ہو اگر وہ مجھکو زیر کرلے تو مین اُسوقت دین اسلام کو ترک کرکے اُسکی اطاعت کرون اگر اُسکو مین زیر کرون تو عنطاق میرا دین قبول کرے اور دیوانے کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کردے اور مع اہل شہر کے میری اطاعت کرے امتحان ہوجائے جب ایک مرتبہ مجھکو زیر کرلیا ہی تو پھر اب کوئی امر مشکل نہین رہا اِس توان زرد مشہور ہی مضراب نے یہ سب تقریر سنکے جواب دیا کہ اگر عنطاق نے آپ کو اسطور سے اسیر کیا اور آپ کی قمری زبردستی لے لی تو بہت بُرا کیا مین اُسکا شریک نہین ہون میرے نزدیک یہ جو شرط آپ نے کی ہی اگر وہ اسکو قبول کریگا تو خیر ورنہ میرے آپ کے امتحان ہوجائے اگر آپ مجھکو زیر کرلین تو مین بھی مثل دیوانہ کے دین اسلام قبول کرلونگا اور اگر مین آپ کو زیر کرلون تو آپ میرا دین قبول کرین جیسا کہ آپ نے فرمایا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا مین اسوقت موجود ہون میرے تمھارے امتحان ہوجائے جسکو خدا دے مین توبہ کرکے اور خدا کی ذات پر بھروسہ کرکے کہتا ہون کہ اگر تمام ہی لشکر عنطاق مجھسے مقابلہ کرے تو بھی میرے اوپر غالب نہین آسکتا ہی مضراب نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین مین ابھی ان سب امرون کو طے کرکے آتا ہون اگر عنطاق نے پورا پورا واقعہ جو کہ آپ نے اور تیغ زن نے بیان کیا ہی بیان کردیا اور اپنی لڑکی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کرنے کا اقرار کیا اور آپ سے بطور امتحان کے کسی پہلوان زبردست کو مقرر کیا تو خیر ورنہ مین واپس آؤنگا اور مین آپ سے مقابلہ کرونگا اور آپ کا امتحان کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ بہتر راوی کہتا ہی کہ مضراب کو علمشاہ کی تقریر پسند آئی اُسکے دل پر اسنے اثر کیا اُسکو یقین ہوگیا کہ یہ پسر حمزہ سچ کہتا ہی اور میرے فرزند نے جو کچھ کہا ہی سچ ہی یہی سبب دشمنی کا ہی ضرور عنطاق نے انکار کیا ہوگا اور اِس جوان کو مکر سے اسیر کیا ہوگا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کبھی اِس امر پر آمادہ نہ ہوتا اگر ہماری طرف سے سوال بھی ہوتا تو انکار کرنا ضرور تھا عنطاق نے ظلم وستم کیا صرف دینی مخالفت کی سبب سے اور

مجھسے پوشیدہ کیا دوسرے طورسے بیان کیا پس اگر عنطاق نے اس امر کا اقرار کیا تو خیر ورنہ مین خود اسکا امتحان کرکے اسکی اطاعت کرونگا زادی کا قول ہو کہ جب سے مضراب نے علمشاہ کو دیکھا ہو اسوقت سے اسکے دل مین ایک انس پیدا ہوا ہو وضع طرح بہت پسند آئی ہو چونکہ بہادر دوست ہو اس سبب سے دل مین یہ کہ رہا ہو کہ اگر یہ جوان زیر ہو جائے تو مین اسے اپنے لشکر کا سپہ سالار کردون میرے لشکر کی رونق ہو جائیگی اگر اسنے ہم سبکو زیر کر لیا تو ضرور اسکا دین برحق ہو اور سب مذہب باطل ہین یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر علمشاہ نے جب سے اسکو دیکھا ہو بہت پسند فرمایا ہو دل مین فرماتے ہین کہ اگر یہ اطاعت کرلے اور دین اسلام قبول کرلے تو سردار معقول ہو مثل بالاگر د وغیرہ کے انکو بھی وضع اسکی بہت پسند آئی ہو القصہ مطلب کہ مضراب نے علمشاہ سے کہا کہ اب تو مین جاتا ہون اور ان سب امرون کو طے کرکے آتا ہون میرے آپ کے اچھی طرح فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہو علمشاہ نے جواب دیا کہ بہتر ہو مین بھی موجود ہون مین خود ہی چاہتا کہ سب فیصلہ ہو جائے بس مضراب یہ سنکے اپنے دنگل پر سے اٹھا اور علمشاہ وغیرہ سے رخصت ہو کر مع اپنے رفیقون کے بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے چلا اسکے جانے کے بعد علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ ای تیجیز تمھارا باپ مرد معقول و صاحب انصاف و مرد جری بہادر دوست معلوم ہوتا ہو دیکھو پہلے تو کیسا گرم ہوا تھا جب تمنے پورا پورا واقعہ اپنا اور میرا بیان کیا تو کس طور سے اسکا غصہ کم ہو گیا اور اسکو یقین ہوا کہ سچ کہتے ہو میرے کہنے پر تو اسکو بالکل باور ہو گیا ضرور عنطاق نے اور طور سے ان واقعون کو بیان کیا ہوگا یہ امر ضرور ہو کہ اگر عنطاق نے انکار کیا تو اگر مین غالب آیا تو میرے ہاتھ ایک سردار معقول آیا اور اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اسکا دین قبول کرونگا دیوانے نے عرض کیا کہ حضور ضرور غالب آئینگے حضور سے مریخ فلک مقابلہ نہین کرسکتا ہو اگر ارشاد ہوگا تو مین اُسنے مقابلہ کرکے اسکو زیر کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ کبھی اسکا خیال بھی نہ کرنا کہ مین تمکو مقابلہ کرنے دون اول تو وہ تمھارا باپ ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ بیٹے کو باپ سے لڑواوٗن یا بیٹے کے ہاتھ سے باپ کو ذلیل کراوٗن

دوسرے وہ مجھسے یہ کہگیا ہی کہ مین آپ سے امتحان کے طریقے سے مقابلہ کرونگا پھر مین کیونکر تمکو
اجازت دیسکتا ہون دیوانے نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی مین آپ کا تابع فرمان ہون علمشاہ
نے فرمایا کہ اطمینان رکھو اب اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہی تمھاری معشوقہ تمکو ملی جاتی ہی یہ سُنتا تھا کہ
دیوانے کے چہرے پر ایک سرخی سی آگئی اور عرض کیا آپ کی مہربانی و عنایت سے بعید نہین
ہی یہان یہ باتین ہورہی ہین اُدھر مضراب اپنے لشکر کی طرف چلا جاتا ہی دربار عنطاق کا
حال ملاحظہ ہو کہ عنطاق اہل دربار سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ بھائیصاحب گئے ہین یا تو وہ
دونون کو باندھکر لائینگے یا سر لائین گے کیونکہ بڑے بہادر ہین اور جری ہین اپنے
وقت کے رُستم ہین مین نے دیکھو کس طریقے سے کہا ہی خیال تو کرو واقعہ تو وہی سب
بیان کیا مگر اپنی بات بالا رکھی اگر مین یہ بیان کرتا کہ مین نے قمری لے لی تھی اسپر یہ
فساد ہوا اور ارسطو سے مین نے اسیر کیا تھا تو وہ ناراض ہوتے گو میرے باج گزار
ہین مگر اول تو میرے بزرگ ہین وقت انتقال کے والد بزرگوار اُنکے ہاتھ مین میرا ہاتھ
دے گئے تھے اور مجھکو اُنکے سپرد کر گئے اُنھون نے بھی کسی قسم کی میری پرورش مین اور
رموز کی پرورش مین کمی نہین کی جب مین سن و تمیز کو پہونچا میری سلطنت مجھکو دی اور اُسی
طور سے خراج دینا گوارا کیا جسطور سے والد بزرگوار کو دیتے تھے اور میری ماتحتی کو
قبول کیا گو اکثر لوگون نے کہا کہ آپ بڑے ہین وہ چھوٹے ہین آپ اُس ملک پر قابض
ہوجیے انکو اپنا ملک دیجیے انکو لازم ہی کہ آپ اُنسے خراج لین نہ کہ آپ انکو دین یہی جواب
دیتے تھے کہ وہ سلطنت اُنکے باپ کی ہی مین کیون قبضہ کرون حق حقدار کو پہونچنا چاہیے
مین نے ماتحتی اور خراج گذاری قبول کی تو کیا نقصان ہی ہم اُنکے ماتحت نہین ہین اُس ملک کے
ماتحت ہین مین اُس ملک پر قبضہ کرکے بدنام ہون یہ مجھسے نہ ہوگا ایسے انصاف پسند ہین مین سچ
کہتا ہون کہ اگر قبضہ کرلیتے تو مین اُنکا کچھ نہ کرسکتا تھا نہ مین لڑسکتا تھا نہ مقابلہ کرسکتا تھا نہ اب
لڑسکتا ہون گو میرے پاس لشکر بھی زیادہ موجود ہی اور ملک بھی مگر اُسپر بھی نہین لڑسکتا ہون
یہ صرف اُنکی لیاقت و بزرگی ہی کہ وہ مجھکو اپنا شہنشاہ جانتے ہین اور میرا لحاظ و پاس کرتے
ہین تم سب نے دیکھ لیا کہ میرے لیئے اپنے فرزند سے بگڑ گئے اور اُسکا سر لینے کو گئے ہین

میری شراکت کی اور نہ اسکی شراکت نہ کی ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہین یہ صرف اُنکی محبت و الفت کا تقاضا ہی مین اُنکو بجاے باپ کے خیال کرتا ہون اور وہ مجھکو بجاے فرزند کے عنطاق نے جو یہ اہل دربار سے کہا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا واقعی وہ از حد آپ سے محبت کرتے ہین اور جس امر کے قصد سے وہ گئے ہین سواے اُنکے دوسرا نہین کرسکتا ہی کہ دوسرے کے لیے اپنے فرزند کو قتل کرے گو فرزند کیسا ہی نالایق و ننگ خاندان ہو باپ کبھی اپنے فرزند کا دشمن نہ ہوگا مگر سواے اُنکے یہ بھی آپ کے سبب سے ہی ایسی ہی اُلفت وہ آپسے رکھتے ہین جو اِس امر پر آمادہ ہوے عنطاق نے کہا کہ یہ امر ضرور خیال و غور کرنے کا ہی مین اُنکا ایک تو یون ہی تابع حکم تھا اب اور بھی زیادہ تر ہو جاؤنگا اور مجھکو لازم ہی کہ اب اُنکے ساتھ مثل فرزندون کے برتاؤ کرون تاکہ وہ اپنے فرزند کو فراموش کر جائین یہ باتین ہو رہی تھین کہ مضراب کج کلاہ راہ کو طی کرکے اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوا مگر یہ حالت یہ تھی کہ غصہ سے ابرو پر بل چہرہ غصے سے لال کانپتا ہوا چلا آتا ہی ہر مرتبہ تلوار کے قبضے کیطرف دیکھتا ہی اِس صورت سے سامنے عنطاق کے آیا بری کراہیت سے دنگل پر بیٹھا اسکے بیٹھے بھی بیٹھے ایک مرتبہ عنطاق کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ کیون ای عنطاق شاہ تجسے اور میرے لڑکے سے سبب دشمنی وہی ہی جو کہ آپ نے بیان کیا تھا اِسکے علاوہ اور کوئی سبب تو نہین ہی اور تجسے پسر حمزہ کو بہ جرأت و جوانمردی اسیر کیا یا اور کسی طور سے دوسرے یہ امر ہی کہ تجکو میرا فرزند ہی یا نہین اور میرا نطفہ ہی یا نہین تمھارا حقیقی بھانجہ ہی یا نہین اسکے حسب و نسب مین کوئی فرق ہی اُسمین کوئی عیب ہی جو رہی تمھارا باز ہی جو عیب ہو بیان کرو بہت جلد یہ جو مضراب نے کہا اور تیوری پر بل ڈالکر اِس طور سے یہ تقریر کی کہ عنطاق و اہل دربار کے حواس جاتے رہے اور ہر ایک یہ خیال کرنے لگا کہ یہ تو اِس قصد سے گئے تھے کہ یا تو مین دیوانے کو لاکر تجسے ملا دونگا اور پسر حمزہ کا سر لاؤنگا یا دیوانے کا بھی اُسکے ہمراہ سر لاؤنگا یا وہان سے جو آئے تو عجب رنگ ہی غصہ چہرے سے پایا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُن لوگون نے کچھ فقرہ دیا اسوقت اُنکی بہادری و جوانمردی مین فرق آگیا ورنہ جو یہ قصد کرتے تھے بدون اسکو پورا کیے ہوے نہین چھوڑتے تھے یہ کیا ہوا عنطاق عالم سکوت مین بیٹھا ہوا

حمزہ نے پورا پورا حال بیان کر دیا اِسی پر اُنکو غصہ ہی مین کیا جواب دون مین نے اور طریقے
سے بیان کیا تھا اپنی بات بالا رکھی تھی اب میرا دہ بیان ورد و غ ہوا جاتا ہی کیا تدبیر کر دن یہ تو
اپنے دل مین یہ سوچ رہا ہی اُدھر **مضراب** نے **عنطاق** سے کہا کہ آپ سچا سچا واقعہ جو کہ میرے
فرزند کا ہی اور جو سبب دشمنی کا ہی وہ سب بیان فرمایئے اور پسر **حمزہ** کے بھی واقعہ سے آگاہ فرمایئے
اِس فقرے سے کچھ حاصل نہ ہوگا کہ جو کہ بیان کیا گیا ہی **عنطاق** نے جواب دیا کہ جو کچھ مین نے
بیان کیا ہی وہ سب سچ ہی اور بالکل جھوٹ نہین ہی اور جو اُن سب نے بیان کیا ہی بالکل جھوٹ
ہی اور آپ کو فقرہ دیا ہی صرف بلا ٹالنے کو **مضراب** نے کہا کہ کبھی ایسا نہین ہی کیونکہ اُسکے
دل کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہی بہت سچ ہی اور **عنطاق** نے دروغ بیان
کیا ہی مین نہ مانونگا مجھسے پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ خیال نہ کیا کہ یہ امر ضرور ظاہر ہوگا
اور تمھارے اِس کہنے سے اور بھی ثابت ہو گیا کہ اِس واقعہ کے سوا دوسرا بھی واقعہ ہی
کہ جو تمنے بیان کیا کہ جو اُن لوگون نے بیان کیا وہ سراسر جھوٹ ہی **عنطاق** نے جواب دیا
کہ مین نے اِس خیال سے کہا کہ پسر حمزہ دروغ گو و کاذب و فقرہ باز ہی پس اُسنے ضرور کوئی
نہ کوئی فقرہ دیا ہی اپنی جان بچانے کو جبپر آپ کو غصہ آیا ہی اور بد دِن اپنے مقصد کو حاصل کیے
ہوے واپس لوٹے مین کیا بیان کرون سوا اُس واقعہ کی جو کہ مین نے بیان کیا ہی **مضراب** نے
کہا کہ تم بالکل جھوٹ کہتے ہو مین سب حال سے آگاہ ہون اِس امر سے کیا حاصل کہ پوشیدہ کرتے
ہو تم نہ بیان کروگے تو مین خود بیان کرونگا اور جو مین نے سُنا ہی وہ سچ ہی اور جو تمنے
مجھسے بیان کیا ہی وہ سب جھوٹ ہی صرف درمیان میرے اور میرے فرزند کے عداوت ڈالنے
کے لیے سو اب یہ امر غیر ممکن ہی اگر تم میرے کہتے پر عمل نہ کروگے تو نہ مین تمھاری شرکت کرونگا
اور نہ اُسکی شراکت کرونگا تم دونون باہم سمجھ لو مین اپنا لشکر لیکر واپس جاؤنگا مین تم ایسے
جھوٹون کا شریک نہین ہوتا ہون نہ مین جھوٹا ہون نہ جھوٹ کو پسند کرتا ہون **عنطاق** کو
یہ امر بہت ناگوار گذرا دل مین اِسنے خیال کیا کہ جہانتک ہم اِن کی بزرگی کا پاس کرتے ہین
وہانتک یہ ہمکو دباتے ہین کیا مین کوئی اُسنے کم ہون مین شہنشاہ ہون یہ میرے باج گذار
ہین مین اُنکا باج گذار نہین ہون جو بیکار کا دباؤ اُٹھاؤن میرے پاس اُنکے لشکر سے لشکر

بھی زیادہ ہے یہ سب بادشاہ جو کہ اسوقت موجود ہین میرے تابع فرمان ہین یہ میرا بنا کیا لین گے
بگاڑین گے اپنے منھ کی کھائین گے مروت کی اور بزرگی کی حد ہوچکی اب کہانتک مروت کرون
وہ تو بیکار لکو بگڑے جاتے ہین اُنکا لڑکا تو سچا ہے اور ہم جھوٹے ہین سر دربار مجھکو کاذب بنایا
کوئی پاس و لحاظ اس امر کا نہین کیا کہ آپ کے ہم باج گذار ہین گو بزرگ ہین مگر اسوقت تو ہمسے
زیادہ مرتبہ رکھتا ہے سکے روبرو مجھکو ذلیل کیا راوی کہتا ہے کہ یہ خیال کرکے عنطاق کو حد سے
زیادہ غصہ آیا مگر اُسوقت غصہ کو ٹال کر مضراب سے کہا کہ آپ بیان کرین کہ ان لوگون نے
آپ سے کیا بیان کیا ہے مین بھی تو سنون اور اسکا جواب دون دیکھون کہ سچ بیان کیا کہ جھوٹ
میرے اُنکے بیان مین کسقدر فرق ہے مضراب نے کہا کہ وہ سب جھوٹ ہے اور تم بھی خوب
دو گے کہ سب جھوٹ بیان کیا ہے خیر سنئے لو یہ کہکر جو واقعہ دشمنی و عداوت کا دیوانے نے
بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور جو واقعہ علمشاہ نے اپنا بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا
اور کہا کہ یہ تمھارے نزدیک جھوٹ ہے اور میرے نزدیک ضرور سچ ہے عنطاق نے سب
حال سُنکے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے فرزند نے سبب دشمنی و عداوت بیان کیا وہ بالکل
جھوٹ بیان کیا اور جو پسر حمزہ نے اپنے اسیر ہونے کی بابت کہا بالکل جھوٹ ہے نہ کوئی
تمری اُسکے پاس تھی نہ مین نے لی ہان اُس سے صرف بابت دین و مذہب کے مقابلہ ہوا
میرے سردارون نے اُسکو اسیر کرلیا وہ ایک اُسکے ہاتھ سے مارے گئے مضراب نے
جواب دیا کہ ہمنے مان لیا کہ میرے فرزند نے بے وجہ تمسے دشمنی کی اور تمھارے قیدی کو
رہا کرکے لیگیا اور جسقدر اُسنے مجھسے بیان کیا وہ سب جھوٹ ہے اور تمھارا بیان سچ ہے اب
مین خود تمسے اس امر کی درخواست کرتا ہون کہ اپنی دختر کی شادی میرے فرزند کے
ساتھ کردو تم اُسکے حسب و نسب و افعال و اطوار سے بخوبی واقف ہو نہ تمکو دریافت
کرنے کی ضرورت ہے نہ مجھکو ہین تمکو کیا عذر ہے جو عذر ہو بیان کرو کسی امر کا پاس لحاظ نہ کرنا اور
اسوقت خردی بزرگی کا کچھ خیال نہ رکھنا کیونکہ اسوقت میرے تمھارے مخالفانہ گفتگو ہے یہ
امر تو یون طے ہوا اب رہی یہ بات کہ جو واقعہ پسر حمزہ نے کہا ہے تم اُسکو بھی کہتے ہو کہ جھوٹ ہے
تمنے اسکو بھی قبول کرلیا اور تمھارے ہی قول کو سچا باور کرلیا اور اُنکو جھوٹا جانا اور تمنے

اور

بمردی و مردانگی پسر حمزہ کو اسیر کیا تھا اب ہم اس امر کو یون طے کرتے ہین کہ پسر حمزہ کہتا ہی کہ مین موجود ہون جو لشکر عنطاق مین سردار زبردست و پہلوان قوی ہیکل ہو جسکی ذات پر عنطاق کو بھروسا ہو کہ یہ مجھکو زیر کر لیگا اس سے اور مجھسے مقابلہ کرائے کیون بندگان خدا کا خون طرفین سے بہے اگر وہ مجھکو زیر کرے تو مین عنطاق کی اطاعت کرون دین اسلام کو ترک کرون اگر مین اسکو زیر کر لون تو عنطاق میری اطاعت کرے اور میرا دین و مذہب قبول کرے اسکی بابت کیا جواب دیتے ہو آیا یہ اسکا قول سچا اور درست ہی اور لایق قبول ہو یا نہین میرے نزدیک تو وہ بہت درست کہتا ہی اور اسکی راے صائب ہی اسمین دو ایک قسم کا نفع ہی اول تو یہ امر ضرور ہی کہ طرفین کے اہل لشکر کی جان بچتی ہی لشکر قتل و غارت سے محفوظ رہتا ہی لشکر کی قوت کم نہین ہوتی ہی دوسرے یہ امر ہی کہ بہت جلد ایک امر کا فیصلہ ہوتا ہی جبکہ تم اسکو اسیر کر چکے ہو اسکی قوت و طاقت کا حال بخوبی تمکو معلوم ہی بس اب اسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی بقول کسے زود رانیوان زد کا نقشہ ہی تیسرے یہ امر ہی کہ ایک بہت بڑا بہادر وجری شریک ہوتا ہی کہ جسنے اکثر ملک تنہا فتح کیے ہین جسکے نام کے سکے بیٹھے ہوے ہین دلیرون کے دلون پر اب دونون باتون کا جواب دو عنطاق نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے کہا مین نے بگوش دل سنا میرے اوپر کیا منحصر ہی میرے اہل دربار نے سنا مجھکو اسقدر مہلت دی جائے کہ مین باہم اپنے مشیرون سے دونون امرون مین مشورہ کر لون تو پھر جواب دون مضراب نے کہا کہ پھر کب مشورہ کروگے اول تو یہ امر کوئی ایسی مشکل نہین ہی کہ جن مین مشورے کی ضرورت ہو تم خود جواب دے سکتے ہو اور جو تمکو منظور ہوگا اور جو تمھاری راے ہوگی وہی سب کی راے ہوگی کیونکہ تم سب کے حاکم اعلی ہو مشورہ کی کیا ضرورت ہی عنطاق نے کہا کہ وہ امر بہتر ہوتا ہی کہ جو مشورے سے کیا جائے اور وہی بات بہت درست ہوتی ہی اور وہ ہی انتظام ٹھیک ہوتا ہی جو دس کی راے سے ہوتا ہی کیونکہ ایک راے ایک ہی اور دس کی راے سے وہ چند زور ہوتا ہی مضراب نے سنکر جواب دیا کہ بہتر ہی مگر یہ تو فرمایے کہ کب جواب دیجیے گا عنطاق نے کہا

کہ کل اسکا جواب ضرور دونگا مضراب نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی اسیوقت مشورہ کرکے
جواب دیجیے کوئی ایسا امر اہم نہین ہی کہ اِسمین بڑے بڑے عقلا جمع کیے جائین اُنسے رائے
لیجائے مین وعدہ کرآیا ہون کہ مین ان سب باتون کا جواب ابھی آکر دونگا بس مہربانی کرکے
اِسیوقت جو کچھ جواب دینا ہو دیجیے ٹالیے نہین مجھے بھی ایسے فقرے بہت سے آتے ہین مین
اُسلئے جھوٹا ہونگا مین جواب اسیوقت لونگا عنطاق نے کہا کہ آپ برہم نہ ہون مین جواب
دیتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اُٹھا اور ایک خیمے مین گیا جو کہ اسکے مشورہ کا رہتے اُنکو طلب
کیا وزیرون کو امیرون کو اور جو بادشاہ کہ برائے کمک آئے تھے سب کو طلب کیا انجمن
مشاورت آراستہ کی شمع رائے کو روشن کیا جب سب آچکے اُسوقت عنطاق نے اُنکی طرف
دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو مضراب کج کلاہ نے کہا مین تو یہ چاہتا تھا کہ مین اصلی
واقعہ نہ بیان کرون اور مین نے اپنے امکان بھر دوسرے طریقے سے بیان کیا مگر
وہان جاکر سب حال سُن لیا اُنھون نے سب حال صاف صاف کردیا اِسی سبب سے
مین چاہتا تھا کہ یہ وہان نہ جائین مگر نہ مانا آپ سب صاحبون نے دیکھا کہ وہان سے
آکر کیسی تقریر کی اب آپ لوگ یہ بتائین کہ مین کیا جواب دون اول تو مجھکو کسی طور سے
یہ تقریب منظور نہین ہی چاہے وہ خوش ہون چاہے ناراض ہون مین ضرور انکار کرونگا
مین کوئی اُنکا دیا نہین کھاتا ہون اُنکا ماتحت نہین ہون وہ میرے باج گذار ہین مین
اُنکا باج گذار نہین ہون یہ میرے ماتحت ہین مین اُنکا ماتحت نہین ہون مین جو دیتا تھا
تو صرف اِس سبب سے کہ اُنھون نے مجھے پرورش کیا ہی اور میری حکومت مجھکو بخشی
دیدی ہی کچھ خیال نہ کیا کہ مین بزرگ ہون مین کیون باج دون مگر اب محبت فرزندمین اُنھون نے
مجھکو سر دربار ذلیل کیا اور دروغ گو کہا در اصل مین جھوٹ بھی بولا تھا تو اُنکو زیبا تھا کہ یون
باعلان نہ کہتے یہ امر مجھکو بہت ناگوار ہوا اور کیون نہ ہوتا مین کوئی اُنکا ذلیل نہین ہون مین
شہنشاہ ہون آپ سب لوگ میرے ماتحت ہین اگر میری شراکت نہ کرینگے تو کیا میرا نقصان
ہی کوئی مین نے آپ کے بھروسے پر یہ لشکرکشی نہین کی ہی اگر بگڑ جائینگے تو مین اُنسے
بھی مقابلہ کرلونگا میرے پاس لشکر کثیر ہی وہ نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتے ہین

یہ اچھا دباؤ ہو کہ اپنی لڑکی کی شادی میرے لڑکے کے ساتھ کر دو تو ہم شریک ہوتے ہین ورنہ شرکت نہین کرینگے وہ نکرین مین تو جواب صاف دونگا تم سب کی کیا رائے ہو آج تو یہ دباؤ ہو اور کل یہ ہوگا کہ اپنی جورو کو میرے حوالہ کر دو تو ہم شراکت کرینگے ورنہ دست بردار ہوتے ہین واہ کیا خوب پرسون یہ ہوگا کہ تم تخت پر سے اُتر کر ہے ہو میرے حوالے کرو تو مین اسیکا ہو گیا کوئی چیز ٹھہرا آج اسکا دباؤ اُٹھاؤن کل دوسرون کا یہ مجھسے نہ ہوگا چاہیے وہ شرکت کرین چاہے نہ کرین تم سب یہی بتاؤ کہ تمھاری کیا رائے ہو سب نے یہی جواب دیا کہ یہی امر مناسب ہو کہ انکار کیا جائے ہم دونون لشکرون سے سمجھ لین گے کوئی حلوا نہین ہین کہ وہ ہمکو کھا جائین گے عنطاق نے دیکھا کہ جب سب کی یہی رائے ہو تو کہا اب مین جا کر صاف جواب دیتا ہون رہا یہ امر کہ اُنھون نے کہا ہو کہ پسر حمزہ کہتا ہو کہ جو کوئی سردار زبردست اور قوی اُسکے لشکر مین ہو اور جسپر اُنکو بھروسہ ہو اور اُنکا بچا ہوا بہادر ہو اُس سے اور مجھسے مقابلہ کرائین۔ گر وہ مجھکو زیر کرلے تو مین عنطاق کی اطاعت کرون اور اُسکا دین قبول کرون ورنہ مین جب اُسکو زیر کرلون تو عنطاق میری اطاعت کرے اور میرا دین قبول کرے اسکا مین یہ جواب دونگا کہ یہ امر مجھکو ہرگز ہرگز منظور نہین ہو کہ ایک کے زیر ہو جانے سے مین تمام لشکر و اہل شہر کو اس امر کا پابند کرون کہ وہ اپنا دین آبائی ترک کرین کوئی اسکو قبول نہ کریگا نہ مجھکو منظور ہو مین تو مقابلہ کرونگا جسکی فتح ہو تم سبکی کیا رائے ہو جو تمھارے سب کے دل مین ہو اُسکو ظاہر کرو اور نہ صاف صاف کہو عنطاق نے یہ جو کہا سب نے جواب دیا کہ یہ رائے آپ کی بہت خوب ہو اور ہم سب کو یہی مرغوب ہو یہ کسی طور سے نہین ہو سکتا ہو کہ مقابلہ نہ کیا جائے یہ امر ضرور ہو کہ لشکر کثیر دیکھکر اُن سب کے رنگ چھوٹ گئے خیال کر لیا کہ ضرور اُنکی فتح ہوگی تو یہ طریقہ نکالا ہم ایسے نادان نہین ہین کہ اُنکے کہنے پر عمل کرین جب یہ رائے ہو چکی اور قرار پا گئی عنطاق وہان سے اُٹھکر بارگاہ مین آیا تخت پر بیٹھا سب اُمرا اپنے اپنے مقام پر بیٹھے عنطاق نے مضراب کی طرف رخ کر کے کہا کہ آپ کی پہلی بات کا تو یہ جواب ہو کہ ہمکو اُس دیوانے کے ہمراہ شادی کرنا کسی صورت سے قبول نہین ہو گو یہ امر ہو کہ نہ تو اُسکا خاندان برا ہو نہ وہ خود برا ہو مگر دیوانے پن کے سبب ہم انکار کرتے ہین دوسرے یہ امر ہو کہ اُسنے دین آبائی ترک کر کے خدا پرستی قبول کی بہت بڑی وجہ تو یہ ہو آپ کو اختیار ہو

ہم اس امر کو کسی طور سے قبول نہین کر سکتے ہین پسر حمزہ کی بات کا یہ جواب ہی کہ کوئی اس امر پر رضامند نہین ہوتا ہی کہ ایک کے زیر ہو جانے سے ہم سب یہ خیال کرین کہ ہم زیر ہو گئے اور یہ ہم پر غالب آگیا اتفاق ہی کہ وہ پسر حمزہ سے کم قوت ہوا ور ہمارے نزدیک بہت زیادہ ہو تو ہم کیا کرین ہم اُس سے مقابلہ کرینگے ہمکو یہ امر بھی منظور نہین ہی اب آپ کو اختیار ہی چاہے ہمارے شراکت فرمائیے چاہے نہ فرمائیے ہم وہ امر کبھی نہ قبول کرینگے کہ جسکو عقل باور نہ کریگی یہ جو عنطاق نے کہا مضراب کی فرط غیظ و غضب سے یہ حالت ہوئی کہ مانند بید کے کانپنے لگا اور برہم ہوکر جواب دیا کہ ثابت ہوگیا کہ وہ دونون سچے ہین اور تو جھوٹا ہی ضرور ہی میرے فرزند نے درخواست کی تھی تو نے انکار کیا اور ضرور پسر حمزہ کو یہ نامردی اسیر کیا تم سب اس امر پر بھولے ہو کہ ہمارے پاس لشکر کثیر ہی ہم ظفریاب ہونگے یہ امر دل سے دور رکھو کہ تم اُسپر بدون کسی مکر و دغا کے فتح پاؤ گے تو یہ غیر ممکن ہی یا تو عیارون سے اسیر کراؤ گے یا رموز سحر سے سیر کرلیگا جیسا کہ سابق مین ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ تم نامرد ہو مین بہادرون کا شریک ہون نامردون کا شریک نہین یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ ہم لشکر کثیر رکھتے ہین ضرور غالب آئینگے ان لوگون کے نزدیک اگر ایسے لشکر کرورہون تو بھی کچھ نہین اُنکے ایک حملہ مین فرار کرجائینگے پس یہ ہی منظور خاطر ہی کہ اہل لشکر کا خون ناحق ہو اور جب ہم ایسے برے ہین کہ ہمارے فرزند کے ساتھ اپنی لڑکی کو تحفہ نہین کرسکتے ہو تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم تمھاری شراکت کرین جبکہ ہم غیر ہین اگر ہم کسی غیر کی شراکت کرین تو اُسپر ہمارا احسان ہی اور وہ ہمارا ممنون ہو ہم ایسی عزیزداری سے باز آئے اُس محنت اور مشقت کا نتیجہ ہی جو ہمنے تمھارے ساتھ کی ہی اور مین نے جو کچھ کیا برا کیا اگر مین خود اس حکومت پر قابض ہوتا تو کیا کوئی میرا بنا سکتا تھا مگر مین خلاف انصاف سمجھا اور مین نے باج دینا مثل سابق کے قبول کیا اگر اُسی طریقہ کو برتا اُسکا انجام یہ ہوا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہا کہ مین تو جاتا ہون یہان مجھکو بیٹھنا بھی ناگوار ہی کیونکہ یہ سب لوگ نامرد و نامنصف ہین تم سب میرا لشکر اسیوقت لیکر یہان سے چلے آؤ نہ مین آپ کی شراکت کرونگا نہ اُنکی الگ اُترونگا دونون کے مقابلہ کا تماشہ کرونگا کہ دیکھون یہ کیونکر غالب آتے ہین اور کیونکر مقابلہ کرتے ہین ہمکو بھی دیکھنا

اگر وہ غالب آئے تو مین ضرور اُنکا شریک ہون کہ وہ بہادر ہین اور اگر یہ غالب آئے تو ہین
اپنے ملک کو چلا جاؤنگا اور اپنے فرزند کو لیتا جاؤنگا اگر اُسنے اپنا دین آبائی پھر اختیار کر لیا تو
عنطاق سے مقابلہ کر کے اور اُسکی شادی عنطاق کی دختر کے ساتھ ضرور کرونگا یہ کہکر با ملال
اُسیوقت مع سردارون کے بارگاہ کے باہر آیا عنطاق نے یہ بھی خیال کیا کہ کون بگڑ کر چلا گیا
بلکہ یہ کہا کہ خوب ہوا جو یہ چلے گئے یہ تو بڑے جوانمرد و بہادر ہین ہم نامرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ یہ
ہمسے زبردستی شادی کراتو ہین سگے کیا خوب جبر ہی کہ دیو اسنے کے ہمراہ شادی کردو یہ کہکر
عنطاق تو اور باتین کرنے لگا مضراب جو بیرون بارگاہ آیا اُسی وقت اپنے لشکر کو حکم
کوچ کا دیا فوراً لشکر تیار ہو گیا خیمے و بارگاہ وغیرہ اسیوقت اُکھڑ داکر بار کی گئین عنطاق کو
اُسی دم خبر ہوئی کہ میان مضراب مع لشکر کے جاتے ہین عنطاق نے کہا کہ جانے دو
خسکم جہان پاک بقول کسے شعر بلبل برداشت آشیان رابہ گل گفت کہ خسکم وجہان پاک ہمارا
لشکر پاک ہو گیا مین کیا آپ کے بھروسے مقابلہ کرنے نہین آیا تھا اگر یہ بھی مقابلہ کرینگے تو انسے
بھی لڑونگا اور آپ کو بھی شکست دونگا یہ بھلا مجھسے کیا لڑ سکتے ہین تمام ملک پر اِنکے بھی قبضہ
کر لونگا بھاگتے راہ نہ ملیگی ابتو بگڑی ہی اُدھر جب خیمے وغیرہ بار ہو چکے مضراب اپنے کل
ایک لاکھ لشکر کو ہمراہ لیکر لشکر عنطاق سے نکل آیا اور ایک سمت الگ دونون لشکرون سے
اسنے اپنے لشکر کو اترنے کا حکم اور سردارون سے یہ کہکر کہ مین جاکر پسر حمزہ کو جواب دے آؤن
اور اُسکا مین خود امتحان کر لون تو مجھکو اطمینان ہو جائے یہ کہکر روانہ ہوا طرف لشکر اسلام کے
اور چند سردارون کو بھی ہمراہ لے لیا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی یہان سردارون نے مقام مناسب
دیکھکر خیمے وغیرہ برپا کیے بارگاہ آراستہ کی لشکر اُترا چھاؤنی لشکر کی ہو گئی اُدھر ہرکارون نے
عنطاق کو خبر دی کہ مضراب کج کلاہ جو آپ کے لشکر سے گئے تو علیحدہ آپ کے لشکر سے
اور پسر حمزہ کے لشکر سے اُترے سردارون کو لشکر کے فروکش کرانے کا حکم دیکر خود مع
چند سردارون کے پاس پسر حمزہ کے اِسلیے گئے ہین کہ جواب جو کچھ آپ نے دیا ہی دیدون
عنطاق نے کہا کہ کچھ پرواہ نہین ہی مگر تم لوگ ایک کام کرو کہ ذرا جاکر خبر تو لاؤ کہ وہان کیا گفتگو
ہوتی ہی ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب اُسی وقت ہرکارے روانہ ہوئے ہرکارے تو ادھر سے

جاتے ہین اور مضراب اپنے لشکر سے اُدھر ہرکاران لشکر اسلام جو کہ یہان موجود تھے انھون نے یہ سب تقریر سنی اور سب حال دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ مضراب ہمارے لشکر کی طرف جاتا ہو اور قصد امتحان کا رکھتا ہو فوراً روانہ ہوے یہان دربار آراستہ تھا علمشاہ دیوانے سے فرمارہے تھے کہ ابھی تک مضراب کج کلاہ تمھارے والد نہین آئے نہ معلوم عنطاق نے میرے سوال کا کیا جواب دیا کہ ہرکارون نے حاضر خدمت ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا دعا و ثنا ے شاہی بجالا کر عرض کی کہ ہم غلام بارگاہ کفار مین حاضر تھے کہ مضراب آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر پہونچا یہ تقریر اُسنے کی یہ کہکر کل تقریر مضراب کی بیان کی اُسکے بعد اور جو واقعہ گذرا تھا وہ بیان کیا اور عنطاق کا جواب بابت دو امرون کے مضراب کا مع اپنے لشکر کے برہم ہوکر اُسکے لشکر سے چلا آنا اور علحدہ لشکر کو اُترنے کا حکم دینا اور خود براے جواب دینے اور امتحان کرنے کے اُسکا اُدھر آنا بیان کیا علمشاہ نے جو سُنا کہ یہ تقریر ہوئی اور یہ جواب ملا اور مضراب نے انکی شرکت ترک کی اور ادھر کو آتا ہو دیوانے سے اور سب سردارون سے فرمایا کہ براے استقبال جاؤ اور بعزت و حرمت لاؤ کیونکہ یہ مرد بہادر و لایق ہو اور بڑا منصف مزاج معلوم ہوتا ہو یہ جو حکم دیا دیوانہ سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر براے استقبال چلا تھوڑی راہ طے کی تھی کہ دیکھا مضراب مرکب پر سوار مع سردارون کے ادھر کو چلا آتا ہو جب قریب پہونچے ایک دوسرے کے مقابل ہوا دیوانہ مرکب پر سے اُتر پڑا کیونکہ علمشاہ کا حکم تھا سب سردار اُترے دیوانہ قریب باپ کے آیا سلام کیا اُسنے دعا کی اور تسم دیکر مرکب پر سوار کیا اُسکے ہمراہ قریب بارگاہ کے آیا دیوانہ و سرداران سب کو لیکر مرکبون پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے مضراب نے علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ نے جواب سلام دیا کرسی مرحمت فرمائی مضراب مع سردارون کے بیٹھا دیوانہ و سرداران اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے سبکو شراب ناب سے سیراب کیا جام دور گردش مین آیا جب شراب خواری سے مہلت ہوگئی تو اُسوقت مضراب نے دیوانے یعنی اپنے فرزند کی طرف دیکھکر کہا کہ پہلے مجھکو تمھارے قول کا یقین نہ تھا مین نے دل مین خیال کیا تھا کہ تمنے جھوٹ کہا ہو جیسے فقرہ کیا بدون

دریافت کے یقین کرنا خلاف عقل ہی مگر مجھپر ثابت ہوگیا کہ جو کچھ تمنے کہا تھا سب سچ ہی کیونکہ مین نے
خود اپنی زبان سے درخواست کی اسپر اُسنے انکار کیا اس انکار سے ثابت ہوگیا پس جو کچھ
تمنے کیا خوب کیا اور بہت مناسب کیا ایسے کی سزا ایسی ہی لازم ہی مین اُسکی شرکت سے دست بردار
ہوگیا اور نہ تمھاری شرکت کرونگا صرف تمھارے اور اُنکے مقابلے کا تماشہ دیکھونگا مین ایسے
کی شرکت نہین کرتا ہون کہ جسکو عزیزداری کا پاس نہ ہو یہ کہکر سب تقریر اور گفتگو اپنی اور
عنطاق کی مجھسے بھی بیان کی اور دیوانے سے کہا کہ اب تمکو اختیار ہی مجھکو کسی امر مین دخل
نہین ہی تم جانو اور عنطاق جانے مجھکو جو مناسب تھا وہ مین نے کیا دیوانے نے جواب دیا
کہ خیال تو فرمائیے کیا میرا سر پھر اتھا جو مین بیکار کو دشمنی پر کمر کستا اور دشمنی کرتا جب ایسا ہی
پریشان ہوا تو یہ امر کیا خیر شکر اس امر کا ہی کہ میرے خدا نے مجھکو آپ کے روبرو سچا کیا اور
میرا دشمن جھوٹا ہوا اب مین دیکھتا ہون کہ عنطاق یہان سے بدون عقد کیے ہوے زندہ
واپس جاتے ہین اگر عقد کر دینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو جان بچیگی ورنہ محال ہی
یہ انکا لشکر کیا مال ہی آپ ملاحظہ کرینگے کہ طالب امان ہونگے اور امان نہ ملیگی وہ لشکر و
سپاہ کے بھروسے پر بھولے ہین خدا مالک ہی ہمیشہ تھوڑے کو بہت پر ظفر حاصل ہوتی ہی اور
معزاب نے یہ سُنکر کہا کہ خیر تمکو اختیار رہی یہ کہکر علمشاہ کی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ آپ کے
سوال کا یہ جواب دیا ہی کہ ہمکو یہ منظور نہین ہی اسکا بھی مجھکو یقین ہوگیا کہ اُسنے آپ کو بنامردی
اسیر کیا تھا جو کچھ اُسنے مجھسے کہا تھا سابق مین وہ سب جھوٹ تھا اور جو آپ نے ارشاد
فرمایا تھا وہ درست و بجا تھا وہ بالکل جھوٹا دروغگو ہی اب آپ کو اختیار ہی مین کسی امر مین
نہ بولونگا اس امر کا مجھکو یقین ہوگیا ہی کہ عنطاق آپ کے ہاتھ سے مارا جائیگا ایسے نامرد کا
مرجانا بہتر ہی خوب ہو جو ایسے نامرد کی ذات سے دنیا پاک ہو یہ بدنام کرنے والا ہی اور سب
بہادرون کے نام کو ڈبونے والا ہی کیا عرض کرون عنطاق کے والد بزرگوار یعنی میرے
خسر ایسے بہادر و جری تھے کہ بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتے تھے اُنکے نام کے سکے
ابتک پڑے ہوے ہین اُنکا فرزند ایسا نامرد نکلا مین نے اُسکی پرورش کی اگر مین جانتا
کہ یہ ایسا بودہ اور نامرد نکلے گا تو کبھی نہ پرورش کرتا اب جو کچھ ہوا وہ ہوا اب رہا یہ امر کہ میرے

آپ سے مقابلہ ہو تو مین اسوقت موجود ہون مقابلہ ہو جائے تو بہتر ہی کیونکہ اس امر کا فیصلہ ہو جانا اچھا ہی مین آپ سے اقرار کر چکا ہون مجھکو اپنے قول کی پابندی ضرور ہی بسم اللہ اُٹھیے اور بیرون بارگاہ تشریف لائیے مگر ایک امر اور عرض کرتا ہون وہ بھی سماعت فرمائیے اگر مین آپکو زیر کر لونگا تو آپ خود فرمائیے کہ مین اطاعت کرونگا دین اسلام ترک کرونگا اس حالت مین جب مین زیر کر لون تو آپ ضرور اپنے قول کی پابندی فرمائینگے بس مین آپ کی طرف سے عنطاق سے مقابلہ کرونگا کیونکہ وہ مجھ سے آپ کو طلب کریگا مین انکار کرونگا مقابلہ ہوگا مین سمجھ لونگا اور اگر آپ مجھکو زیر کر لین تو مین شرط کرتا ہون کہ بعد فیصلہ جنگ و پیکار عنطاق کے اور آپ کے مین آپ کی اطاعت کرونگا اور دین اسلام بھی قبول کرونگا اگر آپ عنطاق پر اور اُسکے لشکر پر غالب آئین گے اور اسوقت اِس امر کی آپ اُسکے فیصلہ تک تکلیف نہ دین اِسکا سبب یہ ہی کہ خدا نخواستہ وہ آپ پر غالب آیا تو لوگ مجھپر طعنہ زنی کرینگے اور کہینگے کہ واہ کیسے بودے تھے کہ زیر ہو گئے اور اطاعت بھی کر لی ہمنے اُسکو زیر کر لیا جسکی مضراب نے اطاعت کی تھی اُس حالت مین عنطاق مجھ سے اطاعت کی درخواست کریگا اور یہ دلیل پیش کریگا کہ تمنے جسکی اطاعت کی جب ہمنے اُسکو زیر کر لیا اور اُسپر فتح پائی تو پھر تمکو کیا عذر رہا اطاعت کرنے مین مجھکو اُسکی اطاعت اب کسی صورت قبول نہین ہی بس اگر یہ شرط آپ کو منظور ہو تو مین موجود ہون مجھ سے بعد فیصلہ معرکہ جنگ و پیکار عنطاق کی اطاعت کا بھی سوال فرمائیےگا اور ترک مذہب و ملت کا بھی گو مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق کا آپ پر غالب آنا محال ہی وہ بھلا آپ سے کیا لڑ سکتا ہی مگر شاید ایسا ہو جائے جنگ دو سردار دعلمشاہ نے فرمایا کہ مجھکو یہ شرط تمھاری بدل و جان قبول ہی چلو میرے تمھارے بیرون بارگاہ ابھی فیصلہ ہو جائے یہ فرماکر علمشاہ اُٹھ کھڑے ہوے دیوانے سے فرمایا کہ لشکر مین ہمارے ندا کر دے کہ جسکو ہماری اور مضراب کج کلاہ کے مقابلہ کا تماشہ دیکھنا منظور ہو وہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان لشکر عنطاق کے ہرکارے و لشکر مضراب کے ہرکارے موجود تھے مضراب کے ہرکارون نے جاکر اپنے سردارون سے کہا کہ تمھارے افسر سے اور ریسر حمزہ سے مقابلہ ہوتا ہی چلکر خبر لو اور مقابلے کا تماشہ دیکھو کہ یہ معرکہ بھی لایق دید ہی یہ سُننا تھا کہ سب سردار مسلح و مکمل ہو کر

اور لشکر کو لیکر قریب لشکر اسلام کے آکر کھڑے ہوے ایک سمت صف باندھکر ادھر ہرکارے بھی لشکر کفار کے موجود تھے خبر لیکر بھاگے عنطاق کو جاکر اس حال سے آگاہ کیا عنطاق نے سرداروں سے کہا کہ چلو ہم بھی اس مقابلے کا تماشہ دیکھین اور دیکھین کہ کون اطاعت کرتا ہو کس کو غلبہ حاصل ہوتا ہو اور کون مغلوب ہوتا ہو یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا چتر زرین سرپر لگا ہوا تھا ایک طرف کو اسکا بھی لشکر خبر پاکر آیا اور صف بستہ ہوکر کھڑا ہوا عنطاق نے دیکھا کہ ایک سمت کو لشکر مضراب کھڑا ہوا ہو اُدھر ہرکاروں نے علمشاہ نوجوان کو جاکر خبر دی کہ آپ کے اور مضراب کے مقابلے کی خبر پاکر عنطاق مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے ایک طرف آکر موجود ہوا برائے دید تماشۂ جنگ اور ایک طرف لشکر مضراب کج کلاہ ہو علمشاہ نے مضراب سے فرمایا کہ چلو بیرون لشکر چلکر ہم تم مقابلہ کرین تاکہ سب تماشہ دیکھین اور ہر ایک دیکھے کہ کون غالب ہوا اور کون مغلوب آج ہماری تمھاری قوت اور طاقت کا امتحان ہو سب لوگ دیکھین گے اور جو لشکر آکر فروکش ہوے ہین یہ بھی سب غالب و مغلوب کو دیکھ لین تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ پسر حمزہ بودا اور نامرد ہو مضراب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی اُدھر لشکر علمشاہ مین منادی نے ندا کردی تھی سب لوگ موجود تھے بس علمشاہ سب سرداروں کو لیکر بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہوکر بیرون لشکر آئے مضراب بھی ہمراہ آیا علمشاہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرا ہونے کا حکم دیا اور سرداروں سے فرمایا کہ تم لشکر مین رہو اور مضراب سے فرمایا کہ تم اپنے لشکر مین جاؤ اور وہان سے مسلح و مکمل ہوکر میدان مین آؤ مضراب اپنے لشکر مین آیا اور سامان جنگ سے درست ہوکر مرکب پر سوار ہوکر لشکر کو سرداروں کے سپرد کرکے خود میدان کی سمت چلا عنطاق نے دیکھا کہ لشکر اسلام بھی ایک طرف آکر صف آرا ہوا ادھر مضراب نے میدان جنگ مین اسکے پہلے خوب سلحشوری دکھائی بعد سلحشوری کے مبارز طلب کیا علمشاہ اپنے لشکر کو دیوانے کے سپرد کرکے سب سرداروں سے رخصت ہوکر میدان مین آئے آتے ہی تگاور ہوئی سب نے دیکھا کہ دس قدم مرکب مضراب کا پسپا ہوا اور چار قدم مرکب شاہزادے کا اسی سے غالب و مغلوب کی تمیز ہوگئی یہ معرکہ جو واقع ہوا ہو نہ مخالفانہ ہو نہ کہ بطور امتحان کے

کیونکہ دونون لشکر نگران ہین دونون کو خیال ہو کہ ایسا نہ ہو کہ اِن سب کے روبرو ذلت حاصل
ہو مرکبون کو مسل کر رانون مین مقابل ہوے مضراب نے کہا کہ حربہ کیجے علمشاہ نے فرمایا کہ
یہ اپنا دستور نہین ہو تم پہلے حربہ کرو جب تمھارے حربے سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا مین تمکو
قسم دیتا ہون تمھارے دین و مذہب کی کہ کوئی رعایت نہ کرنا ورنہ مین ناخوش ہونگا مین کوئی
رعایت کرونگا مضراب نے جواب دیا کہ رعایت کی کیا ضرورت ہو کیا مین رعایت کرکے
اپنے کو سب کے روبرو ذلیل کرونگا مخالفانہ مقابلہ کرونگا یہ کہکر نیزہ اُٹھاکر سینہ بے کینہ شہزادہ
کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے نیزہ کو نیزے پر روکا اور بلند کیا نیزہ بازی ہونے لگی
کوئی تیس تان کی ردوبدل ہوئی تھی کہ علمشاہ نے نیزے کا بند باندھکر ایسا جھٹکا دیا
صاف مضراب کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا دور جا کر گرا مضراب نیزہ پھرا بے خیالت مین ڈوب
گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ مضراب کو غصہ آگیا خیال کیا کہ پسر حمزہ نے اِن تینون لشکرون کے
روبرو میرا نیزہ نکالا آجتک کسی نے نیزہ میرے ہاتھ سے نہ نکالا تھا مجھکو خفت ہوئی یہ خیال
کرکے اور برہم ہوکر گرز نو سومن کا اُٹھایا اور خبردار کہکر پسر حمزہ علمشاہ نوجوان کے سر پر
وار کیا شاہزادے نے گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ آسمان شق ہوکر
گر پڑا اور دل زمین شق ہو گیا تق گرد بلند ہوا علمشاہ پوشیدہ ہو گئے مضراب نے آواز
دی کہ زدم و بستم کردم دیوانے جو یہ حال دیکھا سینے پر ہاتھ رکھ لیا اور ہاے کا
نعرہ کیا راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ بالاے قلعہ پر سے بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی جب مضراب نے
گرز کا وار کیا تھا ملکہ نے کلیجہ پکڑ لیا تھا گویا اُسکے دل پر یہ گرز پڑا جب مضراب نے گرز کا
وار کیا اور غبار مین علمشاہ پوشیدہ ہوے اور مضراب نے صدا دی کہ زدم و بستم کردم
عنطاق تو بہت خوش ہوا یہ معرکہ دیکھکر یاقوت کج کلاہ وغیرہ سے کہنے لگا کہ اسی طاقت
و قوت پر پسر حمزہ کو یہ دعوی تھا ایک ہی ضرب گرز مین یہ عالم ہو گیا کہ نشان تک نہ باقی
رہا کوئی جاکر خبر تو لے کہ کیا واقعہ گذرا میرے نزدیک استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا عنطاق
تو یہ باتین کر رہا ہو سردار کہ رہے ہین کہ ہمکو کیا اگر پسر حمزہ مارا بھی گیا تو ہمارا کیا فائدہ ہوا
دوسرا دشمن اور پیدا ہو گیا عنطاق نے جواب دیا کہ مجھکو ان کا کچھ خوف نہین ہو اُنکو تو مین

ایک دن مین یہان سے بھگا دونگا یا صلح کرونگا یہ تو اپنے مین جو دشمن توی تھا وہ غارت ہو مجھکو
زیادہ خوف پسر حمزہ کا تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہو اودھر مضراب افسوس کر رہا ہو دل مین کہ
مین نے کیون گرز کا وار کیا دیو انے نے سمک سے کہا کہ آقا کی خبر لو سمک گرد کی طرف چلا
تھا کہ سب نے دیکھا کہ دل گرد سے علمشاہ مرکب کو چپکا کر گرز ہاتھ مین ظاہر ہوے اور آواز دی
کہ کرا زدی دکر الست کردی مین تیرا حریف موجود ہون اس لاف گزاف سے کیا حاصل سمک نے
و اہل اسلام نے جو شاہزادے کو صحیح و تندرست دیکھا نعرہ اللہ اکبر بلند کیا و صدائے تحسین
و آفرین سے صحرا گونج گیا مضراب بہت خوش ہوا مگر عنطاق وغیرہ کا دم نکلگیا سب کو حیرت
ہوئی عنطاق نے شبام کج کلاہ سے کہا کہ مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہو کہ جب یہ گرز مضراب
نے ہلکے سے ہاتھی پر مارا ہو وہ پست ہو گیا اور بیٹھ گیا ہو اور ہلاک ہو گیا ہو اکثر اسی گرز سے
قلعے کے پھاٹک گرائے ہین اور یہ جوان اسکے ضرب سے بچ گیا کیا بلا کا انسان ہو ان سب نے
جواب دیا کہ ہم خود حیران ہین اودھر علمشاہ نے مضراب سے کہا کہ اب مین وار کرتا ہون
خبردار ہو جاؤ یہ فرما کر اور گرز کو علم کرکے سر پر وار کیا اسنے بھی گرز کو گرز پر روکا تڑاقہ ہوا
اسی طور سے غبار بلند ہوا مضراب پوشیدہ ہو گیا مضراب نے ضرب روکی تو مگر یہ حال ہوا
کہ پسینہ آگیا بند بند کانپ گیا چھٹی کا دودھ زبان پر آگیا آنکھین بند ہو گئین زرہ کی
کڑیان ٹوٹ گئین ایسی کڑی پڑی مرکب تا بشکم غرق زمین ہو گیا مگر اسکے دونون ہاتھ ستون
گرز رہے ایک غشی سی طاری ہو گئی علمشاہ نے گرز کی ضرب لگا کر فرمایا کہ کوئی خبر لے اہل اسلام
تو تعریف کرنے لگے تحجر دیوانہ بھی بیقرار ہو گیا بسبب محبت فرزندی کے مگر ساکت کھڑا ہو عنطاق
نے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کہا کہ بلا کی ضرب لگائی پسر حمزہ نے گو میرے اور مضراب کے
دشمنی ہو گئی ہو مگر میرے دل پر صدمہ پہونچا خداوند عجائب یہ جا ہین اودھر سردارون نے مضراب
کے جو یہ رنگ دیکھا عیار سے کہا کہ خبر لے عیار چھاگل آب لیکر قریب گرد آیا گرد و گرد پھر کے
چھینٹا پانی کا دیا گرد کو بٹھایا اندر آیا دیکھا کہ دونون ہاتھ تو بلند ہین مگر آنکھین بند ہین از سر تا پا
پسینہ مین غرق ہین مگر مرکب اندر زمین کے سمایا ہوا ہو زرہ کی کڑیان ٹوٹی ہوئی ہین اسنے
آواز دی آپکے حریف زیادتی کر رہا ہو کچھ صدا نہ آئی پھر اسنے پکارا پھر صدا نہ آئی اب تو اسنے

پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اسپر بھی ہوشیار نہ ہوا ابتو یہ پریشان ہو کر گھبرایا آخر اسنے بہت سا پانی لیکر
منھ پر چھینٹا دیا کہ اسکی خنکی جو پہونچی تو مضراب نے آنکھ کھولی دیکھا کہ میرا عیار کھڑا ہوا ہی مگر بہت
پریشان ہی پوچھا کہ کیون خیر تو ہی تم کیون آئے ہو اسنے کہا کہ مین آپ کو بڑی دیر سے پکار رہا
ہون آواز بھی آپ نے نہ دی جب دو مرتبہ پانی کا چھینٹا دیا تب آپ ہوشیار ہوے یہ تو فرمائیے
کہ مزاج کیسا ہی حریف زیادتی کر رہا ہی مضراب نے جواب دیا کہ بلا کی ضرب لگائی چھٹی کا دودھ
یاد آگیا حریف بہت زبردست ہی مین ہی ایسا تھا جو زندہ بچا میرے مقام پر دوسرا ہوتا تو
خاتمہ تھا عنطاق کے اہل لشکر کیا لڑسکین گے مقابلے کے وقت میدان سے بھاگ جائینگے
مثل گل و برگ کے اُڑتے پھرینگے ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ مجھکو میرے خداوند نے
بچایا دیکھ تو سہی تو بدن اسوقت تک کانپ رہا ہی غش سا آگیا تھا یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ کی تو
اُسنے کہا کہ آپ جائیے مین تو نہ جاؤنگا مین آپ کا ساتھ دیکھا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب مرکب
گیا مضراب نے مرکب پر سے اُتر کر اسکے شکم مین ہاتھ دیکر جو اسکو اُٹھایا تو مثل مرکب گلی کے
پایا اور وہی گرز تان کر کہتا ہوا اُس گرد سے نکلا کہ مین اُنکے مرکب کو ہلاک کرونگا علمشاہ
نے جو اُسکو اپنی طرف بقصد فاسد آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ اسکا مرکب ضرب گرز سے ہلاک
ہوگیا ہی یہ ہمارے مرکب کو ہلاک کرنے آیا ہی فوراً مرکب پر سے کود پڑے راوی کہتا ہی کہ
عنطاق وغیرہ پریشان تھے جب مضراب غبار سے زندہ نکلا تو ان سب کے دم مین دم
آیا دیوانہ بھی بہت خوش ہوا سردار مضراب بھی خرم ہوے اپنے آقا کو زندہ دیکھا مضراب
نے جو دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خالی کیا اُسکو میرے ہاتھ سے بچایا آواز دی کہ بڑی دانائی
کی خوب مرکب کو بچایا مین اُسکے عوض تمکو ہلاک کرونگا یہ کہکر قریب پہونچکر پھر گرز کا وار کیا اگی
شاہزادے نے گرز کو گرز پر نہ روکا جیسے ہی گرز قریب سر آیا جھپٹ سے ہاتھ بڑھا کر کلہ عمود پر
ڈالدیا پانچون اُنگلیان کلہ عمود مین در آئین اور جھٹکا دیا کہ مضراب منھ کے بھل سامنے
آیا اب اُنھون نے زور کیا کہ اُدھر سے اُسنے زور کیا ابتو آپس مین خوب زور ہونے لگے
جب مضراب نے دیکھا کہ گرز بھی میرے قبضے سے جاتا ہی فوراً چھوڑ دیا اور جو بدست
سات سو من کی جو زمین مین گڑی ہوئی تھی اُسکو لیکر او خبردار خبردار کہکر چلا علمشاہ نوجوان نے

گرز کو چھین کر زمین پر پھینکدیا اور فرمایا کہ مین خبردار ہون تو اپنا وار کر کوئی حوصلہ تیرا باقی نہ رہے
اُسنے چوبدست کا وار کیا اُنھون نے خالی دی چوبدست زمین پر پڑی خاک مین در آئی اُنھون نے
بائین قدم کو بڑھا کر چوبدست پر رکھدیا اب وہ لاکھ زور کرتا ہی چوبدست پانوٗن کے نیچے سے
نہین نکلتی جب خوب زور کر کے تھک گیا تو چوبدست کو چھوڑ دیا اور تلوار کھینچکر اُسکا وار کیا
پہلا وار تو اُنھون نے سپر پر روکا اور رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی رد کیا اب اُسنے جو وار
کیا جیسے ہی تلوار قریب آئی ایک جھٹکا دیا سپر تو جا کر پشت پر جھولی اور بازو بچا کر ہاتھ کو
دراز کر کے حجب سے بند دست پر ڈالدیا اور قصد کیا کہ کلائی کو مروڑ کر تلوار چھین لون
وہ بھی زور کرنے لگا بس اُنھون نے موقع پر آکر جھٹکا دیا وہ منھ کے بل چلا اُنھون نے
کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اُسنے تلوار تو چھوڑ دی اور لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی اب دیوانے
کی جان مین جان آئی اب دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی مجھکو یہ خوف
تھا کہ آقا کے کوئی چشم زخم نہ پہونچے کیونکہ تلوار کا کام مجروح کرنا ہی خوب ہوا کہ کشتی ہونے
لگی علمشاہ نوجوان خوب لڑ رہے ہین مضراب ایک مقام پر علمشاہ کو پکڑ لایا علمشاہ نوجوان
دونون ہاتھ چیر کر سامنے کھڑے ہوے کھسوٹے کا ہاتھ مارا کہ مضراب منھ کے بل زمین پر
آیا گرتے ہی اُٹھا اُٹھکر لپٹ گیا مضراب نے کمر ڈھانک کا داوٗن کیا علمشاہ نے لنگر ماردیا
مضراب بیٹھ گیا علمشاہ نے ایسے گھسّے دیے کہ مضراب کے استخوان شکست ہونے لگے
حواس جاتے رہے علمشاہ منصف مزاج مین چھوڑ کر اور ایک لات چوتڑ پر مار کر علحدہ ہوے
اور فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو یہی دم واعیہ رکھتا تھا کہ دو ہی گھسّون مین دم نکلگیا مضراب کو سُنکر
بہت غصہ آیا مارے غیرت کے پسینے پسینے ہوگیا کھڑے ہوتے ہی لپٹ پڑا علمشاہ کی
کمر پکڑ کر چاہتا ہی کہ اکھیڑ کر سر سی اونچی نکال لگاوٗن کہ یہ بھی یاد کرین علمشاہ نوجوان رستم
ٹوٹ کر پشت پر آئے لنگوٹہ پکڑ کر تکیہ کا داوٗن کیا مضراب قلعہ جنگ کھا کر سامنے آ کھڑا ہوا
خم مارنے لگا علمشاہ نے گردن پر ہاتھ رکھکر بغلی بیٹھکر قلعہ جنگ کا داوٗن کیا مضراب نے
کمند کا توڑ کیا اور پھر سامنے کھڑا ہوا کھڑے ہوتے ہی پیٹون پر گرا علمشاہ نے پٹی ڈالدی
کر ناک تک بچی ہوگئی بھنبھنانے لگا بیٹھے بیٹھے دھڑ مار اعلمشاہ بوجھا دیکر دبا کر بیٹھ گئے

سواری ٹوٹکر اب جو کسا پسلی سے پسلی ملنے لگی مضراب ہانپنے لگا منھ سے کف نکلنے لگا بولا
کہ ای علمشاہ نوجوان میرے آپ کے سامنے کا زور ہووے علمشاہ سمجھ گئے کہ اِسکا دم نکلا
جاتا ہی اسی وجہ سے سامنے کا زور طلب کرتا ہی فوراً چھوڑ کر علحدہ ہوے مضراب کچھ سستی سے
اُٹھا اب وہ چالاکی بسبب سواری کا نطفنے کے نرہی استخوان ریزہ ریزہ ہوچکے کلیجے کی طاقت
نکل چکی اب جو اُٹھا دورسے پیترے بدلکر پھٹک کر لڑنے لگا جانبین کے لشکر والے یہ سب
معاملہ دیکھ رہے ہین اہالی لشکر مضراب کے چہرون پر ہوائیان اُڑ رہے ہین کہ ایک مرتبہ
مضراب نے زور سے ہاتھ ملایا علمشاہ نے گھسیٹکر گردن پر ہاتھ اب دونون کے
سر سے سر ملگئے ایک ایک ہاتھ گردنون مین دوسرا ہاتھ سے ہاتھ پھیلے ہوے ریل پیل
ہورہی ہی کبھی دوچار قدم علمشاہ پیچھے ہٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہلہ مار کر سو دو سو
قدم دوڑا دیتے ہین چاہتے ہین کہ ذرا اسکے ہوش وحواس درست ہولین اور دم بھی آجائے
تو پھر داؤن پیچ ہون علمشاہ تو یہ سوچ رہے ہین اور آہستہ آہستہ زور کر رہے ہین
مضراب نے سامنے سے جھٹ پٹ حلقوم باندھا علمشاہ جھٹکا مار کر گردن کو نکالکر ریلکر
لے دوڑے اس زور سے ہلہ دیکر بیٹھایا کہ مضراب کے دو گھٹنون کی کھال اُڑگئی ہڈیان
نکل آئین مضراب نے بیٹھتے بیٹھتے کچی ماری علمشاہ نے خالی دیکر چرخہ ڈالدیا سر کو شکم سے
ملا دیا مضراب سمٹ کر نکلا علمشاہ نے پالسنگرا باندھا مضراب کے پانون ٹوٹنے لگے کمر بھی
دوھری ہوگئی پھر بولا کہ ای علمشاہ پھر سامنے کے زور ہون علمشاہ نے چھوڑ دیا فرمایا کہ
تو کوئی حسرت اپنی باقی نہ رکھ مضراب اُٹھا باہم زور ہونے لگے علمشاہ جب تھم آتا رکر کے
جھٹکا دیتے ہین مضراب گر پڑتا ہی اُٹھکر پھر لڑنے لگتا ہی سرداران مضراب دیکھ رہے ہین
عنطاق نے اپنے سرداروں سے کہا کہ پسر حمزہ بلاے آفت جہان معلوم ہوتا ہی اور
بڑا بہادر ہی کہ مضراب کی ہر ضرب سے کس چالاکی سے بچا ہی مین نے بڑے بڑے بہادرونکا
معرکہ دیکھا مگر کسی کو نہین دیکھا کہ کلہ محمود پر ہاتھ ڈالدیا ہو سواے پسر حمزہ کے خیال تو کرو
کہ کس طور سے گرز چھین لیا اور کیونکر ضرب چوبدست سے بچا پانون جو اسپر رکھدیا پھر میان
مضراب نہ نکال سکے تلوار پر کس پھرتی وچالاکی سے ہاتھ ڈالا کہ کیا بیان کیا جائے یہ

قوت وطاقت تجھسے سواے دیو کے کسی مین نہین دیکھی یا اسمین دیکھی اور خداپرستون کے سردارون نے جواب دیا کہ یہ بھی تو خداپرست ہو عنطاق نے جواب دیا کہ جبھی تو یہ بات ہو مگر مین تجھسے کہتا ہون کہ سب حربون مین پسر حمزہ غالب آیا مگر کشتی مین غالب نہ آئیگا مضراب زیر کر لیگا سب نے جواب دیا کہ مجھکو یہ امر محال معلوم ہوتا ہو پسر حمزہ ہی زیر کریگا عنطاق نے کہا کہ تھوڑی دیر مین کھلا جاتا ہو ہمکو کیا چاہیے وہ زیر ہوجائے یہ ہمارے تو دونون دشمن ہین عنطاق یہ باتین کر رہا ہو وہان مضراب سے اور علمشاہ سے کشتی ہو رہی ہو تھوڑی دیر ٹھہرتا ہو پھر لڑتا ہو جو بند مضراب باندھتا ہو علمشاہ کھولدیتے ہین جو علمشاہ باندھتے ہین وہ کھولدیتا ہو بعض بعض جگہ وہ خود چھوڑ دیتے ہین یہ کلہ بکلہ مہرہ بمہرہ لڑ رہا ہو خوب دانون اور پیچ ہو رہے ہین جو کوئی پیچ عمدہ مضراب باندھتا ہو تو اسکی اہل لشکر تعریف کرتے ہین جب علمشاہ کھولدیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ احسنت بلند کرتے ہین اسی طور سے جب علمشاہ کوئی بند نادر کرتے ہین تو پھر اہل اسلام تعریف کرتے ہین جب مضراب اسکو کھولدیتا ہو تو اسکے اہل لشکر تعریف کرتے ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین اسی طور سے دو پہر تک کامل کشتی ہوا کی اب مضراب کی یہ حالت ہوگئی کہ سانس چڑھنے لگی دم بھی خوب پھولنے لگا ہانپنے لگا تھم تھم کر لڑ رہا ہو وہ پھرتی وہ چالاکی کم ہوگئی یہ حالت تھی اب جب علمشاہ پکڑ لاتے بڑی مشکل سے نکلا اگر وہ علمشاہ کو پکڑ لایا یہ تڑپ کر نکل گئے ایکمرتبہ اسنے دونون مونڈھے پکڑکر اور سینے مین سر اڑاکر کہا کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون خبردار ہوجائیے علمشاہ نے فرمایا کہ خبردار ہون یہ سنکے وہ لے دوڑا کوئی پانچ یا چھ قدم پیچھے ہٹے ہونگے کہ اسنے موقع پاکر جھٹکا مارا کہ انکا بایان گھٹنا جھکا کہ انکو خیال آیا تڑپ کر جو لنگر قایم کیا تا بپاشنہ غرق زمین ہوے اب اسنے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جو زور کیا ذرا بھی لنگر نے جنبش نہ کھائی حرکت تک نہ ہوئی یہ زور کرکے تھک گیا اسکی یہ نوبت ہوئی کہ کنپٹیون اور انگلیون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین عاجز ہوکر چھوڑ دیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اب آپ کی باری ہو یہ سنتا تھا کہ انھون نے بھی دونون مونڈھے پکڑکر اور سر کو اڑا کے لے دوڑے اسطور سے کہ جیسے پتہ ہوا سے اڑتا ہو اسطرح وہ چلاجاتا تھا کوئی پندرہ قدم

پر لاکر جو ہیکا بارا دونون گھٹنے آشنا بہ زمین ہوئے اسنے بھی قصد کیا کہ مین ترپ کر لنگر قایم کرون مگر
حریف زبردست ہوکب لنگر قایم کرنے دیتا ہی پس علمشاہ نے کمر زنجیر کو اسکی پکڑ کر اب جو زور کیا
اور نعرہ اکبر جگر سے کھینچا یا حیدر کرار جو کہکر زور کرتے ہین پہلی ہی مرتبہ مین سینے تک لے آئے
دونون شانون کو شریک کرکے اب جو دوسرا زور کیا سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دیکر زمین
پر رکھدیا اور مشکین باندھکر اپنے عیار کے حوالے کیا اہل اسلام کا مارے خوشی کے یہ حال
ہوا کہ سب اچھل پڑے اور ایک غل وشور تحسین و آفرین کا ایسا بلند ہوا اور ایسے نعرے
خوشی کے لگائے کہ تمام صحرا گونج اٹھا سرداران مضراب و اہل لشکر کے حواس جاتے
رہے اور یہی حال عنطاق وغیرہ کا ہوا لشکر مضراب نے قصد کیا تھا کہ ہم جا پڑین علمشاہ
نے انکا یہ قصد دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ کیون اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئے ہو کیون جنگ
مغلوبہ کے قصد سے ادھر کو آتے ہو سوائے قتل و غارت ہونے کے دوسرا امر نہ حاصل
ہوگا لہذا تم اپنے مقام پر واپس جاؤ یہ نہ خیال کرنا کہ مین جنگ مغلوبہ سے ڈرتا ہون بلکہ
یہ امر ہو اور اس بات کا خیال ہو کہ کیون خون ناحق ہو میرے اور مضراب کے اقرار ہی مین
اسکو اپنی بارگاہ مین جاکر رہا کر دونگا اگر نہ رہا کرون تو مین بھاگا نہین جاتا ہون کل سمجھلینا
یہ تقریر سنکے سردارون نے جواب دیا کہ بھلا ہم آپ سے لڑ سکتے ہین جب ہمارا سردار زیر
ہوگیا تو ہم کیا لڑینگے یہ سب تقاضائے نمک حلالی ہو کہ جو ہم جرأت کرتے ہین خیر ہم واپس
جاتے ہین انکو اختیار رہی یہ کہکر باہم صلاح کی کہ اگر ہمارے سردار کو انھون نے چھوڑدیا
تو خیر ورنہ کل شب کو انکے لشکر پر شبخون کرینگے اور کسی نہ کسی تدبیر سے اپنے آقا کو رہا کرینگے
اور یہان سے نکل جائینگے یہ صلاح کرکے اپنے قیام گاہ کی طرف واپس گئے جاکر ہر ایک
اپنے اپنے مقام پر اترا مگر مغموم و محزون یہ انتظار ہر ایک کر رہا ہی کہ اب ہمارا آقا رہا ہوکر آتا
ہو ادھر عنطاق یہ معرکہ دیکھکر مع اپنے سردارون کے اپنی فرودگاہ پر واپس آیا یہان آکر
دربار کیا سردارون سے کہنے لگا کہ تمنے دیکھا کہ کس طور سے پسر حمزہ نے مضراب کو
زیر کرلیا ہمکو یہ یقین تھا کہ مضراب زیر کر لیگا اب بھلا اس سے کون لڑ سکتا ہی جبکہ پسر حمزہ
نے مضراب ایسے پہلوان کو زیر کر لیا تو اور کون لڑ سکتا ہی میرے لشکر مین تو کوئی ایسا

زبردست پہلوان بھی نہین ہو بھلا مین یہ اقرار کرکے اپنے کو پابند کرتا مین جنگ مغلوبہ کرکے
اسیر کرلونگا سرداروں نے کہا کہ اب اُنکے پاس بھی لشکر زیادہ ہو جائیگا کیونکہ مضراب اور
شریک ہوگا عنظاق نے کہا کہ کیا تمنے سُنا نہین کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا کہ مضراب نے
اور پسر حمزہ سے اقرار ہوچکا ہو کہ اگر مین زیر ہو جاؤنگا تو بعد فیصلہ عنظاق کے آپکی شرکت
کرونگا پس عنظاق تو نہین شرکت کریگا ہم جنگ مغلوبہ کرکے مارینگے سرداروں نے
کہا کہ اگرچہ آپکی راے ہی تو پھر تعجیل فرمائیے عرصہ نہ لگائیے عنظاق نے کہا کہ مین طبل جنگ
بجواتا ہون کل ضرور مقابلہ کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہورہی ہو اُدھر علمشاہ اپنے لشکر مین واپس
آئے دیوانے نے بڑھکر دونون ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے گرد پھرا اور کہا کہ آقا کیا
خوب اپنی قوت و طاقت کو کام فرمایا ہمنے آجتک یہ طریقہ و قاعدہ پیکار کا اور حریف کے
زیر کرنے کا نہین دیکھا کہ جو آپ نے اسوقت صرف فرمایا پس دیوانہ علمشاہ پر سے زرنثار
کرتا ہوا لشکر مین آیا سب اپنے مقام پر آئے علمشاہ بارگاہ مین تشریف لائے دنگل پر
جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیون پر بیٹھے علمشاہ نے فرمایا کہ لاؤ مضراب کو مگر عزت
و حرمت قید اُسکے جسم پر سے دور کرکے لانا لوگ مضراب کو لینے کو گئے یہان علمشاہ
نے اُسکے لیے کرسی طلب فرما کر بچھوائی اُدھر لوگون نے جاکر مضراب کو رہا کیا لباس سے
آراستہ کرکے اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے مضراب کی یہ حالت ہو کہ فرط خجالت سے سر جھکائے
ہو اور دل مین خوش ہو کہ مین زیر بھی ہوا ہون تو پسر حمزہ سے بہادر نے زیر کیا ہو کسی نامرد
نے نہین زیر کیا ہو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا آکر بارگاہ مین پہونچا علمشاہ کو سلام کیا علمشاہ
نے جواب سلام دیا دیو اسنے اُٹھکر باپ کو تسلیم کی اور سب سردارون نے علمشاہ نے
اشارہ کیا مضراب سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب مضراب بیٹھ چکا اُسوقت علمشاہ نے
مضراب سے فرمایا مسکرا کر کہ مزاج تو اچھا ہو اُسنے جواب دیا کہ دعا کرتا ہون علمشاہ نے
فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جواب دیا کہ جسطور سے بہادر بہادر کو زیر کرتے
ہین اب فرمایا کہ تم اپنا وعدہ ایفا کرو جواب دیا کہ مین نے قبل ہی عرض کردیا تھا کہ بعد فیصلہ ہونے
عنظاق کے مین اطاعت کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا پس اب مجھکو جانے دیجیے

جلد آپ کے اور عنطاق کے فیصلہ ہو جائیگا مین خود حاضر ہونگا آپ کو طلب کرنے کی بھی ضرورت
نہ ہوگی علمشاہ نے فرمایا کہ میرا مطلب یہ نہین ہو کہ تم میری اطاعت کرو اسوقت دین اسلام اختیار
کرو مین نے تمکو تمھارا وعدہ یاد دلایا شاید تمکو فراموش ہو مضراب نے عرض کی کہ مین یہ نہین عرض کرتا
ہون کہ آپ نے کیون اس امر کو فرمایا بلکہ میرا خود منشا ہی کہ مین موجود ہون صرف اس امر کا انتظار
ہی علمشاہ نے فرمایا کہ تم شوق سے اپنے لشکر کو جاؤ تمکو کوئی نہ روکے گا تمھارا جسوقت جی چاہے
آؤ عام اجازت ہی اور جبتک تمھارا جی چاہے یہان ٹھہرو یہ فرما کر خلعت گران قیمت طلب فرماکر
مضراب کو دیا مضراب وہ خلعت پہنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ اب یہ غلام جاتا ہو پھر حاضر
ہوگا علمشاہ نے فرمایا کہ جاؤ شوق سے بس مضراب سلام کرکے اٹھا اور بیرون بارگاہ آیا
علمشاہ نے مرکب بھی اسکو مرحمت کیا تھا خادم نے مرکب حاضر کیا اور کہا کہ یہ مرکب بھی سرکار
شاہزادے سے تمکو مرحمت ہوا ہی بس مرکب پر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے آیا وہان اسکے
سردار انتظار کر رہے تھے انھون نے جو اپنے سردار کو آتے ہوے دیکھا سب خوش
ہوگئے برائے استقبال آئے استقبال کرکے مضراب کو بارگاہ مین لائے مضراب
اپنے دنگل پر بیٹھا سب سردار گرد بیٹھے کہ سردارون نے کیفیت دریافت کی مضراب نے
سب حال بیان کیا اور علمشاہ کی خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین تو بندۂ خدا
ہون ضرور اطاعت کرونگا بعد فیصلہ عنطاق کج کلاہ کے تم سب کیا کہتے ہو ان سب نے
جواب دیا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہین جو آپ کی راے وہ ہم سب کی راے مضراب نے کہا
کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ تم سب نمک حلال ہو یہان یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر ہرکارون نے
جاکر عنطاق سے سب حال بیان کیا عنطاق کو یہ واقعہ سنکے بہت غصہ آیا اور کہا کہ مین
بتائے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجایا جائے ہم کل میدان جنگ
مین نکلکر مقابلہ لشکر اسلام و کیسر حمزہ سے کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت طبل جنگ پر چوب پڑی
سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوے آلات حرب و
ضرب درست کرنے لگے حسب معمول جو طریقہ لشکر کا ہوتا ہی کہ وہ سامان جنگ کی تیاری
کرنے مین یعنی یہان والے آکر بیٹھے سان پر تلوارین چڑھائی جانے لگین لشکر کفار درستی

آلات حرب و ضرب مین مصروف ہوے خنجر صاف ہونے لگے عنطاق نے اپنے سرداروں سے کہا کہ ابھی تک رموز جادو نہین آئے خیر نہ آئین مین توکل ضرور مقابلہ کرونگا سرداروں نے کہا کہ انھون نے فرمایا تھا کہ آپ مقابلہ فرمائیے گا مین عین جنگ و پیکار مین آجاؤنگا عنطاق نے کہا چاہے آئین چاہے نہ آئین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آکے درستی سامان جنگ مین مصروف ہوے ہرکارے لشکر اسلام و لشکر مضراب کے خبر نواخت طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے وہان علمشاہ بارگاہ مین بیٹھے ہوے سرداروں سے فرمارہے تھے کہ مضراب کج کلاہ مرد منصف اور بہادر ہے جو اُسنے کہا تھا وہ کیا اور جو کہا ہو وہ ضرور کریگا مرد صاحب لیاقت و عقلمند ہو لایق صحبت ہو علمشاہ مضراب کی تعریف فرمارہے تھے اور سردار بھی کہ کان مین صدا آئی طبل جنگ کی علمشاہ نے دیوانے سے فرمایا کہ یہ طبل جنگ کسکے لشکر مین بجا ہو دیوانے نے عرض کی کہ مین خیال کرتا ہون کہ عنطاق نے طبل جنگ بجوایا ہو اُسکے لشکر سے صدا آئی ہو علمشاہ نے فرمایا کہ خبر تو منگاؤ دیوانے نے کہا کہ بہت خوب ابھی حکم نہ دیا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوے دعاؤ ثنائے شاہی بجا لاکر عرض کی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہو اُنکا ارادہ ہو کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ کرین اور آتش بغض و نفاق کو مشتعل کرین علمشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی علمشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ مین مصروف ہوے اور سب اہل لشکر بھی ادھر ہرکارون نے مضراب کو طبل جنگ بجنے کی خبر دی مضراب کے بھی لشکر مین کوس رزمی نوازش مین آیا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا مضراب نے سرداروں سے کہا کہ عنطاق کی قضا آئی ہو جو اُسنے یون طبل جنگ بجوایا ہو خیر فیصلہ بھی جلدی ہو جائیگا مجھکو فراق بھی شاہزادہ علمشاہ کا شاق ہو مضراب نے بھی دربار برخاست کیا راوی بیان کرتا ہو کہ رات بھر تینون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا ہر ایک اپنے اپنے ہتھیار درست کرتا رہا عزیز و اقارب باہم مل رہے تھے دوست سے دوست ملتا تھا گویا یوم عید تھا وہ شب جنگ نتھی ہر ایک کو جو کہ بہادر تھے عروس مرگ

کی خوشی تھی کہ کل ہم عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے طلایہ پھر رہا تھا صداے ناظر باش و حاضر باش و
بیدار باش کی بلند تھی سردار و بہادر شوق جنگ مین بصد امنگ جاگ رہے تھے صبح کے
انتظار مین بار بار خیمون سے نکلکر آسمان کی جانب دیکھتے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ رات
بہادرون نے جاگ کر شوق جنگ مین بسر کی کہ یکایک سفیدۂ سحری چمکا سلطان شب نے
شکست کھائی مع فوج سیارگان کے طرف قلعۂ مغرب کے کوچ کیا اور جاکر قلعہ مغرب مین قلعہ
بند ہوا آمد آمد شاہ خاور کی زنگبار سے بصد جاہ و وقار شروع ہوئی تاج شاہی بر سر چار قبۂ
شہنشاہی در بر نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین افق مشرق سے نکلکر تخت اطلسی پر جلوہ فرمایا اپنے نور
عالم افروز سے تمام عالم کو معمور کیا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے غنچہ دلہاے بستہ کو شگفتہ
کرنے لگے طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر بیٹھکر بزبان بے زبانی حمد الٰہی مین
مصروف ہوے لشکر اسلام مین صداے آوان بلند ہوئی لشکر کفار مین گھنٹ و ناقوس بجنے
لگے ادھر لشکر مضراب مین سب بیدار ہوے ادھر اہل اسلام بھی بستردن پر سے اُٹھے
عبادت خدا مین مصروف ہوے جب فارغ ہوے مسلح و مکمل ہوکر لشکر کو لیکر در دولت
پر حاضر ہوے ادھر عنطاق بھی لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلا مضراب بھی مع لشکر کے
میدان کو روانہ ہوا ادھر علمشاہ اپنے خیمے سے بعد فراغت نماز کے مسلح و مکمل ہوکے
برآمد ہوے سب سردارون نے سلام کیا سب کا مجرا و سلام لیکر مرکب پر سوار ہوے مع
کل سردارون و لشکر کے عازم میدان نبرد ہوے تینون لشکر جنگاہ مین آکر پہونچے اپنے
اپنے طریقے سے صف آرا ہوے نبرد ارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون
نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو مٹا دیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت کر چکے
اور لشکرون مین چلے گئے اہل لشکر کا یہ حال ہوا کہ ہر ایک فرد جوش شجاعت سے جھومنے
لگا چہرون کا رنگ سرخ ہوگیا جوش جنگ مین یہ امنگ تھی کہ پہلے ہمین جاکر حریف سے
مقابلہ کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی میدان مین نہ آیا تھا ہر ایک بنگاہ تیز و تند دیکھ رہا تھا
کہ یکایک شہر عنطاقیہ کی طرف سے ایک ابر سیاہ رنگ نمودار ہوا کہ بہت تیزی سے چلا
آتا تھا اس ابر مین برق کی چمک رعد کی گرج ازحد تھی اس ابر کی آمد جو دیکھی ہر ایک لشکر کے

لوگ خیال کرنے لگے اور باہم کہنے لگے کہ گیا ابر تیرہ و تار آتھا ہی اگر پانی برساتو لگی دن تک نہ کھلیگا ہر ایک نے برساتی طلب کی کہ وہ ابر قریب لشکر عنطاق آکر قایم ہوا اور وہ ابر خود بخود شق ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُس ابر سیاہ سے ساحران عذار جھولیان کاندھون پر ڈالے ہوے پیدا ہوے اب سب کو معلوم ہوا کہ یہ ابر اصلی نہ تھا بلکہ وہ ابر سحر ساحران عذار تھا لشکر ساحران اُس ابر سے نکلکر ایک طرف قایم ہوا کہ یکایک چمک ہوئی اب دیکھا کہ رموز جادو تخت پر سوار جھولی اسباب سحر کی کاندھے پر ہاتھ منھ سے و آنکھون سے شعلے نکلتے ہوے نکلا جیسے ہی عنطاق نے رموز کو دیکھا خوش ہو گیا رموز نے آکر اپنے بھائی کو سلام کیا اُسکا لشکر صف آرا ہوا اُدھر علمشاہ سے دیوانے نے کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا وہ مکار غدار کافر اکفر رموز جادو آگیا مع لشکر کے اب وہ سحر سے مقابلہ کریگا علمشاہ نے فرمایا کہ کوئی مقام خوف نہین ہی تم کچھ خوف نہ کرو خداوند کریم حافظ و نگہبان ہی بقول شاعر مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است۔ آیا ہی تو آنے دو کیا ڈر ہی ساحر ہی تو کیا ہمارا بنا لیگا اس اطمینان کی تقریر سے سب اہل لشکر کو اطمینان ہوا اُدھر مضراب نے جو رموز کو دیکھا اپنے سردارون سے کہا کہ لو غضب ہوا رموز جادو اپنے بھائی کی کمک کو آگیا اب علمشاہ کا غالب آنا محال ہی ہان اگر غیر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور غالب آتے بھلا یہ سحر و ساحری کو کیا جانین اب مجھکو یاس ہی سردارون نے عرض کی کہ جو آپ کا خیال ہی بہت درست ہی ناظرین پر ظاہر ہو کہ جب عنطاق لشکر کو لیکر چلا تھا تو رموز نے اقرار کیا تھا کہ آپ جا کر مقابلے مین اُتر پڑے اور طبل جنگ بجوائیے مین عین وقت پر بروز مقابلہ آجاؤنگا مع اپنے لشکر کے چنانچہ اِسنے ایسا ہی کیا کہ اِس عرصے مین اسنے اپنا سحر درست کیا جب سحر تیار ہو گیا اور اِسنے دریافت کیا کہ مقابلہ کسدن ہوگا جب اِسکو معلوم ہوا کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا پس پہر رات گئے مع اپنے لشکر کے اُدھر کو روانہ ہوا تھا اب آکر پہونچا مگر خوب وقت پر پہونچا ناظرین کو اِس امر کا بھی خیال رہے کہ ملکہ بالاے قلعہ سے تماشاے جنگ کیا کرتی ہی ملکہ آہو چشم نے جو رموز کو دیکھا اپنے مصاحبون سے کہا کہ بڑا غضب ہوا لشکر ساحران لیکر عنطاق کا بھائی اپنے بھائی کی کمک کو آیا ہی اور شاہزادہ سحر سے آگاہ نہین ہی بس وہ سحر کر کے سب کو اسیر کر لیگا مجکو شہزادہ

قسم دیکھیا ہی ورنہ مین ایک سحر مین اِسکو دیوانہ بنا دیتی یہ مجھسے کیا لڑتا مگر مجبور رہون مین نے شاہزادے کو سپرد خداوند کریم کیا یہ کہکر طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے اُدھر رموز اپنے لشکر کو درست کرچکا عنطاق کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فرمائیے کیا معرکہ گذرا رموز جب آیا تھا تو اُسنے پہچان لیا تھا کہ یہ لشکر ہمارا ہی اور یہ لشکر حریف ہی کیونکہ علمشاہ کو بھی پہچانتا تھا اور دیوانے کو اور لشکر دیوانے کو دوسری طرف اِسنے مضراب و لشکر مضراب کو صف آرا پایا یہ اُس سے بھی بخوبی آگاہ ہی کیونکہ مضراب اِسکا بڑا بہنوئی ہی مگر یہ اس واقعہ سے حیران تھا کہ یہ الگ کیون اپنا لشکر لیے ہوے کھڑا ہی بس اِسنے عنطاق کے پاس آکر دریافت کیا کہ یہ تو لشکر حریف ہی اور یہ ہر ادر مضراب کیون اپنا لشکر الگ لیے ہوے فروکش ہین اِسکا کیا سبب ہی تب عنطاق نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور سبب عداوت بیان کیا رموز نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ ان کی بھی شامت آئی ہی عنطاق نے کہا کہ پسر حمزہ سے اور مضراب سے مقابلہ ہوا تھا پسر حمزہ نے مضراب کو چھوڑ دیا کہ بعد فیصلے میری جنگ و پیکار کے مضراب شریک ہوگا پسر حمزہ کا رموز نے جواب دیا کہ جب پسر حمزہ میرے ہاتھ سے زندہ بچیگا اور اُسکا لشکر تو وہ شریک ہوگا مین مضراب کو بھی اسیر کرلونگا اب اسکا کیا قصد ہی کون مقابلے کو جائیگا کیا اہل لشکر مقابلہ کرینگے اب عنطاق نے جواب دیا کہ اہل لشکر نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین مقابلہ کرونگا رموز نے کہا کہ اِس سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا کہ بیکار اہل لشکر کا خون ہو اور جنگ کو طول ہو اس امر کا ضرور خیال رہے کہ آپ اِن لوگون سے سر بر نہ ہونگے اگر بدون سحر کے مقابلہ کرینگے کیونکہ آپ دیکھ چکے ہین کہ بارگاہ مین کیا حال ہوا تھا بس جنگ کو طول دینے سے اہل لشکر کے قتل کرانے سے کیا حاصل ہی مین جاتا ہون اور فیصلہ کیے دیتا ہون عنطاق نے کہا کہ جو تمھاری رائے اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا شوق سے جاؤ واقعی جنگ کو طول دینے سے کچھ فائدہ نہین ہی یہ عنطاق کا کہنا تھا کہ رموز نے دستک دی ایک مرتبہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک مرکب پری پیکر زین و لجام سے آراستہ و پیراستہ صحرا سے پیدا ہوا قریب تخت رموز آیا رموز نے تخت سحر کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا باگ لی مہمیز کرکے

میدان مین آیا لشکر اسلام کی طرف منھ کر کے پکارا کہ ای پسر حمزہ خداے نادیدہ کے بندے آ میرے مقابلے کو اگر مرد میدان و بہادر ہی مین دیکھون کہ تو کیونکر اپنی جان میرے ہاتھ سے سلامت لیجاتا ہی مین نے تیری بہادری و جوانمردی کا بہت شہرہ سُنا ہی پوری بات اِسکی تمام نہ ہونے پائی تھی کہ شاہزادے نے مرکب کو صف سے نکالا دیوانے نے عرض کی کہ آپ کیون تکلیف فرمائین اہل لشکر مین سے کوئی جائیگا طریقۂ جنگ تو ملاحظہ فرمائیے کہ کیونکر مقابلہ کرنا ہی دوسرے وہ ساحر ہی اور آپ غیر ساحر ہین آپ کا اُسکا مقابلہ کیا علمشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ ساحر ہی تو کیا خوف ہی مالک خدا ہی اگر اسی طور سے قضا آئی ہی تو ضرور قتل ہونگا کہانتک اپنے کو بچاؤنگا دوسرے وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہی پھر مین کیونکر نہ جاؤن دوسرے کو بھیجون اس بار مین کبھی کچھ نہ کہنا تم لشکر سے خبردار رہو خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کر کے آتا ہون ورنہ بعد میرے تمکو اختیار ہی یہ فرماکر مرکب کو جولان کر کے میدان مین آئے بقصد تگاورزنی مرکب کو ہٹایا رموز نے کہا کہ پہلے مجھ سے دو دو باتین کر لیجیے پھر تگاورزن ہونا علمشاہ نے کہا کہ اچھا مرکب روک لیا اُدھر بالاے قلعہ سے ملکہ نے جو دیکھا کہ شاہزادہ مقابل رموز جادو آیا ہی خواصون سے کہا کہ لو غضب ہو گیا شاہزادہ خود رموز کے مقابلے کو آیا یہ نابکار ساحر وہ غیر ساحر خداوند کریم شاہزادے کو اسکے شر سے محفوظ رکھے میرا دل تو سینے مین بیقرار ہی کچھ سر پر سے دور گرا جاتا ہی دم گھبراتا ہی یہی جی چاہتا ہی کہ چیخین مار مار کر رووُن صاحبو کیا تدبیر کرون کیونکر جاکر شاہزادے کو اِسکے سامنے سے پھیر دون اور خود اس سے مقابلہ کرون ملکہ تو یہان بیقرار ہو رہی ہی خواصین سمجھا رہی ہین کہ واری کچھ تو اُنکو بھروسہ ہوگا جو غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو آئے ہین آپ اسقدر بیقرار نہ ہون خدا پر نگاہ رکھین ملکہ کہتی ہی کہ یہ لوگ کچھ کسیکا خوف نہین کرتے ہین جو اُنکو مقابلے کو بلاتا ہی وہ اُسکے مقابلے کو جاتے ہین یہان بالاے قلعہ تو ملکہ بیقرار ہی اُدھر مضراب نے اپنے سردارون سے کہا کہ لو جنگ کا خاتمہ ہو گیا رموز سے شاہزادہ خود مقابلے کو آیا اور کسی کو نہ بھیجا اُسنے بھی تو خود اُنھین کو طلب کیا مگر یہ لوگ کیا نچلے ہین کہ غیر ساحر ہو کر ساحر کے مقابلے کو آتے ہمسے تو یہ کبھی نہ ہوتا مضراب یہ باتین سردارون سے کر رہا ہی اُدھر علمشاہ سے رموز نے کہا کہ ای پسر حمزہ

تو نے بڑا غضب کیا کہ اخفان کو زیر کر لیا اور اسکے لشکر کو شکست دی میرے بھائی کو بہت
پریشان کیا ہی تیری حرکتوں نے میرا کلیجہ خون کر دیا ہی اب کہانتک صبر کرون آخر صبر نہ ہو سکا
خود میدان مین آیا پس اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو رومال سے ہاتھ باندھکر میرے
ہمراہ چل اور رد یوانے کو بھی ہمراہ لے لے مین تم سبکی خطا معاف کرا دون مگر اسمین دو شرطین
ہین اول تو یہ شرط ہی کہ وہ قمری جو کہ تیرا عیار میرے پاس سے عیاری کر کے لیگیا ہی میرے
حوالے کر کیونکہ میرے بھائی کو بہت پسند ہی اور اسی سبب سے مین نے زبردستی لیلی
تھی اور یہ سارا فساد اسی سبب سے ہوا ہی وہ میرے حوالے کر دوسرے دین اسلام
ترک کر تیرے دیوانے سے کہدے کہ وہ عشق دختر عنظاق سے دست بردار ہو تب
تیری خطا اور رد یوانے کی خطا معاف کرا دونگا اگر اسپر عمل نہ کریگا تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا علمشاہ نے فرمایا کہ بس زبان بند کر
کیا بیہودہ بک رہا ہی تو کیا ہی اور تیرا بھائی عنظاق کیا بلا ہی جو خطا معاف کریگا اب تو
تو اسی حسرت مین رہیگا کہ وہ قمری ہاتھ آئے اب اُسکا ایک پر بھی ہاتھ نہ آئیگا اور تو میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کبھی نہ ہوگا کہ بہادر دین اسلام کو ترک کرین کوئی خدا پرست کبھی
اپنے مذہب کو نہ ترک کریگا ہان جو کہ کافر ہوتے ہین وہ ترک کرتے ہین اور رند دیوانہ کبھی
عشق دختر عنظاق سے دست بردار ہوگا وہ اُس سے خدا چاہیگا تو وصل حاصل کرے گا
عنظاق میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ ملک ضرور اسلام آباد ہوگا تیرا جو جی چاہے
وہ کر ہم کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے بلکہ تو خود رومال سے ہاتھ باندھکر میری خدمت
مین حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر کیون اسقدر لاف وگزاف بکتا ہی یہ جو علمشاہ نے
فرمایا رعد نے جواب دیا کہ معلوم ہوا قضا ہی آئی ہی دیکھون میرے حربے سے کیونکر بچتا ہی
ہوشیار ہو جا یہ کہکر اپنے صحرا کی طرف دیکھکر دستک دی اور کہا کہ مین تجھسے کیا مقابلہ
کرون ہان اگر حمزہ ہوتا تو اُس سے مقابلہ کرتا مین غلام کو تیرے مقابلے کے لیے
طلب کرتا ہون وہی تیرے لیے کافی ہی علمشاہ نے فرمایا کہ خواہ تو مقابلہ کر خواہ تیرا
غلام تو حمزہ صاحبقران سے کیا مقابلہ کرتا وہ مالک اسم اعظم ہین اُنکے اوپر سحر اثر نہین کرتا

بعد ازین اسی امر سے ظاہر ہی کہ غیر ساحر کے مقابلہ کو تو ساحر ہو کر آیا شہر ہشت نہیں آتی ہی اور پھر کہتا ہی کہ میں بندہ صاحبقران ہوں سے ثابت ہوا کہ زنگار رموز نے جواب دیا کہ اسی لیے تو مین نے اپنے غلام کو تیرے مقابلہ کے لیے تجویز کیا ہی کہ وہ پہلوان ہو علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا بلا مین تو موجود ہون وہ صد کنندہ ہی یہ کہتا تھا کہ رموز نے پھر دستک دی ایک مرتبہ برابر علمشاہ کے زمین شق ہوئی اُس سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک آئینہ تھا وہ ہاتھ اونچا ہو کر مقابل چہرۂ علمشاہ کے آیا جیسے عکس آئینہ کا علمشاہ پر پڑا بالکل طاقت و قوت شاہزادے کی زائل ہو گئی بحس و حرکت ہو کر مرکب پر رہ گئے نہ ہاتھوں مین حرکت تھی نہ پاؤن مین یہ حالت ہوئی کہ گویائی تک جاتی رہی جو کلام کر سکین بالکل بحس و حرکت ہو کر رہ گئے وہ آئینہ سحر تھا جسکے عکس نے یہ حالت کی صرف آنکھین تو وا ہین دیکھ رہے تھے مگر نہ کلام کر سکتے تھے نہ ہل سکتے تھے مثل تصویر گلی کے ساکت تھے جب یہ حال اُسنے علمشاہ کا دیکھا دستک دی وہ ہاتھ مع آئینہ کے زمین مین غائب ہو گیا زمین اُسی طور سے برابر ہو گئی اب اُسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر طرف صحرا کے پھینکے اُن دانون کا پھینکنا تھا کہ سم مرکب کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک زنگی سیاہ فام از سر تا پا آلات حرب و ضرب سے آراستہ صحرا سے پیدا ہوا مرکب کو اُڑا کر قریب رموز آیا سلام کیا عرض کی کیا حکم ہوتا ہی رموز نے کہا کہ اے غلام با دولت یہ جو جوان مرکب پر سوار میرے مقابلے مین کھڑا ہی اسکو باندھکر لے جا بڑا گستاخ و زبان دراز ہی یہ کہتا تھا کہ وہ زنگی مرکب کو چمکا کر سامنے علمشاہ کے آیا اور آتے ہی کچھ نہ کہا نہ سُنا کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور صاف اُٹھائے ہوے جدھر سے آیا تھا چلا گیا یہ وہ علمشاہ ہین کہ جسکو حمزۂ صاحبقران نے سات دن کی کشتی مین زیر کیا تھا جنھون نے لندھور ایسے بہادر کو مع فیل و گرز کے اُٹھا لیا تھا جنھون نے قویل ہندی دو دیو پیکر کو مع ہاتھی کے اُٹھا کر خندق مین ڈالدیا تھا جنھون نے مرزوق کو مع تخت کے خندق مین مارا تھا جنھون نے سات برس کے سن مین مانی کو ہلاک کیا اسوقت ایک زنگی سیاہ فام بد انجام مثل پھول کے اُٹھا کر مرکب پر سے لیگیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکے یہ زمانے کا انقلاب ہی یہ گردش لیل و نہار ہی ایسا بہادر یون زیر ہو جائے کوئی مقام تعجب نہین ہی ساحر اور

غیر ساحر مین زمین آسمان کا فرق ہی سحر سے جابجا صاحبقران عاجز آئے ہین بہ سبب اسم باطل سحر کے
غالب ہوے ورنہ غیر ممکن تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ زنگی علمشاہ کو یون اٹھا کر لے گیا
سب لشکریون کو حیرت ہوئی خصوصاً لشکر اسلام کے افسرون و سردارون اور اہل لشکر کے
توچی چھوٹ گئے ہر ایک باہم تقریر کرنے لگا کہ مقام عجب ہی ایسا بہادر اور یون زیر ہوجائے
مجھکو بڑی حیرت ہی لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا دیوانے نے جو تلاطم دیکھا اہل لشکر سے کہا کہ بیکار
کو پریشان ہوتے ہو یہ کارخانہ سحر کا ہی بھلا غیر ساحر ساحر سے مقابلہ کرسکتا ہی اب تم لوگ
پریشان نہ ہو مین جاکر اسکو قتل کرتا ہون یہ کہکر اپنے مرکب کی باگ لی اُدھر مضراب نے
جو یہ واقعہ دیکھا کہ رموز نے سحر کرکے علمشاہ کو زیر کرلیا اپنے سردارون سے کہا کہ دیکھا
تمنے ساحر و غیر ساحر مین یہ فرق ہی اسی جوان نے کس شد و مد سے مجھکو زیر کیا تھا یا یون ایک
چشم زدن مین زیر ہوگیا مقام افسوس ہی کیا کیا جائے مضراب اپنے سردارون سے یہ
کہ رہا تھا کہ سردارون نے عرض کی کہ لیجیے دوسرا غضب ہوتا ہی شاہزادہ تہمور آپ کے فرزند
ارجمند مقابلے کو نکلے ہین مضراب نے کہا کہ پھر کیا کرون مجبور ہون وہ میرا کہنا نہ سنے گا
ورنہ مین منع کرتا اُدھر عملاق نے اپنے اہل لشکر و سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا
تمنے کس آسانی سے رموز نے گرفتار کرلیا اسی قوت و طاقت پر یہ زور و بل تھا مین نہ
کہتا تھا کہ یہ لوگ مجھسے کیا لڑ سکتے ہین یہ دیوانہ نکلا ہی تو کیا کرلیگا یہ بھی مثل پسر حمزہ کے اسیر
ہوجائیگا اُنھون نے جواب دیا کہ بھلا انسے کوئی لڑ سکتا ہی اُدھر بالاے قلعہ سے ملکہ نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ ایک زنگی آکر شاہزادے کو مرکب پر سے اٹھا کر لے گیا سر پیٹ لیا خواصون سے
کہا کہ لو میرا راج سہاگ سب لٹ گیا یہ کہکر گریبان کو پھاڑا اور قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون
خواصون نے ہاتھ پکڑ لیے ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور کہتی ہی کہ اس لونڈی کو ہمراہ خدمت
ہمراہ نہ لیتے گئے مین پہلے ہی جانتی تھی کہ وہ ساحر ہی سحر کرکے زیر کرلیگا افسوس اس امر کا ہی
کہ مجھکو منع فرمادیا تھا اور قسم دی تھی ورنہ یہ نوبت نہ ہوتی ملکہ یہان تڑپ رہی ہی اور زار
زار رو رہی ہی اُدھر دیوانے نے مرکب کو مہمیز کرکے صف سے نکالکر آواز دی کہ او رموز
مکار مین تیری سرکوبی کو آیا ہون تو میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ کہتا ہوا مرکب کو مہمیز کرکے قریب آیا

رموز

رموز نے کہا اے دیوانے کیون اپنی قضا بلاتا ہی تو میرے صانع زن نہین مجھکو جسنے پھر و سہ تھا اُسکو مین نے اسیر کر لیا ہی اب اُسکو قتل کرونگا تجھکو لازم ہی کہ تو اپنے دین کو قبول کر کیون اپنی جوانی کو رایگان کرتا ہی دوسرے تیرا باپ بھی میرے شہ کفر ہی اُس سے مجھکو شرمندگی ہی دیوانے نے جواب دیا کہ او نالایق بس بیہودہ نہ بک یہ کہکر تلوار کا وار کیا رموز نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دیوانے کی بھی وہی حالت ہوئی اُسکے دست و پا میں رعشہ پیدا ہوا اُسکو بھی اُٹھا کر لے گیا اب تو لگا لگ گیا اخفان آدمخوار یہ حال دیکھکر نعرہ کر کے آیا آتے ہی رموز پر وار کیا اُسنے سحر کیا قوت زائل ہوئی رنگی آیا اُٹھا کر لے گیا غرضکہ سردار لشکر اسلام مین منچلے تھے سب آکر اسیر سحر ہوے اب سواے اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نہ رہا جو نکلکر مقابلہ کرے رموز نے قریب دو سو سرداروں کے اسیر سحر کیے اب پرا بند ہو گیا اب کون ہی جو نکلے ملکہ ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ جا کر مقابلہ کرون مگر جب علمشاہ کو کسی قسم کا خیال آجاتا ہی رہ جاتی ہی اب رموز نے قصد کیا کہ اہل لشکر پر سحر کرون مضراب نے جو دیکھا کہ علمشاہ میرا فرزند اور اُسکے سردار سب اِس نابکار نے اسیر کر لیے اب یہ قصد کرتا ہی کہ لشکر کو تباہ کرون اور اُس لشکر مین کوئی نہین ہی کہ جو مقابلے کو نکلے اب خون عزیزی نے جوش مارا خیال کیا کہ جب تیرا فرزند اسیر ہو گیا اور وہ آقا کہ جسنے تجھکو زیر کیا تھا اسیر ہو گیا اب تو رہکر کیا کریگا یہ وقت اِن لوگون پر سخت ہی اُنکی مدد ضرور ہی یہ خیال کر کے اپنے مرکب کی باگ لی اور قصد نکلنے کا کیا سردارون نے عرض کی کہ کیا قصد ہی جواب دیا کہ جا کر رموز سے مقابلہ کرونگا اور اپنے فرزند کا عوض لونگا اُسنے بڑا غضب کیا کہ میری روبرو میرے فرزند کو اسیر کر لیا اور اُسکے لشکر کو تباہ کیا کچھ میرا خیال نہ کیا سردارون نے عرض کی کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہین کہ جو اُسکے مقابلے کو گیا وہ اسیر ہو گیا اور آپ خود اُسکے مقابلے کو یہ دیکھکر جاتے ہین لڑنے کو مضراب نے جواب دیا کہ میرا دل نہین مانتا ہی کیونکہ میرا فرزند اسیر ہو گیا ہی مین چاہتا ہون کہ مین بھی وہین جا کر اسیر ہون ایسی زندگی بیکار ہی کہ جب جوان فرزند آنکھون کے سامنے سے اُٹھ جائے خواہ وہ اچھا تھا خواہ بُرا تھا میرا نام تو اُس سے روشن تھا میرے دل کو تسکین تھی یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم لشکر سے خبردار رہنا اور مرکب کی باگ لی اور صف سے نکلا مضراب نے رموز کو آواز دی۔

اور نابکار کیون اسقدر بلبلاتا ہی مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تو نے میرے فرزند کو اسیر کیا ہی
اسکا عوض تجھسے لونگا میری آنکھون مین تمام عالم تیرہ و تار ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی رموز نے کہا
کہ کیون میرے مقابلے کو آتا ہی اپنی آنکھ سے دیکھ چکا ہی کہ مین نے خدا پرستون کو مع تیرے
فرزند کے کیونکر اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا مضراب نے تلوار نیام سے لیکر
وار کیا رموز نے سحر کر دیا کہ مضراب کی بھی قوت کم ہوگئی اِسنے اشارہ کیا وہی زنگی پیدا ہوا
اور مضراب کو بھی اُٹھا کر لے گیا ابتو اِسکے لشکر سے بھی رسد لگ گئی اسکے سردار اُٹھنے
لگے وہ سب بھی اسیر ہو گئے جب کوئی باقی نہ رہا اُسوقت رموز نے لشکر اسلام کی طرف
منھ کر کے صدا دی کہ کیا اب کوئی مقابلے کو نہ آئیگا مین خود آؤن لشکر اسلام سے کسی نے
کچھ جواب نہ دیا اُسوقت رموز نے لشکر مضراب کی طرف منھ کر کے کہا کہ لشکر اسلام سے
تو کوئی مقابلے کو نہین آتا ہی پس تم مین سے کوئی مقابلے کو آئے مضراب کے لشکر سے بھی
کچھ جواب نہ ملا رموز نے دونون لشکرون کے درمیان مین کھڑے ہو کر ایک نارنج جھولی
سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اُس نارنج کو اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج شق
ہوا اور اُس سے ایک ابر زمرد رنگ پیدا ہوا دم بھر مین محیط ہوگیا دونون لشکرون پر یعنی
لشکر اسلام و لشکر مضراب پر بارش ہونے لگی جسپر قطرہ پانی کا پڑا وہ پتھر ہو کر رہگیا دونون
لشکرون کے کل اہل لشکر دشاگرد پیشہ میدان سے لیکر پڑاؤ تک سب سنگ سیاہ ہو کر رہگئے جانور
تک کوئی ذی روح باقی نہ رہا اسوقت رموز نے کیا کیا کہ اس ابر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گر کے
دونون لشکرون پر گرا اور مثل سرپوش کے سب کو ڈھانک لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک برج
زمرد رنگ میدان مین قایم ہی دونون لشکر اُسکے اندر بند تھے جب اسطور سے اِن لشکرونکو
تباہ کر چکا اُسوقت عنطاق کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی صاحب اپنے لشکر کو حکم فرمایئے کہ وہ
اِن دونون لشکرون کے مال و اسباب کو لوٹ لے راوی کہتا ہی کہ عنطاق خوش ہو رہا تھا
اور سردارون سے کہتا تھا کہ تمنے سرکشی کا نتیجہ دیکھا کہ کیسا گستاخ تھا کیسی سزا ملی بہت میان
مضراب غصہ کر کے ہمسے جدا ہو گئے تھے اُسکی سزا ملی جو کوئی ہمسے سرکشی کریگا وہ ایسی ہی سزا
پائیگا سردار بیچارے درست کہ رہے ہین کہ جب یہ رموز نے پکار کر کہا اُسوقت عنطاق نے

اہل لشکر کو حکم دیا کہ لوٹ لو اِن دونون کے لشکرون کے پیچھے دیغزہ یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایکمرتبہ لشکر اسلام و لشکر مضراب کا مال غارت کرنے لگا دم بھر مین لوٹ لیا ملکہ بالائے قلعہ سے دیکھ رہی ہی ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ جاکر رموز سے مقابلہ کرون مگر پھر شاہزادے کی قسم کا خیال آجاتا تھا تو یہ رہجاتی تھی حالت یہ تھی کہ تڑپ رہی تھی اور پھڑک رہی تھی جب مضراب دیغزہ بھی اسیر ہو گئے اب ملکہ کو تاب نہ رہی قصد کیا کہ جاؤن خواصون نے روک لیا کہ مال و اسباب لشکر کا لوٹا جانے لگا اور تمام لشکر کو ملکہ نے دیکھا کہ رموز نے سحر کرکے غارت کر دیا جب سب مال و اسباب لُٹ گیا اب ملکہ کو بالکل تاب نہ رہی خواصون سے کہا تم یہ چاہتی ہو کہ وہ حرامزادے یہان بھی آئے اور اہل قلعہ کو بھی تباہ کرے اب مین جاکر ضرور مقابلہ کرونگی جسکا مجھکو پاس تھا وہ تو اسیر ہو گئی اور مین نے اسوقت تک اُنکے فرمانے کے بموجب صبر کیا اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہی ملکہ خواصون سے یہ کہہ رہی تھی اُدھر جب لشکر کو لوٹ سے فراغت ہوئی اور سب مال و اسباب لٹ چکا اسوقت رموز نے اُس ابر سیاہ کی طرف اِشارہ کیا جو کہ عنطاقیہ سے اُٹھکر آیا تھا اور یہ سب ساحر اُس ابر سے نکلے تھے وہ ابر ایک مرتبہ متحرک ہوا اُسمین چمک ہونے لگی اور صدائے رعد پیدا ہوئی برقین چمک چمک کر گرنے لگین شعلے آتش کے نکلنے لگے وہ ابر حرکت کرکے طرف قلعے کے چلا یہ کھڑا ہوا ابر کو زور دے رہا ہی اور ابر تیزی کے ساتھ چلا جاتا ہی ملکہ نے جو یہ واقعہ دیکھا خواصون سے کہا کہ لو جشن تو مبارک ہو اُسنے اسطرف بھی سحر کیا دیکھو ابر سحر قلعے کو مٹانے آتا ہی اب مجھکو نہ روکو جانے دو ورنہ تم سب بھی غارت ہو جاؤ گے مثل لشکر کے دستک دی ایک طاؤس شمال کی طرف سے اُڑکر آیا ملکہ نے جب طاؤس آچکا پھر دستک دی کہ سب نے دیکھا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک کشتی لاکے سامنے ملکہ کے رکھی اور کشتی پوش اُسپر سے دور کیا ملکہ نے اسباب سحر تن پر آراستہ کیا اُس کشتی مین سب اسباب سحر تھا جھولی بادلہ کی دوش پر ڈالی اِشارہ کیا وہ پتلی وہ کشتی لیکر غائب ہو گئی اب ملکہ طاؤس پر سوار ہو کر طرف میدان کے برائے مقابلہ رموز جادو چلی یہ معلوم ہوتا تھا کہ پری قاف سے آئی چہرہ سے ملکہ کے وہ نور پیدا تھا کہ تمام راہ روشن تھی فرط غیظ سے چہرہ لال تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر شفق آگئی ہی مارے غصے کے دونون زلفین مثل

ناگن پیچ کے بل کھا رہی تھین جسطرف ملکہ نے بنگاہ تند و تیز دیکھا اُسطرف آگ لگ گئی اُسوقت ملکہ
وہ سحر دکھا رہی تھی اور ہمہ تن سحر بنی ہوئی تھی اگر سامری بھی مقابلے مین ہو تو اُسکو بھی جان بچانا
دشوار ہو اِس غیظ و غضب کی حالت مین چلی اُدھر سے ابر سحر رموز قلعے کو تباہ کرنے آتا تھا مگر
جیسے ہی ملکہ قریب ابر پہونچی جھولی مین ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا اپنی اُنگلی مین نشتر
دیے اور اُسکا خون لیکر اُس بیضے پر ٹیکے دیے اور اُس بیضہ کو کھینچ مارا اور زبان سے اتنا
کہا کہ او ابر اپنے مقام پر قایم ہو جا اور اب آگے نہ بڑھنا ورنہ جلا دونگی وہ بیضہ قریب ابر جاکر
شق ہوا اور ایک برق کوند کر ابر پر گری اگر رموز زور نہ دیتا ہوتا تو ابر غارت ہو جاتا مگر یہ
اثر ہوا کہ ابر اُسی مقام پر قایم ہو کر رہگیا اب لاکھ لاکھ رموز سحر کو زور دیتا ہی ابر اپنے مقام
سے حرکت نہین کرتا ہی یہان ملکہ نے یہ قصد کیا کہ دوسرا سحر کرکے اِس ابر کو ہٹا دون پھر رموز
سے مقابلہ کرون اور جھولی سے ناریل نکالکر تیار کرنے لگی اُدھر جب رموز نے دیکھا کہ مین
سحر کو زور دے رہا ہون مگر ابر اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا ہی یا تو کس زور مین جا رہا تھا
یا ایک مقام پر قایم ہو کر مثل قطب کے رہگیا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر نے روکا ہی پھر خیال
ہوا کہ سوا سے میرے اور میرے لشکر کے یہان اور کوئی ساحر نہین ہی اِس اقلیم بھر مین بھلا وہ
کیا روکین گے یہ خیال دل مین کرکے سوچا کہ دریافت تو کرو شاید کوئی ساحر آگیا ہو یہ سوچکر
جھولی پر ہاتھ ڈالا چند اوراق پریشان نکالے اُنمین دیکھا یہ خیال کرکے کہ مجھکو یہ حال بخوبی
معلوم ہو جائے کہ میرا ابر سحر کیون نہین اِس مقام سے حرکت کرتا ہی اِسکا کیا سبب ہی کسی ساحر
نے روکا ہی گر ساحر نے روکا بھی ہی تو وہ کون ساحر ہی اور میرا دشمن کیون ہی اور کدھر سے آیا ہی اُسکا
اِس ابر کے روکنے سے مطلب کیا ہی یہ جو خیال کرکے دیکھا اُسمین لکھا پایا کہ ای رموز آگاہ ہو
کہ اِس ابر کو ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ نے روکا ہی جو کہ ملازم خاص بادشاہ کے تھے اور اب
پسر حمزہ پہ عاشق ہو کر بادشاہ طلسم سے دونون مان بیٹیان برخلاف ہو گئین ہین عداوت پہ کمر کسی ہی اب
طلسم کشا بھی آگیا ہی بڑی بڑی خرابیان واقعہ ہوئی ہین بہت سے ساحر مارے گئے ہین پسر حمزہ
ملکہ کو لیکر لشکر طلسم کشا سے اِس قصد سے نکلا تھا کہ مین بھی فتاحی طلسم کی کوشش کرون راوی
بیان کرتا ہی کہ اُسمین یہ سب حال تحریر تھا کہ ملکہ یون قمری بنی وہ قمری اصل نہ تھی ملکہ آہو چشم تھی

یہانتک سب کیفیت تحریر تھی جو کہ ناظرین کی نظر سے گذر چکی ہی یہ بھی تحریر تھا کہ آہو چشم کو علمشاہ
پسر حمزہ نے منع کر دیا تھا کہ ملکہ تم نہ مقابلہ کرنا ورنہ یہ نوبت بھی آتی ابتک کبکا تمھارا خاتمہ ہو جاتا
وہ ساحرہ بہت زبردست ہی لہذا جب تمنے قلعے کے غارت کرنے کا قصد کیا اُسکو غصہ آگیا وہ
طاؤس پر سوار ہو کر تمھارے مقابلے کو آتی ہی اُسنے اس ابر سحر کو روکا ہی جلد خبر لے ورنہ
وہ اِس ابر سحر کو جلا دیگی وہ ساحر زبردست ہی تعلیم کی ہوئی ہی بادشاہ طلسم کی یہ جو حال تحریر
پایا رموز کے حواس جاتے رہے اور دل مین کہا کہ واہ کیا خوب مین اِس حال سے آگاہ
نہ تھا کہ یہ ذات بابرکات یہان موجود ہین ورنہ مین اِسکی بھی تدبیر کرتا راوی کہتا ہی کہ رموز
اِن دونون کے سحر سے بخوبی آگاہ ہی اور دیکھ چکا ہی اور اکثر جب یہ دربار شہنشاہ کال مین
گیا ہی تو انکو اُسنے دیکھا ہی اور مرتبہ سے بھی آگاہ ہی کہ یہ برابر تخت بادشاہ کے بیٹھتی ہین کچھ تو
خوف پیدا ہوا مگر پھر دل کو قوی کیا اور کہا کہ وہ ابھی چھوکری ہی دوسرے عورت ہی کیا
مقابلہ کریگی ایک ہی سحر مین اسیر کر لونگا یہ خیال کر کے اُن ورقون کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا
سحر کیا کہ دو پر مرکب کے پیدا ہوے مرکب اُڑ کر چلا اور جا کر ابر مین غائب ہو گیا یہان ملکہ
سحر تیار کر رہی تھی ابر کے جلانے کے لیے کہ رموز نے سر نکالکر ملکہ کو آواز دی کہ اے ملکہ
آہو چشم ماشاء اللہ واہ کیا خوب کیا کہنا کیا کہون مجھکو اِسوقت بڑا عجب ہی کہ تم اور میرے
سحر کو روکو میرے تمھارے تو کبھی کی دشمنی بھی نہ تھی تم تو دربار شہنشاہ طلسم مین ہمہ وقت
تشریف فرما رہتے ہو آنکی منھ چڑھی ہوئی ہو اِسوقت ادھر کیونکر آئین اور اس ابر کو کیون
روکا شاید اِس حال سے آگاہ نہ تھی کہ ابر سحر مین نے اہل اسلام کے غارت کرنے کو روانہ
کیا ہی وہ اِس قلعے مین مقیم ہین جو تمنے روک لیا اِس ابر سحر کو جانے دو اور آؤ میرے یہان
دعوت کھاؤ مین تو تمھارا مشتاق تھا زہے قسمت میری اور زہے نصیب میرا کہ تم ایسی
مقرب بارگاہ سلطانی میری مہمان ہو یہ تو فرماؤ کہ مزاج تو اچھا ہی تمھاری والدہ ملکہ غزالہ
تو صحت سے ہین یہ جو تقریر رموز نے کی گو اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ یہ مطیع اسلام
ہو چکی ہی اور اوراق مین دیکھ چکا تھا مگر اِس غرض سے کی کہ ملکہ پر یہ نہ ظاہر ہو کہ یہ اِس حال سے
آگاہ ہی شاید میرے فقرے مین آجائے تو مین اسے غافل پا کر اسیر کرون ملکہ نے جو

رموز کی آواز سنی یہ بھی تو بخوبی رموز کو پہچانتی تھی اور واقف ہی کیونکہ یہ اکثر دربار مین گیا ہی سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ او نابکار کیون زیادہ باتین بناتا ہی مین تیرے حال سے بخوبی واقف اور آگاہ ہون تو مجھکو فقرہ دیتا ہی کیسا دربار اور کیسا مہمان ہوتا تیرے خون کی پیاسی ہون مین نے نادانستگی مین تیرے سحر کو نہین روکا ہی بلکہ جان کر روکا ہی اس ابر کو مٹالون تو پھر تجھکو بھی سزا دون تو کیا چیز ہی اور وہ شکال کیا مال ہی مین نے سب پر لعنت کی اور مین نے کنیزی اختیار کی شاہزادۂ علمشاہ کی جسکو تو نے بہ نامردی سحر کر کے اسیر کر لیا کیا کرون مگر ناچار تھی کہ شاہزادہ نے قسم دیدی تھی ورنہ ابتک کبکا تیرا خاتمہ کر چکی ہوتی تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ تو اُس شہریار کو یون اسیر کر لیتا یا تیری بھی یہ اصل ہی کہ تو مجھسے مقابلہ کرے مین نے تجھ ایسے بہت سے چھوکرے بنا دیے ہین بس خیریت اسی مین ہی کہ آ کر میری اطاعت کر اور اُس شہریار کو رہا کر ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مین اُسوقت سے سب معرکہ دیکھ رہی تھی کہ تو جو ظلم و بدعت کر رہا تھا مگر حکم شاہزادے سے ناچار تھی اب صبر نہ ہو سکا جب تیرے ظلم و بدعت کی حد باقی نہ رہی مین نے خیال کیا کہ اب چلکر تجھکو سزا دون تو کس بھروسے پر بھولا ہی بس میری خدمت مین حاضر ہو میری اطاعت کر ورنہ بہت خراب ہوگا رموز نے جو یہ قہر آلودہ تقریر سنی اور اپنی بات کا اسطور سے جواب پایا تو برہم ہو کر کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ تو ان سب کی حمایتی بنکر آئی ہی رہ تو جا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب کہان جاتی ہی اب مجھپر ثابت ہوا کہ تو نے نمک حرامی پر کمر کسی ہی اور بادشاہ طلسم سے تو بھی اور تیری مان بھی منحرف ہو گئی خیر کیا پروا ہی مین تجھ ایسی چھوکریون سے نہین ڈرتا ہون یہ تو فقرہ نہ کر شاہزادے کے کہنے سے مجبور تھی اس سبب سے تیرے مقابلے کو نہین آئی صاف صاف کیون نہین کہتی ہی کہ میرے خوف کے مارے نہین آئی اب کچھ چارہ نہ ہوا بمجبوری آئی ہین تو کہتا ہون کہ مین تجھسے نہ لڑونگا تو چلی جا مگر اب اس شرط سے دست بردار ہوتا ہون کہ محبت پسر حمزہ کو ترک کر اور میرے ساتھ عقد کر لے اور اے بی آہو چشم تجنے الفت پسر حمزہ مین کچھ دین و مذہب کا بھی پاس نہ کیا اور بادشاہ کے دشمنون سے مل گئی کیا تجھکو اس دن کی خبر نہ تھی اسی مین تیرے لیے بہتری ہی کہ تو میرے ہمراہ عقد کر لے ورنہ بہت پچھتائیگی تو نے دیکھا ہوگا

کہ مین نے کیونکر ان سب کو اسیر کیا ہی اُسی طور سے تجھکو بھی اسیر کرونگا ملکہ نے جواب دیا کہ کیون تیری شامت آئی ہی کیا بیہودہ بکتا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر اگر ایکی مرتبہ عقدر کا نام لیگا زبان سے تو یاد رکھ کہ گدی سے زبان کھینچ لونگی تو کیا چیز ہی یہ جو تو نے کہا کہ تو نے دیکھا کہ مین نے اُن سب کو کیونکر اسیر کیا وہ سب غیر ساحر تھے تو نے اسیر کر لیا مجھکو تو کیا اسیر کریگا رہجا اِس ابر کو ہٹا لو ان تو تجھکو سزا دیتی ہون رموز نے کہا کہ تو کیا چیز ہی اگر تجھکو دعوی ہی کہ مین ساحرہ ہون تو پہلے مجھ سے مقابلہ کر لے پھر اِس ابر کو ہٹانا اگر تو ساحرہ نہین ہی صرف برا اے نام کی ساحرہ ہی تو تو پھر کیا مقابلہ کریگی ابر کے اس پار آ اور مجھ سے مقابلہ کر ورنہ وا لبس جا یہ جو رموز نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ رہجا مین آتی ہون تجھکو قتل یا اسیر کر کے اِس ابر کو مٹاؤنگی یہ کہکر اشارہ جو کیا طاؤس اُڑا اور اِسقدر بلند ہوا کہ ابر سے اونچا ہو گیا ملکہ نے اِشارہ کیا کہ طاؤس اُس ابر کو پھاند کر اِس پار آیا کہ جہان رموز سے اور سب سے مقابلہ ہوا تھا ملکہ نے دیکھا کہ لشکر عنطاق کھڑا ہوا ہی لشکر مین خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عنطاق و اہل لشکر نے دیکھا کہ برق چمکی سب کی آنکھین جھپک گئین اب جو غور کر کے سب نے دیکھا تو ایک نازنین کو طاؤس پر سوار اسباب سحر سے آراستہ پایا عنطاق نے پہچانا کہ یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم کی ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ ہی یہ اسوقت یہان کیونکر طلسم سے آئی کیونکہ یہ بھی تو اکثر طلسم مین اور جشن ولادت خداوند عجائب مین جایا کرتا ہی اِس سبب سے سب باشندگان طلسم سے واقف و آگاہ ہی سرداروں نے کہا کہ مجھکو اسوقت بڑا عجب ہی کہ یہ مصاحب خاص شاہ طلسم اسوقت یہان کیون آئی ہی اسکو تو حکم طلسم سے باہر آنیکا نہین ہی اِسکا کیا سبب ہی سرداروں نے جواب دیا کہ کسی ضرورت سے آئی ہوگی اُدھر ملکہ نے ابر کے اِسپار آ کر صدا دی کہ او رموز جادو تو کہان ہی آ میرے مقابلہ کو کیون پوشیدہ ہو گیا ہی اگر نہ آئیگا تو مین تیرے لشکر اور عنطاق کے لشکر کو غارت کر دونگی یہ ملکہ کا کہنا تھا کہ رموز ابر سے نکلا اور کہا کہ او چھوکری تو اِسقدر کیون بلبلاتی ہی مین تیرے مقابلے کو آیا اور یہ کہکر سامنے ملکہ کے آیا عنطاق نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ آہو چشم مصاحب بادشاہ طلسم اور میرے بھائی سے مقابلہ ہونے کو ہی پکار کر کہا کہ ای بھائی رموز کیا تم اِس نازنین سے آگاہ نہین ہو یہ تو مصاحب خاص بادشاہ طلسم زعفران زار ہی اِس سے نہ لڑو

ورنہ بادشاہ ناراض ہونگے یہ کیا غضب کرتے ہو تمکو تو اسکی عزت و آبرو کرنا چاہیے نہ کہ مقابلہ
رموز نے پکار کر کہا کہ یہ گیسوئے بریدہ ننگ خاندان پسر حمزہ پر عاشق ہوکر مع اپنی ماں غزال کے
بادشاہ سے منحرف ہوگئی ہی اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہی بادشاہ طلسم سے اور اہل اسلام سے
بڑے بڑے صعب کے پڑے ہین یہ پسر حمزہ کو لیکر بھاگی ہی وہ قمری یہی تھی سحر سے اسنے اپنے کو
قمری بنایا تھا تاکہ کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہو بڑا اسنے غضب کیا اب جو مین نے اسکے
یار کو اسیر کر لیا تو مجھسے لڑنے آئی ہی آپ ملاحظہ فرمائیے کہ مین اسکو بھی اسیر کیے لیتا ہون
یہ جو عنطاق نے سُنا سرداروں سے کہا کہ تو بڑا غضب ہوا کہ مسلمان طلسم پر بھی آگئے
اور بادشاہ کے مصاحب جو کہ ہاتھ پانوں تھے منحرف ہوگئے اور اہل اسلام کے شریک ہوگئے
یہ وہ نازنین ہی کہ جسکو بادشاہ بہت چاہتے تھے اور کسی وقت اپنے سے جدا نہ کرتے تھے
انکا قصد تھا کہ یہ جوان ہولے اور اس قابل ہولے تو مین اسکو اپنے تصرف مین لاؤن لو
یہ بھی انسے جدا ہوگئی بادشاہ کو بڑا قلق ہوگا یہ سرداروں سے کہکر رموز سے پکار کر کہا کہ
بھائی اسکو قتل نہ کرنا بلکہ زندہ اسیر کر لینا کیونکہ ہم اسکو اسیر کرکے بادشاہ طلسم کی خدمت مین
روانہ کر دینگے وہ ہمسے بہت خوش ہونگے کیونکہ یہ انکو بہت عزیز ہی رموز نے کہا کہ بہت
خوب یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی میرے کہنے پر عمل کر ملکہ نے جواب دیا کہ تو سحر
کر زیادہ باتین نہ بنا تو کیا گیدی ہی اور تیرا بھائی کیا خر نے دُم ہی اور وہ شنکال کیا آتو یہ
سُنتا تھا کہ رموز کو غصہ آگیا ملکہ پر سحر کیا ملکہ نے اشارہ کرکے اس سحر کو رد کیا ملکہ نے سحر کیا رموز نے
رد کیا تھوڑی دیر تک یہی معمولی سحر ہوا کیے عنطاق و اہل لشکر دیکھ رہے ہین اور سردار
عنطاق سے کہتے ہین کہ ملکہ بھی خوب سحر سے آگاہ ہی عنطاق جواب دیتا ہی کہ بادشاہ طلسم
کی بتائی ہوئی ہی کیون نہ ہو یہان یہ حال ہی کہ ملکہ و رموز کے سحر سے تمام صحرا کے درخت جل رہے
ہین زمین سے شعلے نکل رہے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہی بجائے پانی کے جب ملکہ نے
سحر کیا شعلہ بھڑ کا تمام صحرا مین آگ لگ گئی رموز نے سحر کرکے اس آگ کو برطرف کیا رموز
نے سحر کیا کہ پانی برسنے لگا ملکہ نے دفع کیا ملکہ نے شیر پیدا کیا رموز نے گینڈہ پیدا کیا دونون
باہم لڑکر ہلاک ہوگئے رموز نے اژدرِ سحر پیدا کیا ملکہ نے برق چمکا کر اُسکو ہلاک کیا ملکہ نے

برق چمکائی اور سر پر رموز کے گرائی رموز نے سپر سحر پر دفع کی رموز نے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ مسکرائی وہ گولہ سرد ہو کر گر پڑا اسی طور سے بڑے عرصے تک سحر ہوا کیے سب دیکھ رہے ہین کہ برابر سے سحر ہو رہے ہین جب رموز نے دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے زیر نہین ہوتی ہی ایکمرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا اور پکارا کہ او آہو چشم خبردار ہو جا اور اس میرے سحر سے بچ تو مین جانون تو بڑی ساحرہ ہی یہ مین سحر اپنے کمال کا کرتا ہون یہ کہکر جھولی سے ایک ترنج نکالا اُس ترنج پر تمام سیندور کے ٹیکے دیے ہوے تھے سوزن اُسمین لگی ہوئی تھین اُسنے کیا کیا کہ اپنی ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُس خون سے ترنج کو رنگین کیا اور ملکہ پر ہان کہکر مارا وہ ترنج قہقہہ مارتا ہوا چلا ملکہ نے جو اُسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا مسکرا دیا ایک برق چمک کر اُس ترنج پر گری کہ وہ ترنج بیچ سے دو ہو گیا اُسمین سے ایک برق پیدا ہوئی وہ چمک کر بالاے آسمان گئی اور کڑک کر طرف ملکہ کے چلی ملکہ نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق سپر پر آئی ایک پنجہ پیدا ہوا سپر سے اُسنے برق کو پکڑ لیا اب ملکہ نے سپر کو ہٹایا تو وہ برق ملکہ کے ہاتھ مین تھی ملکہ نے اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ برق نہ تھی ایک چھوٹی سی کارد تھی ملکہ نے وہ سامنے رموز کے پھینکدی اور کہا اِسی سحر پہ تجھکو ناز تھا لے اب تو میرے سحر سے بچ یہ کہکر اور جھولی سے ایک تنکا نکالا اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا وہ تنکا خود بخود اُڑکر بالاے آسمان گیا کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ سب نے دیکھا کہ برق چمکی اور ایک پتلی سنہری آسمان پر سے اُتری اُسکے ہاتھ مین وہی تنکا ایک کمان مین جڑا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی نے وہ تنکا رموز پر مارا یا تو وہ تنکا تھا یا کمان سے رہا ہو کر جو رموز کی طرف چلا سب نے دیکھا کہ پیکان سہ پہلو ہی اُدھر رموز نے دیکھا کہ اگر یہ ناوک میرے سینے پر پڑا تو پشت کو توڑ کر پار گذر جائیگا سواے اسکے کہ اسکو جلانے دون کوئی اور صورت مفر کی نہین ہی فوراً مرکب پر سے کود کر غرق زمین ہو گیا وہ تیر خالی گیا اُدھر رموز پہلو مین اُس سُنہری پتلی کے نکلا فوراً باہر آتے ہی اُسکے ساتھی منھ سے اُفن کی جبتک ملکہ اور وہ پتلی خبردار ہو کہ ایک شعلہ رموز کے منھ سے نکلا وہ پتلی پر پڑا کہ وہ پتلی مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی ایک منٹ مین جلکر خاک سیاہ ہو گئی رموز پتلی کو جلا کر پھر مرکب پر سوار ہوا اور ملکہ سے کہا کہ تو نے دیکھا کیونکر مین نے اپنے کو تیر سے

سحر سے بچایا واقعی تونے بڑے غضب کا سحر کیا تھا یہ کہکر ایک گولہ فولادی ملکہ کے اوپر مارا وہ گولہ ملکہ کے سینے پر آکر پڑا اگر کوئی دوسرا ساحر ملکہ کے مقام پر ہوتا اُس گولے کی ضرب سے ہلاک ہوجاتا ملکہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی جو بچ گئی جیسے گولہ ملکہ کے سینے پر پڑا ملکہ نے اُس گولے کو ہاتھ میں تھام لیا اور کہا کہ وہ گولا اُلٹا پلٹ کر طرف رموز کے چلا رموز نے سحر کیا کہ گولہ درمیان سے شق ہوا اور ایک برق چمک کر ملکہ کے سر پر گری کہ سر ملکہ کا مجروح ہوا پس ملکہ کو غصہ آیا ہاتھ کا کڑا اُتار کر جو رموز پر مارا جبتک رموز بچے سر و شانہ زخمی ہوا اُدھر ملکہ نے دوسرا سحر کیا گلے کا طوق اُتار کر اور اسم سحر پڑھکر اب جو مارا وہ طوق برق جہندہ بنکر طرف رموز کے چلا رموز نے دیکھا کہ اس ضرب سے بھی مفر مشکل ہے اور یہ تیرے ہاتھ سے چوٹ نہ کھائیگی جبتک مکر نہ کیا جائیگا فورًا مرکب پر سے کود کر غرق زمین ہوگیا وہ برق تڑپ کر مرکب پر گری مرکب جلنے لگا اُدھر رموز زمین سے پہلوے ملکہ میں نکلا آواز دی کہ اے آہو چشم تو کیسی ساحرہ ہے اور تو کیسی بہادرہ ہے کہ ایک سے دو ملکر لڑتے ہیں دیکھ تیری ماں بھی تو سحر کر رہی ہے اب مجھکو معلوم ہوا کہ تیرے مغلوب نہونیکا یہ سبب ہے یہ جو رموز نے کہا ملکہ نے خیال کیا کہ مادر مہربان تو لشکر طلسم کشا میں تھیں یہاں کیونکر آگئیں پھر خیال آیا دل میں شاید میری تلاش میں نکلی ہوں منع کر دوں کہ تم سحر نہ کرو میں ہی اس نابکار کو کافی ہوں یہ خیال کرکے دل میں پلٹی کہ منع کروں اُدھر رموز نے جو موقع پایا اُسنے فورًا جھولی سے ڈبیہ خاک جمشیدی کی نکالی اور ملکہ پر کھینچ ماری خاک کا ملکہ پر پڑنا تھا کہ ملکہ کو غش آنے لگا کیونکہ اُس خاک کی خاصیت یہی تھی کہ جب یہ خاک ساحر پر پڑی ساحر کو غش غش آگیا جب ملکہ کو غش آنے لگا ملکہ نے صرف اسقدر تو کہا کہ او مکار تو نے میرے ساتھ بھی مکر کیا جب دیکھا کہ میں یوں نہ غالب ہونگا تو میرے اوپر خاک قہر جمشیدی ماری خیر ناچار ہوں میری تقدیر میں بھی گرفتار ہونا بدا تھا یہ کہا اور غش کھاکر طاؤس پر سے گرنے لگی رموز نے ملکہ کو بیچ میں روکا اور سحر کیا کہ ایک برق چمک کر طاؤس پر گری طاؤس جلنے لگا اُدھر رموز نے ملکہ کو زمین پر رکھکر اُسکی زبان میں سوزن دی اور قید سحر میں اسیر کیا اُسکے بعد اُس ابر کی طرف اشارہ کیا چونکہ ملکہ تو اسیر ہو چکی تھی اُسکا

سحر کمزور ہو چکا تھا اُسنے جو سحر کیا وہ ابر سحر ایک مرتبہ کڑک کر قلعے پر آیا پانی برسنے لگا وہ ہی حالت اہل قلعہ کی ہوئی کہ سب پتھر کے ہو کر رہگئے مع جانور وغیرہ کے اسنے اشارہ کیا کہ وہ ابر کڑک کر قلعے پر گرا اور قلعے کو مثل سرپوش کے ڈھانک لیا جب رموز لشکر و قلعہ کو تباہ کر چکا اور ملکہ کو بھی اسیر کر لیا اب ملکہ کو لیکر میدان سے واپس چلا پاس عنظاق کے عنظاق بہت خوش ہوا رموز کو گلے سے لگا لیا کہا کہ بھائی تمنے آج وہ کام کیا کہ میرا ہی دل خوب مزے اٹھاتا ہے خوب دشمنوں کو پست کیا رموز نے کہا کہ اِس ساحرہ کے مقابلے مین بڑی پریشانی ہوئی کسی تدبیر سے چوٹ کھاتی ہی نہ تھی مگر پھر عورت تھی آخر کو مین نے زیر کیا آپ تشریف لے چلیے فرودگاہ پر عنظاق نے کہا کہ تمنے جن جسکو اسیر کیا وہ سب زندہ ہین یا قتل کر ڈالا رموز نے کہا کہ سب اسیر ہین یہ سُنکے عنظاق رموز پر سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا مع کل لشکر کے اور لشکر رموز کے خوشیان کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی ایک طرف لشکر رموز کا اُترا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آسودہ ہوے رموز نے آہو چشم کو اپنے لشکر مین قید کیا چونکہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا اپنے خیمے مین جا کر آرام پذیر ہوا اُسدن عنظاق نے بھی دربار نہ کیا وہ بھی خیمۂ خاص مین چلا گیا سب سردار اپنی جگہ پر آکر آرام پذیر ہوے وہ رات اِن سب نے براحت و آرام بسر کی صبح کو عنظاق نے دربار کیا سب سردار و بادشاہ حاضر دربار ہوے رموز بھی آیا اپنے مقام پر بیٹھا ہر ایک تعریف کرنے لگا اب راے ہونے لگی کہ کیا کیا جائے رموز و دیگر سرداروں و بادشاہون کی راے ہوئی کہ پہلے ان خدا پرستون مضراب و آہو چشم کو طلب کر کے نصیحت کرو اگر یہ سب تمھاری اطاعت کرین تو خیر ورنہ اِن سب کو قید رکھو اور ایک نامہ بنام بادشاہ طلسم تحریر کرو کہ ایک لڑکا حمزہ کا علمشاہ نام ہماری سرحد مین آیا تھا اُسکے ہمراہ آپ کی مصاحب خاص یعنی ملکہ آہو چشم بھی تھی مین نے پہلے اُن دونون کو بہت سمجھایا جب انھون نے نہ مانا تو مقابلہ ہوا میرے کئی عزیز اُسکے شریک ہوگئے میرے بھائی رموز جادو نے لڑکر اُن سب کو اسیر کر لیا ہے وہ میرے پاس قید ہین اُنکے بارے مین آپ کا کیا حکم ہوتا ہے آیا ملک سب اسیرون کو

آپ کی خدمت مین روانہ کرون یا اسی مقام پر قتل کرون جیسا حکم ہو اسکو بجا لاؤن پس اگر وہ
طلب کرین تو پسر حمزہ و آہوچشم کو تو اُنکے پاس روانہ فرمایئے اور مضراب وغیرہ کو یہان رہنے
دیجیے جب یہ لوگ وہان جاکر قتل ہو جائینگے اور ان سب کو معلوم ہوگا تو یہ پھر آپ کی اطاعت کرینگے
کیونکہ ان سب کو زیادہ تر بھروسہ حمزہ کا ہی عنطاق نے کہا کہ یہ راے آپ سب لوگون کی
بہت صائب و عمدہ ہی رموز سے کہا کہ بھائی اُن سب قیدیون کو طلب کرو مع آہوچشم کے
رموز نے کہا کہ اچھا اور دستک دی کہ وہ ہی زنگی پیدا ہوا اُس سے کہا کہ ان سب قیدیون
کو لے آؤ وہ چلا گیا اور ایک سردار سے کہا کہ تم آہوچشم کو لشکر سے لے آؤ وہ سردار لشکر
مین آیا ملکہ کو لیکر بارگاہ مین آیا اِدھر وہ زنگی بھی اُس مقام پر آیا کہ جہان سب کو قید کیا تھا یہ
راوی بیان کرتا ہی کہ رموز نے ایک ساحر کو ایک مقام پر اُسی صحرا مین مقرر کیا تھا اور کہدیا
تھا کہ یہ زنگی جسکو پکڑ لائے تم اسیر سحر کرکے اور قید سحر مین مبتلا کرکے اپنے پاس رکھنا اور
جب ہم طلب کرین ہمارے پاس لیکر آنا چنانچہ ایسا ہی اُس ساحر نے کیا کہ جسکو یہ زنگی پکڑکر
لے گیا اُس ساحر نے اسیر سحر کیا اور قید سحر مین اسیر کرکے ایک مقام پر قید کر دیا یہ زنگی سحر رموز
کا ہی اِسکا سیر ہی جب رموز نے اُسکو حکم دیا کہ اُن سب کو حاضر کرو اُسنے اُس ساحر سے جاکے
کہدیا وہ ساحر اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر وہان سے چلا اور ایک دم مین بارگاہ مین آکر
پہونچا سب کو سامنے رموز کے حاضر کیا سب بسبب سحر کے بیہوش پڑے تھے عنطاق نے
کہا کہ ان سب کو ہوشیار کرو رموز نے جواب دیا کہ آہنگرون کو طلب کرو وہ انکو قید مین
مبتلا کرین تو انپر سے سحر اُتارا جائے عنطاق نے آہنگرون کو بُلایا آہنگرون نے حاضر
ہوکر مع علمشاہ و تجنیر دیوانہ و افغان و مضراب کے سب کو قید سخت و گران مین مطوق
و مقید کیا اب رموز نے اُس ساحر سے کہا کہ اپنا سحر اُتار لو اُسنے سحر اُتارا سب کو ہوش آیا
علمشاہ وغیرہ کو جو ہوش آیا دیکھا کہ ہم سب بارگاہ مین عنطاق کی مسلسل و مطوق بیٹھے ہوے
ہین اور عنطاق بکبر و نخوت تخت پر بیٹھا ہوا ہی برابر اُسکے اُسکا بھائی رموز جادو ہی اور دیگر
سردار کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین علمشاہ نے ملکہ آہوچشم کو بھی اسیر دیکھا دل مین خیال کیا
کہ معلوم ہوتا ہی میرے اسیر ہونے کے بعد ملکہ نے اور اُن سب نے رموز سے مقابلہ کیا ہیگا

اسیر ہوے علمشاہ نے بہت دل مین افسوس کیا ملکہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای ملکہ تمنے میرا کہنا نہ سنا اور اپنے کو اِس بلا مین مبتلا کیا خیر جو مقدر مین تھا وہ ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ ای شہریار مجھسے اِس نابکار رموز کی بدعت نہ دیکھی گئی اور نہ صبر ہو سکا مین نے مقابلہ کیا اسنے خاک ترچشبندی مار کر گرفتار کر لیا ورنہ اسکی بھی یہ طاقت تھی کہ یہ مجھکو گرفتار کر سکتا ای شہریار یہ سب آپ کے اسیر ہونے کے بعد اس سے لڑے اور سب اسیر ہو گئے ملکہ نے سب کی حالت بیان کی اور جو اسنے لشکر کا حال کیا تھا وہ بیان کیا علمشاہ نے فرمایا کہ جو مرضی خدا اور مضراب کی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے کیون اپنے کو مبتلا کیا تمھارے میرے تو اقرار تھا کہ جب عنطاق سے فیصلہ ہو جائیگا جب مین آپ کی شراکت کرونگا جبکہ مین اسیر ہو گیا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ تمنے میری کمک کی اور اپنے کو اس بلا مین مبتلا کیا مضراب نے جواب دیا کہ ای شہریار مین مرد ہون نامرد نہین ہون گو میرے آپ کے اقرار تھا مگر جب مین نے دیکھا کہ اِس نامرد نے آپ کو اور آپ کے سرداروں کو سحر کرکے اسیر کیا اور اب لشکر کو غارت کرنا چاہتا ہی مین اسسے زیر ہو چکا تھا آپ کا ایک ادنی غلام تھا مجھسے بدعت اس نامرد کی نہ دیکھی گئی مین نے مقابلہ کیا جبکہ آپ اسیر ہو چکے تھے تو میرا رہا رہنا بیکار تھا مین بھی اسیر ہوا اب جو آپ کی حالت ہی وہ ہی میری حالت ہی جو آپکے اوپر گذریگا وہ میرے اوپر بھی گذریگا ملازم و دوست وہی ہی جو وقت بد مین کام آئے اب صرف میری یہ آرزو ہی کہ مجھکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین اسکو پڑھکر مسلمان ہون اور اس دنیا سے جو جاؤن تو مسلمان جاؤن کافر نہ قتل کیا جاؤن علمشاہ نے اسی حالت قید مین کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا مضراب اسیوقت کلمہ پڑھکر مع اُن سرداروں کے جو کہ قید ہوے تھے اور یہان موجود تھے مسلمان ہوا از سر صدق اور اسی حالت قید مین مجکو ہزاروں لاکھون گالیان اور عنطاق و رموز و خداوند عجائب وغیرہ کو دین اور ان سب پر لعنت کی یہ واقعہ دیکھکر رموز و عنطاق کو نہایت غصہ آیا مگر سکوت کیا عنطاق نے علمشاہ سے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی علمشاہ نے فرمایا کہ مین اپنے کو اِسوقت اس حالت مین پاتا ہون کہ جیسے شیر غران کو کوٹھری مین بند کردو اور اُس پر بدعت کیجائے وہ میری حالت ہی یہ کہکر فرمایا کہ شکر ہی خدا نے بر تر کا کہ جس نے

مجھکو اس قید مین مبتلا کرایا اسکا شکریہ ہر حال مین کرنا چاہیے مگر مین نے آجتک تجھسا نامرد و مکار
کسی کو نہین دیکھا تو نہایت نامرد و مکار ہی **عنطاق** نے کہا کہ او پسر **حمزہ** تو بڑا بدزبان ہی سچ
کہا ہی کسی نے کہ رسی جلجاتی ہی اسکا بل نہین جلتا ہی خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب یہ
بتاؤ کہ میری اطاعت اور دین اسلام کے ترک کرنے مین کیا کہتا ہی اگر تو دین اسلام ترک کرکے
عجائب پرستی قبول کرے تو مین ابھی تجھکو رہا کردون اور اپنے لشکر کا سپہ سالار کرون **علمشاہ**
نے فرمایا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے خداوند پر مین نہ تیری اطاعت کرونگا نہ دین اسلام
ترک کرونگا تو بیکار مجھکو قتل کرنے سے ڈراتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ حکم دے **عنطاق** نے
یہ کلمہ **علمشاہ** کا سنکے مثل مار سر و دم بریدہ کے تاؤ پیچ کھایا **علمشاہ** کی طرف سے منھ پھیرکر
کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی مین کیا کرون کہ مجبور ہون تو میرے کہنے پر عمل ہی نہین
کرتا ہی **علمشاہ** سے یہ کہکر اب اُن سب کی طرف یعنی **تجبر دیوانہ** و **مضراب** و **اخفان** و **آہوچشم**
و ان سب کے سردارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم سب دین اسلام ترک کرنے اور
میری اطاعت قبول کرنے کی بابت کیا کہتے ہو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر جبکہ ہمارا آقا و سردار تیری اطاعت قبول نہین کرتا ہی تو ہم پھر کیون قبول کرنے لگے
اور یہ بتا کہ جب کافر سے کوئی مسلمان ہو تو پھر وہ کافر کیونکر ہوسکتا ہی بس ہم کیونکر دین اسلام ترک
کرین جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کہکر ہزارون گالیان دین اب **عنطاق** کو اور زیادہ غصہ آیا
آہوچشم سے کہا کہ ای **آہوچشم** تو اپنی جوانی پہ رحم کھا اور میرے کہنے پر عمل کر مین تجھکو رہا
کیے دیتا ہون تو طرف طلسم کے چلی جا **آہوچشم** نے کہا کہ کیا بکتا ہی جب **عنطاق** کو معلوم
ہوا کہ اِنمین سے کوئی بھی میری اطاعت نہ کریگا نہ دین اسلام ترک کریگا داروغہ زندان کو
طلب کرکے حکم دیا کہ اِن سب قیدیون کو لیجاکر شہر مین قید کرو اور ہر قسم کی تکلیف دینا مین
بھی آتا ہون وہان آکر ان کے بارے مین حکم دونگا پس داروغہ زندان اُن سب قیدیون
کو جو کہ قریب ساڑھے تین سو کے تھے بیرون بارگاہ لایا ارابون پر ڈالکر اور ایک
سردار بحکم **عنطاق** مع پچاس ہزار سپاہ کے داروغہ و قیدیون کے ہمراہ ہوا داروغہ زندان
لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا بعد روانہ کرنے قیدیون کے **عنطاق** نے دبیر کو طلب کرکے

پہلے بہت بڑا القاب و آداب تحریر کرا کے ایک نامہ اس مضمون کا جو کہ سابق مین عرض کرچکا ہون بنام **شنگال** بادشاہ طلسم **زعفران زار** تحریر کرایا اور ایک ساحر کو رموز نے دیگر روانہ کیا جب **عنطاق** نامہ روانہ کرچکا اُسنے اُسوقت لشکر کو حکم دیا کہ طرف شہر کے کوچ کرے وہ ساحر نامہ لیکر طرف طلسم کے راہی ہوے اور بعد تھوڑی دیر کے سب اسباب وغیرہ بار ہو گیا **عنطاق** مع اُن سب بادشاہون کے طرف شہر کے چلا جو کہ کمک کو آئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے داروغہ قیدیون کو لیکر داخل شہر ہوا تمام شہر مین غلغلہ ہوا کہ جس معرکے پر بادشاہ تشریف لے گیا تھا اُن سب لوگون پر بادشاہ نے ظفر پائی اور سب کو اسیر کیا اُن قیدیون کو داروغہ زندان لیکر شہر مین آتا ہی بحکم بادشاہ قیدکرنے کو یہ جو خبر مشہور ہوئی ہر ایک بر سر راہ آکر کھڑا ہوا برائے تماشا سب نے دیکھا کہ آگے آگے ہزارون سوار آئے اُنکے بعد دیکھا کہ ارابون پر قیدی بیٹھے ہوے اُنکے گرد سوار برہنہ تلوارین لیے ہوے چلے آتے ہین اول ارابہ **علمشاہ** کا تھا سب نے دیکھکر کہا کہ یہ نبی پسر حمزہ ہی اسی کو بادشاہ کا بھانجہ دیوانہ رہا کرے گیا تھا اسکے بعد ارابہ **مضراب** کا تھا اسکے بعد ارابہ دیوانے کا اسکے بعد **اخفان** کا اِن سب کے بعد اور سردارون کے ارابہ تھے اب سب نے ان سب کو پہچانا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ سوائے پسر حمزہ کے جسقدر قیدی ہین سب بادشاہ کے عزیز و ملازم ہین کیا یہ لوگ سب پسر حمزہ کے شریک ہوگئے تھے اہل لشکر سے جو اِس معرکہ کو دریافت کیا اُن سب نے سب حال اہل شہر سے بیان کیا یہانتک کہ داروغہ نے اِن سب کو لاکر زندان مین قید کیا یہ سب مع آہو چشم کے ایک مقام پر قید ہوے اب اُنکو تو قید مین رکھا جاتا ہی دیکھیے کب رہا ہون اُدھر **عنطاق** مع لشکر کے راہ طی کرکے اور اُن بادشاہون کو جو کہ کمک کو آئے تھے داخل شہر ہوا سب لشکر چھاؤنی مین اُترے اپنے اپنے عزیزون سے ملے **عنطاق** نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے **عنطاق** نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے ہم اِس فتح کی خوشی کا جشن کرینگے جبتک ہمارے نامے کا جواب بھی آجائیگا جیسا حکم ہوگا اُسپر عمل کرینگے منادی نے ندا کردی کہ تمام اہل شہر اِس فتح کی خوشی کرین اُسیوقت شہر مین منادی کردی گئی ہر ایک مقام پر سامان

جشن خوشی ہونے لگا یہان بھی بادشاہ کی بھی سرکار مین سامان ہونے لگا یہانتک جب سب سامان درست ہوگیا محفل آراستہ ہوئی جشن عشرت برپا ہوا راوی نامہ بر کو طرف طلسم کے روانہ رکھتا ہو اور علمشاہ وغیرہ کو قید مین مبتلا رکھتا ہو اور عنطاق کج کلاہ کو مصروف جشن خوشی و انتظار جواب نامے مین مصروف رکھتا ہو اور اب کچھ حال طلسم زعفران زار و خواجہ عمرو کا تحریر کرتا ہو وحال سمک بلداقی کا کہ جبکہ علمشاہ وغیرہ اسیر ہوے اور سمک نے دیکھا کہ اب لشکر پر تباہی آتی ہو یہ اپنی صورت تبدیل کرکے لشکر عنطاق کج کلاہ مین اس خیال سے آیا کہ اگر بن پڑے تو کوئی تدبیر رہائی شاہزادے وغیرہ کی کرون مگر جب رموز جادو سکو یعنی ملکہ وغیرہ کو اسیر کرکے مع عنطاق ولشکر کے ہمراہ عنطاق کے فرودگاہ پر آیا اور اسدن عنطاق نے دربار نہ کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر قیام پذیر ہوے سمک نے شب بھر بڑی کوشش کی کہ کسی تدبیر سے قیدخانے کا پتہ چلجائے تاکہ مین عیاری کرکے رہا کرلون مگر کچھ پتہ نہ چلا اسی فکر مین صبح ہوگئی یہ پھر دربار مین آیا اسکے روبرو وہ صلاح ورائے باہم ہوئی اسکے بعد قیدی طلب کیے گئے تھے اسکے سامنے سب تقریر ہوئی اور اسیرون کو داروغہ لیکر روانہ ہوا تھا یہ بھی ہمراہ چلا تھا اس خیال سے کہ راہ مین عیاری کرون پھر خیال آیا کہ عنطاق کے دربار مین چلو وہان دیکھو اب کیا رائے ہوتی ہو یہ پھر دربار مین آیا تھا اسکے روبرو نامہ لکھا گیا اور ساحر نامہ لیکر چلا اب اسنے خیال کیا تھا کہ اس نامہ بر پر عیاری کرو اسکو اسیر کرکے اور خود اپنی طرف سے جواب نامہ لکھا کر خود نامہ بر بنکر عنطاق کے پاس آؤ اور عیاری کرکے ان سب کو رہا کرلو یہ خیال دل مین کرکے یہ بھی ساتھ نامہ بر کے بیرون بارگاہ آیا تھا نامہ بر تو اڑکر چلا یہ اسکے سایہ کے نشان پر چلا جاتا تھا اس خیال سے کہ یہ کسی مقام پر اتریگا اسی مقام پر عیاری کرنا لیکن راوی اسکو بھی روانہ رکھتا ہو عیاری مین اب ان سب کا حال تحریر ہوگا انشاءاللہ تعالے

اب دو کلمہ داستان خواجۂ خواجگان سر برندۂ جادوگران ریش تراشندۂ کافران بیک طرار خنجر گذار عیار تیز رفتار یعنی خواجہ عمر نامدار حوالۂ قلم تیز رقم ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرماوین دیگر حالات داستان نہ

بہار آئے ابھی چمن پری ہو جائے	یہ زرد زرد وہ ہر ایک سبز ہری ہو جائے
کبوتر اڑ کے جو جائے وہان پری ہو جائے	جواب نامہ جو لائے پیمبری ہو جائے
خدا کے دین کا موسی سے پوچھیے احوال	کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے
وہ سخت جان ہوں ہو گر گری تیری اور ترک	چبائے سنگ ذرا بار ہو دردری ہو جائے

شیرین رقمان ... سحر نگاران مشکین ... اس داستان ... طرز ... تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا
کہ جناب منشی احمد حسین صاحب قمر نے یہانتک بیان کیا ہے کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار
بحکم صاحبقران عالی وقار اُس پہاڑ پر آئے کہ جہان اسلم بچہ شیطان خدائی کرتا تھا اور
اسلم کو بہ مکر و عیاری اسیر کرکے داخل زنبیل کیا اُسکے باغ کا کل مال و اسباب لوٹ لیا بعدہ
اسکے وہان سے جانب صاحبقران کے تشریف لے چلے تھے جب تھوڑی دور راہ طی کی تو
خیال آیا کہ ای خواجہ تم کو صاحبقران نے برائے رہائی جہانگیر و ملکہ سیمائے مہر جمال کے
روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان دونون کو شندکال بادشاہ طلسم اسیر کرلے گیا ہے انکی خبر لاؤ اور رہا
کرلاؤ چنانچہ تم اُنکی رہائی کی فکر مین چلے تھے کہ راہ مین اُس ساحر نے اسیر کرلیا جسنے کہ تم کو
شندکال کے پاس اسیر کرکے روانہ کیا تھا وہ ساحر بحکم اپنے آقا کے لیے جاتا تھا کہ
صاحبقران نے اُسکو قتل کرکے تم کو رہا کیا اور ہم کو برائے خبر اسلم روانہ کیا تم نے یہان آکر
اُسکو اسیر کرلیا ای خواجہ اب تم کو لازم ہے کہ اُن دونون کی فکر کرو اور اُنکو رہا کرکے اپنے ہمراہ
لے کر خدمت صاحبقران مین چلو اور جب تک تم نہ جاؤگے حکیم اسقلینوس کے مہمان
رہین گے اُنکی طرف سے اطمینان ہے بس یہ سوچ کر خواجہ سلامت نے اپنی صورت مبدل کی
ایک صورت پر تیار ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے کہ کسی سے راہ طلسم دریافت کرکے
طلسم مین اپنے کو پہونچاؤن شندکال کے دربار مین جاکر فکر رہائی جہانگیر و سیما کی کرون
اور عیاری کرکے شندکال کو بھی قتل کرون خواجہ اسی فکر مین راہ روی کرتے ہوئے چلے جاتے
ہین جس سے راہ طلسم دریافت کرتے ہین وہ خواجہ کی صورت دیکھ کر بھاگ جاتا ہے کچھ
جواب تک نہین دیتا ہے اگر کسی نے جواب بھی دیا تو یہ جواب دیا کہ ہم نے تو یہ نام تک نہین
سُنا ہم پتہ کیا جانین خواجہ کو جو قصبہ یا گاؤن ملا خواجہ نے اُسکو لوٹ لیا عیاری کرکے

اسیطور سے خواجہ کو دس دن گذر گئے کہ طلسم کا نشان نہ ملا ایک دن پریشان ہو کر اور خدا سے یہ دعا
کرکے کہ یا تو اے کریم کارساز مجکو منزل مقصود پر پہونچادے یا مجکو خدمت صاحبقران مین پہونچا مین
ادھر آکر بہت پریشان ہوا یہ دعا مانگ کر خواجہ نے ایک طرف کا راستہ لیا پاے شاطری مارتے
ہوئے جاتے تھے دوپہر راہ چلے تھے کہ پیاس نے غلبہ کیا شدت عطش نے پریشان کیا زبان
مین کانٹے پڑ گئے تالو خشک ہو گیا ہر مرتبہ زبان تالو سے لپٹی جاتی ہے اب خواجہ پانی کی تلاش
مین ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر پھرنے لگے نوبت یہ ہے کہ تالو شدت عطش سے شق ہوا جاتا ہے عجب
حالت ایک تو پیاس کی شدت دوسرے دھوپ کی حدت تیسرے گرمی کی کثرت چوتھے
وقت دوپہر خواجہ عجب بلا مین مبتلا تھے کہ سامنے سے ایک دریاے ذخار نظر آیا پہلے تو خواجہ
نے خیال کیا کہ یہ دھوکا ہے اکثر جنگلون مین ریگ پرور یا کا دھوکا ہوتا ہے بیکار ہے اُدھر کو جانا پھر
خیال آیا کہ چلکر دیکھ تو لو اگر نہ ہوگا تو آگے چلنا اتنو مصیبت مین مبتلا ہوئے ہو یہ دل مین خیال
کرکے خواجہ اُس طرف کو روانہ ہوئے جو جو قریب ہوتے جاتے ہین وہ وہ پانی نظر آتا جاتا
ہے اب جو دور سے پانی پر نگاہ پڑی امید ہوئی دل کو ایک قسم کی تازگی و فرحت حاصل ہوئی
آنکھومین خنکی پہونچی خواجہ لپک کر قریب دریا آئے ایک طرف دیکھا کہ چند درخت لگے
ہوئے ہین کنارے دریا کے اُن درختون کے سایہ مین ایک چبوترہ پختہ بنا ہوا ہے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی بادشاہ یا امیر یا وزیر اس مقام پر آکر شکار ماہی کا شغل کرتا ہے یہ چبوترہ اُسی
لیے بنوایا ہے خواجہ اُن درختون کے سایہ مین آئے ہوا جو سرد لگی گرمی بھی کم ہوئی پیاس کا
غلبہ بھی کم ہوا اب خواجہ کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھے قصد کیا کہ دریا مین ہاتھ ڈال کر
پانی لے کر منھ ہاتھ دھوؤن پھر خیال آیا کہ اے خواجہ یہ مقام طلسم ہے یہان کارخانہ سحر کا ہے
ایسا نہ ہو کہ یہ دریاے سحر ہو تم دریا مین ہاتھ ڈالو اور کوئی ساحر اُسمین رہتا ہو وہ تم کو اسیر
کرلے تو بڑی خرابی ہو پہلے آزمالو یہ خیال دل مین کرکے زنبیل سے ایک شُہدے کو نکالا
اُس سے کہا کہ دریا سے پانی تو لا اُس شُہدے نے دریا مین ہاتھ ڈالا کچھ بھی نہ ظاہر ہوا چونکہ
وہ دریا اصلی تھا اگر سحر کا ہوتا تو کچھ نہ کچھ علامت سحر ضرور ظاہر ہوتی جب خواجہ کا اطمینان
ہو گیا اُسکو تو نذر زنبیل کیا خود ہاتھ منھ دھویا اُسکے بعد پانی خوب سیر ہو کر نوش فرمایا تن

پژمردہ مین جان آئی شدت تپش قلب کو راحت حاصل ہوئی پانی جو پیا آرام ملا وہ شدت عطش وزیادتی گرمی کم ہوئی اب چبوترے پر درختون کے سایہ مین پاؤن پانی مین لٹکا کر لیٹے گو خواجہ دریا سے ڈرتے بہت ہین مگر اسوقت ایسی تکلیف اُٹھائی تھی اب جو راحت ملی ہے تو اس رنگ سے بیٹھے ہین راوی کہتا ہے کہ خواجہ کے پاس زنبیل مین سب اشیا از قسم کھانا و پانی موجود رہتا ہے اول مشکیزہ حضرت خضر وغیرہ بھی خواجہ نے کیون نہ اُس سے پانی پیکر اپنی پیاس کو برطرف کیا اسکا سبب یہ ہے کہ اول تو وہ خواجہ ہر ایک مقام پر نکالتے نہین ہین جہان یہ خیال ہوتا ہے کہ اب پانی ممکن نہ ہوگا وہان اُسکو نکالتے ہین اور یہی حکم بھی ہے دوسرے خواجہ اُسوقت کچھ ایسے بدحواس تھے کہ بالکل یاد بھی نہ تھی خیر آمدم برسر مطلب اب جو ہوا لگی خواجہ کی آنکھ بند ہونے لگی خواجہ نے پانی سے پاؤن نکالے اُسی چبوترے پر درخت کے سایہ مین لیٹ کر سو گئے بڑے عرصہ تک سویا کیے اب جو آنکھ کھلی تو وقت سہ پہر تھا خواجہ نے اُٹھکر وضو کیا نماز ظہر بھی ادا کی اُسکے بعد مُنھ ہاتھ دھونے لگے خواجہ تو مُنھ ہاتھ دھو رہے ہین مگر صورت اپنی تبدیل کیے ہوئے ہین ایک دوسری صورت پر ہین کہ یکایک ایک برق چمکی خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی کیا کوئی ساحر آتا ہے خواجہ تو یہ دیکھ رہے ہین مگر بے خوف اسی سبب سے ہین کہ اصلی صورت پر نہین ہین راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ تو اس خیال مین تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر جھولی کاندھے پر ڈالے ہوئے قشقہ سیندور کا لگائے ہوئے کالے کوڑیالے گلے مین پڑے ہوئے آنکھ مُنھ سے شعلے نکلتے ہوئے اِدھر اُدھر کچھ دیکھتا ہوا چلا آتا ہے ادھر اس ساحر نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت کہ جسکا قد بہت دراز ہے سر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک گنبد ہے بازون پر دو بڑے بڑے پر ہین آنکھین مثل تنور کے روشن ہین بڑے بڑے دانت رنگ سیاہ ایک جامہ پہنے ہوئے کنارے دریا کے چبوترے پر بیٹھا ہوا ہے ہزارون اژدرو سانپ جسم سے لپٹے ہوئے ہین وہ جو پیراہن ہے طرح بطرح کے رنگ بدلتا ہے کبھی سرخ ہو جاتا ہے کبھی سفید کبھی سبز کبھی نیلا یہ معرکہ دیکھ کر اسکو بڑا عجب ہوا یہ حیرت سے دیکھنے لگا اور خیال دل مین کرنے لگا کہ یا تو یہ کوئی ساحر زبردست ہے یا کوئی دیوتا ہے بابا

کوئی مقرب بندہ ہے جو یہ اسکو مرتبہ حاصل ہے اسکے پاس چلکر دریافت تو کرو مگر صورت دیکھکر
دم نکل گیا ہے یہ خیال ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی ہو جائے اور یہ کچھ اذیت پہونچائے ہر مرتبہ
قریب جانے کا قصد کرتا ہے پھر تھم جاتا ہے ادھر خواجہ نے جو اس ساحر کو دیکھا تیافہ سے پہچان
لیا کہ یہ تم سے خوف کرتا ہے خواجہ اسکو اپنے قریب بلاؤ اسکا حال دریافت کرو شاید اس سے
کچھ پتہ و نشان طلسم کا ملے کیونکہ یہ ساحر ہے ادھر وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ضرور یہ کوئی بزرگوار ہین جو
اس صحرا مین یون بے خوف بیٹھے ہوئے ہین نہ شیر کا خوف نہ اور کسی جانور گزندہ و درندہ کا ڈر ہے
اکیلے بیٹھے ہوئے ہین کہ خواجہ نے پکار کر کہا کہ ای مسافر تو وہان کھڑا ہوا کیا دیکھ رہا ہے یہان
قریب آ مین تیرے حال سے آگاہ ہو گیا ہون تو پانی کی تلاش مین ادھر آیا ہے مجھکو دیکھکر تو
خوف کرتا ہے اور پانی لینے کو نہین آتا ہے تو شوق سے آکر پانی لے اور اپنی عطش کو برطرف کرین
تجھکو اذیت نہین دونگا ہم لوگون کا یہ کام نہین ہے کہ کسی کو بدون حکم کے تکلیف دین ہان
جب حکم صادر ہوتا ہے کہ فلان کو ہمارے پاس لے آؤ تو ہم اسکو آکر لے جاتے ہین پھر نہین
چھوڑتے ہین چاہے اُسکے عزیز روئین چاہے باپ مان بیٹا بیٹی مگر ہم لیجا ئینگے ابھی تیرے
جانے مین بہت زمانہ باقی ہے تو بیکار ہم سے خوف کرتا ہے ہم یہان آئے کب ہین اسوقت
ایک ضرورت سے یہان آگئے تھے یہ مقام اچھا معلوم ہوا ٹھہر گئے تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے
جائینگے یہ جو پکار کر کہا وہ ساحر واقعی پیاسا تھا اب تو اُسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اُس نے
دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی خاص اور مقرب بندہ ہے یہ تو میرے حال سے آگاہ ہو گیا
چل اسکی خدمت مین عجب کیا ہے کہ تو جس مطلب کے لیے بحکم بادشاہ نکلا ہے وہ مطلب
اسکی کمک و مدد سے حاصل ہو اور تو اپنی مراد کو پہونچے یہ خیال کر کے اور اپنے ہاتھ
باندھکر قریب خواجہ کے آیا بہت ادب سے جھک کر سلام کیا اور قصد کیا کہ قدمون پر
سر رکھون خواجہ نے منع کیا اُسنے دونون ہاتھ آنکھون سے لگا لیے آپ نے فرمایا
کہ پہلے پانی تو پی لے پھر باتین کرنا اُسنے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ آپ ضرور بندہ خاص
خداوند یا مصاحب خداوند ہین واقعی مین بہت پیاسا تھا اور ہون بڑی دور سے پانی
کی تلاش مین چلا آتا ہون صبح سے اپنے مکان سے چلا ہون کوسون کی راہ طے کی ہے

بسبب راہ طی کرنے کے پیاس نے غلبہ کیا پھر بھوسے پانی کی تلاش کر رہا ہون اتفاق سے یہ دریا دکھائی دیا اور جو آیا تو آپ کو یہان تشریف فرما پایا آپ کی صورت مبارک دیکھتے ہی میرے اندام مین خود بخود رعشہ پڑ گیا باوجودیکہ مین ساحر ہون اور طلسم زعفران زار کا رہنے والا ہون ہزارون ساحر و صورتین ایسی دیکھیں ہین کہ جنکو اگر رستم دیکھے تو ڈر جاے اور کانپ کر گر کے غش آجائے مگر میری یہ حالت کبھی نہین ہوئی جو آپ کی صورت دیکھکر ہوئی ہین نے خیال کیا اپنے دل مین کہ یا تو یہ کوئی بندۂ مقرب درگاہ خداوندی ہین کہ جنکی عظمت و بزرگی کے سبب سے مجھپر رعب طاری ہوا یہ میری حالت ہوئی یا کوئی فرشتہ قدرت ہین کہ جنکے رعب کے سبب سے میری یہ حالت ہوئی ہے بدون اجازت کے جاکر پانی پینا خلاف ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی گستاخی یا بے ادبی ہو کہ جو کہ سبب ناراضی ہو بس مین اُسی مقام پر ٹھہر گیا اور فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون جو خدمت عالی مین پہونچون کہ آپ نے یاد فرمایا مین بہت خوش ہوا اور حاضر خدمت ہوا کیونکہ میری مراد بر آئی خواجہ نے فرمایا کہ پھر باتین بنانا پہلے پانی پی لو اور اپنے دل مین کہا کہ وہ بار جو مجکو گمان تھا وہ پورا ہوا خدا نے میرے حال پر رحم کیا ادھر اُس ساحر نے دریا سے پانی پیا اب قریب آیا خواجہ کے روبرو بہت ادب سے بیٹھا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ فرمایئے کہ آپ کون بزرگوار ہین اور اس جنگل مین کہ جہان بوے امرانات نہین ہے کوسون تک انسان کا نشان نہین ہے سواے صحرا کے آپ کیون تشریف فرما ہین خواجہ نے فرمایا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہے اور اس دریافت کرنے سے کیا مطلب ہے لے تو پانی پی چکا اپنی راہ لے میری اوقات مین فرق آتا ہے مجکو ابھی بڑی دور جانا ہے اُسنے عرض کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی جو آپ اپنے اسم نامی سے آگاہ فرمایئے گا اور مقام سکونت سے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا نام ہے اور کہان کا رہنے والا ہے اور کس ضرورت سے ادھر کو آیا ہے گو ہم سب تیرے حال سے آگاہ ہین مگر تیرے زبانی سننے کے بہت مشتاق ہین ہم ہر ایک کے دل کے حال سے آگاہ رہتے ہین اور ہم کو یہ بخوبی معلوم ہے کہ اسقدر

چندے دنیا پر ہین سب کے نام ہمارے دل پر لکھے ہوے ہین مگر ہم تیری زبان سے سننے کا شوق رکھتے ہین اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مین ابھی ابھی عرض کرتا ہون مگر اسقدر آپکی خدمت مین گذارش ہے کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ مین اپنی مراد دلی سے کامیاب ہون جس غرض سے نکلا ہون وہ کام میرا پورا ہو اور مین اپنی مراد کو پہونچون جو حکم بادشاہ نے فرمایا ہے وہ مین بجالاؤن تاکہ انعام کثیر پاؤن پندرہ دن سے پریشان پھر رہا ہون فرمایا کہ سب تیرے مطلب پورے ہونگے تو بیان تو کر ہم سنین تو سہی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر یون بیان کرنے لگا کہ مجھکو انصرام جادو کہتے ہین اس غلام کا نام انصرام ہے مین رہنے والا ہون طلسم زعفران زار سلیمانی کا اور ملازم ہون بادشاہ طلسم شہنشاہ شنگال جادو کا آج کل تھوڑا زمانہ ہوا ہے کہ کسی طرف سے چند خدا پرست حد طلسم پر آگئے ہین اُن مین ایک طلسم کشا بھی ہے اُسکا عیار جو ہے کہ جسکا نام خواجہ عمرو ہے وہ بلا کا ہے اُسنے لاکھون شہر ساحرون کے و ہزارون ملک جادوگرون کے تباہ و غارت کئے ہین اور لاکھون ساحرون کو قتل کیا اسی سبب سے اُسکا لقب سر بریدہ ساحران مشہور ہوا اُسکے بارے مین سامری و جمشید لکھ گئے ہین کہ اُسکی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے وہ سب ساحرون کا قاتل ہے دوسرے اُسکا خون جس زمین پر گرے گا وہ زمین کبھی آباد نہ ہوگی اُسکا مالک جو حمزہ ہے اُسنے ہزارون خدائیان مٹا دین وہ دونون مالک و خادم اس طلسم پر بھی آگئے ہین چنانچہ چند ملازم خاص بادشاہ کے اُن لوگون سے لڑ گئے کئی معرکہ پڑچکے وہی لوگ غالب رہے اُس عیار یعنے خواجہ عمرو نے کئی مرتبہ گرفتاری کی اور بہت کچھ زک دے کر چلا گیا اُسکا کوئی کچھ نہ کر سکا چنانچہ بادشاہ نے مجھسے فرمایا کہ اے انصرام ہم نے کتاب مین دیکھا ہے کہ عیار طلسم کشا لشکر سے نکلا ہوا ہے وہ صحرا مین تباہ پھر رہا ہے تو جاکر اسیر کر لا تو تجھکو بہت کچھ انعام دونگا اور تیرا مرتبہ اعلی کرونگا کہ ہر ایک کو رشک و حسد ہوگا اگر تو اسیر کر لائے تو مین اُسکو قتل کر ڈالون پس تمام قصہ سلطنت جائے میرے شامت اعمال انعام کثیر کو سن کے لالچ آیا طلسم سے اُسکی تلاش مین اپنے عزیزون بیگانون کو چھوڑ کر راحت و آرام سے

منھ موڑ کر چل کھڑا ہوا آج پندرہ دن سے کوہ وصحرا مین سرگردان وحیران ہون کہین اُسکا پتہ نہین چلتا ہی نہ پانی سیر ہوکر ملتا ہی نہ کھانا ملتا ہی رات ہوئی اس درخت کے سایہ مین پڑ رہا اُس کوہ پر سو رہا اسی طور سے رات و دن بسر کرتا ہون مگر گوہر مقصود کسی طور سے ہاتھ نہین آتا ہی لاکھو لاکھو دریاے فکر مین غوطے لگاتا ہون سواے سنگ ندامت کے کوئی دوسری چیز ہاتھ نہین آتی ہی خالی ہاتھ جاتے ہوئے بھی شرم آتی ہی کیونکہ بہت شیخی وعدہ کر آیا تھا اب خالی ہاتھ جاکر کیا کہون اور کیا اپنا روے سیاہ دکھاؤن لوگون سے مجکو اور زیادہ شرمندہ ہونگا جو کہ منع کرتے تھے اور مین نے انکا کہنا نہ سُنا اور و لولہ دل اور امید انعام کثیر مین چلا آیا مین یہ خیال کرتا ہون کہ اسی طور سے ٹکرا ٹکرا کر مرجاؤنگا گوشت و پوست درندے جنگل کے کھاجائینگے ایک نہ ایک دن کسی صحرائی جانور کا لقمہ ہونگا میری یہ امید ہی کہ آپ دعا فرمایئے کہ وہ دزد عیار ریک ناعیار میرے ہاتھ آجاے کہ مین اپنی مراد کو پہونچون یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے دل مین اپنے کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو تمھاری تلاش مین نکلا ہی تمھارا دشمن ہی خیر اب یہ جاتا کہان ہی اسکی قضا لائی ہی اب معلوم ہوا کہ یہ ہماری ہی تلاش کو نکلا ہی یہ دل سے باتین کرکے اُسکے ناعیار دزد عیار ریک کہنے پر بہت غصہ آیا فرمایا کہ او انصرام تو کیسا بے ادب ہی کہ اُس مرد بزرگ کا یون بے ادبی سے نام لیتا ہی کیا تو آگاہ نہین ہی کہ وہ خداوند کا بندۂ خاص ہی گو آج کل خداوند اُس سے ناخوش ہین مگر کچھ بھی ایسا نہ ہو کہ تیری اس گستاخی کے ساتھ نام لینے سے تجھپر عذاب نہ نازل کرین ای انصرام آگاہ ہو کہ خواجہ عمرو مقرب بندے ہین کہ جنکا اسوقت مثل و نظیر نہین ہی آگاہ ہو کہ خداوند سامری و جمشید و لقا و زمرد شاہ و جمشید ثانی و فرعون ثانی و نمرود ثانی ساحر شمشاد ہ بامر جادو و افراسیاب بادشاہ طلسم ہوشربا کو اپنا نائب کرکے دنیا پر بھیجا یہ سب یہان آکر خدا بن بیٹھے خدائی کرنے لگے خداوند نے برہم ہوکر حمزہ اور خواجہ کو پیدا کیا حمزہ کو صاحبقران کیا اور انکو اور انکی اولاد و سرداروں و اہل لشکر و ملازمون کو قوت و طاقت عطا فرمائی کہ کوئی اُنپر ہم سر نہ کرسکے اور انپر ساحر سحر اثر نہ کرسکے خواجہ عمرو کو عیار بنایا ایسا عیار کہ کوئی اُسکی عیاری کا جواب نہ دے سکے

وہ شاہزادہ ولایت اول ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہی بس ان دونون نے بموجب حکم خداوند کے ان سب کو غارت کیا اور انکی آلایش سے دنیا کو پاک کیا خداوند بہت خوش ہوئے اور مرتبہ زیادہ کیا اب یہ لوگ بھی مغرور ہوگئے اور غرور کرنے لگے اب ان لوگون نے خداوند کی عبادت ترک کرکے خداے نادیدہ کی جو کہ کہتے ہین کہ آسمان پر ہی بندگی کرنا شروع کی اور اُن بندون کو پریشان کرنا شروع کیا جو کہ خاص خداوند کے بندے ہین اور خداوند اُن سے الفت و محبت کرتے ہین چنانچہ اُسی حالت غرور مین اس طلسم پر بھی آئے اور قصد کیا کہ اس طلسم کو فتح کرین اور یہان کے بادشاہ شندکال جادو سے کہ جسکا تو ملازم ہی مقابلہ پر آمادہ ہوئے شندکال وہ بندہ خاص خداوندی ہی کہ خداوند اکثر شندکال کا ذکر فرمایا کرتے ہین بلکہ ایک تصویر شندکال کی ہر وقت خداوند کے روبرو رہتی ہی خداوند فرماتے ہین یہ میرا خاص بندہ ہی مین اس سے بہت محبت رکھتا ہون خداوند عجائب کا یہ حال ہی کہ ہر وقت باشندگان طلسم زعفران زار کی تعریف فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ سب میرے خاص بندے ہین مین انسے بہت خوش ہون یہ مجکو خوب مانتے ہین اور میری عبادت کرتے ہین اگر انپر کوئی بلا بھی نازل ہوگی تو مین رد کرونگا چنانچہ خداوند کو جب علم خدائی سے ثابت ہوا کہ آج کل میرے بندہ خاص شندکال پر اُن میرے بندون نے لشکر کشی کی ہی جو کہ مجھ سے پھر گئے ہین اور خداے نادیدہ کو ماننے لگے ہین بس خداوند کو غصہ آیا اور دریاے قہر خداوندی موجزن ہوا مجھ سے فرمایا کہ اے ملک الموت تجھے قدرت تو سب بندون سے آگاہ ہی اور ہر ایک کی صورت و شکل و نام سے واقف ہی اُن بندون نے کہ جنکو مین نے خلق کیا تھا براے تنبیہ و تادیب اپنے نائبون کے اُن مین اپنا زور و قدرت بھر دیا ہی اب اُنھون نے سر اُٹھایا ہی مجکو بھول گئے ہین یہ امر تو میرے رحم دلی اور امر خدائی کے خلاف ہی کہ مین اُن سے وہ زور و طاقت لے لون اور ہر ایک سے اُنکو ذلیل کراؤن لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ اُن مین خواجہ عمرو جو بندہ ہی وہ بہت مغرور ہوگیا ہی اور میرے اُن خاص بندون کے درپے آزار ہی جو کہ طلسم زعفران زار مین رہتے ہین اور حمزہ مع اپنے چند سردارون و چند عیارون کے اس طلسم پر آیا ہی اور کئی مرتبہ میرا خاص بندہ

حمزہ سے لڑا ہی مگر چونکہ مین ان سب کا ستارہ زبردست ہر ایک پر کرچکا ہون اس سبب سے میرے خاص بندے شندکال نے شکست کھائی حمزہ کے عیارنے کئی مرتبہ ذلیل بھی کیا میرے خاص بندے کو اور قصد کیا کہ قتل کرون چنانچہ مین اسکا محافظ تھا اس سبب سے وہ قتل تو نہ کرسکا مگر ذلیل کرکے چلا گیا سبب اسکا یہ ہی جو پوچھو توان لوگون کو ادھر آنے کی جرأت کیونکر ہوئی یہ وجہ ہی کہ چند بندے میرے جو کہ طلسم مین رہتے تھے مگر اعتقاد اُنکے کمزور تھے حمزہ سے مل گئے اور حمزہ کو ترغیب دی کہ تم اس طلسم پر بھی لشکر کشی کرو چنانچہ ایسا ہوا اب میرا خاص بندہ ایک لڑکے کو حمزہ کے کہ جسکا نام جہانگیر ہی مع اپنے ایک ملازم خاص بلکہ سپاہی مہر جمال کی جو کہ پسر حمزہ پر عاشق ہوا میرے بندہ خاص شندکال سے منحرف ہوگئی تھی پکڑلایا ہی اُسکی رہائی کی فکر مین عمر و عیار نکلا ہی اور یہی قصد ہی کہ میرے بندہ خاص شندکال کو زک دے تم کو مین حکم دیتا ہون کہ تم جاکر اُسکو پکڑلاؤ تاکہ مین اُسکو سزا دون اس امر کا بھی خیال رہے کہ میرے خاص بندہ شندکال نے بھی اپنا ایک ملازم برائے تلاش عمر و روانہ کیا ہی وہ اُسکو تلاش کررہا ہی تم جاؤ فلان صحرا مین عمرو پھر رہا ہی اُسکو پکڑلاؤ اور جب عمر کو پکڑ چلنا تو طلسم مین میرے خاص بندہ شندکال کے پاس جانا اُسکو ہماری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ تم گھبراؤ نہین یہ تمھارا طلسم برباد نہ ہوگا ہم اسکو زیادہ آباد کرینگے حمزہ کو ہم غارت کیے دیتے ہین جس سے زیادہ تر خوف تھا یعنے عمر سے ہم نے اُسکو تو اسیر کرا لیا ہی اپنے ملک الموت قدرت کو روانہ کرکے اور اُسکو عمر کو دکھا بھی دینا اور کہنا کہ جو قیدی خدا پرست تمھارے پاس قید ہون اُنکو بھی میرے پاس بھیجدو تاکہ مین اُنکو مع عمر کے جہنم مین ڈالدون اور جو تمھارے ملازم ہین اور حمزہ سے مل گئے ہین اُنکو بھی اسیر کرکے بھیجدو مین اُنکے قلب پلٹ دون کہ وہ پھر تمھاری اطاعت کرین اگر وہ اس امر پر راضی ہو تو جو قیدی ہون اُنکو لیتے آنا چنانچہ مین بموجب حکم خداوند اس جنگل مین آیا عمر و یہان مارا مارا پھر رہا تھا مین نے آتے ہی اُسکو اسیر کیا یہان آکر بیٹھا کہ اب طلسم مین جاؤن شندکال سے ملون خداوند کا پیام دون اگر وہ قیدی مرحمت کرین تو لے جاکر خداوند کے حوالے کرون اُنکو دوزخ مین ڈالدین خداوند سے

چند فرشتہ مقرر کیے ہین کہ جو خدا پرستون کی تلاش مین پھر رہے ہین ایک بہت بڑا فرشتہ مقرر
فرمایا ہی اور خلق کیا ہی اُسکو حکم دیا ہی کہ تو حمزہ کو اُٹھا لا چنانچہ وہ حمزہ کے لینے کو گیا ہی
یقین ہی کہ حمزہ بھی آگیا ہوگا اور سب خدا پرست جو کہ اس مقام پر آگئے ہین خداوند کے
پاس پہونچ گئے ہونگے صرف عمر اور پسر حمزہ جو کہ شندکال کے پاس قید ہی ان دونون کی
کمی ہوگی چنانچہ عمر کو تو مین نے اسیر کرلیا ہی میرے پاس ہی پسر حمزہ کو شندکال سے جا کر لیتا
ہون اور اُن دونون کو لے جا کر خداوند کے حوالے کرون وہ انکو بھی مع اُن سب کے جہنم مین ڈالدین
اور جو ملازم شندکال کے ہین اُنکے دلون کو پھیر دین تا کہ وہ پھر شندکال کی اطاعت کرین اور
جو اثر اُن مین ان خدا پرستون کی صحبت کا ہی وہ بھی برطرف ہوجائے کیونکہ اب دریاے قہر
خداوندی جوش زن ہوا ہی اور اب خداوند کو اپنے بندون کی طرف توجہ ہوئی ہی عمر میرے
پاس موجود ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا خواجہ کی تقریر نے کچھ ایسا انصرام کے دل پر اثر کیا
کہ بالکل اُسکو یقین ہوگیا اور بہت خوش ہوا کہا کہ اے ملک الموت قدرت کیا عمر آپ کے
پاس ہی خواجہ نے کہا کہ ہان میرے پاس ہی اے انصرام اسی سبب سے تو عمر تم کو ملا نہین
کہ مین اسیر کر چکا تھا تم تمام عمر تلاش کرتے اُسپر بھی نہ پاتے خوب ہوا کہ تم نے اور مجھ سے
ملاقات ہوگئی نہ مین یہان ٹھہرتا نہ تم سے ملاقات ہوتی اب تم جاؤ مین بھی آؤنگا میرے
آنے کی خبر شندکال کو کرو انصرام نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اے ملک الموت قدرت
اگر آپ خفا نہ ہون تو مین اس امر مین آپ سے عرض کرون جواب دیا کہ بیان کرو بھلا ہم
تم سے ناخوش ہوسکتے ہین کیونکہ تم تو خاص بندہ خداوند کے ہو اگر ہم تم سے ناخوش ہون
تو خداوند ہم سے ناراض ہوجائین تب انصرام نے عرض کیا کہ پہلے خواہش میری یہ ہی کہ
جب خداوند آپ سے میری روح کے قبض کرنے کا حکم فرمائین تو میری سفارش کرکے میری
عمر زیادہ کرا دیجیے گا مین آپ کا بہت ممنون ہونگا دوسرے خواہش یہ ہی کہ خواجہ عمر کو
مجھکو ایک نظر دکھا دیجیے تا کہ مین بھی دیکھون کہ اُنکی صورت کیا ہی اور جو تصویر شندکال
نے مجھکو دی ہی آیا اُسکے مطابق ہی یا نہین تیسری خواہش یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ
تشریف لے چلین مین بادشاہ سے عرض کرونگا کہ یہ ملک الموت قدرت ہین انھون نے

میری بہت مقام پر کمک فرمائی اور یہ خواجہ کو سیر کرنے کے لیے جاتے تھے مین آپ کے پاس لایا ہون فرماتے تھے کہ مین خواجہ کو خداوند کے پاس پہونچا آؤن تو پھر شندکال کے پاس آؤنگا مگر مین منت و سماجت کرکے لایا ہون اس امر سے یہ ہوگا کہ میری وقعت روبرو بادشاہ و اہل دربار کے زیادہ ہوگی سب میری قدر کرینگے بادشاہ میرا مرتبہ زیادہ کر دینگے آپ کے قدمون اور مہربانی کے سبب سے میری عزت ہوجائیگی آپ خود فرماتے ہین کہ مین شندکال کے پاس جاؤنگا بس مین بھی ہمراہ ہون خواجہ نے جواب دیا کہ تم اطمینان رکھو مین خداوند سے کہکر تمھاری عمر زیادہ کرا دونگا اور اسقدر زیادہ کرا دونگا کہ تا بہ قیامت تم نہ مروگے یہ سُننا تھا کہ انصرام خواجہ کے قدم پر گر پڑا خواجہ نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تو بہت لایق اور خلیق ہی یہ فرما کر خواجہ نے فرمایا کہ عمر کو دیکھے گا مین سمجھ گیا تو میرا امتحان کرتا ہی اور میرے کہنے کو جھوٹ جانتا ہی لے دیکھ لے تا کہ تجکو یقین آجائے اُسنے ہاتھ باندھکر اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ میری بھی یہ مجال ہی کہ مین آپ کے فرمانے کو جھوٹ خیال کرون اگر ایسا خیال دل مین بھی لاؤن اُسیوقت سنگ سیاہ ہوجاؤن اب مین نہ دیکھونگا آپ میرے اس کلام سے ناخوش ہوئے خواجہ نے جواب دیا کہ نہین مین ناخوش نہین ہوا تم دیکھو یہ کہکر زنبیل پر ہاتھ رکھا اور ایک مرتبہ ہاتھ کھینچکر سامنے ڈالدیا انصرام نے جو دیکھا تو خواجہ کو بیہوش پایا خواجہ نقلی سامنے انصرام کے بیہوش پڑا ہوا تھا انصرام نے جھولی سے تصویر نکال کر جو ملائی تو سرمو فرق نہ پایا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ جب صورت بدل کر براے رہائی فکر جہانگیر چلے تھے تو ایک شہد سے کو اپنی صورت سے مشابہ بنا کر زنبیل مین رکھ لیا تھا اُسی کو نکال کر ڈالدیا انصرام نے جو خواجہ کو پایا تھا اور زیادہ تر یقین ہوگیا! تھو بالکل باور ہوگیا پھر قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے عرض کیا کہ اسکو رکھ لیجیے جہان یہ تھا خواجہ نے اُٹھا کر نذر زنبیل کیا فرمایا کہ تیسری تیری یہ خواہش ہی کہ تیرے ہمراہ چلون شندکال کے پاس خیر مین نے یہ بھی قبول کیا گو اس امر مین سراسر میری قباحت ہی مگر خیر تو بہ منت کہتا ہی جو کچھ ہو یہ سُنکے انصرام بہت خوش ہوا سامنے مؤدب بیٹھ گیا خواجہ

نے فرمایا کہ انصرام ٹھہر جاؤ مین چلتا ہون چند بندون کی روح قبض کر لون کیونکہ خداوند نے
ابھی ابھی فرمایا ہی کہ فلان فلان ملک مین چند بندہ مجھ سے منحرف ہو گئے ہین مجھکو منظور
ہی کہ وہ زندہ نرہین تم انکی روح قبض کرلو چنانچہ مین روح قبض کرنے جاتا ہون تم اسی مقام پر بیٹھے رہو
یہ کہکر اور گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے اُسنے دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت میرے سامنے
بیٹھے ہوئے تھے یا یکایک غائب ہو گئے اِسکو اور زیادہ تر حیرت ہوئی اب تو یقین واثق ہو گیا
کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہین چند ہی منٹ گذرے تھے کہ پھر خواجہ ظاہر ہوئے
گلیم اُتار ڈالی انصرام نے جو دیکھا کہ خود بخود غائب ہو گئے اور پھر خود ہی ظاہر ہوئے انصرام
نے خواجہ کے ہاتھ مین ایک شیشہ دیکھا کہ اُسمین کئی تتلیاں اُڑ رہی ہین شیشہ کا مُنھ
بند ہی خواجہ نے وہ شیشہ دکھا کر کہا کہ اے انصرام تو نے دیکھا کہ مین کسقدر جلد روحین قبض
کرکے واپس آیا دیکھو اس شیشہ مین یہ سب روحین ہین جو کہ مین نے قبض کی ہین انصرام نے
دیکھا کہ سب پھڑک رہی ہین یہ دیکھکر کانپ گیا ہاتھ باندھکر عرض کرنے لگا کہ ہمیشہ میرے
حال پر مہربانی فرماتے رہیے گا مین آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہون انصرام سے فرمایا کہ پریشان
نہ ہو مین تمھاری سفارش ضرور کرونگا یقین ہی کہ خداوند تمھاری عمر زیادہ کر دین راوی بیان
کرتا ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے انصرام سے یہ باتین کر رہے تھے اتفاق سے وہ ساحر جو کہ نامہ
لے کر عنطاق کج کلاہ کا طرف طلسم کے چلا تھا اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اسکو پیاس
معلوم ہوئی اِسنے طرف زمین کے دیکھا اسکو دریا نظر آیا یہ دریا کو دیکھکر ہوا پر سے طرف زمین
کے مائل ہوا جب قریب پہونچا اسنے دیکھا کہ ایک چبوترہ ہی اُسپر ایک شخص عجیب الخلقت
بیٹھا ہوا ہی کہ بہت بڑا سر ہی کئی آنکھین ہین سر پر ایک بڑا سا عمامہ بندھا ہوا ہی جو
لباس پہنے ہوئے ہی ہزار بار رنگ بدل رہا ہی دوپر دونون شانون پر ہین اور ایک ساحر
سامنے رہنے والا طلسم زعفران زار کا بیٹھا ہوا ہی ہاتھ جوڑ جوڑ کر باتین کر رہا ہی یہ دیکھکر اسنے
اپنے دل مین کہا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی بندہ خاص ہی جو کہ اس صورت سے بیٹھا ہوا ہی یا
تو یہ کوئی فرشتہ ہی خوب ہوا جو اس ساحر سے ملاقات ہوئی مین اور یہ دونون ملکر طرف طلسم
کے روانہ ہونگے چلکر پانی بھی پی لو اور یہ دریافت بھی کرو کہ یہ کون ہی اور یہ ساحر کیون

اسطور سے باتین کر رہا ہی یہ خیال کرتا ہوا زمین پر آیا ایسا کچھ رعب و داب پیدا ہوا دور کھڑا ہو کر دیکھنے لگا اسقدر جرأت نہ ہوئی کہ کلام کرے ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی خواجہ کی نگاہ اُس ساحر پر پڑی انصرام کی اُسکی طرف پشت تھی خواجہ نے انصرام سے فرمایا کہ ای انصرام دیکھو یہ کون ساحر ہی جو تمھاری پشت کی طرف دور کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی نہ آتا ہی نہ کچھ کلام کرتا ہی انصرام نے پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو ملازم ہی رموز جادو برادر عنطاق کج کلاہ کا کیونکہ جب کبھی رموز آیا ہی یہ سب اُسکے ہمراہ آتے ہین تمام اہل طلسم ان سب کو پہچانتے ہین بس انصرام نے پکار کر کہا کہ ای حریص جادو تم کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو یہان آؤ ملک الموت قدرت کی زیارت کرو انسے عرض کرو یہ تمھاری بھی سفارش کرکے خداوند سے تمھاری عمر زیادہ کرا دینگے یہ فرشتہ قدرت ہین ان لوگون سے ملاقات کہان نصیب ہوتی ہی جسقدر جسکا درجہ ہوتا ہی اُس سے ملاقات و زیارت ہوتی ہی میری اور تمھاری قسمت اچھی تھی جو انسے ملاقات ہوئی اور انکی زیارت ہوئی بھائی آؤ قدمبوسی حاصل کرو اور یہ بیان کرو کہ کہان جاتے ہو ادھر آنے کا کیونکر اتفاق ہوا تم سے تو آج بہت دن کے بعد ملاقات ہوئی جو آرزو تم کو ہو وہ بیان کرو ملک الموت قدرت اُسکو پورا کر دینگے یہ جو انصرام نے پکار کر کہا اب حریص کو جرأت ہوئی کانپتا ہوا قریب آیا آتے ہی جھک کر سلام کیا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا خواجہ نے انصرام سے کہا کہ انسے کہدو کہ بیٹھ جایئے انصرام نے کہا کہ ای حریص ملک الموت قدرت فرماتے ہین بیٹھ جاؤ حریص جادو سلام کرکے دست بستہ مؤدب بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا اُسوقت خواجہ نے انصرام سے پوچھا کہ ای انصرام یہ کون ہی گو اسکا نام میرے پاس تحریر ہی مین اسکی صورت سے آگاہ ہون چونکہ زمین پر اسوقت آیا ہون بس میری بھی حالت مثل تم لوگون کے ہی کہ ہر امر کو مجکو لازم ہی کہ مثل تم لوگون کے دریافت کرون انصرام نے کہا کہ ای ملک الموت قدرت یہ ملازم ہی رموز جادو برادر عنطاق کج کلاہ کا جو کہ بادشاہ ہی ملک عنطاقیہ کا اسکا نام حریص جادو ہی یہ کہکر حریص سے کہا کہ ای بھائی انکے قدم چومو اور ہاتھ آنکھون سے لگاؤ یہ ملک الموت قدرت ہین انھین کے قبضہ مین سب کی روحین ہین یہی تو قابض ارواح ہین انسے عرض کرو خدا

سے سفارش کرکے تمھاری عمر زیادہ کرادین ای بھائی حریص تمھارا ادھر کیونکر آنا ہوا کچھ بیان تو کرو اور کہان جاتے ہو حریص جادو نے جواب دیا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر خواجہ کے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میری سفارش خداوند سے کرکے میری عمر زیادہ کرا دیجیے گا خواجہ نے تیوری بدل کر کہا کہ تم لوگون سے خداوند بہت ناخوش ہین کیونکہ تم لوگ خداوند کی بندگی اچھی طور سے نہین کرتے ہو خداوند فرماتے تھے کہ گو کہ مین نے بالخصوص گان عنطاقیہ و عنطاق کج کلاہ و اسکے ملازمون و عزیزون و رموز جادو و اسکے ملازمون لیگاتون کی عمر زیادہ خلق کی ہے مگر یہ لوگ بندگی و اطاعت مین کوتاہی کرتے ہین مین ان سب کو بہت جلد غارت کرونگا چند دن اور دیکھتا ہون اگر یہ لوگ راہ پر آگئے تو خیر ورنہ ایک مرتبہ سب کی روحین قبض کرا لونگا بس جب کہ خداوند تم لوگون سے ناخوش ہین تو مین کیونکر سفارش کرونگا مجھسے بھی ناخوش ہونگے ہان تم لوگ خداوند کی بندگی خوب اچھی طور سے کرو تاکہ خداوند خوش ہون بس جب خوش ہونگے خود ہی عمر زیادہ کر دینگے جیسے طلسم زعفران زار کے باشندون سے خوش ہین اور عمرین زیادہ کر دی ہین یہ سننا تھا کہ حریص جادو کانپ گیا اور قدم پر سر رکھدیا اور عرض کرنے لگا کہ مین اب خداوند کی بندگی ترک نہ کرونگا اور بندگی و عبادت مین مصروف رہونگا آپ میری سفارش فرمائین مجھسے اقرار کرین تب مین قدم سر پر سے اُٹھاؤنگا عجز و منت کرنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ کچھ ایسا انصرام سے بیان کیا کہ حریص کو بھی یقین آگیا کہ یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکی خدمت کرنا اور انسے سفارش کرنے کی گذارش کرنا بہت اچھی بات ہے جب حریص نے زیادہ تر عجز و انکسار کیا اُسوقت خواجہ نے حریص سے کہا کہ مین تیری سفارش ضرور کرونگا تو پریشان نہ ہو جب خواجہ نے یہ کہا اُسوقت حریص نے سر اُٹھایا اور انصرام سے کہنے لگا کہ بھائی تمھاری مہربانی و عنایت کا کہان تک شکر ادا کرون مین تمھارا تمام عمر ممنون رہونگا کہ تم نے ایسے بزرگ کی زیارت کرائی ورنہ مین دور سے دیکھا کرتا اور چلا جاتا میری یہ جراءت نہین ہوتی تھی کہ قریب آکر دریافت کرون جب تم نے پکارا تب میری جراءت ہوئی

خیر میری کیفیت سنو کہ میں کہاں جاتا ہوں اور کس ضرورت سے جاتا ہوں بھائی میں نامہ لے کر جاتا ہوں رموز جادو و عنطاق کج کلاہ کا پاس شندکال شاہ حاکم طلسم کے جسکے تم ملازم ہو ایک نامہ شندکال کو عنطاق وغیرہ نے اس مضمون کا تحریر کیا ہے کہ عنطاق نے پسر حمزہ کہ جسکا نام علمشاہ ہے مع ملکہ آہو چشم دختر ملکہ غزالہ کے اسیر کیا ہے اس نامے میں تحریر کیا ہے بادشاہ کو یہ انکے دونوں مجرم ہیں میں انکو قتل نہیں کر سکتا ہوں انکے بارے میں جیسا حکم ہو میں بجا لاؤں اگر حکم ہو تو سر کاٹ کر روانہ کروں اگر حکم ہو تو زندہ روانہ کر دوں اور جو میرے مجرم ہیں انکا مجکو اختیار ہے یہ بھی اس سبب سے تحریر کیا کہ میرے آپ کے ملاقات ہو دوسرے میں آپ کی سلطنت و طلسم کی حد میں حکومت کرتا ہوں گو میں خود صاحب اختیار و شہنشاہ ہوں مگر آپ کو خداوند عجائب نگار نے بڑا مرتبہ دیا ہے حاکم طلسم بنایا ہے اس سبب سے یہ گذارش کیا گیا ورنہ جو میری رائے میں آتا وہ کرتا یہ نامہ عنطاق نے و رموز نے تحریر کیا ہے اسی نامہ کو لے کر جاتا ہوں مجکو پیاس معلوم ہوئی اوڑا ہوا جاتا ہوں یہ دریا نظر آیا بس زمین پر آیا آپ لوگوں کو دیکھ کر حیران ہوا آپکو تو پہچانا مگر فرشتہ قدرت کو دیکھ کر مجکو خیال ہوا کہ یہ ضرور کوئی نہ کوئی فرشتہ یا مرد بزرگ ہے بس آپ نے بلایا میں حاضر ہوا اب بانی پیکر طلسم کیطرف چلا جاؤنگا راوی بیان کرتا ہے کہ جیسے حریص نے یہ بیان کیا کہ علمشاہ و آہو چشم کو عنطاق نے اسیر کر لیا ہے انکے قتل کے بارے میں نامہ لکھا ہے ایک چوٹ قلب پر لگی گھبرا گئے مگر ضبط کیا دل میں کہا کہ اس سے حال گرفتاری دریافت کرنا چاہیے اور چلکر ان دونوں کو بھی رہا کرنا چاہیے یہ سوچ کر خود حریص سے کہا کہ وہ علمشاہ کہ جس پر آہو چشم نے عاشق ہوکر شندکال کی ملازمت ترک کی مع اپنی ماں کے شریک خدا پرستان ہو گئی ہے یہ کیونکر دونوں اسیر ہوئے کیونکہ خداوند نے دو فرشتوں سے فرمایا تھا کہ تم لشکر حمزہ میں جاؤ اور وہاں سے آہو چشم و علمشاہ کو اٹھا لاؤ کیونکہ آہو چشم نے بڑی بری حرکت کی ہے پسر حمزہ پر عاشق ہوکر مسلمان ہو گئی ہے اسکو سزا دی جائے اور پسر حمزہ کو جلا دیا جائے وہ فرشتہ روانہ ہوئے تھے انکے جانے کے بعد خداوند نے فرمایا تھا کہ علمشاہ و آہو چشم دونوں لشکر سے نکل گئے ہیں مگر جائینگے کہاں فرشتے

انکو جہان وہ جا ئینگے پکڑ لائینگے یہ دونون عنطاق کے ملک مین کیونکر پہونچے اور کیونکر اسیر ہوئے تب حریص نے اول سے آخر تک حال بیان کیا علمشاہ کا مع قمری کے آنا اور فساد ہونا قمری پر اور علمشاہ کا سرداروں کو قتل کرنا سب کا ملکر اسیر کرنا اور قید کرنا عنطاق کے بھانجے دیوانے کا آکر رہا کر لیجانا عنطاق کا خبر پاکر افغان کو روانہ کرنا لشکر افغان کا شکست کھانا افغان کا شریک علمشاہ ہونا خود عنطاق کا لشکر کشی کرنا سب اپنے باج گذارون کو طلب کرنا نذر دلوانا مضراب کج کلاہ کا مع لشکر کے آنا اور بگڑ کر چلے جانا لشکر لے کر الگ اترنا مقابلہ ہونا علمشاہ سے اور رموز سے سب کا رموز کے ہاتھ سے اسیر ہونا رموز کا لشکرون کو تباہ کرنا آہو چشم کا آکر مقابلہ کرنا آہو چشم کا بھی اسیر ہونا رموز کا قلعہ کو بھی تباہ کرنا عنطاق کا سب قیدیون کو طرف زندان کے روانہ کرنا اور نامہ شندکال کو لکھنا اور خود طرف شہر کے جانا اور اپنا نامہ لے کر طرف طلسم کے روانہ ہونا حرف بحرف بیان کیا تب خواجہ نے جواب دیا کہ خوب اب ضرور خداوند عنطاق وغیرہ سے خوش ہونگے کیونکہ ان لوگون نے بڑا کام کیا یقین ہی کہ اب عمر مین زیادہ کردین بین اسوقت بہت خوش ہوا کہ پسر حمزہ اسیر ہو گیا اسکی بھی روح مین ہی قبض کرونگا یہ کہتے کہتے غائب ہو گئے راوی کہتا ہی کہ خواجہ نے پھر گلیم اوڑھ لی حریص نے جو یہ دیکھا کہ یا تو ملک الموت قدرت سامنے بیٹھے ہوئے تھے یا غائب ہو گئے یہ کیا واقعہ ہی انصرام سے دریافت کیا انصرام نے سب حال جو کچھ خواجہ نے بیان کیا تھا بیان کیا اور کہا ایک مرتبہ اور غائب ہوئے تھے کچھ لوگون کی روحین قبض کرنے کو گئے تھے جب وہان سے آئے ظاہر ہوئے پھر کسی ضرورت سے گئے ہونگے فرشتہ قدرت مین سب طرح کا اختیار ہی خواجہ عمر اسکے پاس اسیر ہین اب مین انکو شندکال کے پاس لیے جاتا ہون تم بھی ٹھہر جاؤ ہم اور تم اور ملک الموت قدرت سب ایک ہی مرتبہ طلسم مین چلینگے حریص نے کہا کہ اچھا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ خواجہ ظاہر ہوئے انصرام نے کہا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ ابھی خداوند کا حکم آیا کہ تم لشکر حمزہ

مین جاکر لندھور جانشین حمزہ و ملکہ گوہر آرا و ملکہ غزالہ کو پکڑ لاؤ بس مین بموجب حکم گیا اور پکڑ لایا دیکھو یہ موجود ہین یہ کہکر لندھور وغیرہ کو بغل سے نکال کر سامنے حریص و انصرام کے رکھدیا حریص نے ملکہ گوہر آرا و غزالہ کو پہچانا مگر لندھور کو اسنے نہین دیکھا تھا نہین پہچانا مگر انصرام نے لندھور کو پہچان لیا تھا کیونکہ یہ لندھور کو دیکھ چکا تھا جب کہ لندھور اسیر ہوکر آئے تھے اور مالک و لندھور مبتلاے سحر ہوکر حمزہ صاحبقران سے لڑنے کو گئے تھے اُس زمانہ مین دیکھ چکا تھا پہچان لیا اور حریص کی طرف دیکھکر کہا کہ تم نے کرامت دیکھی اُسنے جواب دیا کہ آمنا و صدقنا یہ ضرور ملک الموت قدرت ہین انکو ہر طرح کا اختیار ہی انصرام نے خواجہ سے عرض کیا کہ حریص کی یہ خواہش ہی کہ مین بھی خواجہ عمرو کو دیکھون مین نے تصویر تو دیکھی ہی مگر اصلی صورت نہین دیکھی ہی اصلی صورت دیکھنے کا بہت اشتیاق ہی مین بھی آپ کے صدقہ مین دیکھونگا اُسیوقت خواجہ نے نکال کر پھر خواجہ نقلی کو دکھا دیا مگر خواجہ بھی بیہوش تھے اور لندھور وغیرہ بھی سب بیہوش تھے کوئی ہوش مین نہ تھا جب حریص دیکھ چکا خواجہ نے کہا کہ دیکھا تیری خواہش پوری ہوئی اُسنے کہا کہ جی ہان بس خواجہ نے اُن سب کو نذر زنبیل کیا اور حریص و انصرام سے کہا کہ ہے چلو طلسم مین مین شنگال سے بھی مل لون اور اُن قیدیون کو شنگال سے لے لون اور جاکر خداوند کو دون و علمشاہ وغیرہ کا حال بیان کرون تاکہ خداوند اُنکو بھی عنطاق کے پاس سے طلب کرین انصرام نے کہا کہ بہت خوب انصرام انتظار کرنے لگا اور یہ خیال کرنے لگا کہ مین بھلا انکے روبرو کیا سحر کرون میری بھی یہ لیاقت ہی کہ انکی موجودگی مین سحر کرون ایسا نہو کہ ناخوش ہون کہ ہم کو اپنا کمال دکھایا یہ خود سحر کرکے ہم سب کو طلسم مین لے جائینگے خواجہ اُسکے بشرہ سے سمجھ گئے فرمایا کہ اے انصرام و حریص تم دونون تخت سحر تیار کرو اُسپر ہم سوار ہون اور تم بھی بیٹھو اور طرف طلسم کے چلو ہم اسوقت سحر نہ کرینگے کیونکہ ابھی ابھی ہم بڑی دور ہو آئے ہین تھک گئے ہین اگر ہم سحر کرکے چلینگے تو اور زیادہ پریشان ہونگے ہم کو آسمان پر بھی خداوند کے پاس جانا ہی کیونکہ

عرصہ بہت ہوا ہی ہم کو آتے ہوئے اکثر کام خدا کے خراب پڑے ہو گئے جو کہ میرے ذمہ ہین
بس عرصہ نہ کرو انصرام نے جواب دیا کہ ہین آپ کے روبرو سحر کر سکتا ہون بھلا میری
یہ لیاقت ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب کہ ہم اجازت دیتے ہین تو پھر تم کو کیا ہوا سحر
کرنے کو انصرام نے جواب دیا کہ خوشی آپ کی یہ کہکر انصرام و حریص نے تخت سحر تیار
کیا اُسپر خواجہ بیٹھے ایک طرف ہاتھ باندھکر انصرام بیٹھا ایک سمت حریص بس
سحر کیا تخت اُڑکر طرف طلسم کے چلا چنانچہ انصرام خواجہ کو لے کر داخل طلسم ہوا یہان
اندرون طلسم دربار شنکال کا آراستہ ہی کیسے کیسے زبردست ساحر اپنے دنگلون پر
بیٹھے ہوئے ہین شکلین مہیب ہاتھ پاؤن منھ آنکھون سے شعلہ نکلتے ہوئے صورتین
سیاہ سانپ لپٹے ہوئے جھولیان کاندھون پر سب کے سب بلاے جہان آفت
روزگار اپنے مہدکے سامری و جمشید شنکال تخت پر متمکن پس پشت وزیر نگس رانی
کر رہے ہین دربار ہین ذکر انصرام جادو کا ہو رہا ہی کہ کئی دن ہوئے انصرام کو گئے
ہوئے براے اسیری عمر ابھی تک نہین آیا نہ معلوم اُسپر کیا گذری یہی ذکر تھا کہ
ایک برق کوندی سب نے اُس برق کی طرف دیکھا کیا دکھائی دیا کہ ایک تخت
چلا آتا ہی اُسپر تین ساحر بیٹھے ہوئے ہین چونکہ وہ تخت بلند تھا اس سبب سے
اچھی طور سے کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہی اب سب اُسی طرف دیکھنے لگے کہ جب وہ
تخت نیچا ہوا اب سب نے دیکھا کہ اُن ہین ایک تو انصرام جادو ہی جسکا ابھی ذکر
ہو رہا تھا دوسرا ساحر جو ہی وہ بیرون طلسم کا رہنے والا ہی ملازم ان رموز جادو سے
ہی تیسرا جو شخص ہی وہ نیا ہی کبھی اسکو ہم نے نہین دیکھا ہی نہ ان اطراف کا رہنے
والا ہی نہ یہان کے ساحرون سے مشابہ ہی کوئی بہت بڑا بزرگ ہی کہ انصرام وغیرہ
اُسکے روبرو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین یہ دیکھ کر شنکال سے عرض کیا حضور
ملاحظہ فرمائین کہ ابھی خداوند انصرام کا ذکر فرما رہے تھے دیکھیے تخت پر سوار
انصرام مع دو اور ساحرون کے آتا ہی ایک ساحر کو تو ہم غلامون نے پہچانا کہ
بیرون طلسم کا رہنے والا ہی رموز جادو کا ملازم ہی مگر یہ دوسرا ساحر جو کہ بیچ ہین

پوچھا ہی جسکے روبرو انصرام و ملازم رموز جادو ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھے ہین کون ہی ہم
نے نہین پہچانا کیونکہ ہم نے آجتک اس وضع وطرح کا کوئی ساحر اس اطراف بھر مین نہین
دیکھا یا تو یہ کوئی دیوتا ہین یا اور کسی اقلیم کے رہنے والے ہین یا پرانے ساحرون مین سے
ہین یہ انصرام کو کہان مل گئے جو انصرام انکو لے کر یہان آیا اور انکے آنے کا کیا
سبب ہی ہم کو تو بڑا عجب ہی شنشکال نے یہ تقریر اہل دربار کی سُنکے سر اُٹھا کر دیکھا
اور دیکھ کر کہا کہ مین نے بھی نہین پہچانا کہ یہ کون ہی ضرور کوئی اگلا ساحر ہی نہ معلوم یہان
کس ضرورت سے آیا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ تخت صحن مین آکر اُترا سب اسی طرف
متوجہ ہین کہ جب تخت زمین پر آیا انصرام نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ
آپ تشریف رکھین مین بادشاہ سے آپ کی تشریف آوری کی خبر کرتا ہون تاکہ وہ
آگاہ ہو کر آپ کے استقبال کو آئین آپ کی عزت کرین ملک الموت نے کہا کہ
جاؤ بس انصرام حریص جادو کو ہمراہ لے کر ایوان مین آیا انصرام و حریص نے مجراگاہ
پر سے شنشکال کو مجرا کیا شنشکال نے انصرام کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے انصرام تم نے
تو بڑا عرصہ کیا کہان تھے خواجہ عمر کو پکڑ لائے اور یہ حریص جادو ملازم رموز جادو
تم کو کہان مل گیا جو اُسکو ہمراہ لائے انصرام نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون حضور کیا
تشریف فرما ہین خوش ہو جیے کہ آپ کے مقدر نے یاوری کی اور ہم سب کے نصیب
جاگ گئے کہ ملک الموت قدرت حضور کے پاس تشریف لائے ہین وہ سامنے
تخت پر جلوہ فرما ہین اُٹھیے اور اُنکو دربار مین لائیے شنشکال نے کہا کہ وہ کہان
ہین اور تمھارے ہمراہ کیونکر آئے اور تم سے کہان ملاقات ہوئی انصرام نے عرض کیا
کہ مین یہ سب واقعہ عرض کرونگا پہلے آپ اُنکو لے تو آئیے مین کیا کرامت عرض کرون
حریص موجود ہین اُنسے دریافت کر لیجیے اگر میرے کہنے کا باور نہ ہو اُنھون نے بھی
تو کرامت ملک الموت قدرت کی دیکھی ہی ادنیٰ سی تو یہ کرامت ہی کہ بیٹھے بیٹھے
غائب ہو گئے اور جسکو چاہا پکڑ لائے یا جسکی چاہا روح قبض کر لائے ایسا نہ ہو کہ
عرصہ ہونے کے سبب سے ناخوش ہون اور سب اہل دربار کی روحین قبض کر لین مالک

ارواح و قابض ارواح ہی ہین یہ جو انصرام نے کہا کسی قدر شندکال و اہل دربار کو خیال ہوا شندکال نے دل مین خیال کیا کہ کیا نقصان ہے ضرور کوئی مرد بزرگ ہین اور مقرب بارگاہ خداوندی ہین انکے استقبال مین کیا ہرج ہے یہ خیال کرکے اہل دربار سے کہا کہ چلو استقبال کرین انصرام بہت تعریف کرتا ہے شاید ایسا ہی ہو جو اپنے گھر مین آئے اسکی عزت لازم ہے بس شندکال تخت پر سے اُٹھکر صحن مین آیا ملک الموت کو سلام کیا مع اہل دربار کے خواجہ نے سب کو سلام کا جواب دیا شندکال نے بڑھکر خواجہ سے کہا کہ ایوان مین تشریف لے چلیے اپنے حال و اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ہم آپ کی صورت دیکھکر آپ کے حالات سننے کے بہت مشتاق ہین انصرام نے بہت کچھ آپ کی تعریف کی ہے یہ سنکے خواجہ تخت پر سے اُٹھکر ہمراہ شندکال ایوان مین آئے شندکال نے تخت پر بٹھایا خود سامنے بیٹھا بڑی عزت و آبرو سے پیش آیا بہت حرمت کی صرف صورت ہی دیکھکر اور انصرام کے کہنے پر یہ عزت کی جب سب بیٹھ چکے انصرام اپنے مقام پر بیٹھا حریص جادو کو کرسی مرحمت ہوئی وہ اُس پر بیٹھا سلام کرکے اب شندکال نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے اور اسم مبارک سے آگاہ فرمائیے ملک الموت نقلی نے کہا کہ انصرام سے دریافت کرو وہ تم سے سب حال بیان کرے گا مین اسکو آگاہ کرچکا ہون تب شندکال نے انصرام سے پوچھا انصرام نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے رخصت ہوکر برائے تلاش عجم چلا آجتک جنگلون مین تباہ پھرا کہین پتہ نہ ملا آج مین صبح کو جو تلاش مین چلا پیاس شدت سے معلوم ہوئی دریا کے کنارے پر پہونچا وہان آپ کو تشریف فرما دیکھا قریب گیا سلام کیا آپ نے جب مہربانی فرمائی سامنے بیٹھ گیا حال دریافت کیا آپ نے اپنی سب حالت بیان کی یہ کہکر کل تقریر خواجہ کے روبرو شندکال و اہل دربار کی حرف بحرف و خواجہ کا غائب ہونا و عجم نقلی کا دکھانا حریص کا آنا اور اسکا حال بیان کرنا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون طلسم کو جاتا ہون اپنا خواہش کرنا کہ میری سفارش کیجیے سب بیان کیا کچھ باقی نہ رکھا جب انصرام بیان کرچکا اب

سب کو کسی قدر انصرام کے کہنے کا یقین ہوا مگر شندکال کو تو بالکل یقین ہو گیا پلٹ کر جو ملک الموت قدرت کی طرف دیکھا تو تخت پر نہ پایا شندکال و اہل دربار گھبرا گھبرا کر دیکھنے لگے کہ کہاں چلے گئے انصرام نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں کسی ضرورت سے گئے ہونگے تشریف لاتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ آپ ظاہر ہوئے سب نے دیکھا کہ اسی مقام پر بیٹھے ہوئے ہیں اب تو سب کو یقین واثق ہو گیا کہ ضرور یہ ملک الموت قدرت ہیں اب تو سب اہل دربار نے اٹھ کر شندکال کے حکم سے قدمبوسی حاصل کی ہاتھوں کو آنکھوں سے لگایا شندکال نے بھی قدم چومے ہاتھوں کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی اور عنایت فرمائی کہ اپنی زیارت سے مشرف فرمایا آپ کی کیا زیارت ہوئی گویا خداوند کی زیارت ہوئی ہم سب کی خداوند سے سفارش فرمایئے گا ہم لوگ خداوند کے نام پر جان و دل سے نثار ہیں اور ہماری طرف سے عرض فرمایئے گا کہ ہم لوگوں کو خدا پرستوں نے بہت پریشان کیا ہے لہذا اُنکے شر سے ہم کو بچایئے اُنپر اپنا عذاب نازل فرمایئے یہ تو فرمایئے کہ آپ اسوقت بیٹھے بیٹھے کہاں تشریف لے گئے تھے خواجہ یعنی ملک الموت قدرت نقلی نے جواب دیا کہ ابھی ابھی حکم خداوند آیا کہ تو جا کر شہر عنطاقیہ سے علمشاہ و آہو چشم کو لے آ اُن دونوں کو عنطاق نے اسیر کر لیا ہے اور جو اُسنے اپنے عزیزوں کو اسیر کیا ہے جو کہ علمشاہ سے مل گئے تھے اُنکو چھوڑ آ ہم اُنکے قلب کی حالت کو پلٹ دینگے وہ پھر عنطاق کی اطاعت کرینگے بس میں وہاں گیا تھا اُن دونوں کو لے آیا میرے پاس موجود ہیں اے شندکال آگاہ ہو کہ اب خداوند کو تم سب کے اوپر رحم آیا اور یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ خدا پرستوں نے بہت سر اُٹھایا ہے لہذا وہ ان سب کے تباہ کرنے کی فکر میں ہیں چنانچہ بہت سے فرشتہ مقرر کیے ہیں کہ وہ خدا پرستوں کو اسیر کر کے لائیں مجکو بھی اسی کام کے لیے زمین پر بھیجا تھا کہ تم جا کر عمرِ عیار کو پکڑ لاؤ چنانچہ میں نے آکر عمرِ عیار کو اسیر کر لیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ شندکال کے پاس جانا اُسکے پاس سیماسے مہر جمال و پسر حمزہ جہانگیر اسیر ہیں ان دونوں کو بھی لے آنا تاکہ میں سب خدا پرستوں کو داخل دوزخ کروں و سیما سے مہر جمال کے قلب کو صاف کر کے شندکال کے پاس بھیجدوں

مین طلسم مین آنے والا تھا کہ تمھارے ملازم التمرام سے ملاقات ہوئی وہ عمر کی تلاش مین
پھر رہا تھا کہ مین نے اسکو دیکھا اُسکے حال سے اپنے علم کے زور سے آگاہ ہوا اُسکو اپنے
قریب بلا یا سب حال اُس سے دریافت کیا اپنا حال بیان کیا جو کہ اسنے تمھارے روبرو
بیان کیا ہی اسی عرصہ مین چند روحون کے قبض کرنے کا حکم ملا مین روحین قبض کرنے چلا
گیا وہان سے جو آیا تو حریص جادو نامہ بر عنطاق کا اُس دریا پر پہونچا اسنے اپنا حال
بیان کیا میری کیفیت سُنی بس مین بموجب حکم خداوند یہان آنے والا تھا ان دونو نکو
ہمراہ لے کر آیا یہ کہکر کہا کہ ای شندکال خداوند تم سے بہت خوش ہین اور تم کو بہت
عزیز رکھتے ہین اور یہان کے تمام باشندون کو اور مین بھی تمھاری سفارش کرونگا ای
شندکال خداوند نے حکم دیا ہی کہ تم جہانگیر و سیماے مہر جمال کو میرے پاس بھیجدو
ای شندکال بس اُنکو طلب کر کے میرے حوالے کرو تا کہ مین خداوند کے پاس لے جاؤن
لو دیکھو خواجہ بھی میرے پاس موجود ہین اور لندھور بھی اور گوہر آرا و غزالہ و علمشاہ
و آہو چشم جنکو مین ابھی ابھی اسیر کر کے لایا ہون یہ کہکر سب کو زنبیل سے نکال کر
دکھا دیا سب نے عمر وغیرہ کو دیکھا اور پہچانا تو بالکل یقین ہو گیا ذرا شک نہ رہا
اب تو ہر ایک اپنی خواہش ظاہر کرنے لگا کہ میری طرف سے خداوند سے عرض کیجیے گا
کوئی اولاد کے لیے کہتا ہی کوئی زیادتی عمر کی خواہش کرتا ہی خواجہ نے اعتقاد زیادہ
کرنے کے لیے وہ شیشہ جس مین چند رنگ برنگ کی تتلیان بند تھین دکھایا اور
کہا کہ یہ روحین ہین اُن لوگون کی کہ جنکے قبض کرنے کا حکم ہوا تھا اب اِنکو آسمان پر
لے جا کر ایک شیشہ کے مکان مین چھوڑ دونگا یہ وہان بند رہین گی اے
شندکال آگاہ ہو کہ آسمان پر ایک درخت ہی کہ اُسکے پتون پر تمام بندگان خداوند
کے نام و خدا پرستون کے نام تحریر ہین بس جسکے نام کا پتہ خشک ہو کر گرتا ہی
اُسکی روح کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہی اگر باور نہ ہو دیکھو جن جن لوگون کی روحین
مین نے قبض کی ہین اُنکے نام کے پتے میرے پاس موجود ہین یہ کہکر بہت سے
خشک پتے نکالکر سامنے ڈالدیے سب نے دیکھا کسی پر لقا کا نام تھا کسی پر

زمرد ثانی و فرعون ثانی و دو بڑے ساحرون کا نام تحریر تھا یہ دیکھ کر اتنو سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک منت و سماجت کرنے لگا کہ ہم پر مہربانی فرمایئے گا ہماری روح نہ قبض فرمایئے گا خواجہ نے دیکھا کہ رنگ جم گیا اور زیادہ مکر کراتین دکھائین رنگ اسی امر پر جم گیا تھا کہ جب عمرو وغیرہ کو اسیر دکھایا تھا حریف حیران بیٹھا ہوا تھا کہ مین علمشاہ وغیرہ کو تو غنطاقیہ مین قید چھوڑ آیا تھا یہ کیونکر لے آئے پھر خیال آیا کہ ملک الموت ہین جہان چاہین چلے جائین انکو کون منع کر سکتا ہی شنکال نے بھی ان سب کو پہچانا کیونکہ دیکھ چکا تھا اتنو حواس جاتے رہے ہر ایک خوشامد کر رہا ہی خواجہ بیٹھے ہوئے ہین کہ بیٹھے بیٹھے خواجہ نے کہا کہ اے شنکال پھر کیا کہتا ہی جہانگیر و سیماے مہر جمال کے بارے مین مین کیا خداوند سے کہون آ یاد دیگا یا نہین شنکال نے کہا کہ وہ حاضر ہین مین ابھی بلائے دیتا ہون آپ اپنے ہمراہ لے جایئے خداوند کو اختیار ہی مین خداوند کے حکم سے سرتابی کر سکتا ہون میری اتنی بھی مجال ہی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے وہ اپنا رنگ جمایا اور ایسی عمدہ عیاری کی کہ سب کی مارے خوف کے جان پر بنی ہوئی تھی میان شنکال سحر وغیرہ سے دریافت کرنا بھول گئے انصرام نے کچھ اسطور سے اُس تقریر کو بیان کیا جو کہ خواجہ نے انصرام سے کی تھی کہ سب کو یقین آ گیا بڑی عزت کی گئی ہر ایک ہاتھ باندھے ہوئے مثل غلامون کے بیٹھا ہی یہی حال شنکال کا ہی کہ سر جھکائے بیٹھا ہی یہ خوف ہی کہ اگر مین نے سر اُٹھایا اور ذرا بھی کسی امر سے انکار کیا انھون نے روح قبض کر لی مین کیا کر سکونگا سامنے موجود ہون بھاگ بھی نہین سکتا ہون سوا بجا اور درست کے دوسری لفظ زبان پر نہین ہی خواجہ فرما رہے ہین کہ خداوند تم سے بہت خوش ہین فرماتے تھے کہ مین ایک مرتبہ شنکال کو اپنے پاس طلب کرونگا اور خود بھی اُسکے پاس جاؤنگا وہ میرا بندہ خاص ہی اُسکی خاطر سے ان خدا پرستون کو غارت کر دونگا کیونکہ میرے بندۂ خاص کے تکلیف دینے کے درپے ہوئے ہین شنکال و اہل دربار کہتے ہین کہ پھر انکو نہ سب کا خیال ہوگا تو اور کسکو ہوگا ہم سب اُن کے

بندے ہین وہ ہمارے خداوند ہین خواجہ نے کہا کہ ای شندکال پھر جہانگیر و مہر جمال
کو طلب کرو تاکہ مین جاؤن وہان آسمان پر میرا خداوند کو انتظار ہوگا شندکال نے ہاتھ
جوڑ کر عرض کیا کہ مین ایک امر کا امیدوار ہون آج حضور تشریف رکھین مین دعوت کرون
جو دان و نمک میسر ہو اسکو نوش فرمائین تب تشریف لے جائین کیونکہ میری سعادت
و نیک نامی کا سبب ہوگا اور باعث برکت ہوگا کہ آپ ایسا فرشتہ مقرب میرا مہمان
ہو جواب دیا کہ ای شندکال مین ٹھہر نہین سکتا ہون چند امور خدائی و انتظام دنیا و کار
خانہ دنیا میرے تعلق ہین اگر مین نہ جاؤنگا وہ خراب ہونگے جب وہ خراب ہوئے
تو خداوند مجھ سے ناخوش ہونگے جب خداوند ناخوش ہونگے تو میرے لیے خرابی ہوگی
بس مین ٹھہر نہین سکتا ہون دعوت کو جو تم نے کہا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب مین ٹھہر
نہین سکتا ہون نہ مین دعوت کا کھانا کھا سکتا ہون کیونکہ مین فرشتہ ہون اور فرشتے
نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین دنیا کے کھانون سے ہم لوگ بری ہین جو اشیا آسمان پر بہشت
مین پیدا ہوتے ہین وہ ہم کھاتے ہین دنیا کے اشیا سے ہم کو سروکار نہین ہے بس
جب ہم کھا نہین سکتے ہین تو پھر کیا ضرورت ہے کہ مین یہان ٹھہرون تم قیدیون کو
طلب کرو ابھی مجھکو عنطاق کے قیدیون کا بھی انتظام کرنا ہے یہ سنکے شندکال نے
اسیوقت حکم دیا کہ جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو بہت جلد حاضر کرو کیونکہ ان دونو نکو
خداوند نے طلب فرمایا ہے یہ حکم دے کر شندکال نے حریص سے کہا کہ ای حریص تم
کس ضرورت سے آئے ہو حریص نے جواب دیا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون رموز جادو
و عنطاق کے کچھ حالات لکھا آپ کے پاس شندکال نے کہا کہ ای حریص وہ نامہ لاؤ مین
دیکھون حریص نے نامہ جھولی سے نکال کر شندکال کو دیا شندکال نے نامہ لے کر
دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا سب اہل دربار و شندکال و ملک الموت قدرت
نے سنا مضمون نامہ سے سب آگاہ ہوئے جب دبیر نامہ پڑھ چکا اسوقت شندکال
نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ اسکا جواب کیا تحریر کیا جائے جو آپ
فرمائین وہ تحریر کیا جائے جواب دیا کہ یہ جواب تحریر کرو کہ خداوند نے ملک الموت قدرت

کو بھیج کر علمشاہ و آہو چشم کو قید خانہ سے منگا لیا ہی اپنے پاس وہ علمشاہ کو تو جہنم مین
ڈالدینگے اور آہو چشم کے قلب کو صاف کر کے میرے پاس بھیجدینگے رہے تمھارے
عزیز و اقارب تو وہ علمشاہ کے شریک ہو گئے تھے اور تم نے انکو اسیر کر لیا ہی انکے
بھی قلب کو پلٹ دینگے کہ وہ تمھاری اطاعت کرینگے اس امر سے اطمینان رکھو اور ان سبکو
قید رکھو اب خداوند کو خیال آ گیا ہی وہ سب خدا پرستون کو غارت کر دینگے باقی خیریت
ہی تم پریشان نہ ہونا کیونکہ علمشاہ و آہو چشم کو انھون نے طلب کر لیا ہی یہ لکھوا دو
جو کہ مین نے بیان کیا ہی بس شنکال نے جو کچھ ملک الموت قدرت نے کہا جواب
مین نامہ عنطاق کے لکھوا دیا ادھر تو نامہ تیار ہونے لگا ادھر داروغہ زندان خانہ جہانگیر
و سیماے مہر جمال کو لیکر حاضر ہوا جب یہ دونون قیدی حاضر ہوئے پیش کیے
گئے بس شنکال نے ملک الموت قدرت سے کہا کہ لیجیے یہ دونون قیدی
حاضر ہین بس یہ کہنا تھا کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ انکو سامنے لاؤ جب
جہانگیر و سیماے مہر جمال سامنے ملک الموت قدرت کے آئے ملک الموت قدرت
نے جہانگیر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کھینچا وہ جیسے سامنے آئے ہاتھ جو اٹھایا ہاتھ کا
اٹھنا تھا کہ جہانگیر اُسی حالت قید مین بیہوش ہو کر گر پڑے اسی طور سے ہاتھ اٹھا کر
جہانگیر کو بھی اسی طرح سیماے مہر جمال کو بھی بیہوش کیا جب یہ بیہوش ہو کر گرے
کہا کہ انکی قید منع کر دو قید دفع کی گئی بس ملک الموت قدرت نے جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا خواجہ وغیرہ بھی پڑے ہوئے تھے سامنے
انکو بھی اُٹھا کر نذر زنبیل کیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب جہانگیر دربار مین شنکال کے
آئے تھے اُسی حالت قید مین سلام کیا تھا کہ سلام میرا اوپر اُس شخص کے جو خدا کو
برحق جانتا ہو اس سلام کے کرنے سے اہل دربار نے تاؤ پیچ کھایا تھا مگر ملک الموت قدرت
نے منع کیا کہ جو شخص جسکو مانتا ہو اُسکو وہ اپنے مذہب کے طریقہ سے سلام کرتا ہی اسکا
بُرا ماننا بیکار ہی دوسرے یہ قیدی ہی اسکے کسی بات کا برا نہ مانو سب ساکت ہو کر رہ
گئے تھے بھلا اب کس کی مجال تھی جو کچھ کلام کر سکے کیونکہ سب ملک الموت قدرت

کے خوف سے ساکت ہوگئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے حباب مار کر جہانگیر و
سیماسے مہر جمال کو بیہوش کیا تھا یہ سبب تھا کہ جو بیہوش ہو کر گرے تھے مگر خواجہ
نے اس چالاکی سے حباب مارے تھے کہ کسی نے نہ دیکھا اور نہ کسی پر ثابت ہوا سب یہ
سمجھے کہ ملک الموت کے ہاتھو ہین یہ تاثیر تھی کہ یہ بیہوش ہوگئے جب خواجہ اُن سبکو
نذر زنبیل کر چلے تھے اطمینان ہوگیا کہ ان دونون پر قبضہ تو ہو گیا اگر اب ظاہر بھی ہوجائیگا
تو کچھ پرواہ نہین ہی اُدھر دبیر نے نامہ طیار کیا اور شنگال کے روبرو پیش کیا اور عرض کیا
کہ یہ نامہ موجود ہی شنگال نے وہ نامہ لے کر حریص کو دیا کہ یہ جواب نامہ بھی لے جاؤ اور
اپنے بادشاہ کو دیدینا حریص نے تو نامہ لیکر جھولی مین رکھا اور قصد کیا کہ سلام کر کے
رخصت ہون کہ ملک الموت قدرت نے کہا کہ ای حریص مین تیرے قصد سے آگاہ
ہوگیا ہون کہ تو اب شنگال سے رخصت ہو کر اور جواب نامہ لے کر جائے گا لہذا ابھی
ابھی خداوند کا میرے نام حکم آیا ہی خداوند نے فرمایا ہی کہ ای فرشتہ من ہم تم کو حکم دیتے
ہین کہ تم عنطاق کے پاس بھی جاؤ کیونکہ اُسنے یہ بہت بڑا کام کیا ہی کہ خداپرستون کو
اسیر کیا ہی ہم اُس سے بہت خوش ہوئے ہین اور نہایت رضامند ہین گو ہم اُس سے ناراض
تھے مگر اُسکے اس کام سے خوش ہوگئے ہین لہذا تم جا کر اُسکا اطمینان کرآؤ اور کہدو کہ
عملشاہ و آہو چشم کو ہم نے طلب کرلیا ہی اور ان سب کو قید رکھو اُنکی ہم بروز جشن نوروزی
سب کی قلب ماہیت کر دینگے اور اُسکو دکھا بھی دینا کہ یہ دونون میرے پاس موجود
ہین اگر تم کو یقین نہ ہو تو قیدخانہ مین عملشاہ لوبس بین بھی چلتا ہون تو میرے ہمراہ چلنا یہ جو
ملک الموت قدرت نے کہا حریص نے عرض کیا بہت خوب اب خواجہ یعنے
ملک الموت قدرت نے شنگال سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اب تم اطمینان رکھو
کہ خداوند سب خداپرستون کا خاتمہ کرادینگے ایک کو زندہ نرکھین گے اُنکو اب اسطرف
توجہ ہوئی ہی شنگال نے عرض کیا کہ مین کچھ عرض نہین کرسکتا ہون دعوت سے آپ نے
انکار فرمایا خیر اگر خلاف مرضی نہ ہو تو مین کچھ زر سرخ و سفید حاضر کرون اُنکو قبول فرمائیے
جواب دیا کہ ہم کو اسکی بھی ضرورت نہین ہی خیر تم دیتے ہو ہم یہ روپیہ تم سب کا ان ستمگرون

تقسیم کرونگے کہ جو کہ بالکل محتاج ہین اور فاقے کرتے ہین لاؤ یہ جو کہا شندکال نے ہو سب
ابھی بار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق روپیہ منگا کر انبار لگا دیا خواجہ نے جال الیاسی
مار کر سب روپیہ نذر زنبیل کر لیا جب روپیہ نذر زنبیل کر چکے اُسوقت شندکال سے
کہا کہ لے اب جاتا ہون خداوند سے بہت کچھ تمہاری طرف سے کہدونگا اور ہم سبکی
از حد تعریف کرونگا تم اطمینان رکھو مگر اس امر کا خیال رہے کہ جہانتک ہو سکے خداوند
کی عبادت کیے جاتا اُس مین فرق نہ ہو خداوند بہت خوش ہوگئے اب مین عنطاق
کے پاس جاؤنگا وہان سے آسمان پر جاؤنگا کیونکہ حکم خداوند ہوا ہے جو خداوند عنطاق سے
خوش ہوئے ہین یہ جو کہا تو ہاتھ باندھ کر شندکال نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت
میری ایک عرض قبول فرمایئے مین یقین کرتا ہون کہ یہ میری عرض حال ضرور قبول ہوگی
نا امید نہ فرمایئے گا جواب دیا کہ بیان کرو کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ آپ عنطاق کج کلاہ
کے دربار مین یون اکیلے نہ تشریف لے جایئن بلکہ جاہ وحشم کے ساتھ تاکہ وہ بھی خیال
کرے اور سمجھے کہ یہ ملک الموت قدرت ہین اُسکی نگاہون مین وقعت ہو اور اس
طور سے جانے مین وقعت نہ ہوگی سبب یہ ہے کہ جب دنیا پر آئے تو موافق دستور
دنیا کے کام کرے اہل دنیا وقعت اُس وقت تک نہین کرتے ہین جب تک کسی
قسم کی شان وشوکت نہین دیکھتے ہین خصوصاً بادشاہ لوگ کسی کی بدون شان وشوکت
دیکھے ہوئے عزت وآبرو نہین کرتے ہین بس میری خواہش یہ ہے کہ سامان شوکت کا لیے
ہمراہ کریون تاکہ آپ کی عزت وآبرو عنطاق کرے جواب دیا کہ ہم فرشتے ہین ہم کو شان
شوکت کی ضرورت نہین ہے ایک ہماری صورت دیکھ کر عزت وحرمت کرینگے اور
ساتھ حرمت کے پیش آئینگے ہم کو تزک وحشم دنیا سے کیا کام ہے شندکال نے جواب دیا
کہ یہ ضرور ہے مگر میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ آپ عنطاق کے پاس جو جایئن تو شان وشوکت
سے جایئن تاکہ میرا بھی نام ہو اور آپ کی عزت ہو راوی کہتا ہے کہ خواجہ نے دیکھا کہ
شندکال نہ مانیگا بدون شان وشوکت ہمراہ لیے ہوئے اور یہ اس قصد سے چلے
تھے کہ عنطاق کے پاس چلکر خیانت ہی کر کے عملشاہ وغیرہ کو رہا کرینگے اور سب پیر

اپنا قبضہ کرین اگر بن پڑے تو عنطاق کو قتل کرین جب شندکال سے یہ تقریر سنی تو اب گھبرائے خیال کیا دل مین کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اس حالت مین یہ غیر ممکن ہی کہ عیاری کر سکون ہلاک کرنے لگے فکر کر کے یہ امر خیال مین آیا کہ اسکو دھوکا دون اسکے کہنے پر بھی عمل کرون اور اپنا کام بھی ہو بس شندکال سے کہا کہ کیا سامان شوکت ہمراہ کروگے اسنے عرض کیا کہ جلوس سواری وغیرہ جواب دیا کہ ای شندکال جلوس سواری کی کچھ ضرورت نہین ہی تم صرف چند سردار میرے ہمراہ کردو مین جب قریب ملک عنطاقیہ پہونچونگا سب سامان شوکت خود بخود موجود ہو جائے گا ہان یہ سردار تمھارے جنکو بموجب تمھاری خواہش کے ہمراہ لیتا ہون یہ میری وہان تعریف کرین اور جو جو کرامات مجھسے ظاہر ہوئی ہی وہ بیان کرین تا کہ عنطاق کو یقین آجاے دوسرے ان سردارون کو مین اپنے ہمراہ آسمان پر لے جاؤنگا خداوند کی خدمت مین پہونچاؤنگا اور یہ عرض کرونگا کہ یہ بندے آپ کے آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے ہین اور شندکال کا پیام لائے ہین تمھاری جو خواہش ہی وہ انسے بیان کرادونگا اور انکو سیر بہشت کرادونگا یہ امر ضرور ہی کہ خداوند بہت خوش ہونگے اور یہ انکو خیال ہوگا کہ شندکال میرا بندہ خاص ہی اُسنے اپنے سردار میرے پاس بھیجے ہین یقین ہی کہ وہ پھر ہم کو بھی طلب کرین اور تمھاری زیادہ عزت کرین اور ان سردارون کو زیارت خداوندی نصیب ہوا اور سیر بہشت بھی شندکال نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہی تو مین بھی ہمراہ چلون جواب دیا کہ تمھارا چلنا ابھی مناسب نہین ہی جیسے تم کہتے ہو کہ آپ بدون شان و شوکت کے عنطاق کے پاس نہ جائیے عزت نہ ہوگی تو ای شندکال بدون بُلائے ہوئے جانے مین عزت کم ہوتی ہی جو کہ بُلائے ہوئے مین ہوتی ہی بس تم اطمینان رکھو اور خاطر جمع رکھو مین خداوند سے کہکر طلب کرونگا تمھاری عزت و آبرو سب اہل آسمان کرینگے فرشتے و حورین و غلمان تمھارے استقبال کو آئینگے اور عزت سے خداوند کی خدمت مین لے جائینگے وہان بھی بہت عزت ہوگی اور سب آبرو کرینگے کہ یہ بندہ خداوند کا ہی دنیا کا بادشاہ ہی بس اسطور سے جانا مناسب نہین ہی یہ جو کہ

شندکال نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی جن سرداروں کو تجویز فرمائیے وہ آپکے ہمراہ ہونگے
راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے یہ جو کہا کہ چند سردار میرے ہمراہ کردو اور شندکال کو ہمراہ نہ لیا انکار
کیا اِسکا سبب یہ ہی کہ خواجہ نے خیال کیا تھا دل مین کہ یہ سردار جو ہمراہ ہونگے انکو راہ مین
دھوکا دے کر عیاری کرکے قتل کرڈالونگا اور نامہ بر کو عنطاق کے نذر زنبیل کرکے اُس کی
صورت بنکر جاؤنگا عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کرلونگا اگر شندکال ہمراہ ہوگا یہ
بادشاہ طلسم ہی سحر بند ہوگا بس اسکا قتل ہونا بدون طلسم کشا کے غیر ممکن ہی جب
یہ امر ہی تو یہ قتل نہ ہوگا سب کام بگڑ جائے گا اگر یہ امر خیال کرو کہ بیہوش کرکے نذر زنبیل
کرلون تو پھر موکل اسکی حفاظت کے لیے ضرور مقرر ہونگے وہ دست رس نہ ہونے دینگے بس
اسکو ہمراہ لینا اچھا نہین ہی اس سبب سے خواجہ نے یہ فقرہ شندکال کو دیا جب
شندکال نے یہ کہا کہ آپکا جسکو جی چاہے ہمراہ لے جائیے اُسوقت ملک الموت قدرت
نے پکار کر کہا کہ جن لوگون کو جیتے جی آسمان پر جانا ہو اور خداوندی زیارت کا شوق ہو وہ
میرے ہمراہ چلین یہ ضرور خیال کرلین کہ سوائے خداوند کے اور حورون و غلمان و فرشتون
کے کوئی زندہ آسمان پر نہین گیا ہی سوائے مر کے جانے کے مین زندہ لے جاتا ہون
مین ملک الموت قدرت ہون مجکو سب طور کا اختیار ہی اگر کوئی بے ادبی و گستاخی
کسی سے سرزد ہوگی فوراً روح قبض کرلونگا یہ جو پکار کر کہا پہلے تو سب اہل دربار
نے قصد کیا تھا کہ ہم کہین کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلینگے ہم سب کو زیارت
خداوند کا شوق ہی جب یہ کہا کہ آج تک کوئی زندہ آسمان پر انسان مین سے نہین
گیا ہی بدون مرے ہوئے سب نے کہا اپنے دل مین کہ یہ نیا جملہ ہی کہ بدون مرے
کوئی نہین گیا ہی ایسا نہ ہو کہ یہ روح قبض کرلین یا کوئی سہواً خطا ہوجائے یہ ناخوش
ہوکر روح کو قبض کرلین اِنکے ہمراہ جانے مین جان کا ضرر ہی اور گویا اپنے ہاتھ سے اپنی
موت کی خواہش کرنا اور اپنے پاؤن سے وہان اجل مین گرنا ہی ایسی زیارت و سیر
سے باز آئے سب یہ امر اپنے اپنے دل مین خیال کرکے اپنے مقام پر بیٹھے رہے
سوائے انصرام و سولہ اور سردارون کے کہ ساحر زبردست تھے اور بڑے سیاہ

قلب تھے انکی قضا ہی آگئی تھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ چلین گے ہم بہت مشتاق ہین زیارت خداوند و سیر بہشت و تماشاے فلک کے یہ سترہ ساحر اُٹھ کھڑے ہوئے اُسوقت شندکال سے ملک الموت قدرت نے کہا کہ ہین ان کو ہمراہ لیے جاتا ہون بعد تھوڑے عرصہ کے انکو زیارت خداوند و سیر بہشت کرا کے مع چند تحفہ جات بہشت کے آپ کے پاس بھیجدونگا اور جو کچھ خداوند فرماینگے وہ پیام بھی بھیجدونگا شندکال نے عرض کیا بہت خوب بعد اسکے ملک الموت نے اُن سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ خدمت خداوند مین جانے کے لیے تیار ہین لباس نفیس سے آراستہ ہو جیسے جواہرات سے اپنے کو مزین فرمایئے تاکہ سب اہل آسمان دیکھ کر حیرت کرین کہ دنیا پر بھی ایسے ایسے لوگ ہین اور سب یہ خیال کرین کہ شندکال بہت بڑا بادشاہ ہے کہ جسکے سردار ایسے لباس سے آراستہ ہین بادشاہ کیسا ہوگا اور اسکے پوشاک کیسی نفیس و پُر تکلف ہوگی تمھارے بادشاہ کا نام آسمان پر ہوگا اور کچھ جواہرات و اشرفی براے نذر خداوند و دیگر فرشتگان مقرب کے لینا کہ نذر دینا ہوگی وہ تمھارا لیا ہوا نہ جائے گا نہین تم کو اور زیادہ ہوکر واپس ملے گا جواہرات آسمانی اُس ہین زیادہ ہوگا ایسا جواہرات ہوگا جو بڑے بڑے بادشاہون نے نہین دیکھا ہے یہان اُسکی کوئی قیمت نہ دے سکے گا یہ تقریر سُنکے ہر ایک نے کہا کہ بہت بہتر اور ہر ایک اپنے مکان پر آیا عمدہ سی عمدہ پوشاک سے آراستہ ہوا جواہرات بیش قیمت اپنے پاس رکھا اور دربار مین آیا یہان ملک الموت انتظار کر رہے تھے جب سب آ چکے اُسوقت فرمایا کہ تخت سحر تیار کرو اُنھون نے تخت سحر تیار کیا فرمایا کہ یہ نہ خیال کرنا کہ مین تخت سحر نہین تیار کر سکتا ہون یہ دنیا ہے اور تم لوگ اہل دنیا ہو تم میرے سحر کی برداشت نہین کر سکتے ہو مین جو سحر کرون تو ابھی تمام عالم مین آگ لگ جائے سارے انسان جل جایئن تم لوگ بیہوش ہو جاؤ ہان جب طرف آسمان کے چلینگے تو ہم اپنا سحر کرینگے سب نے جواب دیا کہ ہماری کیا مجال ہے جو ہم ایسا خیال کر سکین یہ کہکر پھر سب نے سحر کرکے تخت تیار کیا جب تخت تیار ہو چکا اُسوقت ملک الموت

اُٹھے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے شندکال ہمراہ ہوا ملک الموت قریب تخت آئے تخت پر قدم رکھا ہر ایک نے بڑھکر ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم کو فراموش نہ فرمایئے گا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہین تم سب کے نام سے آگاہ ہون بیچ مین ملک الموت بیٹھے اور گرد و پیش سترہ سردار شندکال کے اور ایک نامہ بر عنطاق کا اٹھارہ ساحر تھے شندکال و کل اہل دربار نے بہت جھک کر سلام کیا ملک الموت نے اشارہ کیا ساحرونکو اُنھون نے سحر کیا تخت اُڑ چلا ایک چشم زدن مین ان سب کے نظرون سے پوشیدہ ہوگیا جب ملک الموت جاچکے شندکال آکر تخت پر بیٹھا سب حاضرین دربار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ذکر ہونے لگا کہ کیا ہم لوگ خوش تقدیر ہین کہ ملک الموت قدرت سے ملاقات ہوگئی اُنکی زیارت نصیب ہوئی اب ہماری روح قبض نہ کرینگے خداوند سے کہکر عمر کو زیادہ کرا دینگے دیکھین یہ لوگ جو زیارت خداوند کو گئے ہین وہان سے کیا لاتے ہین اور خداوند انکے ہمراہ کیونکر پیش آتے ہین اور کب خداوند ہمارے بادشاہ کو یاد فرماتے ہین جب بادشاہ تشریف لے جائینگے تو ہم بھی ضرور ہمراہ چلین گے اہل آسمان دعوت کرینگے وہ دعوتین کھائینگے شندکال نے کہا کہ مین تم سب کو ضرور ہمراہ لے جاؤنگا اطمینان رکھو گھبراؤ نہین آج مین اُسوقت تک دربار برخاست نہ کرونگا جب تک یہ میرے سردار نہ آلین گے کیونکہ مجکو حالات آسمان و دربار خداوند کے سُننے کا بہت اشتیاق ہے ملک الموت نے بہت تعریف کی ہے خداوند ایسا کرین کہ عنطاق بھی بہت عزت و حرمت کرے ملک الموت عنطاق سے بھی خوش ہون اہل دربار نے کہا کہ چاہے عزت و حرمت کرے چاہے نہ کرے ہم کو کیا ہم سے جو ہو سکا ہم نے خدمت کی یہان یہ ذکر ہو رہا ہے ملک الموت کی بہت تعریف ہو رہی ہے ہر ایک انصرام کی بھی بہت تعریف کرتا ہے کہ یہ انصرام کی بدولت ہم کو دن نصیب ہوا شندکال کہہ رہا ہے کہ مین انصرام کا بڑا مرتبہ کرونگا اُسنے بہت اچھا کام کیا اِنکو تو اس گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہے اُدھر وہ ساحر مع خواجہ کے تخت کو اڑاتے

راوی نازک خیال بیان کرتا ہے کہ پہلے
اُڑاتے ہوئے تھوڑے عرصہ مین طلسم سے باہر چلے آئے
اس طلسم کا یہ طریقہ تھا کہ جسکا جی چاہے چلا آئے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر جیسا کہ کئی
مرتبہ خواجہ و دیگر عیارون نے طلسم مین جا کر شندکال پر عیاریان کین اور نکل آئے
اُسدن سے شندکال نے راستہ طلسم کا بند کر دیا ہے سوائے ساحر کے غیر ساحر نہین
جا سکتا ہے یہ امر خواجہ کو معلوم تھا اسکی سبب سے تو انصرام کے ہمراہ گئے تھے اور
شندکال پر عیاری نہین کی اس خیال سے کہ جب یہ امر ظاہر ہو جائے گا کہ مین جہانگیر
وغیرہ کو اپنے قبضہ مین کر چکا ہون تو ہر طرف سے میرے اوپر یورش ہوگا طلسم سے نکل نہ
سکونگا جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا صاحبقران میرے انتظار مین ہین چکمہ کے کہانتک
مہمان رہینگے میرا یہان آنا و جہانگیر وغیرہ کو رہا کرنا بیکار ہوگا اس سے عیاری شندکال
پر نہ کرو اور یہان سے نکل چلو اسی خیال سے تو نامہ بر کو ٹھہرایا تھا کہ اسکے ہمراہ نکل
چلونگا یہ ساحر ہے سحر سے نکال لے چلے گا کہ اسی عرصہ مین یہ تدبیر ہوگئی کہ اور سترہ
ساحر ہمراہ ہوگئے اب کون روک سکتا ہے یہ مع اُن ساحرون کے اُنکی مدد سے بیرون طلسم
نکل آئے جب حد طلسم تمام ہوئی ساحرون نے عرض کیا کہ یا ملک الموت قدرت
طلسم سے تو نکل آئے اب یہان سے حد غیر طلسم ہے یہ فرمایئے کہ عنطاقیہ کی دو راہین ہین
ایک تو جنگلون کی طرف سے وہ جنگل بالکل ویران ہین اور راہ بھی دور ہے کہ ہم ساحر دو دن
مین اُسکو طے کرتے ہین جب رات دن چلے جائین اور ایک راہ پہاڑون سے ہے اور یہ راہ
گو آباد نہین ہے مگر قریب ہے اور صحرا سے پر بہار ملتے ہین جدھر سے فرمایئے اُدھر سے چلین
پہاڑون کی طرف کی راہ سے تھوڑی دیر مین پہونچ جائینگے جواب دیا کہ پہاڑون کی
طرف سے چلو خواجہ نے دل مین تجویز کر لیا تھا کہ کسی پہاڑ پر اُتر کر ان سب کو بیہوش
کر کے قتل کرونگا انکا سب مال و اسباب لے لونگا اور جا کر عنطاق پر عیاری کرونگا
علمشاہ وغیرہ کو رہا کر لونگا اس سبب سے خواجہ نے کہا کہ پہاڑون کی راہ سے
چلو یہ خیال کیا کہ جب انکو قتل کر ڈالونگا تو راہ کون بتائے گا یہ کہتے ہین کہ یہ راہ
قریب ہے بس مین تلاش کر لونگا ورسے انکا بھی قول ہے کہ وہ بالکل ویران ہے اور ادھر

کچھ گاؤن وغیرہ آباد ہین ان گاؤن مین جا کر کچھ پیسہ دو پیسے کا روزگار بھی کرونگا کہ کچھ تو مہاجنون کو دون تاکہ اُنکے قرضہ سے جان بچے جب سے یہان آیا ہون ایک خرمہرہ نہین نصیب ہوا خدا ایسے مقام پر کسی کو نہ لائے ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خواجہ نے اس طرف کی راہ کی اجازت دی تھی راوی بیان کرتا ہو کہ تخت اُڑا ہوا چلا جاتا تھا کہ ایک صحرائے پر بہار خواجہ کو نظر آیا اور ایک چھوٹی سی پہاڑی بھی اُس صحرا مین تھی خواجہ نے جو اُس صحرا کو دیکھا خیال کیا کہ یہ مقام بہت عمدہ ہو اگر بن پڑے تو ان سب کا اسی جنگل مین خاتمہ کر دو یہ سوچ کر ان سب سے کہا کہ یہ صحرا ہم کو بہت پسند آیا چند منٹ کے لیے یہان قیام کرو تاکہ ہم سیر کر لین کیونکہ یہ جنگل بہت مشابہ ہو آسمان کے باغون سے ہم کو اسکی سیر کا اشتیاق ہوا ہو چند منٹ سیر کرکے یہان سے چلین گے یہ بتاؤ کہ اب شہر عنطاقیہ یہان سے کتنے فاصلہ پر ہو گو آسمان سے سب ملک دکھائی دیتے ہین اور سب ملک میرے روبرو رہتے ہین مگر یہ دنیا ہو یہان کے اور طریقہ اور قاعدہ ہین بس مین نہین جان سکتا ہون کہ کتنا فاصلہ ہو اُن سب نے عرض کیا کہ اب بہت قریب ہو صرف دو گاؤن اور ایک جنگل ملے گا اُسکے بعد ملک عنطاقیہ ہو خواجہ نے کہا کہ پھر ٹھہر جاؤ اس جنگل مین یہ جو کہا وہ ساحر تخت کو سحر کرکے زمین پر لائے خواجہ نے اُس پہاڑی کی طرف اشارہ کیا پہاڑی پر اُتارا ساحرون نے سحر کیا سب سامان فرش وغیرہ سحر کرکے موجود کیا فرش بچھایا مسند لگائی اُس پر ملک الموت قدرت کو بٹھایا سب گے سب سامنے بیٹھے ملک الموت قدرت جنگل کی سیر کرنے لگے سامنے سبزہ لہلہا رہا تھا گلون کے درخت لگے ہوئے تھے پھول کھلے ہوئے تھے خوشبو آرہی تھی دماغ معطر ہوا جاتا تھا سب وہان کے پھولون کی خوشبو سے مست ہو رہے تھے کہ یکایک ملک الموت قدرت نے بغل سے ایک شیشی چھوٹی سی شراب کی نکالی اور ایک چھوٹا سا گیلاس اور ایک طباق نکالا کہ جس مین گرما گرم تر حلوا تھا وہ شیشی اور طباق سامنے رکھا ان سب نے جو یہ سامان دیکھا ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ دیکھو کیا عمدہ شراب ہو ای بھائی کیا ہی عمدہ تازہ حلوا ہو اگر ہم کو یہ شراب و حلوا

سے تو کیا لطف ہو یہ جنگل اور یہ پہاڑ یہ جی چاہتا ہے کہ یہان شراب خواری ہو دوسرے
نے کہا کہ بھائی جی تو یہی چاہتا ہے مگر کیا کرین ناچار ہین بھلا ہماری یہ تقدیر کہان کہ یہ شراب
ہم کو ملے انصرام نے کہا کہ ہین دیکھو ملک الموت سے پوچھتے ہون کہ یہ کیا چیز ہے نادان
بنکر وہ آپ ہی بیان کرینگے یقین ہے کہ صلاح بھی کرین سب نے کہا کہ ہان دریافت کرو تم
زیادہ گستاخ ہو تم کو مانتے بھی بہت ہین بس انصرام نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اے
ملک الموت قدرت اس شیشی مین کیا ہے اور یہ طباق کیسا ہے ہم کو بھی اس حال سے
آگاہ فرمایئے اور یہ کہان سے آیا جواب دیا کہ ہین تم سے کیا بیان کرون یہ سب خداوند کی
عنایت ہے یہ وقت میری اور خداوند کی شرابخواری کا ہے بس وہان بالائے آسمان خداوند
شغل شرابخواری فرما رہے ہین میرا خیال آیا اُسی وقت اپنے پینے کی شراب اور
اپنے کھانے کا موہن بھوگ بطور پرشاد کے مجکو بھیجدیا ایک حور آکر ابھی ابھی مجکو دے
گئی ہے یہ شراب بہشت اور یہ پرشاد ہے اس شراب کی یہ خاصیت ہے کہ جو کوئی اسکو
پی لے تو تمام عمر اُسکو پھر شراب کی خواہش نہ ہو اور شراب کا خیال کرے نشہ ہوجائے
دوسرے عمر بھی زیادہ ہوجاتی ہے اگر کسی کی عمر ہزار برس کی ہے تو بارہ سو برس کی ہوجائے
کیونکہ یہ شراب خداوند کی نوش فرمانے کی ہے مگر تیز بہت ہے کوئی اسکو پی نہین سکتا ہے
اور اس حلوے کا اثر یہ ہے کہ جو کوئی اسکو کھائے تمام عمر بھوک نہ لگے جب خیال کرے کہ
ہم فلان طعام کھائین اُسکا ذائقہ زبان پر آجائے جسقدر خزانے زمین مین سب سامنے
نظر آئین یہ حلوا خاص خداوند کے نوش فرمانے کا ہے مجکو بھیجا ہے خداوند مجھسے بہت محبت
فرماتے ہین یہ سُنکے انصرام نے عرض کیا کہ اگر حضور نہ خفا ہون تو ہم کچھ عرض کرین جواب ملا
کہ ہین تم سب کے دل کے حال سے آگاہ ہوگیا تم یہ عرض کروگے کہ اس شراب و حلوے
مین سے ہم کو بھی عنایت فرمایئے تاکہ ہم بھی شراب پئین اور حلوا کھائین اے انصرام
تم لوگ اس شراب کی گرمی کی تاب نہ لاسکوگے نہ حلوے کی یہ بہت گرم ہے کیونکہ
بہشت مین بنائی گئی ہے اور حلوا حورون نے پکایا ہے مین تم کو دے کر تمہاری جان پر
بنا دون یہ مجھسے کبھی نہ ہوگا انصرام نے عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف

پیچھے ہٹنے ہم نہ جب تیرے شراب کو ایسی ہم نے یہ شراب گرمی نہ کرے گی بہت اصرار کیا اور کہا
کہ ہم لوگ آپ کے صدقہ مین شراب بہشت وحلوائے بہشت کے ذائقہ سے بہرہ مند
ہوئے آپ کے تمام عمر احسانمند رہینگے جب بہت اصرار کیا تب خواجہ نے دل مین کہا کہ
یہ مار ڈالینگے منھ بناکر کہا کہ ہم یہان آکر اور تم لوگون سے ملکر بہت پریشان ہوئے ہم ایسا
جانتے تو کبھی نہ آتے خیر اب ہم بر سر علم تھوڑا سا پانی لاؤ تاکہ تم سب کو اس شراب
کے ذائقہ سے آگاہ کرون یہ کہنا تھا کہ انفرا لم ایک چشمہ اُس صحرا مین تھا اُس سے پانی
جا کر لے آیا کیونکہ اُنکے ساتھ سب سامان تھا بس خواجہ نے اُس ظرف آب مین نصف
شیشی ڈالدی اور رکھا کہ اسکو ملاکر ایک ایک جام سب پی لین اگر گرمی نہ کرے تو اور پینا
یہ کہکر وہ طباق اُنکے آگے رکھدیا اور کہا کہ شراب پی کر حلوا کھانا تب شراب وحلوے
کا ذائقہ پاؤگے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ سب خوش ہوگئے ایک دوسرے پر سبقت
کرنے لگا یہان تک کہ خواجہ نے کہا تھا کہ ایک ایک جام پینا وہ سب کے سب
سب پی گئے اور سب حلوا کھا گئے خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے دیکھا کیے ہر ایک کی
زبان پر یہ تھا کہ نہ ہم نے آجتک اس ذائقہ کی شراب پی نہ اس ذائقہ کا حلوا کھایا یہ
نعمت ہم کو آپ کے صدقہ سے نصیب ہوئی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین آگاہ ہون
کہ وہ شیشی بیہوشی کی تھی جو کہ خواجہ نے پانی مین ملائی تھی شراب بہشت کہکر
اُسمین سے ایک جام سب کو کافی تھا کیونکہ سم قاتل تھی جو کوئی اُسکو پی لیتا پھر ہل کر
پانی نہ مانگتا نہ کہ تین تین جام اُسپر سے طرہ یہ کہ وہ حلوا بھی بیہوشی آمیز تھا ایک تو
بیہوشی آمیز پانی سب نے پیا دوسرے حلوا کھایا اب کب ہوش مین رہتے ہین
بہکی بہکی باتین کرنے لگے کوئی بولا خداوند آسمان پر سے تشریف لاتے ہین اُنکے
ہمراہ بہت سے فرشتے ہین کوئی بولا کہ دریا سامنے لہرین مار رہا ہے کوئی بولا کیسے بے ادب
ہو کہ سامنے سے بادشاہ تشریف لاتے ہین اور تم بیٹھے ہوئے ہو اُٹھکر استقبال
کرو جو زیادہ بے خود ہوا تھا وہ بولا کہ لو دیکھو وہ سامنے ہورنی کتے سے جوڑا کھا رہی
ہے کیا زمانے کا رنگ ہے ایک نے دوسرے کو دیکھکر کہا کہ ای بھائی تمھارے سر پر

گویا بیٹھا ہی زورا اُسکو ہنکا دو اُسنے کہا کہ ای بھائی تم بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو اور ہنکاتے
نہین ہو اسطور کی ہر ایک تقریر کر رہا ہی ایک جوز یادہ از خود رفتہ ہوئے پکار اُٹھے
کہ او حرامزادے مین نے دیکھا کیا یہی دوستی اور ملاقات کا نتیجہ ہی کہ تم نے اُس شخص
کی جورو کے ساتھ فعل بد میرے سامنے کر رہے ہو اور یہ فاحشہ بھی راضی ہو گئی اور
سامنے میرے لیٹ کر کرانے لگی میرا خوف بھی نہ کیا رہ تو جاؤ مین تم دونون کو سزا دیتا ہون
یہ کہکر تلوار پکڑ کر اُٹھے اور اُسکے روکنے کو اُٹھے بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی اُٹھنا تھا کہ
دھم دھم گرنے لگے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ اُٹھارہ کے اٹھارہ
ساحر بیہوش ہو کر گرے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہو کر گرے اب خواجہ
نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم + رنگ از رخ بختک بداختر
ببرم + در محفل خسروان چو گردم ساقی + جام و قدح و سبو و ساغر ببرم + یہ نعرہ کرکے اور
خنجر پکڑ کر چلے راوی انکو تو خنجر پکڑے سب کی طرف روان رکھتا ہی اور اب کچھ حال دربار
شندکال و افغانہ جادو نانی شندکال کا تحریر کرتا ہی تا کہ ناظرین کو لطف ملے راوی
بیان کرتا ہی کہ شندکال کے ایک نانی ہی اُسکا نام افغانہ جادو ہی وہ بلاے بد و
آفت روزگار علامہ دہر ہی بہت بڑی ساحرہ ہی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے
سکتا ہی عمر اُس لکاتہ کی دو ہزار برس کی ہی مگر اپنے کو وہ کم سن خیال کرتی ہی شہوت
پرست ایسی ہی کہ رات دن سواے فعل بد کے دوسرا کام نہین ہی رات دن منھ کالا
کرایا کرتی ہی نانی تو ہی مگر نواسے پر عاشق ہی اُس سے بھی حسرت دل نکال لیا کرتی
ہی نازنین کی صورت سحر سے بنکر جاتی ہی مزے اُڑاتی ہی گو شندکال اس امر سے آگاہ
ہی کہ یہ اُس شخص کی نانی ہی اور مین نواسہ ہون مگر ایسی صورت بنکر وہ جاتی ہی کہ وہ
راضی ہو جاتا ہی اور ان لوگون مین ہر ایک مرد پر ہر عورت حلال ہی کوئی حرام و حلال
کا خیال بھی نہین ماں فرزند سے بھائی بہن سے نانی نواسے سے نواسی نانا سے
اپنی ہواے نفسانی کی خواہش فرو کراتے ہین کوئی کسی سے بند نہین جب باپ
بیٹی کو اپنے مصرف مین لاتا ہی او ماں کو فرزند تو اور کیا چیز ہین آ مدم بر سر قصہ کہ

افغانہ جادو نانی شنکال کی شنکال پر عاشق ہے دوسرے تیسرے شب بجھنے لیے آیا کرتی
ہر پندرہ دن سے بسبب اسکے کہ بیمار تھی نہین آئی تھی نہ اسکو کچھ کیفیت شنکال کی معلوم ہوئی
تھی اور اسنے زمین مین ایک قصر بنایا ہے اُسمین رہتی ہے یکایک اسکو خیال آیا کہ کئی روز سے
کچھ شنکال کا حال نہین معلوم ہوا کہ میرا فرزند کیسا ہے کیونکہ خدا پرستون نے اُس پر لشکر کشی
کی تھی اور طلسم کشا بھی آگیا ہے نہ معلوم اُن لوگون سے کیونکر مقابلہ ہوا اور کس طور سے معرکہ
پڑا اور کیا گذری کہ بسبب علالت کے نہ مین گئی نہ مین نے کچھ حال دریافت کیا اسوقت
دریافت کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کرکے اسنے اوراق پریشان جس سے اسکو سب
حال ظاہر ہوتا ہے اور اسنے اپنے سحر سے بنائے ہین اُٹھالئے اور دیکھنا شروع کیا اسپر
ظاہر ہوا کہ شنکال کو اچھی طرح ہے دربار آراستہ ہے اب اسنے خیال کیا لشکر اسلام
کہان ہے ظاہر ہوا کہ لشکر اسلام بیرون طلسم اُترا ہوا ہے طلسم کشا یعنے صاحبقران حکیم
استقلینوس کے مہمان ہین خواجہ کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دربار شنکال
مین ملک الموت قدرت کی صورت بنے ہوئے بیٹھے ہین اور جہانگیر وغیرہ کو طلب
کر رہے ہین شنکال دھوکے مین آگیا ہے خواجہ کی پوری عیاری مد ہوگئی ہے خواجہ اس
فکر مین ہین کہ شنکال وغیرہ کو قتل کرکے یہان سے چلا جاؤن یہ دیکھنا تھا اور اسپر
ثابت ہونا تھا کہ ہائے افسوس کہکر زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا اسکی
خواصون نے جو کہ اسکے پاس حاضر تھین عرض کیا کہ خداوند کیا غضب ہوا افغانہ
نے کچھ جواب نہ دیا اُن اوراق کو اُٹھا کر اور لپیٹ کر مٹھی مین دبا دستک دی دستک
کا دینا تھا کہ زمین شق ہوگئی یہ فوراً پاؤن رکھا اور غرق زمین ہو کر اس قصد سے چلی کہ
دربار شنکال مین پہونچکر خواجہ کو اسیر کرلون شنکال وغیرہ کو قتل سے بچاؤن
اسقدر تیز چلی کہ راہ مین کئی مقام پر گر پڑی چوٹ بھی لگی مگر اُسنے کچھ بھی خیال نہ کیا
رو بزمین چلی جاتی ہے مشعل سحر ہاتھ مین روشن ہے اُسکی روشنی مین یہان تک کہ یہ قریب
پہونچ گئی اسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مین آ پہونچی ہون سحر کیا جبقصر
لوٹا یہ اسوقت آکر پہونچی کہ جسوقت خواجہ جہانگیر وغیرہ کو بے کرا اور ان ساحرون کو

ہمراہ لے کر دربار سے چلے چکے تھے بلکہ طلسم کے باہر نکل گئے تھے یہاں شنگال بیٹھا ہوا اہل
دربار سے تعریف و توصیف کر رہا تھا کہ یہ طبقہ توڑ کر زمین کا سامنے تخت شنگال کے
نکلی نکلتے ہی اسنے سحر کیا جسقدر اہل دربار دربار مین بیٹھے ہوئے تھے مع شنگال کے
ہر ایک اپنے مقام پر بے حس و حرکت ہو کر رہ گیا کسی مین یہ طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام پر
سے اٹھ سکے ہر ایک حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ ہم سب کی طاقت جاتی رہی کہ افغانہ
ظاہر ہوئی اب سب کو یقین ہوا کہ یہ سحر ملکہ افغانہ کا ہی نہ معلوم اسکا سبب کیا ہی کہ
جو ملکہ نے ہم پر سحر کیا اودھر افغانہ نے ظاہر ہو کر شنگال کے قریب آکر کہا کہ او چھوکرے
تو کس قدر نادان و احمق ہی ایک مرتبہ دھوکا کھایا پھر بھی ہوشیار نہ ہوا دوسری مرتبہ
اُس سے زیادہ فریب مین مبتلا ہوا پھر ہوش نہ آیا اب پھر مکر مین مبتلا ہو گیا ساحر ہو کر
ایسا غافل جو جس نے کہا وہ مان لیا بڑا احمق ہی کجا ملک الموت قدرت اور کجا تو وہ
فرشتے تو انسان انکو کیا غرض ہی کہ وہ آسمان پر سے یہاں آئین اور تم لوگون سے ملین تو نے
یہ بھی نہ خیال کیا دھوکے مین آگیا ارے احمق وہ ملک الموت قدرت نہین ہی بلکہ
خواجہ عمر ہی عیاری کرنے آیا ہی تیرے قتل کی فکر مین ہی اور اس فکر مین ہی کہ جہانگیر و
سیماے مہر جمال کو تیری قید سے رہا کر لیوں اور لے جاؤن ارے نادان یہ جو کہ تیرے
دربار مین ہی یہ عمر ہی ملک الموت قدرت نہین ہی شنگال و اہل دربار حیران ہین کہ
یہ ملکہ افغانہ کہہ کیا رہین ہین اودھر افغانہ نے یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور نگاہ
سحر آلود ڈالی کہ جو کہ صورت روغن عیاری سے تبدیل کیے ہوئے ہو وہ روغن اُڑ جائے
اصلی صورت نکل آئے اور دریافت کیا کہ انمین خواجہ کون ہی نہ تو بہ سبب نگاہ سحر کے
کسی کی صورت تبدیل ہوئی کیون ہوتی کیونکہ سب کی صورت اصلی تھی ابکو سحر سے
معلوم ہوا کہ انمین کوئی خواجہ نہین ہی سب شنگال کے سردار ہین جب یہ معلوم ہوا
اسنے سحر اُن سب پر سے اُتار لیا اودھر شنگال نے حکم دیا کہ لاؤ نانی اماں کے لیے کرسی
خادم نے لاکر کرسی بچھا دی افغانہ اُس پر بیٹھ گئی شنگال سے کہا کہ وہ ملک الموت قدرت
کہان گئے جلد انکو بلاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ خبر پاکر کہ افغانہ جادو پر راز ظاہر ہو گیا

وہ اسیر کرنے کو آئی ہو بھاگ نہ جس سے شنگال نے یہ سنکے کہا کہ نانی امان یہ آپ کیا فرماتی ہین وہ ملک الموت قدرت تھے بڑے مشکلون سے تشریف لائے تھے اُنکے پاس عمر عیار جانشین حمزہ لندھور و دیگر خدا پرست اسیر تھے بلکہ عنطاق نے پسر حمزہ اور آہو چشم کو اسیر کیا تھا میرے پاس نامہ لکھا تھا کہ انکو کیا کرون وہ ملک الموت قدرت جاکر اُن دونون کو بھی قیدخانہ سے شہر عنطاقیہ کے میرے روبرو لے آئے مجھ سے انھون نے جہانگیر و سیماے مہر جمال کو طلب کیا مین نے دے دیا وہ اُن سب کو لے کر اور چند سردارون کو میرے ہمراہ لے کر شہر عنطاقیہ کو گئے ہین وہان سے آسمان پر تشریف لے جائینگے میرے سردارون کو زیارت خداوند سے مشرف کرائینگے اُسکے بعد مجھکو بھی طلب فرمائینگے کیسا عمر آپ یہ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگ کو عیار بناتی ہین وہ یہان کہان آسکتا ہے ملک الموت کے پاس قید ہے دوسرے مین نے راہ طلسم کی مسدود کردی ہے کوئی غیر ساحر بدون میری اجازت کے نہین آسکتا ہے اُسکو راہ بھی نہ ملے گی جب راہ نہ ملے گی تو غیر ساحر کیونکر آسکے گا عمر عیار تو آ بھی نہین سکتا ہے آپ کا خیال بالکل غلط ہے افغانہ نے جواب دیا کہ او نادان میرے سحر نے مجکو خبر دی ہے وہ ملک الموت کی صورت بنکر نصرام کے ہمراہ طلسم مین آیا اور تیرے دربار مین اُسکو سحر کی کیا ضرورت تھی اُسکو تو ساحر لایا وہ ہے کہان اُسکا واقعہ تو بیان کر تب شنگال نے کل حال بیان کیا افغانہ نے حال سُنکے زانو پہ ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہوگیا وہ مفت ہاتھ سے نکل گیا اور جہانگیر وغیرہ کو بھی لے گیا اور وہ جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین واپس زندہ نہ آئینگے اُن سب کو عمر قتل کر ڈالے گا اے شنگال وہ ملک الموت نہ تھا عمر عیار تھا عیاری کر کے اپنے سردار و نکو رہا کر کے لے گیا وہ تمھارے قتل کی فکر مین آیا تھا مگر اُسکا داؤن نہ چلا اس سبب سے وہ واپس چلا گیا اسی امر کو غنیمت جان اُسنے خیال کیا اور اپنے سردارون کو لے کر چلا گیا اور تمھارے سردارون کو اس سبب سے ہمراہ لے گیا کہ تاکہ طلسم سے نکل جاؤن اور کھکرا پنا اوراق مین دیکھنا اور یہ امر ظاہر ہونا سب افغانہ نے بیان کیا شنگال نے جواب دیا کہ نانی امان مین کیونکر یقین کرون جب کہ مین خود

اپنی آنکھون سے دیکھ چکی ہون کہ عمر عیار و دیگر خدا پرست قید تھے اور لئی کر امتین بھی مین نے دیکھین ایک میرے اوپر کیا منحصر ہے سب اہل دربار نے دیکھا ہے افغانہ نے منھ پیٹ کر کہا کہ او چھوکرے تجھکو کس طور سے سمجھاؤن تیری سمجھ مین آتا ہی نہین ہے تو بڑا بیوقوف ہے اور تیرے سردار بھی وہ سب نقلی تھے کوئی اصلی نہ تھا اُسنے سب سحر سے بنائے تھے وہ سب بنے ہوئے تھے صرف دھوکے کے لیے یہ امر اُسنے کیا تھا ارے احمق سمجھ تو سہی کہ مین کیا کہتی ہون اگر تجھکو یقین نہین آتا ہے تو خود اوراق مین دیکھ لے اور اپنے سحر سے دریافت کرلے مین تو یہ سب امر دیکھ کر وہان سے چلی تھی کہ چلکر گرفتار کرلون اور اُسوقت یہان آکر پہونچی کہ جب وہ جا چکا تھا بڑا مقدر کا اچھا ہے یہ جو افغانہ نے کہا تب تو کچھ شنکال و اہل دربار کو بھی یقین ہوا شنکال خیال کرنے لگا کہ بہت بڑی غلطی کی اگر ایسا کیا ہو افغانہ نے شنکال سے کہا کہ مین نے اسی سبب سے آکر تمام اہل دربار پر سحر کردیا تھا کہ وہ کہین جا نہ سکے مین نے جو سحر سے یہان آکر دریافت کیا تو اُسکو نہ پایا یہ کہکر اوراق نکالکر سامنے شنکال کے ڈالدیے اب جو شنکال نے دیکھا جسقدر افغانہ نے کہا تھا اُسیقدر پایا یہ ظاہر ہوا کہ وہ ملک الموت نہ تھا بلکہ خواجہ عمر تھے کہ صورت بنا کر عیاری کرنے آئے تھے اپنے سرداروں کے رہا کرنے کو اور وہ جو خدا پرستون کی صورتین دکھائین تھین وہ سب عیاری کی صورتین تھین کہ مکر سے بنائین تھین یہ دیکھا تھا کہ شنکال کو تو سکتہ سا ہوگیا دم بخود ہوکر رہ گیا اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ نانی امان بجا فرماتی ہین بہت بڑا دھوکا دیا اور بہت بڑی عیاری کی کیسے غفلت کے پردے پڑے تھے کہ کچھ خیال نہ ہوا اب اہل دربار کو بھی یقین ہوا ہر ایک عالم سکوت مین دم بخود ہوکر رہ گیا اور باہم کہنے لگا کہ بہت بڑی عیاری کی کیا خوب دھوکا دیا خیر اس امر کا شکر کرنا لازم ہے کہ وہ ہم سب کو زندہ چھوڑ کر چلا گیا اگر قتل کر ڈالتا تو ہم اُسکا کیا کرتے خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا ادھر شنکال نے افغانہ سے کہا کہ نانی امان آپ نے پہلے سے خبر نہ لی جب وہ چلا گیا جب آپ تشریف لائین اب کیا کرون کیونکہ اپنے سردارون کو اُسکے ہاتھ سے بچاؤن نہ معلوم وہ کدھر گیا ہے اور کس طور سے اُنکے ساتھ

پیش آیا افغانہ نے جواب دیا کہ مجکو کیا خبر تھی کہ تو ایسا نادان ہی کہ ہر مرتبہ دھوکا کھائے گا
یہ بھی اسوقت اتفاق سے دیکھ لیا خیال جو آیا شندکال نے کہا کہ نانی امان اب اسکی
کوئی تدبیر فرمایئے عرصہ نہ لگایئے میرے سردارون کو اُسکے ہاتھ سے بچایئے افغانہ
نے جواب دیا کہ تو تو ایک کام کر اور مین اُسکو درست کرون کیا کرون تجھسے مجکو الفت
زیادہ ہی خیر مین کوشش کرتی ہون اور دریافت کرتی ہون کہ وہ کدھر گیا ہی اور جاکر اُسکو
بھی اسیر کرکے لاتی ہون اور سردارون کو بھی اُسکے پنجہ سے بچاتی ہون یہ کہکر اوراق مین
دیکھا کہ اسوقت عمر کہان ہی اور کس فکر مین ہی اور جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین وہ کہان
ہین یہ دیکھنا تھا کہ اوراق مین نکلا کہ عمر عیار فلان صحرا مین فلان پہاڑی پر قریب عنطاقیہ
کے ہی اور جو سردار ہمراہ گئے تھے اُنکو عیاری کرکے بیہوشی دی ہی جسمین وہ سب
بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر لے کر اُنکے قتل کے لیے چلے ہین یہ جو دیکھا افغانہ
نے مُنھ پھیر لیا شندکال نے کہا کہ کیا نانی امان میرے سردار مارے گئے افغانہ نے
کہا کہ ابھی تو نہین مارے گئے مگر غضب ہی کہ سب کو اُسنے بیہوش کیا ہے
سب بیہوش پڑے ہوئے ہین وہ خنجر لے کر چلا ہی لے تو بھی دیکھ لے شندکال نے
جو دیکھا تو وہی سب واقعہ تحریر پایا شندکال نے ہاے کا نعرہ کیا اور کہا کہ غضب
ہوگیا نانی امان جلدی تدبیر کیجیے افغانہ چونکہ اس سے الفت کرتی ہی خیال ہوا کہ ایسا
نہ ہو کہ یہ ناراض ہو جائے تیرے وقت پر کمی کرے تیری مزے مین فرق آئے یہ دل
مین خیال کرکے جواب دیا کہ تو اطمینان رکھ مین جاتی ہون اور سبکو بچاتی ہون عمر عیار کو
اسیر کرکے لاتی ہون یہ کہکر سحر کیا دو پر پیدا ہوئے یہ چیل کی خالہ مثل گدھ کے اڑ کر چلی مگر
بہت تیز جیسے ہوا کی شدت مین پتہ اُڑ کر جاتا ہی یہ تو ادھر چلی اُدھر شندکال نے کہا
کہ ای حاضرین دربار عمر بہت بڑی عیاری کر گیا اسکا گمان بھی نہ تھا کہ وہ اب اندر طلسم
کے آئے گا کیونکہ مین نے راستہ طلسم کا بالکل بند کر دیا تھا مگر کیا معرکہ کی عیاری کی
واقعی بہت عیار زبردست ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی بڑے بڑون نے دھوکا کھایا
ہی خواجہ کی عیاری سے یقین مان لو اگر نانی امان بھی یہان نہو تین تو دھوکا کھاتین

پہچان نہ سکتین اگر اوراق ہین نہ حال دریافت کرتین تو بھی حال نہ معلوم ہوتا اگر خیر اچھے وقت پر خیال آیا اب وہ گئی ہین سب کو ر ہا بھی کر لائینگی اور عمر کو بھی اسیر کر لائینگی خداوند ایسا کرین کہ وہ قتل نہ کر چکا ہو کہ قبل قتل کرنے کے یہ پہونچ جائین اہل دربار نے جواب دیا کہ تشریف تو بہت تیزی سے لے گئین ہین دیکھیے کیا ہوتا ہو شنکال یہان بیٹھا ہوا سرداران سے باتین کر رہا ہو اور انتظار افغانہ کا کر رہا ہو ادھر افغانہ سحر سے اڑی ہوئی مثل باز کے چلی جاتی ہو جیسے باز شکار پر جاتا ہو ادھر پہاڑی پر سب بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر بکف چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہو کہ افغانہ اسقدر جلد یہان آکر پہونچی کہ خواجہ قریب پہونچے تھے اور ہاتھ اٹھایا تھا کہ خنجر مارون کہ افغانہ اس مقام پر آکر چمکی چونکہ سحر سے دوسرے اوراق سے پتہ تو مل چکا تھا جب وہانپر پہونچی اسنے نگاہ نیچے دوڑائی دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوئے ہین اور خواجہ اپنی اصلی صورت پر خنجر بکف قریب کھڑے ہوئے ہاتھ اٹھایا ہو وار کرنے کو یہ دیکھ کر اسکو تاب نرہی آواز دی کہ او سارزبان زادے حرامزادے تین روپیہ کے پیادے کیا غضب کرتا ہو مین آپہونچی میرا لقب افغانہ جب درست ہوگا کہ جب مین تجھکو قتل کر لونگی خوب مین وقت پر پہونچی بہت بڑی تو نے عیاری کی خوب شنکال کو دھوکا دیا وہ احمق تھا تیرے دھوکے مین آگیا مین کب آتی ہون تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتا ہو یہ کہتی ہوئی بلندی سے مائل طرف پستی کے ہوئی ادھر خواجہ نے جو اسکی صدا سنی دل مین خیال کیا کہ یہ آواز کدھر سے آئی ذرا دیکھنا چاہیے ادھر ادھر دیکھا کسیکو نہ پایا پھر قصد کیا یہ سوچ کر کہ ہوگا کوئی کسی کو پکارتا ہوگا تم کو کیا مطلب تم اپنا کام کرو یہ خیال کر کے پھر خنجر کو علم کیا کہ ابکی مرتبہ بالا ے سر سے آواز آئی کہ او ظالم تو سنتا ہی نہین دیکھ مین آپہونچی کہان جائے گا ابکی خواجہ کو پہلے مرتبہ سے آواز قریب زیادہ معلوم ہوئی ادھر ادھر پلٹ کر دیکھا خنجر روک کر جب کسی کو نہ پایا کہ آواز آئی ادھر ادھر کیا دیکھتا ہو بالاے سر دیکھ تیری قضا تیرے سر پر آپہونچی ہو یہ جو خواجہ نے سنا سر اٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ ایک کالی بلا مثل سیاہ آندھی کے اڑتی ہوئی چلی آتی ہے

تمام جسم سے شعلہ مشتعل رہتے ہین کہ درخت جلے جاتے ہین مانند قطرہ باران کے زمین کی
طرف مائل ہی یہ دیکھنا تھا کہ خواجہ پر خوف غالب ہوا ہاتھ کانپنے لگا تمام اندام مین
رعشہ پڑگیا ایسی اُسکی صورت مہیب تھی خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا
ہی میرا راز کھل گیا شنکال آگاہ ہوگیا اُسنے کسی ساحر زبردست کو میری گرفتاری
کے لیے روانہ کیا ہی وہ آیا ہی اور کیسے برے وقت پر آیا ہی کہ جب مین اپنا سب کام
کر چکا تھا افسوس اِن حرامزادون کی قضا نہ تھی ای خواجہ اپنے کو بچاؤ اور فکر کرو کہ اسکو
بھی ساتھ انکے قتل کرو اگر تم برہام ہوگے تو فکر کرکے قتل کرلوگے اور اگر یہ قتل بھی
ہوئے تو تمھارا تو کام ہوچکا ہی جہانگیر و سیماے مہر جمال کو رہا کرچلے ہو اور کوئی
عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کرلینا اپنے جان کا بچانا مقدم ہی ایسا نہ ہو کہ یہ
بلا آتی ہی مجھکو پکڑلے اب خواجہ یہ سوچ کر فکر کرنے لگے کہ کہین بھاگ جاؤن پھر
دل مین خیال کیا کہ جدھر بھاگ کر جاؤنگا یہ سحر کرکے اسیر کرلے گی سحر سے دریافت
کرکے وہان بھی پہونچے گی کیا تدبیر کرون فوراً خیال آیا کہ گلیم اوڑھ کر غائب ہوجاؤ
اور دیکھو کہ یہ یہان آکر کیا کرتی ہی اگر بن پڑے تو اُسکو بھی عیاری کرکے قتل کرو یہ جو
خیال آیا جب تک وہ زمین پر آئے آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہوگئے
مگر اُسی مقام پر کھڑے ہوئے ہین کہ اُسنے جو غور کرکے اب دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا
چونکہ قریب آچلی تھی زمین پر آئی قریب اُن سب سردارون کے جو کہ بیہوش پڑے
ہوئے تھے جب خواجہ کو اسنے نہ پایا تو خیال کیا دل مین کہ مین دیکھتی چلی آتی تھی
کہ اسی مقام پر کھڑا ہی یہ حرامزادہ عیار چلا کہان گیا میرے ہاتھ سے بچکر جائیگا کہان
معلوم ہوتا ہی کہ مین نے جو ڈانٹا تو اسنے مجھکو دیکھ لیا اور میرے خوف سے ڈر کر
بھاگ گیا یہ سوچ کر اِدھر اُدھر نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگی خواجہ کو دیکھ رہی تھی شامت
اعمال قضا اسکو کہتے ہین اتفاق سے ایک گھسیارا گھاس لیے آتا تھا اُسکو جو
پیاس لگی وہ بیچارا آفت کا مارا پانی پینے کو پہاڑی پر آیا چونکہ اُسی پہاڑی پر چشمہ
تھا اُسکو کیا معلوم تھا کہ وہان میری اجل موجود ہی اگر پانی پینے جائیگا تو تو

موت کا گھونٹ ہو جائے گا اگر یہ جانتا تو کیوں آتا خدا کے کارخانے کو ملاحظہ فرمایئے
کہ کب وہ اس لکاتہ کے سامنے آیا جب کہ خواجہ غائب ہو چکے ہیں وہ خواجہ
کو تلاش کر رہی ہے اس تجبہ کی نگاہ اس بیچارے پر پڑ گئی اُسنے جو اس گھسیارے کو
دیکھا کہ ایک گھسیارا میری طرف چلا آتا ہے اسنے خیال دل میں کیا کہ ہو نہ ہو یہ وہی
ساربان زادہ عمر عیار ہے گھسیارے کی صورت بنکر مجکو دھوکا دینے آتا ہے مجکو
آتے ہوئے دیکھ کر غائب ہو گیا اودھر اُدھر اب یہ صورت بنکر آیا ہے اسکو تو
ہوشیار نہ کر گولہ سحر کا اُٹھا کر مار دے جب سحر کر چکنا اسوقت ہوشیار کرنا ایسا
نہ ہو کہ یہ سمجھ جائے کہ پہچان لیا ابھی دور ہے بھاگ نہ جائے یہ تجویز کر کے گولہ جھولی
سے نکالا وہ گولہ کہ جسکو ساحر بھی ذرا مشکل سے رد کرے اُسپر اسم سحر دم کر کے اس
بیچارے بے گناہ آفت کے مارے گھسیارے پر مارا وہ بیچارا اپنے مقدر سے
غافل سر جھکائے پانی پینے کے خیال میں چلا آتا تھا اُسکو کیا خبر تھی کہ قضا آ برابر
ہوئی ہے ادھر تو اسنے گولہ مارا اور آواز دی کہ گیر گیر کا کہنا تھا کہ اُسکے پاؤں زمین
نے پکڑ لیے یا تو وہ چلا آتا تھا یا خود بخود تھم گیا لاکھ لاکھ پاؤں اُٹھاتا ہے نہیں اُٹھ
سکتے ہیں یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے اُدھر اُس لکاتہ نے آواز دی او ساربان
زادے میں تیرے فقرہ میں آنے والی نہیں ہوں یہ شنکال ہی ہے کہ ہر مرتبہ
دھوکا کھاتا ہے گیا بیوقوف ہے کہ ابھی تو میری صورت دیکھ کر بھاگا تھا فوراً ہی
گھسیارا بنکر مجکو دھوکا دینے آیا اب تو کہاں جاتا ہے میں نے پہچان لیا میرے
سحر سے بچ تیری قضا ہی تھی جو تو بھاگ کر پھر آیا یہ دھوکے اور فقرے کسی بچے
کو دے میں آنے والی نہیں ہوں یہ جو کہا اُس گھسیارے نے سر اُٹھا کر اسکی
طرف دیکھا اس خیال سے کہ یہ کون ہے جو ایسی تقریر کر رہا ہے اُدھر وہ گولہ تو مار ہی
چکی تھی اس بیچارے کی پیٹھ پر آکر پڑا کہ پشت کو توڑ کر نکل گیا یہ ہائے دیا
کہکر چرخ کھا کر زمین پر گرا فوراً مر گیا سانس بھی نہ لی بڑے قیامت کا اسنے
سحر کیا تھا خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا دل میں کہا کہ یہ تجبہ بڑی ظالمہ ہے تمھارے

تمھارے دھوکے مین اسنے اس بیچارے لکھیارے کی بیگناہ جان لی ایسی ظالمہ کا قتل
کرنا اچھا ہی یہانسے کچھ دور چلکر اسکے قتل کرنے کی فکر کرو خواجہ تو یہ خیال کرکے گلیم اوڑھے
ہوئے اُسطرف کو چلے جدھرسے وہ لکھیارا آیا تھا یہان اس نکاتہ نے سحر کرکے پانی
برسایا جیسے پانی برسا اُن سب پر بوندیان پڑین سبکی بیہوشی برطرف ہوئی سبکو ہوش آیا
ہر ایک نے اپنے کو اُسی پہاڑی پر فرش پر پڑا ہوا پایا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا
اس خیال سے اشارے سے بات کی کہ ملک الموت قدرت موجود ہین ایسا نہ ہو
کہ خفا ہوجائین ایک نے دوسرے سے کہا کہ بہت بڑی خرابی ہوئی شراب پیتے ہی
بیہوش ہوگئے ملک الموت قدرت اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے بڑی خفت ہوئی
دوسرے نے اشارہ سے جواب دیا کہ بھائی کیا بیان کرین واقعی شراب بہت تیز تھی
اُٹھو اور ملک الموت قدرت کی خدمت مین اپنے بیہوش ہونے کی معذرت کرو تاکہ
وہ ناراض نہ ہون اور وہ خفا نہ ہون یہ جو اُسنے اشارے سے کہا اُدھر ہر ایک نے یہی
خیال کیا سب ایک مرتبہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اس خیال سے کہ ملک الموت کی خدمت
مین یہ عذر کرین کہ ہم لوگون نے کبھی ایسی شراب نہین پی تھی اُسکے نشہ کی حالت سے
آگاہ نہ تھے اسوقت جو آپ کی پرورش وعنایت سے ملی اور مزے کی معلوم ہوئی
تو زیادہ بھی پی لی بدین سبب ہم لوگ بیہوش ہوگئے معاف فرمایئے راوی کا اس مقام
پر یہ قول ہی کہ اُن سب نے اُٹھکر اور ایک مرتبہ گھبرا کر اُس طرف کو دیکھا کہ جدھر
ملک الموت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ یہ لوگ بیہوش ہوئے تھے تو اُس مقام پر
ملک الموت کو نہ پایا اُنکی کنیز کو دیکھا یعنے ملکہ افواسہ ثانی شنشکال کو پایا کہ وہ
کھڑی ہوئی ہی اور ہم سب کی طرف بنگاہ قہر دیکھ رہی ہی اور کچھ فاصلہ پر فرش سے زمین پر
ایک لاش پڑی ہوئی ہی کبھی اُس لاش کی طرف دیکھتی ہی اور کبھی ہماری طرف یہ جو اُن
سب نے دیکھا بہت حیران ہوگئے اور گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا ہم خواب
دیکھ رہے ہین اگر خواب نہین ہی اور حالت بیداری ہی تو ملک الموت کہان تشریف
لے گئے اور ملکہ یہان کیونکر آئین یہ تو اپنے مکان پر تھین انکو کیا خبر اقعانہ کو

سب نے پہچان لیا تھا انھوں نے خیال کیا کہ یہ تو بادشاہ کی نانی ملکہ افغانہ ہین یہ تو بہ سبب
وحشت خوف دشمنوں کے پیرزمین رہتی ہین جب جی چاہتا ہے تو بادشاہ کے پاس آتی ہین یہ اسوقت
کہان حیران ہو ہوکر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہے مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہے انمین سے
ایک نے جراءت کرکے اور افغانہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اے ملکہ عالم آپ یہان کہان
تشریف لائین اور ملک الموت کہان تشریف لے گئے ہم سب تو آپکے ہمراہ پاس
غنطاق کج کلاہ کے جاتے تھے اور وہان سے آسمانپر خدمت مجاوندین انکی زیارت
سے مشرف ہوتے ملاحظہ فرمایئے یہ نامہ برغنطاق کا بھی ہمراہ ہے آپ کیونکر یہان تشریف
لائین اور آپکو کیونکر خبر ہوئی یہ ارشاد ہو کہ ہم جاگ رہے ہین یا سوتے ہین یہ جو کہا افغانہ
نے ان سب کی طرف دیکھکر کہا کہ کیسے ملک الموت اور کیسا غنطاق کے پاس
جانا اور آسمان پر جانا ارے کمبختون وہ ملک الموت نہ تھا تم سب کے سب کیسے
نادان اور احمق ہو آجتک کسی کے پاس بھی ملک الموت آئے ہین سوا سے
اُسوقت کے کہ جب وہ مرتا ہے سوا سے اس امر کے کہ اُنھون نے آکر روح قبض کی یہ
کونسی عقل ہے کہ ملک الموت اس طور سے آئینگے ہم سب اُنکو دیکھین گے وہ ہمارے
ہمراہ رہین گے ارے وہ ملک الموت نہ تھے یہ سب امر عقل کے خلاف ہے وہ
ہمر عیار تھا عیاری کرنے آیا تھا عیاری کرکے جہانگیر وسیما سے مہر جمال کو رہا کرکے
لے چلا تھا ہم سب کو اپنے ہمراہ لایا تھا اس لیے کہ تم سب کو قتل کرے
اور وہی جال پھیلایا تھا اس پہاڑی پر تم سب کو دھوکا دے کر اتارا اور
بیہوشی دے کر تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے چلا تھا کہ مین آکر پہونچی
مجھکو دھوکا دے کر بھاگا اور گھسیارے کی صورت بنکر مجھکو دھوکا دینے
آیا تھا کہ مین نے سحر کا گولہ مارا وہ اُس پر پڑا اسکا کام تمام ہوا مین نے
اپنے قریب بھی نہ آنے دیا وہ سامنے لاشہ پڑا ہوا ہے اُس ساربان
زادے نے مجھکو بھی شغال بنایا کہ جیسے تم سب وشغال اُسکے
دھوکے مین آگئے اور وہ عیاری کرکے اپنا کام کرکے چلا گیا بھلا مین کب دھوکے

پڑت آئی ہوں دیکھو وہ سامنے لاش پڑی ہے اور تم سب جاگ رہے ہو میں نے اسکو قتل کر کے اور سحر کر کے ابر سحر سے پانی برسا کر تم سب پر سے بیہوشی برطرف کی یہ تو بتاؤ کہ تم کو اُسنے کیا دھوکا دیا اور کیونکر بیہوش کیا یہ جو افغانہ نے بیان کیا اب تو سب کے اور زیادہ حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور حیران ہو کر کہا کہ یہ ملکہ عالم فرماتی کیا ہیں کیسا عمر عیار اور کیسا قتل کرنا ہم پر کیا منحصر ہے کہ ہم نے دھوکا کھایا ایک سرے سے سب نے دھوکا کھایا شنگال ایسا ساحر اُسنے بھی دھوکا کھایا معلوم ہوتا ہے کہ انکا دماغ خراب ہو گیا ہے انھوں نے یہاں آکر ایسی ویسی باتیں کہیں ہونگی ملک الموت خفا ہو کر چلے گئے ملکہ نے اُسی دھوکے میں کسی ساحر کو قتل کیا ذرا ملکہ سے تو دریافت کیا ہوتا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت نہیں ہیں آپ تو اپنے مکان پر تشریف فرما تھیں کیا آپ کو آپکے سحر نے خبر دی یہ کہکر افغانہ سے کہا کہ اے ملکہ یہ آپ کیا فرماتی ہیں ایسے بزرگان دین و مقربان درگاہ خداوندی کو عمر عیار فرماتے ہیں دیکھیے ایسا نہ ہو کہ وہ خفا ہو جائیں خوف فرمائیے وہ ملک الموت ہیں کہیں خفا ہو کر روح نہ قبض کر لیں آپ کو کیا معلوم کہ اُنسے کیا کیا کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں جب بادشاہ نے کرامتیں دیکھیں تو اُسوقت اُنکے کہنے پر یقین کیا اور اُنکی عزت کی آپ اُسوقت تشریف فرما نہیں تھیں اگر ہوتیں تو آپ کو بھی یقین ہوتا یہ تو فرمائیے کہ وہ چلے کہاں گئے اور آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عمر عیار ہے افغانہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ اے نالائقوں تم بھی احمق ہوا ور تمھارا بادشاہ بھی اور مجھکو بھی احمق بناتے ہو تمھارے ساحر بنے ہو تم ایسے ساحر بن جاؤ تو رہی بات میرے اوپر اعتراض کرتے ہو کہ آپ ایسے بزرگ کو عمر عیار بناتی ہیں وہ ملک الموت تھے آگاہ ہو کہ تم نے کیونکر جانا کہ یہ عمر ہے ملک الموت نہیں ہے وہ میری روح کیا قبض کرتا اگر میں نہ آجاتی تو تم سب کی روح قبض کر لیتا اور صحیح سلامت چلا جاتا میں اسکی جان کی ملک الموت ہو گئی یا تو وہ خود ملک الموت بنا ہوا تھا یا اُسکی روح ملک الموت نے قبض کر لی وہ سامنے لاش پڑی ہوئی ہے یہ کہکر اور آگے بڑھ میں دیکھنا اور سب حال ظاہر ہونا

شنکال کے پاس دربار مین جانا اور ہان ٹہرپانا اور ہان سنے دیکھکر ادھر کو آنا شنکال سے
تقریر کا ہونا یہان آکر خواجہ کو خنجر بکف دیکھنا اور سب کو بیہوش پانا اپنا نعرہ کرنا خواجہ
کا صداے نعرہ سنکے غائب ہوجانا گھبرا رہے تھے کا ادھر کو آنا اپنا خواجہ خیال کرکے اسکو سحر
کرکے قتل کرنا ابر سحر برساکر سب کو ہوش مین لانا بیان کیا جب یہ سب تقریرین سب نے
سُنی اب یقین آیا ہر ایک نے افغانہ کے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم سب کی جان
آپ نے بچائی دوبارہ عمر ہم سب کو خداوند عجائب نگار نے مرحمت فرمائی ورنہ اس عیار
نے تو خاتمہ کیا تھا ہمارا واقعہ یہ ہوا کہ جب ہم سب ادھر پہاڑی کے قریب پہونچے حکم دیا
کہ ذرا یہان ٹھہر جاؤ تھوڑی دیر سیر کرلین ہم سب ٹھہر گئے شراب نکالکر یہ کہکر ہم کو دی
کہ یہ شراب بہشت ہے ہم سب نے پی کل حال اُن سب نے جو کہ سابق مین تحریر ہوچکا
ہون جسطور سے خواجہ نے اُن سب کو بیہوش کیا تھا بیان کیا افغانہ نے کہا کہ خیر
جو کچھ ہوا وہ گذر گیا تم سب کی زندگی تھی جو مجھکو خیال آیا بڑی کل بل اسوقت ٹل گئی
خیر جاؤ اور اُس لاش کو اٹھا لاؤ اور اُسکا منھ دھوکر دیکھو کہ عمر عیار ہی یا نہین تاکہ تم
سب کو بالکل یقین ہوجائے شک باقی نہ رہے تم سب کو یقین نہین ہے کسیقدر شک
ہے اُن سب نے عرض کیا کہ بھلا ہم آپ کو جھوٹا خیال کرسکتے ہین اتنی بھی ہماری مجال و
طاقت ہے اور آپ کے فرمانے کو یقین نہین کرسکتے ہین اُسمین شک لاسکتے ہین ہم کو
بالکل یقین ہے افغانہ نے کہا کہ نہین لاش اُٹھا لاؤ اول تو مین نے خود اُس مکار کی
صورت نہین دیکھی ہے مین خود اُسکی زیارت کی مشتاق ہون دوسرے شنکال کے
پاس لے جاؤنگی کیونکہ اُسکو تو ضرور شک ہے یہ دکھا کر اُسکو یقین دلاؤنگی جب یہ مین
کہونگی کہ مین نے عمر کو قتل کرڈالا تو وہ یہ سوال نہ کرین کہ اگر قتل کیا تو اسکی لاش کہان ہے
مجھکو کیونکر یقین آئے اگر قتل کیا تھا تو لاش دکھادی ہوتی تو اسوقت کیا جواب دونگی
اس سے اُسکے اس سوال کی نوبت نہ آئے کہ مین لاش دکھادون تاکہ یقین آجائے
اُن سب نے جواب دیا کہ بہت خوب اُنمین سے دو ایک اُٹھ کر گئے اور لاش کو اٹھا لائے
افغانہ نے کہا کہ چشمے مین سے پانی لاکر اسکو نہلاؤ اور منھ دھلاؤ وہ چارپائی لینے کو گئے

افغانہ اُس فرش پر بچھو گئی لاش سامنے رکھی ہوئی ہے اور سب مؤدب سر جھکائے ہوئے
بیٹھے ہین خیال کر رہے ہین کہ بڑے غضب کی عیاری کی تھی اور ہم سب کو قتل کیا تھا خوب
ملکہ نے آکر پہچان لیا یہان تو یہ واقعہ ہے اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ اس لکاتہ نے آکر
ان سبکو بچالیا اور میرے دھوکے مین ایک بیچارے غریب مسافر گھسیارے کی جان لی
اور ان سبکو ہوشیار کیا تو یہ خیال کرکے کہ یہان سے چلو اگر اسکا کوئی عزیز زیر کوہ ہو تو
اُسکو اس حال سے آگاہ کردو اور کوئی تدبیر کرو کہ یہ لکاتہ کسی طور سے دھوکا کھاجائے اور ماری
جائے اگر یہ بچکر نکل گئی تو بڑی خرابی ہوئی یہ سوچتے ہوئے دل سے باتین کرتے ہوئے
گلیم اوڑھے ہوئے زیر کوہ آئے یہان آکر گلیم اُتار ایک دیہاتی کی صورت بنکر چلے دو ہی
چار قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک عورت کالا لہنگا پہنے ہوئے نیلی پھریا اوڑھے ہوئے
کالی کالی صورت گھاس پر بیٹھی ہوئی ہے کملی اور کھرپا و جال پاس رکھا ہوا ہے موٹی موٹی
روٹیان پانچ چار ایک مٹی کی ہانڈی پر رکھی ہوئی ہین ایک سفالی کلہیا برابر اُسکے
رکھا ہوا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ہانڈی مین کچھ دال وغیرہ ہے وہ عورت بیٹھی ہوئی کبھی
اُس کھانے کی طرف دیکھتی ہے کبھی صحرا کی طرف کبھی جنگل کی سمت گاہ پہاڑی کیطرف
اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی کا انتظار کر رہی ہے کسی کے لیے کھانا لے کر آئی ہے جو خواجہ
نے دیکھا فوراً خیال دل مین پیدا ہوا کہ ہو نہ ہو یہ اُسی گھسیارے کی جورو ہے جسکو اس لکاتہ
نے میرے دھوکے مین قتل کر ڈالا یہ اُسکے لیے کھانا لے کر آئی ہے اُسی کو پریشان ہو ہو کر
دیکھ رہی ہے اس سے چلکر دریافت کرو کہ تو کون ہے اور کسکا انتظار کر رہی ہے اور یہ کھانا کسکے
لیے لیکر آئی ہے اگر یہ اُسکا پتہ دے تو اُسکو آگاہ کرو اور اسکے پردے مین کوئی عیاری
کرو شاید وہ لکاتہ دھوکا کھاجائے اور [illegible] یہ سوچ کر اُسکے قریب آئے اُسنے
جو پاؤن کی چاپ سُنی سر اُٹھا کر اور مڑ کر ادھر کو دیکھا جدھر سے آواز پاؤن کی آئی تھی کیونکہ
وہ ادھر کو پشت کیے ہوئے بیٹھی تھی اُسنے دیکھا کہ ایک شخص کاندھے پر انگوچھا
ڈالے ہوئے مرزئی پہنے ہوئے دھوتی باندھے ہوئے بڑا سا لٹھ ہاتھ مین ری کا [illegible]
جوتا پاؤن مین میرے پاس کھڑا ہے دیکھ کر ڈری کہ معلوم ہوتا ہے کہ چور ہے [illegible]

آیا ہی کہ جو کچھ میرے ہاتھ لگے ہی چھین لے جائے اور انکا پتہ نہین ہی نہ معلوم گھاس چھیلتے
چھیلتے کہان چلے گئے کسکو پکارون اس عورت کا مارے خوف کے عجب حال تھا کہ مثل
بید کانپ رہی تھی خواجہ نے کہا کہ ای عورت تو کچھ خوف نہ کر مین نہ ٹھگ ہون نہ چور
وہ جو سامنے گاؤن ہی اسمین رہتا ہون اسوقت دم جو گھبرایا تو سیر کرنے ادھر چلا آیا ہان
یہ بتاؤ کہ تم یہان اکیلی کیون بیٹھی ہوئی ہو اور کسکو گھبرا گھبرا کر دیکھ رہی ہو اور کسکا انتظار ہی
اُسنے کہا کہ ای بھائی مین تم سے کیا بیان کرون راوی کہتا ہی اُسکا وہ خوف کہ کانپ
رہی تھی اتنی بات کرنے سے برطرف ہوا اور اُسنے بھائی کہکر جواب دیا کہ میرے گھر
کے لوگ ہر روز یہان گھاس لینے آتے ہین اور گھاس لے جا کر بیچتے ہین اُسی مین ہم دونون
بسر کرتے ہین وہ تو سویرے چلے آتے ہین یہان گھاس چھیلتے ہین مین دوپہر تک اُنکے لیے
روٹی پکا کر لے کر آتی ہون اور اُنکو کھلاتی ہون اسی مقام پر وہ ہمیشہ مجکو ملتے تھے آج جو
آئی تو کملی و جال و کھرپا تو یہان رکھا ہوا دیکھا اُنکو نہ پایا بڑی دیر سے انتظار کر رہی
ہون کہ وہ آلیوین اور کھانا کھالیوین تو مین جاؤن دروازے مین قفل لگا آئی ہون ایسا
نہ ہو کہ کوئی قفل توڑ کر جو کچھ گھر مین گرستی ہی اُٹھا لے جائے اُس شخص نے کہا کہ ای عورت
مین جب یہان آیا تھا تو مین نے دیکھا کہ ایک آدمی لنبا سا لٹیا ڈوری لیے ہوئے
اس پہاڑی پر جا رہا تھا قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ پانی لینے جاتا ہی اور پیاسا ہی وہ ہی
تو تورا مرد نہین ہی اُسنے کہا بتا کہ اُسکی کیا شکل تھی خواجہ نے جواب دیا کہ موٹا موٹا میلے
سی دھوتی باندھے ہوئے سر پر بال نہ تھے کالا کالا اُسنے سر جھکا کر کہا کہ ہان وہی مورا
گھروالا ہی اُسی کا انتظار ہی اگر کوئی اور ہوتا مین اُسکو یہان ٹھہرا دیتی خود جا کر بلا لاتی
کیونکہ دیر ہوتی ہی اگر روٹی وغیرہ یہان چھوڑ کر جاؤن کوئی کوکرا جائے لگے اور روٹی سے
جائے تو وہ بھوکا رہ جائے مجکو کھا جائے آپ نے کہا کہ تو جا مین یہان ٹھہرا ہون
آگے نہ جاؤنگا اسی مقام پر کھڑا ہوا بہار دیکھونگا تو اُسکو بلا لا اُسنے کہا کہ پرمیشر تم کو
سلامت رکھین کہ تم نے میرے حال پر رحم کیا وہ یہ کہکر اُٹھی اور اُس پہاڑی کیطرف
چلی جب وہ دور ہو گئی خواجہ نے کیا کیا کہ وہ روٹیان اور ہانڈی وہ جال و کملی و کھرپا

وغیرہ سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور گلیم اوڑھ کر یہ بھی اُسکے عقب مین چلے اُدھر وہ سب لوگ مع افغانہ کے بیٹھے ہوئے تھے پانی آیا تھا اور یہ فکر ہو رہی تھی کہ نہلائین افغانہ سب واقعہ دریافت کر رہی تھی الصرام جادو بیان کر رہا تھا ابھی نہلایا نہ تھا کہ یہ گھسیارے کی جورو اپنے خاوند کو تلاش کرتی ہوئی پہاڑی پر آئی اور راہ طے کر کے یہان آکر پہونچی خواجہ بھی اسکے عقب مین تھے خواجہ نے آکر دیکھا کہ سب بیٹھے ہوئے ہین لاش سامنے رکھی ہوئی ہے پانی آیا ہے نہلانے کی فکر کی جاتی ہے اس عورت نے جو دیکھا کہ بہت سے مرد اور عورت اُس پہاڑی پر فرش بچھائے ہوئے بیٹھے ہین یہ اس خیال سے اُنکے قریب آئی کہ انسے دریافت کرون کہ یہان کوئی لوٹا ڈوری لے کر پانی کی تلاش مین تو نہین آیا تھا اور آیا تھا تو کدھر گیا کیونکہ یہ چشمے پر دیکھ آئی تھی وہان اُسکو نہین پایا کہان سے ملتا وہ تو آب موت سے سیراب ہو چکا تھا اُسکو افغانہ نے ایسا سیراب کیا اور ایسے مقام پر پانی لینے کو روانہ کیا ہے کہ اب پھر کر نہ آسکے گا وہ دنیا پر ہو تو ملے یہ وہان تلاش کر کے ان سب کے پاس آئی یہان آکر کیا واقعہ دیکھا ابھی نہ دریافت کیا تھا نہ کچھ پوچھا تھا کہ اسکی نگاہ اُس لاش پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اسنے پہچان لیا کہ یہ تو میرے خاوند کی لاش ہے یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ ہائے مورے خاوند کہکر زمین پر گری اور تڑپنے لگی اور پچھاڑین کھانے لگی ارے مورے خاوند مورے وارث مورے مالک تجکو کس ظالم نے قتل کیا وہ کون ایسا تورا دشمن تھا جو تو راجی لیا مورا راج سہاگ لوٹ لیا مین تو تیرے لیے روٹی لیکر آئی تھی تیرا انتظار کر رہی تھی جب عرصہ ہوا تو تجکو تلاش کرتی ہوئی یہان آئی یہان آکر تجکو مردہ پایا یہ کہتے ہے اور پچھاڑین کھاتی ہے ایک آفت برپا کر رکھی ہے اسکے یکایک گرنے اور رونے سے اُن سب نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک عورت برابر لاش کے زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہے اور رو رہی ہے ان سبکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کون ہے جو یون رو رہی ہے یہ لاش تو خواجہ کی ہے کیونکہ ملکہ نے خواجہ کو قتل کیا ہے وہ ملکہ کو دھوکا دینے کو گھسیارا بنکر آیا تھا افغانہ نے بھی جو یہ واقعہ دیکھا اُسکو بھی حیرت ہوئی اُن ساحرون سے کہا کہ اس عورت سے کہو کہ یہ تیرا خاوند نہین ہے

یہ خواجہ عمر ہی کہ تیرے خاوند کی صورت بنکر اس پہاڑ پر آیا تھا ہم نے اسکو پہچان کر قتل کیا
تیرے خاوند کو اسنے کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا تو گھبرا نہین ہم اُسکو بھی تلاش کر دینگے ذرا ہم
اپنے کام سے فرصت کر لین چند ساحر اُٹھکر اُس عورت کے پاس آئے اور کہا کہ اے عورت
اسقدر نہ رو اور بیقرار بہت نہ ہو یہ تیرا خاوند نہین ہی بلکہ یہ خواجہ عمر عیار تھا جسکو ملکہ
نے قتل کیا یہ تو تیرے خاوند کی لاش نہین ہی عمر تیرے خاوند کی صورت بنکر ملکہ کو
دھوکا دینے آیا تھا کہ ملکہ کو دھوکا دے کر قتل کرون ملکہ نے پہچان لیا اُسکو قتل کیا تو
کیون بیقرار ہوتی ہی جا کر تلاش کر کہین نہ کہین اس عیار نے اُسکو جا کر پوشیدہ کر دیا ہوگا
کسی غار مین ڈالدیا ہوگا یہ وہ نہین ہی عمر عیار ہی ملکہ فرماتی ہین کہ ہم اپنے کام سے فرصت
کر لین تو تیرے خاوند کو بھی تلاش کر دینگی اُسنے جو یہ تقریر سُنی کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے
رو رہا اور تڑپا کی آخر کو عاجز ہو کر لوگون نے ڈانٹنا شروع کیا تب اُسنے رقت کو ضبط کر کے
کہا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو یہی میرا خاوند ہی مین کبھی نہ مانونگی یہ بتاؤ کہ اسنے تم سب کا کیا
کیا تھا جو اسکو قتل کیا فریاد ہی خداوندی یہ بالکل بے گناہ تھا کس امر کی اس سے
دشمنی تھی ہم لوگ تو کسی سے کچھ بولتے ہی نہین ہین جو دن بھر مین نصیب ہوا اُسی مین
بسر کی ہم اس عمرو کو کیا جانین کیسا عمر عیار یہ میرا خاوند ضرور ہی یہ بتاؤ کہ اسکی کیا
خطا تھی جو اسکو قتل کیا ہین تو خود چودھری سے فریاد کرونگی خون کے بدلے خون لونگی
جان کے عیوض جان ابھی تو میری شادی ہوئی اچھا شگوفہ نکالا ہی کہ یہ عمر عیار ہی مین نہ
نہ مانونگی اسطور سے فریاد کرنے لگی اور تڑپنے لگی کہ سب کے حواس جاتے رہے اتفاقاً
نے جو یہ واقعہ دیکھا اُن لوگون سے کہا کہ اس سے یہ کہو کہ اچھا تو اسقدر صبر کر ہم اسکو
نہلا کر اور منھ دھولا کر دکھلائے دیتے ہین اسوقت تو پہچان لینا کہ یہ تیرا خاوند ہی یا
عمر عیار ہی یہ جو انھون نے اُس سے کہا اُسنے کہا کہ اگر میرا خاوند نکلا تو تم سبکی کیا سزا
اُسوقت جان کے بدلے جان دوگے انھون نے کہا کہ ہان کیونکہ انھون نے کہا کہ
یہ عمر عیار ہی اسکے خاوند کی صورت بنکر آیا تھا اُسکو کسی مقام پر پوشیدہ کر دیا ہوگا
اس سبب سے اقرار کر لیا جب اُسنے یہ اقرار لے لیا تب ملکہ نعش کے پاس سے ہٹی

اور نہ کسی کو لاش اُٹھانے نہ دیتی تھی نہ لاش کے قریب آنے دیتی تھی جب وہ ہٹ گئی
افغانہ خود اُٹھکر لاش کے قریب آئی اُن ساحرون سے کہا کہ اسکو نہلاؤ انھون نے اُس
لاش کو خوب اچھی طور سے پانی سے نہلایا مُنھ دھولایا اُسکی وہی صورت رہی سرمو فرق
نہ ہوا کیونکر ہوتا کہین اصلی صورت بھی بدلی ہی ہان اگر خواجہ روغن عیاری ملکر اُسکی صورت
بنکر آتے تو ایسا ہوتا کہ نہلانے اور دھولانے سے روغن عیاری اُڑجاتا خواجہ تو زندہ
موجود تھے گلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ بڑی کل بل
ٹلی خوب یہ گھسیارا تیل ناقص ہوا ہم نے اپنے نزدیک کالے کوا صدقہ اُتارا کیونکہ مثل
ہی صدقہ دے رد بلا جیسے ہم تھے ہم نے صدقہ اُتارا اُدھر وہ لوگ نہلا دھولا کر عاجز آئے
ذرا بھی نہ فرق ہوا اُسوقت افغانہ نے اُن سبکی طرف دیکھکر کہا کہ بڑے غضب کا روغن
صرف کیا ہی کہ جو نہلانے سے بھی برطرف نہین ہوتا ہی اُن سب نے عرض کیا کہ کیا عرض
کرین افغانہ نے کہا کہ مین دوسری تدبیر کرتی ہون وہ لوگ بولے کہ ای ملکہ ہم کو
تو اب شک ہوتا ہی آپ نے دھوکا کھایا خواجہ کے خیال مین اس بیچارے کو قتل کیا
یہ بے گناہ مارا گیا ملکہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا مین دیوانی تھی جو اسکو خواجہ
سمجھکر قتل کرتی یہ ضرور خواجہ عمر ہی ابھی معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون ہی یہ کہکر افغانہ نے سحر کیا
وہ سحر کہ جسکے سبب سے روغن عیاری اُڑجاتا ہی سحر نے بالکل اپنا اثر نہ کیا وہ اپنی اصلی
صورت پر رہا کیونکر اُڑتا جب روغن عیاری سے وہ شکل بنی ہی نہ تھی وہ تو اصلی قدرتی
رنگ تھا سحر کیا حقیقت رکھتا ہی کہ اُسکو برطرف کرتا جب سحر کرکے افغانہ تھک گئی
اُسوقت اسکو بھی حیرت ہوئی اور عالم سکوت مین مبتلا ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہی اتنوا اسکو بھی
شک ہوا اور خیال کیا کہ کیا مین نے دراصل عمر کے دھوکے مین اس بیچارے کو قتل کیا
اگر ایسا ہوا تو بڑی خرابی ہوئی تو نے بڑا دھوکا کھایا صرف اسقدر تجھ سے چوک ہوئی کہ
تو نے سحر سے نہ دریافت کیا اگر دراصل یہ اس عورت کا خاوند نکلا تو یہ تو اپنے کو ہلاک
کرینگی اور بہت آفت مچائیگی افغانہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر جب اُن سب نے دیکھا
کہ ہم نے پانی سے نہلایا بھی اور ملکہ نے سحر بھی کیا مگر وہ اصلی صورت پر رہا رنگ د

یہ خواجہ عمرو ہے کہ تیرے خاوند کی صورت بنکر آیا [illegible] تھا ہم نے اسکو پہچان کر قتل کیا
تیرے خاوند کو اسنے کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا تو گھبرا نہین ہم اسکو بھی تلاش کر دینگے ذرا ہم
اپنے کام سے فرصت کر لین چند ساحر اٹھکر اُس عورت کے پاس آئے اور کہا کہ اے عورت
اسقدر نہ رو اور بیقرار بہت نہ ہو یہ تیرا خاوند نہین ہے بلکہ یہ خواجہ عمرو عیار تھا جسکو ملکہ
نے قتل کیا یہ تو تیرے خاوند کی لاش نہین ہے عمرو تیرے خاوند کی صورت بنکر ملکہ کو
دھوکا دینے آیا تھا کہ ملکہ کو دھوکا دے کر قتل کرون ملکہ نے پہچان لیا اُسکو قتل کیا تو
کیون بیقرار ہوتی ہے جا کر تلاش کر کہین نہ کہین اس عیار نے اُسکو جا کر پوشیدہ کر دیا ہوگا
کسی غار مین ڈال دیا ہوگا یہ وہ نہین ہے عمرو عیار ہے ملکہ فرماتی ہین کہ ہم اپنے کام سے فرصت
کر لین تو تیرے خاوند کو بھی تلاش کر دینگی اُسنے جو یہ تقریر سُنی کچھ جواب نہ دیا اسی طور سے
رو رو یا و تڑپا کی آخر کو عاجز ہو کر لوگون نے ڈرانا شروع کیا تب اُسنے رقت کو ضبط کر کے
کہا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو یہی میرا خاوند ہے مین کبھی نہ مانونگی یہ بتاؤ کہ اسنے تم سب کا کیا
کیا تھا جو اسکو قتل کیا فریاد ہے خداوند کی یہ بالکل بے گناہ تھا کس امر کی اس سے
دشمنی تھی ہم لوگ تو کسی سے کچھ بولتے ہی نہین ہین جو دن بھر مین نصیب ہوا اسی مین
بسر کی ہم اس عمرو کو کیا جانین کیسا عمرو عیار یہ میرا خاوند ضرور ہے یہ بتاؤ کہ اسکی کیا
خطا تھی جو اسکو قتل کیا ہین تو خود چودھری سے فریاد کرونگی خون کے بدلے خون لونگی
جان کے عیوض جان ابھی تو میری شادی ہوئی اچھا شگوفہ نکالا ہے کہ یہ عمرو عیار ہے مین نہ
مانونگی اسطور سے فریاد کرنے لگی اور تڑپنے لگی کہ سب کے حواس جاتے رہے افغانہ
نے جو یہ واقعہ دیکھا ان لوگون سے کہا کہ اس سے یہ کہو کہ اچھا تو اسقدر صبر کر ہم اسکو
نہلا کر اور منھ دھولا کر دکھائے دیتے ہین اسوقت تو پہچان لینا کہ یہ تیرا خاوند ہے یا
عمرو عیار ہے یہ جو انھون نے اُس سے کہا اُسنے کہا کہ اگر میرا خاوند نکلا تو تم سبکی کیا سزا
اُسوقت جان کے بدلے جان دوگے انھون نے کہا کہ ہان کیونکہ انھون نے کہا کہ
یہ عمرو عیار ہے اسکے خاوند کی صورت بنکر آیا تھا اُسکو کسی مقام پر پوشیدہ کر دیا ہوگا
اس سبب سے اقرار کر لیا جب اُسنے یہ اقرار لے لیا تب لاش کے پاس سے ہٹی

اور نہ کسی کو لاش اُٹھانے نہ دیتی تھی نہ لاش کے قریب آنے دیتی تھی جب وہ ہٹ گئی
افغانہ خود اُٹھ کر لاش کے قریب آئی اُن ساحرون سے کہا کہ اسکو نہلاؤ انھون نے اُس
لاش کو خوب اچھی طور سے پانی سے نہلایا مُنھ دھولایا اُسکی وہی صورت رہی سر مو فرق
نہ ہوا کیونکر ہوتا کہین اصلی صورت بھی بدلی ہی ہان اگر خواجہ روغن عیاری ملکر اُسکی صورت
بنکر آتے تو ایسا ہوتا کہ نہلانے اور دھولانے سے روغن عیاری اُتر جاتا خواجہ تو زندہ
موجود تھے گلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ بڑی کل بل
ٹلی خوب یہ گھسیا را تیل ہاتھ ہوا ہم نے اپنے نزدیک کالے کو صدقہ اُتارا کیونکہ مثل
ہی صدقہ دے رو بلا جیسے ہم تھے ہم نے صدقہ اُتارا اُدھر وہ لوگ نہلا دھولا کر عاجز آئے
ذرا بھی نہ فرق ہوا اُسوقت افغانہ نے اُن سبکی طرف دیکھ کر کہا کہ بڑے غضب کا روغن
صرف کیا ہی کہ جو نہلانے سے بھی برطرف نہین ہوتا ہی اُن سب نے عرض کیا کہ کیا عرض
کرین افغانہ نے کہا کہ یہین دوسری تدبیر کرتی ہون وہ لوگ بولے کہ اے ملکہ ہم کو
تو اب شک ہوتا ہی آپ نے دھوکا کھایا خواجہ کے خیال مین اس بیچارے کو قتل کیا
یہ بے گناہ مارا گیا ملکہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا مین دیوانی تھی جو اسکو خواجہ
سمجھکر قتل کرتی یہ ضرور خواجہ عمر ہی ابھی معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون ہی یہ کہکر افغانہ نے سحر کیا
وہ سحر کہ جسکے سبب سے روغن عیاری اُتر جاتا ہی سحر نے بالکل اپنا اثر نہ کیا وہ اپنی اصلی
صورت پر رہا کیونکر اُترتا جب روغن عیاری سے وہ شکل بنی ہی نہ تھی وہ تو اصلی قدرتی
رنگ تھا سحر کیا حقیقت رکھتا ہی کہ اُسکو برطرف کرتا جب سحر کرکے افغانہ تھک گئی
اُسوقت اسکو بھی حیرت ہوئی اور عالم سکوت مین مبتلا ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہوا تب اسکو بھی
شک ہوا اور خیال کیا کہ کیا مین نے دراصل عمر کے دھوکے مین اس بیچارے کو قتل کیا
اگر ایسا ہوا تو بڑی خرابی ہوئی تو نے بڑا دھوکا کھایا صرف اسقدر تجھسے چوک ہوئی کہ
تو نے سحر سے نہ دریافت کیا اگر دراصل یہ اس عورت کا خاوند نکلا تو یہ تو اپنے کو ہلاک
کر یگی اور بہت آفت مچائیگی افغانہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر جب اُن سب نے دیکھا
کہ ہم نے پانی سے نہلایا بھی اور ملکہ نے سحر بھی کیا لیکن وہ اصلی صورت پر رہا رنگ د

روغن کچھ بھی نہ نکلا اب تو سب کو یقین ہو گیا کہ ضرور ملکہ نے اس گھسیارے کو خواجہ عمرو
کے دھوکے مین قتل کیا اب کیا ہو گا ادھر اُس عورت نے ان سب سے کہا کہ آپ امتحان
وغیرہ کر چکے کہ ابھی نہین اُن سب نے کہا کہ ہان ہم امتحان کر چکے یہ ضرور تیرا خاوند ہے ملکہ
نے ضرور دھوکا کھایا اُسنے کہا کہ مین پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ میرا خاوند ہے وہی نکلا نہ تم تو کہتے
تھے کہ صورت بدل جائیگی نہلانے سے کہان صورت بدلی وہ تو اپنی صورت پر رہا ہے
ہے مین تو لُٹ گئی دوہائی ہے میرے خاوند کو ان سب نے بے قصور قتل کیا مجھکو رانڈ بنا دیا
اب میری کیونکر بسر ہو گی میری کون خبر لیگا ای صاحب تم اکیلے چلے گئے مجھکو ساتھ نہ
لیتے گئے خداوندان سب سے تمھارے خون کا بدلا لین تم نے تو اپنی لال سی جان دیدی
مجھکو رونے کو چھوڑ گئے ارے مین کیا کرون کدھر جاؤن لوگو دَوڑو ان سب کو پکڑ لو انھون نے
بے گناہ ایک شخص کو قتل کیا کوئی جا کر کوتوالی مین خبر کرے وہ آکر ان سبکو پکڑ لے جائین
یہ لوگ بڑے ظالم ہین اُدھر افغانہ نے یہ خیال کر کے کہ تو نے دھوکا کھایا خیال کیا
کہ ذرا سحر سے تو دریافت کر کہ یہ گھسیارا ہے یا خواجہ عمر ہے کیونکہ سُنا گیا ہے عمر اسطور سے
صورت تبدیل کرتا ہے کہ نہ وہ کسی سحر سے برطرف ہوتی ہے نہ نہلانے سے کہین اُسیطور
سے تو نہین اسنے تبدیل ہیئت کی ہے یہ سوچکر افغانہ نے اُسیوقت وہان سے تھوڑی
سی خاک اُٹھائی جہان پر یہ لاش پڑی ہوئی تھی اور جھولی سے ایک شیشی نکالی اُس شیشی
مین خون تھا اُس خون سے وہ مٹی گوندھی اُسکا بالشت بھر کا پتلا بنایا اُسکے اوپر سحر کیا
کہ اُسمین جان پڑی وہ اُٹھ بیٹھا اسنے کیا کیا کہ اپنی پیشانی پر نشتر دے کر خون کے چند
قطرے اُسکے منھ مین ٹپکائے اُسکے بعد اُس سے پوچھا کہ ای پتلے بتا دے کہ یہ لاش جو
پڑی ہے یہ خواجہ عمر عیار کی ہے کہ اور کسی کی ہے وہ پتلا گویا ہوا کہ ای ملکہ آگاہ ہو کہ یہ
لاش بیچارے گھسیارے کی ہے جو کہ پیاس کی شدت سے ڈوری ولوٹا لیکر اس پہاڑی
پر آیا تھا اور تم نے اس خیال سے کہ عمر تجکو دھوکا دینے آتا ہے سحر سے اسکو قتل کیا
عمر عیار تو جب تم نے نعرہ کیا اور اُسنے تمھارے نعرہ کی صدا سُنی اور تم کو آتے ہوئے
دیکھا فوراً گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا وہ زندہ ہے اور اسی پہاڑ پر موجود ہے وہ اب تمھارے

ہاتھ نہ آئے گا افغانہ نے کہا تو یہ لاش عمر عیار کی نہیں ہے اُسنے کہا کہ نہیں ہے یہ اس عورت کے خاوند کی لاش ہے یہ سُننا تھا کہ افغانہ کو اپنے اوپر بہت غصہ آیا سحر کیا کہ وہ بتلا جلنے لگا اُسکو جلا کر اب جو دیکھا تو وہ عورت تڑپ رہی ہے اب خود افغانہ اُٹھکر اُسکے قریب آئی اور کہا کہ ای بوا معاف کر مجھ سے خطا ہوئی مین نے دھوکا کھایا تیرے خاوند کو مین نے عمر عیار کے دھوکے مین قتل کیا سبب یہ ہوا کہ اُسنے عیاری کر کے ان سبکو بیہوش کیا تھا مین جو آئی تو مین نے ڈانٹا وہ صدا اُسکے غائب ہو گیا یہ بیچارہ سامنے سے آتا تھا مین نے خیال کیا کہ عمر عیار مجکو دھوکا دینے آتا ہے مین نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤن پکڑ لیے مین نے گولہ سحر مارا کہ سینہ کو توڑ کر پشت سے پار گذر گیا یہ مر کر گرا ای بوا میری اس خطا کو معاف کر نا دانستگی مین مجھ سے ہوئی مین ناواقف تھی صرف اتنا قصور ہوا کہ مین نے سحر سے نہ دریافت کیا میرا سر حاضر ہے اس خطا کی عیوض مین کاٹ لے مجکو کچھ عذر نہ ہوگا تیری قصوروار تو ضرور ہون کہ مین نے تیرا گھر برباد کیا یہ جو افغانہ نے کہا اُسنے رونے کو کم کر کے کہا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیسا قصور اور کیسی خطا مین کیا جانون میرے خاوند کو کیون قتل کیا مین معاف واف کرنا کیا جانون مین تو جی کے عیوض مین جی لونگی میرا تو راج و سہاگ لُٹ گیا مین تباہ ہو گئی اب میری زندگی کیونکر بسر ہوگی جو میری وجہ زندگی کی تھی وہ تو جاتی رہی افسوس کیا کرون کیا نہ کرون یہ کہتی تھی اور روتی تھی اُسنے تمام زمین و آسمان سر پر اُٹھا لیا تھا ہر ایک سمجھا رہا تھا مگر وہ نہ سمجھتی تھی نہ مانتی تھی روئے جاتی تھی پچھاڑین کھا رہی تھی اور رو رہی تھی سب عاجز ہو گئے تھے مگر وہ یہی کہے جاتی تھی کہ مین جان کے بدلے جان لونگی تم سب نے میرے اوپر ظلم کیا آخر سب عاجز ہوئے اب ڈانٹنا شروع کیا اُسپر بھی اُسنے نہ مانا تب افغانہ نے عاجز ہو کر کہا کہ ای بوا تو دس ہزار روپیہ اسکی جان کے عیوض مین مجھ سے لے لے اُسمین اپنی زندگی بسر کر اُسنے کہا کہ تم اپنا روپیہ اپنے پاس رکھو میرے خاوند کو زندہ کرو مین کیا جانون نہین تو مین جاکر گاؤن کے لوگونکو خبر کرتی ہون وہ آکر تم سبکو گرفتار کر لینگے چودھری کے پاس لیجاینگے تم لوگ ہو کون جو یہان آئے اور یہ فساد برپا کیا میرے خاوند کو قتل کیا جب اُسنے کہا کہ مین جاکر گاؤن بھر کے لوگونکو خبر کرتی ہون ورد باؤ ڈالا

اُسوقت افغانہ و دیگر لوگون کو غصہ آیا اور کہا کہ جادو رہو ہمارے سامنے سے اور جاکر خبر کرو وہ لوگ ہمارا کیا کر لینگے ہم کسی سے ڈرتے نہین ہین جو کوئی آئے گا ہم اُس سے سمجھ لینگے کیا ہم کسی کا دیا کھاتے ہین اچھا کیا خوب کیا جو مار ڈالا یہ کہنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ جب ہی جانو کہ تم سب بڑے مرد ہو کہ یہان اُن سب کے آنے تک ٹھہرے رہنا مین ابھی لاتی ہون یہ کہتی ہوئی اور روتی ہوئی سر پٹیتی ہوئی چلی جب کچھ دور چلی گئی تو اُن سب ساحرون نے افغانہ سے کہا کہ ملکہ بڑا غضب ہوا یہ گاؤن مین جاکر خبر کرے گی وہان سے لوگ آئینگے فساد ہوگا افغانہ نے کہا کہ آنے دو مین ایک منتر مین اُن سبکو اپنا مطیع کر لونگی وہ جائینگے کہان اگر وہ فساد کرینگے تو اُن سب کو بھی قتل کرونگی مجھسے کون لڑ سکتا ہی اُن سب نے جواب دیا کہ تشریف نہ چلیے اس لاش کو پڑا ہی رہنے دیجیے افغانہ نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا جب تک گاؤن کے لوگ نہ آئینگے دیکھون وہ آکر میرا کیا کرتے ہین افغانہ اور وہ سب ساحر تو یہان اس انتظار مین بیٹھے ہوئے ہین کہ گاؤن سے لوگ آئین اور اس لاش کو اُٹھا لے جائین تو ہم یہان سے جائین اُدھر وہ عورت روتی ہوئی پہاڑی پر سے نیچے آئی اور طرف گاؤن کے چلی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے عیاری دل مین سوچکر اُسکے عقب مین چلے یہانتک کہ جب وہ قریب گاؤن کے پہونچی اُسنے رونا کم کیا اس خیال سے کہ اگر مین روتی ہوئی جاؤنگی اور اہل گاؤن اور میرے خاوند کے عزیزون کو معلوم ہوگا تو سب آکر جمع ہونگے جو کچھ اُسکا مال و اسباب ہی سب مجھسے چھین لینگے مجکو کچھ نہ دینگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے گھر مین جاکر سب روپیہ پیسہ اور مال و اسباب اپنے قبضہ مین کر لون پھر خبر کرون تاکہ وہ سب مال تو بچے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ بڑا روپیہ والا تھا اسی گھاس کے ذریعہ سے جمع کیے تھے جب اس عورت نے یہ خیال کیا اور دل مین اس امر کو پختہ کر لیا تو رونا موقوف کرکے جلدی جلدی راہ طی کرکے گاؤن مین آئی مکان پر پہونچی قفل کھولا اندر آئی خواجہ تو اسکے عقب مین چلے آتے تھے یہ بھی اُسکے ہمراہ داخل مکان ہوئے اُسنے اندر جاکر زنجیر لگائی جسقدر روپیہ پیسہ گھر میں پاتا تھا سب ایک مقام پر جمع کیا خواجہ نے دیکھا کہ بڑا مال ہی مُنھ مین پانی بھر آیا بس ایکمرتبہ اُسکے قریب آکر اُسکے منھ پر ہاتھ پھیر اُسنے دیکھا کہ ایک ہاتھ جو

بچو نپیدا ہوا وہ ڈری انھون نے جلدی سے ہاتھ منھ پر پھیر دیا ہاتھ کا پھیرنا تھا کہ اسکو ایک
چھینک آئی وہ چھینک کر دھم سے گری خواجہ نے جلدی سے اسکو نذر زنبیل کیا اور روپیہ سب
مال واسباب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا تمام مکان کی تلاشی لی اور جو کچھ ملا وہ بھی لیا جب سب
مال واسباب لے چکے تمام مکان خالی کر دیا ایک تنکا باقی نہ رکھا اُسیوقت اُسکو زنبیل سے
نکالا اُسکی صورت پر بنکر طیار ہوئے ایک بوریا ہاتھ مین لیے اُسکے کپڑے پہنے اُسکو زنبیل
سے نکالا مکان سے باہر آئے مکان مین قفل لگایا اُسی پہاڑی کی طرف چلے راہ طی کر کے
پہاڑی پر آئے یہان وہی ذکر ہو رہا تھا کہ مفت مین اس بیچارے کی جان گئی عمر بکر چلا
گیا دوسری بلا اور سر پر نازل ہوئی سب کہہ رہے تھے کہ ای ملکہ چلیے بھی چلیے وہ اب
نہ آئیگی اور اگر آئی بھی اور آپکو نہ پایا تو کیا بنالے گی افغانہ یہ کہہ رہی تھی کہ بدون اسکے آئے
ا اُسکے حمائیتون کے آئے مین یہان سے نہ جاؤنگی وہ ایک ادنی کم ظرف ہو کر مجبور دھمکی دے
گئی ہم نام ایسے ہوے کہ اُسکے خوف سے چلے جائین اگر اُس سے دب گئے تو ہر ایک کو جرأت
ہوگی جو ہوگا دباؤ ڈالے گا سب کہہ رہے ہین کہ آپکو اختیار ہے ہم تو آپ کے ہمراہ ہین
کیونکہ آپ نے آکر ہماری جان بچائی ہم سبکو پھر سے زندہ کیا افغانہ کہہ رہی ہے اگر ہمراہ ہو تو
جو مین کرون اُسمین دخل نہ دو یہی تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے وہ عورت دکھائی دی
ایک کی اُنمین سے نظر اس پر پڑی دیکھا کہ وہ روتی ہوئی چلی آتی ہے اُسکے ہمراہ کوئی نہین
ہے اُسنے افغانہ سے کہا کہ ملکہ ملاحظہ ہو وہ عورت آتی ہے اُسکے ہمراہ اور کوئی نہین ہے افغانہ
نے کہا کہ اور لوگ آرہے ہونگے یہ کہہ رہی تھی کہ وہ قریب آئی اور ایک مرتبہ افغانہ کے قدم
پر گری اور کہا کہ ای میرے حضور مجھ سے خطا ہوئی جو مین نے آپ کے کہنے پر عمل نہ کیا اب
جو ہونا تھا وہ ہو گیا یہ زندہ نہ ہوگا مین جو گاؤن مین پہونچی میرے دل نے کہا کہ کیا تو دیوانی
ہوئی ہے کہ ایک کے لیے اتنی جانین لیا چاہتی ہے اور ان سبکو زحمت مین ڈالا چاہتی ہے جتنے
سب ذی عزت اور صاحب مرتبہ ہین جو کچھ وہ دیتے ہین اُنسے لے لے اور اس مردے
کو اُسی پہاڑی پر کسی مقام پر زمین مین دفن کر دے اُس روپیہ سے چین کر اپنی زندگی
راحت سے بسر کر اگر تیرا خاوند زندہ بھی ہوتا تمام عمر کماتا تو بھی اسقدر روپیہ تجھکو نہ

نصیب ہوتا نہ اسقدر راحت سے بسر ہوتی جو اس روپیہ کے ملنے سے بسر ہوگی اور یہ سب
لوگ بھی تیرے سبب سے زحمت میں گرفتار ہونگے اگر تو طرح دے گی تو نہ زحمت میں گرفتار
ہونگی یہ سوچکر میں چلی آئی ہین نے کسی کو خبر نہ کی آپ کے پاس آئی ہون وہ روپیہ مجھکو
عنایت فرمایئے کہ مین اپنے میکے مین جاکر بسر کرون اور آپ کو دعا دون مگر اتنی مہربانی فرمایئے
کہ اسکو آپ ہی سب لوگ اسی پہاڑی پر دفن کر دیجیے کیونکہ اگر مین اُن سبکو اسکے مرنے کی خبر
کرونگی تو وہ لوگ سبب دریافت کرینگے اسمین یہ راز ظاہر ہوگا اور جب آپ لوگ دفن
کرکے چلے جایئے گا مین جاکر گاؤن مین مشہور کر دونگی کہ آج جو مین روٹی لے کر گئی تو جنگل
مین نہ پایا اُسوقت سے اسوقت تک تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو کوئی
باگھ وغیرہ کھا گیا یہ جو اُسنے کہا افغانہ نے اُسکی صورت دیکھکر کہا کہ لوا تیرا بھلا ہو خیر تونے
زحمت سے بچا یا ورنہ اگر وہ لوگ آتے اور تو خبر کرتی تو میرا کیا کرتی خیر تیرے حال پر مجکو رحم
آتا ہی کہ تو بے وارث ہی ورنہ تیری اس حرکت پر کہ پہلے تونے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور
چلی گئی اب وہان سے پچتا کر آئی ہین ایک حبہ نہ دیتی خیر لے یہ دس ہزار روپیہ لے یہ کہکر
افغانہ نے اُسیوقت دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے دس ہزار روپیہ منگا کر
اُسکو دیا اُسنے ہزارون دعایئن دین سلام کیا وہ روپیہ لیا ایک مقام پر ڈھیر کر دیا گیا
افغانہ نے کہا کہ یہ روپیہ تم لے کیونکر جاؤ گی اُسنے جوابدیا کہ آپ ہی سے عرض کرون گی
آپ ہی بھجوا دیجیے گا افغانہ نے جوابدیا کہ اچھا یہ بھی ہو جائے گا لے اب تم یہ لاش لیکر
جاؤ اُسنے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کر چکی ہون کہ اگر اسکے عزیزون و اہل قریہ کو خبر
کرونگی تو وہ لوگ دریافت کرینگے کہ یہ کیونکر مرا اور زخم موجود ہی بس آپ ہی لوگ اسکو
اسی پہاڑ پر مہربانی کرکے دفن کر دین ہمارے خاندان مین جلاتے نہین ہین دفن کرتے
ہین افغانہ نے یہ اُس سے سُنکے اُن سب سردارون سے کہا کہ لو یہ بھی کام کرو تم سب
کے ڈر جانے سے مین نے دس ہزار روپیہ بھی دینا گوارا کیا ورنہ اسکی کیا مجال تھی جو یہ
دباؤ ڈالتی دوسرے یہ امر ہی کہ یہ بے گناہ میرے ہاتھ سے مارا گیا ہی زیادہ ظلم و ستم زیبا
نہین ہی ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہون بس جو یہ کہتی ہی قبول کرو مین بھی تم سب کے ہمراہ ہون

[illegible] ساحرہ تھی [illegible] لاش کے پیچھے [illegible]
روتی ہوئی ہمراہ ہوئی روپیہ ایک مقام پر انبار رہنے دیا جب وہ سب قریب لاش کر پہونچے
اُسوقت افغانہ نے کہا کہ کیون یوا اسی مقام پر زمین کھود کر دفن کر دین اُسنے جواب دیا کہ جی
ہان مگر جہان یہ تکلیف فرمائی ہی کہ اسکو نہلا کر یہ کافور جو کہ مین دیتی ہون اسکے جسم مین مل
دیجیے کیونکہ بزرگون کے وقت سے چلا آتا ہی جو کوئی ہمارے یہان مرتا ہی یہی کافور اُسکے
جسم مین ملکر اُسکو نہلا کر دفن کرتے ہین سُنا گیا ہی کہ یہ کافور وہ کافور ہی کہ جو کہ خداوند لقیطرت
سے ہمارے جد اعلیٰ کو مرحمت ہوا تھا اُنھون نے عبادت خداوند لقیطرت کی خداوند نے خوش ہوکر
یہ کافور مرحمت فرمایا اسکی خاصیت یہ ہی کہ کیسا ہی گنہگار ہو اور اُسکے یہ کافور لگا دیا
جائے اُسکے گناہ سب برطرف ہو جاتے ہین اس کافور کی برکت سے پاک و صاف ہو جاتا
ہی بس مہربانی فرما کر یہ کافور مل دیجیے یہ تو فرمائیے کہ نہ کوئی بیلچہ ہی نہ کودال زمین کیونکر
کھودیئے گا اور یہ تو پہاڑی ہی یہان پتھر ہین کیونکر دفن فرمائیے گا افغانہ نے کہا کہ تم
کہین سے بیلچہ وغیرہ لا دو اُسنے کہا کہ یہ تو ممکن ہی مین لے آؤنگی یہ پتھر کیونکر تراشے جاینگے
افغانہ نے کہا کہ یہان اسکو نہلا دھلا کر کافور لگا کر زیر پہاڑی لے جا کر دفن کرینگی اُسنے
کہا پھر عرصہ نہ فرمائیے شاید کوئی آجائے راوی بیان کرتا ہی کہ اُس عورت نے اس منت
سماجت سے کہا کہ ان سبکو کچھ بن نہ پڑا سب کے سب مصروف ہوئے افغانہ خود کام
کر رہی ہی یہانتک کہ اُن سب ساحرون نے نہلایا جب نہلا چکے اُس عورت سے کافور
کی پڑیا لی اُسکو جو کھولا ایسی خوشبو کافور کی پھیلی کہ سب کے دماغ معطر ہوگئے تمام
صحرا و پہاڑ خوشبوے کافور سے مہک گیا ایسی خوشبو کا کافور ان لوگون نے دیکھا بھی نہ
تھا اُسکو تبرک خیال کرکے ہر ایک نے سونگھنا شروع کیا وہ عورت کہہ رہی ہی جلد جلد
فرمائیے ایسا نہ ہو کہ کوئی گاؤن والا ادھر آجائے تو بڑی خرابی ہو جب سب سونگھ
چکے اب اُسکے جسم مین ملنا شروع کیا ملنے سے ایسی خوشبو نکلی کہ ہر ایک کو ایک محویت
ہو گئی وہ عورت اپنے دونون ناک کے سوراخون مین روئی دیئے ہوئے تھی مگر اسطور
سے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا تھا ان لوگون نے خوب اچھی طور سے اُس خوشبو کو سونگھنے بھلا

پھیلا کر سونگھا اب اُسنے اپنا پورا اثر کیا جب دماغ مین پہونچی اور دماغ مین اُسکا پورا اثر ہوا تو ہر ایک کو چھینک آئی ابھی پوری طور سے بل نہ چکے تھے کہ سب سے پہلے افغانہ چھینک مارکر گری اور بیہوش ہوئی اسکا گرنا تھا کہ اور سب یہ کہکر کہ ملکہ کو کیا ہوا اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا خلاصہ یہ کہ وہ اٹھارون ساحر مع افغانہ کے بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا جب بیہوش ہوگئے اور اُس عورت کو بالکل یقین ہوگیا کہ خوشبو سے کافور نے اپنا پورا اثر کر لیا اُسوقت ایک مرتبہ چمک کر نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمر

عمر ہون مین عیار صاحبقران	مرے مکر سے کانپتا ہے جہان
تراشندۂ ریش کفار ہون	زمانہ کا مکار و غدار ہون
صرا تیز رفتار ہو گر قدم	صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو	نہ پہونچے مری گرد پا ہوش کو
دوندہ جہان گرد طرار ہون	جہانگیر عالم کا عیار ہون

یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ چمک کے افغانہ کے قریب آئے جو کچھ وہ پہنے ہوئے تھی از قسم پارچہ و زیور سب اُتار لیا اسکے بعد حربص جادو نامہ بر عنطاق کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اس خیال سے کہ اگر اسکو قتل کرون اور یہ کوئی چیز سحر سے بنا کر وہان چھوڑ آیا ہو وہ اسکے مرنے سے مٹ جائے تو پھر وہان میرا داؤن بہت مشکل سے چلے گا اگر یہ زندہ رہیگا اور تو اسکی صورت بنکر جاؤنگا تو کسی امر کی مشکل نہ ہوگی خوب کام ہو جائے گا بس جبکہ انکو نذر زنبیل کر چکے اُسوقت خواجہ نے اُن سب ساحرون کو جو کہ سترہ تھے پھر ہوگیا کپڑے اتارے جو کچھ وہ زیور و جواہرات پہنے ہوئے تھی سب لیا اور نذر زنبیل کیا اور وہ جواہرات جو کہ برائے نذر خدا وند لے چلی تھی اُسپر قبضہ کیا نذر قبول کی جب سب مال و اسباب قبضہ مین کر چکے اُسوقت خواجہ نے خنجر کھینچکر پہلے افغانہ کا سر تن سے جدا کیا اُسکے بعد اُن ساحرون کو ذبح کرنا شروع کیا اُسوقت خواجہ جلاد ہی کا کام کر رہے تھے وہ پہاڑ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ قتل گاہ ہے یا مزبلہ قصابان ہر طرف لاشین لوٹ رہین تھین خون کا دریا جاری تھا خواجہ ملک الموت

بنے ہوئے تھے جیسے عیاری کی تھی کہ ملک الموت بنکر گئے تھے وہی کام کیا اس چالاکی
ہو پھرتی سے ان سبکو قتل کیا جب یہ سبکو قتل کر چکے اسوقت اُن ساحرون کے مرنے
کی علامت و آثار ظاہر ہوئے خواجہ نے دوڑکر اور جال الیاسی بار کروہ دس ہزار روپیہ تو
نذر زنبیل کیا ادھر یہ روپیہ نذر زنبیل کرکے بیٹھے اُدھر ایک شور و غل برپا ہوا سیاہ آندھی
اٹھی آثار قیامت برپا ہوئے ہوا زور سے چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی
تاریکی ہوگئی بیر غل مچانے لگے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا نام من افغانہ جادو وا انتقام جادو
و بہرام جادو وغیرہ بود افسوس مردیم وجان دادیم یہ مطلب خود نہ رسیدیم خواجہ نے جو
یہ آفت و قیامت برپا دیکھی جلدی سے گلیم اوڑھ لی اور تماشہ دیکھنے لگے تھوڑی دیر
کے بعد وہ سب آثار برطرف ہوئے تاریکی جاتی رہی روشنی ہوئی برف باری وغیرہ
موقوف ہوگئی جب روشنی ہوئی خواجہ نے دیکھا وہ سب لاشین پڑی ہوئین ہین
یکایک ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کو لیکر طرف طلسم کے چلا خواجہ نے کہا کہ
آج کسی اچھے کا منھ دیکھا تھا کہ مال بھی ہاتھ آیا وجہانگیر وغیرہ کو بھی رہا کر لیا ان سبکو
بھی قتل کیا اب خداوند کریم اسقدر اور اپنا فضل وکرم کرے کہ ہین عنطاقیہ مین پہونچکر
علمشاہ وغیرہ کو بھی رہا کرون ورہان بھی عیاری کرکے ان سبکو قتل کرون اور مال و دولت
پر قبضہ کرون بگولہ تو اُن لاشونکو لے کر طرف طلسم کے چلا خواجہ وہان سے زیر کوہ آئے
اور ایک طرف کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ خیال آیا تم کو عنطاقیہ کا راستہ تو
معلوم نہین ہے تم جاؤ گے کیونکر بڑی غلطی کی کہ تم نے حریص جادو سے دریافت نہ کرلیا اگر
اب اسکو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کرتے ہو تو خرابی ہوگی کیا تدبیر کی جائے دل سے
کہا کہ ای خواجہ خدا کی ذات پر تکیہ کرکے چلو بھی خدا پہونچا دے گا وہ بڑا کریم و رحیم ہے
پہونچا ہی دے گا یہ خیال کرکے دل مین خواجہ توکلت علے اللہ چلے بگرپائے شاطری
مارتے ہوئے چلے جاتے ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سے سیاہی دکھائی دی جب
اور چلے تو شہر پناہ کی دیوار معلوم ہوئی یہ اُس طرف کو چلے دیکھا کہ چند آدمی اُدھر سے
چلے آتے ہین یہ مسافر تو بنے ہوئے تھے جب اُنکے قریب پہونچے تو اُنسے پوچھا کہ یہ

کون شہر ہے انھون نے سر سے پاؤن تک انکو دیکھا اور کہا کہ اے مسافر یہ شہر غنطاقیہ ہے یہان
غنطاق گج کلاہ کی حکومت ہے خواجہ نے کہا کہ کوئی سرا بھی اس ملک مین ہے انھون نے
کہا کہ کئی سرائین ہین ایک سرکاری سرا شمال کیطرف ہے دوسری سرا قریب دولت سرا ے
سلطانی کے ہے کہ جسکا بندوبست بادشاہ کی جانب سے ہے جو مسافر وہان جاکر اترتا ہے اور جو دن رہتا
ہے اسکو بادشاہ کیطرف سے دونون وقت کھانا ملتا ہے اور بہت سی سرائین ہین چوک مین کئی
سرائین ہین جہان جی چاہے مسافر ٹکا رہے یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ بہت خوب اس ملک مین
دو چار دن رہ کر سیر کر لین پھر اپنے وطن کو جائین یہ ملک بھی لایق دیکھنے کے ہے یہ کہکر خواجہ تو
شہر کیطرف چلے وہ جس کام کو جاتے تھے ادھر روانہ ہوئے جب وہ لوگ چلے گئے تو خواجہ
شہر کیطرف سے پلٹے صحرا مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھکر نامہ بر کو نکالا رنگ و روغن عیاری
نکالکر اپنی صورت اسکی صورت کی ایسی بنائی اسکے کپڑے پہنے عمامہ سر سے باندھا نامہ کا
جواب اپنی راے سے یہ لکھا کہ پسر حمزہ و آہو چشم کو ہمارے پاس روانہ کرو اور جو تم نے اپنے
عزیزون و ملازمون کو اسیر کیا ہے انکا تم کو اختیار ہے یہان اور چند خدا پرست قید مین ہین ان سبکو
اور نامہ بخدمت خداوند مین روانہ کرون کیونکہ خداوند نے طلب فرمایا ہے کسی ساحر زبردست
کے ہاتھ روانہ کرنا بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اسی حریص جادو کے ہاتھ روانہ کرو کیونکہ
یہ معقول اور ساحر زبردست اور بہت ہوشیار آدمی ہے اسطور سے لکھکر اپنے پاس رکھا اسپر
مہر شنکال کی کی اس نامہ بر کے کپڑے پہنے تیار ہو کر طرف شہر کے چلے یہ تو ادھر سے چلے ادھر
سمک بلطاقی تباہ و برباد ہو کر جب سے نامہ بر نہ ملا اور کوئی عیاری نہ کر سکا تو شہر مین
آرہا تھا اس خیال سے کہ یہان قیام کرون اور قیدخانہ کو تلاش کر کے کوئی تدبیر کر لون اور ان سبکو
رہا کرلون تو یہ یہان مقیم تھا اور روز فکر کیا کرتا تھا کئی مرتبہ گیا بھی مگر پاسبانی و نگہبانی زیادہ
پائی بس نہ چلا رات بھر تباہ رہا چلا آیا اسوقت جو اسکا دل گھبرایا تو جنگل کی سیر کو
یہ شہر سے چلا چند قدم شہر سے باہر آیا تھا کہ اسنے دیکھا کہ وہی نامہ بر جو کہ نامہ لیکر شنکال کے
پاس گیا تھا چلا آتا ہے اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تو نے کہان کہان اسکو تلاش کیا اسکا
پتہ نہ چلا یہ چھپا اب آگئے ہین انپر عیاری کر کے اسیر کرو اور اسکی صورت بنکر جاؤ اور کوئی عیاری

درویش پیدا ہو گئے تھے ... ڈھونڈھتے پھرتے یہ سوچکر سمک ایک جھاڑی کی آڑ مین پوشیدہ ہوا اور فقیر کو دیکھنے
لگا کہ کیونکر اسکو اسیر کرون اگر سامنے جاکر ٹوکتا ہون تو یہ ساحر ہی سحر کردے گا مین بیکار ہو جاؤنگا
یہ اسیر کرلےگا خیال کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ تو فقیر بنکر بیٹھو اور اسکو حقہ خواہ پانی مین بیہوشی
دے کر بیہوش کرو یہ سوچکر اور آگے بڑھکر ایک ٹیلہ تھا اُسپر گیا فوراً چند حقّے نکالکر رکھے دو تین
لگے اُسکے پاس آبخورے رکھدیے ایک ٹھیکرے مین آگ سلگا دی فقیری لباس زیب تن
کرکے بیٹھ گیا خواجہ حریص جادو کی صورت پر تیار اُسطرف آ نکلے کیونکہ شہر کیطرف جانے کا
اُسی طرف سے راستہ تھا اس سبب سے خواجہ چلے جب خواجہ وہان قریب اُس ٹیلے کے پہونچے
خواجہ نے دیکھا کہ ٹیلے پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ اس فقیر کو بھی بیہوش
کرو اور جو کچھ اسکے پاس ہو سب اپنے قبضہ مین کرو کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا یہ تجویز کرکے ٹیلے پر آئے
اُدھر اُس درویش نقلی نے دیکھا کہ وہ نامہ بر میری طرف آتا ہے دل مین کہا کہ مارا اُدھر جیسے نامہ بر
نقلی کی نگاہ درویش نقلی پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اُسنے پہچان لیا کہ یہ فقیر سمک یلطاقی کو
آواز دی کہ اے شاہ صاحب واہ کیا خوب کیا عمدہ مقام تجویز کیا یہ دھوکا اور کسی کو دینا ہم ایسے
دھوکے مین آنے والے نہین ہین ہم نے پہچان لیا یہ کہکر آگے بڑھے سمک گھبرایا کہ کیا کرون
معلوم ہوتا ہے اسنے پہچان لیا کہ خواجہ نے یہ خیال کرکے کہ اگر سمک ہوگا تو پہچان لیگا بائین
آنکھ کا تل دکھایا سمک کی نگاہ جو آنکھ پر پڑی اور اُسنے تل دیکھا تو اُستاد کو پایا کہا یہ تو مرشد
ہین واہ کیا خوب خوب صورت بدل کر آئے ہین یہ نامہ بر کہان مل گیا جو اُسکی صورت سے بنے
یہ تو لشکر مین تھے یہ یہان کہان سے آگئے انکو کیونکر خبر ہوئی اُدھر خواجہ نے قریب آکر کہا کہ
سمک اچھے تو رہے یہ کیا کارستانی کی ہے کس کے دھوکا دینے کے لیے یہ جال پھیلایا ہے
سمک نے سلام کیا اور کہا کہ اُستاد آپ کہان تشریف لائے بڑا غضب ہوا تھا کہ یہ
کارروائی مین نے آپ کے اسیر کرنے کے لیے کی تھی آپ نے خوب مجھکو پہچانا یہ نامہ بر حریص جادو
ہے انکو کہان ملگیا ہے تو اسکی تلاش مین تھا بہت دور تک اسکے عقب مین گیا اور مین نے یہ
خیال کرکے کہ یہی ہے ... اُسکے اسیر کرنے کے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اُسہی کی صورت بنکر جاؤن اور عیاری
کرون ایسے آتا کو رہا کرون خواجہ نے کہا کہ اے سمک تم یہان کب سے ہو تب سمک نے تمام

قصہ اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ مین نئی مرتبہ زندان خانہ کی طرف گیا اس خیال سے کہ اگر بن پڑے تو رہا کرون مگر بکر نہ چلا اسوقت دل جو گھبرایا تو صحرا کیطرف سیر کرنے کو چلا کہ آپکو نامہ بر کی صورت سے مشکل پایا خیال کیا کہ یہ نامہ بر جواب نامہ لیکر آتا ہے اسکو اسیر کرو اس ٹیلہ پر آکر یہ سامان کیا وہ خدا کی قدرت سے آپ نکلے آپ اپنی کیفیت سے آگاہ فرمایئے کہ یہ مردود آپ کو کہان ملا اور کیونکر آپ کو یہان کے حال سے خبر ہوئی جو آپ اسطرف تشریف لائے تب خواجہ نے اپنا تمام قصہ بحکم صاحبقران برائے رہائی جہانگیر و سیماے مہر جمال روانہ ہونا راہ مین اسیر ہونا ایک ساحر کے پاس اُسکا طرف طلسم کے روانہ کرنا صاحبقران کا رہا کرنا اور بحکم صاحبقران برائے دریافت حال اسلم جانا اسلم کو اسیر کرنا اپنا طرف صاحبقران کے روانہ کرنا راہ مین خیال کرنا کہ جہانگیر و سیماے مہر جمال کو تو رہا کرلو اپنا عیاری کرنا ملک الموت بننا انصرام جادو کا آنا اُس سے گفتگو کرنا اور حریص جادو کا بھی اُس مقام پر پہونچنا حریص کا سب حال بیان کرنا اپنا اُن دونون کے ہمراہ ملک الموت بنے ہوئے طلسم مین جانا وہان جاکر عیاری کرکے سبکو اپنا معتقد کرنا اور جہانگیر و سیما کو رہا کرنا ساحرون کو ہمراہ لیکر بیرون طلسم اُن سبکو قتل کرنا جسطور سے کہ تحریر ہوا ہے سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ مین نامہ بر کی صورت بنکر چلا ہون کہ عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کرون وہ جواب دکھایا جو کہ اپنی راے سے تحریر کیا تھا سمک بہت خوش ہوا اور کہا کہ اُستاد مین بھی چلتا ہون خواجہ نے کہا کہ چلو مگر مجھ سے الگ رہنا اور کسی تدبیر سے دربار مین پہونچ جانا مین دربار سے واقف نہین ہون تمھارے ہمراہ ہونے سے واقف ہوجاؤنگا اگر کسی سے دریافت کرونگا تو خرابی ہوگی سمک نے جواب دیا کہ بہت خوب بس سب سامان اُٹھا کر سمک نے الگ رکھا خواجہ کے ہمراہ ہوا صورت تبدیل کرکے یہ دونون اُستاد و شاگرد داخل شہر ہوئے خواجہ نے شہر کو خوب آباد پایا ہر مقام پر گھنٹہ بج رہا ہے خرید و فروخت ہو رہی ہے بازارین آراستہ ہین یہ تو ادھر سے طرف دربار کے جاتے ہین وہان دربار آراستہ ہے عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہے سب سردار حاضر دربار تھے رموز جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا رموز عنطاق سے کہہ رہا تھا کہ آج کئی دن ہوئے نامہ بر کو گئے ہوئے ابھی تک جواب لیکر نہین آیا نہ معلوم بادشاہ طلسم نے کیا جواب دیا اور اسکو کہان عرصہ ہوا رموز کہہ رہا ہے کہ جواب نامہ آتا ہوگا بادشاہ نے جواب نہ دیا ہوگا اس سبب سے عرصہ ہوا ہے

کیونکہ وہ بادشاہ طلسم ہین انکو عیش و عشرت سے کب مہلت ہی جو وہ کچھ خیال کرین جب خیال آئیگا
تو جواب ملے گا آپ پریشان نہ ہون جواب کے نہ آنے سے کوئی آپکا نقصان نہین ہی نہ کوئی ہرج ہی عنطاق
نے کہا کہ یہ تو درست ہی مگر جواب آجائے تبھی اس کام سے فرصت پاؤن ایسا نہو کہ کوئی بجوگ پڑے
اور قیدی رہا ہو جائین تو بڑی خرابی ہو بڑی دقت سے تو ہاتھ آئے ہین پھر کوشش کرنا پڑے رموز
نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین اب انکا رہا ہونا محال ہی انکی جبتک زندگی ہی اُس وقت تک جواب
نامہ نہین آتا ہی ادھر جواب نامہ آیا خیال فرمایئے گا کہ انکا رشتہ حیات قطع ہو گیا وہان سے یہی
جواب آئے گا کہ قتل کر کے سر روانہ کر دو عنطاق نے کہا کہ کہین جواب تو آئے خداوند وہ دن تو لائین
یہان یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر خواجہ سلامت مع سمک کے شہر کی سیر کرتے ہوئے قریب دربار دولت
کے پہونچے سمک نے تو ایک چوبدار کو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر داخل دربار ہوا نام ذخیرہ دریافت
کر لیا تھا چوبدارون کی صف مین جا کر کھڑا ہو رہا خواجہ سلامت حریص جادو کی شکل پر داخل
دربار ہوئے اُسوقت پہونچے کہ جب نامہ کا ذکر ہو رہا تھا رموز جادو عنطاق سے باتین کرتا جاتا
تھا مگر نگاہ اُسکی صحن کیطرف تھی کہ یکایک حریص نقلی کو اُسنے آتے ہوئے دیکھا جیسے اُسکی نگاہ
پڑی پلٹ کر عنطاق سے کہا کہ مبارک ہو حریص جادو آگیا دیکھیے وہ آتا ہی عنطاق و کل اہل
دربار نے دیکھا کہ حریص نامہ سر سے باندھے ہوئے چلا آتا ہی ایوان مین پہونچکر پہلے عنطاق
اور رموز کو سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی یہ کرسی پہ بیٹھا سلام کر کے رموز نے کہا کہ طلسم مین ہو آئے کیا
جواب نامہ دیا شہنشاہ کل جادو نے تم کو اتنا عرصہ کیون ہوا کیا جواب کے ملنے مین تاخیر ہوئی یا
تم نے عرصہ کیا حریص نے عرض کیا کہ مین کیون عرصہ کرتا وہان سے جواب ہی دیر مین ملا مین ہی
ایسا تھا کہ جواب لیکر آیا کوئی دوسرا ہوتا تو کبھی جواب دستیاب ہی نہ ہوتا برسون پڑا رہتا
وہان سنتا کون ہی آجکل وہان جشن ہین اور دعوتین ہوتی ہین طلسم مین بڑے بڑے سامان ہین
اول تو طلسم مین جانا ہی نہین ملتا ہی راستے بند ہین لشکر آئے ہوئے پڑے ہین تمام شاہان مرحلہ
کی بادشاہ طلسم کے یہان دعوت ہی بڑے سامان ہین مین بڑی کوشش اور سعی سے پہونچا
بادشاہ طلسم کے ہاتھ مین نامہ دیا اُسپر دو دن کے بعد جواب ملا ہان ایک دن مین اپنی خوشی
سے ٹھہر گیا سبب یہ ہوا کہ اُسدن وہان خداوند عجائب تشریف لائے تھے آسمان پر سے

مین نے کہا کہ مین بھی زیارت سے مشرف ہو جاؤن ایسا وقت پھر نہ ملے گا مین ٹھہر گیا زیارت سے
مشرف ہوا بڑے بڑے کام نکلے میرا قیام کرنا میرے حق مین اور آپ صاحبون کے حق مین بہت بہتر
ہوا لیجیے یہ جواب نامہ ہی یہ کہکر وہی جواب جو اپنی راے سے لکھا تھا رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے وہ
جواب غنطاق کو دیا غنطاق نے دبیر کو دیکر حکم دیا کہ اسکو پڑھو ہم سنین کہ کیا جواب لکھا ہی دبیر نے
لفافہ چاک کرکے اور خط نکالکر پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف و توصیف خداوند عجائب نگار تحریر تھی اسکے بعد
القاب و آداب جو کہ بادشاہ بادشاہ کو تحریر کرتے ہین ہر لفظ سے بوے محبت و الفت پیدا تھی اسکے بعد
اصل مطلب تھا خلاصہ جسکا یہ ہی کہ اُن قیدیونکو یہان بھیجدو ہم خداوند کے پاس روانہ کر دینگے کیونکہ
جب تمھارا نامہ آیا ہی تو خداوند یہان تشریف فرما تھے ہم نے اُنسے ذکر کیا اُنھون نے فرمایا کہ جو قیدی
تمھارے پاس ہین اُنکو اور جنکے بارے مین تم سے غنطاق نے راے لی ہی اُنکو غنطاق سے طلب
کرکے میرے پاس آسمان پر بھیجدو مین ان سبکو دوزخ مین ڈالدون تاکہ یہ قصہ پاک ہو بس آپکو لازم ہی
کہ اُن قیدیونکو کسی ساحر زبردست و معتبر کی معرفت میرے پاس بھیجدیجیے اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو حریص جادو جو کہ نامہ لیکر آئے تھے اُنھین کے ہاتھ روانہ فرمایئے تو بہتر ہی کیونکہ یہ مرد ہوشیار
اور صاحب اعتبار بھی ہین اور یہان سب اُنکو دیکھ بھی چکے ہین اور اُنسے واقف بھی ہین سب حالمان
اور بند انکو کسی قسم کی دقت نہ ہوگی اگر کوئی دوسرا آئے گا تو اُسکو دقت ہوگی جب تک مجکو خبر نہ
ہوگی اور مین اجازت نہ دونگا اُسوقت تک وہ آنے نہ پائے گا بس مناسب ہی کہ اُنھین کے
ہاتھ روانہ فرمایئے آیندہ آپکو اختیار ہی جب یہ نامہ دبیر نے پڑھا اور جواب نامہ غنطاق نے
سنا تو رموز و اہل دربار سے کہا کہ اب اس امر مین آپ سبکی کیا راے ہی جو راے ہو وہ بیان
فرمایئے رموز و اہل دربار نے جواب دیا کہ ہم سبکی تو یہ راے ہی کہ اِن قیدیونکو پاس شنگال جادو
بادشاہ طلسم کے اُنکی طلب کے موافق روانہ کر دیجیے کیونکہ یہ امر بالکل پورے طور سے تسلیم ہی کہ جب
خدا پرستونکا خون گرے گا وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی اُس سرزمین کے رہنے والے تباہ و برباد
ہونگے اُنپر کوئی نہ کوئی ضرور یہ آفت نازل ہوگی اس سے کیا فائدہ کہ ہم ایک امر سے واقف ہوکر
پھر اُسی کام کو کرین اچھا ہوگا کہ یہ لوگ طلسم مین جاکر قتل ہون خواہ طلسم آباد رہے خواہ برباد
ہو ہم تو اس آفت سے بچین جبکہ اُنھون نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہم سے خداوند طلب کر گئے ہین تو پھر

ہمارا کیا نقصان ہی بھیجدینے مین عنطاق نے کہا کہ پھر لیکر کون جائے کون ایسا ہی رموز نے کہا کہ حریص کے ہمراہ روانہ کردیا جائے کیونکہ وہ تحریر کرتے ہین کہ جو کوئی اور آئیگا اسکو دقت ہوگی حریص بدون میری اجازت کے چلا آئیگا کیونکہ مین سبکو حکم دے چکا ہون کہ حریص جسوقت آئے اسکو آنے دینا اور جسکو وہ ہمراہ لائے اسکو بھی خواہ رات ہو خواہ دن پھر کیا ضرور ہی جو کوئی اور جائے عنطاق نے کہا کہ اچھا حریص سے دریافت کرو اگر وہ راضی ہو تو کل لیکر چلا جائے کیون یہ لوگ یہان بیکار رہین رموز نے حریص کی طرف دیکھکر کہا کہ بادشاہ فرماتے ہین کہ تم قیدیونکو لیکر پھر طلسم کو جاؤ اور شنکال بادشاہ طلسم کے سپرد کرکے رسید لیکر چلے آؤ حریص نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ مجکو جانے مین کوئی عذر نہین ہی جب حکم ہو جاؤن اگر اجازت ہو تو دو ایک دن دم لے لون کیونکہ تھک گیا ہون ادھر سے تو سحر کرکے گیا ادھر سے جو واپس ہوا تو طلسم بھر تو تخت سحر پر سوار آیا جب بیرون طلسم آیا تو تخت پر سے اتر کر پیدل راہ چلا اس کی اس سبب سے تھک گیا ہون کچھ حرارت سی معلوم ہوتی ہی یہ کسل برطرف ہو جائے تو مین بموجب حکم چلا جاؤن رموز نے عنطاق کیطرف دیکھا عنطاق نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی بعد دو دن کے سہی یہ کہکر حریص سے کہا کہ اچھا یہ بیان کرو کہ تم نے وہان جا کر کیا دیکھا حریص نے کہا حضور جب مین حد طلسم پر پہونچا تو مین نے راستہ بند پایا ساحران زبردست بیٹھے ہوے تھے انھون نے روکا مین نے آپ کا نام لیا کہ انکا نامہ لیکر بادشاہ طلسم کے پاس آیا ہون اور بہت ضروری نامہ ہی میرا نام حریص جادو ہی انھین میرا ایک پیر بھائی تھا اسنے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ مین خبر کرتا ہون اسنے مہربانی کرکے بادشاہ طلسم کو بذریعہ عرضی کے میری خبر کی وہان سے اجازت ملی تب مین داخل طلسم ہوا طلسم مین جو پہونچا دیکھا کہ ہر طرف لشکر اترے ہوئے ہین خیمے بارگاہین برپا ہین سامان جشن ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ان سب کی دعوت ہی اور خدا وند بھی آنے والے ہین خلاصہ یہ کہ مین سیر و تماشہ دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے پہونچا وہان کا کیا سامان بیان کرون میری زبان قاصر ہی یہ خیال فرمالیجیے کہ کارخانہ طلسم کا ہی خلاصہ یہ کہ مین نے اپنے کو بڑی دقت سے اندر دربار کے پہونچایا دربار کو آراستہ پایا بڑی دقت سے مین نے آپکا نامہ خود بادشاہ کے ہاتھ مین دیا مجکو بھی کرسی ملی بیٹھنے کو مین کرسی پر بیٹھا بادشاہ طلسم نے

نامہ دبیر سے پڑھوا کر سُنا جب نامہ سن چکا مجکو حکم دیا کہ تم ٹھہرو اِسکا جواب سمجھ کر لکھا جائے گا
اپنے وزیر سے حکم دیا کہ انکو قیام کرنے کے لیے مکان دو خلاصہ یہ کہ دو دن کے بعد مجکو جواب نامہ ملا
رخصتی خلعت دیا گیا مگر مین نے یہ سُنا کہ آج خداوند یہان تشریف لائینگے مین نے خیال کیا کہ انکی
بھی زیارت سے مشرف ہولون یہ خیال کر کے دل مین مین نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر اجازت
ہو تو مین آج اور یہان قیام کرون اور آپکی بدولت زیارت خداوند کرلون شنکال نے جواب
مین فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہی پس مین نے قیام کیا کہ آمد خداوند شروع ہوئی خداوند بڑے عزم و شان
سے تشریف لائے ہزارون فرشتے ہمراہ تھے اور جسقدر لوگ یہان خدائی کر گئے ہین مثل لقا وغیرہ
کے سب ہمراہ تھے یہان یعنی دربار شنکال مین بڑا سامان کیا گیا جب خداوند تشریف لائے سب
برائے تعظیم اُٹھ کھڑے ہوئے ہر ایک نے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے خداوند بہت خوبصورت
تھے ایسا نور و جمال رُخ سے عیان تھا کہ نگاہ نہین کام کر سکتی تھی کسی نے نگاہ بھر کے نہ دیکھا یہ طاقت
تھی کہ کوئی خداوند کو دیکھ سکے [illegible] سبب کوئی یہ نہین بیان کر سکتا ہی کہ خداوند کی شکل
کیسی تھی اور کیا زیب تن فرماتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بقعہ نور ہی یا آفتاب نکلا ہوا ہی
خداوند تخت پر جلوہ فرما ہوئے پہلے شنکال سے ہم کلام ہوئے شنکال نے نذر دی اسکی
نذر قبول کر کے عمر کو اسکی زیادہ فرمایا پھر تو نذرین گذرنے لگین خداوند ہر ایک پر شفقت و مہربانی
فرمانے لگے یہانتک کہ سب اہل دربار ادنیٰ و اعلیٰ کی سبکی نذرین قبول کین جو جسکے لایق دیکھا
ویسا کیا میری بھی نوبت آئی مین نے بھی قدمبوسی حاصل کی مجکو ملاحظہ فرما کر اپنے نائب
ملک الموت قدرت سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ یہان کہان یہ تو رہنے والا غنطاق
کا ہی غنطاق کجکلاہ کا ملازم ہی اہل غنطاق ہمارے بڑے مقبول بندے ہین خصوصاً
غنطاق و اُسکے کل عزیز و ملازم ہم اُن لوگون کے سے بہت خوش ہین خوب ہماری عبادت
کرتے ہین خصوصاً آجکل تو وہ کام غنطاق نے کیا ہی کہ جس سے ہم زیادہ تر خوش ہوئے
غنطاق نے اُس شخص کو اسیر کیا ہی جو کہ حمزہ کی جان و روح ہی یعنی عملشاہ کو یہ وہ جوان ہی
جسکو ہم نے اپنی قدرت سے وہ قوت و طاقت مرحمت فرمائی تھی کہ حمزہ کو بھی نہ دی تھی سات
برس کے سن مین ہم نے عملشاہ کے ہاتھ سے فیل مست کو قتل کرایا رستم خطاب ملا ہمارے

بندے قوبل و زویل ایسے زبردست و دیو خصلت تھے اُنکو اِسی جوان سنے تنہا اُٹھا زخمی و عین الدیا
یکہ و تنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا بڑے بڑے معرکہ اسنے سر کیے حمزہ سے جو زیر کرا دیا تو صرف
اس غرض سے کہ حمزہ نائب تھا اور دوسرے اسنے جو اپنے مین یہ زور و طاقت پائی تو غرور کیا کہ
مجکو کوئی زیر نہین کر سکتا ہی یہ جو غرور کیا مین نے اُسکی باپ سے اسی کو مغلوب کرا دیا وہ حمزہ سے
زیر ہو گیا عنطاق نے علمشاہ کو اسیر کیا ہم بہت خوش ہوئے ہین معلوم ہوا کہ یہ ہمارے
خاص بندے ہین مین اُنکی بڑی عمر ین کرونگا حضور یہ جو خداوند نے فرمایا مین نے تمام حال وہان
جانے کا خدمت خداوند مین عرض کیا اور حال اسیری علمشاہ و کیفیت نامہ یہ واقعہ سنکے خداوند
بہت خوش ہوئے میرے سامنے شنکال سے فرمایا کہ جو خدا پرست تمھارے پاس اسیر
ہین اُنکو اور ان قیدیونکو جنکو عنطاق نے اسیر کیا ہی عنطاق سے طلب کرکے اُنکو بھی تم
ان قیدیون کو جو کہ تمھارے پاس ہین ہمارے پاس روانہ کر دینا کہ ہم دوزخ مین الدین شنکال
نے عرض کیا تھا کہ بہت خوب مین نے پہلے ہی بدون آپ کے حکم کے طلب کر لیا ہی یہی جواب
نامہ لکھا ہی خداوند نے یہ سنکے مجھ سے فرمایا کہ ہم عنطاق وغیرہ سے بہت خوش ہوئے ہین
ہم اُنکی عمرین زیادہ کر دینگے اور بہت تعریف فرمائی مجھ سے فرمایا کہ مین تم سے بہت خوش
ہوا ہون مین تمھاری عمر زیادہ کیے دیتا ہون اور علاوہ سحر کے دو صفتین اور تجھ مین ہوئی
ہین مین نے زیادہ کر دی ہین ایک تو تمام علم موسیقی کے فن تجکو ہم نے دیے اور ایک صفت
تجھ مین پیدا کی کہ تو شراب بھی پلایا کر اسطور سے کہ جام شراب سر پر بھرکے رکھ لے اور گت ناچنا
جا شراب نہ گرے گی یہ ہم نے اس سبب سے دونون صفتین تجھ مین پیدا کین کہ بادشاہ و
رئیس تیری قدر کرین اور تیری زندگی راحت سے بسر ہو کیونکہ دنیا مین بدون کسی سبب
کے راحت نہین ملتی ہی لہذا مین نے تجھ مین یہ دونون صفتین پیدا کین اگر تجکو یقین
نہ ہو تو امتحان کر لے حضور مین نے قصد گانے کا کیا تو جسقدر راگ و رنگ ہین سب مین نے
اپنے مین پائے اب جو گایا بڑے بڑے ڈھاری و گویئے جو کہ اُسوقت وہان موجود تھے سب
کان پکڑنے لگے مین خوب خوب گایا ایسا گایا کہ چرند و پرند آکر جمع ہو گئے وہ لحن مجکو عنایت
فرمایا خداوند نے کہ کسی کو نہین عنایت کیا ہی اُسوقت بہت کچھ انعام ملا جب ایک امر

ہین نے اپنے ہین پایا ہو برائے امتحان ہین نے ساقی گری بھی کی جام سر پر رکھ کر گت ناچی
شنکال کو جام پلایا سب طور سے سب اہل دربار کو شراب پلائی ایک قطرہ بھی نہ گرا آپ لوگونکی
بدولت یہ شرف مجھکو حاصل ہوا کہ زیارت خداوند سے مشرف ہوا خداوندنے یہ اوصاف
مجھ مین پیدا کیے ہین کہ مرور جاونگا اسواسطے کہ زبان جاگر یہ اوصاف مجھکو حاصل ہوئے
وہان اشرف اقدس تشریف لائے ہین شاید پھر زیارت نصیب ہو اور کوئی چیز مجھکو عنایت فرمائین
یہ تقریر جو حریص نقلی نے کی سب خاموش سناکیے کسی نے جواب نہ دیا جب وہ اپنی تقریر
ختم کر چکا اسوقت رموز نے کہا کہ اے حریص جادو یہ جو کچھ تمنے بیان کیا بہت ٹھیک ہے اور
ہم کو یقین آگیا مگر یہ امر نہین یقین آتا ہے کہ تم کو تمام علم موسیقی آگئے ہین اور یہ صفت تم مین پیدا
ہوئی ہو کہ جام شراب سر پر بھر کر رکھو اور گت ناچو شراب نہ گرے جب تک ہم دیکھ نہ لین
حریص جادو نے کہا کہ مین خود عرض کرنے والا تھا اور مین خود یہ ہنر عطیہ خداوند آپ لوگونکو
دکھاتا آج تو میری طبیعت کسل مند ہے کچھ بخار کی سی حرارت معلوم ہوتی ہے ہان کل ضرور آپ
لوگ میرا امتحان کرین صرف اسوقت کچھ گانا سناتا ہون راوی بیان کرتا ہے خواجہ نے
کل کا جو وعدہ کیا تو صرف اس خیال سے کہ حریص کے مکانپر چلو اور جو کچھ اسکے گھر مین مال و
دولت ہو سب پر قبضہ کرلو اُسکے بعد پھر یہان عیاری کرو ایسا نہ ہو عیاری کھل جائے تو
خرابی ہو کیونکہ سحر و ساحری کا یہان بھی صرفہ ہے رموز نے کوئی بندوبست کیا ہو یہ دل مین
خیال کرکے دوسرے دن کا اقرار کیا تھا مگر یہ فکر کر رہے تھے کہ حریص کے مکانپر کیونکر
جاؤن کیونکہ اسکا مکان تو معلوم نہین ہے اگر کسی سے دریافت کرونگا تو لوگ یہ خیال کرینگے
لو اور سنو عجب بات ہے اپنا مکان بھول گئے یہ نئی واردات ہے یقین ہے کہ لوگ شک کرین
اور یہ راز ابھی افشا ہو جائے اس سے بہتر ہے کہ کوئی تدبیر کرو باتین کرتے جاتے تھے اور فکر
کرتے جاتے تھے فوراً خیال مین آگیا تو اپنے کو بیمار ڈال اور ایسا کہ تو اٹھ نہ سکے بس لوگ
تجھکو پہونچائینگے سواے اس تدبیر کے دوسری تدبیر اور کوئی نہین ہے حریص نقلی نے یہی امر
سوچکر کہا تھا کہ مجھکو بخار کی حرارت سی معلوم ہوتی ہے جب یہ حریص نے کہا کہ کل گانا سنا دونگا
شراب پلاؤنگا آج معاف فرمائیے اسوقت صرف کچھ گانا سناتا ہون یہ کہکر حریص نے

گانا شروع کیا ساز ملائے گئے یہ غزل شروع کی غزل

حسن انسان میں جب آیا تو حیا بھی آئی	ناز و انداز جب آیا تو ادا بھی آئی
شمع محفل میں جب آئی تو ہوا بھی آئی	روح قالب میں جب آئی تو قضا بھی آئی
یوں تو ہر روز لڑاتے تھے لب بام آنکھیں	آج پہلو میں جو آئے تو حیا بھی آئی
ہائے کس وقت میں ہوتی ہیں مرادیں حاصل	یار بالیں پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے آپ نے توڑا تو سہی	یہ تو فرمایئے کانوں میں صدا بھی آئی

یہ غزل حریص لقلی نے اس طور سے گائی کہ سب کو حیرت ہوئی ایک سکتہ کا عالم ہو گیا تمام دربار متحیر ہو کر رہ گیا ہر در و دیوار سے صدائے آفرین و تحسین آرہی تھی سب کا یہ عالم تھا کہ ایک محویت طاری تھی سناٹا ہو گیا بڑے عرصہ تک اہل دربار اپنے آپے میں نہ رہے بڑی دیر تک رنگ بندھا رہا جب وہ حالت برطرف ہوئی سب اپنے اپنے حواس میں آئے دیکھا کہ حریص سامنے بیٹھا ہوا جھوم رہا ہے اس طور سے کہ جیسے سر پر کوئی آتا ہے دونوں آنکھیں لال ہو رہی ہیں خون کی بوٹیاں معلوم ہوتی ہیں چہرہ سرخ ہو رہا ہے کچھ عجب رنگ ہے رموز و عنطاق نے جو یہ حال حریص کا دیکھا خیال کیا دل میں کہ معلوم ہوتا ہے گا یا جو ہے تو اپنے گانے سے خود محو ہو گیا ہے اسی سبب سے یہ حال ہے سب تعریفیں کرنے لگے ہر ایک اپنے مقام پر کہہ رہا ہے کہ واقعی خوب ہنر ہاتھ آیا یہ برکت ہے خداوند کے زیارت کی بڑا خوش نصیب ہے قبل اسکے ایک حرف بھی گانے کی قسم سے نہیں جانتا تھا کہ راگ کسے کہتے ہیں اور راگنی کس چیز کا نام ہے یا دفعتاً یہ کمال حاصل ہو گیا جو کچھ اسنے کہا سب سچ ہے بڑے عرصہ تک ہر ایک یہی کہے گیا اور حریص کو دیکھا کیا جب دیر ہوئی اور حریص کی حالت خراب ہونے لگی اسوقت رموز نے آواز دی کہ اے حریص اپنے آپ میں آؤ یہ کیا تمھاری حالت ہے لاکھ لاکھ پکارا مگر حریص کی وہ حالت برطرف نہ ہوئی بلکہ ترقی ہو گئی اب تو یہ ہوا کہ سر کے بال نوچنے لگا کپڑے پھاڑنے لگا سرسام کی سی نوبت ہو گئی اسوقت عنطاق نے رموز سے کہا کہ ذرا اسکی خبر تو لو کہ اسکو ہو کیا گیا ہے ابھی تو بہت اچھا تھا گاتے ہی یہ حالت ہو گئی رموز جادو خود اٹھکر حریص کے پاس آیا اب تو ہر ایک حریص کی عزت کرتا ہے اس خیال سے کہ اسنے خداوند کی زیارت کی ہے انکی خدمت سے مشرف ہوا ہے انھوں نے یہ کمال اسکو مرحمت فرمایا ہے

اسکی عزت وآبرو کرنا باعث افتخار و برکت ہی بس رموز نے برابر آکر جو ہاتھ پکڑا تو ہاتھ مین اسقدر گرمی محسوس ہوئی کہ یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ پڑ گیا فوراً ہٹا لیا دور سے لو نکل رہی تھی اس شدت سے بخار آگیا تھا اسی سبب سے سرسامی حالت ہوگئی تھی یہ واقعہ دیکھکر رموز نے عنطاق کی طرف دیکھ کر کہا کہ ہم کو اور آپکو یہ خیال تھا کہ حریص خود جھوگایا ہی اپنے گانے سے آپ محو ہوگیا ہی اس سبب سے جھوم رہا ہی حاصل مین یہ امر نہ تھا بلکہ اسکو بہت شدت سے بخار آگیا ہی اسکی شدت سے سرسامی حالت ہی یہ اپنے آپ مین نہین ہی سچ کہتا تھا کہ مجکو بخار کی حرارت معلوم ہوئی ہی ایک تو کسل راہ دوسرے یہان بیٹھا گایا کیا بخار شدت سے آگیا اب اسکو پالکی مین سوار کرکے اسکے گھر روانہ کرنا چاہیے عنطاق نے کہا کہ حکیم صاحب کو طلب کرکے یہین دکھادو تاکہ وہ نسخہ لکھدین اسکا استعمال کیا جائے رموز نے جواب دیا کہ جب یہ مکان پر جائے گا اسکے عزیز واقارب خود بندوبست کرلینگے ہم کو کیا ضرورت ہی کہ ہم حکیم کو طلب کرین نہ معلوم حکیم کیا نسخہ لکھین کیا نہ لکھین کچھ نقصان ہو تو اسکے عزیز بیکار کو الزام دین وہ جانین ور انکا کام ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ یہانتک بخار کی گرمی ہی مجھسے کھڑا نہین ہوا جاتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آگ روشن ہی عنطاق نے کہا کہ پھر جلدی روانہ کرو ایسا نہ ہو کہ ہلاک ہو جائے وہان جائے تو کچھ تدارک ہو یہ سنکے اسیوقت رموز نے پالکی طلب کرکے حریص نقلی کو اسمین بدقت تمام ڈالکر اسکے مکانپر روانہ کیا یہان اسکے ملازم و لڑکے بالے اسکا انتظار کررہے تھے کہ بابا جان نامہ لے کرگئے تھے تشریف لائین دربار مین ہین جب دربار برخاست ہوگا تو آئینگے سب انتظار کررہے تھے کسی نے کھانا نہ کھایا تھا کیونکہ حریص کے آنے کی خبر تمام شہر مین پھیل گئی تھی جب رموز نے حریص کو سوار کرکے اسکے مکان کیطرف روانہ کیا تھا تو ایک چوبدار بھی ہمراہ کردیا تھا اتفاق سے وہ چوبدار جو کہ ہمراہ گیا تھا سمک بلطاقی تھا کیونکہ گذارش کرچکا ہون کہ سمک چوبدار کی صورت بنے ہوئے کھڑے تھے دل مین کہہ رہے تھے کہ استاد نے کیا خوب رنگ جمایا ہی یہ ہمراہ پالکی کے چلے آتے ہین رموز نے چوبدار سے کہدیا تھا کہ تم پالکی پہنچا جب تک یہ اچھے نہ ہولین نہ آنا صرف کہہ جانا کہ کیا حالت ہی ہر روز کی خبر دونون وقت خیریت کہہ جانا بس وہ پالکی مکانپر حریص کے آئی لڑکے اسکے باہر کھڑے ہوئے انتظار کررہے تھے

راہ کی طرف نگاہ تھی کہ سامنے سے پالکی نظر آئی کہاروں نے دروازے پر لاکر رکھی لڑکوں نے پوچھا
کہ یہ پالکی کہاں سے آئی ہے چونکہ کہار واقف تھے کہ یہ دونوں لڑکے حریص کے ہیں انھوں نے
کہا کہ یہ آپ کے والد آئے ہیں ابھی جواب نامہ لیکر طلسم سے تشریف لائے چونکہ راہ کے تھکے ہوئے
تھے بہ سبب کسل راہ کے بخار آ گیا دربار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بخار کی شدت ہوئی بادشاہ نے
سوار کر کے بھیجدیا تاکہ آپ لوگ تدارک کریں اب جو انھوں نے پالکی میں دیکھا تو اپنے باپ کو
بخار کی شدت سے بیہوش پایا چوبدار نے اُن لڑکوں سے کہا کہ اب انکو اُتار کرا ندر لے جائیے جلد
تدارک فرمائیے بادشاہ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ صرف ہو وہ ہمارے خزانے سے منگالو ہم صرف کرینگے کیونکہ
ہمارے کام کو گئے تھے اس سبب سے انکو بخار آیا ہے اور مجکو حکم دیا ہے کہ جو وہ طلب کریں خزانے سے
اُنکو لاکر دیدینا اور مجکو مقرر کیا ہے کہ جب تک حریص اچھے نہ ہولیں تم وہیں مقیم رہنا صرف ہم کو
دونوں وقت خبر خیریت پہونچا دیا کرنا اُن لڑکوں نے کہا کہ ہم انکی عنایتوں کا کہانتک شکر یہ ادا
کریں اول تو سب کچھ خداوند کا دیا ہوا ہمارے پاس ہے ہاں اگر ضرورت ہوگی تو منگالینگے یہاں
جو کچھ ہے یہ بھی سب اُنھیں کا ہے اُنھیں کے یہاں سے والد نے پیدا کیا ہے خداوند انکو سلامت ہم
سب کے سر پر رکھے کہ وہ اپنے ملازموں کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتے ہیں یہ کہکر وہ قریب پالکی آئے
اب جو دیکھا تو اپنے باپ کو بخار کی شدت سے بیہوش پالکی میں پڑا ہوا پایا بدقت تمام دونوں
ملکر اور اُتار کر اندر مکان کے لائے اندر جو آئے سب نے جو یہ حالت دیکھی تو سب پریشان ہو گئے
دریافت کیا کہ یہ کیا حالت ہے اُنھوں نے کہا کہ پہلے پلنگ وغیرہ درست کرو ہم انکو لٹالیں
تو بیان کریں پلنگ وغیرہ درست کیا ایک بھائی تو لٹا کر باہر آیا کہاروں کو انعام وغیرہ دیکر
رخصت کیا چوبدار کے قیام کرنے کے لیے کمرہ خالی کرایا سب سامان کر دیا خدمتگار کو بہ تاکید
تمام حکم دیا کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہ ہونے پائے اور خود یہ سب بندوبست کر کے اندر آیا اب
کیسا کھانا اور کیسا پینا ایک تلاطم مچ گیا لینے کے دینے پڑ گئے اُدھر دوسرے نے سب حال زوجہ
حریص اور دیگر لوگوں سے بیان کیا کہ بخار شدت سے آ گیا ہے سرسامی حالت ہے جب بھائی
باہر سے سب بندوبست کر کے آیا تو اُس سے کہا کہ ای بھائی یا تو تم حکیم صاحب کے لینے کو
جاؤ میں یہاں ٹھہروں یا تم ٹھہرو میں جاؤں تاکہ حکیم صاحب آکر کچھ بندوبست کریں نسخہ

کھین دوا پلائی جائے یا جو وہ تدارک بتائیں وہ کیا جائے بخار شدت سے ہے ایسا بخار ہے کہ اگر
چنے ڈالدو تو وہ بریان ہو جائیں اُسنے جواب دیا کہ تم یہاں ٹھہرو میں ابھی حکیم صاحب کو لاتا ہوں
یہ کہکر فوراً کپڑے پہن کر حکیم صاحب کے مکان پر آیا اُنسے سب حال بیان کیا وہ ہمراہ آئے نبض
دیکھی کہا کہ کوئی مقام تردد نہیں نسخہ پینے کا لکھا پاشویہ تجویز کیا سر پر صندل و کیوڑے وغیرہ
کے پھاہے قلب پر لگانے کو بتائے کہا پنڈلیاں کس کر باندھو تلوے سہلاؤ یہ سب تدبیریں
بتا کر اپنے فیس لے کر حکیم صاحب تو اپنے مکان پر آگئے کہہ آئے تھے کہ اگر ان تدبیروں سے بخار کم
نہو تو مجھکو اطلاع دینا اور تدبیر کرونگا اول تو یہی تدارک کافی ہوگا اگر ہوشیار ہو کر پیاس کی
شکایت کریں تو عرق گاؤزبان و بیدسادہ و نیلوفر و بیدمشک و کیوڑہ دینا مگر تھوڑا تھوڑا جب
حکیم صاحب یہ تدبیریں بتا کر چلے گئے نسخہ بنا ہو کر آیا پاشویہ جوش دیا جانے لگا پنڈلیاں کس کر
باندھی گئیں تلوے سہلائے جانے لگے کھاری نمک اور خاکسی ملی جانے لگی یہاں تک کہ
پاشویہ تیار ہو کر آیا پاشویہ کیا گیا سارا گھر تلے اوپر ہو گیا چند عزیز قریب یہ خبر پا کر آئے قریب
سہ پہر حریص جادو نے آنکھ کھولی و سرسامی حالت برطرف ہوئی بخار ابھی تک اُسی شدت
سے ہے آنکھ جو کھولی تو اپنے گرد زن و مرد کا مجمع پایا اب حیران ہوئے کہ کسکو پکاروں نام تک
سے تو آگاہ نہیں ہوں نہ معلوم یہ مرد کون ہیں اُسکے اور عورت کون ہیں خواجہ یہ خیال دل میں
پڑے ہوئے کر رہے تھے اور پریشان تھے کہ حریص کے چھوٹے لڑکے نے جو یہ دیکھا کہ آنکھ کھولی
ہے حیران حیران ہر طرف والد دیکھ رہے ہیں قریب تو بیٹھا تھا کہا کہ کیوں بابا جان مزاج کیسا
ہے حریص نقلی نے کچھ جواب تو نہ دیا مگر اشارہ کیا اسکی سمجھ میں نہ آیا اسنے پوچھا پھر اشارہ
کیا جب سمجھ میں نہ آیا تو اسنے اپنے بڑے بھائی کو پکارا اور کہا کہ بھائی ادھر آؤ والد نے آنکھ
کھولی ہے کچھ اشارہ سے کہتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا ہے یہ سُنکے وہ دوڑ کر آیا اب خواجہ نے
اُسکو بھی دیکھا اور پہچانا کہ یہ دونوں لڑکے ہیں حریص کے ایک بڑا ہے اور وہ جو یہاں بیٹھا ہوا
تھا چھوٹا ہے اُسنے بھی آکر پوچھا کہ کیوں ابا جان مزاج کیسا ہے اس سے بھی اشارہ کیا اسکی بھی
سمجھ میں نہ آیا اب اسنے ماں کو پکارا وہ بھی آئی خلاصہ یہ کہ جسقدر عزیز اُسوقت وہاں
موجود تھے سب قریب آئے خواجہ نے پہچان لیا کہ یہ حریص کی جورو ہے یہ لڑکے ہیں یہ بھائی

ہے یہ بھاوج ہے یہ بھتیجا ہے یہ بھانجہ ہے یہ بہن یہ نوکر چاکر ہیں مغلانی پیش خدمت یہ ماما ہے جب بخوبی سبکی پہچان اور شناخت ہوگئی ہر ایک کے نام سے بھی آگاہ ہوگئے مگر اسی طور سے خاموش پڑے ہوئے ہیں سب کچھ سن رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں بخار کی وہی حالت ہے مگر سرسام کی جو کیفیت تھی وہ برطرف ہوگئی ہے پڑے پڑے تمام گھر کے اسباب کو جانچ لیا یہ بھی معلوم کر لیا کہ فلاں کوٹھری اور فلاں مقام پر مال و دولت رکھا ہوا ہے کپڑا لتا گہنا پاتا بھی جب سب کچھ خیال کر لیا پھر اشارہ کیا کوئی نہ سمجھا کہ اتنے میں بڑا لڑکا حریص نکا دوا بنا کر لایا کئی آدمیوں نے بغلوں میں ہاتھ دے کر اٹھا کر بٹھایا دوا پلائی پھر لٹا دیا خلاصہ یہ کہ خواجہ کئی دن تک پڑے رہے اور خوب خدمت لیا کیے یہانتک کہ وہ بخار بالکل دفع ہوگیا جو جو مہمان آئے تھے سب رخصت ہو کر گئے اس چوبدار کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دونوں وقت جاکر رموز و عنطاق سے کیفیت کہہ آتا تھا اس دو چار دن کے عرصہ میں سب سے واقف بھی ہوگئے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جواہرات فلاں مقام پر ہے اسقدر نقد روپیہ ہے اب اٹھنے لگے اپنے پاؤں سے پیشاب وغیرہ کو جانے لگے ذرا باہر بھی آتے ہیں جب سب مہمان چلے گئے اب انھیں طاقت بھی آگئی لڑکوں سے کہا کہ کل ہم دربار میں بادشاہ کے جائینگے کیونکہ ہم نے کئی دن سے نہ بادشاہ کو دیکھا نہ رموز جادو کو انکی عنایتوں کا شکریہ کہانتک ادا کریں کہ جسدن میں بیمار ہو کر آیا اسدن سے ایک چوبدار مقرر کر دیا کہ وہ خبر پہونچایا کرے پھر جب میں اس قابل ہوں اٹھنے بیٹھنے لگوں تو کیوں نہ جاؤں انھوں نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہے ہم منع بھی نہیں کر سکتے مگر اسقدر ضرور عرض کرینگے کہ ابھی آپ میں اسقدر قوت نہیں آئی ہے کہ آپ گھڑی دو گھڑی ایک لحظہ بیٹھ سکیں ایسا نہ ہو کہ پھر مرض عود کر آئے جواب دیا کہ نہیں مجھ میں بخوبی طاقت آگئی ہے تم خوف نہ کرو انھوں نے جواب دیا کہ بہت خوب آپکو اختیار ہے یہ کہکر خاموش ہو رہے اور اپنے اپنے مقام پر چلے آئے حریص نقلی نے درباری کپڑے درست کرائے سواری کا حکم دیا کہ کل صبح کو پالکی حاضر کی جائے یہ بندوبست کر کے خاموش ہو کر بیٹھ رہے یہانتک کہ رات ہوگئی سب کھا پی کر سو رہے خواجہ اپنے پلنگ پر پڑے پڑے جاگا کیے براے احتیاط کچھ بیہوشی بھی ایسی خفیف اڑائی کہ

لکھیں دوا پلائی جائے یا جو وہ تدارک بتائیں وہ کیا جائے بخار شدت سے ہے ایسا بخار ہے کہ اگر
چنے ڈالدو تو وہ بریان ہو جائیں اُسنے جواب دیا کہ تم یہان ٹھہرو مین ابھی حکیم صاحب کو لاتا ہون
یہ کہکر فوراً کپڑے پہن کر حکیم صاحب کے مکانپر آیا اُنسے سب حال بیان کیا وہ ہمراہ آئے نبض
دیکھی کہا کہ کوئی مقام تردد نہین نسخہ پینے کا لکھا پاشویہ تجویز کیا سر پر صندل و کیوڑے وغیرہ
کے پھاہے قلب پر لگانے کو بتائے کہا پنڈلیان کس کر باندھو تلوے سہلاؤ یہ سب تدبیرین
بتا کر اپنے فیس لے کر حکیم صاحب تو اپنے مکانپر آگئے کہہ آئے تھے کہ اگر ان تدبیرون سے بخار کم
نہو تو مجھکو اطلاع دینا اور تدبیر کرونگا اول تو یہی تدارک کافی ہوگا اگر ہوشیار ہوکر پیاس کی
شکایت کرین تو عرق گاؤزبان و بید سادہ و نیلوفر و بید مشک و کیوڑہ دینا مگر تھوڑا تھوڑا جب
حکیم صاحب یہ تدبیرین بتا کر چلے گئے نسخہ بندھ کر آیا پاشویہ جوش دیا جانے لگا پنڈلیان کس کر
باندھی گئین تلوے سہلائے جانے لگے کھاری نمک اور خاکسی ملی جانے لگی یہان تک کہ
پاشویہ تیار ہو کر آیا پاشویہ کیا گیا سارا گھر تلے اوپر ہو گیا چند عزیز قریب یہ خبر پاکر آئے قریب
سہ پہر حریص جادو نے آنکھ کھولی و سراسیمی حالت برطرف ہوئی بخار ابھی تک اُسی شدت
سے ہے آنکھ جو کھولی تو اپنے گرد زن و مرد کا مجمع پایا اب حیران ہوئے کہ کسکو پکارون نام تک
سے تو آگاہ نہین ہون نہ معلوم یہ مرد کون ہین اُسکے اور عورت کون ہین خواجہ یہ خیال دل مین
پڑے ہوئے کر رہے تھے اور پریشان تھے کہ حریص کے چھوٹے لڑکے نے جو یہ دیکھا کہ آنکھ کھولی
ہے حیران حیران ہر طرف والد دیکھ رہے ہین قریب تو بیٹھا تھا کہا کہ کیون باباجان مزاج کیسا
ہے حریص نقلی نے کچھ جواب تو نہ دیا مگر اشارہ کیا اسکی سمجھ مین نہ آیا اسنے پوچھا پھر اشارہ
کیا جب سمجھ مین نہ آیا تو اسنے اپنے بڑے بھائی کو پکارا اور کہا کہ بھائی ادھر آؤ والد نے آنکھ
کھولی ہے کچھ اشارہ سے کہتے ہین میری سمجھ مین نہین آتا ہے یہ سُنکے وہ دوڑ کر آیا اب خواجہ نے
اُسکو بھی دیکھا اور پہچانا کہ یہ دونون لڑکے ہین حریص کے ایک بڑا ہے اور وہ جو یہان بیٹھا ہوا
تھا چھوٹا ہے اُسنے بھی آکر پوچھا کہ کیون اباجان مزاج کیسا ہے اس سے بھی اشارہ کیا اسکی بھی
سمجھ مین نہ آیا اب اسنے مان کو پکارا وہ بھی آئی خلاصہ یہ کہ جسقدر عزیز اُسوقت وہان
موجود تھے سب قریب آئے خواجہ نے پہچان لیا کہ یہ حریص کی جورو ہے یہ لڑکے ہین یہ بھائی

ہے یہ بھاوج ہے یہ بھتیجا ہے یہ بھانجہ ہے یہ بہن یہ نوکر چاکر ہین مغلانی پیش خدمت یہ ماما ہے جب
بخوبی سبکی پہچان اور شناخت ہوگئی ہر ایک کے نام سے بھی آگاہ ہو گئے مگر اُسی طور سے خاموش
پڑے ہوئے ہین سب کچھ سُن رہے ہین اور دیکھ رہے ہین بخار کی وہی حالت ہے مگر سرسام
کی جو کیفیت تھی وہ برطرف ہوگئی ہے بڑے بڑے تمام گھر کے اسباب کو جانچ لیا یہ بھی معلوم
کرلیا کہ فلان کوٹھری اور فلان مقام پر مال و دولت رکھا ہوا ہے کپڑا لتا گہنا پاتا بھی جب
سب کچھ خیال کرلیا پھر اشارہ کیا کوئی نہ سمجھا کہ اتنے مین بڑا لڑکا حریص کا دوا بنا کر لایا
کئی آدمیون نے بغلون مین ہاتھ دے کر اُٹھا کر بٹھایا دوا پلائی پھر لٹا دیا خلاصہ یہ کہ خواجہ
کئی دن تک پڑے رہے اور خوب خدمت لیا کیے یہانتک کہ وہ بخار بالکل دفع ہوگیا جو
جو مہمان آئے تھے سب رخصت ہو کر گئے اُس چوبدار کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دونون وقت جا کر
رموز و عنطاق سے کیفیت کہہ آتا تھا اس دو چار دن کے عرصہ مین سب سے واقف
بھی ہوگئے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جواہرات فلان مقام پر ہے اسقدر نقد روپیہ ہے اب اُٹھنے
لگے اپنے پاؤن سے پیشاب وغیرہ کو جانے لگے ذرا باہر بھی آتے ہین جب سب مہمان چلے
گئے اب انکین طاقت بھی آگئی لڑکونسے کہا کہ کل ہم دربار مین بادشاہ کے جائینگے کیونکہ ہم نے
کئی دن سے نہ بادشاہ کو دیکھا نہ رموز جادو کو اُنکی عنایتونکا شکریہ کہانتک ادا کرین کہ
جسدن مین بیمار ہو کر آیا اُسیدن سے ایک چوبدار مقرر کر دیا کہ وہ خبر پہونچایا کرے پھر جب
مین اس قابل ہون اُٹھنے بیٹھنے لگون تو کیون نہ جاؤن اُنھون نے جواب دیا کہ آپکو اختیار
ہے ہم منع بھی نہین کر سکتے مگر اسقدر ضرور عرض کرینگے کہ ابھی آپ مین اسقدر قوت نہین
آئی ہے کہ آپ گھڑی دو گھڑی ایک لحظہ بیٹھ سکین ایسا نہ ہو کہ پھر مرض عود کر آئے جواب دیا
کہ نہین مجھ مین بخوبی طاقت آگئی ہے تم خوف نہ کرو اُنھون نے جواب دیا کہ بہت خوب
آپکو اختیار ہے یہ کہکر خاموش ہو رہے اور اپنے اپنے مقام پر چلے آئے حریص نقلی نے
درباری کپڑے درست کرائے سواری کا حکم دیا کہ کل صبح کو پالکی حاضر کی جائے یہ بندوبست
کرکے خاموش ہو کر بیٹھ رہے یہان تک کہ رات ہوگئی سب کھانا کھا کر سو رہے خواجہ اپنے
پلنگ پر پڑے پڑے جاگا کیے براے احتیاط کچھ بیہوشی بھی ایسی خفیف اُڑائی کہ

جسکے سبب سے تمام گھر کا گھر بیہوش ہو گیا مگر اسطور سے کہ صبح ہوتے ہوتے سب کو خود بخود ہوش آ جائے جب خواجہ کو یقین ہو گیا کہ سب بیہوش ہو گئے خواجہ اُٹھے جو اسباب اوپر پڑا ہوا اٹھاؤ ہر وقت کے مصرف مین رہتا تھا اُسکو تو نہ لیا باقی تمام صندوقونکو کھولکر تمام روپیہ اشرفی جو اہر زر و زیور پارچہ وغیرہ ظروف نقرئی و طلائی جو کچھ با یہ بساط حریص کا تھا اُسنے اپنی عمر گنوا کر جمع کیا تھا سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا صندوقون مین کنکر پتھر پرانی جوتیان بھٹی ہوئی بھردین تاکہ بھاری معلوم ہون اُسی طور سے قفل لگا کر سبکو بند کر دیا اپنے پلنگ پر آ کر لیٹ رہے یہ سوچ لیا کہ اب جو یہانسے صبح کو جائینگے تو پھر نہین آئینگے ای خواجہ یہ مال و اسباب جو کہ باہر پڑا ہوا ہے رہا جاتا ہے اسکو کیونکر لون اگر لیتا ہون تو راز افشا ہوتا ہے بنا بنایا کام بگڑتا ہے نہین لیتا ہون تو دل نہین مانتا ہے کیا کرون آخر کو یہی رائے دل نے دی کہ نہ لو اس سے زیادہ اور کسی مقام پر مل جائے گا بس خواجہ نے صبر کیا اُس مال کو اسپر بھی قریب چار پانچ لاکھ کے سب نقد و جنس خواجہ نے پائی پلنگ پر لیٹ کر سوچنے لگے کہ کل کیا عیاری کرون یہانتک تو پہونچ گیا تین سو ساٹھ نکر دست بستہ حاضر ہوئے ایک کو تجویز کیا کہ ساقی گری کر کے سب کو بیہوش کرو یہ تو تم ظاہر کر چکے ہو کہ مجھ مین خداوند نے یہ کمال پیدا کیا ہے کہ مین شراب سر سے پلاتا ہون بس اُسی شراب مین بیہوشی ملا کر بیہوش کرو جب سب اہل دربار بیہوش ہو جائین سماک تو وہان موجود ہے رموز و عنطاق کو نذر زنبیل کرو اور خود عنطاق بنو اور سماک کو رموز بناؤ تخت پر بیٹھ کر سبکو ہوشیار کرو اور قیدیونکو طلب کر کے سبکو رہا کرو آہو چشم رہا ہو کر ساحرونسے سمجھ لینگی علمشاہ وغیرہ سردارون و پہلوانون سے تم عنطاق و رموز کو بھی زنبیل سے نکالکر ہوشیار کر لینا اور خود پوشیدہ ہو جانا بس اسی تدبیر اور طریقہ سے یہ ملک اسلام آباد ہوگا رموز کو آہو چشم ایک چشم زدن مین قتل کروا دینگی رموز قتل ہوا پھر عنطاق مقابلہ نہ کرے گا اطاعت کرے گا خواجہ پلنگ پر پڑے ہوئے یہی سوچا کیے کہ صبح ہو گئی سب اُٹھے اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے اُدھر عنطاق نے دربار آراستہ کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار کا ڈنکا ہوا یہانسے میان حرمدہ بھی سوار ہو کر طرف دربار کے خوشی خوشی چلے وہ چوبدار بھی ہمراہ تھا کہ انکی بھی

بھی پالکی وہان پہونچی یہ اُترکر دربار مین آئے رموز و عنطاق کو مجرا کیا وہ دونون دیکھکر خوش
ہوگئے حریص جادو سے دریافت کیا کہ بتاؤ تمھارا مزاج کیسا ہی اب تو بخار نہین آتا ہی ضعف
کا کیا حال ہی حریص کرسی پر سامنے بیٹھا ہوا ہی عرض کیا کہ آپ کی عنایت و فضل خداوند سے
بخار نہین آتا ہی نہ ضعف کی شکایت ہی نہ کسی اور مرض کی اب تو بخوبی اچھا ہون غذا بھی بخوبی
ہوتی ہی بہت سخت یہ علالت اُٹھائی رموز نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو اُسدن تمھاری
حالت تھی مجکو تو یقین زندگی کا نہ تھا خداوند نے اپنا فضل کیا حریص نے جواب دیا کہ یہ
امر نہین ہی آپ اطمینان رکھین خداوند میری عمر زیادہ کر چکے ہین مجکو مرنے سے بیخوف کر دیا
ہی اس سے تو مجھو اطمینان ہی کہ مین مرونگا نہین رموز نے کہا کہ خیر اسوقت وہ خوشی ہوئی
ہی کہ کبھی ایسی خوشی نہین ہوئی تھی اب یہ بتاؤ کہ کب تید لیکر خدا پرستونکی شنکال کیخدمت
مین جاؤ گے حریص نے کہا کہ دو ایک روز اور ٹھہر جایئے تاکہ جو کچھ کسر باقی ہو وہ بھی جاتی
رہے رموز نے کہا کہ اچھا جب سب اہل دربار جمع ہوگئے دربار آراستہ ہوگیا اُسوقت
حریص نے عنطاق و رموز کی طرف دیکھکر کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ آج اس خوشی مین اپنا
گانا آپ کو سناؤن اور وہ کمال دکھاؤن جو کہ خداوند نے مجکو مرحمت فرمائے ہین اسی خوشی
مین آپ سب صاحبون کو شراب بھی پلاؤن اور خود بھی پیون کیونکہ جسدن سے بیمار ہوا ہون
ایک قطرہ بھی نہین پیا ہی اسوقت بہت جی چاہتا ہی آپ کی بدولت مین بھی پی لونگا
رموز و عنطاق نے جواب دیا کہ ابھی تم علالت سے اُٹھے ہو تم مین اسقدر طاقت کہان
ہوگی کہ گاؤ اور شراب پلاؤ کیونکہ یہ کام طاقت کا ہی ایسا نہو کہ بہ سبب محنت و
مشقت کے پھر علیل ہو جاؤ تو خرابی ہو حریص نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجھ مین بخوبی
طاقت آگئی اور میرا اسوقت جی بھی چاہتا ہی جب یہ کہا تو عنطاق و رموز نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی یہ سُننا تھا کہ حریص نے عرض کیا کہ حکم فرمایئے کہ سازندے ساز لیکر حاضر ہون
عنطاق نے حکم دیا سازندے سامنے آکر ساز ملانے لگے جب ساز مل چکے اُسوقت
حریص نے عرض کیا کہ ایک امر کا اور امیدوار ہون وہ بھی پورا فرمایئے عنطاق نے
کہا کہ بیان کرو کہا کہ یہ اجازت فرمایئے کہ [illegible] مین جاکر اپنے طریقہ سے اسباب

کی کشتیان لگا کر لاؤن جسطور سے مجکو تعلیم کیا گیا ہی عنطاق نے جواب دیا کہ تم کو اجازت کی کیا ضرورت ہی تم کو کوئی منع نہین کرتا ہی جہان تمھارا جی چاہے جاؤ جسطرح تمھارا جی چاہے کشتیان تیار کر کے لاؤ بس یہ حکم پا کر حریص نقلی میخانہ مین آئے شراب کی خم الٹ پلٹ کرنے شروع کی چالاکی کر کے نمک سرکاری بخوبی ملایا وہ بیہوشی ملائی جو کہ قاتل تھی کہ اگر ایک قطرہ حلق سے اتر جائے تو فوراً انسان بیہوش ہو جائے بس الٹ پلٹ کر کے اور نمک سرکاری ملانے کے بعد لوٹون و صراحیون مین شراب بھری انکے منھ لال شالباف سے باندھے انپر لچکا لپیٹا گئی سو کشتیان بڑے سامان سے درست کر کے انپر توڑے پوش کارچوبی ڈالکر مزدورونکے سر و نپر لے کر آگے آگے روشن چوکی بجتی ہوئی اس سامان سے شراب کو شراب خانہ سے لیکر حریص جادو چلا اور دربار مین آیا جس نے یہ سامان اور طریقہ دیکھا ہر ایک تعریف کرنے لگا کہ ہم نے آجتک اس سلیقہ سے اور سامان سے شراب جاتی ہوئی نہین دیکھی یہانتک کہ داخل دربار ہوا مع کل کشتیون کے اہل دربار نے جو یہ سامان اور طریقہ و سلیقہ دیکھا ہر ایک دنگ ہو گیا اور تعریف کرنے لگا خصوصاً رموز و عنطاق تو بہت خوش ہوئے اور حریص نے آکر سلام کیا ان دونون کل اہل دربار نے تعریف کی حریص نے ہر ایک کو سلام کیا جب مجرے وغیرہ سے فرصت ملی کشتیان سامنے عنطاق کے رکھ کر اور توڑے پوش اٹھا کر کہا کہ ملاحظہ ہو شاہون کے پینے کی شراب کی کشتیان اسطور سے لانا چاہیے عنطاق اور رموز و اہل دربار نے دیکھا کہ کسی کشتی مین سرخ رنگ کی شراب ہی اسکی صراحیون و کنٹرون و بوتلون کے منھ سبز گرنٹ سے بندھے ہوئے ہین جس مین سبز رنگ کی شراب ہی لال گرنٹ سے منھ بندھے ہوئے ہین اسیطور سے خیال کرنا چاہیے جس رنگ کی شراب ہی اسکے مخالف رنگ گرنٹ سے منھ بندھے ہوئے ہین انپر لچکا بندھا ہوا ہی بعض بوتلون کے منھ شالباف سے بندھے ہوئے ہین اسپر رنگ برنگ کے توڑے پوش پڑے ہوئے تھے اور رنگ برنگ کے گیلاس بلوری و جام بلوری رکھے ہوئے تھے انپر طلائی کام کیا ہوا تھا یہ رنگ دیکھ کر عنطاق وغیرہ نے بہت تعریف کی حریص نے جھک کر تسلیم کی اب

حریص نے عرض کیا کہ آپ لوگ متوجہ ہون مین اپنا گانا سناتا ہون سب متوجہ ہوئے اب حریص نے ساز نوازونکو حکم دیا انھون نے سازکو چھیڑا حریص نے گانا شروع کیا کس کس غضب کی تان لی ہے کہ روح تان سین خان کو شرمندہ کردیا زہرہ فلک کو رشک ہوا مشتری چرخ نے مارے حسد کے اپنا منھ چھپالیا فلک ششم پر جا کر قیام کیا چرند وپرند آ آ کر گرد جمع ہوگئے حریص نے یہ غزل گانا شروع کی

غزل

کیون چشم زار ہر طرف در پر لگی ہوئی	لو کس کی ہر تبادل مضطر لگی ہوئی
لا تو قتل نامہ مرا مین بھی دیکھ لون	کس کس کی مہر ہے سر محضر لگی ہوئی
الفت کا یہ مزا ہے کہ دونون ہون بیقرار	دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

دیگر

بنگر مدام کیفیت لالہ زار دل	خوب است سبز باغ ہمیشہ بہار دل
ای ساکن خیال پری وش بیا بیا	اینست رشک ملک سلیمان دیار دل
تعریف غیر از لب جان بخش تازہ است	چندین سخن مگو کہ بود ناگوار دل
گرد ملال ورنجش خود را دہد بباد	خیزد چنان ز روی کدورت غبار دل
ساقی بدخت رزکہ درین گلشن جنان	مستانہ وار آمدہ فصل بہار دل
یکتا برب کعبہ چہ گویم جز این سخن	کم نیست ہم ز عرش معلی وقار دل

یہ فارسی کی جو غزل گائی انجمن داؤدی تمام محفل کو محو کردیا ہر ایک کی چشم سے اشک حسرت جاری ہوئے عالم سکوت طاری ہوا ہر ایک مستانہ وار جھوم رہا تھا جو کہ مخمور و عاشق مزاج تھے انکا تو عجب عالم تھا کہ آنکھون کے سامنے یار جانی پھر رہی تھی جو مجنون و دیوانے تھے انکا یہ جی چاہتا تھا کہ گریبان چاک کرکے صحرا کی طرف چلے جائین خاک اڑائین یہ حالت تھی کوئی آہ کر رہا تھا کوئی واہ کسی کے لب پر تھا کہ او ظالم مار ڈالا کیا غضب کی تان لگائی کہ روح بے چین ہوگئی جب حریص نے یہ رنگ محفل کا دیکھا گانا موقوف کیا بڑے عرصہ تک سمان بندھا رہا تھوڑی دیر کے بعد برطرف ہوئے اس حالت کے اب سبکو ہوش آیا اپنے آپ مین سب آئے ہر ایک نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہے کہ

اس عالم بیخودی مین جو جسکے پاس از قسم جواہر سے تھا سب اُتار اُتار کر سامنے حریص کے پھینکدیا تھا عنطاق ور موز نے تو بہت کچھ پھینکا تھا وہ سب سامنے پڑا ہوا تھا جب ہوش آیا عنطاق ور موز نے بہت کچھ انعام مین دیا اور کہا کہ واقعی یہ گانا ہم نے آج تک نہین سُنا تھا جو آج سُنا اب کوئی نہین گا سکتا ہی ہان کچھ اور گاؤ حریص نے جواب دیا کہ بہت خوب اور گانا شروع کیا گاتے گاتے اُٹھ کھڑا ہوا گست ناچنے لگا خوب خوب گست ناچی ایسے ایسے توڑے لیے کہ زہرہ فلک ور قاصہ فلک کا دل توڑ دیا گست ناچکر اہل محفل کی بڑی گست کی اُسی ناچنے مین ایک مرتبہ توڑا لے کر کشتی کے برابر پہونچا صراحی اُٹھائی جام لیا ناچتا جاتا ہی اور جام لبریز کرتا جاتا ہی صفت یہ ہی کہ کبھی ایک گھنگرو بجا کبھی دو کبھی کوئی نہ بولا بس جام کو سر پر رکھکر اور توڑے لیتا ہوا ٹھوکرین لگاتا ہوا گست ناچتا ہوا سامنے رموز جادو کے آیا اور سر جھکا کر کہا کہ ایسے سردار کو سر سے شراب پلانا چاہیے راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے رموز کو کیون جام دیا عنطاق کو کیون نہ دیا اسکا کیا سبب تھا کیونکہ عنطاق تو بادشاہ ہی جواب اسکا یہ ہی اول تو یہ رموز کا ملازم تھا خواجہ دریافت کر چکے تھے دوسرے خواجہ نے یہ خیال کیا کہ پہلے رموز کو شراب پلا کر بیہوش کر لون پھر عنطاق وغیرہ کو شراب دون ایسا نہ ہو کہ عنطاق وغیرہ شراب پیکر بیہوش ہو جائین اور رموز پر یہ امر کھل جائے تو خرابی ہو کیونکہ یہ ساحر ہی اسکا بیہوش ہونا پہلے اچھا ہی بس اسی باعث سے پہلے رموز نے جام شراب ہاتھ مین لے کر بہت تعریف کی حریص کھڑے ہو کر گست ناچنے لگا جب ناچ چکا تو تھم گیا اس خیال سے کہ دیکھون یہ شراب پیتا ہی یا نہین اُدھر رموز جادو نے جام ہاتھ مین لے کر پہلے شراب کو بغور دیکھا اُسکے بعد جام شراب کو اپنے لبونکے قریب لایا کہ پی لون جام کا قریب مُنھ کے آنا تھا کہ تمام شراب شعلہ بنکر جام سے نکل گئی جام فوراً ٹوٹ گیا اس آفتاب جمال نے جام مین رہنا پسند نہ کیا آفتاب بنکر آسمان کی راہ لی اودھر شراب شعلہ بنکر اُڑی رموز حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ شراب کیون آفتاب بنکر بالائے آسمان گئی کیا شراب مین بیہوشی ملی ہوئی تھی اگر بیہوشی ملی تھی تو کس نے ملائی تھی حریص پر یہ گمان کرنا نہایت

یہ جو رموز یہ خیال کر رہا تھا کہ یکایک زمین شق ہوئی اور وہ پتلی پیدا ہوئی کہ جو رموز نے اپنی حفاظت کے لیے مقرر کی تھی اُدھر بالا سے ہوا سے صدا آئی کہ اے رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ یہ حریص جادو تمھارا ملازم نہیں ہے خواجہ عمرو ہے حریص کو اسنے پکڑ لیا ہے اسکے پاس زنبیل میں قید ہے اسنے شراب میں بیہوشی ملائی تھی وہ بیہوشی اگر تم پی جاتے تو ابھی پھڑک کر تمام ہو جاتے اور جو کچھ اسنے تم سے کہا وہ سب جھوٹ ہے اور وہ جواب بھی خواجہ نے اپنی طرف سے لکھا ہے یہ سرداروں کے رہا کرنے کو آیا ہے اسنے عیاری کرکے افغانہ جادو وغیرہ کو قتل کیا اور جہانگیر وغیرہ کو قید شندکال سے طلسم میں جا کر رہا کر لیا وہ بھی اسکے پاس ہیں جلد اسکو پکڑلو شراب اسی سبب سے شعلہ بنکر اڑی تم نے بڑی چالاکی کی تھی کہ اپنا بندوبست کر لیا تھا ادھر تو یہ صدا آئی یہ صدا اس شراب سے پیدا ہوئی اُدھر اُس پتلی نے نکل کر یہی کلمہ کہے خواجہ نے جو شراب کا شعلہ بنکر اڑتے دیکھا قصد کیا تھا کہ گلیم اوڑھکر غائب ہو جاویں کہ وہ صدا آئی اور پتلی نے رموز کو ہوشیار کیا جب تک خواجہ گلیم اوڑھیں اوڑھیں رموز نے یہ سنتے کے ساتھ ہی ایسا سحر کیا کہ خواجہ کے ہاتھ پاؤں جکڑے رہ گئے اُدھر رموز نے گیر کی صدا دی زمین نے پاؤں خواجہ کے پکڑ لیے اب خواجہ مجبور ہو گئے کچھ انکا فریب نہ چلا اسکا سحر ہو گیا ناچار ہو کر رہ گئے اب کریں تو کیا کریں نہ پاؤں میں حرکت ہے کہ بھاگیں نہ ہاتھ قابو میں ہیں کہ گلیم اوڑھ لیں مجبور و ناچار ہو کر رموز کی طرف دیکھ رہے ہیں اُدھر رموز نے سحر کرکے خواجہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ تو کون ہے بیان کر سچ سچ خواجہ نے کہا کہ میں وہی حریص آپ کا ملازم جو کہ نامہ لے کر گیا تھا آپ نے بیکار سحر کرکے مجھکو بے حس و حرکت کر دیا آپ کے سحر نے دھوکا کھایا رموز نے کہا کہ تو کیوں جھوٹ بولتا ہے تو عمرو عیار ہے او ساربان زادے حرامزادے تو یہاں کیونکر آیا تو نے تو غضب کیا تھا کہ بیہوش کرکے قتل کرنا چاہا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جا سکتا ہے میں تو تیری تلاش میں مدت سے تھا اور مجھکو یقین تھا کہ تو ضرور آئے گا میں نے یہ بندوبست اور یہ طریقہ کیا تھا کہ جب کوئی میرے اوپر آکر حربہ کرے تو مجھکو خبر کر دے چنانچہ میرے بندوبست کا نتیجہ نکلا کہ تو نے جو شرا

ہین بیہوشی ملا کر مجکو دی شراب شعلہ بنکر اڑ گئی اور مجکو تیرے حال سے آگاہ کر دیا یہ جو رموز نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس امر سے بالکل آگاہ نہین ہون کہ کیسا عمرو عیار اور کیسا ساربان زادہ مین تو آپ کا خادم حریص جادو ہون رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے جائے گا تو حریص جادو ہے ابھی تیرا حال کھلا جاتا ہے دیکھ سچ سچ کہدے خواجہ نے جوابدیا کہ مین نے تو سچ سچ عرض کیا یون جو آپ کا جی چاہے فرمائیے رموز نے کہا کہ اسوقت تو آپ بڑے سیدھے بیٹھے ہوئے ہین مجکو تمقرے دے رہے ہین اب زندہ بھی بچوگے یہ کہکر سحر جو کیا تو تمام رنگ و روغن عیاری اڑ گیا اصلی صورت خواجہ کی ظاہر ہوئی رموز نے کہا کہ تو کون ہے خواجہ نے کہا وہی حریص جادو آپ کا ملازم رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے جاتا ہے ذرا آئینہ کی طرف تو دیکھ کہ تیری کیا حالت ہے یہ سنکے خواجہ نے جو آئینہ کیطرف دیکھا اپنی اصلی صورت پائی رنگ و روغن عیاری اڑا ہوا پایا اب خواجہ کا رنگ اور زرد ہو گیا چہرہ پر مردنی چھا گئی حواس جاتے رہے موت کا یقین ہو گیا مگر خداوند کریم کی طرف دلکو رجوع کرکے کہا کہ اے کریم میرے تیرے تو کوہ سرانداپ پر اقرار ہو چکا ہے کہ جب تک تم خود اپنے منھ سے تین مرتبہ موت کو نہ طلب کروگے اسوقت تک موت نہ آئے گی اے کریم مین نے تو اس بری شے کا نام تک نہین لیا بلکہ خیال بھی نہین کیا نام تو لینا کیسا بری چیز کا خیال تک نہین لایا اپنے دل مین اور پھر اسی بری چیز کا سامنا ہوتا ہے تو صادق الوعدہ ہے تو مجھ سے اقرار کر چکا ہے کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ خود نہ طلب کرے گا اس وقت تک تیری موت تیرے پاس نہ آئے گی یہ کیونکر عرض کرون کہ تو اپنے وعدہ کو بھول گیا یا اپنے اقرار سے پھر گیا اگر ایسا خیال بھی کرون تو سراسر خطاوار و گنہگار ہون تو میرے اوپر رحم کر اور جو قصور یا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہو اسکو بحل فرما تو رحیم ہے کریم ہے خطاپوش ہے تیرا ہی نام غفار و قہار و جبار ہے تو ستار ہے تو بلاشک بلاشبہ امرزگار ہے تیرے ہی شان ہین شاعر نے یہ دو شعر نظم کیے ہین شعر

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمنان نظر داری

ہین تیری طرف اپنے دلکو رجوع کرکے تجھسے فضل و کرم کی امید رکھتا ہون تو ہی ہر آفت و بلا سے بچانے والا ہی اور تو ہی نجات دینے والا ہی تیری ہی طرف سبکی بازگشت ہی مگر ابھی میرا دل نعمات دنیا سے نہین سیر ہوا ہی نہ میرا دل اس امر کو گوارا کرتا ہی کہ دنیا پر سے جاؤن مین تیرے گنہگار حمزہ کے فرزند کی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور ان لوگونکی کہ جو تازہ دین اسلام لائے ہین اور تیری وحدانیت کے قایل ہوئے ہین مین تیری راہ مین جہاد کرتا ہون مجکو اس کافر کے شر سے نجات دے نظم

	تو گفتی ہر انکس کہ در رنج و تاب	دعائے کند من کنم مستجاب	
	چو عاجز رہا ندرہ و انم ترا	درین عاجزی چون نخوانم ترا	

واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ انبیاے ما سبق کا خواجہ نے جو اسطورسے دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دعا قبول ہوئی ادھر رموز نے خواجہ کیطرف دیکھکر کہا کہ تونے آئینہ مین دیکھا اب بتا کہ تو کون ہی اشوتنت خواجہ نے جواب دیا کہ اے رموز جادو بلاشک و شبہ تو ساحر زبردست ہی اور بادہ کبر و نخوت سے مست ہی خوب مجکو پہچانا واقعی خوب بندوبست کیا تھا اصل امر یہ ہی کہ اگر حریص کی مان بھی ہوتی تو مجکو نہ پہچان سکتی دوسرون کی تو کیا حقیقت ہی میری بات نہین ہی جو مین آپکی تعریف کرسکون دراصل مین عمرو عیار حمزہ ہون ورین اُسکے فرزند علمشاہ کو رہا کرنے ضرور یہان آیا ہون مین اپنا کام کرچکا تھا اگر آپ نہ پہچانتے تو مین علمشاہ کو مع سب اسیرون کے رہا کرلیتا مگر مین نے آپ کو بہت زبردست وہوشیار پایا اس قسم کا ساحر کوئی آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین شندکال شاہ بادشاہ طلسم کو دھوکا دیکر اور ملک الموت کی عیاری کرکے جہانگیر و سیمابے مہرجمال کو رہا کرلایا سنترہ ساحر میرے ہمراہ آئے تھے مین نے اُنکو قلان کوہ پر بیہوش کیا عیاری کرکے اُنکے قتل کا قصد کیا تھا کہ ملکہ افغانہ نانی شندکال کی آ پہونچی مین اُنکو دیکھکر روپوشیدہ ہوگیا بعد اُسکے اُنکو بھی عیاری کرکے مع اُن سنترہ ساحرون کے قتل کیا اور حریص کی شکل بنکر یہان آیا یہ کہکہ تمام واقعہ اپنا ملک الموت کی عیاری کرنا اور اُن سبکو قتل کرنا اور یہان آنا بیان کیا اور کہا کہ شندکال پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے دھوکا کھایا اُن ساحرون نے کہ جو دعوی خدائی کرتے تھے اور اُنکو لوگ جانتے تھے مثل

دریامہ جادو وشمامہ جادو وساحر شمشن وافراسیاب وغیرہ دان سب نے دھوکا کھایا اور مجکو نہ پہچان
سکے ہزارون فکرین کین آخر مین نے سبکو قتل کیا لاکھون ساحرون کو مین نے مارا مگر واقعی
یہان آکر مین اسیر ہوا مین نے عہد کیا تھا کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر مجکو پہچان لے جب مین عیاری
کرکے اسکے پاس جاؤن تو مین اسکی اطاعت کرونگا حمزہ کی اطاعت ترک کردونگا اور جو
اسکا مذہب ہوگا وہ اختیار کرونگا چنانچہ آجتک تو مجکو کسی نے نہین پہچانا نہ مین نے اپنے عہد
کے موافق کیا اب آپنے مجکو پہچان لیا لہذا مجکو لازم ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق کرون
چنانچہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ مین آپ کی اطاعت سے باہر نہ ہونگا آپکی اطاعت
جان ودل سے کرونگا حضور کی خدمت واطاعت مین سر مو فرق نہ کرونگا تعمیل احکام مین
مثل غلامان جانباز کے سعی وکوشش کرونگا آپکو اپنا آقا و مالک تصور کرونگا جو دین ومذہب آپکا
ہے اسکو بدل وجان قبول کرونگا کسی وقت مین آپ کو ناراض وناخوش نہ کرونگا کیونکہ مین
عہد کرچکا ہون کہ جو کوئی مجکو جبکہ مین عیاری کرون پہچان لے خواہ وہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر
خواہ وہ عیار ہو خواہ غیر عیار مین اسکی اطاعت کرونگا بس آپ نے پہچان لیا اب مین آپکا
خادم ہون جسطور حمزہ نے اقرار وعہد کیا ہے کہ اگر مجکو کوئی پہلوان یا سردار یا بادشاہ سر میدان
زیر کرلے میری پشت زمین سے لگادے اور میرے اوپر ہر فن سپہ گری مین غالب آئے مین
اسکی اطاعت کرون اور جو اسکا دین ومذہب ہو اسکو اختیار کرون اور اپنا دین ترک کرون اسیطور
سے مین نے بھی عہد کیا تھا چنانچہ آجتک کوئی حمزہ سے سر میدان غالب نہین آیا جو وہ اپنے
عہد کے موافق کرتا اسیطور سے مجکو بھی کسی نے نہین پہچانا جو مین بھی اپنے عہد کے موافق کرتا
آج آپ نے پہچانا اب مجھپر فرض ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق برتاؤ کرون دوسرے مین حمزہ
کی نوکری اور اطاعت وفرمانبرداری سے بہت پریشان ہون اور اس فکر مین ہمہ وقت غلطان
پیچان رہتا ہون کہ کوئی قدردان ملے تو اسکی ملازمت وفرمانبرداری واطاعت کرون اور حمزہ
کی ملازمت کرون کسواسطے کہ جو جو کام مین نے حمزہ کے ساتھ کیے اور جس جس طرح سے مین نے
حمزہ کی اطاعت کی ہے اگر اور کسی کی اطاعت کرتا تو وہ ضرور میری قدر ومنزلت کرتا مین نے
وہ وہ کام کیے ہین کہ کسی کا کیا ہوا نہین پڑتا تھا اس مقام پر حمزہ وپسران حمزہ وسرداران

نشانہ

حمزہ و اب لشکر حمزہ کی جان بچائی اور ان سبکو ساحرون کے ہاتھ سے اپنی جان پر کھیل کر نجات دی ہے اِک بشر کا کیا مقدور تھا دیو بھی ہوتا تو بھی بھاگ جاتا اور ان مصیبتون مین مین کام آیا ہون کہ حمزہ کے عزیز بھی نہ کام آتے اور نہ ہاتھ پاؤن ساتھ دیتے مین نے وہان وہان ساتھ دیا ہے مگر ان سب جان فشانیون کی حمزہ نے کچھ بھی قدر نہ کی سوائے تین روپیہ ماہواری کے ایک حبہ و ایک پیسہ انعام مین کبھی نہ دیا نہ کچھ قدر کی نہ تعریف بس ایسے شخص کی اطاعت کرنا بیکار تھی مگر کیا کرتا کوئی ایسا بھی نہ ملتا تھا اب مقدر نے آپ ایسا قدردان دکھایا اور آپ کے پاس پہونچایا لہذا مین نے حمزہ کی اطاعت سے ہاتھ اُٹھایا اگر آپ اطاعت کو میری قبول کرین اور مہربانی فرمائین تو آپ کے لطف و کرم سے کچھ بعید نہ ہوگا مین آپ کی خدمت مین حاضر رہکر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران حمزہ کو اسیر کر لاؤن آپ انکو قتل کرین خواہ اسیر رکھین خواہ رہا کردین مجکو کچھ دخل نہ ہوگا کیونکہ حمزہ کو صاحبقران صاحب لشکر مین نے بنایا ورنہ حمزہ ایک مجاور زادہ خانہ کعبہ کا فرزند تھا اگر مین نہ ہوتا اور عیاریان نہ کرتا تو حمزہ کو یہ دن نصیب نہ ہوتا اگر مین چاہون تو تم ایسے ہزار حمزہ تیار کردون اور جب مجھ سے اور اُس سے ایک زمانہ مین بگاڑ ہوگیا تھا تو مین نے عاجز کردیا تھا میرے ہاتھ سے موت طلب کرتا تھا اور موت نہ آتی تھی ہر روز ایک نئی آفت اُسکے سر پر نازل کرتا تھا ایرج کو فنون سپہ گری تعلیم کرکے لایا جو اٹھارہ برس لشکر حمزہ سے لڑا اور تمام سرداران حمزہ و پسران حمزہ کو زخمی کیا داراب کو لا کر حمزہ سے مقابلہ کرایا جبتک میرے حمزہ کے بگاڑ رہا مین نے حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہین دیا بس اگر آپ میرا قصور معاف کرکے اور میری خطا کو عفو فرما کے اپنی خدمت گذاری کے لیے مجکو قبول فرمائیے گا تو حاضر ہون دیکھیے گا کہ مین کس طور سے حمزہ کے لشکر کو تباہ کرتا ہون اور سبکو اسیر کر لاتا ہون اُس وقت آپ کو میرے قول و فعل کا یقین واثق ہوگا زیادہ عرض کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے میرے عرض کرنے پر عمل فرمائیے اور امتحان فرمائیے کہ مین جھوٹ عرض کرتا ہون یا سچ آیندہ آپ کو اختیار ہے چونکہ مین مجرم آپ کے قبضہ مین ہون خواہ مجکو رہا فرمائیے خواہ قتل آپکو اختیار ہے بقول شاعر شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے + مین کنہگار

آپ کا ضرور رہون اور اقرار کرتا ہون آپ کے خیال فرمانے کی جگہ ہو کہ مین کس طور سے جان پر کھیل کر پسر حمزہ کے رہا کرنے پر آیا ہون ایسا کوئی بھی کرتا ہو اب مین کچھ نہ عرض کرونگا میری زیست و حیات و قید و رہائی کا آپ کو اختیار ہو یہ جو خواجہ نے بفصاحت و بلاغت کہا تمام اہل دربار کو سواے رموز کے خواجہ کی تقریر پسند آئی اور سبکو یہ منظور ہوا کہ خواجہ کو رہا کرکے رموز جادو اپنا ملازم کرلین مگر رموز نے یہ تقریر خواجہ کی سُنکے اور برہم ہو کر جواب دیا کہ او وزرد باریک گردن لک پا تو مجکو فریب دیتا ہو تیرے ان باتون مین مین نہین آنے والا ہون یہ فقرہ تو کسی کو جا کر دے تو بڑا مکار و جعل ساز ہو وہ اور لوگ تھے جو تیرے فریب مین آگئے اصل امر یہ ہو کہ تو بڑا شیرین بیان و چرب زبان دلسان آدمی ہو خوب فن تجکو فریب دینے کے یاد ہین ہان وہ ہم ہین کہ جنمین جونک نہین لگتی ہو ہم بہت سخت دل ہین ہمارا دل پتھر ہو کبھی نرم ہوتا ہی نہین لاکھ تو ہمکو فریب دے ہم کب اپنے خیال سے باز آتے ہین اور کب تیرے کہنے پر عمل کرتے ہین او وہ کب فریب کھاتے ہین وہ ہم نہین ہین کہ تیرے مکر مین آجائین اب جو تو نے دیکھا کہ عفاسر پر آبرا بر ہوئی تو تو نے یہ جال پھیلایا اور دام تزویر مین ہمکو پھنسانا چاہا ہمارے دل پر تیری ان باتونکا بالکل اثر نہ ہوا ہو نہ ہوگا یہ تقریر تو اور کسی سے جا کر کر ہم بدون قتل کیے تجکو چھوڑنے بھی ہین یہ امر بالکل عقل و دانش کے خلاف ہو کہ ہم اس امر پر یقین کرلین کہ تو ہماری اطاعت کریگا اور حمزہ کی اطاعت ترک کریگا اور دین اسلام کو ترک کرکے ہمارا دین قبول کریگا اسکا خیال کرنا خلاف عقل ہو اور ایسا تصور کرنا بالکل نادانی ہو یہ خیال خام و تصور ناتمام ہو وہ بہت بڑا نادان ہو جو اس امر کو یقین کرے اور عمل کرے بھلا اب یہ بھی ممکن ہو کہ تو رہا کر دیا جاے سواے قتل کے یہ تیری تقریر بیکار ہو مجکو بخوبی معلوم ہو کہ تو فریب دیتا ہو وہ لوگ جو کہ تیرے فریب مین آگئے اور تجکو اسیر کرکے رہا کر دیا بڑے نادان تھے مین اُنکے مثل نہین ہون اگر تو اس امر کے یقین دلانے کے لیے اپنی جان بھی دیدے گا تو مجکو یقین نہ آئے گا اگر تو ہمہ تن زبان ہو کر میری تعریف کرے گا اور حمزہ کی مذمت تو مین یہ خیال کرونگا کہ تو فریب دیتا ہو کیون خواجہ مین تم کو رہا کر دون اور اپنے پاس ملازم رکھون تمھارا منشا یہ ہو کہ مین یہ فریب دون یہ اس فریب مین میرے آکر مجکو چھوڑ دین مین ان سبکو قتل کرکے اور پسر حمزہ کو مع آہو چشم کے رہا کر کے اور تمام اسباب لوٹ کر چلا جاؤن واہ عیار

مکاریہن نے تجھکو خوب پہچانا بچا اب تو تم میرے ہاتھو لگے بہت سبکو فریب دے دیکر چھوٹ جاتے
تھے وہ بڑے احمق اور نادان تھے کہ ایسے شخص کو پکڑکر اور پھر اُسکے فریب مین آکر رہا کردیتے تھے ایسی
نعمت کسیکو ملتی بھی ہی مجھسے تمام خداوندا اور وہ ساحر جو کہ تیرے ہاتھو سے قتل ہوئے ہین سب
خوش ہونگے اور تجھکو تیرے قتل کرنے کا بڑا ثواب ملیگا تیرا قتل کرنا بہت ثواب ہی بلکہ رہا کردینا عذاب
ہی اور بیکار ہین سعدی کے قول پر عمل کرتا ہون بقول سعدی افعی راکشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار
خردمندان نیست دوسرے ہین [illegible] قول پر عمل کرتا ہون قتل الموذی قبل الایذا تو نے گھر
کے گھر شہر کے شہر گاؤن کے گاؤن ساحرون کے تاراج کرڈالے ہین آج مین اُن
سبکے خون کا عیوض تجھسے لونگا اور انکی روح کو خوش کرونگا تجھکو قتل کرکے یہ کہکر حکم دیا کہ کوئی
حاضر ہو ایک قفس آہنی لوا لائے کہ مین اسکو قید کرون خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ کسی طور سے
میرے کہنے پر عمل نہین کرتا ہے تو عنطاق کی طرف متوجہ ہوئے بہت عجز و انکسار سے کہا کہ آپ
بادشاہ ہین میری سفارش فرمائیے اگر مین قتل ہو گیا تو میرے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم
ہو جائینگے میری بیبیان رانڈ ہو جائینگی حمزہ اُن سبکو نکالدیگا وہ بیچاریان کہان جاکر اور کیونکر
بسر کرینگی سوائے بھیک مانگنے کے میرے بچونکو کون کماکر کھلائیگا ایک میرے مرجانے
سے پندرہ سولہ جانین برباد ہونگی اور بہت کچھ خواجہ نے کہا اور اپنی پہلی تقریر کی جو وہ بارہا
بیان کیا ہین سنتے بہ سبب طول نہ بیجا کے ابکی مرتبہ کی خواجہ کی تقریر نہین تحریر کی کہ طول
ہوگا راوی کہتا ہی کہ جب خواجہ نے عنطاق سے بہت گھگیا کر کہا تو اسکو رحم آیا اسنے
کہا کہ کیون خواجہ تمھارے کی بیبیان اور کے بچے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ حضور میرے
چار بیبیان ہین اور بارہ لڑکے و لڑکیان ہین جسمین چار تو لڑکے جوان ہین جو کہ کماتے ہین
اور کھاتے ہین اور اُڑاتے ہین اور مجھکو ایک حبہ نہین دیتے ہین بلکہ میرے پاس جو کچھ
ہوتا ہی چھین جھپٹ کر لیجاتے ہین مین اُنسے بول نہین سکتا ہون اُنکے موٹے موٹے
ہاتھ پاؤن ہین پہلوان ہین مین ایک دبلا پتلا آدمی ہون اُنکا کیا کر سکتا ہون وہ
ایک طمانچہ ماردین تو میرا کام تمام ہو جائے اس سبب سے جو وہ ظلم و ستم کرتے ہین
مین خاموش رہتا ہون اور اسکو برداشت کرتا ہون زبان سے نہین نکالتا ہون

اور چار لڑکیان ہین جو کہ جوان ہین قابل شادی ہین انکی شادی کی فکر ہر زمان رات دن دیوارون پر کھڑی
رہتی ہین آنے جانے والون کو ستاتی ہین مستانی ہو رہی ہین خیال مر رہا ہے کہ مین کہان سے
لاؤن جو شادیان انکی کرون کہ انکی مستی کم ہو تین روپیہ کی آمدنی وہ بھی سال بھر کے بعد دو برس
بعد ملا اس مین پوری روٹی نہین ہوتی ہے شادیان کہان سے کرون یہ مین نے دل مین سوچ
لیا ہے کہ وہ چارون کسی نہ کسی دن کسی کے ساتھ نکل جائینگی سواے عزت جانے کے اور
کیا ہوگا پھر کیا کیا جائے چار لڑکے ابھی دودھ پیتے ہین میرا ہی کام ہے کہ جو اس آمدنی مین
بسر کرتا ہون دوسرا ہو تو چیخ کر نکل جائے دن رات اسی فکر مین مبتلا رہتا ہون کوفت
ہو گیا ہے ناک مین دم ہے عنطاق نے کہا کہ خواجہ تین روپیہ مین تو ان سبکی بسر نہ ہوتی
ہوگی فاقے کرتے ہونگے اے خواجہ تم کو اسقدر بیبیان کرنا کیا ضرور تھا جب کہ آمدنی نہ تھی
اور اسقدر بچے جو ان کیا غرض تھا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون اس امر کو نہ دریافت
فرمایئے یہ امر قابل بیان کرنے کے نہین ہے آپ لوگ جھوٹ خیال کرکے ہنسینگے عنطاق
نے کہا کہ نہین تم بیان کرو ہم بھی تو ذرا سنین خواجہ نے جواب دیا کہ مجھ کمبخت کے نطفہ
مین یہ اثر ہے کہ ادھر مین عورت کے پاس گیا ادھر اُسکے حمل رہ گیا کوئی مین نے اپنے
بس سے جنوایا یہ تو نطفہ کا اثر ہے کہ جاتے ہی جم جاتا ہے پھر نہین نکلتا ہے مین قسم کھاکر
کہتا ہون کہ ہر ایک عورت کے پاس مین اپنی عمر بھر مین تین تین مرتبہ گیا ہون سواے
اسکے اور کسی دفع نہین گیا وہی ہر ایک سے تین تین اولادین ہین اگر اور اس فعل کو
کرتا تو نہ معلوم کس قدر اولادین ہوتین مارے خوف کے مین نے ترک کر دیا ہان
اتنی مدت العمر مین نو مرتبہ کا تو ضرور گنہگار ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی ایسا نہ کرتا بلکہ
اپنے جسم کو کاٹ کر پھینکدیتا اور یہ جو آپ نے دریافت کہ اسقدر بیبیان کیون کین تو
حضور مین نے یہ بھی اپنی خوشی سے نہین کین مین تو ہمیشہ اس امر سے پرہیز کرتا تھا
مگر کیا کرون کہ جو اپنے مکان پر آئے اُسکو نکال کیونکر دون بس ان چارون نے
جو میری صورت دیکھی میرے اوپر عاشق ہو کر اپنے عزیزون اور مان باپ سبکو
چھوڑ کر اور مال و دولت پر لات مار کر راحت و آرام کو ترک کیے نکل آئین کچھ آبرو و عزت کا پاس و

وخیال نہ کیا میرے مکان پر چلی آئین مین ناچار ہوگیا اب یہ امر حمیت وانسانیت نے گوارا
نہ کیا کہ نکالدیتا جو اپنی لیے آبرو وسے اور جو آپ سے محبت کرے اوسکے ساتھ دشمنی کیجائے
یہ بالکل خلاف حمیت ہی حضور وہ چاردن شاہزادیان مین نہ معلوم مجھ کم بخت کی صورت
مین کیا لعل لگے ہوئے تھے کہ سلطنت کو ترک کرکے مجھ فقیر محتاج کا ساتھ دیا ناچار ہوکر مین نے
بھی قبول کیا خداوند نے یہ جو دریافت کیا کہ تین روپیہ مین ان سب کی کیونکر بسر ہوتی ہوگی یہ
بجا ارشاد ہوا واقعی امر یہ ہی کہ تین روپیہ ایک دن کا صرف ہین مگر خدا آپ لوگون کو سلامت
رکھے کہ ہم لوگون کی روئی ہوجاتی ہی جس دربار و سرکار مین چلا گیا دو ایک شعبدہ دکھائے
انعام پایا دعائین دیتا ہوا مکان پر آیا اوسکو صرف کیا جب کم ہوگیا پھر چلا گیا کما لایا اور ون سے
لاتا ہون اپنی بسر کرتا ہون اور کام حمزہ کا کرتا ہون وہ ایسا خسیس ہی کہ تین روپیہ سے زیادہ
نہین دیتا ہی ہان اوسکے لڑکے اور سردار اوس سے چھپا چھپا کر کبھی کبھی کچھ دے دیتے
ہین حمزہ سے کچھ نہین ملتا ہی یہ جو خواجہ نے بیان کیا عنطاق و اہل دربار کو خواجہ کی ان باتون پر
بہت ہنسی آئی ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی آپ ایسے ہی خوبصورت ہین کہ عورتین آپکی
صورت دیکھکر اور عاشق ہوکر نکل آتی ہین آپکی صورت تو ایسی کہ اگر کوئی چڑیل بھی دیکھے تو قبول نکرے
وہ کون ایسی شاہزادی ہوگی جو آپکو قبول کریگی اہل دربار تو یہ دل سے باتین کہ کیے عنطاق
نے خواجہ سے کہا کہ کیون خواجہ یہ امر سچ ہی اور اصلی ہی کہ تم پر شاہزادیان عاشق ہوکر نکل آئین
اور تمکو قبول کیا ہمکو تو جھوٹ معلوم ہوتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر حضور کو یقین نہ ہو تو
کسیکو لشکر حمزہ مین بھیجکر دریافت فرمالیجیے تاکہ میرے جھوٹ سچ کا حال کھل جائے بھلا مین
حضور کے روبرو جھوٹ بات بیان کرون گا خواجہ عنطاق سے کہہ رہے تھے کہ چند آدمی
ایک بہت بڑا قفس آہنی لیکر آئے اور سامنے رموز کے رکھا خواجہ نے جو قفس کو دیکھا تو
زندگی سے مایوس ہوئے موت کا یقین ہوگیا مگر عنطاق سے کہا کہ آپ نے میری سفارش
نہ کی رموز جادو صاحب سے یہ سنکے عنطاق طرف رموز کے مخاطب ہوا اور کہا کہ اے بھائی
تم میرے کہنے سے خواجہ کو رہا کردو اور انکے کہنے پر عمل کرو اور امتحان کرلو تمکو تو ہر وقت اختیار ہی
جب چاہنا اسیر کرلینا اب کہین جا بھی سکتے ہین تمھارے قبضہ مین ہین رموز نے جواب دیا کہ اہی

بھائی صاحب آپ اس مکار سے آگاہ نہین ہین یہ مکر کرتا ہی یہ جو کچھ اسنے کہا ہی سب خلاف ہی بڑا مکار ہی ادھر یہ رہا ہوا اسنے آفت برپا کی پھر یہ کیا ہاتھ آئیگا ممکن نہین کہ پھر اسکی کوئی گرد پاپوش بھی پا سکے یا اسکا سایہ بھی ہاتھ آئے ملاحظہ فرمائیے کہ اسقدر عرصہ مین اسنے کیا کیا مکر سیے پہلے دن جب یہ جواب نامہ لیکر آیا اسنے کیا مکر کیا اور کیسی تقریر کی اور کیا حال بیان کیا جو سبکو یقین آیا اور سب فریب مین آگئے بیمار بھی ہوگیا ابھی آپ سن چکے ہین کہ اسنے خود اپنی زبان سے کہا کہ اسدن جسدن مین جواب نامہ لیکر آیا ہون بصورت حریص جادو اور جو کچھ مین نے بیان کیا سب جھوٹ کہا اور اپنی طرف سے جواب نامہ کا لکھا تھا اور پھر آپ یہ سب باتین سُنکے سفارش کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ خواجہ نے رموز سے اپنی حالت و عیاری جب بیان کی تھی تو یہ کہدیا تھا کہ وہ جواب مین نے اپنی طرف سے لکھا تھا کہ جسمین آپ دھوکے مین آکر علمشاہ اور سب قیدیون کو مجکو حوالے کرین کہ تم شنکال کے پاس لیجاؤ اور وہ تقریر کہ مجکو خداوند عجائب نے نذر کردہ کیا اور علم موسیقی اور ساقی گری تعلیم فرمائی سب جھوٹ تھی صرف دھوکا دینے کے لیے بیان کی تھی کہ آپ فریب مین آجائین اور اُسکا اثر بھی ظاہر ہوا اگر آپ بندوبست نکرکے آئے ہوتے اور اپنی حفاظت نہ کر چکے ہوتے تو مین اپنا کام کر چکا تھا آمدم برسر مطلب بس رموز نے عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب مجکو بڑا تعجب اس امر کا ہوتا ہی کہ آپ ایسا عقلمند و ہوشیار شخص ہوکر ایسے شخص کی سفارش کرے کہ جو کہ دشمن جان وآبرو و مال ہو اور اُسکی تقریر پر عمل کرے کہ جو زمانے بھر کی مکارون کا افسر ہو اور اوس تقریر کو سچ خیال کرے کہ جو سراسر مکر و فریب سے بھری ہو جسمین ایک سرمو سواے مکر کے دوسری بات نہ ہو اور اُس تقریر کو سچ خیال کرے کہ جسمین سواے جھوٹ کے رتی سچ نہو مقام عجب اور حیرت ہی مین آپکے فرمانے سے باہر نہین ہوتا ہون نہ آپکے حکم کو ٹال سکتا ہون نہ آپکی اطاعت سے باہر ہو سکتا ہون ابھی رہا کیے دیتا ہون مگر یہ خیال فرما لیجیے ادھر یہ رہا ہوا اسنے آفت برپا کی ابھی تو سبکو قتل کرڈالے گا اسکا رہا ہونا ہم سب کے حق مین قہر ہوگا اور ہم سبکا خون آپکے سر پر ہوگا کیونکہ میرا سحر مجکو خبر دیچکا ہی یہ کبھی آپکا نہ ہوگا اسکا دم حمزہ کے قدم پر نکلے گا یہ حمزہ کی جان ودروح ہی اور حمزہ اسکی بھلا یہ حمزہ کو ترک کریگا یا دین اسلام کو یا اسکو

ہزار مرتبہ قتل کیجیے اور پھر زندہ ہو تو بھی یہ حمزہ کی رفاقت سے دست بردار نہ ہوگا نہ دین اسلام
ترک کریگا اگر اسکا ایک ایک عضو جدا کرکے اور اسکو جلا کر خاک اسکی ہوا مین برباد کرکے پھر اُس
خاک کو جمع فرمایئے اسکا پتلا بنائیے اوس سے سوال کیجیے کہ تو حمزہ کی رفاقت ترک کر اور دین اسلام
تو اُس سے بھی یہی صدا آئیگی کہ یہ ہرگز نہ ہوگا اسوقت یہ جو اسیر ہوگیا ہے اور اسکو موت کا یقین
ہے اس سبب سے یہ اس طور سے کہتا ہے ادھر رہا ہوا پھر ہرگز ہرگز یہ ایسی تقریر نہ کریگا مین آپ کو
آگاہ کیے دیتا ہون آیندہ آپکو اختیار ہے مگر اس امر کا خیال ذہن اقدس مین آئے کہ مین آج سے
آپکے پاس نہ رہونگا اپنے اوستاد کے پاس چلا جاؤنگا نہ آپکی کمک کرونگا پھر جو چاہے ہو جائے مین
کسی امر مین دخل نہ دونگا مین آج ہی یہان سے چلا جاؤنگا پھر نہ آؤنگا کبھی نہ اپنی صورت آپ کو
دکھاؤنگا نہ آپکی صورت دیکھونگا اور اگر مین یہان ہونگا بھی تو آپکے کسی نیک و بد کام مین کبھی دخل
نہ دونگا نہ آپکا کبھی شریک ہونگا اگر آپکو یہ امر منظور ہو کہ مین آپ سے جدا ہو جاؤن تو شوق سے آپ
سفارش فرمائیے بلکہ آپ کے فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نہین صرف اشارہ فرمائیے مین سیرے
سحر او تارے لیتا ہون آپ رہا کر دین پھر ذرا تماشہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا مزا ہوتا ہے اور اگر یہ امر منظور
نہین ہے تو کچھ نہ فرمائیے میری رائے پر رہنے دیجیے مین زیادہ تو حجت نہین کرسکتا ہون دو امرون
سے اول تو آپ بادشاہ ہین دوسرے آپ میرے بڑے بھائی ہین پس مین کیونکر آپکے حکم کے
خلاف کرسکتا ہون اگر آپ میری رائے لیتے ہین اور میری شراکت چاہتے ہین اور میرے کہنے
پر عمل فرماتے ہین تو میری تو یہ رائے ہے کہ آپ سفارش نہ کرین بلکہ یہ حکم فرمائین کہ جا بجا [illegible]
تمام شہر مین اور جو جو گاؤن قریب شہر کے ہون کہ جن جن کو خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھنا
ہو اور ثواب مین داخل ہوتا ہو وہ کل صبح کو بیرون شہر آکر جمع ہون ہم کل خدا پرستون کو قتل
کرین گے اور آپ کل پسر حمزہ و آہو چشم کو قتل فرمائین مع افغان آدم خور و یحیٰ دیوانہ و عمرو
بجلاد و اُسکے ہمراہیون وغیرہ کے کیونکہ معراب وغیرہ اب ہمارے کام کے نہین رہے کیونکہ وہ
مسلمان ہو کر ملیچ ہوگئے دوسرے وہ دین اسلام کو اب ترک نہ کرین گے جبکہ وہ ہمارے مذہب
مین پھر بھی اونھون نے دوسرا مذہب قبول کرلیا تو پھر اونکو زندہ رکھنا کیا ضرور ہے اگر آپ یہ
فرمائین کہ ان سب کے قتل کے بارے مین تم کیون اسقدر کوشش کرتے ہو اور جلدی جو سکتا

جواب یہ ہے کہ اگر ان کو اوسدن قتل کرتے اور نامہ طلسم کو نہ روانہ کرتے تو بیچارے حریص کی جان نہ جاتی وہ اس ظالم کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کیون خواجہ تمنے حریص کو کیا کیا خواجہ نے جوابدیا کہ حریص میرے پاس ہے مین نے اُسکو قتل نہین کیا اگر آپ مجکو رہا کردین تو مین ابھی حریص کو آپکے حوالے کرون رموز نے جوابدیا کہ کیون مجکو خفرہ دیتا ہے تو حریص کو قتل کرچکا ہے چاہیے تو حریص کو دے چاہے نہ دے مین تجکو رہا نہ کرونگا بادشاہ کو اختیار ہے یہ کہکر عنطاق سے کہا پس حریص کی تو یون قضا تھی آپ کیون نامہ روانہ کرتے دوسرے اس مکار کی میرے ہاتھ سے قضا تھی نہ نامہ جاتا نہ یہ آگاہ ہو کر حریص کو قتل کرکے آتا اور یہان اسیر ہوتا خیر یہ ایک کام بہت ضروری نکلا حریص قتل ہوا تو بلا سے وہ شخص ہاتھ تو لگا جو کہ تمام عالم بھر کے ساحرون کا دشمن ہے جسکے خوف سے ساحرون نے زمین پر رہنا ترک کیا زیر زمین جاکر بود و باش اختیار کی اور دنیا کی لذتون کو ترک کیا ایک حریص کے مارے جانے سے یہ بات تو حاصل ہوئی کہ اب سب ساحر بعد اس مکار کے مرنے کے راحت سے تو بسر کرینگے دوسرے سبب جلدی کا یہ ہے کہ اگر آپ ششکال سے نامہ و پیام فرمایئے گا اور عیارون کو لشکر اسلام کے خبر ہوگی پہلے یا دیگرے وہ آ کر عیاری کرینگے مین کہان تک حفاظت کرونگا ایک نہ ایک دن ضرور چوٹ کھا جاؤنگا اور یہ لوگ رہا ہو جائینگے کیونکہ اونمین ہر ایک مثل اسی ساربان زادے کے ہے تیسرے یہ امر ہے کہ اگر حمزہ کو معلوم ہوگیا کہ میرا فرزند علمشاہ فلان مقام پر مع چند خدا پرستون کے اسیر و قید ہے اور میرا عیار وہان عیاری کرنے کو گیا تھا وہ قتل کیا گیا تو فوراً وہ لشکر کشی کرکے آئیگا آپ تو نامہ و پیام مین مصروف رہے انکو خبر ملگئی وہ اس عرصہ مین آ پہونچے مقابلہ کی نوبت آئی لاکھون کے خون ہولے اگر اسوقت انکی لشکر کشی کرکے آنے کی خبر پاکر قتل ہی کر ڈالا تو پھر کیا یہ ہوگا کہ وہ لوگ بدون معاوضہ خون کے واپس جائین یہ امر غیر ممکن ہے فساد عظیم ہوگا جنگ دو سردار و نہ معلوم انجام کیا ہو گیا نہ ہو یہ امر ضرور ہے کہ اُن لوگون سے سر بر ہونا امر محال ہے جبکہ مجسے بڑے بادشاہ عاجز آئے تو ہم کیا چیز ہین اگر یہ کہا جائے کہ سحر کرکے جیسے ان سب کو اسیر کیا اسیر کرلیتا تو یہ بھی مشکل ہے اسکے دو سبب ہین کہ ان سے سحر مین بھی نہ سر بر ہونگے وہ یہ ہین اول تو حمزہ مالک باطل السحر ہے اوسپر سحر اثر نہین کرتا اُسکی موجودگی مین سحر کرنا بیکار ہے مین کیا ہون اگر میرے استاد بھی آئین تو وہ کچھ نہین کرسکتے

سامری و جمشید بھی عاجز ہین اس اسم اعظم کے آگے یہ فرض کرلیا جائے کہ کسی تدبیر سے مکرتے حمزہ کا اسم اعظم اُنکے صفحۂ دل پر سے بھولا دیا جائے اور اونکو اسیر کرلیا جائے تو حمزہ کے لشکرین ساحر استنے استنے بڑے زبردست ہین اور حمزہ کے شریک ہوئے ہین کہ جنکے ایک اشارہ ابرو مین لاکھون کا لشکر تباہ ہو سکتا ہے مین اون سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون پس انجام اوس لشکرکشی کا میرے نزدیک اچھا نہ ہوگا پس کیا ضرور ہے کہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین رہا یہ امر کہ اگر آپ یہ فرمائین کہ جب حمزہ کو اس امر کی خبر ہوگی کہ فلان بادشاہ نے ہمارے فرزند وعیار اور اُسکے ہمراہیون کو قتل کرڈالا یہ خبر پاکر جو وہ لشکرکشی کرین تو کیا ہوگا اُسکا جواب یہ ہے کہ اول تو خبر ہی نہ ہوگی اگر خبر ہوئی بھی تو وہ لوگ یہ سن کے کہ وہ لوگ قتل ہوگئے پھر لشکرکشی نہ کرینگے کہ یہ خیال کرکے کہ جب وہ لوگ زندہ بھی نہین ہین تو کسکے لیے لشکرکشی کرین اور مقابلہ کرین ہان یہ خبر پاکر ضرور لشکرکشی کرینگے اس خیال سے کہ چلکر مقابلہ کرو اور اون سبکو قتل کرکے ان سبکو رہا کرو کیونکہ یہ تو سب زندہ ہونگے اور جب وہ یہان آگئے اور آپ نے قتل کیا تو پھر ضرور مقابلہ کرینگے رہا یہ امر کہ ہم یہ خیال کرین کہ شنکال نے ہمکو کوئی حکم نہین دیا تو ہم شنکال کے کوئی ماتحت نہین ہین ہم خود مالک و مختار اور صاحب اختیار ہین اگر ہم اُنکے ماتحت ہوتے تو اوس حالت مین ہمکو اُنکے حکم کی ضرورت تھی پس اب ہمکو کیا ضرورت ہے نہ یہ لوگ اُنکے قیدی ہین کہ ہم اُن سے اجازت لین ہمکو اختیار ہے اتنی سی بات کے لیے ہم اپنے کو اتنی بڑی زحمت مین ڈالین جب ہم سے شنکال اس امر کے بارے مین کچھ تقریر کرینگے ہم جواب اُنکو دے لین گے پس میرے نزدیک ضرور ہے کہ کل ان سبکو قتل فرمائیے آیندہ آپکو اختیار ہے رموز نے جو اس طور سے بیان کیا عنطاق کو بھی یقین آگیا اور خیال کیا کہ رموز سچ کہتا ہے کوئی ضرورت سفارش کرنے کی نہین ہے کہ سفارش کی جائے نہ اس کی ضرورت ہے کہ ان اسیرون کے بارے مین شنکال سے اجازت لون مین خود صاحب اختیار ہون ان سب کے قید رکھنے مین بڑے بڑے نقصان ہین اور بڑی بڑی خرابیان ہین اور انجام اچھا نہین ہے واقعی اگر حمزہ کو خبر ہوگئی تو پھر بڑی مشکل پڑے گی رموز کی راے بہت صائب ہے اسوقت مین ضرور غلطی پر تھا جو مین نے عمرو عیار کی سفارش کی دراصل سچ کہتا ہے وہ عیار ہے اسکی بات پر اعتبار کرنا خلاف عقل ہے اگر یہ رہا ہوکر پھر جائے تو پھر سا کیا جائے گی یہ س نے

غلطی کی تھی نہ رموز ایسا شخص ہوتا نہ مجھکو اس فعل سے باز رکھتا یہ دل مین خیال کرکے رموز
سے کہا کہ ای بھائی مین غلطی پر تھا لہذا معاف کرنا تمکو ان سب کا اختیار ہی اودھر اہل دربار
نے سفارش کرنے کا قصد کیا تھا جب سب نے دیکھا کہ بادشاہ نے سفارش کی ہی سیر رموز
نے یہ تقریر بیان کی کہ جسکا جواب بادشاہ نے یہ دیا کہ تمکو اختیار ہی ہر ایک نے خیال کیا
دل مین کہ جب بادشاہ کی نہ چلی تو ہم سب کیا ہین سب خاموش ہو رہے اودھر خواجہ نے
دیکھا کہ عنطاق نے میری سفارش کی مگر اوسپر بھی یہ حرامزادہ نہ راضی ہوا آخر کو عاجز ہو کر اسنے
بھی اختیار دیدیا ای خواجہ بڑا غضب ہوا کہ تم تو قتل ہوتے ہی تھے اس حرزادہ نے علمشاہ
وغیرہ کے بھی قتل کی فکر کی اور عنطاق کو اپنی تقریر سے سمجھا کر راضی کرلیا اب کیا کیا جائے
یہ حرامزادہ ایسا سخت دل ہی کہ اسکے دل پر میری تقریر نے اثر نہ کیا بڑا ظالم ہی ای خواجہ
اتنو موت قریب ہی جو تمھارے دل مین آئے وہ تم بھی اسکو کہو اپنے دل کا ارمان تو نکال لو
آخر قتل ہوگے اول قتل ہوگے پھر کیون حسرت رہ جائے یہ خواجہ نے دل مین خیال کرکے
قصد کیا تھا کہ کچھ کہون کہ رموز نے ایک مرتبہ خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ اتنو تمکو اپنے
موت کا یقین ہوگیا ہوگا کل تم دیکھنا کہ مین اوس شخص کو بھی قتل کرونگا کہ جسکے رہائی کی فکر
مین تم آئے تھے رموز تو ادھر خواجہ سے کلام کررہا ہی اودھر عنطاق نے حکم دیا کہ کل بوقت
صبح بیرون شہر میدان خونی کی تیاری کی جائے اور ہمارے آنے تک تیار ہو جائے اور خیمے
وغیرہ برپا ہون اور تمام لشکر کل صبح کو مسلح و مکمل ہوکر تیار رہے کہ ہم ہمراہ لیکر برائے تماشائے قتل
خداپرستان جائینگے اور جسقدر بادشاہ ہماری کمک پر آئے ہین اور اسوقت تک یہان موجود ہین
انکو بھی اس حکم سے آگاہ کیا جائے کہ وہ اپنا اپنا لشکر لیکر اوسی میدان مین آئین اور چارچی تمام
شہر مین و بیرون شہر گاؤن گاؤن بذریعہ دہل کے خبر پہونچادے کہ کل خداپرست قتل ہونگے
جسکو تماشہ انکے قتل کا دیکھنا ہو وہ بوقت صبح الدیکھے کہ جو سرتابی کرتا ہی اوسکو یہ سزا دیجاتی
ہی یہ جو حکم عنطاق نے دیا وزیر نے اوسیوقت اس حکم کی تعمیل کی ہر کاردن کو طلب کرکے سب
بادشاہون کے پاس بھیجدیا داروغہ فراش خانہ کو طلب کرکے خیمے وغیرہ کے برپا کرنے کا
حکم دیا جلادون کو طلب کرکے میدان خونی کے تیار کرنے کا حکم دیا افسران فوج سے لشکر کے

تیار ہونے کا حکم دیا منادی کو بلاکر تمام شہر و گاؤن وغیرہ کے رہنے والون کو بادشاہ کے
حکم سے آگاہ کرنے کا حکم دیا جب سب کامون سے فراغت پائی تو پس پشت عنطاق آکر کھڑا
ہوا اور عرض کیا کہ غلام نے سب لوگون کو طلب کرکے حکم سرکار سے آگاہ کر دیا عنطاق نے کہا
کہ بہت اچھا کیا ادھر جب رموز نے خواجہ سے اس طور سے کہا خواجہ کو تاب نرہی برہم ہوکر
جواب دیا کہ او کافر خاسر کندہ ناتراش گندہ دہن کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو ہم سبکو
قتل کرسکے اگر اُسکی طرف سے ہماری موت نہ آئی ہو یاد رکھ تو مین قتل ہو سکتا ہون نہ پسر حمزہ
نہ اور خداپرست بلکہ تو کتّے کی موت مارا جائیگا اور ہم سب رہا ہونگے ہمارا خدا ہم سب کی
حفاظت کریگا وہی سب کا حامی و مددگار ہی خیال تو کر کہ تجھ ایسا دشمن قوی ہوکر ان سب کو
قید رکھے یہ اوسی کی عنایت و مہربانی تھی کہ تیرے دل مین ایسی بات پیدا کی ارے ظالم تو ایک
ہمارا بال نہین کم کرسکتا ہی اگر خدا ہمارا ہماری حفاظت پر موجود ہی اور اوسکو منظور ہی تو تو کیا
کرسکتا ہی تیری کیا مجال ہی یہ بالکل تیرا بیکار خیال ہی جو قتل کرے بدون اُسکے حکم کے کیا مجال ہی
بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ٭ نہ برد رگے تا نخواہد خدائے ٭ یاد رکھ مین رہا ہونگا
اور رہا ہوکر تجکو اور تیرے سب ہمراہیون کو قتل کرکے پسر حمزہ و اُن خداپرستون کو رہا کرونگا
جو کہ بیگناہ قید ہین یاد رکھ کہ میرا نام ریش تراشندہ کافران و سر برندۂ جادوگران ہی مین ملک الموت
ہون جان ساحران کا تو اب میرے ہاتھ سے بچکر جا کہان سکتا ہی میرا خدا مجکو رہا کریگا اور تیرے
ہاتھ سے نجات دیگا مع اون سب کے بیشک مین عمرو عیار ہون اور تجکو قتل کرنے آیا تھا اور اون
سبکو رہا کرنے کو تو نے پہچان لیا اور اسیر کرلیا خیر خدائے ما بزرگ است ضرور جو کچھ مین نے
تجھسے کہا ہی وہ ہو کا ہی تھا اور اگر تو میرے قریب مین آکر مجکو رہا کر دیتا تو مین تجکو اور ان سبکو ضرور
قتل کرتا اور اِن سبکو جو کہ تیرے پاس قید مین ہیں رہا کرتا اور اگر خدا نے چاہا تو جو ذرا لیا ہوگا تو میرے
قتل کر نہین اور ان سب کے قصور دکھوتا ہی نہ کر پھر دیکھ ہم سب کا خدا ہم سبکو کیونکر بچاتا ہی خواجہ
نے جو یون بیخوف ہوکر کہا رموز کہ عنطاق آیا برہم ہوکر بولا کہ دیکھتا ہون کہ تیرا خدا کیونکر تجکو
بچاتا ہی اور تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دیکھ لینا کہ کیونکر بچ جاتا ہون اور
کیونکر تجکو قتل کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہے اودھر رموز نے عنطاق سے کہا کہ آپ نے

ملاحظہ فرمایا کہ یہ مکار اوسوقت کیسی باتین کر رہا تھا اور اب کیسی تقریر کرتا ہے اور اب تو آپکو
یقین آیا کہ اوسنے خود اس امر کا اقرار کیا کہ مین نے دہوکا اور فریب دیا آپ ہی ملاحظہ فرماوین
کہ مین اگر اوسوقت آپکی سفارش کے بموجب رہا کر دیتا تو اوسوقت کتنی بڑی خفت اور زحمت
ہوتی مین تو بخوبی سمجھ گیا تھا اوسوقت کی پیروی نے یہ کام کیا اور ہم سبکو زحمت سے بچایا اتنو
عنطاق و کل اہل دربار نے جوابدیا کہ واقعی آپ نے خوب پہچانا اور آپ نے خوب سمجھ لیا کہ یہ فقرہ
اور مکر کرتا ہے ہم سب کو تو یقین واثق تھا کہ یہ سچ کہتا ہے رموز نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون ہر ایک
کے دل کا حال مجکو بخوبی معلوم ہے کہ اسکے دل مین یہ امر ہے اور اوسکے دل مین یہ بات ہے بھلا کوئی
مجھسے کیا فریب کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ اسکو اس قفس مین بند کر کے ہماری خوابگاہ مین لٹکا دو ہم کل
اسکو قتل کرینگے ان سب کے ہمراہ فوراً او ن لوگون نے حکم کی تعمیل کی جو کہ قفس لیکر آئے تھے کہ
خواجہ کو پکڑ کر اوس قفس مین بند کیا اور قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے سحر کیا کہ بالکل
خواجہ کے ہاتھ پانون بے قابو ہو گئے زبان بند ہو گئی خواجہ کے جسم پر رموز نے قید سحر قائم کی پس
خواجہ کو مبتلاے سحر کر کے اور قفس مین بند کرا کے اب عنطاق کی طرف متوجہ ہوا ادھر خواجہ
قفس مین پھنسے ہوئے سحر مین مبتلا ہین زبان قابو مین نہین ہے کہ کسی سے کلام کر سکین خداوند کریم
سے اپنی رہائی اور اون سب کی رہائی کی بصد رجوع قلب دعا کر رہے ہین آنکھون سے اشک
حسرت جاری ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو دریا ہین کہ رواں ہین اور یہی دعا ہے کہ اے خالق اکبر
اپنے وعدہ کے موافق میری جان بچا لے اور اون سب کی کیونکہ مین نے تیری غیر کا نام تک
نہین لیا ہے میرے تیرے اقرار ہو چکا ہے خواجہ تو دعا کر رہے ہین ادھر رموز نے عنطاق سے
کہا کہ آپ نے حکم دیدیا کہ منادی کر دی جائے کہ کل ہم خدا پرستون کو مع پسر حمزہ و خواجہ عمرو
کے قتل کرینگے عنطاق نے جواب دیا کہ ہان یقین ہے کہ منادی نے منادی ابھی کر دی ہوگی تم
اطمینان رکھو کہ کل مین سب کو قتل کرونگا یہ سن کے رموز نے کہا کہ ضرور ایسا ہونا چاہیے
اب ان لوگون کو قید رکھنا بالکل بیکار ہے انکے قید رکھنے مین بہت بڑے بڑے ضرر و نقصان
ہین اور جانون کا بھی خوف ہے عنطاق نے جواب دیا کہ تمہارا خیال بہت درست ہے یہ کہکر اہل دربار
سے اور اون بادشاہون سے جو کہ اوسوقت وہان موجود تھے کہا کہ آپ لوگ بھی کل صبح کو تیار ہو

حاضر ہون اور میرے ہمراہ چلکر ہمدا پرستون کے قتل کا تماشہ ملاحظہ کرین اور ثواب حاصل کرین
اون سب نے جواب دیا کہ بہت خوب ہم سب حاضر ہونگے آپ اطمینان رکھین یہ سنکے رموز
نے عنطاق سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اب کل خواجہ کی قید لیکر آؤنگا عنطاق نے جواب دیا
کہ بسم اللہ بس رموز نے دستک دی کہ ایک عقاب تیز پر مشرق کی طرف سے اوڑتا ہوا آیا
اور سامنے رموز کے آکر کھڑا ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ اتنی دیر مین رموز نے اپنے دل مین
یہ خیال کیا کہ اگر مین قید خواجہ کی لیکر اپنی خوابگاہ مین جاتا ہون اور وہان قید رکھتا ہون تو ایسا
نہو کہ یہ کسیکو فقرہ دیکر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا ہو جائے تو ساری محنت بیکار جائیگی اس سے کوئی
اور تدبیر کرنا لازم ہی اسی خیال سے اوسنے دستک دی کہ عقاب جادو کو جو کہ اسکا ملازم خاص
ہی اور ہمیشہ بلائے ہوا رہتا ہی طلب کیا جب وہ آیا تو اوس سے کہا کہ ای عقاب جادو یہ قفس
لیکر تم اپنے پاس رکھو بحفاظت رکھنا اور بہت ہوشیار و خبردار رہنا کیونکہ یہ بہت بڑا عیار و مکار ہی
اسکے کسی فقرہ مین نہ آنا کہ یہ تمکو فقرہ دیکر رہا ہو جائے اگر یہ رہا ہوگیا تو بڑی آفت برپا کریگا
یہ خواجہ عمرو ہی جو کہ اس قفس مین قید ہی یہ ساحرون کے جان کا ملک الموت ہی دیکھو بہت
ہوشیار رہنا میری محنت کو نہ برباد کرنا بڑی مشکلون سے یہ ہاتھ آیا ہی اسنے بڑے بڑے ساحرونکو
دھوکا دیا ہی اور مجکو بھی دھوکا دیا تھا مگر مین کب اسکے فریب مین آتا ہون بس اب تم یہ قفس
لیجاؤ کل بوقت سحر آنا یہ قفس لیکر یہ سننا تھا کہ وہ عقاب ایک مرتبہ پلٹا اور قریب قفس آیا پنجہ مین
اوس قفس کو دبا کر اور ایک مرتبہ اوڑکر چلا سب نے دیکھا کہ وہ عقاب قفس لیے ہوئے چلا گیا
راوی بیان کرتا ہی کہ سمک بلیطاقی اوسوقت سے یہان موجود تھا کہ جب سے خواجہ آئے
تھے حریص کی شکل پر بلکہ خواجہ کے ہمراہ دربار مین آیا تھا جب سمک نے دیکھا کہ اوستاد اسیر
ہوگئے یہ آنکھ بچا کر باہر آیا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اسکا سحر اسکو اس حال سے آگاہ کرے
کہ جو چوبدار کھڑا ہی یہی عیار ہی تو تم بھی اسیر ہو جاؤ تو اور خرابی ہو پھر کوئی صورت مخلصی کی نہ رہے
اگر تم رہا ہوگے تو اوستاد کی رہائی کی فکر کروگے اس خیال سے سمک باہر چلا آیا تھا دم بدم
صورت بدل کر اندر جاتا تھا اور خبر لاتا تھا کہ کیا ہوا جو کچھ تقریر خواجہ سے اور رموز سے ہوئی
سب اسنے سنے پہلے تو سمک بہت خوش ہوا کہ اوستاد نے رموز کو فقرہ دیا مگر جب وہ اس فقرہ مین

نہ آیا اور خواجہ نے سخت تقریر کی اُسوقت سمک کو یقین ہوا کہ یہ رہا نہ کریگا ضرور کیا جائیگا
جب رموز نے خواجہ کو قفس میں اسیر کیا اور کہا کہ اسکو میری خوابگاہ میں لیجا کر لٹکا دو اوسوقت
سمک خوش ہوا کہ اب شب کو عیاری کرکے رموز کو قتل کرونگا اور خواجہ کو رہا کرلونگا مگر جب رموز
نے عقاب سحر کو طلب کرکے قفس روانہ کردیا اُسوقت سمک مایوس ہوگیا اور دل میں کہنے
لگا کہ اب کیا ہوگا یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ نامعلوم اس حرامزادہ نے اوستاد کے قفس کو کہان
روانہ کردیا اب کیا کرونگا خیر اوستاد کا حافظ و نگہبان خداوند کریم ہے مگر آج شب کو عیاری
کرکے اس حرامزادہ رموز کو تو قتل کرنا چاہیے سمک یلطاقی تو یہ دل میں خیال کرکے بیرون دربار
آئے اور اپنی صورت تبدیل کرکے عیاری کی فکر میں مصروف ہوئے اودھر رموز عنطاق
سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکو عیارون کا خوف بھا اسنے اپنا آتے ہی بندوبست
کیا اور اپنی حفاظت کی تدبیر کی کہ اگر کوئی عیار میری فکر مین آئے تو مجکو خبر ہوجائے یہ تدبیر
کرکے یہ تو انتظار کرنے لگا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اودھر عنطاق نے دربار برخاست کیا
سب سردار و بادشاہ دربار سے اوٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے اور صبح کے جانے کا براے
تماشاے قتل اہل اسلام انتظام کرنے لگے اودھر افسران فوج نے جاکر اہل لشکر کو حکم بادشاہ
سے خبردار کیا کہ صبح کو سب لشکر تیار رہے صبح کو ہمراہ بادشاہ کے طرف میدان قتل کے چلنا
ہوگا اہل لشکر بھی اپنا اپنا بند وبست کرنے لگے ہتیار وغیرہ درست کرنے لگے ہرکارون
نے اون اون بادشاہون و افسرون کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا جو جو کہ دربار مین نہ آئے
تھے سب اپنے اپنے بندوبست مین مصروف ہوئے جلادون نے بیرون شہر جاکر میدان
وسیع دیکھکر میدان خونی کی تیاری کی اہلکاران شاہی نے خیمے و بارگاہین اوسی میدان
مین مناسب مقام پر ایستادہ کردین جارچی نے تمام شہر و ہر ایک گانون مین جو کہ قریب
تھے یہ خبر بذریعہ ڈہول کے پہونچادی کہ کل قیصر حمزہ بیٹے علمشاہ و دیگر خداپرست جو کہ اوسکے
شریک ہوکر اپنے دین سے پہر گئے تھے اور خداپرست ہوگئے ہین فلان میدان مین قتل کیے جاینگے
جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ بوقت سحر آئے اور تماشہ دیکھے ثواب حاصل کرے چنانچہ تمام امیر و
غریب ادنی و اعلے چلنے پر آمادہ ہوئے صبح کا انتظار کرنے لگے ہر ایک مقام پر یہی چرچا ہوکہ

کہ کل چلکر خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھین گے راوی ان سب کو نواحی بندوبست اور
فکر انتظار مین رکھتا ہی آئیندہ یہ حال تحریر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہی کہ وہان کیا واقعہ
گذرا کیونکہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور مقابلہ اخلاق تمرتاش برادر اشفاق قزاق اوترا ہوا ہی کہ جسکو
مہتر برق فرنگی نے عیاری کرکے قتل کیا ہی جسپر امیر حمزہ صاحبقران نے مہتر برق فرنگی کو
ناراض ہوکر نکالدیا تھا یہ داستان جناب منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کرچکے ہین مین نے
صرف ناظرین کی یاد دہی کے لیے اسقدر تحریر کردیا لشکر اسلام تو یہان فروکش ہی اور حمزہ صاحبقران
حکیم اسقلنیوس کے مہمان ہین اور انتظار کر رہے ہین کہ خواجہ اس کوہ کی خبر لیکر آئین تو مین طرف
کوہ ہیبتون کے روانہ ہون اور حکیم شیاطین امیر کے پاس اسیر ہی اوسی نے یہ شرط بھی کی ہی کہ اس کوہ پر کی
خبر منگا دیجیئے کہ جہان گنبد ہی اور اس گنبد سے صدا آتی ہی کہ مین تم سب کا خدا ہون اور اس اور
طرف کے باشندے اسکو خدا ہی مانتے ہین یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہی تو مین ایمان لاؤن ورنہ
بہت مشکل امر ہی میرا ایمان لانا بس خواجہ کو امیر نے اس طرف کو روانہ کیا تھا چنانچہ خواجہ گئے ہوئے
ہین کہ انکا حال منشی صاحب تحریر کرچکے ہین کہ جس طور سے انھون نے اوس بچہ شیطان اسلم کو اسیر
کیا ہی اور چلے تھے کہ راہ مین جہانگیر کا خیال آگیا انکے رہا کرنے کو گئے جیسا کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہی
خلاصہ یہ کہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور فروکش ہی اور سب صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین اور اخلاق
قزاق بسبب مجروح ہونے کے کوہ پر مقیم ہی اسکا لشکر زیر کوہ پڑا ہوا ہی اسکا قصد ہی کہ میرا زخم
اچھا ہولے تو مین اہل اسلام سے مقابلہ کرون اہل اسلام کوہ گھیرے ہوئے پڑے ہین لشکر مین لندھور
و مالک و بہرام و مقبل و دیگر سرداران سب کے اہل لشکر ہین مثل فرہاد خان وغیرہ کے اور
بہت سے ساحر ہین جو کہ یہان شریک ہوئے ہین مثل ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا معشوقہ جہانگیر
و ملکہ مہتغنی معشوقہ امیر و سیران جادو و آفت جادو وغیرہ کے اور دیگر ساحر و اہل لشکر ان
سب کو صاحبقران کا انتظار ہی کہ صاحبقران کوہ ہیبتون کو فتح کرکے اور لوح کا نشان دریافت
کرکے تشریف لائین اور طلسم کیجانب روانہ ہون تو ہم سب بھی ہمراہ رکاب چلین اور بادشاہ طلسم
سے مقابلہ کرین لہذا اب لشکر اسلام کی حالت تحریر کرتا ہون بعد اسکے پھر عملشاہ وغیرہ کا حال
تحریر کرونگا انشاءاللہ تعالے یہ چند سطرین نے بطور یاد دہی کے ناظرین کی خدمت مین

تحریر کرکے پیشکش کیے ہین کہ ناظرین کو یاد آجائے کہ یہ سب واقعات ہو چکے ہین اور منشی احمد حسین تحریر کر چکے ہین ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی آمدم برسر مطلب

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون جو کہ بمقابلہ اخلاق فزا اترا ہوا ہے و دیگر حالات داستان ہذا

راویان نازک خیال و حاکیان صداقت مقال اس داستان صداقت اساس کو صفحۂ قرطاس پر قلم سحر نگار قم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جب امیر حمزہ صاحبقران مالک عقرب سلیمانی کو چالاک سلیمان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان اپنے سردارون سے رخصت ہو کر طرف کوہ بیستون حسب ہدایت پرچہ کاغذ کے تشریف لے گئے اور لشکر کو یہان چھوڑ گئے سب اہل لشکر یہان انتظار صاحبقران ثانی سلیمان ہین مقیم ہین کیونکہ صاحبقران کو عرصہ ہوا اور صاحبقران واپس نہ آئے یہان ہر روز سب سردار دربار مین حاضر ہوتے ہین اپنے اپنے مقام پر اپنے طریقہ اور قاعدہ سے بیٹھے ہین کیونکہ صاحبقران کے دونون جانشین یہان موجود ہین دربار آراستہ ہوتا ہے ہر کارے برائے خبر مقرر کیے ہین کہ اخلاق کی خبر لائین اور صاحبقران کے لشکر اسلام مین عیارون مین سے مہتر چالاک پسر خواجہ عمرو نامدار و مہتر برق فرنگی و دیگر عیار مثل چالاک بن عمرو کے یہ عیار بھی دربار مین اپنے اپنے مقام پر موجود رہتے ہین ایک دن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ ہے اور سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہین دنگل صاحبقران و جہانگیر و علمشاہ پر غاشیہ پڑا ہوا ہے صف ساحران مین کرسی آہو چشم و ملکہ سیاہ مہر جمال پر غاشیہ پڑا ہے اور سب باقی سردار موجود ہین کہ یکایک ملکہ غزالہ کی نگاہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ آہو چشم کی کرسی پر پڑی ساتھی علمشاہ کے دنگل پر بھی فوراً اسکے دل مین خیال پیدا ہوا کہ ان دونون کو لشکر سے نکلے ہوئے عرصہ ہوا ہے اور انکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ یہ کدھر گئے ہین اور کہان ہین اور ان دونون پر کیا گذری انکا حال دریافت کرنا اور خبر لینا ہر ضرور ہے ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ ملکہ غزالہ تمام ساحرون کی افسر ہے اور جسقدر لشکر ساحران ہے سب اسکے ماتحت ہین پھر سمجھنا اون سب پر حکم ہوتا ہے اور وہ سب انکے تابعدار ہین یہ جو خیال ملکہ غزالہ کے دل مین پیدا ہوا فوراً جھولی مین سے ایک کتاب نکالی اوسکو کھولا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اوس پر نگاہ کی دل مین ملکہ آہو چشم

و علمشاہ کا خیال رہنا ملکہ غزالہ پر سحر کے ذریعہ سے حقیقت ظاہر ہونا چشمہ علمشاہ سے
ظاہر ہوئے کتاب سحر مین سب حال تحریر تھا یہان سے ملکہ و علمشاہ کا بوقت شب نکل کر جانا
صبح کو صحرا مین پہونچنا علمشاہ و ملکہ مین باہم تقریر ہونا آخر ملکہ کا قمری بنکر علمشاہ کے ہمراہ ہونا علمشاہ
کا پاس عنطاق کجکلاہ کے موافق اُسکے طلب کے جانا عنطاق کا قمری کو پسند کرنا علمشاہ سے
طلب کرنا انکا انکار کرنا اُسکے سامنے رموز جادو کا باز سحر بھیجکر قمری کو اُٹھوا منگانا علمشاہ کا برہم
ہوکر مقابلہ کرنا بارگاہ مین چند سردارون کا ہاتھ سے علمشاہ کے مارا جانا پس سبکا ازردی بلوہ اُنکو
پکڑ لینا رموز کا آکر سحر بیکار کرنا علمشاہ کا اسیر ہو جانا عنطاق کا علمشاہ کو قید کرنا اور حکم قتل دینا اُسکے
بھانجے تنجر کا یہ خبر پاکر شب کو آکر رہا کر لیجانا اپنے قلعہ مین رکھنا مسلمان ہونا اور سب اہل قلعہ کو مسلمان
کرنا اور علاج علمشاہ کا کرنا سمک کا عیاری کرکے رموز سے قفس قمری کا حاصل کرنا اور پاس
علمشاہ کے لیکر پہونچ جانا دیوانہ کا اپنے عشق کا حال بیان کرنا علمشاہ کا اقرار کرنا کہ مین تیری معشوقہ
تجکو دلادونگا یہ حال عنطاق پر ظاہر ہونا اور علمشاہ کو تنجیر دیوانہ تیرا بھانجہ شب کو رہا کر لیگیا ہے اُسکا
یہ خبر پاکر ایک پہلوان کو مع سپاہ کے روانہ کرنا طرف علمشاہ و تنجیر کے مقابلہ ہونا افغان آدم خوار
کا علمشاہ کے ہاتھ سے زیر ہوکر مسلمان ہونا یہ فنا کر خود عنطاق کجکلاہ کا لشکر کشی کرکے آنا اور اپنے
باجگذارون کو نامے بھیجکر طلب کرنا سبکا آنا اور علمشاہ کا مع دیوانہ کے مقابلہ عنطاق مین بہ قصد
مقابلہ قلعہ سے باہر نکل کر آنا دیوانے کے باپ مضراب کجکلاہ کا حسب طلب عنطاق کے آنا
اُسپر سب حال ظاہر ہونا عنطاق سے برہم ہوکر مع اپنے لشکر کے الگ ہو جانا رموز جادو کا آکر
علمشاہ و دیوانے کو بذریعہ سحر کے اسیر کر لینا اور سب سردارون کو مضراب کجکلاہ و اُسکے سردارون کو بھی
اہل لشکر پر سحر کرنا آہو چشم کا یہ حال دیکھکر رموز سے آکر مقابلہ کرنا رموز کا خاک قبر جمشید سی
اور اکر آہو چشم کو اسیر کر لینا اہل لشکر و اہل قلعہ پر سحر کرکے سب کو پتھر کا بنا دینا اور ابر سحر اُن سب پر
گرا کر رموز کا مع عنطاق و کل لشکر کے شہر مین آنا شنگال کے پاس نامہ روانہ کرنا خواجہ کا ملک الموت
کی عیاری کرکے شنگال سے جہانگیر وغیرہ کو لینا اور وہان سے عنطاقیہ مین آنا یہان پہچانا جانا
خواجہ کا بھی اسیر ہونا عنطاقیہ مین منادی ہونا کہ کل سب خدا پرست قتل کیے جائینگے کل واقعات
لکھے پائے ایک سہو ضرور نہ تھا جو کہ گذرے ہین اور مین تحریر کر چکا ہون اُس طور سے ظاہر ہوئے

کہ غزالہ موجود تھی یہ واقعات دیکھکر رنگ روز زرد ہو گیا چہرہ متغیر ہو گیا ایک قسم کی گرد ملال رخ پر پائی جانے لگی افسردگی ظاہر ہونے لگی اشک حسرت مثل دریا کے چشمہاے فتان سے جاری ہوئے آہ سرد کے فقرے بھرنے لگی کف افسوس ملنے لگی بار بار زانو پر ہاتھ مارنے لگی عجب کچھ حالت و کیفیت ہو گئی ایک بار ہاے شاہزادہ علمشاہ کہکر دل کو پکڑ لیا کشور دل پر فوج رنج و غم کی چڑھائی ہوئی تاراجی آتا ہم صبر و قرار کو سپاہ صدمہ و غم آئی دل سینہ بے کینہ مین مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا یہ جو ملکہ نے کہا کہ ہاے علمشاہ ہاے سب اہل دربار کے کان کھڑے ہوئے ہر ایک نے ملکہ غزالہ کی طرف دیکھا ملکہ کی عجیب حالت پائی دیکھا کہ مثل ابر نوبہار کے رو رہی ہے اور بار بار کف افسوس مل رہی ہے جو ساحر تھے وہ تو بسبب پاس و لحاظ کے کچھ نہ دریافت کر سکے مگر لندھور و مالک نے خصوصاً مالک اژدر نے کہا کہ اے ملکہ غزالہ یہ تمھاری کیا حالت ہے اور یہ تمنے ہاے کا نعرہ کیسا کیا اور علمشاہ کا نام کیون لیا یہ تو بیان کرو کہ کیا اسوقت کچھ شاہزادے کی یاد آئی یا اپنے دختر کی تمھاری یہ حالت دیکھکر اور اس نعرہ کی صدا سنکے ہمارے حواس جاتے رہے کیا حالت ہے ملکہ غزالہ نے لندھور و مالک وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے جانشین حمزہ و اراے ہند و مالک اژدر مین کیا بیان کرون اگر بیان کرتی ہون تو عرصہ ہوتا ہے وہان خاتمہ ہو جائیگا لہذا مین تو جاتی ہون آپ دونون صاحب لشکر سے ہوشیار رہین مین شاہزادہ کی کمک کرکے ابھی آتی ہون مین ٹھہر نہین سکتی ہون لندھور وغیرہ نے کہا کہ اے ملکہ صاف صاف بیان کرو کہ کیا واقعہ ہے ہمارے دل سینون مین بیقرار ہین اور یہ جو تمنے کہا کہ مین جاتی ہون اور شاہزادہ کی کمک کرکے ابھی آتی ہون تو اس امر کا خیال رہے کہ یہ اولاد صاحبقران ہین انکو کسی کی کمک درکار نہین ہے سواے خداوند کریم کے خصوصاً ساحرون کی کیونکہ ہم لوگ سحر ساحری کو برا جانتے ہین اگر تم جاکر سحر کرکے کسی پہلوان یا بادشاہ کو قتل کرو گی اور شاہزادہ کو معلوم ہو جائیگا تو بڑی خرابی ہوگی یقین ہے کہ وہ اپنے کو ہلاک کرین پس لازم یہ ہے کہ ہم سے بیان کرو کہ ہم جاکر کمک کرین اول تو تم عورت ہو دوسرے ساحرہ یا ہمکو بھی ساتھ لیتی چلو غزالہ نے جواب دیا کہ اگر ساحرون سے مقابلہ ہوا اور کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہو گئے ہون تو اس حالت مین آپ لوگ جاکر کیا بنائیے گا جو انکا انجام ہوا ہے وہی آپکا بھی ہوگا کیونکہ آپ لوگ سحر سے واقف

نہین ہین ہان اگر کسی پہلوان یا بادشاہ یا لشکر سے مقابلہ ہوتا تو آپ لوگون کا جانا بیکار تھا اسوقت
آپکی بھی کچھ ضرورت نہ تھی وہ اکیلے کافی تھی تاہم مین آپ لوگون کو پہونچا دیتی چونکہ ساحرون سے مقابلہ
ہی اور وہ مبتلاے سحر ہین اور اُنکے قتل کی فکر کی جاتی ہی تو ایسی حالت مین آپ لوگ جاکر کیا
بنا ئیے گا ہان وہان تو ہم لوگونکا کام ہی لندھور نے جوابدیا کہ یہ سب درست ہی ہم اسوقت تک
تمکو نہ جانے دینگے جبوقت تک تم بالکل واقعہ نہ بیان کروگی ہم بھی تو آگاہ ہون کہ شاہزادہ
کس آفت مین مبتلا ہوا ہی کہ تم اسقدر بیقرار ہو یہ سُنکے ملکہ غزالہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان
کیا جو کہ کتاب سحر سے اسکو معلوم ہوا تھا اور کہا کہ کل صبح کو شاہزادہ مع اُن سب لوگون کے قتل
کیا جائیگا جو کہ اُنکے شریک ہوئے تھے اور اُنکے ہمراہ اسیر ہوئے ہین پس میرا جانا یہ ضروری ہین
ابھی جہان تک ممکن ہوگا اپنے کو وہان پہونچا دنگی اور کل جب وہ براے قتل میدان مین
لائے جائینگے سحر کرکے اوس ساحر کو قتل کردنگی کہ جس نے شاہزادہ کو اسیر سحر کیا ہی بس اب
مین جاتی ہون آپ لوگون کے لیے جاتے ہین بہت وقت ہی آپ لوگ یہان تشریف رکھین
اور لشکر سے خبردار رہین کیونکہ آپ کے مقابلہ مین لشکر حریف اُترا ہوا ہی ایسا نہ ہو کہ آپ کی
عدم موجودگی مین کوئی لشکر پر آفت آئے کہ جو کہ صاحبقران سے ندامت دلائے یہان آپ
لوگون کا موجود ہونا یہ ضرور ہی کہ غیر ساحرون سے مقابلہ ہی میری کوئی ضرورت نہین ہی جب
یہ غزالہ نے کہا اور سب کو معلوم ہوا کہ علمشاہ کو اس طور سے ساحرون نے اسیر کرلیا اور غزالہ
براے کمک جاتی ہی لندھور وغیرہ نے کہا کہ ملکہ بسم اللہ کرو اب دیر نہ کرو خداوند کریم تمکو عین
وقت پر پہونچائے اور صاحبقران سے ہم سبکو اور تمکو سرخرو کرے اور تمھاری مراد برلائے
جاؤ سپرد خداوند کریم کیا ملکہ غزالہ یہ سُنکے اپنے مقام سے اُٹھی اسکا اُٹھنا تھا کہ ملکہ گوہر آرا
و ملکہ فہمانہ و ملکہ ماہ تن و آفت جادو و سیران جادو جو جو ساحر زبردست تھے ملکہ کے
اُٹھتے ہی اپنے اپنے مقام سے اُٹھے ملکہ نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون تھے ابھی اور ملکہ برخاست
ہونے کا وقت نہین دلاسے ہمند تشریف رکھا ہین اور مین تو بضرورت جاتی ہون آپ لوگ
ابھی تشریف رکھین اُن سب نے جوابدیا کہ ہم بھی آپکے ہمراہ چلین گے کیونکہ ساحرون سے
مقابلہ ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ لونڈی آپکی کافی ہی آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کوئی

ضرورت نہین ہے آپ لوگ کیون تکلیف کرین اُن سب نے جواب دیا کہ ہم لوگ ضرور آپکے ہمراہ
چلین گے اسمین چند سبب ہین اول تو یہ ہے کہ ہمارا آقا و مالک مبتلائے سحر ہے اور کفار اُسکی جان
کے درپے ہین پس ہمکو لازم ہے کہ آقا کے قدمون پر اپنی جانون کو نثار کرین جہان اُنکا پسینہ گرے
وہان اپنا خون گرائین کیونکہ پہلے وہی یہان تشریف لائے تھے ہم انھین کے سبب سے ایمان لائے
ہین انھون نے ہمکو راہ راست دکھائی اور راہ ضلالت سے نکال کر راہ راست پر لاکے چشمہ
ہدایت پر پہونچایا پھر ہم کیونکر نہ جاکر اپنی جانین نثار کرین دوسرے آپ ہماری افسر و مالک
جان ہین اور ہم آپکے ہمراہ ہین یہ تو ہم سے کبھی نہ ہوگا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم کام بھی آئین
ایسے وقت مین تو ہماری سعادت ہے تیسرے یہ کہ ساحرون سے مقابلہ ہے ذرا حضور ہمارے
بھی سحر کا امتحان کرین کہ ہمنے جو اپنی عمر اس فن کے حاصل کرنے مین صرف کی ہے تو کچھ حاصل
ہوا یا نہین چوتھے ہم یہان رہ کر کیا کرین کیونکہ اگر یہان مقابلہ بھی ہوا تو پہلوانون مین ہوگا کوئی
ساحرون سے مقابلہ نہین ہے نہ لشکر ساحران یہان موجود ہے جو ہم لوگون کے قیام کرنے کی یہان
ضرورت ہو ہم لوگ یہان بالکل بیکار ہین آپکے ہمراہ چلکر ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر اُنکے
ہاتھ سے مارے گئے تو مرتبہ شہادت ملا اگر اُنکو قتل کیا تو سعادت عقبی حاصل ہوئی اور غازی
کہلائے یہان رہ کر ان دونون امرون سے باز رہتے ہین کسی قسم کا شرف نہ ملیگا بس
آپ ہمکو نہ منع فرمائین اپنے ہمراہ لیچلین جب اُن سب نے اس طور سے کہا تو ملکہ غزالہ
مجبور ہوئی جواب دیا کہ آپ لوگون کو اختیار ہے گو کوئی ضرورت نہ تھی مگر آپ لوگون کی خوشی
یہ ہے تو مین منع نہین کرسکتی ہون یہ سن کے ہر ایک نے لنذھور و مالک کو سلام کیا اور ملکہ غزالہ
کے ہمراہ بیرون بارگاہ آئے یہ خبر لشکر مین ساحرون کے پھیل گئی کہ ملکہ غزالہ کسی طرف کو تشریف
لیجاتی ہین کہین شاہزادہ علمشاہ سحر مین مبتلا ہوئے ہین سب اہل لشکر نے آکر گھیر لیا کہ ہم بھی ہمراہ
چلین گے ملکہ نے اُن سب سے فرمایا کہ تم لوگون کی کیا ضرورت ہے وہان لشکر و سپاہ کی حاجت
نہین ہے ہم سب کافی ہین تم لوگ بیکار کیون زحمت کرو تم یہان رہو ہم بہت جلد واپس آتے
ہین وہ لوگ خاموش ہورہے ملکہ غزالہ اُن سب کو منع کرکے بیرون لشکر آئین اور بیرون لشکر آکر زمین
سے خاک اُٹھا کر ہر ایک نے اسیر اسم سحر دم کرکے اپنے شانون پر ملی کہ پر پیدا ہوئے یہ سب کے

سب ساحر اودھر کی طرف تخت ... سے روانہ ہوئے کہ ادھر کا حال وقت پر تحریر ہوگا راوی بیان کرتا ہے
کہ اب لشکر میں سوا ... لشکر کے کوئی ساحران زبردست سے نہیں رہا سب ہمراہ ملکہ غزالہ کے
گئے ہیں ہاں ساحروں کا لشکر ہے جو کہ ایسے ساحر ہیں کہ جو کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کرسکیں
اُن سبکو تو راوی ادہر ہی چھوڑتا ہے لشکر کا حال تحریر ہوتا ہے کہ بعد جانے ملکہ غزالہ کے لعد ہور
وغیرہ نے دربار برخاست کیا مگر سب مغموم و رنجور ہیں اور یہ خیال ہے کہ دیکھیں ان سب کے
پہونچنے تک طلسمات کو وہ لوگ زندہ بھی رکھتے ہیں یہاں لشکر اسلام و سرداران اسلام تو اس
رنج و صدمہ میں مبتلا ہیں فہان قلعہ میں اخلاق کا زخم کسیقدر اچھا ہوا اور اب اسکی حالت
یہ ہوئی کہ یہ اُٹھنے بیٹھنے لگا بلکہ چند قدم اُٹھکر چلنے لگا اب اسکا دربار بھی ہونے لگا ایک
دن کا ذکر ہے کہ اسکا دربار آراستہ ہے کہ اسکو خیال آیا کہ بھائی صاحب تو قتل ہوئے عیاروں کے
ہاتھ سے میں نے مقابلہ کیا میں مجروح ہوا یہ لوگ بہت زبردست ہیں ان سے کوئی مقابلہ
نہیں کر سکتا ہے اگر میں اچھا بھی ہوگیا تو بھی ان لوگوں سے نہیں لڑسکتا ہوں نہ میرے
پاس کوئی سردار و پہلوان ہے جو ان سے مقابلہ کرسکے نہ اسقدر لشکر ہے پس کیا تدبیر کروں اگر
مکر و دغا کرتا ہوں تو انکے لشکر میں عیار موجود ہیں انکے سبب سے یہ تدبیر بھی میری پیش
نہ جائیگی کیا تدبیر کروں گو میرا لشکر مقابلہ میں اُترا ہوا ہے مگر میں کیا کر سکتا ہوں اتنا عرصہ
جو ہوا صرف اس سبب سے ہوا کہ میں مجروح تھا چونکہ وہ لوگ بہادر ہیں بہادروں کا
یہ طریقہ ہے کہ جب تک افسر خواہ بادشاہ مجروح ہوا اچھا نہ ہولے اسوقت تک اسکے اہل
لشکر سے مقابلہ نہیں کرتے ہیں پس میرے مجروح ہونے سے وہ لوگ مجبور ہوگئے ہیں ورنہ اب تک
وہ خاتمہ کرچکے ہوتے اتنے دنوں بھی جان اس سبب سے بچی مگر اب کوئی صورت جان بچنے
کی نظر نہیں آتی ہے کیا تدارک کیا جائے اخلاق یہ خیال دل میں کر رہا تھا اور دل سے کہہ رہا
تھا کہ سوائے اس تدبیر کے کہ میں جاکر انکی اطاعت کروں اور انکا دین و مذہب اختیار کروں
یہ تو صورت ہے کہ جان بچے ورنہ محال ہے اس امر کو دل گوارا نہیں کرتا ہے ایسے ایسے خیال دل
سے کر رہا تھا چند سردار حاضر تھے اور بہت سے زیر کوہ لشکر لیے ہوئے اُترے تھے اول تو
یہ لوگ قزاق پیشہ ہیں انکے پاس نہ تو اسقدر لشکر ہے نہ سپاہ نہ سردار تاہم قریب چالیس ہزار

کے لشکر میں جسقدر ساحر تھے انکے افسر بھی ہین کچھ اسکے پاس ہین کچھ لشکر مین ہین یہ بیٹھا ہوا ایسے منصوبے دل سے کر رہا تھا کہ چوتھی پہر کا دون کی آکر حاضر ہوئی مجرا کرکے عرض کرنے لگے ہم لشکر اسلام مین برائے خبر گئے ہوئے تھے وہان موجود تھے کہ ہم نے دیکھا کہ جسقدر ساحر زبردست لشکر اسلام مین تھے وہ سبکے سب لندھور وغیرہ سے رخصت ہوکر ایک سمت کو روانہ ہوئے سوائے ان ساحرون کے کہ جو لشکر ہی مین کوئی افسر اعلے و زبردست نہ یا سب اُس طرف کو چلے گئے وہان غیر ساحرون مین سے کوئی نہین گیا یہ جو ہمنے دیکھا تو دریافت کیا معلوم ہوا کہ شہزادہ خلمشاہ لشکر سے یکہ و تنہا کسی طرف نکل گیا تھا لیکن اُس سے اور ساحرون سے مقابلہ ہوا ساحرون نے سحر کرکے اسیر کر لیا اب انکو قتل کرتے ہین یہ سب انکے رہا کرنے کو گئے ہین یہ سُن کے ہمنے دریافت کیا کہ کیا یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین جو ساحرون نے انکو اسیر کر لیا معلوم ہوا کہ یہ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتے ہین اور سوائے حمزہ کے کہ وہ مالک اسم اعظم ہین انپر تو سحر اثر نہین کرتا ہے باقی جسقدر پسران حمزہ و نبیران حمزہ یا چہار یا پانسو چھپن سردار اہل لشکر ہین ان سب پر سحر تاثیر کرتا ہے ایک ادنیٰ ساحر سب کو اسیر کر سکتا ہے اگر اتفاقات ایسا ہوا ہے کہ تمام لشکر مبتلائے سحر ہوا ہے یا تو عیارون نے عیاری کرکے اصل ساحر کو قتل کیا ہے یا کسی ساحر زبردست نے آکر جو شریک حمزہ ہے اسکو قتل یا حمزہ نے بسبب اسم اعظم کے اسکو قتل کرکے ان سبکو رہا کیا ہے ساحرون سے یہ لوگ بسبب نہ جاننے سحر کے مقابلہ نہین کر سکتے ہین صرف شجاعت و بہادری جوانمردی کے خیال سے ساحرون کے مقابلے سے بھاگتے بھی نہین ہین یہ جو ہمکو معلوم ہوا اور ہمنے خود اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ساحران زبردست لشکر سے چلے گئے اب سوائے سرداران غیر ساحر و جانشینان حمزہ کے کوئی ساحر زبردست لشکر مین نہین ہے ہان جو لشکر مین ہین وہ ایسے ساحر نہین ہین کہ کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کر سکین رہا لشکر غیر ساحران وہ تو ساحر کے مقابلہ مین بیکار ہے ہمنے خیال کیا کہ چلکر حضور کو اس واقعہ سے آگاہ کرین شاید کوئی ساحر زبردست حضور کا ملاقاتی ہو حضور اسکو طلب کرکے ان لوگون کا خاتمہ کرین کیونکہ اسوقت مین نہ کوئی ساحر زبردست لشکر مین ہے نہ عمرو عیار جو کہ قاتل ساحران مشہور ہے وہ ہے نہ حمزہ ہے ضرور حضور کے حسب دلخواہ کام ہوگا ایسے وقت

بہتر کچھ کوئی وقت ہاتھ نہ آئیگا کہ یہ درد سر بلا دفع ہو جاتی ہم غلامونکو بخوبی معلوم ہے کہ
نہ تو حضور ان لوگون سے لڑ سکتے ہین نہ لشکر حضور مین کوئی ایسا سردار ہے جو آپ سے مقابلہ
کرے سوا شکست کھانے کے کوئی دوسری صورت مقابلہ کرنے مین نظر نہین آتی ہے ہان البتہ
اگر چہ حضور زندہ ہوتے تو وہ ان سب کو ضرور قتل کرتے کیونکہ الکاشل بے نظیر تھا مگر وہ تو
عیار کے ہاتھ سے مارے گئے ہم سب کے نزدیک اس تدبیر سے کوئی بہتر تدبیر نہین ہے نہ ایسا
وقت ملیگا ہمنے حضور کو آگاہ کر دیا اب حضور کو اختیار ہے ہم غلام بشرط خدمت بجا لاتے ہین یہ
جو اُن ہیرکارون نے بیان کیا جسقدر سردار وہان موجود تھے یہ سن کے کہنے لگے کہ خداوند
یہ عرض بجا ہے جو عرض کرتے ہین واقعی امر یہ ہے کہ ہم اپنے مین سے کسی مین اسقدر جرأت و طاقت و
ہمت نہین پاتے ہین کہ ان سے لڑ سکین نہ اسقدر لشکر رکھتے ہین نہ حضور کو ہم ایسا دیکھتے ہین
خطا معاف ہو کہ حضور ان سے مقابلہ کر سکین پس کون سی صورت ہے معلوم کی سوائے اطاعت کے
اطاعت کو دل گوارا نہین کرتا ہے ان لوگون کے ساتھ مکر و فریب کرنا چاہئے اور یہ لوگ جس سے
زیر ہوئے یا عاجز ہوئے مکر و فریب کے اور کسی صورت سے نہین عاجز ہوئے اب تک کوئی
ان سے سر میدان نہین سر بر ہوا نہ ان پر غالب آیا یہی سب پر غالب آئے بڑے بڑے
پہلوانون نے مقابلہ کیا انجام کو یہی لوگ غالب ہے وہ مغلوب ہوا بڑے بڑے بادشاہ کہ جو بڑا
لشکر رکھتے تھے وہ بھی مغلوب ہوئے سرینگہ کوئی غالب نہ ہو سکا ہان فریب و دغا سے غالب آیا
آپکو بھی یہی لازم ہے کہ ان کے ساتھ فریب و دغا فرمایئے کسی ساحر زبردست کو طلب کر کے انکا
خاتمہ انکے ہاتھ سے کرا دیجیے سردارون نے جو یہ کہا اخلاق نے جواب دیا کہ مین خود اپنے
دل مین یہی خیال کر رہا تھا اور اسوقت اسی فکر مین مبتلا تھا کہ کیا تدبیر کرون جو ان سے
غالب آؤن کیونکہ نہ اپنے مین انکے مقابلہ کی طاقت و قوت پاتا ہون نہ تم لوگون مین
نہ اسقدر لشکر رکھتا ہون یہ خیال کیا تھا کہ مکر و دغا کرون تو یہ خیال ہوا کہ عیار موجود
ہین انکی موجودگی مین کوئی فریب و دغا پیش نہ آئیگا سوائے اطاعت کے کوئی صورت سمجھ مین
نظر نہ آتی تھی اسکو دل گوارا نہ کرتا تھا بڑی دیر سے اسی فکر و تردد مین مبتلا تھا کہ ان ہیرکارون
نے آکر یہ خبر دی خداوند عجائب نے یہ ایک تدبیر اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کر دی اور ہمکو

کمک کی اور ہم سب کو ہلاک ہونے اور اطاعت کرنے اور اپنا مذہب آبائی ترک کرنے سے بچایا
بڑی فکر تو اس امر کی تھی کہ اطاعت بھی کی تو یہ امر ضرور ہوگا کہ خدائے نادیدہ کو سجدہ کرین یہ دل
گوارا نہ کرتا تھا اس سے تو مرنا بہتر تھا مگر یہ قدرت خداوند سے صورت نکل آئی اب مین
فکر کرتا ہون اور ذہن کو دوڑاتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ میرے ملاقاتیون مین سے کہ جنہین
مجھے دعوی محبت و الفت ہی اور وہ مجھ سے دعوی الفت کرتے ہین اور اکثر آنکا اور میرا محبت
کے بارے مین امتحان بھی ہوچکا ہی وہ میرے ساتھ اور مین انکے ساتھ پختہ نکلا ہون جو کہ ایک
روح اور کئی قالب مین جن سے عزیزون سے زیادہ ربط ہی جن پر یہ گمان ہی کہ اگر وقت پڑے
تو وہ اپنی جان کو عزیز نہ کرین پسینہ پر خون گرادین اونمین کوئی ساحر بھی ہی کہ جس سے یہ امید ہو
کہ مین اسکو برائے طلب کرون وہ فوراً میری مصیبت اور مجھکو آفت مین مبتلا سنکے میری کمک
کرے اور یہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرے اگر انمین کوئی نکلا تو مین امید کرتا ہون کہ اگر انمین کوئی
ساحر نکلا اور مین نے اسکو اس حال سے آگاہ کیا وہ فوراً میری یہ حالت سنکے آئیگا اور جہان تک
ہوگا میری کمک کریگا اور میرا راز افشا نہ کریگا کیونکہ مجھکو اُن لوگون سے بڑی بڑی امید ہی انکو
مجھ سے یہ کہکر اخلاق خیال کرنے لگا اپنے دوستون کو کہ جنکی ذات سے اُسکو بڑی بڑی
امید تھی ہر امر کی اُسکو اُن سے توقع تھی فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تیرا بہت بڑا دوست
ایک ساحر زبردست ہی کہ جسکے تو اکثر کام آیا ہی اور تیری اُسکے اول درجہ کی محبت ہی کبھی تیرے
اور اُسکے رنج بھی نہین ہوا ہی اُسنے مجھ سے اکثر کہا ہی کہ بھائی اخلاق اگر خدانخواستہ تمپر
کوئی وقت پڑے اور تم مجھکو خبر کرو تو ہماری محبت کا حال تمپر کھلے مین تمھارا کیسا دوست ہون
امتحان کرلو ای اخلاق تیرے اور اُسکے ٹوپی بدلی گئی ہم اور وہ دونون دودھ شریک بھائی
بھی ہین اُس سے بڑھکر کوئی تیرا دوست نہین ہی اور وہ ساحر زبردست بھی ہی کہ اسکا اسوقت
کوئی جواب دینے والا نہین ہی اُسنے چاہ بابل مین جاکر ہاروت و ماروت سے سحر حاصل کیا ہی
اور برسون ساحران ظلمات کی خدمت کی ہی جب مین نے اُس سے اکثر کہا کہ ای بھائی تم یہ جو
سحر حاصل کرتے ہو تو یہ کس کام کا ہی وہ یہ جواب دیتا تھا کہ اسکا حال اُسوقت کھلے گا جب
کوئی وقت تمپر پڑے گا یا میرے اوپر خدانخواستہ اُسوقت اس سحر کا مزا دیکھنا کہ اس سے

کیا کام نکلتا ہو ایسے وقت مین اُسکو آگاہ کرنا ضرور ہو اگر اُسکو خبر ہو گئی تو وہ ضرور آکر میری کمک کریگا اور ان خدا پرستون کا فیصلا کریگا اُس سے بڑھکر اس کام کے لیے کوئی دوسرا شخص نہین ہو یہ خیال دل مین کرکے اور تجویز کرکے اخلاق اُچھل پڑا چہرہ اُسکا سرخ ہو گیا بیساختہ منہ سے نکلگیا کہ وہ مارا اب یہ خدا پرست میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین دیکھو تو کیسی سزا دیتا ہون اگر ایک ایک کو چن چن کر نہ قتل کیا مثل سگ و خوک کے تو اپنا نام اخلاق نہ رکھا اور اپنے بھائی کے خون کا ان سے عیوض نہ لیا تو کچھ کام نہ کیا ان سب کو اس طور سے قتل کرون گا کہ انکے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائین اور مجھکو ترس نہ آئے یہ جو اُسنے کہا جو لوگ کہ اسوقت اُسکے پاس موجود تھے یہ اُسکی حالت دیکھکر اور اُسکو خوش پاکر کہنے لگے کہ کیون حضور کیا کسیکو تجویز کرلیا جو اسوقت اسقدر چہرہ پر بشاشت و آثار خوشی ظاہر ہوئے کیا کوئی تدبیر ذہن مین آگئی اگر ایسا ہو تو ہم غلامون سے بھی بیان فرمائیے تاکہ ہم بھی خوش ہون اور جو رنج و غم دل مین ہو اُسکو آپ خوشی سے دھوکر برطرف کرین اور گرد رنج و ملال کو دفع کرین دل رنجور و مغموم کو مسرور کرین کیونکہ خوشی تو ہمارے مقدر سے اُٹھ گئی ہو اس طور سے جو اُن لوگون نے کہا اخلاق نے ہر کا [illegible]ت و انعام دیکر رخصت کیا اُسکے بعد اُن لوگون سے کہا کہ یہ بات راز کی ہو مین تم سبکو ایسا ہی دیانت دار خیال کرتا ہون جو تم سے مین اپنا راز بیان کرتا ہون یہ کسی پر ظاہر نہ ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب آپ ایسے یہ قسم کے عرض کرتے ہین کہ ہم آپکا راز کسی سے ظاہر نہ کرینگے آپ اطمینان رکھین اُسوقت اخلاق نے اُن سے کہا کہ آگاہ ہو کہ میرا ایک دوست ہو کہ جسکا نام قرناطیس جادو ہو کوہ قرناطیس پر رہتا ہو اُسپر اُسنے ایک باغیچہ بہت مختصر بنوایا ہو اور اُس پہاڑ کو اپنے نام سے آباد کیا ہو وہان رہتا ہو بہت بڑا ساحر زبردست ہو کہ آج اسکا سحر و ساحری مین مثل و نظیر نہین ہو اپنے وقت کا سامری و جمشید ہو افراسیاب جادو و بادشاہ طلسم ہوشربا کا مدتون مصاحب رہا ہو جو کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا یہ اُسکی آنکھین دیکھے ہوئے ہو میرے اُسکے بڑی ملاقات ہو بلکہ ٹوپی بدلی گئی ہم دودھ شریک بھائی ہین مین نے اکثر مقام پر اُسکی مدد کی ہو اور بڑے بڑے کام میری ذات سے اُسکے حل ہوئے ہین اُسنے اکثر مجھ سے کہا ہو کہ جب تم پر یا تمھارے بھائی پر کوئی وقت سخت پڑے مجھکو آگاہ کرنا مین اُسکی تدبیر کردون گا ای بھائی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تمھارا بُرا چاہتا ہون

اور ہر آئی کا خواستگار ہون بلکہ یہ امر ہے کہ زمانہ یکسان نہین رہتا ہے مصیبت و راحت سب کے ساتھ
دشمن و دوست سب کے ہین مجھکو میرا علم خبر دیتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا تم ایک مصیبت سخت مین
مبتلا ہوگے اگر ایسا ہو تو ضرور مجھکو آگاہ کرنا اول تو خداوند ایسا کرین کہ وقت آئے ہی نہین شاید
زمانہ کی گردش سے آئے تو ہمکو ضرور آگاہ کرنا پس جب تم لوگون نے اور ہرکارون نے یہ خبر
کی اور یہ کہا کہ کوئی دوست آپکا ساحر ہو تو اسکو طلب فرما کر ان خدا پرستون کا خاتمہ کرائیے مین نے
جو خیال کیا تو کسیکو دوستون مین سے ساحر نہ پایا بہت فکرمند تھا کہ فوراً جیسے کسی نے کان مین
کہدیا کہ قرناطیس جادو اپنے دوست صادق و محب و لائق کو اس حال سے آگاہ کرو اسکا خیال
آنا تھا کہ انکا قول و اقرار بھی یاد آگیا مگر ایک امر کا خیال ہے کہ عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ میرے پاس آئے ہین
بسبب چند در چند ضرورتون کے انکے پاس گیا ہون پس دن ہوا ہے کہ ہمسے انسے ملاقات نہین ہوئی
نہ انکو میری حالت سے آگاہی ہے نہ مجھکو انکی حالت سے کچھ خبر خیریت معلوم ہی نہین کہ وہ کیسے
ہین اور انکا مزاج کیسا ہے اپنے مقام پر ہین یا نہین خیر مین انکو ایک نامہ تحریر کرتا ہون اسمین اپنی
کل حالت تحریر کرتا ہون اور طلب کرتا ہون اگر وہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہونگے اور تندرست
ہونگے تو فوراً تشریف لائینگے گو بہت دن سے ملاقات نہین ہوئی ہے مگر پھر بھی وہ نامہ
دیکھتے ہی فوراً آئینگے اور ان سبکو قتل و غارت کرینگے ان سب نے یہ سنکے عرض کیا کہ پھر حضور
جلد نامہ تحریر کرکے روانہ کرین تاخیر نہ فرمائین راوی بیان کرتا ہے کہ کوہ پور سے ایک سو میل کے
فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے کہ اسکا نام کوہ قرناطیس ہے اسپر ایک ساحر رہتا ہے کہ اسکا نام قرناطیس جادو
ہے واقعی اپنے وقت کا سامری و جمشید ہے اگر اس وقت مین سامری و جمشید بھی ہوتے تو اسکے سامنے
طفل مکتب تھے یہ حرامزادہ مدت تک افراسیاب جادو کا مصاحب رہا ہے اس سے بہت سے
سحر حاصل کیے ہین جب طلسم ہوشربا برباد ہوا اور سب وہان سے بھاگے تو یہ یہان آکر مقیم ہوا
ساحری مین زبردست مادہ جادوگری اسکو بہت ہے اخلاق کا بہت بڑا دوست ہے اسنے اکثر اخلاق
سے کہا ہے کہ جب تم پر کوئی وقت سخت پڑے تو تم مجھکو آگاہ کرنا مین تمھاری کمک کرونگا اس نطفہ حرام
کا طریقہ کیا ہے کہ پہاڑ پہ رہتا ہے خوبصورت خوبصورت لڑکیون کو سحر سے اٹھا لاتا ہے اپنے سحر
کے زور سے اپنا کام دل حاصل کرتا ہے رات و دن عیش و عشرت مین بسر کرتا ہے دوسرا مرض

یہ کبھی قائل ہوتا ہو کبھی قبول اخلاق سے یہی سبب زیادہ تر دوستی کا ہو کہ جب یہ جوان
تھا تو وہ اسکو بھی اپنے کام مین لاچکا ہو اور بہت مزا اسکو اس سے ملا ہو یہ اسکا معشوق زدہ
اُسکا معشوق ہو وہ اسکا بلکہ اب بھی جب کبھی ملاقات ہو جاتی ہو تو دونون باہم عیش کرتے ہین یہی
زیادہ تر سبب دوستی اور ملاقات کا ہو غرضکہ اخلاق نے اُسی کا ذکر کیا اور اب اُسکی کو نامہ تحریر کرتا ہو
وہ حرامزادہ اُسی کو بہت چاہتا ہو چونکہ عیش پسند ہو اس سبب سے رات دن جوان جوان عورتون و
لڑکون سے صحبت رہتی ہو شب بھر عورتون کے ساتھ مشغول عیش رہتا ہو اور دن بھر لڑکون کے
ہمراہ اسی سبب سے اسکو فرصت نہین ہوتی ہو جو یہ کسی طرف کا خیال کرے اسکو اسی کام سے مہلت
نہین ہو کہ وہ کسی کی ملاقات کو جاسکے یا اُسکی کوئی ملاقات کو آسکے یا وہ یہ خیال کرے کہ کون کتنے دن
سے نہین آیا سوا اسکو عیش کے دوسری بات کا ذکر نہین ہو بارے جب کبھی تنہا ہوا تو کچھ خیال اخلاق
کا آیا اُسکے دیکھنے کو دل چاہا پھر اُسکے ملازم کسی نہ کسی لڑکی یا لڑکے کو لاتے وہ اُس سے مصروف ہوگیا
خیال برطرف ہوگیا یہ تو عیش مین مصروف رہتا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ اخلاق نے قلم و دوات
طلب کرکے نامہ تحریر کرنا شروع کیا پہلے تو تعریف خداوند عجائب کی تحریر کی اُسکے بعد یہ القاب
تحریر کیا کہ اے برادر مہربان واے قوت بازو سے مستمندان گل گلزار گلشن ساحری شمع شبستان
باغ جادوگری غنچۂ حدیقۂ افسون گری یادگار جمشید و سامری شہنشاہ ساحران زمان زاد لطفہ بعد ملاقات
کے آپکو معلوم ہو کہ ایک مدت مدید سے آپکی خیر و خیریت اس حقیر سراپا التقصیر کو نہین معلوم ہوئی ہو
کہ مزاج مبارک کیسا ہو کہ نہ آپ خود تشریف لائے نہ مجکو اپنی خدمت مین یاد فرمایا مین تا تحریر
عریضہ ہذا خیریت سے ہون خدا سے آپکی خیریت چاہتا ہون بسبب چند در چند کامون کے حاضر خدمت
اقدس نہ ہو سکا لہذا بذریعہ تحریر ہذا کے عرض پرداز ہون کہ آپ اپنی خیریت مزاج سے مجکو آگاہ فرمائیے
تاکہ دل مضطر کو تسکین حاصل ہو یہ جو بسبب نہ پانے خبر خیریت کے مثل ماہی بے آب کے بیقرار
ہو رہا ہو اسکو قرار آئے مین خود حاضر خدمت والا ہوتا مگر ایک ایسے کام اور ایسی مصیبت و آفت
مین مبتلا ہون کہ ایک قدم یہان سے ہٹ نہین سکتا ہون آپنے وعدہ اکثر فرمایا تھا کہ جب
کوئی مصیبت سخت مین تو مبتلا ہو تو ہمکو آگاہ کرنا ہم تیری اسوقت مین کمک کرینگے تو وہ وقت
اب آیا ہو کہ ایک آفت تازہ مین مین چند دن سے مبتلا ہوا ہون حسب وعدہ جلد کمک کیجئے

اور تشریف لاکر اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمایئے کیونکہ اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت سخت نہ ہوگا کہ اسوقت مین کمک فرمایئے گا یہ وہ وقت ہی کہ جان ہی جاتی ہی اور ایمان بھی ایک دشمن سخت نے آکر گھیر لیا ہی بھائی صاحب یعنے اشفاق کو قتل کیا مین بھی مجروح ہوا اب مین اپنے مین ایسی طاقت و قوت نہین پاتا ہون نہ میرے پاس اسقدر لشکر ہی نہ کوئی سردار یا پہلوان ہی جو اُن لوگون سے مقابلہ کرے سوائے جان جانے کے کوئی اور صورت مفر نظر نہین آتی ہی وہ مصیبت اور بلا یہ ہی کہ حمزہ صاحبقران براے فتح طلسم ادھر کو آئے تھے اتفاق سے اُنکا گذر ادھر کو ہوا اُن سے مقابلہ ہوا اُنکے عیار نے عیاری کرکے اشفاق کو قتل کیا گو اُنھون نے یہ خبر پا کر عیار کو نکالدیا میرے اُنکے مقابلہ کی نوبت آئی مین زخمی ہوا جب سے اب تک اُنکا لشکر مجکو گھیرے ہوئے پڑا ہی آجکل نہ حمزہ ہی لشکر مین نہ کوئی ساحر ہی مگر اسپر بھی وہ لوگ ایسے زبردست ہین کہ جرأت نہین پڑتی ہی کہ اُنسے مقابلہ کرون وہ یہ کہتے ہین کہ یا تو مقابلہ کرو یا دین اسلام قبول کرو مین اپنے مین نہ مقابلہ کی جرأت پاتا ہون نہ یہ دل گوارا کرتا ہی کہ اپکا نیازمند ہوکر اُنکی اطاعت کرون اور اپنا دین آبائی ترک کرکے دین اسلام اختیار کرون اس آفت مین مبتلا ہون کہ خداپرست گھیرے ہوئے ہین نکلنے کی مہلت نہین ہی کہ آپ کے پاس آؤن اور آپکو اس حال سے آگاہ کرون برادر اشفاق کا جبار نج و صدمہ پورے طور سے اُنکے مرنے کا بھی سامان نہ کرنے پائے عزیزون کو بھی نہ خبر کرسکے بڑے تعجب کی بات ہی کہ جسکا آپ ایسا دوست و شفیق و مہربان ہو وہ اس آفت مین مبتلا ہو دشمنون کے ہاتھ سے عاجز و پریشان ہو اور کوئی صورت اُسکے مفر کی نظر نہ آئے لہذا جب مین نے دیکھا کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہی نہ اسقدر مہلت ملتی ہی کہ اپکی خدمت مین حاضر ہوکر آپکو اس حال سے آگاہ کرون بذریعہ عریضہ ہذا کے آپکو خبر کی کہ آپ تشریف لاکر مجکو اس بلا سے نجات دین آپکی مہربانی و عنایت سے بعید نہ ہوگا بموجب مصرعہ ع کرمہاے تو مارا کرد گستاخ ۔ دست بستہ عرض کرتا ہون ارمیری کمک فرمایئے واگر اپنی تشریف آوری مین تاخیر فرمایئے گا تو پھر مجکو زندہ نہ پایئے گا جناب ہمین دین و مذہب کا مقدمہ ہی مین کوئی ملک و مال کے لیے نہین لڑتا ہون اسمین ایک ہر کو میری کمک مقدم ہی پس ایسے تو مجکو ایک قسم کا نیاز حاصل ہی اور اپنی مختصر تحریر کو بت

تصور فرمایے زیادہ مہلت نہین ہی کہ کل حال تحریر کرون جب تشریف لاییے گا تو زبانی عرض کرونگا
راوی بیان کرتا ہی کہ اخلاق نے کل واقعات جو لشکر اسلام سے گذرے تھے اور جس طور سے
جنگ و پیکار ہوئی تھی اور دیوانے کا حال سب تحریر کر دیا چونکہ منشی احمد حسین صاحب اپنے
اجزا مین تحریر کر چکے ہین سب تحریر کر دیا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا جب نامہ لکھکر
تیار کر چکا ایک مرتبہ اپنے وزیر سے کہا کہ یہ نامہ کسی سانڈنی سوار کو دیکر اُس سے کہدو کہ وہ یہ نامہ
لیکر بہت جلد کوہ قرناطیس کی طرف جائے اور قرناطیس جادو کو دیکر اسکا جواب بہت جلد
حاصل کرکے لائے ہم جواب کے منتظر ہین کہ جواب نامہ آئے تو اُسکے موافق بندوبست کرین وزیر
نے اسوقت ایک سانڈنی سوار کو نامہ دیکر طرف کوہ قرناطیس کے روانہ کیا اور جو کچھ اخلاق
نے کہا تھا وہ اُس سوار سے کہا اور یہ بھی کہا کہ زبانی سب حال کہدینا اور کہنا کہ آپکو بہت جلد
بلایا ہی اور کہا کہ جلدی تشریف لائیے اور جو کچھ حال اور واقعہ بیان گذرا ہی سب بیان کرنا اور بہت
جلد جواب لیکر آنا انعام کثیر پاؤ گے وہ سانڈنی سوار یہ سُن کے نامہ لیکر روانہ ہوا طرف کوہ قرناطیس
کے یہان اخلاق قزاق انتظار نامہ مین مصروف ہی اور روز دربار آراستہ کرتا ہی لشکر زیر کوہ
بمقابلہ لشکر اسلام اُترا ہوا ہی اودھر قرناطیس جادو اپنے باغ مین بیٹھا ہوا ہی آگے اُسکے ملازم حاضر
ہین باغ خوب آراستہ ہی سب سامان عیش مہیا ہی ایک معشوق پہلو مین بیٹھا ہوا ہی دور
شراب چل رہا ہی جام مے ارغوانی گردش مین ہی صداے شیشہ و قلقل بلند ہی چاق چاق
کی صدا آرہی ہی پہلو گرم ہی ملازم سامنے دست بستہ حاضر ہین مطربہ سامنے گا رہی ہی تبلہ و
سارنگی بج رہا ہی وہ مطربہ یہ تین شعر داغ دہلوی کے گا رہی ہی شعر ایک ہی رنگ ہی سب سے
یہ تماشا گیا ☆ کوئی کیا ہی کوئی چاہنے والا گیا ☆ عرصۂ حشر مین انصاف ہمارا اُسکا ہے
دیکھنا یہ ہی کہ ہوتا ہی تماشا کیا ☆ بخت بد سے اُس بت سفاک کو اور حشر ☆ خون ہی مجھ مین نہ
تھا خون کا دعوی کیا ☆ عجب رنگ صحبت کا ہی کہ یکایک قرناطیس کو اخلاق کا خیال
آیا فوراً اسکو یہ خیال ہوا کہ عرصہ ہوا کچھ خبر نہ تو اخلاق کی معلوم ہوئی کہ وہ کیا ہی نہ وہ خود
آیا نہ مین اُسکے پاس گیا اصل امر یہ ہی کہ جو لطف صحبت اُس سے حاصل ہوتا ہی اسوقت مین
وہ کسی سے نہین حاصل ہوتا ہی یہ برس سوا برس کا عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ خود آیا نہ کچھ خیر

کیا وہ مرگیا اُسکی خبر منگانا پر ضرور ہی کہ کچھ حال تو معلوم نہین ہو کہ کس بلا و آفت مبتلا ہی کہ نہ خود آیا
نہ اپنے حال کی خبر بھیجی اور مین ایسا بیخبر ہوا اور ایسا بھولا کہ مین نے خود خبر نلی اخلاق سا دوست
مجکو نصیب نہوگا یہ سب جو مین چار پیسے کے ہین جب تک تیرے پاس مال و دولت ہی
اسوقت تک یہ سب تیرے ساتھ ہین ادھر تو مفلس ہوا یہ سب اپنی اپنی راہ لین گے ہان ساتھ
دیگا تو وہی دیگا بڑا غضب کیا تو نے کہ اُسکی خبر نلی وہ تیرے کس کس وقت مین کام آیا ہی
معلوم ہوتا ہی کہ تیرے خبر نہ لینے سے وہ ناخوش ہوا اور خفا ہو گیا ہی تجکو لازم ہی تو اُسکو جاکر
منالا اور اپنی عدم توجہی کا عذر کر اور اپنی خطا معاف کرا اور اپنا قصور بخشوا قرناطیس بیٹھا
ہوا یہ خیال کر رہا تھا اب اسکو نہ ناچ اچھا معلوم ہوتا ہی نہ رنگ یہی فکر ہی کہ کسی تدبیر سے
مین اخلاق کے پاس پہونچ جاؤن یہ تو اس فکر و تردد مین ہی اودھر اخلاق کا نامہ بر نامہ
لیئے ہوئے راہ طے کرکے قریب کوہ پہونچا تھوڑی دیر دم لیکر کوہ پر آیا اور قریب باغ قرناطیس
پہونچکر دروازے پر ٹھہرا دیکھا کہ در باغ پر چند سوار و چند سپاہی بیٹھے ہوئے پہرہ دے
رہے ہین کہ یہ پہونچا اسنے اُن سوارون سے کہا کہ یہی باغ ہی قرناطیس جادو کا انھون نے
اسکو دیکھکر کہا کہ ہان یہی باغ ہی ملک قرناطیس جادو کا اسنے دریافت کیا کہ کیا وہ تشریف فرما
ہین اسوقت انھون نے جواب دیا کہ وہ ہمہ وقت باغ مین مثل بہار کے جلوہ فرما رہتے ہین کسی وقت
باغ اُنکی ذات سے خالی نہین رہتا ہی ہمہ وقت جلسہ عیش برپا رہتا ہی ناچ و رنگ ہوا کرتا ہی صحبت عیش
و نشاط برپا رہتی ہی معشوقان طناز پہلو مین جلوہ فرما رہتے ہین اُنسے راز و نیاز ہوا ہی کیون تمکو اُنسے
کیا کام ہی اور کیا ضرورت ہی اور کہان سے آئے ہو بیان کرو تاکہ ہم اُنکو خبر کرین نامہ بر نے کہا کہ جاکر کہدو کہ آپکے
دوست اخلاق کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کرتا ہی اور قدمبوسی کی بھی آرزو ہی زیارت
کا بھی خواستگار ہی یہ سنکے ایک سپاہی اُنمین سے اندر باغ کے گیا اور سامنے جاکر کھڑا ہوا قرناطیس اخلاق
کے خیال مین غرق تھا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی چنانچہ کہ ناچ و رنگ سب سے اسوقت متنفر ہو گیا ہی دل اُسکا
اخلاق کی طرف رجوع ہی حالت یہ ہی کہ تن اُسکا یہان ہی اور روح کوہ بلور پر ہی پاس اخلاق کے یہ سپاہی سامنے
ہاتھ باندھے کھڑا ہوا ہی کہ یہ سر اُٹھا کر میری طرف دیکھین تو مین عرض کرون کہ دیکا یک قرناطیس نے سر اُٹھا کر دیکھا
تو اپنے سامنے قریب فرش در باغ پر جو سپاہی برا ے پاسبانی مقرر تھے اُنمین سے ایک کو کھڑے ہوئے پایا خیال کیا

آیا ہی کیا ضرورت ہی یہ دل مین خیال کرکے اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیون تم اپنے کام کو ترک
کرکے یہان آئے ہو اسکا کیا سبب ہی کیا تمھارا پہرہ دینے کا وقت نہین ہی اُسنے مجرا کرکے
عرض کیا کہ جی نہین یہی وقت میرے پہرہ دینے کا ہی مگر ایک ضرورت سے حاضر ہوا ہون ایک سانڈنی سوار
کوہ بلور سے آیا ہی کوہ بلور کا نام سُننا تھا کہ اسنے کان کھڑے کیے اور کہا کہ کیا ہی بیان کرو اُسنے
جواب دیا کہ سانڈنی سوار کوہ بلور سے ملک اخلاق مالک کوہ بلور کا نامہ لیکر آیا ہی اور بار چاہتا ہی کہتا
ہی کہ مجکو کچھ زبانی عرض کرنا ہی اور نامہ بھی دیتا ہی اُسکے خبر کرنے کو آیا ہون کہ اُسکے باب مین
کیا حکم ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ قرناطیس اُچھل پڑا اس طرح سے کہ جیسے کوئی سوتے سے چونک
پڑتا ہی اور چہرہ پر ایک آثار خوشی ظاہر ہوئے چہرہ فرط خوشی سے سُرخ رنگ ہو گیا کہنے لگا کہ کیا
میرے دوست اخلاق کے پاس سے نامہ آیا ہی مین اسوقت اُسکے خیال مین مستغرق تھا اور
یہ خیال کر رہا تھا کہ برس دن سے میرے دوست کی کچھ خبر نہین آئی نہ وہ خود آسکے نہ معلوم
کیسے ہین کیا مجھ سے کچھ خفا ہو گئے ہین سچ کہا ہی کسی نے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہی اُسکا
نامہ جو آنے والا تھا تو مجکو بھی یاد آئے بقول شاعر شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ؎
از سوے کینہ کینہ و از سوے مہر مہر ؎ میرے دل نے خبر دی کہ تمھارے دوست کا آج نامہ آئیگا اسی
سبب سے تو مجکو بھی خیال آیا خیر جاؤ اور جلد نامہ بر کو لیکر آؤ تاکہ مین نامہ دیکھون کہ میرے دوست
نے کیا لکھا ہی خیریت تو ہی نہ معلوم مزاج کیسا ہی مین دوست کا نامہ پڑھ کر مضمون خط سے
آگاہ ہون خداوند عجائب خبر خوشی سنائین شکر اس امر کا ہی کہ میرے دوست کی خبر آئی مین
بہت متفکر تھا مین خود نامہ روانہ کرنے والا تھا بلکہ مین خود جاتا یہ جو کہا وہ سپاہی غور آور وہان
سے سلام کرکے واپس چلا اُس سوار کے لینے کو ادھر اُس معشوق نے جو کہ پہلو مین بیٹھا ہوا تھا
قرناطیس سے کہا کہ اسوقت تو آپ یہ خبر سُنکے بہت خوشی مثل بوے گل کے جامہ مین نہین
سماتے ہین وہ کون ایسا دوست ہی کہ جسکے لیے اسقدر آپ خوش ہوئے ہین کیا ہم سے بھی زیادہ
ہی بیان تو فرمایے قرناطیس نے جواب دیا کہ اصل امر یہ ہی کہ مین اسوقت کچھ اپنی خوشی کا حال
بیان نہین کر سکتا ہون یہ جسکا نامہ آیا ہی یہ میرا بچپنے کا دوست ہی ہم اور یہ دونون کھیل کر بڑے
ہوئے ہین برس دن سے خبر نہ معلوم ہوئی تھی نہ مین نے کچھ خیال کیا تھا اسوقت جو خبر آئی تو

تو مین بہت خوش ہوا ہون واقعی پھولون نہین سماتا ہون مین اور وہ ایک روح دو قالب
ہین مجکو اسوقت اُسکا خیال ہی مین اسوقت یہان نہ تھا میرے خداوند عجائب نے میرے
اوپر رحم کھایا کہ میرے دوست کی خبر پہونچا دی یہ سن کے اُس معشوق نے جواب دیا کہ معلوم
ہوا اخلاق بھی میرے ہی مثل آپکا دوست ہی اسی امر کی دوستی ہوگی وہ بھی کبھی نہ کبھی آپکے
مصرف مین آیا ہوگا قرناطیس ہنس پڑا اور کہا کہ جو کچھ خیال کرو وہ میرا بہت برا دوست ہی یہ
باتین ہو رہی تھین کہ وہ سپاہی اُس نامہ بر کو لیکر داخل باغ ہوا اور بارہ دری مین آیا یہان
نامہ بر نے سامنے آکر سلام کیا کہ قرناطیس کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے ہی اسنے سلام کیا
اُسنے سپاہی سے پوچھا کہ کیا یہی نامہ لیکر آئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سننا تھا کہا کہ آیئے
اور قریب مسند فرش پر اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا وہ سلام کرکے بیٹھ گیا قرناطیس نے
گانے والون منع کیا کہ اوقت ہٹ جاؤ اور گانا موقوف کرو میرے دوست کے پاس سے نامہ
آیا ہی مین اسکو پڑھونگا مین اسوقت اور کام مین مصروف ہون بعد اسکے گانا سنونگا وہ
سب سامنے سے ہٹ گئے گانا موقوف ہوگیا سب خاموش ہوکر بیٹھے اُسوقت قرناطیس
نے نامہ بر سے کہا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ میرے دوست اخلاق تو بہت اچھی طرح ہین اُنکا مزاج
کیسا ہی کیا کچھ خفا تھے جو برس دن سے نہ خود تشریف لائے نہ اپنی خیر خیریت سے آگاہ کیا یہ تو
مجکو یقین ہی کہ نامہ تمام شکوہ و شکایت سے بھرا ہوگا اُنکا گلہ و شکوہ میرے سر آنکھون پر
ہی جو کچھ وہ فرمائین سب بجا ہی اور جو کچھ تحریر کرین سب درست ہی مجھ سے بہت بڑی خطا
ہوئی ہی کہ مین نے خبر نہ لی خیر تم بیان کرو تب اُس نامہ بر نے کہا کہ جی ہان اچھے تو ہین مزاج
تو سب طرح سے اچھا ہی مگر ایسی آفت مین مبتلا ہین کہ کیا عرض کرون اس آفت کی آپکو
خبر کی ہی اور فرمایا ہی کہ بہت جلد تشریف لایئے اگر عرصہ فرمایئے گا تو مجکو زندہ نہ پایئے گا
زخمی بھی ہین مگر ابتو کسیقدر زخم اچھے ہوگئے ہین ہم سبکو تو اُنکی زندگی کی بالکل امید نہ تھی مگر
خداوند نے بڑا فضل کیا کہ زخم اچھے ہوگئے ابتو وہ باہر نکلنے لگے ہین طاقت بھی آگئی ہی
یہ سُن کے قرناطیس کے حواس جاتے رہے پریشان ہوگیا کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ
ہی میرے تو حواس جاتے رہے اپنے دوست کی خبر سنکے کس کے ہاتھ سے مجروح ہوئے کون

ایسا تھا جو یہ حالت ہو گئی اور مجکو خبر نہ کی یہ سب آفت گذر گئی کیا مین شراکت نہ کرتا یہ تو بیان کرو
کر آنکے بڑے بھائی اشفاق صاحب تو اچھے ہین گیا وہ بھی مجروح ہوئے یا بھائی کی کمک نکی
کر یہ مجروح ہوئے انھون نے نہ روکا خود نہ جاکر مقابلہ کیا یہ خبر سن کے میرے دل پر چوٹ لگی
قلب پر زخم کاری لگا مین بیقرار ہو گیا جلد بیان کر کیا واقعہ گذرا تب اُس سانڈنی سوار نے تمام واقعہ
لشکر اسلام کے آنے کا اور مقابلہ کے ہونے کا سب بیان کیا اور اخلاق کے نامہ تحریر کرنے کا
یہ جو قرناطیس نے سنا بڑا صدمہ ہوا اور افسوس کیا اور کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اس مصیبت
مین مبتلا ہوئے اور ہمکو خبر نہ کی مین ایک چشم زدن مین اُن سب کا خاتمہ کرتا انکی بساط کیا ہے
ایک جنبش لب مین سب کے سب غارت ہو جاتے ایک جو زندہ بچتا اب جاتے کہان
ہین مگر افسوس اس امر کا ہے کہ اشفاق کی مفت مین جان گئی جیسے ہی یہ لوگ لشکر کشی کر کے
آئے تھے ویسے ہی مجکو آگاہ کیا ہوتا یہ نوبت نہ آتی خیر نامہ دو نامہ بر نے نامہ دیا قرناطیس نے
بہت اشتیاق کے ساتھ وہ نامہ لیا خوشی خوشی اُسے کھولا مگر دل پر صدمہ ہے آثار ملال چہرہ سے
بھی پائے جاتے ہین پڑھنا شروع کیا وہی سب حال تحریر تھا جو کہ نامہ بر نے زبانی بیان کیا
تھا اور وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر قرناطیس نے زانو پر
ہاتھ مارا کف افسوس ملے اور کہا کہ کیا بیان کیا جائے تف میری زندگی پر اور سحر جاننے پر کہ
میرا ایک دوست آفت مین مبتلا ہو مین اُسکی خبر نہ لون اور اُسکی کمک نہ کرون یہ کہکر قلم دوات
طلب کر کے بعد القاب و آداب کے تحریر کیا کہ بھائی قسم ہے مجکو خداوند عجائب کی اور تمھارے
سر بزرگ کی کہ مجکو ادھر بالکل مہلت نہ تھی کہ مین تمھارے پاس آتا تمھاری خیر خیریت دریافت
کرتا مین بہت مجبور تھا اس سبب سے یہ عرصہ ہوا نہ تم نے خبر لی خیر اس شکایت سے تو کچھ حاصل
نہین ہے تمھارا نامہ آیا حال معلوم ہوا اور زبانی نامہ بر کے بھی مین نے سب حالت سنی نہایت
صدمہ ہوا مگر مجکو عجب اس امر کا ہے کہ تمنے اسوقت نامہ تحریر کیا کہ جب اشفاق قتل ہو چکے اور
تم مجروح ہو گئے اور اُن لوگون سے عاجز ہو لئے پہلے ہی کیون نہ خبر کی کہ اس امر کی نوبت نہ آتی
خیر معلوم ہوا کہ ہر کام کے لیئے ایک وقت مقرر ہے اب اُسکا وقت آیا کہ تمنے خبر کی مین بسر و چشم
تمھاری کمک کرنے کو موجود ہون اور جہان تمھارا پسینہ گریگا اپنا خون گراؤنگا ان جدا پرستون کی

کیا اصل ہے ایک جنبش لب مین انکا کام تمام ہوگا ان سب کی قضا یہان لیکر آئی ہو جو تم سے
یہ لوگ برسر پرخاش ہوئے ہین اب جانتے کہان ہین مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اگر سامری و جمشید
بھی آئین تو مین اُن سے سحر مین مقابلہ کرون نہ کہ غیر ساحر مین اسوقت اسفندیار زمانہ سے تو خوف
نہین کرتا ہون تو یہ کیا لوگ ہین وہ جو کہ ان سب کے افسر اعلے ہین حمزہ مالک باطل سحر ہین وہ بھی
مقابلہ کرین تو مین انکو بھی اسیر کرلون تم اطمینان رکھو مین اپنا بندوبست کرکے بہت جلد آتا ہون
جب تمکو نامہ ملے اُسکے دوسرے دن تم طبل جنگ بجواکر میدان مین نکلنا اور بمقابلہ لشکر اسلام
صف آرا ہونا ایک نقابدار تمھاری کمک کو آئیگا وہ ان سب کو اسیر کرلیگا ایک بھی اسکے ہاتھ
سے نہ بچے گا شاید وہ نہ لڑ سکا اور ان لوگون کا کچھ نہ کرسکا تو مین خود آؤنگا اور ان سب کو
اسیر کرکے تمھارے سامنے قتل کرون گا یقین تو ہے کہ وہی کافی ہو اور اسی کا کوئی کچھ نہ بنا سکے
اس عرصہ مین مین بھی اپنا بندوبست کرکے آجاؤنگا اطمینان رکھو یہ لکھکر اُس نامہ بر کو دیا اور بر
زبانی کہا کہ کہدینا کہ کوئی مقام خوف نہین ہے یہ کوئی امر مشکل نہین ہے کہ جسکے لیئے مین خود تکلیف کرون
ماہ دولت اسی مقام سے اپنی فکر کرتے ہین کام ہو جائیگا کہدینا کہ طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرین
نقابدار آئیگا وہ ان سب کو اسیر و قتل کرے گا میری کوئی ضرورت نہین ہے ہان آؤنگا ضرور مگر دو
ایک دن کے بعد کیونکہ ایک ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ بدون اُسکے رفع ہوئے کہین جا
نہین سکتا ہون ایک چلہ کھینچا ہے وہ تمام ہونے کو ہے وہ تمام ہوجائے تو مین آؤن کیونکہ میرا
خود دل اخلاق کے دیکھنے کو چاہتا ہے ہان کوئی امر مشکل واہم ہوتا تو مین چلہ کا بھی خیال نہ کرتا
خود چلتا یہ کوئی ایسا کام نہین ہے میرا ادنی نوکر و ادنی شاگرد کرسکتا ہے ماہ دولت کو تکلیف کرنے
کی کوئی ضرورت نہین ہے ماہ دولت بعد ختم چلہ آئینگے صرف اپنے دوست کی ملاقات کو کیونکہ برس
دن سے ہمنے اُنکو دیکھا نہین ہے کیا کرون کہ مجبور ہون ورنہ مین ابھی چلتا میری طرف سے
بہت بہت سلام کہنا اور بہت بہت عدم حاضری کا عذر کرنا یہ کہکر اور خلعت دیکر رخصت کیا
اور کہا کہ بہت جلد جاؤ راہ مین کسی مقام پر قیام نہ کرنا سانڈنی سوار جواب نامہ لیکر اور خلعت
پہنکر سلام کرکے باہر آیا اور سانڈنی پر سوار ہوکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا بعد جانے سانڈنی سوار
کے قرناطیس نے سحر کیا کہ ایک غبار پیدا ہوا یہ اُٹھکر اُس غبار مین گیا بعد تھوڑی دیر کے غبار سے

باہر چلا آیا مگر مسکراتا ہوا وہ جو معشوق اسکے پہلو مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم کہان گئے تھے اور یہ غبار کیسا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین سلے اپنے دوست کی کمک کے لیے ایک اپنے شاگرد کو طلب کیا تھا یہ غبار اُسکی آمد کا تھا مین نے جاکر اُسکو سب طریقہ تعلیم کر دیے کہ وہ ادہر گیا مین اپنے مقام پر چلا آیا راوی بیان کرتا ہے کہ جو بندولبست قرناطیس نے کیا ہے اُسکا حال آیندہ آپ لوگون پر ظاہر ہوگا کہ اُسنے کیا بندولبست اخلاق کی کمک کا کیا ہے اور خود جو نہین گیا اسکا سبب یہ ہے کہ اسنے خیال کیا کہ مین کہا غیر ساحرون کے مقابلہ کے لیے جاؤن میری بالکل حقارت ہے ہان اگر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور تھا کہ مین جاکر کمک کرتا میرا شاگرد جاکر کام کرآئیگا جب یہ کام ہوجائیگا اُسکے بعد مین جاکر سیر کیا کرونگا ۔۔۔ جو جاتا ہون تو عیش مین میرے خلل آتا ہے ۔۔۔ عرصہ بہت گذرے گا اخلاق ضرور رہیگا کہ اس معرکہ کا خاتمہ ہوئی تو جائیگا جب لڑائی فتح ہوگی تو وہ جشن کریگا اُسمین شریک ہونا پڑیگا انکار کرنا بن نہ پڑیگا پس جب وہ جشن کرے گا اُسوقت جاکر شریک ہوجاؤن گا مجھے غیر ساحرون سے مقابلہ کرتے شرم آتی ہے ان خیالات سے اُسنے یہ فقرہ کیا کہ مین چلہ مین بیٹھا ہون اس سبب سے آ نہین سکتا ہون اور اپنے شاگرد کو روانہ کیا اب تو یہ یہان اپنے باغ مین عیش وعشرت مین اوقات بسر کرتا ہے مگر اسکو ادہر کا خیال ہے ہمہ وقت منتظر رہتا ہے کہ اب میرا شاگرد لڑائی فتح کرکے خدا پرستون کو قتل کرکے آئے اور اگر یہ خبر خوش مجھکو پہونچائے تا خوش ہون اور مین جاکر شریک جشن ہون اسکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہے اب حال اُس سانڈنی سوار و اخلاق و جنگ و پیکار کا تحریر ہوتا ہے کہ اخلاق کو وہ مجبور ہے اپنے نامہ کے جواب کا انتظار کر رہا تھا آنکھین دروازے سے لگی ہوئی تھین جب تک یہ دربار مین بیٹھا تھا رات بھر اسکو نیند نہ آتی تھی جاگا کرتا ہے ادہر وہ سانڈنی سوار راہ طے کرکے سرحد کوہ بلور مین داخل ہوا یہان کو دیر ان اخلاق کا دربار آراستہ ہے سب سردار حاضر دربار ہین جو کہ اُسکے پاس ہین علاوہ اُن سرداران کے جو کہ لشکر مین ہین اخلاق اُن سے کہہ رہا ہے کہ آج عرصہ پانچ دن کا ہوا ہے کہ میرے نامہ کا جواب سانڈنی سوار لیکر نہین آیا نہ معلوم کہ ملاقات ہوئی یا نہین ہوئی وزیر نے عرض کیا کہ مین نے تاکید تو بہت کر دی تھی اور وہ سانڈنی بھی تیز تھی جسپر وہ گیا ہے

طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ملاقات نہین ہوئی وہ ٹھہرا ہوا ہی لوگون سے اسکو معلوم ہوا ہوگا
کہ وہ آتے ہین اسنے خیال کیا ہوگا کہ وہ آئین تو جواب حاصل کرکے جاؤن کہین شکار
وغیرہ کو گئے ہونگے اخلاق نے جواب دیا کہ سواے اسکے اور کیا خیال کیا جائے خیر
آج اور انتظار کرو اگر آج وہ نہ آئے تو کل دوسرا سانڈنی سوار روانہ کرنا وزیر نے عرض کیا
بہت خوب یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ سانڈنی سوار در دولت پر آکر پہونچا اور سانڈنی سے
اُتر کر بشاش و خوش داخل دربار ہوا پہلے نگاہ اخلاق کی اسپر پڑی وزیر کی طرف
دیکھکر کہا کہ ہمارا نامہ بر جواب لیکر آگیا ابھی یہی ذکر تھا وزیر و دیگر اہل دربار نے دیکھکر کہا
کہ اسکی صورت ہی بہ رنگ خوشی کا مقام ہی چہرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ بامراد آیا ہی جواب حسب دلخواہ
لایا ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ نامہ بر ایوان مین آکر پہنچا اخلاق کو سلام کیا کرسی ملی بیٹھنے کو اُسنے
بیٹھکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ سنا تھا قرناطیس سے اور اُسنے زبانی پیام دیا تھا سب
بیان کیا اخلاق پیام قرناطیس سن کے خوش ہوگیا لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا مضمون
نامہ سے آگاہ ہو چکا اور جواب نامہ پڑھ چکا اُسوقت سب اہل دربار و سردارون سے کہا کہ آپ
لوگون نے سنا کہ میرے دوست نے کیا کہلا بھیجا ہی جو زبانی کہلا بھیجا ہی وہی نامے مین بھی تحریر
کیا ہی اب تم سب کی کیا راے ہی آیا مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین سب نے جواب دیا کہ ضرور طبل
جنگ بجوا دیجیے تاخیر نفرمائیے یہ سن کے اخلاق نے حکم دیا کہ پھر سامان کرو ہم لشکر کو چلین گے
اور چلکر طبل جنگ بجوائین گے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان درست ہوگیا ادہر
اخلاق اُن سب سردارون کو ہمراہ لیکر زیرکوہ آیا اپنے لشکر مین داخل ہوکر بارگاہ مین آکر بیٹھا
سب سردار جو کہ یہان موجود تھے وہ آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اخلاق نے بیٹھتے ہی حکم دیا
کہ بجے طبل جنگ کل ہم خداپرستون سے مقابلہ کرین گے اب تو میرے سر کا زخم اچھا ہوگیا ہی یہ
میرے ہاتھ سے بچ کر جاتے کہان ہین اپنے بھائی کے خون کا عوض ان لوگون سے ضرور ضرور
لونگا یہ جو حکم دیا اُسوقت وہ ہرکارے جو کہ لشکر اسلام کے بنام جاسوسی موجود تھے خبر نواخت
طبل جنگ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان لشکر اخلاق مین نقارہ زرمی پر چوب
پڑی کوس حربی بجایا گیا کل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ ملک اخلاق نے لشکر مین آکر حکم نواخت

طبل

نواخت طبل جنگ دیا کوس حربی بجایا گیا ہر کل خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا سب لشکر مین
طبل جنگ بجنے کی خبر پھیل گئی سب اہل لشکر آگاہ ہوگئے بہت دن سے راحت سے بیٹھے
ہوئے تھے صدائے طبل جنگ سُن کے سامان جنگ کرنے لگے کفار و سامان جنگ کے درست
کرنے مین مصروف ہوئے اور لندھور و مالک وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ
ہو کر لندھور کے کان مین صدائے نقارہ کی آئی لندھور نے چالاک بن عمرو سے کہا کہ خبر تو لاؤ
کہ یہ لشکر کفار مین کوس رزمی کیسا بجا چالاک نے جوابدیا کہ بہت بہتر یہ کہکر ہرکارون کی طرف مخاطب ہوکر
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا نقارہ لشکر کفار مین بجا ہے وہ ہرکارے ایسے روانہ ہوگئے تھے ہرکارون کی جوڑی گرد
مین آلودہ آکر پہونچی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا بجا لائے عرض کیا کہ ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق فرات صحت پاکر
مع سردارونکے زیر کوہ آیا داخل بارگاہ ہوکر دربار آراستہ کیا اُسکے سب زخم اچھے ہوگئے ہین اُسنے حکم دیا کہ
کوس رزمی بجے ہم کل خدا پرستون سے اپنے بھائی کے خون کا عوض لینگے اور اُنسے مقابلہ کرینگے چنانچہ بموجب اُسکے
حکم کے لشکر کفار مین دفعتاً مین طبل جنگ بجا ہے باقی خیریت ہے یہ سنا تھا لندھور نے مالک کی طرف دیکھا مالک نے
کہا کہ اب بھی طبل جنگ بجوائین ہم اُن سے مقابلہ کرینگے اور سردار بولے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق
نے خیال کیا ہے کہ امیر حمزہؓ صاحبقران لشکر مین موجود نہین ہین جو مقابلہ کرین مین طبل جنگ
بجوا کر ان لوگون کو قتل کرون یہ اُسکا خیال خام ہے ہم سب موجود ہین مقابلہ کو پس لندھور
نے اسیوقت سب سردارون کی صلاح سے حکم دیا کہ بفضل یزدی و تائید ربانی ہمارے لشکر
مین بھی کوس رزمی بجایا جاوے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام مین بھی نقارہ پر چوب پڑی صدائے
کوس حربی لشکر مین پھیلی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا اور آتش کینہ
و فساد کو کفار مشتعل کرینگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان بھی بند و بست ہونے لگا سب اہل لشکر
سامان جنگ و ہتیار مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ادھر لشکر جو
نے اور ادھر اخلاق نے دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف کے اپنے اپنے مقام پر آکر سامان
جنگ مین بسر کرنے لگے یہان تک کہ وہ باقی دن تمام ہوا رات ہوگئی طبل جنگ بجا کیا دونون
طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی سردار و اہل لشکر بار بار
آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین کہ آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے یا نہین بہادرون کو خوشی

جنگ مین نیند نہین آتی ہو بعض سورہے ہین کوئی کسی سے گلے مل رہا ہو کوئی باہم بیٹھا ہوا باتین
کررہا ہو طبل جنگ بج رہا ہو اسی طور سے وہ رات سب نے بسر کی سب کو سامان جنگ مین وہ رات بسر
ہوئی یکایک آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے ستارہ سحری چمکنے لگا سلطان شب مع اپنے
سپاہ سیاہ گان کے شکست کھاکر طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوئے نور سحری نے اپنا عمل ظلمت
شب پر کیا زنگی شب کو شکست دی شاہ خاور دریچہ شرق سے تاج شعاعی سر پر رکھے ہوئے
تیر شعاع کو ہاتھ مین لیے ہوئے میدان فلک مین صف آرا ہوا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے
دلون کو بے اختیار کرنے لگے غنچہ سربستہ نسیم سحر کھا کھا کر کھلنے لگے طائران خوش بیان
وشیرین زبان شاخہائے درخت پر بیٹھکر اپنے اپنے اشیانون سے نکل کر حمد الٰہی بزبان ذربانی
کرنے لگے سبزہ اپنی بہار الگ دکھا رہا تھا گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش مخمل سبز کا کیا ہوا ہو
اسپر جواوس کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر غلطان ہین کہ پڑے ہوئے
اشجار بار بار بوقت سحر آثار سحر دیکھکر اور وقت عبادت خدا پاکر مست ہو ہو کر جھوم رہے تھے
کبھی جھک جاتے تھے شاخین جھوم جھوم کر مثل عابدان شب زندہ دار کے زمین کو چوم لیتے
تھے عجب سمان تھا اور عجب وقت تھا ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے طریقہ کے موافق اپنے
پیدا کرنے والے کی عبادت کر رہے تھے لشکر اسلام سے صدائے اذان بلند ہوئی سب
خداپرست اوٹھے وضو کیا نماز سحر کو بصد خشوع وخضوع بجا لائے اور ضرورتون سے فراغت
کرکے ہر ایک نے کمر جنگ پر کسی ہتھیار لگائے اپنے اپنے مقام سے اوٹھکر میدان مین آگئے
لشکر تیار تھا لشکر کو روانہ کرکے دربارگاہ پر آکر موجود ہوئے اس خیال سے کہ مالک لندھور
آئین تو اونکے ہمراہ میدان جنگ کو جاوین وہان لشکر میدان جنگ مین جاکر کھڑا ہوا ادھر لشکر
کفار مین بھی صبح کی وردی بجی ہر ایک پوجا پاٹ کرنے لگا بعد فراغت پوجا پاٹ کے مسلح
ومکمل ہوکر برآمد ہوئے سب سردارون نے سلام کیا یہ سب کا سلام لیتے ہوئے قریب مرکب
آئے مرکبون پر سوار ہوکر اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے سرداران دشت
حبیب مالک کے ہمراہ تھے اور دست راست لندھور کے ہمراہ آکر میدان مین پہونچے اہل لشکر
نے سلام کیا کہ یکایک لشکر کفار کے آمد شروع ہوئی سیاہ علم ہوا سے اوڑتے ہوئے لشکر کفار بھی آکر

پوہنچا صف آرا نکلے انھون نے نکل کر صف بندی کی جب صف بندی ہو چکی سقون نے
نکل کر آبپاشی کی تبرداروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا کہ نقیبون نے اٹھکر
نقابت کی و کڑکیتون نے کڑکا کہا دونون طرف کے نقیب نقابت کرکے و کڑکیت کڑکا کہکر
اپنے لشکرمین آئے لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا صفون کی یہ نوبت تھی کہ مثل صف مژگان
کے تھین بہادرون سے جوش شجاعت سے چہرہ لعل ہو رہے تھے یہی دل چاہتا تھا کہ جا پڑین
تلوارین نیامون سے نکلی پڑتی تھین خنجر گلے ملے پڑتے تھے مرکب پھڑکے جاتے تھے تھوڑے
عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ جوش کم ہوا لشکر اسلام کے سردار و پہلوان انتظار کر رہے
ہین کہ کوئی جوان لشکر کفار سے نکلے تو مقابلہ کرین بار بار کفار کی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین
ادہر سے کوئی نکلنے کا قصد بھی نہین کرتا ہے اخلاق اپنے وزیر سے کہہ رہا ہے کہ بڑا دہوکا
کھایا ناحق مین نے قرناطیس کے کہنے پر طبل جنگ بجوایا اور میدان مین اکر صف آرا
ہوا ابھی تو نقابدار نہین آیا اب کون لشکر سے مقابلہ کرے گا نکل کرین تو کسی مین یہ طاقت
و جرأت نہین پاتا ہون کہ خداپرستون سے مقابلہ کرین مین آپ اس قابل نہین ہون کہ خود
نکلون اور اگر اس قابل ہوتا بھی تو مین کبھی نہ مقابلہ کرتا کیونکہ مین نہین لڑ سکتا ہون نہ یہ طاقت
رکھتا ہون نہ رکھتا تھا کہ لڑون ایک مرتبہ مین لڑکر مزا اٹھا چکا اب مجکو بڑی فکر ہے کہ کون مقابلہ
کرے اور کون نکلے مجکو تو نقابدار آتے ہوئے نہین معلوم ہوتا ہے قرناطیس نے ضرور ٹالا اور
دہوکا دیا یہ تباہ کرا اب کیا کیا جائے وزیر نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین تو خود فکر کر رہا ہون
اور حیران ہون کہ کیا ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ خداپرستون کو اس امر کا انتظار ہے کہ لشکر کفار سے
کوئی نکلے تو مقابلہ کرین، اور کفار اس فکر و تشویش مین مبتلا ہین کہ جسکے بھروسہ پہ ہمنے مقابلہ کا
قصد کیا تھا وہ ابھی تک آیا نہین کیونکر مقابلہ کرین اور کیونکر اپنی جان بچائین یہ تو بڑی نامردی
ہے کہ میدان جنگ مین آکر اور صف آرا ہو کر بدون مقابلہ کے اور بدون کسی سبب اور وجہ کے
بے مقابلہ کیے جانا بالکل بیجا ہے اور بزدلاپن ہے سب انگشت نما و طعنہ زن ہونگے بہادرون و
شجاعون کی نظرون مین حقیر ہونگے اور وہ سب مجکو بحقارت دیکھین گے میری بہادری مین دہبہ
آ جائے گا اخلاق یہ دل مین خیال کر رہا ہے اور خاموش اپنے مقام پر کھڑا ہے بار بار گردن اٹھا کر

صحرا کی طرف دیکھتا ہی کبھی رکا بون پر ا وٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہی عجب کرب و اضطراب کی حالت
مین مبتلا ہی لشکر اسلام کے لوگ الگ متفکر ہین کہ یہ کیا سبب ہی کہ نقابت بھی ہو گئی اور اسوقت
تک کوئی مقابلہ کو نہین نکلا مالک نے لندھور سے کہا کہ یہ کیا سبب ہی کہ اخلاق نے طبل جنگ
بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا ہوا مگر ابھی تک کسی کو مقابلہ کرنے کی اجازت نہین دی باوجودیکہ
نقابت بھی ہو چکی لندھور نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کسی کا انتظار ہی مین دیکھ رہا ہون کہ
کل اہل لشکر کے کفار کی صحرا کی طرف لگا ہی اور اخلاق بار بار اونچا ہو ہو کر جنگل کی طرف دیکھتا ہی
جسکا انتظار ہی جب تک وہ نہ آئیگا اسوقت تک مقابلہ نہوگا لندھور یہ کہہ رہے تھے کہ صحرا کی
طرف سے گرد و غبار بلند ہوا مگر مختصر اور بہت تیزی کے ساتھ دونون لشکرون کے اہل لشکر
نے جو اُس غبار کو دیکھا سب اُس طرف دیکھنے لگے لندھور نے مالک سے کہا کہ دیکھا تمنے کہ غبار
بلند ہوا ضرور اس پردۂ خاک مین مددگار کفار کا ہی اسی کا انتظار تھا یہ کہکر لندھور نے ہرکارون
کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہی اور کسکا مددگار ہی اُدھر اخلاق نے جو اُس غبار کو دیکھا تو اپنے
وزیر سے کہا کہ انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جادو آتا ہی ہرکارون کو روانہ
کر کے خبر تو منگاؤ میرا دل گواہی دیتا ہی اور از حد مجکو خوشی ہی دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہی اب
وہ میری حالت نہین ہی جو قبل اسکے تھی اس غبار کے ظاہر ہونے سے میرا غبار دل برطرف
ہو گیا کدورت جاتی رہی عجب مقام تعجب ہی کہ خاک نے کام پانی کا کیا کہ غبار دل کو برطرف
کر دیا وزیر نے فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ اس غبار مین کون ہی اور کس کی کمک کے
لیے آیا ہی یہ سنکے ہرکارے لشکر کفار کے اور ادھر سے لشکر اسلام کی طرف غبار کے روانہ ہوئے
وہ غبار اس تیزی سے چلا آتا تھا کہ ہرکارے پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ غبار آکر مابین لشکر کفار
و اسلام کے شق ہوا اور اُس غبار سے ایک نقابدار ابلق پوش سیاہ فام مرکب پر سوار ایک باز ابلق
اُسکے سر پر سایہ فگن ول گرد سے پیدا ہوا دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک نقابدار ابلق
پوش مرکب ابلق پر سوار مسلح و مکمل باز ابلق رنگ سر پر سایہ فگن دونون شانون پر اُسکے دو
اژدر ابلق رنگ بیٹھے ہوئے درمیان دونون لشکرون کے کھڑا ہوا ہی ایسا رنگ اُسکے چہرہ کا
سیاہ ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ سیاہ آندھی اٹھی ہی اُسکے رنگ کے رنگ سے تمام صحرا تاریک ہو رہا ہی

قوی ہیکل اور قد آور جوان ہے دونوں ہاتھ اُسکے دو ڈالے برگد کی معلوم ہوتی ہیں زرہ
اسقدر تنگ پہنے ہے کہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ لوہے کے جال میں اژدر آتش فشان کو مقید
کیا ہے سر پر جو خود ہے وہ کاسہ معکوس یا گنبد مرقد ضحاک معلوم ہوتا ہے سر مانند قلۂ
کوہ کے ہے سینہ بہت چوڑا مثل کواڑ در کفر کے ٹانگیں مثل ستون یا تنہ درخت کے منہ غار
اژدر آنکھیں دو تنور سوزان داستانے جو پہنے ہے اور ہاتھ جو اوس سے باہر نکلے ہیں یہ معلوم
ہوتا ہے کہ دو اژدر آتش فشان سیاہ رنگ غار سے منہ نکالے ہوئے ہیں نیزہ سر تیز
کنوٹی مرکب پر رکھا ہوا ہے نقابدار بدروزگار ثانی ضحاک ماران معلوم ہوتا ہے دونوں
اژدر جو اُسکے شانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہر مرتبہ منہ سے شعلہ آتش چھوڑتے ہیں مرکب
بہت قوی ہیکل اور زبردست رہوار ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوہ بالا سے کوہ نمایاں ہے باز
ابلق رنگ سر پر پرواز کر رہا ہے یہ شان و شوکت دیکھکر اہل لشکر اسلام و کفار دونوں اس
بدکردار و بدشکل کو دیکھکر بہت خائف ہوئے لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر اسلام نے
یا حفیظ کہکر آنکھیں بند کر لیں اور ہر ایک کی زبان سے نکلا کہ تو ہی حافظ ہے اور تو ہی بچانے
والا ہے اس بلا سے یہ انسان کیا ہے کوئی دیوزاد ہے کیا ضحاک ماران قبر سے اوٹھکر مقابلہ کے
لیے آیا ہے لشکر کفار کے تو لوگ یا خداوند عجائب کہکر سائینے لگے ہرکاروں کے حواس
جاتے رہے کہ یہ دامن گرد سے کیا بلا پیدا ہوئی یہ کون ہے مگر حواس باختہ ہو گئے حواسوں
کو درست کرکے لشکر کی طرف واپس گئے یہ جرأت دونوں کے ہرکاروں کی نہ ہوئی کہ جھکر
دریافت کرتے کہ آپ کون حضرت ہیں اور کس کی کمک کو آتے ہیں اور کسکے فرستادہ ہیں
ہرکاران لشکر اسلام نے لندھور سے جاکر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار براے دریافت
حال گئے جب تک ہم قریب غبار پہونچے گرد و غبار میدان میں آکر قائم ہوا اور شق ہوا آپ نے
خود ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ جو بلا اوس غبار سے پیدا ہوئی ہمکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم دریافت
کرتے کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں اور کسکی طرف آئے ہیں ہمارے حواس اس
صورت نحس و شکل بد کو دیکھکر جاتے رہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ضحاک ماران اپنی قبر سے
اُٹھکر چلا آیا ہے نہ معلوم یہ باز ابلق رنگ کیسا سر پر سایہ فگن ہے لندھور نے جواب دیا

کہ کوئی مقام خوف نہین ہمارا خدا ہمارا محافظ ہی اور نگہبان ہی اگر یہ ضحاک ثانی ہی تو
ہم بھی فریدون وقت ہین ہمارا کیا بنا سکتا ہی خدا مالک و حافظ ہی وہ ہم سب کا مددگار
و نگہبان ہی اگر اُسکو ہم سبکی قضا لائی ہی اور ہم سبکی موت اُسکے ہاتھ سے مقرر ہوئی ہی تو کیا خوف
ہی ہم سب اسکو قتل کرینگے یہ کہکر لندھور نے وہ ملک سے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی
مقام خوف و دہشت نہین ہی بموجب مصرعہ ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است
جو منظور خداوند کریم ہوگا وہ ہوگا دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ کہکر بالاست و
لندھور نے اہل لشکر کو مطمئن کیا ادھر اخلاق نے جو اس نقابدار کو دیکھا شکل ہیبت
سے کانپنے لگا ہاتھ پانوٗن مین رعشہ پڑگیا وزیر سے کہا کہ اس نقابدار کی صورت دیکھکر
خوف آتا ہی نہ معلوم یہ بلا کہان سے آئی اور کسلیے آئی ہی اور کیونکر دفع ہوگی وزیر نے جواب دیا
کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ یہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جادو آپکے دوست کا ہی
اور آپ کی کمک کو آیا ہی دیکھیے دم بھر مین کھلا جاتا ہی ہرکارے آپکے سامنے پڑے دریافت
گئے ہین وزیر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ہرکارے واپس آئے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ آپ لوگون
نے خود ملاحظہ فرما لیا کہ یہ غبار آمد نقابدار کا تھا ہم یہ سمجھتے نہ پائے کہ غبار سے نقابدار
ظاہر ہوا ایسی شکل مہیب تھی کہ ہم قریب جاکر دریافت نہ کر سکے واپس آئے وزیر نے کہا
کیا اچھا معلوم ہو جائیگا کہ جو کوئی ہی مین لشکر کفار کی حالت بیان کر چکا ہون کہ سبکو خوف
طاری ہی سب کانپ رہے ہین منتشر الحواس ہین گھوڑے بدلگام بیان کر رہے ہین
نقابدار کو دیکھ دیکھکر ہرکارے یہ کہکر رہے تھے کہ اوس نقابدار صعلوک روزگار نے
میدان مین مرکب کو روک کر ادھر اودھر دیکھا بہ نگاہ تند و تیز دیکھا کہ ایک سمت کو
لشکر کثیر صف آرا ہی نشانون سے ظاہر ہی کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی اور ایک سمت
کو لشکر مختصر صف بستہ کھڑا ہی اُسکے نشانون کے پھریرون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
سب عجائب پرست ہین پس اسنے طریقہ سے خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ مین ان
لوگون کی کمک کو آیا ہون حسب الارشاد اپنے اوستاد کے یہی پتہ و نشان قرناطیس
نے بھی دیا تھا کہ جس لشکر کے پھریرے سیاہ ہون وہ لشکر میرے دوست اخلاق کا ہی

اور جو لشکر گیشہ ہے اور نشانون کے پھریرے سرخ و سبز و سفید ہون وہ لشکر مخالف اور
خدا پرستون کا ہی پس ہل سے وہ کہکر اور لشکر کفار کی طرف منھہ کرکے آواز دی کہ ایہا الناس
آگاہ و خبردار ہو کہ مین فرستادہ ہون قرناطیس کا ملک اخلاق کہان تشریف رکھتے ہین
لہذا میرے پاس تشریف لائین تاکہ مین اُن سے اجازت لیکر خدا پرستون سے مقابلہ
کرون تم لوگ مجھ سے خوف نہ کرو مین تم سب کی کمک کو آیا ہون ملک اخلاق بلاخوف
و خطر میرے پاس تشریف لائین اہل اندیشہ نہ کرین یہ جو آسنے پکار کر کہا فی الجملہ کفار
کے حواس درست ہوئے اب اطمینان ہوا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار ہماری
کمک کو یعین آیا ہو فرستادہ قرناطیس ہو اخلاق تو بہت خوش ہوا اور صف لشکر سے نکلکر
چلا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار کوئی قرناطیس سے اُسکا بھیجا ہوا اخلاق کی کمک
کو اور ہم سے مقابلہ کرنے کو آیا ہو اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی تھی اُسکے بھروسہ پر
اخلاق طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر صف آرا ہوا ہو ورنہ اخلاق کی یہ جرات نہ تھی
کہ مقابلہ کو نکلتا صرف اسی کے بھروسہ پہ نکلا ہو اور اسی کا انتظار تھا جواب تک کسی نے
نکل کر مقابلہ نہین کیا لندھور و مالک نے فرمایا کہ کوئی پروا کی بات نہین پھر آنے دو
ہم مقابلہ کرینگے نقابدار ہی تو کیا خوف و انتشار ہو ہمارا خدا نقابدار سے زیادہ قوی
ہی لندھور وغیرہ تو یہ فرما رہے ہین اودھر اخلاق دوڑتا و کانپتا مرکب پر سوار قریب
نقابدار آیا نقابدار نے سلام کیا اور کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجکو آپکے دوست
نے آپ کی مدد کے لیے روانہ کیا ہو پس مین اجازت چاہتا ہون کہ جاکر ان خدا پرستون
سے مقابلہ کرون اور انکو اسیر کرکے قتل کرون مگر ایک امر ہو کہ جب مین سب کو اسیر کرونگا
اسوقت قتل کرونگا دوسرے یہ کہ مین ان قیدیون کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا آپ کے
سپرد نہ کرونگا اسکا سبب یہ ہو کہ خدا پرستون کے لشکر مین بڑے زبردست عیار ہین لیبا
نہو کہ وہ عیاری کرکے رہا کر لیجائین تو ساری محنت رائگان ہو اخلاق نے جواب دیا
کہ آپکو اختیار ہو مین آپ کے کسی فعل مین دخل نہ دونگا نہ آپکو کسی امر سے منع کرونگا
بلکہ جو آپ حکم فرمائینگے مین اُسکو بسر و چشم بجالاؤنگا نقابدار نے جواب دیا کہ اب آپ

تشریف لیجائین مین مقابلہ کو جاتا ہون اخلاق تو اپنے مقام پر آکر قائم ہوا نقابدار مرکب
چمکا کر مقابلہ مین لشکر اسلام کے میدان مین آیا خوب مرکب کو دوڑا کر مثل پہلوانون کے سلیحشوری
دکھائی نیزہ ہلایا برچھے کے ہاتھ نکالے سیف ہلائی گرز کے ہاتھ دو چار ہلائے اسکے بعد
مرکب کو روک کر لشکر اسلام کی طرف رخ کر کے پکارا کہ اے فرقہ خدا پرستان و اے زبردستان
و اے خدائے نادیدہ کے ماننے والون آگاہ و خبردار ہو کہ میرا نام نقابدار ابلق پوش و بازداد
ہے مین تم سب کو خبردار و ہوشیار کرتا ہون کہ میرے مقابلہ سے خوف کرو اور ڈرو کہ مین
وہ نقابدار ہون کہ میرے خوف سے اسوقت تک رستم و سام قبر مین اپنے گوشہ دہن
سے منھ چھپائے ہوئے کانپ رہے ہین دیو میرا نام سنکے بھاگ جاتے ہین مین نے
بڑے بڑے بہادرون کو ایک دم مین زیر کر لیا ہے اس کوہ بلوہ کو اور کوئی مقام خیال
کرنا یہان سے تمھارا زندہ پھر کر جانا محال ہے بدون دین عجائب پرستی قبول کیے ہوئے
پس مین تم سے کہتا ہون کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت ملک اخلاق مین
حاضر ہو مین تم سب کا قصور معاف کرا دون اور اپنے مقام کو چلا جاؤن اور دین عجائب
پرستی اختیار کرو مین نے سنا ہے کہ تمنے ملک اخلاق کو بہت پریشان کیا ہے ملک اشفاق
کو بیگناہ قتل کیا کیا تمکو یہ امر معلوم نہ تھا کہ مجھ ایسا دوست و مددگار ملک اخلاق کا موجود
ہے میرے تلوار کے بہادران جہان کے دلون پر سکے پڑے ہوئے ہین اگر میری کہنے پر نہ
عمل کروگے یاد رکھو کہ مین تم سب کو اس طور سے قتل کرونگا کہ تمھارے حال پر مرغان ہوا اور
ماہیان دریا رحم کرین اور کچھ بس نہ آئے بلکہ تم سب کے سب خود اپنے ہاتھ سے اپنا
گلا کاٹ کر مر جاؤ تو میرا نام نقابدار آیندہ تمکو اختیار ہے یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام
نے یکزبان ہو کر جواب دیا کہ او نقابدار مفلوک روزگار بدکردار و بدشعار زناکار کیا بیہودہ بکتا
ہے تو بڑا بےغیرت وبیحیا و نامرد ہے تیری نامردی و بزدلی اسی امر سے ظاہر ہے کہ نقاب مین
منہ پوشیدہ کر کے مقابلہ کرنے آیا ہے بیحیائی کے پردے تیرے منہ پر پڑے ہوئے ہین او
نقابدار بھلا تیری تلوار کے سکے کیا بہادرون کے دلون پر پڑے ہوئے ہونگے اگر یہ کہے کہ بزدلے
بزدلے بن نامردی کے سکے و جھنڈے گڑے ہوئے ہین تو زیبا ہے تیرے خوف سے کیا

کیا رستم و سام قبر مین پوشیدہ ہوئے ہین تو اُنکی ناخن پا کی برابری نہین کر سکتا ہو ایسے
نامردون کے خوف سے بھلا بہادر کیا خوف کرے گا مثل عورتون کے روی نحس کو نقاب
مین پوشیدہ کر کے آیا ہو جا پردے مین بیٹھ او دیکھ کہین پردہ دری ور خنہ اندازی نہ ہو جائے
کوئی تیری صورت نحس نہ دیکھ لے تجکو امر خانہ داری سے مثل عورتون کے غرض ہو یا بہادرون
کی طرح میدان مین آنے سے غرض کیون اپنی قضا بلاتا ہو ہان اگر بہادر دہری اپنے کو
کہتا ہو تو مردان عالم سے آنکھ چار کر کے منہ پر سے نقاب کو دور کر کے مقابلہ کر تو جانین
کہ تو بہادر ہو ورنہ اول درجہ کا بودا ہو نامرد ہو آگاہ ہو کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے نام کے سکے
دلون پر پڑے ہوئے ہین جنھون نے نشان بہادری کے ازسرہ دنیا تا پردہ قاف بلند کیئے
ہین جنکے ہیبت شمشیر سے راتون کو بہادرون کو نیند نہین آتی ہو جنکے نعرون کی صدا سے دیوان
قاف کوسون بھاگ جاتے ہین اور سوتے مین سے چونک چونک پڑتے ہین تو ہم سے کیا
مقابلہ کریگا اگر ہم لوگ یہ دعوی کرین کہ ہمارے خوف سے رستم و سام گوشہ قبر مین جا کر پوشیدہ
ہوئے تو زیبا ہو مگر یہ کلمات تکبر آمیز دعزور کے ہین ہمکو غرور زیبا نہین ہو ہان تکبر و غرور ذات
خداوند غفور کو زیبا ہو کہ وہ وحدہ لاشریک ہو اُسکا کوئی شریک نہین ہو نہ اُسکا کوئی ثانی ہو
اُسکی ذات لاثانی ہو وہ سبکا پیدا کرنے والا ہو اور سب کا فنا کرنے والا ہو اُسکی طرف
سب کی بازگشت ہو اور یہ جسقدر خدائی کر گئے ہین سب کافر بچہ شیطان بہکائے ہوئے ابلیس
علیہ اللعن کے ہین اوران سبکو ہم سب نے بمدد خداوند کریم برباد و غارت کیا اور خدائیون کو
شایا تیری کیا حقیقت ہو و اصلیت ہو اور یہ عجائب نگار جو کہ خدا بنا ہوا ہو کیا چیز ہو یہ بھی کوئی
بچہ شیطان ہو گا مثل اُن سب کے مارا جائیگا اب جاتا کہان ہو کیونکہ ہم لوگون کے ہان
قدم آگئے ہین اب بدون اس سرزمین کو اسلام آباد کیے ہوئے یہان سے جاتے بھی ہین یہ جو
تو نے کہا کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو مین تم سب کی خطا اخلاق سے معاف کرادون
اسکا جواب یہ ہو کہ تو خود اپنی جان پر رحم کھا کر مع اخلاق کے رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر
ہو ہم سب تیری سفارش کر کے زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے بری خطا معاف
کرا دینگے اور تیرا بہت بڑا مرتبہ ہو گا اور یہ جو تو نے کہا کہ دین اسلام ترک کر کے دین

دین عجائب پرستی اختیار کرو تو اسکا جواب یہ ہے کہ تو خود اگر دین اسلام اختیار کر اور اس
باطل پرستی سے باز آ اور اخلاق کو بھی نصیحت کر کہ وہ بھی کفر پرستی سے باز آئے اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانے ورنہ یاد رکھ کہ مثل سگ و خوک کے ہم سب کے ہاتھ سے
مارا جائیگا آیندہ تجکو اختیار ہے ہمنے سمجھا دیا یہ جو اہل اسلام نے پکار کر جواب مین کہا اُس نقابدار
نابکار نے مثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور پکار کر کہا کہ معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا ہی آئی ہے مین کیا کرون جبکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے دیکھون کیسا بہادر
ہے کہ مجھ سے مقابلہ کرتا ہے مین موجود ہون اہل اسلام نے جواب دیا کہ یا تیری قضا تجکو کھینچکر
یہان لائی ہے یا ہم سب کی قضا آئی ہے ٹھہر ارہ ہم آتے ہین تجھ سے مقابلہ کرنے کو یہ کہکر ایک پہلوان
نے صف مین سے مرکب نکالا اور لندھور و مالک سے اجازت لیکر میدان کا راستہ لیا ان
دونون صاحبون نے اُسکو سپرد خداوند کریم کیا وہ سردار اسلام مرکب کو مہمیز کر کے
نقابدار کے ہم مقابلہ ہوا . القصہ نکادر زنی نقابدار نے یہ قصد دیکھکر کہا کہ مین تم ایسے
نامردون سے ہم لگا ور مہین ہوتا ہون مین پھر تجکو آگاہ کرتا ہون کیون اپنی مفت جان
شیرین کو تلف و برباد کرتا ہے مجھ ایسے بہادر سے مقابلہ کر کے بیکار رایگان کرتا ہے اُن مرد
خداپرست نے جواب دیا کہ تو اپنے حال پر رحم نہ کہا جو تیرا جی چاہے حربہ کر یہ مقام رزم
ہے نہ جائے وعظ و پند پس حربہ اُٹھا کہ مین موجود ہون اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر پھر مین
حربہ کرون گا مرد خداپرست نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور نہین ہے کہ حریف پر پیشدستی
اور سبقت کرین جب تیرے حربہ سے خداوند کریم ہمکو بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ جو نقابدار
نے سنا برہم ہوکر جواب دیا کہ مین تجھ ایسے پر کیا حربہ کرون اور اپنی تلوار کو تجھ ایسون کے
خون سے بھرون مجکو شرم آتی ہے اور حیا کرتا ہون مین تیری مشکین باندھے لیتا ہون یہ
کہکر نقابدار نے قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کر کے کمر بند مین ہاتھ ڈال کر اس خداپرست کو
مرکب پر سے اُٹھا لون اُسکا اس قصد سے بڑھنا تھا کہ وہ باز جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا
ایک مرتبہ پرواز کر کے مرد خداپرست کے سر پر آیا اپنا سایہ ڈالا سایہ کا پڑنا تھا کہ مرد
خداپرست کو مرکب پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور کہا کہ اب کیا

ستمگار

کہتا ہی دین عجائب پرستی قبول کرینین مرد خدا پرست نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہے نقابدار نے انکو اسی طور سے زمین پر پہاڑ سے دیا اور پھر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے یہ رنگ جنگ و پیکار دیکھکر سب اہل اسلام زرد رنگ ہو گئے ادھر اسنے مبارز طلب کیا اور ایک سردار لندھور سے اجازت لیکر آیا جب قریب پہونچا باز نے اپنا سایہ اُس سردار پر ڈالا وہ بیحس و حرکت ہوا اسنے کمربند پکڑکر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا وہ بھی بیحس و حرکت مثل سب کے پڑا رہا کہ صحرا سے ایک بگولہ گرد کا بلند ہوا اس سے صدائے زنگ پیدا ہوئی سب اُس طرف کو دیکھنے لگے دامنہ گرد کا شق ہوا اُس سے ایک عیار نقابدار اطلس پوش باتھاے عیاری آراستہ سے ہوے پیدا ہوا آتے ہی اُسنے نقابدار کو اسلام کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ انکی مشکین باندھ لو اُس نقابدار نے اُن دونون سردارون کی مشکین باندھین اور ایک طرف کو مثل مجرمون کے کھڑا کر دیا وہ سر جھکائے خاموش کھڑے ہین نقابدار نے پھر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور ایک سردار نکلا اُسنے لندھور سے اجازت لیکر آکر اُس سے مقابلہ کیا اسی طریقہ سے نقابدار نے اُسکو بھی مرکب پر سے اُٹھا لیا اُسکی عیار نے مشکین باندھ لین اور انھین کے برابر کھڑا کر دیا۔ راوی بیان کرتا ہی کہ اُسدن نقابدار نے اسی طریقہ سے ستر سردار لشکر اسلام کے اسیر کیے کہ شام ہو گئی نقابدار نے اخلاق کو اشارہ کیا کہ طبل بازگشت بجوا دو کہ شام ہو گئی ہی کل پھر آکر مقابلہ کرونگا طبل جنگ بجوا دینا یہ کہکر اور ان سب اسیرون کو مع اپنے عیار کے لیکر جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا راوی بیان کرتا ہی کہ مہتر چالاک و مہتر برق فرنگی لشکر مین موجود تھے یہ ایک خاموش کھڑے دیکھ رہے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ نقابدار میدان جنگ سے سردارون کو اسیر کر کے جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا تا ہم اِن دونون نے صلاح کی کہ چلکر راہ مین عیاری کرین یا جہان یہ رہتا ہو اسکا مقام تلاش کر کے عیاری اسیر کر کے اسکو قتل کرین اور رہا یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا ہی کہ یہ ساحر ہی اور ساحر زبردست ہی اور یہ جو باز اسکے سر پر گردش کرتا ہی اسکا عکس پڑا سردار کی قوت کم ہو گئی مبتلائے سحر ہوا نقابدار نے گرفتار کر لیا جب تک یہ نہ مارا جائیگا اسوقت تک اس بلا سے نجات نہ ملیگی اور نہ یہ سردار رہا ہونگے اوستاد ہم مرشد یہان موجود نہین

ہین ورنہ وہ ضرور فکر کرکے اسکو قتل کرتے اور ان سب کو ضرور رہا کرتے بڑی خرابی کی بات
ہے کہ جب وہ تشریف لائینگے اور انکو خبر ہوگی تو وہ یہ ضرور ہم سے اور تم سے فرمائینگے کہ تم لوگ
لشکر مین موجود تھے اور تمھاری حالت موجود گی مین اسقدر سردار اسیر ہوگئے اور تم لوگون نے
کوئی تدبیر نہ کی بہت بڑا الزام ملیگا اور واقعی امر یہ ہے کہ ہم موجود ہون اور ایک ساحر ہماری موجودگی
مین آکر اور سردارون کو اسیر کر لیجائے اور ہم سے کچھ نہو سکے تو لازم ہے کہ ہم اور تم ملکر چلین اور
جس طور سے ممکن ہو کوشش کرکے اور عیاری کرکے اسکو قتل کرین چالاک نے کہا کہ چلو
پس یہ دونون اُسکے عقب مین پا پیادے شاطری مارتے ہوئے اور فکر عیاری کرتے ہوئے
چلے جاتے ہین اور وہ نقابدار وہ اُن سرداروں کو اسیر کیے ہوئے مع عیار کے چلا جاتا
ہے ادھر اخلاق نے بموجب اُسکے اشارہ کے طبل باز گشت بجوا دیا لندھور کے بھی لشکر
مین کوس باز گشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے مقام کی طرف واپس گئے کفار
خوش و مسرور تھے اخلاق وزیر سے کہتا جاتا تھا کہ دیکھئے کہ میرے دوست نے کیسی
کمک کی اب تو یقین ہوتا ہے کہ ان خدا پرستون کا خاتمہ ہو جائیگا اب انکا زندہ بچنا محال ہے
وزیر کہتا ہے کہ ضرور اُدھر اہل لشکر باہم یہ تقریر کرتے ہوئے واپس چلے جاتے ہین کہ اب
ان خدا پرستون کا خاتمہ ہے آج ہی نقابدار نے آتے ہی کسقدر اہل اسلام قید کر لیے ہین اسی
طور سے سبکو اسیر کرکے لے جائیگا بڑا زبردست ہے مقام خوشی و خورمی ہے کہ اب اہل اسلام
کا خاتمہ ہو جائیگا بہت مغرور ہو رہے تھے سارا غرور مٹ جائیگا ہزارون و لاکھون کو قتل
کیا سیکڑون ملک تباہ کیے اب سب کا عوض ملیگا ان سب کی قضا یہان لائی ہے خلاصہ
یہ کہ کفار یہ تقریر کرتے ہوئے مقام فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی سب کے سب اپنے بستر پر
راحت سے بیٹھے باہم خوشیان کرنے لگے اخلاق بھی پوشاک بدل کر آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار
سے نقابدار کے مقابلہ کا ذکر ہونے لگا اودھر خدا پرست مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر آئے سب
اہل اسلام کو یقین ہو گیا ہے کہ یہ نقابدار ساحر ہے اور بہت بڑا زبردست ہے جو اسکے مقابلہ کو جاتا ہے یہ سحر
کرکے اسکو مبتلائے سحر کرتا ہے اور اسیر کر لیتا ہے خداوند کریم خیر کرے اسکے شر سے ہم سبکو بچائے
لندھور و ملک اہل لشکر کو اطمینان و تسلی دیتے ہوئے اپنے ہمراہ لیکر آئے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر

راحت پذیر ہوئے [illegible] لشکر [illegible] دربار گیا سب [illegible]
کہ نقابدار اسکا ذکر ہونے لگا کہ یہ شہزادہ سحر کرکے سردار کو اسیر کرلیتا ہے خیر جو مرضی خداوند
کریم جو ہم تو اسکی ذات پر بھروسہ کرکے مقابلہ کرینگے اور کیا ہے وہ ہم سب کا حافظ و نگہبان
ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ادھر اخلاق نے بادہ ناب سے گرم ہو کر طبل جنگ بجنے کا بموجب حکم
نقابدار حکم دیا لشکر کفار مین کوس حربی پر چوب پڑی سب لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ
ہوگا سب سامان کرنے لگے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ہرکارے لشکر اسلام
کے یہ خبر سنکر چلے تھے کہ آکر بارگاہ مین پہونچے مجرا بجالائے سلام کیا دعا دیکر عرض کیا کہ پھر
اخلاق قزاق نے طبل جنگ بجوایا ہے کل اسکا پھر قصد ہے کہ میدان جنگ مین نکل کر غلامان
سرکار و غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرین باقی خیریت ہے یہ سن کے لندھور نے حکم دیا
کہ جناب ایزد ربانی بجے طبل جنگ ہمارے لشکر مین بھی ہمکو کوئی خوف نہین ہے اگر اسنے اُس
نقابدار کے بھروسہ پر طبل جنگ بجوایا ہے ہم بھی خداوند کریم کے بھروسہ پر طبل جنگ بجواکر
مقابلہ کرینگے چنانچہ یہان بھی کوس حربی بجایا گیا اہل لشکر صدائے نقارہ جنگ سن کے سامان
جنگ و پیکار کرنے لگے دونون لشکرون مین نقارہ جنگ بج رہا ہے سامان جنگ دونون
طرف ہو رہا ہے طلایہ پھر رہا ہے یہان تو یہ سامان ہے اودھر برق و چالاک عقب نقابدار مین
بڑی دور تک گئے فکر کی کوئی تدبیر نہین بن پڑی جب نقابدار قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا
اُس درہ کوہ سے غبار پیدا ہوا نقابدار مع اُن سب سردارون کے اور عیار کے اُس غبار مین
پوشیدہ ہوگیا برق و چالاک دونون علیحدہ تھے اس سبب سے یہ دونون نے باہم
صلاح کی کہ اس درہ کوہ مین چلکر دیکھو یہ نقابدار اسی درہ کوہ مین چلکر گیا ہے اور اسی مین رہتا ہے
یہ دونون اندر آئے بہت بہت تلاش کیا کہین نشان نہ ملا رات بھر اس درہ کوہ و صحرا
مین ڈھونڈا کیے کہین پتہ نشانہ نقابدار کا نہ اُن سردارون کا آخر کو عاجز و پریشان ہو کر بوقت
سحر وہان سے طرف لشکر کے روانہ ہوئے راہ مین باہم صلاح کری کہ آج جو نقابدار مقابلہ کو
آئیگا اور مقابلہ کرکے واپس جانے لگے گا تو ہم اور تم قبل سے آکر یہان بیٹھ رہینگے یہ رائے کرتے
ہوئے باہم لشکر مین آئے یہان آکر دیکھا صبح ہو چکی ہے سرداران اپنے اپنے خیمون سے مسلح و مکمل

ہو ہو کر نکل رہے ہین لشکر تیار ہی کہ لندھور وغیرہ برآمد ہوئے سب نے سلام و مجرا کیا لندھور
وغیرہ نے سلام و مجرا لیکر سوار ہونے کا قصد کیا کہ برق و چالاک نے سلام کیا لندھور
نے کہا کہ ای مہتر برق و چالاک آپ لوگ کل شب سے کہان تھے جواب دیا کہ ہم اُس نقابدار
کے عقب مین گئے تھے کہ بن پڑے تو کچھ عیاری کرین مگر کیا بیان کرین سب بیکار ہوا یہ کہکر
سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ آج قبل سے جاکر وہان ٹھہرین گے جب وہ اُس درہ کے اندر
جائیگا ہم وہان موجود ہونگے اُسکے عقب مین روانہ ہونگے اور ہم اُسکے ہمراہ اُس مقام پر
پہونچ جائینگے کہ جہان وہ قیام کرتا ہی اور کہین پوشیدہ ہوکر عیاری کرین گے لندھور وغیرہ
نے کہا کہ تمکو اختیار ہی یہ باتین کرتے ہوئے قریب مرکب آئے اور مرکب پر سوار ہوکر اور کل لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آئے اودھر سے اخلاق اپنے لشکر کو لیکر آیا صف بندی ہوئی نقیبون
نے نکل کر نقابت کی سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا اب اہل اسلام کو انتظار ہی کہ کوئی
تو مقابلہ کو نکلے اور کفار کو یہ انتظار ہی کہ نقابدار آئے تو مقابلہ کرے دونون لشکرون کے لوگ
صحرا کی طرف دیکھ رہے ہین کہ اُسی طور سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا وہ میدان جنگ مین آکر شق ہوا اُس سے
وہی نقابدار مع اپنے عیار کے ظاہر ہوا اخلاق کو سلام کیا اور کہا کہ اجازت ہی کہ مین جاکر
مقابلہ کرون اخلاق نے کہا کہ شوق سے جاؤ تمکو خداوند عجائب کے سپرد کیا وہ سلام کرکے
مرکب اوڑا کر میدان مین آیا سراپا دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے کئی سردار لندھور
و مالک سے اجازت لیکر نکلے نقابدار نے اُسی طور سے اُن سبکو اسیر کر لیا اور حوالے عیار
کے کیا قریب دوپہر کے نقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگون کی بڑی شہرت تھی کہ بڑے زبردست
ہین مگر مین نے تو کسیکو نہ پایا میرے نزدیک تو سب طفل مکتب سے بھی بدتر ہین کہ جو آیا مین نے
اُسکو مثل پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور گرفتار کر لیا کیسے مبارز زبردست کو بھیجدیا
اسی کی شہرت تھی یہ جو پکار کر کہا پس عادل شیر دل کو تاب نہ رہی اپنے پرے سے مرکب کو نکالکر
لندھور سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آئے جیسے ہی قریب پہونچے اُسنے اشارہ کیا
باز سے لاکر اُنکے سر پر گردش کی وہ اس امر سے باز نہ آیا عجب جانباز تھا جیسے اُس باز کا
عکس عادل پر پڑا یہ بالکل بیحس و حرکت ہوگئے ہاتھ پاؤن قابو سے جاتے رہے نقابدار نے

مرکب کو بڑھا کر کہا کہ وار کر جواب کون دے اپنے قابو مین [illegible] سمجھ
جواب نہ پایا کمر زنجیر پکڑ کر شل ان سب کے انگوٹھی اٹھا لیا عیار کے حوا [illegible]
اسیر کروا سے مشکین باندھ لین فاضل شیردل اجازت لیکر میدان مین آ سے ان پر بھی یہی واقعہ
گذرا جب یہ بھی اسیر ہوگئے تو اور سردار نکلتے گئے راوی بیان کرتا ہے کہ اسدن لشکر لندھور سے
سوا سو سردار و سوار علاوہ سہ دلان نامی و گرامی کے نقابدار نے اسیر کرکے قریب شام
اخلاق سے طبل باز بجوا کر اور یہ کہکر کہ تم طبل جنگ بجوانا مین کل پھر آکر مقابلہ کرونگا اور ان
سبکو اپنے ہمراہ لیکر جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا دونون لشکر بعد جانے نقابدار کے
طبل باز بجوا کر اپنی اپنی فرودگاہ پر آئے لشکر اسلام تو نہایت مغموم و رنجور تھا اور ایک تلاطم
مچا ہوا تھا کہ پرے کے پرے خالی ہوگئے تھے لندھور کل لشکر کو لیکر قیام گاہ پر آئے لشکر لے
کر کھولی ہر مقام پر یہی چرچا ہے کہ یہ نقابدار بڑا ساحر زبردست ہے خدا ان سے کیونکر جان بچائے
لندھور نے دربار آراستہ کیا سب حاضر دربار ہوئے بہت سے کرسیون و دنگلون پر بیٹھے
پڑے ہوئے ہین لندھور نے سب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ بڑی خرابی کی بات ہے کہ نہ تو
لشکر مین آجکل صاحبقران تشریف فرما ہین کہ وہ ملاحظہ کرین حمزہ شاہ اسلام ہین اور لشکر پر یہ
تباہی نازل ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہے ہمکو اس امر کا یقین ہے کہ ہم سب کی قضا یہان ہم
سبکو لائی ہے افسوس اس امر کا ہے کہ نہ تو صاحبقران کی زیارت نصیب ہوئی نہ بادشاہ کی نہ
ان دونون بزرگوارون مین سے کوئی ہمارے سر پر موجود ہے کہ شریک دفن و کفن ہو بڑی
خرابی کی بات ہے خیر جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا اور جو لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا جو مرضی
خدا اسمین کیا زور اور کیا چارہ لندھور تو یہان یہ کلام کر رہے ہین اودھر اخلاق خوش
خوش مع لشکر کے فرودگاہ پر پہونچا اہل لشکر نے کمر کھولی اخلاق بارگاہ مین آیا دربار آراستہ
ہوا بیٹھتے ہی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارون نے لشکر اسلام
مین خبر پہونچائی وہان بھی بحکم لندھور نقارہ بجا دونون طرف سامان جنگ ہونے لگا
اودھر لندھور نے اودھر اخلاق نے دربار برخاست کیا اپنے اپنے مقام پر سب نے
آکر استراحت کی انتظار سحر مین بسر کرنے لگے یہان نقارہ جنگ بجا ہے سامان جنگ

ہور ہا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ برق و چالاک قبل روانہ ہونے نقابدار کے لشکر سے نکل کر
اور درہ کوہ مین آکر پوشیدہ ہو کر بیٹھے تھے اور نقابدار کا انتظار کر رہے تھے کہ یکایک
دیکھا ان دونون نے کہ نقابدار مع سردارون کے کہ جنکو اسیر کیا تھا اور اپنے عیار
کے تیز چلا آتا ہی یہ دیکھ رہے تھے اور خیال کر رہے تھے کہ اسی درہ مین آئیگا وہ جب قریب
درہ پہونچا تو اسی طور سے غبار پیدا ہوا نقابدار اس غبار مین پنہان ہو گیا سب سردارونکو
یہ دیکھتے رہے اور اس انتظار مین رہے کہ اب نقابدار درہ مین آئے اور جب آئے مگر
نقابدار نہ آیا جب غبار برطرف ہوا تو دیکھا کہ نہ نقابدار ہی نہ سردار انکا تو پتہ تک نشان
تک نہین ہی یہ دونون حیران ہوئے کہ یہ سب کے سب کیا ہوئے غبار کے اندر جاکر کدھر
غائب ہو جاتے ہین خلاصہ یہ کہ رات بھر تلاش کیا لیکن پتہ نہ ملا عاجز ہوکر لشکر کو روانہ ہوئے
داخل لشکر ہوئے لندھور وغیرہ سے ملکر سب حال بیان کیا آج تجویز کر لیا تھا کہ اپنے کو
غبار مین ڈالدین گے خلاصہ یہ کہ دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقابدار آیا
مبارز طلب کیا بہت سے سردارون نے نکل کر مقابلہ کیا یکے بعد دیگرے اور سب اسیر ہوئے
مثل پہلوان کے دو پہر تک نقابدار نے قریب اسی سردارون کے اسیر کیے یہ حال دیکھکر
لشکر والون پر بیزاری کو تاب باقی نہی لندھور سے اجازت لیکر میدان مین آیا یہ بھی مثل عادل
وفاضل کے اسیر ہوا الماس بن لندھور نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا فرہاد خان یکفرلی نے
نکلکر سامنا کیا وہ بھی اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ آج کی میدان داری مین کوئی سردار زبردست
نہ لشکر لندھور کا باقی رہا نہ لشکر مالک اژدر کا دس میدان دار یون مین کوئی باقی نہ رہا
سواے مالک لندھور و اہل لشکر کے راوی بیان کرتا ہی کہ ہر روز برق و چالاک نکر
عیاری مین جاتے ہین اور فکر کرتے ہین مگر کچھ بن نہین پڑتا ہی کہ کیا کرین تین چار مرتبہ آپ اپنے
کو غبار مین ڈالدیا مگر وہ لوگ غائب ہو گئے یہ رہ گئے خلاصہ یہ کہ وہ نقابدار ان
سب اسیرون کو لیکر چلا گیا دونون لشکر واپس آئے خلاصہ یہ کہ جیسا کہ مین نے تحریر
کیا ہی کہ دس میدان داریان ہوئین اس دس دن کی جنگ و پیکار مین قریب دو ہزار
سردارون و اہل لشکر کے نقابدار نے اسیر کر لیئے اور ایک بھی کچھ نہ بنا سکا لاکھ لاکھ برق و

چالاک نے کوشش کی مگر نقابدار کا پتہ نہ چلا کہ کدھر سے آتا ہے اور کدھر کو چلا جاتا ہے جب یہ
عاجز ہوئے اور کچھ تدبیر نہ ہو سکی اور دیکھا کہ سواے لندھور و مالک کے سرداران [illegible]
مین سے کوئی نہین رہا سب اسیر ہو گئے ہین سواے اہل لشکر کے جب اسفندر سرداران زبردست
اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اہل لشکر کیا بنا لین گے اودھر لندھور و مالک اسیر ہوئے یہ لشکر تباہ
ہوا اور اب عرصہ کیا ہی کل انکا بھی خاتمہ ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ چلکر بادشاہ اسلام کو اس
حال سے آگاہ کرو تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح کرکے دونون عیار یعنے برق و
چالاک اسیوقت بدون آگاہ کیے مالک و لندھور کے طرف طلسم نوخیز جمشیدی کے
روانہ ہوئے خدمت بادشاہ اسلام مین کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا پہلے حال لشکر
کا سماعت ہو کہ جب گیارھوین دن لندھور و مالک لشکر کو لیکر میدان مین آئے اور ادھر
سے اخلاق آیا نقابدار بھی آیا اور مقابلہ کے لیے میدان مین نکلا اور مبارز طلب کیا
لندھور نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو نکلون کیونکہ شب ہی سے دل مین ٹھان لیا تھا کہ
کل مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا اور ایک ہی ضرب گرز مین نقابدار کا خاتمہ کر دونگا
اودھر مالک نے شب کو اپنے دل مین یہ تجویز کر لیا تھا کہ کل مین نکل کر نقابدار سے
مقابلہ کرونگا اور نقابدار کو نیزہ پر اٹھا کر اس زور سے زمین پر مارونگا کہ نقش
زمین ہو جائیگا یہ دونون صاحب اپنے اپنے دل مین تجویز کر چکے تھے شب کو جب
میدان جنگ مین پہونچے اور نقابدار نے مبارز طلب کیا لندھور نے قصد کیا اور
مرکب طلب کیا کیونکہ یہ فیل میمونہ پر سوار تھے ابھی مرکب نہین آیا تھا کہ مالک اژدر
صاحب نیزہ دوسر چالاکر بنے وغلام حیدر نے اپنے بادیان عرلی کو صف سے اٹھایا اور
سامنے لندھور کے آگئے اور کہا کہ اے دارائے ہند لندھور بن سعدان مجکو اجازت
دیجیے کہ مین جاکر نقابدار سے مقابلہ کرون اور اس نقابدار کو اس حرکت ناشائستہ کی سزا
دون لندھور نے جواب دیا کہ آپ جانشین صاحبقران ہین آپکو زیبا ہی کہ مجکو اجازت
فرمایئے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اور اپنے دل کا حوصلہ نکالون میری موجودگی مین آپکو
زیبا نہین ہی کہ آپ مقابلہ کو تشریف لیجائین ہان جب مین نہ ہون اسوقت اختیار ہی

مالک نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی پہلے جانشین آپ ہین دوسرے دست راست
ہین آپکو زیبا ہی کہ آپ لشکر مین موجود رہین تاکہ لشکر کو اطمینان رہے آپکی موجودگی گویا
حمزہ صاحبقران کی موجودگی کے برابر ہی اگر وہ لشکر مین نہین تشریف فرما ہین آپ تو موجود
ہین پس میرے بعد آپکو اختیار ہی مین آپکو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگا اپنی موجودگی مین لندھور
نے کہا کہ یہ امر ممکن نہین ہی اب اسکے انکے تکرار ہونے لگی یہ کہتے ہین کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا
لندھور کا قول ہی کہ مین جاؤنگا جب یہ قصد بڑھنے کا کرتے ہین مالک روک لیتے ہین جب مالک
ارادہ کرتے ہین لندھور مانع آتے ہین اہل لشکر دیکھ رہے ہین حیران ہین کہ دیکھئے ان دونون
سر پرستون مین سے کون جاتا ہی اور کس سے جدائی پہلے ہوتی ہی بڑے عرصہ تک یہی بحث رہی
آخر جب نقابدار نے دیکھا کہ کوئی مقابلہ کے لیئے نہین نکلتا ہی تو پکار کر کہا کہ تم لوگون پر میرا
ایسا خوف غالب ہوا کہ اب کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی وہ جرأت و مردی کیا ہوئی مین کب سے
انتظار کر رہا ہون پس اسی جرأت و قوت پر یہان آئے تھے کہ ایک تن تنہا نے تم سب کو
عاجز کر دیا یہ جو نقابدار سے پکار کر کہا مالک نے لندھور سے کہ آپ نے سُنا یہ نقابدار
نابکار کیا بیہودہ گفتار کر رہا ہی بس آپ نہ روکیے اجازت عنایت فرمائیے ورنہ مین اپنے کو
ہلاک کرونگا لندھور نے ناچار ہو کر مالک سے فرمایا کہ خیر آپ ہی پہلے ہم سے تشریف
لیجائیے بعد آپ کے ہم بھی آتے ہین عرصہ کا پس و پیش ہی بہت زمانہ نہین گذرنے والا
سپرد خداوند کریم کیا مالک نے یہ سُن کے سلام کیا اور مرکب کے تنگ کو درست کر کے
دامن گردان کر سوار ہوئے اور طرف میدان کے چلے سب اہل لشکر نے گھیر لیا مالک
نے سب سے کلمات پند و نصیحت فرما کر اور بے ثباتی دنیا کی حالت بیان کر کے ہر ایک کو رخصت
کیا لندھور بھی چند قدم ہمراہ آئے تھے انکو بھی قسمین دیکر پھیرا اور آپ مرکب کو جھکا کر مقابلہ
نقابدار آئے نقابدار نے جیسے مالک کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر کہا کہ ای سوار پہلے تو یہ بتا
کہ تیرا نام کیا ہی تاکہ تو گمنام میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مالک نے جواب دیا کہ مجکو خادم حمزہ
عرب نظر کردہ امیر شرق و غرب مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر سب کہتے ہین تو اپنا نام بتا بعد کو
کیا نام بیکار دریافت کرتا ہی انکا تو نام نوک شمشیر و زبان نیزہ سے ظاہر ہو جاتا ہی نقابدار نے

جواب دیا کہ مجھکو نام ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہ مجھکو یقین معلوم ہی کہ مین
تیرے ہاتھ سے قتل نہونگا بلکہ مین تجھکو مثل سب کے اسیر کرلونگا پھر کیا ضرورت ہی کہ
مین اپنا نام ظاہر کرون مالک نے جواب دیا کہ خیر اگر ضرورت نہین ہی تو نہو ہم خود دریافت
کرلینگے تو جاتا کہان ہی راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو سردار نقابدار اسیر کرکے اپنے ہمراہ لیے جاتا
تھا دوسرے دن انکو اس صورت سے لاتا تھا کہ اُنکے ہاتھون مین آہنی موگریان ہوتی تھین
وہ آکر صف باندھکر ایک طرف کھڑے ہوتے ہین اور جنگ کا تماشہ دیکھتے ہین صفت یہ ہی کہ
سب آزاد ہوتے ہین انمین کوئی اسیر نہین ہوتا ہی سب رہا ہوتے ہین مگر ایسے مبتلاے سحر
ہین کہ انکو اپنے تن بدن کا بالکل خیال نہین ہی بیہوش ہین یہ بھی وہ نہین جانتے ہین کہ ہم ہین کہان اور
کس بلا مین مبتلا ہین بالکل عالم سکوت مین سر جھکائے خاموش کھڑے رہتے ہین کبھی کبھی سر
اُٹھا کر لشکر اسلام کی طرف دیکھ لیتے ہین اگر کچھ کلام بھی کرتے ہین تو یہ کلام کرتے ہین لشکر اسلام اُس
سردار سے مخاطب ہوکر جو نقابدار کے مقابلہ کو آتا ہی کہ اے بھائیون آگاہ ہوا اور پہچانون کہ ہم سبکا
خدا خداوند عجائب نگار ہی اور بہت بڑا خدا ہی معاذ اللہ خدا سے نادیدہ کوئی چیز نہین ہی خداوند عجائب
کے آگے عجائب پرستی دین حق اور عجائب نگار خداوند برحق و مطلق ہی پس دین عجائب پرستی
اختیار کرو اور نقابدار نامدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم بھی پچتاؤگے جیسے ہم پچتا رہے ہین
کیا بیان کرین کہ جو ہمارا حال ہی ہمکو حمزہ نے اس زمانہ تک ضلالت مین مبتلا رکھا اور ہمکو اپنے
اصلی مذہب سے آگاہ نہونے دیا بالکل راہ ضلالت و کفر کا ہمکو راستہ بتایا ہم نے وہ
عجائبات یہان آکر دیکھے کہ ہم بیان نہین کرسکتے ہین پس یہی جی چاہتا ہی کہ ان موگریون سے
اپنا سر پھوڑ کر مرجائین یہ ہمنے کیا کیا کہ اپنے اصلی خدا کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی کرنے والون
سے مقابلہ کیا یہ کہتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ موگریان سر پر مارلین مگر سر تک لیجاتے
ہین اور پھر ہاتھ روک لیتے ہین جیسے کوئی پکڑ لیتا ہی پھر سر جھکاکر خاموش ہوجاتے ہین
پھر جب کلام کرتے ہین تو یہ کرتے ہین ہر روز یہی طریقہ ہوتا ہی آج بھی وہی واقعہ ہوا
اہل اسلام اون کی ان باتون کا کچھ جواب نہین دیتے ہین خاموش سنا کرتے ہین اور
افسوس کرتے ہین اُنکے حال پر کہ کیسے کیسے دیندار و ایماندار مبتلاے بلا ہین

راوی بیان کرتا ہے کہ آج بھی وہی کلام کیے اج سب سردار ہین جبکہ نقابدار اسیر کرکے لیگیا ہے تو مالک نے جواب دیا نہ اہل لشکر نے بلکہ افسوس کیا ادھر مالک قریب نقابدار مرکب مہمیز کرکے آئے نقابدار نے باز کو اشارہ کیا وہ سر پر مالک کے آکر گردش کرنے لگا اپنی حرکت سابقہ سے باز نہ آیا اُسنے تین مرتبہ گردش کی اور پھر آکر نقابدار کے سر پر سایہ فگن ہوا وہ ادوھر گیا ادھر مالک مثل مردہ صد سالہ کے ہوگئے نقابدار نے کمر زنجیر پکڑ کر اٹھا لیا اور اپنے عیار کے حوالے کیا اُسنے مشکین باندھ لین لشکر مالک لندھور مین ایک شور و غل بلند ہوا عربون نے اپنے گریبان چاک کرڈالے منہہ پر خاک ملی اور یہی حال لشکر لندھور و دیگر اہل اسلام نے کیا اور سب نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ نقابدار پر جا پڑین مگر لندھور نے سبکو روکا اور کہا کہ تم لوگ پریشان نہ ہو خدا کو یاد کرو مین ابھی جا کر اُس نقابدار کو قتل کرتا ہون مین خود اس وقت سبقت کرونگا جاتے ہی گرز کا وار کرونگا یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کرون کہ سب اہل لشکر لپٹ گئے کہ ہم نہ جانے دینگے اب سوائے آپکے ہمارا سرپرست و مددگار کون ہے پہلے ہم سبکو قتل فرمائیے پھر جائیے ہم سے ایسے لشکر کو خالی نہ دیکھا جائیگا اگر صاحبقران یا بادشاہ تشریف فرما ہوتے تو ہم آپکو جانے نہ دیتے اب کیونکر جانے دین یہ غیر ممکن ہے اگر ہم سے صاحبقران و بادشاہ سوال فرمائین کہ ہمارے جانشینون کو کیون جانے دیا مقابلہ کو تم نے کیون نہ روکا کیونکہ ہم سبکو آپ دونون صاحبون کا بعد خدا و رسول و صاحبقران و بادشاہ کے سہارا تھا جنمین سے ایک صاحب نے تو ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہم سے منہہ موڑ لیا اب آپ بھی ہمکو چھوڑ کر تشریف لیے جاتے ہین تو ہم کیا کرین کیونکر اپنی زلیست بسر کرین ہم سب آپکے روبرو اپنے گلے کاٹ کر اپنے کو ہلاک کرتے ہین ورنہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم نقابدار نابکار پر حملہ کرکے اور نرغہ کرکے گھیر کر پکڑ لین اور اسیر کرین جنگ مغلوبہ کرین لندھور نے کہا کہ تم سب ذات رب العزت پر تکیہ رکھو اور بھروسہ کرو وہ حامی و مددگار ہے میری موجودگی کی کیا ضرورت ہے جب مین موجود تھا تو مین کیا کر سکا میرے سامنے اسقدر سردارون کو نقابدار نے اسیر کر لیا مین اُسکا کچھ نہ کر سکا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ مین نہ موجود ہوتا یہ اپنا اردوے سیاہ

کیا تماشہ بغران کو دکھاؤنگا پس بہتر یہ ہے کہ مین آپ جاکر مقابلہ کرون اور جو تم نے کہا کہ ہم جنگ
مغلوبہ کر کے نقابدار کو اسیر کرلین یہ بالکل خلاف شجاعت ہے لوگ مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ جب
ان سے عہدہ برآ نہ ہوا تو اُسنے از روے بلوے کے نقابدار کو اسیر کرلیا یعنی
انگشت نما ہوجاؤنگا ایسا کبھی نہ کرنا اہل لشکر نے کہا کہ ہم تو نہ جانے دینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ نقابدار نے مالک اژدر کو اسیر کر کے اور اہل اسلام کی طرف متوجہ ہو کر کے کہا کہ او خدا پرستو
آگاہ ہو اور اپنے سردار سے کہدو کہ وہ بھی سن لے کہ مین تم سبکو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون
کہ اس زمانہ مین باہم صلاح کر کے اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی اختیار کر و دین
اسلام کو ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اطاعت وغیرہ نہ کی تو بعد گذرنے
میعاد مقررہ کے مین آؤنگا اور تم سبکو بھی مثل ان سب کے اسیر کرونگا اور تمہارے
ہاتھ سے تمہاری جانین لونگا یعنی یہ جو موگریان تمہارے ہاتھون مین دیکر حکم دونگا
کہ اپنے سرون پر مارلو پس تم سب ایسا ہی کروگے موگریان مار کر اپنے کو ہلاک کروگے
اب تمکو اختیار ہے اور سب نے کلمات ناسزا کہے اور بہت لعنت کی بجائے لبیک
یہ پس یہ جواب سن کے نقابدار بہت برہم ہوا اور جواب دیا کہ کیا کرون کہ پہلے مین
تمکو مہلت دیچکا ہون اب اُسکے خلاف کرنا بالکل خلاف مردی ہے ورنہ اس تقریر
کی تمکو سزا دیتا خیر اگر تم نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا تو بعد گذرنے مہلت کے
تمکو اس جواب کی سزا دیجائیگی یہ کہکر اور اخلاق کو اپنے قریب بلا کر کہا کہ مین نے
ان کو ایک ہفتہ کی مہلت دی اگر انھون نے اس زمانہ مین میرے کہنے پر عمل نہ کیا
اور تمہاری اطاعت نہ کی تو ضرور بعد گذرنے مہلت کے تم طبل جنگ بجوا کر میدان
مین آکر صف آرا ہونا مین آکر ان سب کو اسیر کرلونگا اور تمہارے سامنے ان سبکو
مثل ماہیان بے آب کے تڑپا کے قتل کرونگا اور مجکو رحم نہ آئیگا تم خود اپنی آنکھ
سے دیکھ لینا کہ یہ جو موگریان آہنی ان کے ہاتھون مین ہین یہی سب اپنے سر پر
مارینگے اور ہلاک ہونگے جاتے کہان ہین اطمینان رکھو کوئی مقام خوف نہین
ہے اخلاق نے بہت نقابدار کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جیسا ارشاد ہوا ہے ایسا ہی ہوگا

مین آپ کے خلاف حکم کبھی نہ کرون گا کیونکہ آپ نے میرے حال پر بہت عنایت
فرمائی اور ہم سبکو اس بلا سے نجات دی اور ہم سب کی جان و ایمان بچایا نقابدار نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا اور رخ مالک کے اور عیار کے جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا
اب لشکر مین برق وچالاک نہین ہین جو عقب مین عیاری کی فکر مین جاینگے بعد جانے
نقابدار کے اخلاق نے طبل بازیجوایا طبل باز پہ چوب پڑی لشکر اسلام مین بھی طبل
باز بجایا گیا دونون لشکر فرودگاہ کی طرف واپس چلے کفار تو فرحان وشادان واہل اسلام
مغموم ومحزون مالک کا ماتم کرتے ہوئے فرودگاہ پہ آئے کمربن کھوبین اس دن لندھور
نے بسبب رنج وصدمہ کے دربار نہ کیا بستر رنج وغم پر جاکر لیٹ رہے اور یہی فکر تھی
کہ کیا تدبیر کرین اور کیونکر اس نقابدار کو قتل کرون دیکھین خداوند کریم اس بلا سے کب نجات مرحمت فرماتا ہے
بلا وآفت مین مبتلا ہوا ہون خداوند کریم ملک الموت کو حکم فرما کہ وہ اگر میری تا روح
قبض کرلیتے تاکہ مین اپنی آنکھون سے اس لشکر کی تباہی وبربادی نہ دیکھون مجکو قبل اس
واقعہ کے موت آجائے اور زمانہ مہلت نہ تمام ہونے پائے کہ مین دنیا پر سے اُٹھ جاؤن
لندھور یہ دعا کررہے ہین کہ خیال مین آیا کہ کوئی ایسا بھی نہین ہے کہ اس واقعہ کی بادشاہ
اسلام تک خبر کرے صاحبقران تک خبر کا ہونا تو محال ہے کیونکہ اُنکے قیام کا مقام
نہین معلوم ہے ہان بادشاہ اسلام طلسم تو خبر جمشیدی پر غروش ہین اور تشریف فرما
ہین کون ہے جو خبر کرے یہ کہا اور پھر آپ ہی یہ کہا کہ اے لندھور تم مرد ہوکر ایسے بدحواس
ہوگئے ہو اور اسقدر موت سے ڈرتے ہو وہ کریم ورحیم ہے کوئی نہ کوئی صورت پیدا
کرے گا ضرور اگر بادشاہ اسلام کو خبر ہوگی تو وہ کیا اس بلا کو آکر رد کردینگے اگر اس
بلا سے نجات ہمارے مقدر مین ہے تو ہمکو نجات ملجائے گی ورنہ اگر بادشاہ بھی ہونگے
تو وہ کچھ نہین کرسکتے ہین اُنکا کیا زور ہے مرضی خدا مین بات یہ امر ضرور ہے کہ خبر ہوجانا چاہیے
تاکہ وہ لوگ اگر ہم سبکو دفن تو کردین اور یہ بدحواسی کہ برق وچالاک لشکر مین خود
ہین اُنکو بلاکر حکم دو کہ دوڑکر خبر کرآئین اُن لوگون کے آنے تک جو یہان ہونیوالا ہے
ہوجائے گا اے لندھور اسقدر پریشان ہونا تم سے بہت بعید ہے آج کب امید تھی کہ

نقابدار صرف مالک اژدر کو اسیر کرکے واپس جائیگا یقین اس امر کا تھا کہ اُنکے بعد مبارز طلب کریگا مین نکل کر مقابلہ کرون گا جب مین اسیر ہو جاؤنگا وہ سب لشکر کو تباہ کریگا مگر خداوند کریم نے اپنا فضل شامل حال کیا کہ وہ چلا گیا اور ہفتہ کی مہلت بھی دے گیا اگر ہم سب کی موت مقدر ہو چکی ہوتی تو ضرور وہ مقابلہ کرتا اور مہلت نہ دیتا یقین کرو کہ کوئی نہ کوئی مددگار پردۂ غیب سے پیدا ہوگا جو کہ اس نقابدار کو قتل کریگا یہ دل سے باتین کرکے پکار کر کہا کہ کوئی حاضر ہو ایک خادم حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا لندھور نے اُس سے کہا کہ برق و چالاک کو اُنکے خیمون سے بلا لاؤ کہنا کہ آپ دونون صاحبون کو لندھور نے طلب کیا ہے وہ خادم بہت خوب کہکر باہر آیا اور برق و چالاک کے خیمون مین اگر اُنکو تلاش کیا اُنکو نہ پایا تمام لشکر مین تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ پرسون سے غائب ہین اُنکا کہین نشان تک نہین ہے خادم نے آکر لندھور سے کہا لندھور نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ واقعی کوئی کسی کا نہین ہے کوئی کسیکا وقت مدین شریک ہوتا ہے اور ساتھ دیتا ہے دیکھیے دونون صاحب بدون اطلاع کے چلے گئے یہ بھی نہ خیال کیا کہ ایسے وقت مین چھوڑ کر جائین واقعی جان بہت بری چیز ہے کوئی مرنا گوارا نہین کرتا ہے جان سبکو عزیز ہے کیسے جان نثار و سر فروش تھے وقت جو پڑا نکل گئے اتگاہ بھی نہ کیا صرف اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ لندھور منع کرے یا روک لے پھر شرما شرمی رہنا پڑیگا یہ کہکر کہا اے دل تو بھی کیسا بدگمان ہے وہ دونون ایسے نہین ہین جان فروش و جان باز ہین اگر آگ کا دریا ہو تو پھاند پڑین اپنے کو آگ مین ڈالدین کسی نہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے یقین ہے کہ نقابدار کی فکر مین گئے ہون اُسمدن سے اُنکو فکر ہے اُنکی طرف گمان کرنا بالکل خلاف ہے افسوس اس امر کا ہے کہ کس سے صلاح لون کس سے رائے لون نہ فرہاد خان نہ ارسون نہ الماس نہ عادل نہ فاضل ایک بہت بڑے دوست مالک اژدر تھے اُنھون نے بھی آج ساتھ چھوڑ دیا اب کرون تو کیا کرون خدا کسیکو اکیلا اور تنہا نہ کرے لندھور تو اپنے بستر غم پر لیٹے ہوئے دل سے ایسی باتین کر رہے ہین اودھر سب اہل اسلام کا بھی یہی حال ہے کہ ہر ایک اپنے بستر پر پڑا ہوا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے دل ہاہی بے آب کے تڑپ رہا ہے

اور درگاہ خداوند کریم مین دعا کر رہا ہی کہ ای کریم کارساز وای رحیم بی نیاز اس بلا سے مجکو نجات دے اور ہم سب کے دین و ایمان و جان کو بچا کہ سوائے تیرے ہم کس سے فریاد کرین اور سوائے تیرے کس کی ذات پر بھروسہ کرین راوی اہل اسلام و لندھور کو تو مصروف رنج و غم و دعا رکھتا ہی اور کفار کو خوشی و فرحت و ناچ ورنگ مین مصروف وا انتظار مہلت ہین کیونکہ جب لشکر کفار میدان جنگ سے واپس آیا قیام گاہ پر اخلاق نے بزم عشرت کے آراستہ کرنے کا حکم دیا ہر ایک سے کہا کہ اپنے اپنے خیمہ مین صحبت ناچ ورنگ مہیا کرو بموجب حکم اخلاق بزم عشرت آراستہ ہوئی اخلاق آکر بیٹھا ناچ ورنگ ہونے لگا سب اہل لشکر خوش و خرم ہین ہر مقام پر ناچ و رنگ ہو رہا ہی سبکو عیش و عشرت مین مصروف رکھتا ہون آئندہ حال تحریر کرون گا اب عنان قلم کو طرف حال بادشاہ اسلام و دیگر سردارون کے اور برق و چالاک کے معطوف کرتا ہو

اب دو کلمہ داستان بادشاہ اسلام و برق و چالاک کے ملاحظہ فرمایئے و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ جب صاحبقران مع لندھور و چالاک و دیگر اہل لشکر کے بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر حسب ارشاد خواجہ زادون کے طرف طلسم زعفران زار سلیمانی کے روانہ ہوئے اور تشریف لے گئے اور بادشاہ اسلام سے فرما گئے تھے کہ آپ خزانہ طلسمی مال و اسباب نکلوا کر داخل خزانہ فرمایئے اسکے بعد میرے مقام قیام کو دریافت فرما کر مع لشکر کے تشریف لائیے گا ورنہ جا کر طلسم کو فتح کر کے ایک مقام پر قیام کرون گا اگر اس عرصہ مین آپ وہان پہونچ گئے تو مین خود مع لشکر کے ادھر کو آون گا یا تو اسی مقام پر ملاقات ہوگی پارہ مین یہ حال منشی احمد حسین صاحب قمر تحریر کر چکے ہین اب مین لکھتا ہون کہ جب صاحبقران تشریف لیگئے بادشاہ اسلام نے خزانہ طلسمی سے مال و اسباب کے نکال لینے کا حکم دیا بموجب حکم بادشاہ کارندون نے عرصہ ایک ماہ مین کل مال و اسباب نکال کر انبار کیا اسقدر زر نقد نکلا کہ حساب نہ ہو سکتا تھا علاوہ اسباب طلسمی وغیرہ کے سب مال و اسباب حسب الارشاد بادشاہ داخل خزانہ کیا گیا جب ان کامون سے بادشاہ کو فرصت ہوئی ظل اللہ نے اسی مقام پر قیام فرمانے کا حکم دیا

سب اہل لشکر اور سردارون سے اور فرمایا کہ جب تک خبر صاحبقران نہ آئے گی ہین یہان سے کوچ نکرونگا اور اسوقت تک اسی مقام پر قیام کرونگا پس سب خیمے وغیرہ وبارگاہین برپا ہین تمام لشکر کوسون تک اترا ہوا ہی تمام صحراے طلسمی لشکر سے مملو ہی بادشاہ ہر روز دربار فرماتے ہین ہرکارے براے خبر صاحبقران مقرر فرمائے ہین کہ خبر لاؤ کہ صاحبقران نے طلسم فتح کیا یا نہین اور کہان قیام فرمایا دربار ہر روز آراستہ ہوتا ہی ونگل صاحبقران وعلمشاہ وجہانگیر ولندھور ومالک پر غاشیہ پڑے ہوئے ہین سب کو اس امر کا انتظار ہی کہ خبر صاحبقران آئے تو کوچ کرین دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپی طرف دست چپ کے اپنے اپنے مقام پر تعینات ہوتے ہین دربار مین صاحبقران کا ذکر ہوتا ہی اسکو عرصہ گذرا کہ کوئی خبر نہ آئی آج جو دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر جلوہ گر ہوئے بادشاہ نے عزیزون وسردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی تک کچھ خبر صاحبقران کی نہ آئی کہ نہ معلوم انھون نے طلسم کو فتح فرمایا یا نہین اور کہان قیام کیا بعد فتح فرمانے کے اب بہت انکے دیکھنے کو جی چاہتا ہی بدون انکے دربار مین کوئی رونق نہین ہی دربار سونا پڑا ہی سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا ہم سب بھی انکے لیئے بہت پریشان ہین اور اندر سینہ کے دل تڑپ رہے ہین مگر کیا کرین حکم عالی سے مجبور ونا چار ہین اگر حکم ملے تو ہم خود براے خبر کے جائین اور صاحبقران سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ کیون تکلیف فرماتے ہین مین آج اور ہرکارے روانہ کرتا ہون خبر منگاتا ہون اگر انھون نے آکر خبر دی تو خیر ورنہ مین خود یہان سے طرف طلسم کے کوچ کرونگا اتنے دنون اور انتظار فرمائین آپ لوگ کہ ہرکارے واپس آلین بدیع الزمان وملک قاسم ونورالدہر وایرج نوجوان وغیرہ نے جواب دیا کہ بہت خوب بادشاہ نے جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ اے جواہر بن عمرو تم اسیوقت ہرکارے براے خبر صاحبقران روانہ کرو طلسم زعفران زار کی طرف اور بتاکید ان سے کہدو کہ بہت جلد یہ خبر لیکر آئین کہ صاحبقران عالیشان نے طلسم کو فتح فرماکر کہان قیام فرمایا اور مزاج مبارک کیسا ہی ودیگر سردار تو اچھے ہین تاکہ ہم خبر پاکر یہان سے کوچ کرین جواہر نے جواب دیا کہ بہت بہتر کیونکہ بجاے خواجہ عمرو کے بارگاہ مین جواہر ہی جب چالاک لشکر مین موجود ہوتے ہین تو خواجہ کی خدمت جو کہ خواجہ کے

متعلق تھی۔ وہ چالاک سے تعلق کی جاتی ہے اگر چالاک نہیں ہوتے ہیں تو جواہر بن عمرو سے یہ قائم مقام خواجہ بعد چالاک کے ہوتے ہیں اور بعد خواجہ کے چالاک ہیں بدین سبب بادشاہ نے جواہر بن عمرو سے فرمایا اسوقت جواہر بن عمرو نے چند ہرکارے طرف طلسم کے روانہ کیے اور جو کچھ بادشاہ نے فرمایا تھا وہ ان سے کہدیا اور تاکید کردی کہ بہت جلد خبر لیکے آنا راوی بیان کرتا ہے کہ دست چپ کی طرف ملک قاسم و ایرج نوجوان و ہاشم تغزن و خورشید و دیگر پسران حمزہ جو کہ دست چپ میں بیٹھتے ہیں اپنے اپنے دنگلوں پر متمکن و جلوہ فرما ہیں سب سردار سب دست چپ کے موجود تھے اپنے اپنے مقام پر مثل جمہور جہانسوز وغیرہ کے دست راست کی طرف فرزندان حمزہ و نبیرہ حمزہ مثل بدیع الزمان و نورالدھر و داراب کشور کشا وغیرہ کے اپنے مقام بیٹھے ہوئے ہیں سردار مثل فرامرز عاد مغربی وغیرہ کے اور جو سردارو فرزند صاحبقران نہیں موجود ہیں انکے دنگلوں پر غاشیہ پڑے ہیں سامنے تخت شاہی کے قبہ دیان ستون بارگاہ نظر کردہ شیر حق یعنے کرب نوجوان اپنے دنگل پر متمکن ہیں کیونکہ انکی جگہ ہمیشہ سے سامنے تخت شاہی کے مقرر ہے کیونکہ صاحبقران انکو اپنے لشکر کی برکت اور اپنا افتخار جانتے ہیں انکی عزت کرتے ہیں اور سب سردار و اہل لشکر انکی زیارت کو فخر تصور کرتے ہیں اور باعث برکت اسی سبب سے یہ سامنے بیٹھتے ہیں تاکہ ہر ایک کی انپر نظر پڑتی رہے یہ اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہیں اسد بن کرب غازی اپنے دنگل غضنفر بن اسد اپنے دنگل پر دربار خوب آراستہ ہے تحریر کر چکا ہوں کہ بادشاہ نے ہرکارے روانہ کرنے کا حکم دیا ہے جواہر نے ہرکارے روانہ کیے اور آکر اپنے مقام پر کھڑے ہوئے ابھی صاحبقران کا ہی ذکر ہو رہا ہے کہ یکایک بیرون بارگاہ برق و چالاک آکر پہونچے پہلوان عادی دربارگاہ پر بعہدہ سپہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے کہ انکے انکے سلام علیک ہوئی پہلوان عادی نے برق سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہے اور کہاں تشریف فرما ہیں ان دونوں نے جواب دیا کہ ہمکو جلدی ہے پہلے ہم بادشاہ کی خدمت میں ہو آئیں پھر تم سے کیفیت بیان کرینگے یہ کہکر دونوں پردہ بارگاہ کا اٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے بادشاہ صاحبقران کا ذکر کر رہے تھے کہ یکایک پردہ اٹھا سب نے دیکھا کہ برق و چالاک دونوں چلے آتے ہیں بادشاہ نے ملاحظہ فرما کر بدیع الزمان وغیرہ سے فرمایا کہ لیجیئے مبارک ہو صاحبقران کے پاس سے

برق و چالاک آ گئے ہین نے ناحق ہرکارے روانہ کیے اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ آج یہ دونون
صاحب آئینگے اور صاحبقران کی خیریت معلوم ہوگی تو مین کبھی ہرکارے نہ روانہ کرتا خیر اب تو وہ
چلے گئے کیا کیا جائے ان دونون صاحبون سے صاحبقران کا حال معلوم ہو جائیگا وہ جہان
مقیم ہون ہم اودھر کو کوچ کرین یہ فرما رہے تھے کہ برق و چالاک قریب پہونچے سب نے دیکھا
کہ انکی عجب حالت ہے خاک آلودہ ہین تمام کپڑون پر خاک پڑی ہوئی ہے چہرہ اداس بدحواس
منھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین پریشان حال سانس پھولی ہوئی سامنے آئے ہر ایک پریشان ہوا
کہ یہ کیا حال ہے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ دور سے چلے آتے ہین راہ کی تکان کے سبب سے یہ
حال ہے کہ برق و چالاک نے سامنے بادشاہ کے آکر سلام کیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اُسکے بعد
سب فرزندان صاحبقران و بیگمان صاحبقران و سرداران صاحبقران کو سلام کیا ہر ایک کی
مزاج پرسی کی بادشاہ نے فرمایا کہ اے مہتر برق فرنگی و مہتر چالاک بہت جلد بیان کرو کہ صاحبقران
کا مزاج کیسا ہے اور سب سردار و اہل لشکر تو اچھی طرح ہین اور خیریت سے ہین صاحبقران نے
طلسم فتح فرمایا یا نہین اگر فتح فرمایا تو کس مقام پر مع تسخیر مقیم ہین اور تمھاری یہ کیا حالت ہے تم دونون
صاحبون کا تو مزاج اچھا ہے کسقدر راہ دور و دراز سے آتے ہو کہ تمام خاک آلودہ ہو مہتر چالاک
نے بڑھکر عرض کیا کہ سب خیریت ہے ہم بہت عجلت مین آئے ہین دو دن کی راہ کو ایک دن مین طے
کیا ہے اس سبب سے یہ ہماری حالت ہے ہم آپ سے کیا عرض کرین کہ جو لشکر کی حالت و کیفیت
ہے اور کس بلا مین لشکر مبتلا ہے ہمکو یقین ہے کہ ہمارے واپس جانے تک ایک بھی زندہ نہ بچے گا ہم
اس آفت مین لشکر کو مبتلا چھوڑ کر ادھر کو آئے ہین کہ آپکو خبر کرین صاحبقران بھی تشریف نہین
رکھتے ہین نہ یہ معلوم ہے کہ کہان تشریف فرما ہین طلسم کو فتح کرنے تشریف لے گئے ہین نہ
خواجہ سلامت ہین جو کچھ تدبیر کرین ہم غلامون نے لاکھ لاکھ فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑتی جب
عاجز ہوئے تو ہم نے خیال کیا کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین پس اس طرف کو چلے آئے
اور بہت جلد اپنے کو یہان پہونچایا جو وقت آجکل لشکر پر پڑا ہے اور خدا پرستون پر یہ وقت کبھی
نہین پڑا بڑے بڑے معرکے ہوئے بڑے بڑے ساحر آئے مگر یہ مصیبت کبھی پیش نہین آئی جس
آفت مین آجکل مبتلا ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ و سب اہل دربار و پسران حمزہ نے گھبرا کر

پوچھا کہ کچھ مفصل طور سے بیان کرو کہ کیا مصیبت پڑی ہے اور کس آفت مین لشکر مبتلا ہے اور
صاحبقران کہان تشریف لیگئے ہین جو لشکر مین موجود نہین ہین اور خواجہ کس ضرورت سے
گئے ہین کیا صاحبقران کے ہمراہ گئے ہین اور کون کون نہین ہے اور کون ہمراہ صاحبقران
کے گیا ہے اور کون لشکر مین ہے یا صاحبقران اکیلے تشریف لیگئے ہین تب چالاک نے
عرض کیا کہ سماعت فرمایئے مین عرض کرتا ہون بادشاہ واہل دربار سب متوجہ ہوئے
چالاک نے بیان کرنا شروع کیا یعنے صاحبقران کا مع لشکر یہان سے تشریف لیجانا
معرکہ آرائی ہونا صاحبقران کا لندھور و مالک کو لشکر مین چھوڑ کر برائے فتح طلسم روانہ ہونا یہ
فرما کر کہ علمشاہ و جہانگیر شنکال کی قید مین ہین راہ مین دیوانے سے مقابلہ ہونا دیوانے
کا زیر ہونا اور اس شرط سے مسلمان ہونا کہ میری معشوقہ دلوا دیجیے صاحبقران کا اقرار
فرمانا دیوانے کا اپنے پاس ملاقات کرانا صاحبقران کی اسکا مسلمان ہونا صاحبقران
کا کوہ بلور پر پہونچنا مع اشفاق قزاق بد معشوقہ دیوانہ یعنے ملکہ یاقوت گوہر دندان کا اس
اس حال سے آگاہ ہوکر سامان جنگ و پیکار کرنا ملکہ یاقوت گوہر دندان کا شب کو بحال
کشت و خون دیوانے کے ہمراہ بھاگ جانا کیونکہ یہ بھی عاشق تھی اشفاق قزاق کو خبر ہونا اسکا
لشکر کو زیر کوہ روانہ کرکے بمقابلہ صاحبقران فرزکش ہونے کا حکم دیکر عقب دیوانے مین روانہ
ہونا راہ مین دیوانے سے ملاقات ہونا باہم جنگ و پیکار ہونا صاحبقران کا یہ خبر پاکر وہان
جانا اور دونون کو سمجھا کر پھیر لانا برق کا عیاری کرکے اشفاق کو قتل کرنا صاحبقران کا برہم ہوکر
برق کو مع فرہاد لمان وغیرہ کے نکال دینا اخلاق کا مجروح ہونا اہل اسلام کے ہاتھ سے صاحبقران
کا بعد اس معرکہ کے برائے فتح طلسم پھر روانہ ہونا قیلاس وزیر ہیبتون جادو کا آکر لندھور و مالک کو رہا
کر لیجانا اور تکیہ پر سے فرہاد لمان و عادل شیر دل وغیرہ کو اسیر کر لیجانا شنکال کا سوائے لندھور
کے سب کو اسیر کرنا اور لندھور کو مبتلائے سحر کرکے صاحبقران کے مقابلہ مین روانہ ہونا لندھور
و صاحبقران سے مقابلہ ہونا صاحبقران کا بسبب سحر کے لندھور سے گرفتار ہو جانا لندھور
کا دربار شنکال مین لیجانا شنکال کا ان سب قیدیون کو طلب کرکے حکم قتل دینا اور برائے
قتل صاحبقران آمادہ ہونا قیلاس جادو کا قتل ہونا عیاری کے سبب سے ان سب کا سحر سے

نجات پانا لندھور کا شنکال سے منحرف ہونا صاحبقران وغیرہ کو قتل ہونے سے بچانا سب سرداروں کا رہا ہوکر لڑنا غزالہ جادو وغیرہ کا عین وقت پر پہونچنا اور ان سبکو بہت ساحرونکو قتل کرکے دربار شنکال سے نکال لانا اور لشکر مین پہونچنا لشکر ساحران وغیرہ ساحران کا ایک مقام پر زیر کوہ بطور مقیم ہونا باہم راے ہونا یہ قرار پایا کہ صاحبقران براے فتح کوہ بیستون تشریف لیجائین قبل صاحبقران کے تشریف لیجانے کے علمشاہ رومی کا مع اپنی معشوقہ ملکہ آہو چشم کے لشکر سے غائب ہو جانا و جہانگیر کا مع اپنی معشوقہ ملکہ سیماے مہر جمال کے لشکر سے غائب ہونا صاحبقران کا خواجہ عمرو کو براے تلاش جہانگیر روانہ کرنا اور خود طرف کوہ بیستون کے تشریف لیجانا سب ساحران زبردست کا حال علمشاہ سن کے اُس طرف کو جانا اخلاق قزاق کا صحت پاکر طبل جنگ بجوانا نقابدار کا آکر مقابلہ کرنا سرداروں کا اسیر ہونا اپنا فکر عیاری کرنا پریشان ہونا دس میدان داریوں مین سب سرداروں کا اسیر ہونا سواے لندھور و مالک و اہل لشکر کے کسی کا باقی نہ رہنا اپنا ادھر کو یہ حال دیکھکر روانہ ہونا ابتدا سے آخر تک بیان کیا جو کہ مین نے ومنشی صاحب نے تحریر کیا ہے محمود اللہ حال جو سب نے سُنا سب کو پھر یہ تشویش ہوئی اور سب بہت پریشان ہوئے ملک قاسم نے جو یہ حال سنا فوراً پلارک افراسیاب جیسے ہی کراپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے الکا اُٹھنا تھا کہ اُنکے سرداروں ماموں سب اُٹھے سامنے بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین جاکر اہل اسلام کی مدد کروں اور اُس نقابدار کو قتل کروں بادشاہ نے خیال فرمایا کہ اگر منع کرتا ہوں تو یہ آتش خو شعلہ مزاج ہیں کبھی نہ مانینگے جائینگے ضرور پھر کیا فائدہ رنج دینے سے فرمایا کہ بسم اللہ جاؤ سپرد خدا کیا اور ہم بھی آتے ہیں ملک قاسم سلام کرکے مع اپنے سرداروں و ماموؤں کے باہر بارگاہ کے آئے اپنے خیمے مین پہونچکر لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا جب ملک قاسم کو بادشاہ نے اجازت دی تو بدیع الزمان نے یہ اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس خاوری نے جاکر اوس نقابدار کو قتل کیا اور سب لشکر اسلام کو بچایا اُسمین دست راستی بھی ہین پر سیر اوپر طعنہ زن ہوگا کہ مین نے تمھاری طرف والوں کی کمک کی اور جان بچائی اُسوقت کیا جواب دونگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ تم بھی اجازت لیکر چلو یہ سوچکر اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور سامنے

بادشاہ کے آگے اجازت کے طلبگار ہوئے بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تو چلین گے ہمارے ہمراہ چلئے گا جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے بادشاہ نے مجبور ہو کر انکو بھی اجازت دی یہ بھی سلام کرکے باہر بارگاہ سے آئے اپنے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا ادھر جب ملک قاسم کا کل لشکر تیار ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوگئے ملک قاسم فوراً مع اپنے کل لشکر کے طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے انکے عقب مین بدیع الزمان کو جب اجازت ملی تو ایرج نوجوان نے بھی بادشاہ سے اجازت حاصل کی یہ بھی باہر بارگاہ سے آئے مع اپنے کل لشکر و سرداروں کے اسطرف کو روانہ ہوئے انکے بعد نورالدہر اب تو تانتا بندھ گیا سب اولاد صاحبقران یکے بعد دیگرے بادشاہ سے اجازت لیکر اسی طرف مع اپنے کل لشکر کے روانہ ہوئے انکے بعد سرداروں کی نوبت آئی مثل فرامرز و مہور وغیرہ کے جب بادشاہ نے دیکھا کہ سب شاہزادے اجازت لیکر یکے بعد دیگرے اُس طرف کو روانہ ہوئے اب سرداروں مین لگا لگا ہے خیال فرمایا کہ پھر مین یہان رہ کر کیا کرونگا اُسوقت پہلوان عادی کو طلب کرکے حکم فرمایا کہ اسیوقت ہمارا بھی پیش خیمہ روانہ ہو اور لشکر مین خبر دیجائے کہ تیار ہو ہم بھی کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسوقت پہلوان عادی بارگاہ و خیمون وغیرہ کو بار کرا کے مع اپنے بھائیون کے روانہ ہوئے بموجب حکم بادشاہ لشکر تیار ہوگیا تھا فوراً بادشاہ کو آگاہ کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوئے نقارہ سفری پر چوب پڑی بڑی شان و شوکت سے بادشاہ اسلام کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوئے یہان کا قبل ہی سے بندوبست فرما چکے تھے کہ ایک ساحر زبردست کو یہان کا بادشاہ کر چکے تھے برق وچالاک بھی سب سے پہلے تھے اپنے بھائیون اور عیارون سے یہ ہمراہ لشکر چلے اب ان سبکو طرف کوہ بلور کے روان رکھا جاتا ہے انکا حال آئندہ تحریر ہوگا کچھ حال شہر عنطاقیہ و علمشاہ و خواجہ وغیرہ کا تحریر کیا جاتا ہے

دو کلمہ داستان شہر عنطاقیہ و عنطاق و علمشاہ و خواجہ سلامت و ملکہ غزالہ و ان ساحرون کے سماعت ہون کہ جو کہ ہمراہ ملکہ برائے کمک علمشاہ چلے تھے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

مہران عطاردرقم و منشیان عالی ہمم و راویان نازک خیال و ناقلان خجستہ مقال اس داستان سراپا

ملال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب عنطاق کجکلاہ نے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا کہ ہم کل ضرور انکو بیرون شہر قتل کرینگے منادی کردیجائے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آکر تماشہ دیکھے اور رموز جادو خواجہ کو اسیر کرکے اور عقاب جادو کے سپرد کرکے اپنے مکان پر آیا اور اپنا بندوبست کرکے بیٹھا کہ شاید کوئی عیار آکر عیاری کرے اور مجکو قتل کرے تو بُری خرابی ہو ادھر منادی نے تمام شہر مین ایکدم اُسکی خبر کردی لوگ اُسیوقت سے سامان کرنے لگے تھے اور میدان خونی اُسوقت تیار ہوگیا تھا خیمے وغیرہ برپا ہوگئے تھے ادھر سمک ملطاقی نے خیال اپنے دل مین کیا تھا کہ کسی تدبیر سے جاکر رموز کو قتل کرون تاکہ سب سردار رہا ہون اور خواجہ بھی سمک نے دو پہر رات رہے سے ہزارون فکرین کین مگر رموز نے ایسا بندوبست کیا تھا کہ کوئی تدبیر کارگر نہوئی جب صورت تبدیل کرکے قریب مکان رموز پہونچا یا تو مکان کو غائب پایا گرد مکان آتش روشن دیکھی یا کسی نے پکارکر کہا کہ ہوشیار ہو جادو سمک عیار آتا ہے اگر نقب لگانے کا قصد کیا تو زمین اسقدر سخت پائی کہ نقب لگتی نہو سکی بہت عاجز ہوگیا اسی فکر و تشویش مین صبح ہوگئی خیال کیا کہ اب بیکار ہے چلو دربار مین چلکر وہان کا حال دیکھو اگر کوئی موقع ملجائے تو وہان عیاری کرو راوی بیان کرتا ہے کہ اس خوشی مین نہ تو عنطاق کجکلاہ کو نہ رموز جادو و اہل شہر کو نیند آئی کہ صبح کو خدا پرست قتل ہونگے ادھر بیرون شہر پہر رات رہے سے لوگ آآکر جمع ہونے لگے اس خیال سے کہ جگہ مل جائے ایسی کہ دیکھ سکین بہت رئیس و افسر شہر آگئے اپنے اپنے مقام پر جو جہان قریب و دور تھے اُنکے رہنے والے بھی جمع ہوئے سودے والے دوکانین لگائین ایک میلہ جمع ہوگیا چارون طرف سودے والے سودا بیچ رہے تھے اہل شہر کا رستہ لگی ہوئی سوئی گرمی ہوئی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آج کوئی عید ہے سب لوگ نفیس پوشاک لباس سے آراستہ تھے ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا خوشیان ہورہی تھین صرف بادشاہ و قیدیون کے آنے کا انتظار تھا جو جو بادشاہ برائے کمک عنطاق کجکلاہ آئے اور بیرون شہر مقیم تھے اُن سب نے اپنے اپنے لشکر کو طرف میدان خونی کے روانہ کیا اور وہ لشکر ایک طرف آکر صف باندھ کر کھڑا ہوا اور وردولت عنطاق پر آئے کہ اتنے مین رموز جادو سب اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ بڑے کبر و غرور سے آکر پہونچا سب اہل دربار و افسرون و بادشاہون و انکے سردارون نے مجرا کیا اپنے سب کا مجرا لیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا آج بہت سویرے سے دربار آراستہ

اور لشکر تیار تھا صرف عنطاق کے برآمد ہونے کی دیر تھی کہ عنطاق کجکلاہ بھی لباس سرخ پہنے ہوئے محل سے سب سامان سے آراستہ برآمد ہوا سب نے تعظیم کی اور مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا داروغہ زندان کو بلاکر حکم دیا کہ سب قیدیون کو لیکر میدان خونی مین آؤ مگر بہت احتیاط کے ساتھ ایک افسر کو حکم دیا کہ تم دس ہزار سپاہ سے قیدیون کے ہمراہ آنا بہت حفاظت کے ساتھ رموز نے ان ساحرونکو بلاکر کہا کہ جو ان قیدیون کی حفاظت کے لیئے تھے کہ تم لوگ بھی ہمراہ قیدیون کے رہو دیکھو کسی قسم کا مکر و فریب نہ کھانا اپنے کو اور اسیرونکو ہر بلا و آفت سے بچانا کیونکہ عیار آئے ہوئے ہین انکا خیال رکھنا یہ حکم سنکے وہ ساحر و افسر و داروغہ زندان قید خانہ پر آئے داروغہ زندان نے اسیرونکو در زندان کھولکر باہر نکالا ایک ارابے پر علمشاہ و آہو چشم کو ڈالا یہ دونون قید سحر و قید سلاسل مین مبتلا تھے یہ ارابہ سب ارابون کے آگے تھا اس ارابے کے عقب مین ایک ارابہ پر سفراب کجکلاہ و تیغ زن و اند و افغان آدم خوار بقید شدید مقید بیٹھے ہوئے تھے اور دیگر ارابون پر سفراب کجکلاہ کے سردار و دلیر تھے کے مقید بقید سلاسل تھے گرد ان سب ارابون کے محافظان زندان برہنہ تلوارین لیے ہوئے کوتوال شہر مع اپنے پیادون کے اور افسر کہ جسکو عنطاق نے حکم دیا تھا مع دس ہزار سپاہ کے اور وہ ساحر جو کہ محافظ تھے آگ برساتے ہوئے سکو بچاتے ہوئے جسقدر سپاہ و لشکر قیدیون کے ہمراہ تھا سب برہنہ تلوارین لیئے ہوئے قیدیون کو سایہ تلوارون مین لیے ہوئے بڑے حفاظت سے طرف میدان خونی کے چلے سمک بیلطاقی اسوقت دربار مین موجود تھا جب یہ حکم عنطاق و رموز نے دیا تھا یہ بھی ان سب کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ شاید کوئی موقع ملجائے عیاری کا مگر یہان آکر بڑا بندوبست پایا بہت گھبرایا کہ کیا کرون جب حد سے زیادہ حفاظت دیکھی تو یہ پھر وہان سے واپس چلا آیا دربار مین یہان رموز نے عنطاق سے کہا کہ تشریف لیچلیئے سویرے سے ان خداپرستون کے قتل سے مہلت ہو جائے عنطاق نے جوابدیا کہ بہت اچھا ادھر رموز نے دستک دی فوراً ایک سناٹا سا ہوا سب نے دیکھا کہ وہی عقاب نمایان ہوا اسکے پنجہ مین وہ قفس بھی تھا کہ جسمین خواجہ قید تھے سمک بھی دیکھا کیا کہ خواجہ سلامت قفس مین سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہین کہ اس عقاب نے سامنے آکر وہ قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے اس سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ سنا تھا کہ وہ عقاب فوراً جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا گیا اسکے جانے کے بعد عنطاق

تخت پر سے اٹھ کھڑا ہوا اسکا اٹھنا تھا کہ سب سردار و بادشاہ در موز جادو بھی اٹھ کھڑے ہوئے یہاں بیرون دربار سب جلوس سواری و ہر ایک کی سواری موجود تھی کہ عنظاق مع اُن سب کے بیرون بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا اور سب بادشاہ بھی سوار ہوئے سردار و افسر مرکبوں پر بیٹھے رموز جادو نے سحر کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسپر بیٹھا سامنے قفس خواجہ رکھ لیا تمام اُسکے مصاحب و افسر گرد اُسکے تخت کے ہوئے کوئی ہنس پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی طاؤس سحر پر الغرض سواری عنظاق کجکلاہ و رموز جادو کی بڑی شان و شوکت سے طرف میدان قتل گاہ کے چلی سمک بیلطاقی بھی صورت بدلے ہوئے ہمراہ تھا تمام سپاہ و لشکر ہمراہ ہوا کیونکہ تیار تھا یہاں تک کہ عنظاق کجکلاہ مع سپاہ و لشکر کے اُس مقام پر پہونچا کہ جہاں میدان خونی کی تیاری ہوئی تھی دیکھا کہ تمام اہل شہر و اہل دیہہ جمع ہیں تمام جنگل بھرا ہوا ہے ہزاروں خیمے و بارگاہیں برپا ہیں ایک طرف بہت سے داریں تیار ہیں جلادان مریخ صولت ناک و کان کے ہار پہنے ہوئے چوڑے چوڑے تیغہ ہاتھوں میں لیے کھڑے ہوئے ہیں تیرکش ارہ کش چشم کن زبان کن بھی موجود ہیں ایک طرف اُن بادشاہوں کی سپاہ و فوج موجود ہے کہ جو کہ کمک کو آئے ہیں عنظاق نے اپنے لشکر کو ایک سمت صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ اس طور سے صف آرا ہو تاکہ کوئی قیدیوں تک نہ جا سکے تمام لشکر چاروں طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا گویا آہنی دیوار ہو گئی اُسکے بعد لشکر ساحران صف آرا ہوا عنظاق مع کل افسروں و پہلوانوں و بادشاہوں کے داخل دربار ہوا رموز جادو بھی مع اپنی سپاہ کے و افسروں کے و قفس خواجہ کے ہمراہ عنظاق بارگاہ میں آکر اپنے مقام پر بیٹھا سامنے قفس خواجہ کا رکھ لیا جب سردار بیٹھ چکے پردے بارگاہ کے اٹھا دیے گئے سامنے میدان خونی تھا خواجہ نے قفس میں بیٹھے بیٹھے یہ واقعہ دیکھا تھا کہ میدان تیار ہے اور سب سامان دیکھا کہ یکایک غل و شور ہوا کہ قیدی آگئے خلاصہ یہ کہ اسی سامان سے اور حفاظت سے جو کہ تحریر کر چکا ہوں داروغہ زندان قیدیوں کو لیکر پہونچا ایک طرف سب ارابے کھڑے کیے گئے عنظاق نے حکم دیا کہ ملکشاہ و آذر چشم و مضراب و تنجیر دیوانے کو حاضر کرو باقی قیدیوں کو نہ لانا کیونکہ [illegible] یہ حکم سنتا تھا کہ داروغہ زندان اُن سب کو لیکر حاضر ہوا کہ جنکو عنظاق نے طلب کیا تھا جب ملکشاہ و تنجیر و سامنے عنظاق کے آئے گو دوہری قید میں مبتلا تھے کہ ایک قید اصلی تھی دوسری قید سحر کی مگر [illegible] خدا پرستان سلام کیا کسی نے جواب

سلام نہین دیا مگر خواجہ نے اندر سے قفس کے کہا کہ السلام و لیک خواجہ نے علمشاہ وغیرہ کو دیکھا کہ مقید سامنے عنطاق وغیرہ کے کھڑے ہوئے ہین علمشاہ نے خواجہ کو دیکھا کہ ایک قفس مین بند سامنے رموز کے وہ قفس رکھا ہوا ہے انکو خواجہ کی یہ حالت دیکھکر بڑا افسوس ہوا خواجہ کو ان سب کی حالت پر افسوس ہے یہ سمجھے سب رموز کے سحر مین مبتلا تھے سمک یلطاقی صورت تبدیل کیے ہوئے بارگاہ مین موجود تھا کہ عنطاق نے علم شاہ سے کہا کہ اے پسر حمزہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو پہلے دین عجائب پرستی اختیار کر و اور خدا پرستی کو ترک کر اور میری اطاعت قبول کر اور یہ جو نازنین تیرے پہلو مین مقید بیٹھی ہوئی ہے بخوشی میرے حوالے کرتا ہین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اگر اس میرے کہنے کے خلاف کریگا تو یاد رکھو کہ موت ر اجائیگا دیکھ لے وہ میدان خونی تیار ہے اور سب سامان موجود ہے مین ابھی تجکو شل اہی ز آب سکے ٹرپا ٹرپا کے قتل کرونگا آیندہ تجکو اختیار ہے علم شاہ نے برہم ہو کر جواب مین فرمایا کہ تو مجکو موت سے ڈراتا ہے ہم لوگ بالکل موت سے خوف نہین کرتے ہین بالکل بیخوف ہین اگر ہماری سب کی زندگی ہے تو تیری کیا مجال ہے کہ تو ہمکو قتل کر سکے یہ جو تو دھمکا رہا ہے کہ میدان خونی تیار ہے مین تمکو شل اہی ز آب کے قتل کرونگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے یہ تو میدان خونی تیار ہے ہم لوگ تو اکثر زیر تیغ سے اُٹھا لیے گئے ہین اور ہمکو کوئی قتل نہ کر سکا تو کیا کہتا ہے کہ میدان خونی تیار ہے اگر ہماری سب کی موت نہین ہے تو تو ہمکو کیا قتل کریگا ہم تیرے پنجے سے چھوٹ کر تجکو قتل کرینگے ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ تیرے ڈرانے سے ڈر جاوین اور موت سے خوف کرین اور ڈر کر اپنے دین و مذہب کو ترک کرین تیری تو کیا مجال ہے کہ تو ہم سے دین اسلام ترک کرائے تیرا جو جی چاہے وہ کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہمکو بچائیگا اگر موت نہین ہے اگر موت ہے تو ہم لاکھ اپنی جان بچانے کی فکر کرین گے تو بھی نہین بچینگے اگر قلعہ فولادی مین جا کر پوشیدہ ہونگے جب بھی نہ بچینگے پس تجکو اختیار ہے او نابکار بدکردار اگر تو اس نازنین کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھے گا تو تیری آنکھین کور ہو جاوینگی اب جو تو اس نازنین کا نام لیگا تو تیری زبان گدی سے کھنچ لیجائے گی عنطاق نے جواب دیا کہ تو بڑا زبان دراز ہے تیری تو وہ مثل ہوئی کہ رسی جل گئی مگر اُسکا بل نہ گیا خیر تو ہے اور ایسی باتین کرتا ہے علم شاہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا بک ۔ ۔ ہے کیسی رسی جلی اور کیسا بل نہ جانا ہم لوگ کسی وقت خوف نہین

کرتے مین جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم تو موجود ہین جلاد حکم قتل دے خسطوف نے بادشاہ سے یہ
جواب دیا پا کر ملکہ آہو چشم سے بھی یہی سوال کیا اسنے بھی یہی جواب دیا مضراب شاہ و
تنجر دیوانہ و افغان نے بھی یہی جواب دیا جب اسنے سب سے جواب صاف سنے تو
بہت بڑا غصہ آیا برہم ہوکر حکم دیا کہ ان سبکو مع ان سب اسیرون کے لیجاکر دار پر کھینچو مین
حکم قتل دیتا ہون داروغہ ان سبکو لیکر باہر بارگاہ کے آیا اودھر رموز نے خواجہ سے کہا اے خواجہ
اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہے تو میری اطاعت کر اور ان سبکو بھی سمجھا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا خواجہ
نے جواب دیا کہ او رموز پس اب مجھ سے ایسی تقریر نہ کر جبکہ مین نے تجھ سے کہا تھا کہ مین
تیری اطاعت کرتا ہون تو نے قبول نہ کیا اور کہا کہ مکر کرتا ہے اب تو خود خواہش کرتا ہے اب کبھی
ایسا نہ ہوگا اول تو یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا تو نے مجکو قفس مین قید بھی کیا ہزارون قسم
کی سختیان کین میرے قتل کا سامان کیا پس اگر اسوقت مین اس امر کو قبول کرونگا تو سب
یہی کہین گے کہ عمرو عیار نے بخوف جان دین اسلام کو ترک کیا اور ایک کافر کی اطاعت کرلی
تو بس اب مجکو قبول نہین ہے اور نہ یہ لوگ میرے سمجھانے سے مانین گے تیرا جو جی چاہے وہ
کر مین یہ کبھی گوارا نہ کرونگا اس زندگی سے مجکو مرنا منظور و قبول ہے کہ میرے سامنے فرزند
حمزہ و دیگر خدا پرست قتل ہون مین زندہ رہون رموز نے جواب دیا کہ تیری بھی قضا ہے خواجہ
نے جواب دیا کہ تف ہے ایسی زندگی پر مین تو زندہ بچون اور میرے آقازادے قتل کیے جائین
تو پہلے مجکو قتل کر رموز نے یہ سنکے کہا کہ دیکھ مین پہلے تجکو قتل کرتا ہون یہان قتل نہ کرونگا
کیونکہ مین نے کتاب مین بھی دیکھا ہے اور اکثر بزرگون سے سنا ہے کہ جہان تیرا خون گرے گا
وہان غلہ نہ پیدا ہوگا اور وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی پس کیا ضرور ہے کہ مین تجکو یہان قتل کرکے
اس زمین کو برباد کرون اور غلہ نہ پیدا ہو اہل شہر بسبب نہ پیدا ہونے غلہ کے ہلاک
ہون مین تجکو فلان کوہ پر قتل کراونگا یہ کہکر رموز نے اپنے دہنی طرف دیکھا ایک ساحر
جو کہ برابر اسکی کرسی کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا نام اسکا خسبس جادو تھا بہت زبردست بادہ
کبر و نخوت سے مست تھا اپنے کو سامری وقت جمشید زمانہ جانتا تھا اسکی طرف
دیکھکر رموز نے کہا کہ اے خسبس جادو تم خواجہ کا قفس لیجاکر وہ جو سامنے پہاڑ ہے

اُسپر اسکو قتل کرو اور سر اسکا تن سے جدا کرکے میرے پاس لے آؤ اُسنے جواب دیا
کہ بہت خوب یہ کہکر وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور سامنے آکر کہا کہ آپ اپنا سحر اسپر سے اُتار لین
مین اپنا سحر کرون رموز نے اپنا سحر خواجہ پر سے اُتار لیا خبیس جادو نے اپنا سحر خواجہ پر کیا اور
قفس لیکر باہر آیا اور قفس کو لیکر اوس کوہ کی طرف اوڑ کر چلا سمک یہان موجود تھا وہ بھی باہر آیا
جسطرف کو وہ ساحر اوڑ کر چلا سمک بھی یہ خیال کرکے کہ چلکر عیاری کرون اور اوستاد کو بچاؤن
یہ بھی چلا مگر وہ ساحر تھا فوراً نظرون سے غائب ہوگیا یہ رہ گیا نہ پہونچ سکا تھوڑی دور
گیا تھا جب اسکو پتہ نہ ملا کہ وہ کدھر گیا یہ مایوس ہوکر ادھر سے پلٹا یہ خیال کرکے کہ چلکر
وہان دیکھون کہ میرے آقا پر کیا گذری کیونکہ وہ بھی زیر تیغ بٹھالے گئے تھے یہ
سوچکر سمک تو ادھر کو چلا ادھر خبیس جادو خواجہ کا قفس لیکر پہاڑ پر پہونچا قفس
رکھا تلوار نیام سے لی خواجہ کو قفس سے نکالا اپنے سامنے بٹھایا خواجہ قید سحر مین مبتلا
تھے بالکل بیحس و حرکت تھے ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ تھی کیونکر حرکت کرتے خدا کی
ذات پر بھروسہ تھا دل مین دعا کررہے تھے کہ خداوند کریم تو مجکو بچالے تو نے بڑی بڑی
میری کمک کی اور ایسے ایسے مقام پر سے بچایا کہ جہان بچنے کی امید نہ تھی تو صادق الوعد
ہی تو اقرار کرچکا ہی کہ جب تک تو تین مرتبہ اپنی زبان سے خود موت کو نہ طلب کریگا
اُسوقت تک تیری قضا نہ آئیگی طلب کرنا کیسا مین نے تو خیال تک نہین کیا اور قضا کا ٹالنا
ہی تو ہی بچانے والا ہی تو نے اپنے پیغمبرون کو اُنکی امت کے ہاتھ سے بچایا ابراہیم پر آگ کو
گلزار کیا یوسف کو چاہ سے نجات دی یونس کی کمک بطن ماہی مین کی تو نے سلیمان کو شمشیر
کے نیچے سے نجات دی تو ہی سبکا کفیل و حامی و مددگار رہا تو ہی ہر وقت ہر مشکل
مین سبکا سرپرست رہا تیرے ہی بھروسہ پر سب نے کفار سے جہاد کیا اسوقت بھی
میری کمک کر اور مجکو اس بلا سے نجات دے خواجہ یہ دعا کرتے جاتے تھے اور روتے
جاتے تھے آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا برابر آنکھون سے آنسو
جاری تھے خبیس جادو نے جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا کہ اگر اپنے مرنے سے
اسقدر خوف کرتے ہو اور مرنے کا اس درجہ صدمہ ہی تو کیون نہین رموز جادو

کی اطاعت کر لیتے ہو اور اسکا دین نہین قبول کرتے ہو اُسکی اطاعت کر کے اپنی جان بچاؤ اور زندگی غنیمت جانو اس رونے سے کیا حاصل خواجہ نے جواب دیا کہ اے حبیس جادو مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون نہ موت سے خوف کرتا ہون نہ مجکو اس امر کا خیال ہو نہ مین اس سبب سے گریان ہون کہ مین قتل ہوتا ہون بلکہ رونا اس امر کا ہو کہ میرے بچے اور جورو تباہ ہون گے کوئی اُنکا خبر لینے والا نہین ہو نہ اُنکا کوئی سہارا ہو نہ کوئی لبسر اوقات کی صورت ہو کیونکہ کوئی کفیل نہین ہو سوائے ذات خدا کے ابھی لڑکے بھی کم سن ہین ایسے بھی نہین ہین کہ وہ کما کر اُن کو دینگے سوائے اس امر کے بھیک مانگین یا فاقے کرین کوئی دوسری صورت نہین ہو خیال اس امر کا ہو کہ مجکو خدا نے سب کچھ دیا ہو اور میرے پاس ہو تو مین نے کیون نہین اُن لوگون کو دے دیا اس خیال سے کہ نہ معلوم کہان موت آئے اور کہان نہ آئے یہ لوگ تیرے پاس ہون یا نہ ہون نہ معلوم یہ مال و دولت اُنکے تصرف مین آئے یا غیرون کا حصہ ہو پس اس امر کا خیال آیا کہ اگر تو دیدیتا تو کیون وہ بعد تیرے فاقہ کشی کرتے یا بھیک مانگتے یہ تیری نادانی ہو کیا اب بعد تیرے اُنکی یہ حالت ہوگی اور یہ دولت غیرون کے حصہ مین آئیگی نہ اسوقت مین کوئی ایسا میرا دوست و شفیق ہو کہ جو کچھ مین دون وہ اُنکو پہونچادے تاکہ وہ فاقہ کشی وغیرہ سے تو محفوظ رہین اور میرے مرنے کا حال کہدے تاکہ وہ انتظار نہ کرین اور اس وقت سے اپنی لبسر اوقات کرین جو کہ مین بھیجون علاوہ اسکے مین اُس شخص کا بہت ممنون ہونگا جو یہ کام کرے گا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا وہ بھی اُسکو دونگا مگر کسیکو ایسا نہین پاتا ہون جو ہو میری جان کا دشمن اور قاتل ہو حبیس جادو نے کہا کہ معلوم ہوا یہ رونا تمکو اس امر کا ہو اچھا اگر ہم کوئی بات تم سے کہین اُسکو تم قبول کروگے اور تمکو ہمارا اعتبار ہو یا نہین اگر اعتبار ہو اور اعتبار کرو تو مین تم سے ایک بات کہون خواجہ نے کہا کہ اعتبار کرنے کو کیا ہوا اگر ایک کو دوسرے کا اعتبار نہ ہو تو دنیا مین کام کیونکر چلے گویہ امر ضرور ہو کہ کسی کے منہ پر یہ نہین لکھا ہو

کہ یہ صاحب اعتبار ہے اور یہ صاحب اعتبار نہیں ہے مگر مین نے ہزارون بلکہ لاکھون آدمی
دیکھے ہین مجکو قیافہ ہو گیا ہے اور مین پہچان لیتا ہون کہ یہ صاحب اعتبار اور بڑا صادق
الوعد ہے اور جو کہے گا وہی کرے گا چاہے سر بھی کٹ جائے اپنے قول سے نہ پھریگا
اور یہ جھوٹا اور دغا باز و مکار ہے حسیس نے کہا کہ پھر تم نے مجکو کیسا پایا خواجہ نے جواب دیا
کہ تمھارے چہرہ سے صاحب اعتبار ہونا اور صادق الوعد ہونا ظاہر ہے اور مین اسکا
امتحان کر چکا ہون جو تم اپنی زبان سے اقرار کرو گے اُسکو پورا کرو گے جو چیز کوئی تمکو
دیگا تم اُسکو بہ امانت رکھو گے یا جسکو جو کوئی کچھ بھیجے گا تم اُس تک اُسکو پہونچا دو گے
اُسمین تصرف نہ کرو گے یہ امر تمھارے رخ سے ظاہر ہوتا ہے حسیس نے جواب دیا
کہ جب آپکو اس امر کا یقین ہے تو اگر اجازت ہے اور اگر اجازت مرحمت ہو تو مین کچھ عرض
کرون خواجہ نے جواب دیا کہ شوق سے بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ پہلے آپ فرمائین
کہ وہ مال و دولت کہ جو آپکے پاس ہے اور آپ اپنے بال بچون کو بھیجا چاہتے ہین
اگر کوئی صاحب دیانت و امانت ملے وہ مال کہان ہے آپ تو بالکل تنہا ہین کیا کسی مقام پر
دفن کر دیا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ اے بھائی وہ مال و دولت میرے پاس ہے مین ایسا
نادان نہین ہون کہ کسی کے پاس رکھوا دون یا زمین مین دفن کرون کیونکہ مثل مشہور
ہے پیسہ گانٹھ کا دوست ساتھ کا دوسرے کے پاس رکھوانے یا زمین مین دفن کرنے
سے وہ مال و دولت باقی نہین رہتی ہے پس جب یہ امر ہے تو پھر مین کیون ایسا کرتا میرے
پاس ہی مین اپنے پاس رکھتا ہون جب کوئی لیجانے والا ملے گا تو مین اسکو دیدونگا
ابھی کیون ظاہر کرون حسیس نے جواب دیا کہ جب آپ مجکو صاحب اعتبار خیال
کرتے ہین تو وہ مال مجکو عنایت فرمایئے مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ آپ کی اولاد کو
دیدونگا جو آپ مجکو اپنی خوشی سے مرحمت فرمائین گے وہ میرے اوپر حلال
ہے باقی حرام یا جو وہ لوگ دینگے اگر آپکو اعتبار نہ ہو تو نہ دیجیے کوئی جبر نہین ہے راوی
بیان کرتا ہے کہ حسیس جادو نے یہ خیال کرکے اپنے دل مین خواجہ سے کہا کہ سنا گیا ہے
کہ خواجہ بڑے مالدار ہین اُنکے پاس زنبیل ہے اُسمین کرورون روپیہ کا مال ہے ہزارون ملک

نمایت کرتے نذر نہیں کرتے ہیں لاکھوں خزانے جمع ہیں کسی تدبیر سے ان سے لینا
چاہیئے یہ جو کہتا ہو کہ کوئی ایسا ہو کہ میرے بال بچوں کو جو مین دوں پہونچادے تو اسکو
نفرہ دیکر لوگوں پوچھتا ہو یہ تو قتل ہو جائے گا کسیکو کیا معلوم ہوگا کہ عمرو نے کیا بھیجا
ہو سب تمکو ہضم ہو جائیگا اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ جہان مال اسنے رکھا ہو بعد اسکے
مرنے کے وہ باقی ماندہ مال بھی لینا سعس نے اس لالچ سے کہا جب حسین نے خواجہ
سے یہ امر ظاہر کیا کہ اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو مجکو دیجیئے مین پہونچادون خواجہ نے
جواب دیا کہ ای بھائی مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ مین نے جو یہ تذکرہ کیا تو اسی غرض سے
کیا کہ تم خود اپنی زبان سے کہو مین نے خود اس سبب سے نہین کہا کہ تم یہ کہوگے کہ کیا
اسنے مجکو اپنا غلام خیال کیا کہ جو ایسی بات کہتا ہو کیا مین اسکے مال کا نوکر ہون کہ اسکا
کام کرون چونکہ مین صورت دیکھکر پہچان چکا تھا کہ تم صاحب اعتبار و امانت دار ہو
مگر بسبب خوف کے چونکہ پڑتا تھا پس یہی خیال کرکے رونے لگا کہ شاید تمکو رحم
آجائے اور تم کچھ دریافت کرو تو مین صاف صاف بیان کرون میرا بیان سن کے
تم میرے حال پر ترس کھاؤ اور میرے بچوں پر اور جو مین دون وہ تم انکو پہونچادو
شکر ہو کہ تم نے ترس کھاکر میرے خیال کے موافق خود اپنی خواہش ظاہر کی مین بہت
خوش ہوا اگر یہی تمہاری مرضی ہو تو یہ مال میرے پاس ہو نصف اسمین سے تم لو
اور نصف انکو پہونچادو اُسنے کہا کہ لائیے کہان ہو مجکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہو راوی
کہتا ہو کہ خواجہ نے اس طور سے تقریر عجز آمیز کی کہ اُسکو یقین آگیا اور کیونکر یقین
نہ آتا کہ وہ طامع و لالچی آدمی تھا اور سن چکا تھا کہ خواجہ کے پاس بڑی دولت ہو
بہت خوش تھا کہ بعد قتل کے مجکو ملیگی مگر فکر اس امر کی ہو کہ نہ معلوم کہان ہو یہ کیون
بتانے لگا اب اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ تو خوشی سے دیتا ہو لو اور حسین کرو خواجہ
سے جب اُسنے یہ کہا کہ لائیے کہان ہو خواجہ نے جواب دیا کہ میری بائین آنکھ کے کوئے
مین ایک موتی برابر بیضہ کنجشک کے اور داہنی آنکھ کے کوئے مین دوسرا گوہر آبدار ہو
پس ایک موتی تم لو اور دوسرا انکو پہونچا دو کیونکہ یہ دونوں گوہر آبدار برابر خراج

ہفت اقلیم کے مین بڑی محنت و مشقت سے ہاتھ آئے ایک موتی میرے ستر پشت تک کافی ہو کہ اسکو فروخت کرکے صرف کیا جائے اور سا تھ راحت و آرام کے ہزار آدمیون سے اسپر بھی کم نہ ہو کیونکہ مین نے کرورون روپیہ صرف کرکے یہ گوہر آبدار خرید کیے ہین سبب اسکا یہ ہو کہ جب مین نے ہزارون ملک و خزانے غارت کرکے جمع کیا تھا اسقدر روپیہ تھا کہ میرے پاس ٹھکانا نہ رکھنے کا نہ تھا یہ مجھ سے ہو نہ سکا کہ کسی سے پاس جمع کرون مین فکر مین تھا کہ کوئی ایسی چیز ملجائے کہ جو ہمہ وقت میرے پاس رہے مین اس روپیہ سے خرید لون اتفاق سے ایک سوداگر ظلمات سے برائے تجارت آیا مین نے جو سنا تو اسکے پاس گیا قبل اسکے دربار مین جانے کے مین نے اسکا مال جو کہ وہ لایا تھا سب دیکھا اسمین یہ جوڑی موتی کی بھی تھی مین نے بہت پسند کی دیکھتے ہی میرا جی پھڑک گیا مین نے اس سوداگر سے کہا کہ اسکی کیا قیمت ہو اسنے یہ خیال کرکے کہ یہ کیا اسکی قدر کرے گا اور کیا اسکی قدر جانے ایک معمولی آدمی ہو میری بات کا کچھ جواب نہ دیا مین نے کہا کہ ای بھائی یہ موتی میرے پسند آئے ہین مین انکو خرید کرونگا تم اسکی قیمت بیان کرو اسنے سر سے پاؤن تک مجکو دیکھا اور ہنسا مین نے جواب دیا کہ تم ہنستے اس بات پر ہو کہ میری صورت و حیثیت تو ایسی ہو کہ یہ بھی گمان نہین ہو سکتا ہو کہ میرے پاس ایک کوڑی ہو اور مین اسقدر دعوے کرتا ہون تو تم یہ خیال نہ کرو کہ قیمت اسکی بیان کرو مین ابھی حاضر کردونگا اسنے یہ خیال کیا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہو یہ کیا خریدے گا یہ سوچکر کہا کہ پندرہ کرڈر روپیہ اسکی قیمت ہو لاؤ مجکو دو یہ جوڑی لیجاؤ مین نے جو خیال کیا تو پندرہ کرور کیا اگر پندرہ ہزار کرڈر روپیہ طلب کرے تب بھی کم ہین مین نے یہ سنکے اس سے کہا کہ یہ موتی میرے ہوگئے مین روپیہ ابھی لائے دیتا ہون اب اپنے قول سے نہ پھرنا یہ کہکر مین نے پانچ لاکھ روپیہ کی اشرفیان بطور بیعانہ اسکے آگے رکھدین وہ یہ دیکھکر دنگ ہوگیا اب کیا کرین مگر وہ بھی اپنے قول کا دھنی تھا پھر اسنے بھی کچھ نہ کہا وہ بیعانہ لیلیا مجکو رسید دیدی مین وہان سے اپنے مقام پر آیا پندرہ کرڈر روپیہ لدوا کر وہان پہونچا اسکو دیکر یہ گوہر آبدار خرید کیے اسکے بعد جو روپیہ بچا اس سے مسجد بنوائی مدرسے تیار کرائے سرایئن بنوائین اور صرف کیا چونکہ مجکو اس امر سے اطمینان ہوگیا تھا کہ یہ جسقدر دولت میرے پاس ہو اسکی کوئی

اصل نہین ہو ان سے اگر اسمین سے ایک موتی بھی فروخت کر ڈالون گا تو دو چند اس سے میرے
پاس ہو جائیگا کیا پروا ہی مین نے خوب صرف کیے مگر ان موتیون کو برابر جان کے رکھا چونکہ مین
ان سے الفت بہت رکھتا ہون اور یہ میری جان و روح ہین پس قاعدہ یہ ہی کہ جس سے
الفت رکھی جاتی ہو اسکو ہمیشہ نظر رکھتے ہین یہ گوارا نہین ہوتا ہی کہ یہ دم بھر آنکھ سے اوجھل
ہو بدین سبب مین نے انکو آنکھون مین رکھا دوسرے اس امر کا کسیکو گمان بھی نہین ہو سکتا ہی
کہ اسکی آنکھ مین موتی ہین اگر وہ دولت جو کہ مین نے انکی قیمت مین صرف کی ہی وہ ہوتی تو
سب مجکو دیکھکر امیر تصور کرتے چور چراتے ڈاکے پڑتے ان سب امرون سے محفوظ رہا اور
ہمہ وقت اس سے دو چند دولت میرے پاس موجود رہی ای بھائی اب دیر نہ کر وہ دونون
موتی آنکھون سے نکال لا اور مجکو قتل کر کیونکہ اب نیند کی شدت مجھسے اُٹھائی نہین جاتی ہی
وہ اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور خیال کرنے لگا کہ بڑی خرابی ہوتی اگر تو قتل کر ڈالتا
یہ موتی رہ جاتے مجکو کیا معلوم تھا کہ آنکھ مین موتی ہین بعد قتل ہونے کے آنکھین بند
ہو جاتین تو اسی گمان مین تھا کہ زنبیل وغیرہ مین ہوگی ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آتا خواجہ کی
دولت تیرے مقدر مین تھی لا اور چین کر تیری بلا نوکری کرے یہ خیال دل مین کر کے قریب
خواجہ کے آیا خواجہ نے آنکھین کھولدین اسنے دیکھنا شروع کیا دونون آنکھون کے کوئے
خوب غور کر کے دیکھے وہ موتی نہ دکھائی دیے مگر ایک نور آنکھون مین علاوہ نور چشم کے
ایسا ساطع ولامع تھا کہ آنکھ کام نہ کرتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون مین موتی بھرے ہوئے
ہین جب اسکو وہ موتی نظر نہ آئے اُسنے کہا کہ ای خواجہ کیون مجکو فقرہ دیتے ہو مرتے تو
ہو مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو مجکو بیوقوف و نادان جانتے ہو اور مین بنتا ہون بھلا
خیال تو کرو کہ کجا آنکھ اور کجا موتی یہ فقر تمھارا بیکار ہی مین تمکو قتل ضرور کرونگا مجکو تو کچھ
بھی دکھائی نہین دیتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ بھائی فقرہ کرنے سے کیا غرض کوئی تم نے
مجھ سے اس امر کو دریافت نہین کیا تھا نہ تم نے طلب کیا تھا نہ تمھاری خواہش تھی جو مین فقرہ
کرتا بلکہ میری خواہش تھی تم نے ترس کھایا ہی ایسی حالت مین فقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی بالفرض
اگر تمھاری خواہش ہوتی تو اُس وقت تمکو ایسا خیال کرنا زیبا تھا پس اگر تمکو نہین ملتے ہین اور

تمکو کسی قسم کا خوف میرا نہین ہو اور تم نے ترس کھایا ہو تو میرے اوپر سے اپنا سحر اتار لو تاکہ
مین خود انکو نکال کر اپنے ہاتھ سے تمکو دیدون کیونکہ مجکو ایک عامل کامل نے دعا بتائی تھی اور فرمایا
تھا کہ اس دعا کا اثر یہ ہو کہ تم اپنے پاس کوئی چیز رکھو لو سب کے سامنے اور یہ دعا پڑھکر
دم کر دو تم اس چیز کو دیکھ سکوگے دوسرا نہین دیکھے گا اگر تم یہ اجازت دوگے کہ فلان چیز
میری ہو اور وہ دیکھتا بھی ہو گا مگر اسوقت بھی وہ اسکو نہ لیسکے گا جب تک تم خود اپنے ہاتھ سے
ندوگے اور وہ وہ ہاتھ اسکی طرف بڑھالے گا اور وہ وہ چیز اسکے سامنے سے غائب ہوجائیگی
اگرچہ اسنے بھی اپنی چیز تمہارے پاس رکھوادی ہوگی جب تک تم خود ندوگے اسوقت تک
نہ ملے گی تم سچ کہتے ہو کہ تمکو نہ دکھائی دیتے ہونگے کیونکہ مین نے آنکھ مین رکھکر وہی دعا
پڑھکر دم کی تھی بھلا تم ہی خیال کرو کہ موتی کہین آنکھ مین رہ سکتے ہین یہ اثر اسی دعا کا ہو اگر
مین اسوقت کہتا تو تمکو یقین نہ آتا پس تم سحر اتار لو مین وضو کرکے اس دعا کے دفع کرنیوالے
اسم کو پڑھکر آنکھ سے وہ موتی نکال کر تمکو دیدون اور اگر میرا اعتبار نہ ہو اور یہ خوف ہو کہ
سحر اسپر سے اترا اور یہ بھاگ گیا تو نہ اتارو مجکو قتل کرو مگر یہ خیال کرلو کہ یہ دولت تمہارے
ہاتھ سے مفت جاتی ہو اور میرے پیچھے فاقہ کرکے مرجائینگے تمکو اختیار ہو مگر یہ بھی خیال کرلو
کہ اول تو مین تمہارے سامنے سے بھاگ نہین سکتا ہون کیونکہ تم ساحر ہو اور مین غیر ساحر
ادھر تم نے گر کہا ادھر میرے پاؤن زمین نے پکڑلیے مین پھر کیونکر بھاگون گا دوسرے
تم نے میرے ساتھ دشمنی کیا کی ہو کہ مین تمکو دھوکا دیکر بھاگ جاؤنگا جو کچھ دشمنی یا دوستی کی
ہو سب رموز جادو نے کی ہو ہم تم اسکے تابعدار ہو جو اسنے حکم دیا اسکو ضرور بجا لاوگے ہان جو کچھ
تمکو کرنا ہو مین اسکے ساتھ کرون تم سے کیا غرض یہ نہین ہو سکتا ہو کہ تم تو میرے ساتھ نیکی کرو
اور میرے حال پر ترس کھاؤ اور میری اولاد میرے اس احسان کا یہ بدلا کرون کہ تمکو مبتلائے
عذاب کرون بھاگ کر اور تمہارے روزگار پر بناؤن نیکی کرنے سے کیا بدی کرون جسیس
نے جو یہ تقریر سنی دل مین کہا کہ سچ تو کہتا ہو یہ بھاگ کر کہان جا سکتا ہو دوسرے مین نے
کیا برائی کی ہو جو یہ میرے ساتھ بدی کرے گا وجہ اسکی یہ تھی کہ جب سے اسنے خواجہ
کی آنکھین دیکھی تھین اور اسمین اسنے ایک نور پایا تھا علاوہ نور چشم کے اسکو

یقین تھا کہ موتی ضرور ہین خواجہ نے جو یہ کہا بسبب اثر دعا کے تمکو دکھائی نہین دیتے
ہین اسکو اس امر کا یقین ہوگیا ہی کہ خواجہ سچ کہتے ہین ایسا ہی ہی یہ دل مین خیال کرکے خواجہ
سے کہا کہ سچ بتاؤ خواجہ دغا تو نہ کروگے قسم تو کھاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ جب تمکو یہ گمان
ہی کہ مین دغا کرونگا تو تم اپنا سحر نہ اتارو مجکو قتل کرو کیسے نادان ہو کہ مین کہہ چکا کہ تم نے میرے
ساتھ کیا کیا ہی جو دغا کرونگا مین محسن کش و احسان فراموش نہین ہون مین تم سے نہین
کہتا ہون کہ تم رہا کر جاؤ نے دو جبکہ تمکو اطمینان نہین ہی خواجہ نے یہ تقریر اس تیور اور اس
انداز سے کی کہ خسیس کو یقین آگیا یہ کہکر کہ خواجہ تمکو میری عزت و آبرو سب کا اختیار ہی سحر
اُتار لیا خواجہ کے ہاتھ پاؤن قابو مین آ گئے اب جو دیکھا تو اپنے کو سحر سے رہا پایا اُٹھکر
اُسکو جھک کر سلام کیا اور کہا کہ تم نے میرے اوپر بڑا احسان کیا میرے بچون کی جان بچائی
مین تم سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس چشمہ سے پانی لیکر وضو کیا چونکہ اُس کوہ پر تھا اور خسیس
خواجہ کا قفس اسی چشمہ پر لیکر پہونچا تھا پس خواجہ نے وضو کیا خسیس جادو نے کہا کہ خواجہ
جلدی کر دو ایسا نہ ہو کہ رموز جادو کسی کو واسطے خبر کے روانہ کرے وہ آ جائے تو مین بدنام ہو جاؤن
کیونکہ عرصہ جو ہو گا ضرور کسی نہ کسی کو اس خیال سے روانہ کرے گا کیا سبب ہی کہ جو خسیس اب
نہین آیا کس امر مین عرصہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ پریشان نہ ہو مین وضو کر چکا ہون
اب وہ موتی نکالتا ہون یہ کہکر خواجہ نے اُسے خاک پہ دو رکعت نماز شکر اس عیوض کے
کے صلہ مین پڑھی کہ تیری قدرت سے مین رہا ہوگیا اب اسکو قتل کیا یہ جاتا کہان ہی اور
یہان سے جا کر ان سب پر بھی عیاری کرونگا اور سب خداپرستون کو رہا کرونگا جب نماز سے
فارغ ہوئے خسیس کو اپنے قریب بلایا اور کہا کہ لو یہ موتی موجود ہین یہ کہکر اب جو آنکھ
کھولی خسیس نے دیکھا کہ ایک گوہر آبدار برابر بیضہ کنجشک کے دہنی آنکھ کے کوئے سے اور دوسرا
بائین آنکھ کے کوئے سے نمودار ہوا ایسا گول و سڈول و آبدار تھا کہ کبھی ایسے موتی چشم فلک
نے بھی نہین دیکھے تھے ہر موتی کی قیمت مین خراج ہفت کشور دس برس سے کم نہ ہوگا
ایسے گوہر نورانی و پرآب تھے کہ اُنکی چمک سے آنکھو خیرگی کرتی تھی اُنکا اپنے قریب ٹھہر نہ
ہو سکتی تھی تمام صحرا اُنکی ضو سے روشن ہوگیا تھا خواجہ نے خسیس سے کہا کہ انکو

کف دست پر لو اور دیکھو اور سچ سچ بیان کرو کہ تم نے ایسے موتی دیکھے ہین یا نہین مگر
اس امر کا خیال رہے کہ انکو بہت محافظت سے رکھنا ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے
آگاہ نہ ہو جائے اور تم سے خواہ بجبر خواہ فقرہ و بکر خواہ چوری سے لے لی تو تم بھی محتاج
ہو جاؤ اور میرے بچے بھی مر جاوین اور پھر کچھ فائدہ نہوگا راوی بیان کرتا ہو کہ جب سے خسیس جادو
نے موتیون کو دیکھا تھا اسکے حواس جاتے رہے تھے اپنے حواس مین نہ تھا مثل آئینہ
کے دنگ و ششدر و حیران تھا کہ یہ کس قسم کے موتی ہین کہ جنمین یہ آب و تاب ہی سچ
خواجہ نے کہا ہو پہلے مین خیال کرتا تھا کہ خواجہ مبالغہ کرتے ہین یہ دل مین خیال کرکے کف دست
کو بموجب حکم خواجہ سامنے کیا وہ دونون موتی اسکے ہتھیلی پر آگئے اُنکا کف دست پہ
آنا تھا کہ ایک چمک نئی پیدا ہوئی اور زیادہ تر نور پھیل گیا کہ جسکے سبب سے یہ حیران ہوا
اودھر خواجہ نے کہا کہ اے خسیس جادو انکو بحفاظت رکھنا اور جلدی کرو کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی
آجائے خسیس جادو نے جواب دیا کہ اے خواجہ تم اطمینان رکھو مین انکو اپنی جان و
روح سے زیادہ حفاظت سے رکھونگا ان تک ہوا کا گذر محال ہی یہ بیجا آپکا خیال
ہو کہ مین حفاظت سے نہ رکھونگا ایسی چیزین کہین ممکن ہوتی ہین عجلت اس امر
کی ہی اگر کوئی آئیگا بھی اور دیکھ بھی لیگا تو میرا کیا کر لیگا مین تو ذرا اچھی طرح دیکھ لون یہ خیال
کرتا ہون کہ شاہان بزرگ نے بھی ایسے موتی نہ دیکھے ہونگے ظاہر مین تو دیکھنا شے دیگر ہی
خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اپنے دلکو خوش کرلون خواجہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی میرا جو
کام تھا مین نے کیا یہ کہکر خواجہ خاموش ہو رہے خسیس جادو دیکھنے لگا ان گوہر آبدار کو
بسبب چمک و صفائی کے اوسپر نگاہ قایم نہوتی تھی جیسے یہ قریب آیا اُنمین حرکت پیدا ہوئی
اور وہ باہم ایک دوسرے سے لڑنے لگے جس طور سے مداری کے گولے لڑتے ہین اُسی حرکت
مین ایک دوسرے سے لڑکر لوٹا خسیس جادو بغور انکو دیکھ رہا تھا وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ جنگل
کی آسکی ہوا سے انکو حرکت ہے اس حرکت کے سبب سے اور نگاہ کام نہ کرتی تھی یہ دیکھ رہا تھا کہ وہ
باہم لڑکے لوٹے خواجہ سامنے بیٹھے ہوئے تھے اُنکا شکست ہوتا تھا کہ غبار ان سے پیدا ہوا وہ خسیس جادو
کے دماغ مین پہونچا خسیس جادو نے جو یہ دیکھا کہ موتی باہم لڑکر ٹوٹے اور حیران ہوا کہ

کیا واقعہ ہی بہت افسوس کی آواز سے کہا کہ ای خواجہ بڑا غضب ہوا کہ وہ موتی باہم لڑکر
ٹوٹ گئے آئینہ سے غبار نکلا خواجہ نے کہا کہ دیکھوں یہ کہکر خواجہ پیچھے کو ہٹ گئے
خبیس نے قصد کیا تھا کہ ہاتھ بڑھاکر دکھادوں اب جو دیکھا تو خواجہ کو قریب قفس پایا
اس قصد سے اُٹھا کہ خواجہ کو دکھاکر اور خواجہ پہ سحر کرکے قتل کروں اور سر لیکر پاس رموز
کے جاؤں میں تحریر کرچکا ہوں کہ جب وہ موتی باہم لڑکر ٹوٹے تو آئینہ سے غبار نکلا اور وہ
اسکے دماغ میں پہونچا چونکہ یہ سر جھکائے ہوئے دیکھتا رہا تھا جسقدر بیہوشی تھی سب
دماغ میں اسکے پہونچ گئی اُسنے اپنا اثر کیا اول تو اسکو گرمی معلوم ہونے لگی اور سر
گھومنے لگا اس سبب سے یہ اور روتا تھا کہ مین نے بہت غور سے جو نگاہ کی
دماغ میں بسبب غور کرنے کے گرمی پیدا ہوئی چونکہ دماغ اعضاے رئیسہ سے ہے
ذراسی تکلیف کے سبب سے وہ زیادہ تر پریشان ہوتا ہی اس سبب سے مجکو گرمی بھی
معلوم ہوتی ہی اور سر بھی گھومتا ہی اُٹھکر ٹہل اور خواجہ کو دکھائی دے راوی کہتا ہی کہ
گوہر ابدار ساختہ خواجہ نامدار ہیں کہ انھوں نے قفس میں بیٹھے بیٹھے یہ عیاری کی تھی
کہ جو کہ تحریر ہوئی موتی بیہوشی کے بنائے تھے اور آئینہ بیہوشی بھری تھی اسی سبب سے
یہ تقریر کی تھی اور سوچ لیا تھا کہ ادھر آئینہ ہوا لگی اور یہ مثل حباب کے ٹوٹے اُسکو
فریب دیکر اپنی باتوں میں لگاکر تقریر سے رام کرکے اپنے اوپر سے سحر تو پہلے ہی اُتروا
چکے تھے سحر سے رہا تھے پس جیسے وہ دو قدم چلا بیہوشی اپنا پورا اثر کرچکی تھی
اور بیہوشی بھی وہ قاتل تھی کہ اگر ذراسی دماغ میں پہونچ جائے فوراً اپنا کام کرجائے
نہ یہ کہ بہت سی پہونچے اور کام نہ کرے یہ امر غیر ممکن تھا دو ہی قدم چلا تھا کہ اُسکو ایک
جھینک آئی اور دھم سے گرا گرتے ہی بیہوش ہوگیا اُسکا گرنا تھا کہ خواجہ تو رہا تھے
خنجر لیکر چلے کہ سر کاٹ لوں قریب پہونچکر فوراً دھیان آیا کہ اگر تم نے اسکا سر کاٹ لیا تو اسکے
مرنے کی علامت بلند ہوگی پیر اسکے غل مچاتے ہوئے رموز کے پاس جائینگے اُسکو
آگاہ کرینگے جو عیاری و تدبیر ان سب خداپرستوں کے رہا کرنے کی اور رموز و عمرہ
کے قتل کرنے کی تم کروگے وہ کچھ نہ ہوسکے گی دوسرے یہ امر بھی ہی کہ جب یہ چلنے لگا

تمہارا قفس لیکر تو رموز نے اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ جو اگر رکھ لیا ہے اس
خیال سے کہ شاید اسپر کوئی آفت نہ آئے یا یہ مارا جائے تو گلدستہ فوراً جل جائے
مجکو خبر ہو جائے تاکہ مین جاکر بندوبست کرون ای خواجہ تم نے اسکو قتل کیا وہ گلدستہ
جلا رموز فوراً آیا اسوقت بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر خواجہ نے خیال کیا کہ اسکو نذر
زنبیل کر لو اور تم اسکی صورت بنو اور ایک سر مقوے کا بناکر رموز کے پاس لے چلو
اور وہان چلکر عیاری کرو اور ان سبکو رہا کرو یہ سوچکر پس خواجہ نے فوراً خسیلن جادو
کو اٹھاکر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ ای واوا آدم لیجئے اس ساحر کو بھی اور اس سے بھی کام
نکال لیا جائے اور فوراً رنگ و روغن عیاری نکال کر اسکی صورت سے اپنی صورت
بالکل مشابہ کی اور اسکی پوشاک پہنی اور ایک سر مقوے کا بناکر مثل اپنے سر کے
تیار کیا اور اسکو لیکر چلے کہ پھر خیال آیا کہ ای خواجہ نہ معلوم وہان کیا گذرے جب تمکو رموز
نے ادھر کو روانہ کیا تھا تو علم شاہ وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا تھا نہ معلوم اُنپر کیا گذری
تیرے پاس جہانگیر بن حمزہ زنبیل مین ہے اسکو نکال کر اس امر سے آگاہ کر اور اسکی معشوقہ ملکہ
سیما سے مہر جمال ساحرہ زبردست ہے پس اسکو بھی نکال کر آگاہ کر جہانگیر یہان سے
جاکر خبر ساحرون سے لڑکر ان سبکو رہا کرے گا اگر زندہ ہونگے اور سیما سے مہر جمال
ساحرون سے لڑے گی شاید عیاری نہ بن پڑی تو یہ لوگ تو لڑکر شاید رہا کر لین یہ سوچکر
فوراً جہانگیر کو زنبیل سے نکالا اور ہوشیار کیا اب جو جہانگیر ہوشیار ہوئے اُنھون نے
اپنے کو ایک کوہ پر پایا اور سامنے ایک ساحرہ کو موجود پایا بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ
ہے مین تو دربار شنشکال مین مع ملکہ کے زندان سے طلب کیا گیا تھا داروغہ زندان مجکو وہان
لیکر گیا تھا اُسکا دربار آراستہ تھا اُسمین ایک عجیب الخلقت شخص بیٹھا ہوا تھا شنشکال
نے مجکو اور ملکہ کو اُسکے حوالے کیا تھا اُسنے مجکو کسی طور سے بیہوش کر دیا تھا اب جو ہوش
آیا تو مین نے اپنے کو یہان پایا یہ کیا مقام ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے ایسی ایسی باتین
دل سے کر رہے ہین اور حیران ہین اُٹھکر تو بیٹھے ہین مگر بہت پریشان ہین کہ اُس ساحر
نقلی نے کہا کہ ای پسر حمزہ تو اسقدر پریشان کیون ہوتا ہے اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو دین اسلام

کو ترک کر دو اور بت پرستی اختیار کرو ورنہ مین تجکو قتل کر ڈالونگا اسی غرض سے لایا ہون ششکال
کے پاس سے جہانگیر نے جواب دیا کہ اوے ناہنجار کیا بیہودہ گفتار کرتا ہی ہم لوگ خدا پرست ہین
ہمکو موت سے بالکل خوف نہین ہی ہم کبھی دین اسلام کو ترک نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر
ہم ایسے بودے نہین ہین کہ موت سے ڈر کر اپنا دین و مذہب ترک کرین ہمکو مرنا گوارا ہی اور دین کا
ترک کرنا گوارا نہین ہی یہ سُنکے اُس ساحر نقلی نے جواب دیا کہ اے پسر حمزہ تو بڑا زبان دراز ہی
مین دیکھتا ہون کہ تیرا خدا تجکو بچا لیگا جہانگیر نے جواب دیا کہ اگر میری قضا ہی تو مجھے پروا نہین
ہی اور اگر قضا نہین ہی تو تیری کیا مجال ہی جو تو قتل کر سکے خواجہ نے دیکھا کہ یہ لوگ واقعی
بڑے دین کے پختہ ہین تب کہا کہ اے پسر حمزہ اچھا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو ایک
کام کر کہ پانچ لاکھ روپیہ مجکو دے تاکہ مین تجکو چھوڑ دون جہانگیر نے جواب دیا کہ اے ساحر
تو بہت دیوانہ ہی خیال تو کر کہ تو مجکو دریاے ششکال سے لایا ہی میرے پاس روپیہ کہان ہی
جو مین دون کہان سے لاؤن مجکو اگر قتل کرنا ہی تو قتل کر بیکار کی بحث کرتا ہی خواجہ نے جواب دیا
کہ کسی سے قرض لیکر دے جہانگیر نے جواب دیا کہ تو واقعی دیوانہ ہی بیکار کو بک بک کر دماغ
خالی کر دیا ہی جادوگرو میرے ادہر ادہر سے یہان کون ہی جو مجکو قرض دیگا کوئی یہان ہی
نہ جس سے قرض طلب کرون میرا اعتبار کون کرے گا خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تم قرض
مانگو تو ہم دین جہانگیر نے کہا کہ لاؤ مگر یہ نہ خیال کرنا کہ مین جان کے خوف سے تمکو روپیہ
دیتا ہون مجکو خوف جان بالکل نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف تمکو آزماتا ہون اگر
تم روپیہ دو تو مین لون مین تو تمکو دیوانہ جانتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمسک لکھدو مین روپیہ
دون جہانگیر نے کہا کہ لاؤ پس خواجہ نے قلم دوات وغیرہ موجود کر دی جہانگیر سے پانچ لاکھ
کا رقعہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ مین فلان کوہ پر موجود تھا مجکو ایک اشد ضرورت تھی اور
میرے پاس روپیہ نہ تھا مین نے خواجہ عمرو عیار سے پانچ لاکھ روپیہ لیکر صرف کیا اور اپنے
تصرف مین لایا جب مین لشکر مین پہونچونگا اُسوقت بلا عذر و انکار ادا کر دونگا اسواسطے یہ
چند کلمہ تحریر کر دیے جب اُس ساحر نقلی نے یہ کہا کہ یہ لکھدو کہ خواجہ عمرو عیار سے قرض لیا
اُسوقت جہانگیر کے کان کھڑے ہوے کہا خواجہ کیسے وہ تو یہان موجود نہین ہین انکا

آپکا نام لکھدون جواب دیا کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو جہانگیر نے لکھکر اسکے نیچے دستخط کر دیئے
تب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور کہا کہ تمنے نہ پہچانا خیر یہ کہکر کل حال ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اپنا حسیبس جادو کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا اور یہ سوچ کر نکالنا جہانگیر کا کہ یہ جاکر
علم شاہ کی کمک کرین سب بیان کیا اور کہا کہ علم شاہ وہان زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین تم جاکر
کمک کرو مین بھی آکر عیاری کرتا ہون جہانگیر یہ سنکے دنگ ہو گیا اور خون عزیزی نے
جوش مارا خواجہ کے گلے لگ کر کہا کہ خواجہ جہان تم نے اتنی مجھ پر مہربانی اور احسان کیا
ہے کہ مجھکو اس قید سے رہا کرکے لائے اور ہوشیار کیا اور اس حال سے آگاہ کیا تو مجھکو مرکب اور
ہتھیار بھی کسی طور سے لادو تاکہ مین جاکر بھائی صاحب کی کمک کرون خواجہ نے جواب دیا
کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو یہ بھی سامان لادیا جائے جہانگیر نے کہا کہ روپیہ تو نہین ہے اسکا بھی
رقعہ لکھوا لیجیے خواجہ نے کہا کہ لکھو پس جہانگیر نے خواجہ کو تین ہزار کا عندالطلب رقعہ
لکھدیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جناب من بعد ما وجب کے معلوم ہو کر آپکا مبلغ تین ہزار روپیہ جو کہ
مین نے آجکی تاریخ مین آپسے قرض لیا ہے اور اپنے تحت و تصرف مین لایا ہون آپکو یا آپ کے
حکم پر عندالطلب بلا عذر معاوضہ ادا و بیباق کر دونگا آپ اطمینان رکھیں جہانگیر نے
اسپر دستخط کرکے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے ہتھیار و پوشاک زنبیل سے نکال کر دیے
اور کہا کہ مرکب لائے دیتا ہون یہ کہکر زیر کوہ آئے اتفاق سے ایک سائیس کسی سوداگر کا ایک
مرکب بہت عمدہ اور نایاب پانی پلانے کو لایا تھا خواجہ نے جو اسکو دیکھا بہت پسند کیا یہ
کوہ پر سے مرکب کی تلاش مین چلے تھے انھون نے دل مین یہ خیال کیا کہ اسکو مارکر یہ مرکب
لینا چاہیے پس اسکے قریب آئے اس سے کہا کہ کیون بھائی یہ مرکب کسکا ہے اسنے کہا کہ میرے
مالک کا ہے نہلانے کو لایا ہون خواجہ نے کہا کہ اور مرکب بھی ہین اسنے کہا کہ ہان مین کیون نہین وہ
سوداگری کرتے ہین گھوڑون کی خواجہ نے کہا تو تو انکے پاس بڑے عمدہ عمدہ مرکب ہونگے
اسکی کیا اصل ہے دیکھو تو یہ جو دوسرا شخص ادہر ایک مرکب لیے ہوئے آتا ہے اسی طرف کو کیا
یہ بھی تمھارے ہمراہیون مین سے ہے وہ پلٹا اس خیال سے کہ شاید میرا بھائی دوسرا مرکب
لیکر آتا ہو اسکا پلٹنا تھا کہ خواجہ نے حلقہ کمند کے مارے اسکے گلے مین پڑے وہ ادہر کھکر

سوتا تھا کہ خواجہ نے حباب بیہوشی اسکے منہ پہ مارے حباب جیسے پڑکر ٹوٹے اسکے دماغ
مین بیہوشی پہونچی وہ بے ہوش ہو گیا اور گرا خواجہ نے اسکو اٹھا کر زندہ درگور کیا اور آپ مرکب
لیکر بالاے کوہ آئے اسکو زین و لجام سے آراستہ کرکے جہانگیر سے کہا کہ لو یہ مرکب موجود ہی
سوار ہو کر جاؤ مگر یہ مرکب واپس کردینا ہوگا جہانگیر نے کہا کہ بہت اچھا جب جہانگیر مرکب پر
سوار ہونے لگے تو خواجہ نے کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ خسپس جادو کی صورت
بنے ہوئے ہین صرف اپنی آنکھ کا تل دکھا کر جہانگیر کو اطمینان دلا دیا تھا جب خواجہ نے کہا کہ
ٹھہر جاؤ جہانگیر نے کہا کہ کیون خواجہ نے جواب دیا کہ مین تمھاری معشوقہ کو بھی تو رہا کرکے لایا ہون
اسکو بھی ہوشیار کرکے تمھارے ہمراہ کردون تاکہ وہ تمکو سحر ساحران سے بچائے اور ساحرون سے
مقابلہ کرے جہانگیر نے کہا کہ کیا وہ بھی آپکے پاس ہین خواجہ نے جواب دیا کہ ہان تمھارے
ساتھ اسکو بھی رہا کیا تھا یہ کہکر زنبیل سے نکال کر ملکہ سیماے مہر جمال کو ہوشیار کیا ملکہ جو ہوشیار
ہوئی اسنے دیکھا کہ شاہزادہ مسلح و مکمل کھڑا ہوا ہی اور ایک ساحر میرے برابر کھڑا ہی اور مین ایک
کوہ پہ ہون یہ بہت حیران ہوئی کہ مین اور شاہزادہ تو دونون ششکال کے پاس قید تھے
ششکال نے اپنے دربار مین طلب کرکے ایک بدشکل کے حوالے کیا تھا تب سے خبر نہین ہین
اور شاہزادہ یہان کیونکر آیا اور یہ کون ساحر ہی جب شاہزادہ نے ملکہ کو حیران دیکھا تو سب حال
خواجہ کی عیاری یون سنا بیان کیا اور اپنا اور علم شاہ کا اسیر ہونا خواجہ سے حال سن کے انکی
کمک کو جانا جب ملکہ کل حال سے آگاہ ہوئی اور اطمینان ہوا اٹھکر خواجہ کے قدمون پہ
گری خواجہ نے گلے سے لگایا اور ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ کفار علم شاہ
وغیرہ کو قتل کر ڈالین وہان ساحر بھی ہین بہت ہوشیاری سے مقابلہ کرنا ان لوگون کی خبر
رکھنا مین بھی آتا ہون اور بن پڑتا ہی تو عیاری بھی کرونگا اور جو ساحران لوگون پر سحر کرے
اسکو قتل کرکے انکو سحر سے رہا کرنا ملکہ نے کہا کہ بہت خوب اور شاہزادہ سے کہا کہ بسم اللہ تشریف
لیجلیئے یہ کہکر ملکہ نے طاؤس سحر تیار کیا اسپر سوار ہوئی گلدستۂ سحر ہاتھ مین لیکر خدا حافظ
کہکر طرف شہر عنطاقیہ کے براے کمک علم شاہ وغیرہ روانہ ہوئی اسکے جانے کے
بعد جہانگیر بھی زبر کوہ آکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف عنطاقیہ کے چلے اور خواجہ بھی بصورت

حسیس جادو مع سر نقلی کے اُس طرف چلے اُن سب کا حال آئندہ تحریر ہوگا اب وہان کا
حال ملاحظہ ہو کہ جب رموز جادو و قفس خواجہ کو دلاسہ کر چکا برائے قتل حسیس کو بہت تاکید کر دی
اُسکے بعد عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب خدا پرستون کے قتل کا حکم فرمائیے ادھر زیر تیغ لاکر
سب خدا پرستون کو غل و زنجیر مین گرفتار بٹھا دیا چبوترے ریگ کے تیار تھے اُسپر لوریے خلاکت
پڑے ہوئے تھے علمشاہ سب کے آگے تھے اُسکے بعد اور سب اسیر تھے جلاد سر پر تیغین لیے
ہوئے کھڑے تھے کہ عنطاق نے رموز کے کہنے سے ایک حکم دیا جلادون نے سبکی آنکھونپر
پٹیان باندھین کیلہ کا خط دیا اور کہا کہ جو کچھ تمکو کہنا ہو کہہ لو جو وصیت کرنا ہو کر لو جو کھانا ہو کھالو
جو پینا ہو پی لو کیونکہ قضا تم سب کی تمھارے سرون پر موجود ہے علمشاہ نے جواب دیا کہ ہمکو
کچھ کہنا ہے نہ کھانا ہے نہ پینا ہے نہ وصیت کرنا ہے جو کچھ کہنا ہے اپنے خدا سے کہنا ہے اُس سے کہہ رہے
ہین جلاد شلغین لگائے پھرتے ہین یہ شعر اُنکی زبان پر ہے **شعر** سلطنت سلطان کند لیس سفنہ بر
جلاد چیست ہ مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ہ کسکا رشتہ حیات قطع ہوا کس
قہر شاہی مین مبتلا ہوا کسپر عتاب شاہی نازل ہوا ہم تیغہ بار مُہ دار رکھتے ہین اور بازو پر
قوت مار ڈالنا ہمارا کام ہے جلانا ہمارا کام نہین ہے ذرا سمجھ بوجھ کر حکم دیا جائے پھر جو
کہا جائیگا کہ زندہ کرو تو ہم مجبور ہونگے کہ عنطاق نے دوسرا حکم دیا اس طور سے کہ پہلے
پسر حمزہ کو قتل کرو اُسکے بعد اور سبکو یہ حکم دینا تھا کہ جلاد تیغہ برہنہ لیکر علمشاہ کے
سر پر آیا راوی بیان کرتا ہے کہ سمک اُسوقت ادھر سے واپس ہو کر آیا کہ جب یہان
عنطاق وہ حکم دے چکا تھا اور جلاد بر سر شاہزادہ تیغہ لیے ہوئے تیسرے حکم کا منتظر
کھڑا تھا کہ تیسرا حکم ملے مین ہاتھ لگاؤن یہ واقعہ جو سمک نے دیکھا بیقرار ہو گیا لیک کر
ایک صف مین آیا مگر سب کی نگاہون سے پوشیدہ کھڑا ہے گوشے مین تیر جوڑے
ہوئے کہ ادھر جلاد نے تیغہ کا ہاتھ مارا مین نے یہان سے تیر مارا کہ اسکا سر ہٹ گیا
جسقدر جلاد آئین گے مین اُنکو اسی طور سے ہلاک کرون گا جب تک کہ مین ظاہر نہ ہونگا
اور کوئی میرے حال سے آگاہ نہ ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ جیسے عنطاق نے تیسرا حکم
دیا جلاد نے تیغہ کا وار سر علمشاہ پر کیا جیسے ہاتھ اُٹھا کہ ایک تیر آکر پیشانی پر جلاد کے

پڑا کہ سر شق ہو گیا وہ چیرت کھاکر دھم سے گرا اور تمام ہو گیا یہ بھی اُسکے مقدر مین
لکھا ہوا تھا کہ پیش آیا اُسکا مر کر گرنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ جلاد نے اپنے ہاتھو سے خود
اپنے سر پر تلوار ماری کہ اُسکا سر پھٹ گیا اور مر گیا یہ جلاد دیوانہ تھا عنطاق نے یہ سنکے
حکم دیا کہ دوسرا جلاد آکر اسکو قتل کرے اب جو یہ کرے دوسرا جلاد آیا اُسنے بھی جیسے ہاتھ
لگایا تیر اُسکے بھی آکر پڑا اُسکا بھی یہی حال ہوا پھر شور و غل ہوا کہ یہ جلاد بھی کام آیا یہ کیا وجہ
ہی جو جلاد اس خداپرست کے قتل کرنے کو آتا ہی وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنی تلوار سے اپنے
کو ہلاک کرتا ہی راوی کہتا ہی کہ اسی طور سے سات جلاد آئے اور سمک کے ہاتھ سے ہلاک
ہوئے اب جس جلاد کو بلاتے ہین کہ اسکو قتل کرو وہ بہانہ کرتا ہی کہ مین جلادی کیا جانون میرا تو
ہمیشہ کا پیشہ لوہاری ہی مین نے جو یہ سنا کہ اِن خداپرست کو جو قتل کرے گا اور جسقدر جلاد
اس شہر مین ہونگے اُن سبکو انعام ملیگا گو قتل ایک کرے گا انعام سب پائینگے سو ہم بھی
اس لالچ سے جلادین کر آئے کہ انعام ملے ورنہ ہم لوہاری جانین جلادی کیا جانین کسی نے
کہا کہ ہم گھسیارے ہین کوئی بولا ہم ستار ہین کوئی بولا ہم سائیس ہین انعام کے لالچ سے جلاد
بنکر یہان آموجود ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ اُن سب نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ
چھ سات جلاد جو مارے گئے تو سبکو خوف جان ہوا یا تو خوشی خوشی آئے تھے شادیان
لگا رہے تھے خوش پھر رہے تھے یا انکار کرنے لگے اپنے پیشہ سے خلاصہ یہ کہ جب اُن
سب نے انکار کیا لوگون نے جاکر عنطاق و رموز سے عرض کیا کہ حضور اب کوئی جلاد نہین
آتا ہی جس سے کہا جاتا ہی وہ انکار کرتا ہی کوئی قتل خداپرست کی حامی نہین بھرتا ہی جو حکم عالی
ہو وہ بجا لایا جائے عنطاق نے کہا کہ کوئی اقرار نہین کرتا کیا سب جلاد مر گئے انھون نے
جواب دیا کہ چھ سات جلاد تو اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ کر مر گئے یا کسی نے اُنکو
قتل کیا گو قتل کرنے والا نظر نہ آیا سبکو خوف ہوا کہ جو جائیگا وہ مارا جائے گا قتل ہوگا
سب نے انکار کیا گو اُنکا آبائی پیشہ جلادی ہی مگر وہ انکار کرتے ہین کہ ہمارا آبائی پیشہ سائیسی
و لوہاری ہی ہم تو انعام کے لالچ سے جلادی لباس پہنکر چلے آئے ہم جلادی کیا
جانین عنطاق نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی دیکھو تو سب یہ کہکر اقرار کرتے

راوی بیان کرتا ہے کہ لوگ ادھر ادھر اُس مجمع مین پکارتے پھرتے ہین گو سیکڑون جلاد پیشہ ہین مگر کوئی جواب نہین دیتا ہے کپڑے اُتار اُتار کر آئے ہین اِس خیال سے کہ ایسا نہو کہ لوگ پہچان لین زبردستی پکڑ لیجائین تو مفت مین جان جائے ایسے روپے پیسے سے باز آئے کہ جو جان دیکر ملے ہم اگر مر گئے روپیہ ملا تو کیا نہ ملا تو کیا جب ہم ہی نہون گے تو ملیگا کسکو اس خیال سے اور خوف جان سے سب نے انکار کیا میان سمک گوشہ مین پوشیدہ کھڑے ہوئے دل سے کہہ رہے ہین کہ خوب تدبیر کی کہ اب کوئی جلادی کا اقرار نہین کرتا ہے ادھر جب عنطاق سے سب نے جاکر پھر عرض کیا کہ حضور کوئی جلاد نہین ملتا اب کیا کیا جائے عنطاق کو فکر ہوئی کہ کیا تدبیر کرون بیٹھے بیٹھے رموز جادو کو جوش آیا کہنے لگا کہ بھائی صاحب یہ کیا قصہ ہے آپ بیان تو فرمائین عنطاق نے کہا کہ بھائی جو جلاد پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گیا خود بخود ہلاک ہو گیا کوئی چیز اُس سے پیشانی یا سینہ پر آکر پڑی کہ وہ ہلاک ہو کر گرا اب جو تلاش کیا جاتا ہے تو کوئی بخوف جان جلادی کا اقرار نہین کرتا ہے سب انکار کرتے ہین کیا تدبیر کیجائے نہ معلوم پسر حمزہ پر کون ہے جو اُسکے قاتل کو ہلاک کرتا ہے رموز نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین جاکر ابھی اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہون اور جو اُسکے سر پر ہے اُسکو اپنے قبضہ مین کرتا ہون کہ بہت کام آئیگا عنطاق نے کہا کہ بھائی تم کیون جاؤ جبکہ اُس تک پہونچکے جو کوئی جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے تو ایسے مقام خوف پر جانا نہایت عقل و دانائی کے خلاف ہے جبکہ وہ لوگ کہ جنکا پیشہ ہے وہ انکار کرتے ہین خوف جان سے تو تمکو کیا ضرورت ہے کہ تم جاؤ کوئی اور تدبیر کی جائے گی رموز نے جواب دیا کہ پھر کیا یہ لوگ نہ قتل کیے جائینگے یون ہی چھوڑ دیے جائینگے جلاد کا اب تو ہاتھ آنا بہت دشوار ہے آپ کچھ خوف نہ کرین مین ساحر ہون سحر کرکے مین اپنے کو بچا لونگا اور اُس نیر کو بھی اپنے قابو مین کر لونگا کہ جو پسر حمزہ کے قابو مین ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے پہلے جاتے ہی یہی تدبیر کرونگا اُسکے بعد قتل کرونگا آپ حکم تو دین عنطاق نے مجبور ہو کر کہا کہ جاؤ گو جی نہ چاہتا تھا رموز جادو اپنے مقام سے اُٹھکر اسباب سحر ہاتھ مین لیکر اور ایک تیغہ خوب برق کمر سے لگا کر باہر

بارگاہ سے آیا چند مصاحب بھی ہمراہ ہولیئے جو کہ بہت نمک حلال اور جان نثار تھے گو مارے خوف کے بند بند کانپ رہا تھا مگر خیر خواہی و خیر اندیشی جتانے کو ہمراہ ہولیئے اودھر سمک نے دیکھا کہ خود رموز جادو قتل کرنے کو آتا ہی دل مین کہا کہ اسکو بھی اسی طور سے ہلاک کرون گا گوپھن مین پتھر دیکر کھڑے ہوئے کہ اسکو بھی سنگسار کردن رموز جادو قریب علمشاہ آکر پہونچا پہلے اس نابکار ونابہنجار نے کیا کہ کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیئے اس خیال سے کہ جو پسر حمزہ کے سر پر ہی ورقابو مین ہی میرے قابو مین آجائے پہلے مین اسکو قابو مین کرلون تو پھر قتل کردن تھوڑی دیر تک اسم سحر پڑھا کیا جب اپنے نزدیک بندوبست کرچکا اُسوقت اپنے مصاحبون مین سے ایک سے کہا جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے کہ بڑھکر ایک ہاتھ تلوار کا لگادے کوئی خوف نہ کرین نے اس تیر پر قبضہ کرلیا جو کہ پسر حمزہ کے قابو مین تھا اب کوئی خوف نہین ہی یہ جو کہا ایک مصاحب اُسکا کہ نام اُسکا نجم جادو تھا بڑا چالاک وتیز تھا فوراً تیغہ لیکر سر پر علمشاہ کے آموجود ہوا جیسے حکم عنطاق نے دیا اسنے ہاتھ مارا تیر پیشانی پر پڑا کہ چرخ کھاکر گرا ہائے مرا کہکر اور روح اُسکی اُسکے جسم نجس سے پرواز کرگئی اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگئی آندھی سیاہ اُٹھی سب ساری تدبیر بھول کر غل مچانے لگے اُسی تاریکی مین میان سمک لپک کر قریب آگئے اس خیال سے کہ چلکر شاہزادہ کی قید کاٹ دون اور بن پڑے تو رموز کو بھی چپ لون یہ موقع بہت عمدہ ہی مگر جو امر خدا کو منظور ہوتا ہی وہی ہوتا ہی لاکھ بندہ تدبیر کرے مگر ایک کارگر نہین ہوتی یہ اُسوقت آکر پہونچے کہ جب وہ تاریکی برطرف ہوچکی اور روشنی ہوگئی رموز و دیگر ساحرون داخل مجمع نے دیکھا کہ لاش نجم جادو کی خاک پر پڑی ہی سر سے خون جاری ہو ایک تیر ہی اُسکے برابر پڑا ہی یہ واقعہ دیکھکر رموز رنجیدہ بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہی رموز نے دل مین خیال کیا کہ مین تے تو سحر کرکے اس تیر کو اپنے قابو مین کرلیا تھا اب کس نے ہلاک کیا میرے مصاحب کو اس امر سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی دوست پسر حمزہ کا اس مجمع مین ہی کہ وہ تیر مار کر ہلاک کرتا ہی یہ خیال کرکے اس نابکار نے جھک کر اُس مقام کی خاک اُٹھائی راوی بیان کرتا ہی کہ خاک اُٹھاکر اسنے اپنی ران مین

نشتر دیا خون لیکر اس خاک کو خون سے تر کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اسپر دم کیا اور کہا کہ اے خاک یہ بتا کہ ان جلادون کو کس نے ہلاک کیا اُس خاک سے آواز آئی کہ اے رموز جادو آگاہ ہو کہ عیار سپہ حمزہ سمک بلطاقی اس مجمع مین ہے اُسنے تیر مار مار کر ان سبکو ہلاک کیا جبتک اسکا بندوبست نہ ہوگا علم شاہ کا ہلاک ہونا دشوار ہے اگر لاکھ جلاد آئینگے سب ہلاک ہونگے سمک بلطاقی بھی اس مقام پر موجود تھا یہ جو اُسنے سنا کہ خاک نے یہ کہا فوراً یہ خیال کرکے کہ افسوس راز افشا ہو گیا اب آقا کا بچنا دشوار ہے یہان سے چل اور لشکر مین پہنچکر سب اہل لشکر سے خبر کرنا کہ وہ لوگ آکر لاش کو لیجائین اگر تو بھی اپنے کو یہان ہلاک کرائیگا تو ان خداپرستون کی لاشین خراب ہونگی جانوران صحرائی کھائینگے بےگور و کفن پڑی رہینگی اگر تو جاکر خبر کردے گا تو ضرور کچھ نہ کچھ بندوبست ہوگا اور وہ لوگ آکر ان بیگناہون کے خون کا عوض بھی لینگے یہ خیال کرکے اس مجمع سے نکل کر چلا مگر پھر پھر کر دیکھتا جاتا تھا جانے کو جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرے ادھر جب رموز کو سحر سے یہ معلوم ہوا اسنے اُس خاک سے سوال کیا کہ وہ عیار کہان ہے جو کہ ہلاک کرتا ہے تیر مار کر کس طرف ہے خاک سے آواز آئی کہ وہ عیار ابھی آپکے پہلو مین کھڑا ہوا تھا جب آپنے سحر سے دریافت کیا اور آپ پر یہ امر ظاہر ہوا اُسنے بھی سنا پس وہ یہ خیال کرکے کہ میرا راز ظاہر ہو گیا اب گرفتار ہو جاؤنگا اس مجمع سے نکل گیا اور اپنے لشکر کی طرف جاتا ہے اب کوئی فرصت نہین ہے رموز کو یہ خبر معلوم ہوئی چہرہ اسکا سرخ ہو گیا فرط خوشی سے اب یہ تہیہ لیکر چلا کہ مین خود قتل کرونگا ادھر علم شاہ وغیرہ اپنے خدا سے دعا کررہے تھے ہر مرتبہ جب جلاد ہلاک ہوکر گرتا تھا تو مضراب و ملکہ سے کہتے تھے کہ تم نے قدرت خداوند کریم کو دیکھا کہ کیونکر اُس نے ہم سبکو اسوقت تک بچایا اور ان سب جلادون کو ہلاک کیا ضرور وہ کوئی نہ کوئی صورت ہم سب کے رہائی کی نکالے گا اور ہم سبکو ان بلاؤن سے نجات دیگا اسی سبب سے تو عرصہ ہو رہا ہے مضراب وغیرہ جواب دیتے ہین کہ سچ ہے [illegible] وہ بڑا کریم و رحیم و کارساز و بے نیاز ہے ضرور خدائے برحق کریم مطلق ہے بڑا حافظ و نگہبان ہے جب تک اُسکی طرف سے قضا نہ آئیگی اسوقت تک

نتی کوئی تیرا ایک بال بھی کم نہین کرسکتا ہو قتل کرنا تو درکنار ان کفارون کی حقیقت کیا ہی
بقول کسے ۔ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تراست ؛ علمشاہ نے فرمایا کہ اپنے
دلونکو اُسکی طرف رجوع کیئے رہو اور نہ دل سے دعا کیئے جاؤ وہ کوئی نہ کوئی ضرور سبیل
نجات کی پردۂ غیب سے پیدا کرے گا یہ لوگ بموجب ارشاد علمشاہ خداوند کریم سے لو
لگائے ہوئے دعا کررہے ہین اور علمشاہ بھی ادہر رموز جادو اپنا بند و بست کرکے اور
اس امر سے اطمینان حاصل کرکے کہ وہ عیار چلا گیا جو کہ تیر مارکر جلادون کو ہلاک کرتا تھا
تیغ بکف علمشاہ کے سر پر آیا اور کہا کہ ای پسر حمزہ اب بتا کہ تو کیونکر قتل ہونے سے بچیگا
وہ جو تیرا حمایتی تھا جسنے پوشیدہ ہوکر جلادون کو ہلاک کیا اُسکو بھی مین نے سحر سے
دریافت کرلیا وہ اپنی جان بچاکر یہان سے چلا گیا اگر رہتا تو مین اسکو بھی اسیر کرلیتا
اور قتل کرتا اب کون تیر مارکر ہلاک کرے گا دیکھو اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو دین اسلام
ترک کرے عجائب پرستی اور عنطاق کی اطاعت قبول کرلے مین تجکو رہا کردون ورنہ مین
خود اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا علمشاہ نے جواب مین فرمایا کہ اوکافر خاسر کیا لاف
گذاف کرتا ہی لاکھ لعنت ہی عجائب نگار پر اور کرور لعنت عجائب پرستون پر مین
کبھی اپنا دین حق ترک نہ کرون گا مرنے سے مجکو بالکل خوف نہین ہی جس خدا نے اس وقت
تک زندہ رکھا باوجودیکہ جلاد تلوارین سر پر لیکر آئے مگر خود ہلاک ہوسکے اور مین اُنکے
ہاتھ سے بچا وہی خدا اگر میری زندگی ہی تو بچائیگا تیرے ہاتھ سے اگر میرا حمایتی بقول تیرے
خوف جان سے چلا گیا تو چلا جائے کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی وہ حمایتی اور سرپرست
تو موجود ہی جو سبکا حمایتی اور پیدا کرنے والا ہی جسکے بھروسہ پر مین تجھسے ایسی تقریر
کرتا ہون وہ کیا تیری حمایت کرے گا میرے خدانے بچایا جو تیرا جی چاہے وہ کر رموز
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو بڑا گستاخ و دریدہ دہن ہی باوصفیکہ زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی
اسپر یہ تقریر ہی تیری قضا بھی آئی ہی یہان تو یہ تقریر ہورہی ہی ادہر سمک جامُس مجمع سے
نکل کر ایک سمت کو گریان بادل بریان بحال پریشان اُفتان و خیزان چلا تیرا تیز چلا جا
ہی اسکو یقین ہوگیا ہی کہ دیان آقا کا خاتمہ ہوگیا ہوگا کیونکہ وہ ظالم خود قتل کرنے

معتقد ہوکر آیا ہی سحر نے اسکو میرے حال سے آگاہ کر دیا ہی مقام افسوس ہی کہ مین زندہ
ہون اور میرے روبرو میرا آقا اور میرا استاد قتل ہوا اور مین کچھ نہ کر سکون اے سمک تو لشکر
مین جا کر کیا کریگا جس سے یہ حال بیان کرے گا وہ تجکو بحقارت دیکھے گا اور طعنہ کرے گا
کہ یہ کیسا عیار تھا کہ اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ یہ عیاری کرکے ان سبکو قتل ہونے سے بچاتا یہ روسیاہ
کسی کے منہ دکھانے کے قابل نہین ہی سوائے شرمندگی کے کوئی دوسری بات نہ حاصل ہوگی
اس سے بہتر یہ ہوگا یا تو کسی دریا مین اپنے کو گرا کر ہلاک کروے یا کسی پہاڑ پر سے اپنے کو گرا دے کہ ہڈی
استخوان چورا چور ہو جائین اور تیرا گوشت طعمہ زاغ و زغن ہو کیونکہ تیرے آقا و تیرے استاد کا بھی
گوشت جانوران صحرائی کا لقمہ ہوگا تو تیرا بھی تو گوشت زاغ و زغن کا حصہ ہو یہ دل مین ٹھان کر
اور لشکر مین جانے کے خیال کو دل سے برطرف کرکے ایک کوہ بلند شکوہ سامنے تھا اسطرف
کو چلا علمشاہ و خواجہ کے لیئے دل بیقرار تھا یہی خیال تھا کہ یہ دونون بزرگوار قتل ہوگئے ہونگے
اسی خیال مین غرق چلے جاتے تھے نہ یہ خوف تھا کہ کوئی درندہ ہلاک کرے گا نہ یہ خیال تھا کہ کوئی
غار وغیرہ مین نہ گر پڑو اپنی جان سے بیزار پائے شاطری لگاتے ہوئے جان دینے کے خیال
سے اس کوہ کی طرف جاتے تھے کہ سامنے سے بگولہ گرد کا نمایان ہوا اس بگولہ کو دیکھکر سمک عیار
ٹھہرا کہ دیکھون یہ بگولہ کیسا صحرا سے پیدا ہوا ہی کیونکہ اسکے دیکھنے سے دلکو ایک قسم کی قوت حاصل
ہوتی ہی کہ وہ بگولہ شق ہوا اب جو سمک نے دیکھا کہ وہ ساحر جو کہ بحکم رموز جادو قفس خواجہ
کا لیکر برائے قتل گیا تھا چلا آتا ہی یہ دیکھتا تھا اور پہچانتا تھا کہ سمک کی آنکھون خون
اتر آیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اسکے ہاتھ مین خواجہ کا سر بھی ہلا کہ تازہ تازہ خون گلو سے
ٹپکتا ہوا سر اسکے ہاتھ مین وہ لٹکائے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ سمک
کو تاب نرہی اس نے خیال کیا کہ کسی تدبیر سے تو اس اپنے استاد کے قاتل کو ہلاک کر یہ اب
یہان سے زندہ نہ جائے یہ سوچکر فوراً اسنے یہ تدبیر کی جلدی جلدی حلقہ کمند کے خاک مین
پوشیدہ کر دیئے ایک جھنڈی تھی آپ جلدی سے اسمین جا کر پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہا راوی بیان
کرتا ہی کہ سمک نے خسیس نقلی کو دیکھ لیا تھا مگر خواجہ نے نہین دیکھا تھا یہ تو اس خیال
مین چلے آتے تھے کہ ایسا نہ ہو مجکو یہان عرصہ ہو وہان کفار علمشاہ وغیرہ کو ہلاک نہ کرین

[illegible] وہ مقام [illegible] تو اپنے تئین عیاری کرکے بچا [illegible] خبر نہ لی دوسرے سمک
طیطاقی موجود ہے وہ ابھی تک اسیر نہین ہوا ہے اُسنے نہ کوئی فکر میرے رہا کرنے کی کی نہ
اپنے آقا کی اسکو کیا ہوگیا وہ بھی کفار سے ملگیا خواجہ ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوئے
چلے آتے تھے کہ اس مقام پہ پہونچے کہ جہان پر سمک نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کیے
تھے [illegible] پہنچے سمک شیر کی بولی بولا خواجہ نے جو صداے شیر سنی اس خیال
سے تھمے کہ شیر کہان بولا تھم کر پیٹ کر دیکھنے لگے انکا تھمنا تھا کہ سمک نے جھٹکا دیا
کہ حلقہ کمند کے پیوست ہوئے خواجہ ارے کہکر گرے خواجہ کا گرنا تھا کہ سمک جست کرکے
خواجہ کے سینہ پر سوار ہوا چونکہ خواجہ خسیس جادو کی شکل پر متشکل تھے اور سمک اور
ایک ساحر کی صورت پر متشکل تھا اس سبب سے نہ خواجہ نے سمک کو پہچانا نہ سمک نے
خواجہ کو سمک تو یہ سمجھا کہ یہ وہی ساحر ہے کہ جو استاد کا نفس لیکر گیا تھا واسطے قتل کے
اور انکو قتل کرکے سر انکا رموز کے پاس لیجاتا ہے اسکو کیون زندہ چھوڑو استاد کے
سر کا عوض اس نابکار سے لو اور خواجہ یہ سمجھے کہ یہ کوئی ساحر ہے اسکی اور خسیس کی
دشمنی ہوگی چونکہ خسیس ساحر زبردست ہے اس سبب سے اسکا بیاو نہ پڑتا ہوگا موقع کا منتظر
رہتا تھا [illegible] موقع ملا چونکہ مین اسکی شکل پر تھا اُسنے دہوکا دیا اور اسیر کر لیا اب مفت
مین مارا جاتا ہون اگر یہ ظاہر کرتے ہو کہ مین خسیس نہین ہون بلکہ مین نے خسیس کو قتل کیا اسکی شکل
بنکر رموز کے قتل کرنے کو جاتا ہون تو اس حالت مین بھی جان نہین بچتی ہے تب بھی یہ مجکو قتل
کریگا اور اگر یہ ظاہر نہین کرتے ہو تو بھی جان جاتی ہے کیا کرون کیا نہ کرون خواجہ تو اسی شش و پنج
مین تھے اور ادھر سمک نے سینہ پر سوار ہو کر خنجر کمر سے لیا اور چمکا کر کہا کہ یہی شرط ہے کہ تیرا
سر تن سے جدا کرون خواجہ نے کہا کہ اے بھائی میرے تیرے کیا عداوت ہے جو تو مجکو قتل کرتا ہے
مین تو تیری صورت سے بھی نہین آگاہ ہون بھائی میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین ہے کہ جسکی
خواہش مین تو مجکو قتل کرتا ہے مین ملازم ہون رموز جادو کا انھون نے مجکو خواجہ عمرو عیار
کی تنبیہ دی تھی کہ اسکو لیجا کر فلان پہاڑ پر قتل کرین بہت خوش ہوا تھا کہ بہت کچھ انعام
ملے گا کیونکہ اس عیار نے بہت سے خزانے لوٹ کر جمع کیے ہین وہ سب [illegible]

مین نے اس لالچ مین قتل بھی کیا مگر ایک حبہ تک ہاتھ نہ آیا نہ معلوم اس عیار نے وہ سب دولت
کہان رکھی ہی جو نہ ملی خیر سر اسکا لیکر پاس رموز کے جاتا ہون کہ انعام پاؤن تو بیکار
مجکو قتل کرتا ہی کچھ فائدہ نہ ہوگا خواجہ کو اپنی موت کا اب یقین ہوگیا ہی دل مین کہہ رہے ہین
کہ وہان سے تو بچے مگر یہان مفت پھنسے یہ زندہ نہ چھوڑے گا مگر مین نے تو بڑی چیز کا نام
تک نہین لیا پھر کیا سبب ہی جو سر پر موجود ہی تقریر مذکورہ بالا جو خواجہ نے بیان کی سمک
نے جواب دیا کہ نہ مین تجکو روپے کے لئے قتل کرتا ہون نہ پیسے کے لئے نہ میرے تیرے
قبل اسکے کچھ دشمنی تھی مگر ہان جب سے مین نے یہ سر تیرے ہاتھ مین دیکھا ہی اسوقت
سے مجکو تیرے ساتھ دشمنی ہوگئی اور عداوت کیونکہ تو میرے استاد کا قاتل ہی مین تجکو زندہ
نہ چھوڑونگا ضرور قتل کرونگا مین تجکو زندہ چھوڑدون تو میرے استاد کا سر لیکے جاکر
رموز کو نذر دے اور انعام لے مین کب اسکو گوارا کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچکر اب جائیگا
کہان مین تو پہلے تیری فکر مین چلا تھا جبکہ تو قفس لیکر چلا تھا مگر کیا کرون تو آخر سحر سے چلا
گیا مین رہ گیا بہت تلاش کیا تیرا پتہ نہ ملا مین مجبور ہوکر رہ گیا میری تقدیر نے تجکو میرے
قبضہ مین کیا ورنہ تو تو بچکر چلا ہی تھا تیری قضا تھی جو مین ادھر کو آنکلا ورنہ تو صاف نکلا
چلا جاتا اور خوش ہوتا یہ جو تقریر سمک نے کی خسیس نقلی نے کہا کہ یہ تو کیا بک رہا ہی مین نے
کب تیرے استاد کو قتل کیا مین نے تو خواجہ عمرو کو قتل کیا ہی جوکہ عیار حمزہ ہی تو ساحر ہی تیرا استاد کوئی
ساحر ہوگا تو بیکار خصومت کرتا ہی مین نے ہرگز ہرگز تیرے استاد کو نہین قتل کیا وہ کوئی اور
ہوگا جس نے تیرے استاد کو قتل کیا ہوگا ہان مین نے بحکم رموز جادو ضرور خواجہ عمرو کو
قتل کیا ہی اور اسکا سر لیکر جاتا ہون یہ سر میرے پاس موجود ہی سمک نے کہا کہ او ملعون یہی
تو میرے استاد پیر و مرشد ہین مین انھین کی بابت کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا
خود ہی اقرار کرتا ہی خود ہی انکار اس سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا مین ضرور تجکو قتل کرونگا مین
تیرے خون کا پیاسا ہون خواجہ نے جب یہ سنا اپنے دل مین کہا نہ معلوم یہ کون ہی کوئی دوست
ہی معلوم ہوتا ہی یا تو چالاک ہی یا برق یا سمک انھین مین سے کوئی ہی ساحر کی صورت بنا
ہوا ذرا نام تو دریافت کر دیو قصد کرکے ارادہ کیا تھا کہ نام دریافت کرین سمک خنجر لئے ہو

سینہ پر سوار ہو قریب گلو سے خواجہ خنجر چمک رہا ہو باتین جو ہونے لگی ہین اس
سبب سے سمک نے ہاتھ روک لیا ہو اب سمک کا یہ قصد ہو کہ اسکو دین اسلام کی
طرف رغبت دلاؤن اور تلقین کرون کہ تو دین اسلام قبول کر یہ انکار ضرور کرے گا پس تو قتل
کرتا نہ خواجہ نے نام دریافت کیا ہو نہ سمک نے یہ کہا ہو کہ دین اسلام قبول کر ایک سمت
سے سم مرکب کی صدا آئی اور بگولہ گرد کا نمایان ہوا سمک نے اپنے کان کھڑے کیے
اور خواجہ نے بھی اس حالت مین گردن پھرا کر دیکھا کہ وہ دامنہ گرد کا شق ہوا اس دامن
گرد سے ایک سوار برق رفتار مرکب تیز رفتار پری غدار پہ سوار آلات حرب و ضرب سے
آراستہ و پیراستہ مرکب اڑائے چلا آتا ہو ابھی نہ سمک نے پہچانا نہ خواجہ نے
کہ یہ سوار کون ہو نیزہ کنوتی مرکب پر آڑا رکھا ہوا خود سر پہ بانکا داب مین شمشیر آبدار
پشت پر سپر کمان کیانی دوش پہ ترکش تیرون کا لگا ہوا زرہ پہنے ہوئے
چار آئینہ جوشن وغیرہ سے آراستہ مرکب پہ تر چھا بیٹھا ہوا چہرہ مثل آفتاب کے
روشن ادھر اس سوار نے دیکھا کہ ایک شخص زمین پر پڑا ہوا ہو اسکے سینہ پر
ایک دوسرا شخص سوار ہو ہاتھ مین اسکے خنجر آبدار ہو جو شخص کہ پڑا ہوا ہو وہ جو سوار سینہ پر
ہو اسکو ذبح کیا چاہتا ہو وہ نظر یاس سے کبھی صحرا کی طرف دیکھتا ہو اور کبھی اسکی
طرف یہ واقعہ جو اس سوار نے دیکھا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ جو سوار سینہ پہ ہو قزاق
ہو اور وہ جو پڑا ہوا ہو کوئی ساحر ہو اسنے مال اس سے طلب کیا ہو گا اسنے انکار کیا ہو
باہم جنگ و پیکار کی نوبت آئی یہ قزاق اسپر غالب آیا زیر کر لیا اب قتل کرتا ہو افسوس مفت
اس بیچارے کی جان گئی اس وقت بد مین اسکی کمک کرنا بہت ضرور ہو یہ دل مین خیال کر کے
مرکب کو تیز کر کے چلے جب اور قریب آئے تو دیکھا کہ دونون ساحر ہین خیال آیا کہ تمکو کیا
دونون کافر ہین تم خس کم جہان پاک کی ضرورت سے جاتے ہو چلو آپ ہی سمجھ لین گے کافرون کا مرنا ہی
اچھا ہو پھر خود ہی خیال کیا کہ کسی بیکس کی ایسے وقت مین کمک کرنا اور جان بچانا امر
نیک ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلم ظالم کے پنجہ سے مظلوم کو رہا کرنا کار نیک ہو خداوند کریم
بہت خوش ہوتا ہو جو وقت مصیبت مین کسی کی کمک کرتا ہو کمک کرنے والے سے

نہایت خوش ہوتا ہو یہ بھی تو جان رکھتا ہو اور بندہ خدا ہو اگر تم اسوقت اسکی کمک
کروگے اس ظالم کے ہاتھ سے اسکو بچاؤ گے تو خدا تمھاری بھی کمک کرے گا اور
جس کام کو جاتے ہو اسکو تمھارے حسب دلخواہ پورا کرے گا اور تمھارے بھائی کو اور
تمکو وہان جانا بہت ضرور ہی اور ساتھ جلدی کے مگر انکو خدا پر چھوڑدو وہی حامی و
مددگار ہی اسکی خبر لو یہ خیال دل مین کر کے اور مرکب کو مہمیز کر کے آپ بہت قریب آئے
جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ وہ ساحر زیر زانو ہی وہ تو خواجہ سلامت ہین کہ تمکو رہا کر کے اور
خبیس جادو کی شکل بنکر سر خواجہ عمرو کا نقلی بنا کر رموزہ کو فریب دینے چلے تھے
معلوم ہوتا ہی کہ انکو اس حرامزادے نے پہچان لیا اور سحر سے زیر کر لیا اب سینہ
پر سوار ہو کر قتل کرنا چاہتا ہی کیونکہ خواجہ بیان کر چکے تھے کہ مین نے خبیس کو عیاری کر کے
بیہوش کیا اور نذر زمبیل کر کے آپ اسکی شکل پر تیار ہو کر رموزہ کو قتل کرنے جاتا ہون
تم بھی آؤ چنانچہ یہ سوار چلا اس سوار نے خبیس نقلی کو تو پہچان لیا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین مگر اس ساحر کو نہ پہچانا کہ یہ کون ہی یہی جانا کہ کوئی ساحر ہی اور خواجہ نے بھی پہچانا
کہ یہ سوار جہانگیر بن حمزہ ہی کیونکہ یہ تو روانہ کر کے ادھر کو چلے تھے اور ادھر سمک نے بھی
پہچانا کہ یہ تو میرے آقا کے بھائی ہین جہانگیر بن حمزہ صاحبقران ہین بہت خوش ہوا
اور یہ خیال کیا دل مین کہ اب مین ان سے سب حال بیان کرونگا انکے سامنے اسکو
قتل کر کے انکو ہمراہ لیکر وہان جاؤنگا کہ جہان میرا آقا زیر تیغ بٹھایا گیا ہی اگر میرے جانے تک
قتل نہوا ہوگا تو یہ لڑکر رہا کر لینگے ورنہ مین اور یہ لڑکر اپنے آقا کی لاش تو حاصل کر لینگے
ادھر جہانگیر بن حمزہ صاحبقران نے یہ واقعہ دیکھکر ڈانٹ کر کہا کہ او ساحر نابکار بدکردار
دست خود را نگہدار مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا اگر تونے ذرا بھی قصد کیا کہ مین
خنجر گلو پہ پھیردون تو یاد رکھ کہ تیرے دوش پہ سر نہوگا یہ کہکر کمان دوش پر سے لی
اور ترکش سے تیر چلہ کمان مین تیر کو جوڑ کر ٹھہر گیا کہ تونے ادھر خنجر کو اس قصد سے حرکت
دی کہ مین ذبح کردون انہونے ادھر تیر کو کمان سے رہا کیا کہ تیرے سینہ کو توڑ کر پار گذر گیا
ارے غضب کرتا ہی کہ روح لشکر اسلام و جان کل اہل اسلام کو قتل کرتا ہی خوب ہوا جو

مین اسطرف آنکلا ورنہ تونے تو قیامت برپا کی تھی ارے یہ وہ شخص ہے کہ جسنے تمام اہل
اسلام کی بڑی بڑی آفتون سے جان بچائی ہے جو جہانگیر نے ڈانٹ کر کہا اب تو سمک
حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے جو آئے تو منع کرتے ہوئے آئے اسکو کیا مطلب ہے اتنے
عرصہ مین جہانگیر بن حمزہ قریب آگئے سمک نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے مجھکو نہین پہچانا
مین آپ کے بھائی صاحب علمشاہ رومی کا غلام ہون میرا نام سمک یلطاقی ہے کافرون کے
خوف سے ساحر کی صورت بنا ہوا ہون ای شہریار اس نابکار نے بڑا غضب کیا کہ تمام
اہل اسلام کے محسن کو قتل کیا ہم سب عیارون کو بے سردار و بے آقا کا کردیا بڑا غضب
کیا کہ ہمارے پیر مرشد استاد کو قتل کیا اور آپکا سر لیے ہوئے براے نذر رموز جادو
لیجاتا تھا کہ مین ادھر سے اسغرض سے آتا تھا کہ اس پہاڑ پر جاکر اپنے کو گرا دون کیونکہ
میرے آقا کو کافرون نے مع چند خدا پرستون کے زیر تیغ بٹھایا ہے اور قتل کرنے کی فکر
مین ہین مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ رہا کرلون مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر ناچار ہوکر یہ دل
مین قصد کرلیا کہ مین بھی جان دیدون ادھر جو آیا تو یہ حرامزادہ سر لیے ہوئے نظر آیا
مین نے حلقہ کمند کے خاک مین پوشیدہ کردیے جب یہ حلقون کے قریب آیا مین
ششیر کی بولی بولا یہ تھا مین نے جھٹکا دیا یہ گرا مین سینہ پر سوار ہوا قصد کیا کہ خنجر سے سر
کاٹ لون کہ آپ بھی آمد ہوئی آپ بیکار سفارش فرماتے ہین ملاحظہ فرمائیے یہ سر موجود
ہے مین کیونکر نہ اسکو ذبح کرون اور اپنے استاد کے خون کا عوض نہ لون یہ سُن کے
جہانگیر بن حمزہ ہنس پڑے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو کہ تم سمک ہو اگر سمک یلطاقی ہو
تو اپنی صورت دکھاؤ اور اسکے سینہ پر سے اترو اب یہ بھاگ نہین سکتا ہے تمھارے
قبضہ مین ہے سمک نے جواب دیا کہ خداوند یہ ساحر ہے ایسا نہ ہو کہ سحر کرکے آپکو اور مجھکو
دونون کو پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو جہانگیر نے فرمایا کہ تم خوف نکرو لو جلدی کرو سمک یلطاقی
نے شہزادہ کے کہنے سے سینہ خواجہ عمرو پر سے اترا رنگ و روغن عیاری کو رخ پر
سے دفع کیا اپنی اصلی صورت بنائی اب جہانگیر و خواجہ نے دونون نے پہچانا تب جہانگیر
نے فرمایا کہ کیون سمک یہ کون ہے سمک نے عرض کیا کہ خسیس جادو مصاحب رموز جادو

قاتل استاد جہانگیر نے فرمایا کہ ای سمک شاباش مرحبا جان نثار و نمک حلال ایسے ہی ہوتے ہین ارے یہ وہی تمھارے استاد ہین ای خواجہ ذرا تم بھی اپنی صورت دکھا دو تاکہ سمک کو اطمینان ہو ورنہ یہہ اپنے کو ہلاک کرے گا تمھارے غم و الم مین مجکو خداوند کریم نے خوب وقت پر پہونچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا تب خواجہ نے سمک کو اپنی بائین آنکھ کا تل دکھایا اور گلے سے لگایا بہت تعریف کی سمک نے بھی خواجہ کو پہچانا اور قدمون کو بوسہ دیا خواجہ نے جہانگیر بن حمزہ کے عین وقت پر پہونچنے کی بہت تعریف کی اور نہایت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر آپ نہ آتے تو یہ ضرور مجکو خسیس جادو کے دھوکے مین قتل کرتا کیونکہ مین دیکھتا تھا کہ یہ جب میری طرف دیکھتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون سے خون ٹپک رہا ہی مجکو اسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا مجکو اپنی موت کا یقین ہو گیا تھا مین یہ خیال کر رہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خسیس جادو سے کسی سے دشمنی تھی وہ موقع کا خواستگار تھا اب اسکو موقع ملا اسنے اسکے دھوکے مین مجکو پکڑ لیا اگر یہ ظاہر کرتا ہون کہ مین خسیس جادو نہین ہون عمرو عیار ہون تو بھی یہ نہ چھوڑے گا پکڑ لیجائیگا رموز کے پاس تب بھی جان جائیگی اور نہین ظاہر کرتا ہون تب بھی جان جاتی ہی عجب مخمسہ مین مبتلا تھا مین نے سوال کیا تھا کہ میرے تیرے کیا دشمنی ہی جو تو مجکو قتل کرتا ہی اسنے کہا کہ تو نے میرے استاد کو قتل کیا یہ میری دشمنی کا سبب ہی مین تجکو قتل کرونگا مین نے کہا کہ مین نے تیرے استاد کو نہین قتل کیا اور کسی نے قتل کیا ہوگا تب سمک نے کہا کہ یہ کیا سر میرے استاد کا موجود ہی اور کہتا ہی کہ مین نے نہین قتل کیا تب مجکو گمان ہوا کہ یہ کوئی عیار ہی ہمارے لشکر کا مین نام دریافت کرنے والا تھا کہ آپ تشریف لائے اگر آپ نہ آتے تو جہان تک ہوتا مین اپنے بچانے کی تدبیر کرتا نام وغیرہ دریافت کرکے اپنے کو ظاہر کرتا خیر زندگی تھی کہ بچ گیا ای سمک تم بتاؤ کہ تم نے کیا خیال کیا تھا تم مانتے یا نہین مانتے سمک نے کہا کہ استاد میری خطا کو معاف فرمائیے ہان اگر مین سب نشانیان دیکھتا تو مجکو یقین آتا ورنہ مشکل تھا کیونکہ میرے سامنے جبکہ مین بارگاہ مین موجود تھا خسیس جادو کو آپکا قفس دیکر

رموز جادو نے رخصت کر کے روانہ کیا اور مجھے حکم دیا تھا کہ ان دونون کو کوہ پر لیجا کر قتل کرو اور سر
حاضر کرو چنانچہ مین بھی جب وہ قفس لیکر بارگاہ کے باہر آیا مین بھی اُسکے عقب مین آیا
قصد سے آیا اُس مقام پر جہان میرے آقا کو زیر تیغ بٹھایا تھا وہان پہونچکر کے
جلادون کو ہلاک کیا جب جلادون نے آنے سے انکار کیا تو خود رموز جادو اُٹھکر
اپنے مقام پر سے آیا کہ مین خود قتل کرون گا چنانچہ اُسنے آکر کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے
ایک مصاحب کو حکم دیا کہ ہاتھ لگا دے مین نے تیر مار کر اُسکو بھی ہلاک کیا جب وہ
بہت پریشان ہوا اُسنے سحر سے اس واقعہ کو دریافت کیا سحر نے کل حال میرا بیان
کر دیا مین یہ واقعہ سن کے وہان سے اس خیال سے چل نکلا کہ اب جو تم یہان ٹھہرو گے
تو اسیر ہو جاؤ گے اس سے بہتر یہ ہے کہ چل کر اہل اسلام کو اس واقعہ کی خبر کر دو تا کہ وہ
لوگ آکر خون کا عوض لین اور لاشش وغیرہ کو دفن کرین چنانچہ راہ مین یہ خیال آیا کہ یہ
روے سیاہ کیا اُن لوگون کو دکھاے گا سب طعنہ زن ہونگے کہ اپنے آقا داشتا کو قتل کرا کے
ہمکو خبر کرنے آیا ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ تو بھی جان دیدے پس بقصد جان دینے کے
اس پہاڑ کی طرف چلا تھا کہ آپ خسیس کی صورت پر دکھائی دیئے اور مین نے آپکے
ہاتھ مین سر بھی دیکھا میری آنکھون مین خون اُتر آیا جھٹ پٹ حلقہ پوشیدہ کر کے
یہ جو جھاڑی ہے اس مین پوشیدہ ہو گیا اور آپکو اسیر کر لیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور
کہا کہ بہت دانائی کی تب خواجہ نے اپنی کل عیاری خسیس کو بیہوش کرنے کی اور جہانگیر
وغیرہ کو زنبیل سے نکال کر سب حال سے آگاہ کر کے روانہ کرنا بیان کیا اور اپنا نقلی سر
بنا کر بقصد عیاری لیکر چلنا بیان کیا کوئی واقعہ فروگذاشت نہین کیا مین نے بسبب
طول کے نہین تحریر کیا جب سب حال سمک سن چکا تب اُسنے کہا کہ پھر جلدی
چلیے کہین ایسا نہ ہو کہ آقا قتل ہو جائین خواجہ و جہانگیر نے کہا کہ چلو بس جہانگیر تو ایک
طرف کو مرکب مہمیز کر کے چلے سمک نے اپنی پھر صورت تبدیل کی اور وہ بھی لشکر کی طرف
و قتل گاہ کے سمت چلا اور خواجہ بھی بصورت خسیس جادو سر خواجہ نقلی کا لیے
ہوئے چلے یہان وہ وقت ہے کہ رموز جادو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیئے ہوئے کھڑا ہے

برسر علم شاہ اور تیسرے حکم کا منتظر ہی کہ یکایک تمام مجمع مین غل ہوا کہ خسیس جادو
خواجہ کو قتل کر کے انکا سر لیکر آگیا رموز نے جو سنا کہ خسیس جادو خواجہ کو قتل کر کے
اور انکا سر لیکر آیا ہی کہا کہ جلد اسکو میرے پاس لاؤ تاکہ مین خواجہ کا سر دیکھکر اپنا دل
خوش کرون اور اسکو انعام دون لوگ دوڑے اُسنے کہا کہ مین سر کو خواجہ کے
دیکھ لون تو پھر ان لوگون کو قتل کرون لوگ دوڑ کر گئے مجمع کو ہٹا کر ہاتھون ہاتھ خسیس جادو
کو پاس رموز جادو کے لائے خسیس نقلی ہنستے ہنستے ہوئے چلے آتے ہین باچھین تا بہ
بناگوش آگئی ہین عنطاق کج کلاہ کو بھی خبر ہوئی کہ خسیس نے لیجا کر بحکم رموز جادو
عمرو عیار کو قتل کیا وہ سر لیکر آیا ہی آپکے بھائی رموز جادو کے پاس گیا ہی عنطاق نے
حکم دیا کہ جب وہ اُن سے مل لے تو اُسکو ہمارے پاس بھی لانا کہ ہم بھی اُسکو بہت کچھ انعام
دینگے کہ اُسنے بڑا کام کیا چوبدار نے بڑھکر خسیس جادو کو حکم عنطاق سے آگاہ کیا
خسیس نے کہا کہ بہت اچھا میری طرف سے عرض کردو کہ مین حاضر ہوتا ہون اپنے آقا
کے پاس ہو آؤن یہ کہتا ہوا اور مجمع کو ہٹاتا ہوا چلا آتا ہی لوگون کا یہ حال ہی کہ ٹوٹے پڑتے
ہین سر کے دیکھنے کو خسیس کو ہر ایک گلے سے لگا رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ تم نے بڑا
کام کیا ہم سبکو بہت خوش کیا اسکو جگہ نہین ملتی ہی لوگون نے اسکا لباس پارہ پارہ
کر ڈالا ہی کہ تم نے بڑا نیک کام کیا ہی خلاصہ یہ کہ بہزار دقت خسیس جادو قریب رموز جادو
کے آیا خسیس نے دیکھا کہ خود رموز جادو پسر حمزہ کے قتل کرنے کے لیے شمشیر
برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑے ہین کہ خسیس نقلی نے پہونچکر بہت جھک کر سلام
کیا رموز نے جو خسیس کو مع سر کے دیکھا بہت خوش ہو گیا مثل گل شگفتہ ہو گیا
جواب سلام دیکر دوڑ کر گلے سے لگا لیا خواجہ نے اُسیوقت قصد کیا تھا کہ کوکھ مین خنجر ماردون
فوراً خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ اسکے مرنے کی علامت بلند ہو سب ساحر آپڑین اور گرفتار
کر لین اتنی دیر اور انتظار کرو کہ جہانگیر و سیماے مہر جمال آجائین اب تو تم اسکے برابر
آگئے ہو پھر موقع ہاتھ آجائیگا یہ اب جاتا کہان ہی ادھر سمک بھی لوگون سے لڑتا
بھڑتا برابر رموز کے پہونچ گیا داہنی طرف رموز کے خواجہ خسیس کی صورت پر کھڑے

ہوئے رموز سے باتیں کر رہے ہیں بائیں طرف سمک ایک ساحر کی صورت پر کھڑا ہوا ہے
رموز قریب علم شاہ کھڑا ہے اب جو علم شاہ نے خواجہ کا سر دیکھا اب اپنی موت کا یقین
ہو گیا اسوقت تک تو دعا مانگ رہے تھے اس خیال سے کہ شاید خواجہ اس ساحر کو فقرہ دیکر
اپنے کو الگ کرلیں اور اسکے بعد ہم سب کے رہائی کی فکر کریں اب سر جو دیکھا تو دعا کرنا موقوف
کر دیا اس خیال سے کہ اب کون کوشش کریگا جو کہ جان دیکر اور سر کو ہتھیلی پر رکھکر
عیاری کرتا تھا وہ تو مارا گیا مقام افسوس ہے کہ ہماری اور خواجہ کی قضا یہاں ہمکو اور خواجہ کو
لائی بھی خیر کیا غم ہے دنیا سے بیگناہ جاتے ہیں جو کچھ مظلمہ ہوگا وہ سب انکی گردن پر ہوگا
کیونکہ ہمکو بیگناہ قتل کرتے ہیں ہمارا خون ناحق بالا بالا پہنچائیگا ضرور رنگ لائیگا مگر افسوس اس
بات کا ہے کہ مرتے وقت نہ تو صاحبقران کے قدم دیکھے نہ اپنے فرزند ملک قاسم کو دیکھا
نہ ایرج نوجوان کو نہ دیگر عزیزوں کو نہ اپنے بھائیوں کو نہ ہمارے سرہانے بالین پر کوئی جلاد یہ
ہے کہ جو کلمہ پڑھے نہ کوئی ایسا دوست ہے کہ جو لاش کو دفن کرے اور کفن دے سوائے
کفار کے کہ جو کہ دشمن جان و ایمان ہیں کوئی نہیں ہے مردے کی بھی خرابی ہوئی خیر جو مقدر
میں تھا وہ پیش آئیگا یہ دل میں خیال کرکے اور خواجہ کے سر کو دیکھکر ایک آہ سرد دل
پر درد سے بھری اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے ادھر خسیس جادو نے رموز کو
باتوں میں اس غرض سے لگایا ہے کہ یا تو جہانگیر آجائیں یا سیماب سے مہر جمال کہ وہ
آکر ان سبکو رہا کریں میں اس طرف رموز کو قتل کر دوں باتوں میں لگائے ہوئے ہیں کہ
رموز علم شاہ کے قتل کرنے کا قصد نہ کرے رموز پوچھ رہا ہے کہ کیوں بھائی خسیس
اس عیار نے مکر تو بہت کیا ہوگا آپ جواب دے رہے ہیں کہ کیا بیان کروں وہ وہ
مکر و فریب کیا کہ میرا ہی دل خوب جانتا ہے رو دیا کبھی یہ بھی کہا کہ میرے نیچے تباہ ہونگے منت بھی
کی خوشامد بھی کی مگر میں نے ایک نہ سنی قفس سے نکال کر فوراً خنجر سے سر کو کاٹ لیا
لاشہ اوسی مقام پر پڑا سر تڑپتا چھوڑ دیا سر لیکر ادھر کو چلا آیا رموز نے کہا کہ بھائی تم نے
بڑی سعادت حاصل کی تم سے سامری جمشید و دیگر خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
اور جس جس ساحروں وغیرہ ساحروں کو اس عیار نے قتل کیا ہے انکی روحیں شاد ہوگئی ہونگی

بڑا کام تم نے کیا ہم کو رشک ہوتا ہی خسیس نقلی نے جواب دیا کہ یہ بھی آپکی عنایت و مہربانی
سے ہوا کہاں مین اور کہاں یہ کام نیک انجام رموز نے کہا کہ بھائی یہ سب مقدری امور
ہین خیر یہ باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار نے آکر کہا کہ بادشاہ نے خسیس جادو کو طلب کیا ہی
فرمایا ہی کہ اب تم اپنے مالک سے مل چکے ذرا ہمارے پاس آؤ خسیس نے جواب دیا کہ
مین اپنے آقا کے ہمراہ آؤنگا جاکر میری طرف سے عرض کردو کہ حاضر ہوتا ہون یہ کہکر رموز
سے کہا کہ تشریف لیچلیئے رموز نے جواب دیا کہ ٹھہر جاؤ پسر حمزہ کو قتل کرلون تو چلون
کیونکہ کئی جلاد ہلاک ہو چکے ہین اور ایک میرا مصاحب ہین خود آیا ہون کہ قتل کرون بدون
قتل کیے ہوے واپس نہ جاؤنگا خسیس نقلی نے عرض کیا کہ لاییے تلوار مجکو مرحمت فرمایئے
مین اسکو بھی مثل عمرو عیار کے قتل کرون رموز نے کہا کہ ای بھائی تم ایک سعادت حاصل
کر چکے ہو یہ سعادت مجکو حاصل کرنے دو کہ مین پسر حمزہ کو قتل کرون گو یہ سعادت اُس
سعادت کے برابر نہین ہی پس یہ نیکی تو مجکو حاصل کرنے دو خسیس نے کہا کہ بھلا میری
موجودگی مین یہ ہو سکتا ہی کہ آپ جلادی کا کام کرین اگر جلاد قتل کرتا تو یہ سعادت کیونکر
آپ حاصل کرتے یہ چاہیے کہ جلاد نے قتل کیا رموز نے جواب دیا کہ اچھا تیسرا حکم تو
آنے دو تم ہی قتل کرنا یہ کہکر چوبدار سے کہا کہ جاکر بادشاہ سے عرض کرو کہ حکم فرمایئے
اب عرصہ کس امر کا ہی چوبدار گیا اُسنے رموز کی طرفسے کہا عنطاق نے کہا کہ جاکر کہدو کہ ہم نے
حکم تیسرا بھی دیا کہ قتل کرو یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے ہی چوبدار وہ جواب لیکر آیا اور رموز
سے کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ پسر حمزہ کو قتل کرو ہم نے حکم دیا یہ حکم ہمارا برابر ہزار حکم کے
ہی یہ سننا تھا کہ رموز تیغہ لیکر چلا کہ خسیس نے روکا کہ تیغہ مجکو مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا
باہم تکرار ہونے لگی ابھی تکرار ہو رہی تھی کہ یکایک بالاے آسمان سے برق چمکی اور لشکر عنطاق
کی جلسگاہ پر آگ برسنے لگی تمام مجمع تتر بتر ہو گیا کہ یہ کیا آفت آئی یہ آگ کہان سے برسنے لگی
اودھر ملکہ سیماے مہر جمال نے نعرہ کیا کہ ای کافران پُر دغا آگاہ ہو کہ مین تم سبکی جان
کی ملک الموت آپہونچی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو منم ملکہ سیماے مہر جمال
کنیز صاحبقران با اقبال میری زندگی مین تم علم شاہ یا اور کسی خدا پرست کو قتل کرسکتے ہو

جو نعرہ کی صدا آئی تمام ساحرون وغیرہ ساحرون مین شور و غل مچا کہ یہ کیا قیامت ہم سب پر نازل ہوئی کہ یکایک آگ برسنے لگی سب لوگ بھاگنے لگے کہ ادھر جہانگیر بن حمزہ مرکب کو ڈپٹ کر آ پہونچے اور نعرہ کر کے لشکر پر گرے اب تو اور ہل چل پڑ گئی علم شاہ وغیرہ نے جو نعرہ جہانگیر کی صدا سُنی قصد کیا کہ قید کو توڑ ڈالین مگر بسبب سحر کے قید اور مبتلاے سحر ہونے سے قوت نہ تھی مجبور ہو کر رہ گئے اب جو ہلڑ ہوا اور لوگ بھاگے عنطاق نے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ شور و غل کیسا ہو رہا ہے حمزہ کا رموز نے سر کاٹ لیا اسکی لوگ خوشیان کر رہے ہین یہ کہنا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے کہا کہ حضور بڑا غضب ہو گیا کوئی اور لپسر حمزہ جہانگیر نامی یکہ و تنہا لشکر پر آ گرا ہے تمام لشکر کو مارے تلوارون کے تہ و بالا کر دیا ہے غضب یہ ہے کہ آسمان پر سے آگ برس رہی ہے ہم نے سُنا کہ یہ صدا آسمان پر سے آئی کہ سنو ملکہ مہر جمال کنیز صاحبقران با اقبال مین کب چھوڑتی ہون کہ تم لوگ زندہ بچ سکو یہ اُسی کا شور و غل ہے عنطاق نے یہ سن کے حکم دیا کہ جلد اُس لپسر حمزہ کو سب ملکر گھیر کر پکڑ لو تم لاکھون ہو وہ اکیلا ہے جانے نہ دو اور رموز سے کہدو کہ جلد اپنا کام کرے ایسا نہ ہو کہ کوئی قیدیون پر آ گرے اور رہا کر لے تو پھر سوائے افسوس کے دوسری بات نہ حاصل ہو گی یہ سُنکے ہرکارون نے جا کر کل اہل لشکر سے کہا کہ لپسر حمزہ کو گھیر کر قتل کرو ادھر عنطاق نے شیام کجکلاہ سے کہا کہ تم جاؤ اور کل لشکر کو ہمراہ لیکر لپسر حمزہ جہانگیر کو اسیر یا قتل کرو شیام کجکلاہ یہ سُنکے باہر بارگاہ کے آیا اور مرکب پر سوار ہو کر اور اپنے کل لشکر و عنطاق کے لشکر کو لیکر چلا ادھر جہانگیر بن حمزہ نے قیامت برپا کر دی تھی مارے تلوارون کے ستراؤ کر دیا تھا سیکڑون لاشین خاک پر لوٹ رہی تھین خون کی ندیان جاری تھین انکا یہ قصد تھا کہ کسی طور سے لڑتا ہوا برابر علم شاہ کے پہونچ جاؤن یہ اس قصد سے مارتے ہوئے چلے آتے تھے رُکتے نہ تھے اودھر بیماے مہر جمال نے ساحرون پر آفت برپا کر دی تھی آگ برس رہی تھی یہ جو تہلکا اور ہلڑ رموز نے سُنا کہا کہ کیا واقعہ ہے لوگون نے کہا کہ جہانگیر نامے کوئی فرزند حمزہ ہے وہ آ کر لشکر پر گرا ہے مار ستراؤ کر رہا ہے غیر ساحرون کو وہ قتل کر رہا ہے اور ساحرون پر آسمان پر سے آگ برس رہی ہے کوئی برسانے والا آگ کا کہتا ہے

نہین دیتا ہی کہ کون ہو یہ تو ضرور سنا کہ کسی نے یہ کہا کہ ہنم ملکہ سیماے مہر جمال رموز نے
جو یہ سنا خبیس سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ان قیدیون کی کمک آگئی جلد سپر حمزہ کو قتل
کر دو یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ہر کارون نے آکر کہا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ بہت جلد سپر حمزہ کو قتل
کرو رموز نے کہا کہ اچھا اور تلوار لیکر چلا اودھر سمک نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ استاد
یہی وقت ہی الیسا نہ ہو کہ ہاتھ مار دے اودھر سے آپ سنبھلیے ادھر سے مین لیتا ہون خواجہ
نے اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اسکی کیا مجال ہی کہ جو قتل کر سکے خواجہ یہ کہہ رہے تھے کہ ایکایک
آسمان پر پھر برق چمکی راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ غزالہ وغیرہ جو لشکر اسلام سے حال علم شاہ
سحر سے دریافت کرکے چلی تھین اسوقت آکر پہونچین ملکہ غزالہ جو آکر پہونچی تو اسنے دیکھا
کہ سیماے مہر جمال طاوس پر سوار اسم سحر پڑھ پڑھ کر ماش کے دانے زمین کی طرف پھینک
رہی ہے اور ایک ابر سیاہ رنگ آسمان پر قائم ہی اُس سے آگ برس رہی ہی غزالہ نے جو
زمین کی طرف غور کرکے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ علم شاہ و آہو چشم اور بہت سے لوگ زیر
تیغ بیٹھے ہوئے ہین دیکھتا تھا کہ غزالہ کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوگئی سیماے مہر جمال
کے قریب آکر صرف آشنا تو دریافت کیا ملکہ تم بھی رہا ہوگئین اور کفار پر آگ برسا رہے
ہو سیماے مہر جمال نے پلٹ کر دیکھا غزالہ کو پایا کہا کہ ہان تم بھی آپہونچین غزالہ نے
جواب دیا کہ ہان یہ کہکر نعرہ کیا کہ ہنم ملکہ غزالہ اور سحر کیا کہ خنجر برسنے لگے غزالہ کے نعرہ
کے ساتھ ہی نعرہ ہوا کہ ہنم گوہر آرا گوہر آرا نے آتے ہی سحر کرکے آفت برپا کر دی پھر نعرہ
ہوا کہ ہنم آفت جادو وسیہ ان جادو ملکہ بستی و غنانہ جادو اب تو ساحران اسلام کے
نمودار ہونے لگے ہر ایک سحر کرنے لگا لشکر کفار کو دم لینا دشوار ہوگیا رموز تیغ لیکر قریب
علم شاہ پہونچا تھا کہ پہلو سے سمک نے کہا کہ اے رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ دیکھو یہ
کون سر پر آگیا ذرا بچو حریف آپہونچا سمک کا یہ کہنا تھا کہ یا تو رموز علم شاہ کے قتل کے
قصد سے بڑھا تھا کہ قتل کرون سمک کو اپنا دوست سمجھا اور یہ خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی حریف
آپہونچا ہے جو یہ کہتا ہی کہ خبردار ہو جاؤ دیکھو تو لو کہ کون ہو پس پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ پشت
خواجہ کی طرف ہوئی خواجہ برابر تو کھڑے ہوئے تھے خنجر بر ہاتھ تھا جیسے پشت ہوئی کہ انھون نے

یہ کہکر کہ ای رموز جلد خبر لو کہ میرے اوپر سپاہ مہر جلال آپڑی اسنے گھبراکر اپنا تو کچھ خیال نکیا کہ میرے قتل کرنے کو کون آیا ہی کہ جسکے آنے سے مجکو بزم جادو نے آگاہ کیا ہی سمک حسن مسافر کی صورت پر تیار کھڑا ہوا تھا اُسکا نام بزم جادو تھا خواجہ کے کہنے سے خواجہ کی طرف پلٹا ان سب نعرون کی صدا سُن چکا تھا دل مین کہہ رہا تھا کہ غضب ہو گیا کہ اہل اسلام کو خبر ہوگئی جسقدر ساحر تھے سب آپڑے اب کیا کیا جائے انکو تو قتل کر ڈالون تاکہ قصہ تمام ہو اسی قصد سے تلوار لیکر چلا تھا کہ سمک نے وہ فقرہ کیا اسنے خیال کیا کہ انھین مین سے کوئی میرے قتل کے لیے آگیا یا ادھر کو پلٹا تھا کہ جس طرف پلٹنے کو بزم جادو نقلی نے کہا تھا خواجہ نے کہا کہ رموز میری خبر لو رموز یہ سمجھا کہ کوئی اُنھین سے خمیس پر آپڑا ہی وہ زبردست ہی اس سبب سے خمیس میری کمک چاہتا ہی تو پہلے خمیس کو بچا لی پھر اپنے حریف سے سمجھ لینا اس گھبراہٹ مین علم شاہ کا قتل کرنا بھول گیا فوراً خمیس کی طرف پلٹا تھا پورا سیدھا نہ ہوا تھا کہ خواجہ نے چپٹے کر اور نعرہ کرکے خنجر مارا کہ پورا ہاتھ شکم پر پڑا شکم چاک قصہ پاک ہوا ہائے کہکر رموز تو چرخ کھا کر گرا تمام آنتین نکل پڑین خواجہ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ نعرہ عمرو ہون مین عیار صاحقران ✽ میرے مکر سے کانپتا ہی جہان ✽ ونده جہان گرد طرار ہون ✽ جہانگیر عالم کا عیار ہون ✽ تراشندہ ریش کفار ہون ✽ زمانہ کا مکار و غدار ہون ✽ میرا تیز رفتار گر ہو قدم ✽ صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم ✽ اُڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو ✽ نہ پہونچے میری گرد پاپوش کو یہ نعرہ کرکے ایک اور ساحر کو جو کہ پس پشت رموز کھڑا ہوا تھا خنجر سے ہلاک کیا اور خود گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے اودھر سمک نے بھی جو کہ بزم جادو کی صورت بنے ہوئے تھے اپنے نام کا نعرہ کرکے ایک ساحر کو قتل کیا جو کہ اُنکے برابر کھڑا ہوا تھا اور جست کرکے مجمع مین غائب ہو گیا ادھر رموز جو زمین پر شکم چاک گرا گرتے ہی طائر روح اُسکا قفس جسم سے پرواز کر گیا خواجہ کو دعائین دیتا ہوا پس اسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی اودھر وہ دونون ساحر جو ہلاک ہوئے اُنکے بھی مرنے کی علامت و آثار ظاہر ہوئے رموز کا مرنا تھا کہ علم شاہ و آہو چشم و مضراب و زنجیر دیوانہ [illegible]

آدم خوار و دیگر سردار جو کہ مبتلاے سحر رموز تھے رموز کے ہلاک ہونے سے رہا ہوے
علمشاہ نے جو اپنے جسم مین طاقت پائی فوراً قید کو شکست کیا نام خدا لیکر اور اٹھتے
ہی آہو چشم کی قید دفع کی علمشاہ کا قید کو دفع کرنا تھا کہ مضراب و دیو انے و فغان
نے بھی قید کو توڑ ڈالا دیوانے نے توپڑ کر اُن سب سرداروں کی قید کا ٹنا شروع
کی چونکہ ساحرون کے مرنے سے تاریکی ہو گئی تھی بہیر غل مچانے لگے برق باری و سنگباری
ہونے لگی تلاطم مچ گیا تہلکہ پڑ گیا چونکہ رموز جادو ساحر زبردست تھا اُسکے مرنے سے
نہایت درجہ شور و غل ہوا وہ جو ساحر لشکر اسلام کے بالاے آسمان سے سحر کر رہے
تھے اور غزالہ نے قصد کیا تھا کہ زمین پر جا کر اور سحر کر کے علمشاہ وغیرہ کی قید دفع کرون
رموز سے مقابلہ کرون طرف زمین کے مائل ہوئے تھے کہ ساحرون کے مرنے کی علامت
ظاہر ہوئی تھم گئے بعد تھوڑی دیر کے روشنی ہوئی وہ سب تاریکی و برف باری دفع ہوئی
آواز آئی کہ کشتی مراکہ نام من رموز جادو بود افسوس مریم و جان داویم بمطلب خود
نرسیدیم دوسری آواز آئی کشتی کہ نام من ظلمرم جادو و محرم جادو بود سب اہل لشکر کفار
و اہل مجمع و ساحر حیران ہوئے کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا اودھر ساحران لشکر اسلام
یہ صدا سن کے حیران ہوئے کہ رموز وغیرہ کو کس نے قتل کیا تم لوا پنے اسی مقام
پر سے سحر کر رہے تھے کوئی ہم نے ایسا سحر نہین کیا تھا کہ جس سے رموز یا یہ ساحر
ہلاک ہوتے یہ ساحر یہ خیال کر رہے تھے مگر سحر کیے جاتے تھے اودھر آہو چشم جو رہا
ہوئی اُسنے رہا ہوتے ہی فوراً اُٹھ کر اپنے ہاتھ کو جو گردش دی ہزارون کے سر
کٹ کٹ کر گر گئے جسم خاک پر پھڑکنے لگے چونکہ جلی ہوئی تھی کچھ خیال نہ کیا کہ شاہزادہ
خفا ہوگا سمک نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ میرا آقا رہا ہوا ایک سوار کو مار کر اسکا مرکب و تلوار
لاکر حاضر کی اور کہا کہ آقا سوار ہو جیے کچھ خوف نہ کیجیے مین ہون آپکا غلام سمک پس علمشاہ
تلوار لیکر مرکب پر سوار ہوئے اودھر مضراب و فغان و دیوانے و دیگر سردارون
نے کفار کو قتل کر کے مرکب بھی حاصل کیے اور تلوارین بھی اور لڑنے لگے اب تو ساحرون
پر ساحر کرنے لگے وہ سب ساحر جو کہ بالاے آسمان سے سحر کر رہے تھے زمین پر آ گئے

لشکر ساحران سے لڑنے لگے ساحران کفار بھی جان دیکر مقابلہ مین مصروف ہوگئے اس خیال
سے کہ ان سب نے ہمارے افسر کو قتل کیا ہے دوسرے یہ کم ہین اور ہم بہت ہین ہم آپ کو
مار لینگے غیر ساحرون سے علم شاہ وغیرہ لڑنے لگے ادھر جہانگیر نے آفت برپا کر دی
تھی جب نعرہ کرکے ہاتھ لگاتے تھے کفار کے سر اڑ جاتے تھے شیام کجکلاہ انکو گھیرے
ہوئے تھا اپنے لشکر سے مگر بالکل خوف نہ تھا باجود اس لڑ رہے تھے ادھر سے علم شاہ
نعرہ کرکے ہاتھ لگاتے تھے اب تو تلاطم مچ گیا عنطاق بارگاہ مین شیام کو بھیجکر بیٹھا ہوا
تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ شیام پسر حمزہ کو اسیر کر لائیگا اور رموز اس ساحر کو کہ جو کہ
کمک کو آیا ہے پسر حمزہ علم شاہ کو قتل کر کے اسکو بھی اسیر کر لیگا کہ یکایک تاریکی ہو گئی
برق باری و سنگ باری ہونے سے یہ گھبرایا کہ یہ کیا واقعہ ہے ان لوگون سے جو کہ اسکے پاس
اسوقت موجود تھے اور ان بادشاہون سے کہ جو کہ کمک کو آئے تھے مثل باقوت کجکلاہ
وغیرہ کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے میرا دل اسوقت خود بخود گھبراتا ہے اور یہی جی چاہتا ہے کہ چیخین
مار کر رووں کچھ دل اندھا چلا آتا ہے اس تاریکی کو دیکھکر خداوند خیر کرین ابھی ان سب نے
کچھ جواب نہ دیا تھا کہ رموز کے مرنے کی خبر بلند ہوئی اور لشکر و اہل مجمع مین غل ہوا کہ
رموز جادو مارے گئے عنطاق کجکلاہ نے جو یہ سنا گھبرا گیا کہ یہ کیا شور و غل ہوا اور یہ کیسی
صدا آئی اپنے وزیر سے پریشان ہوکر کہا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ کیا سانحہ ہے وزیر نے عرض کیا
بہت خوب مگر عنطاق کو کسی پہلو قرار نہین ہے پہلو بدل رہا ہے اور لوگون سے کہہ رہا ہے کہ
مین نہ کہتا تھا کہ میرا دل گھبرا رہا ہے مین بہت پریشان ہو رہا ہون اسکا انجام ظاہر ہوا یا
نہین برا غضب ہوا کہ جو بھائی رموز مارے گئے دریافت کیا جائے کہ انکو کس نے
قتل کیا کون ایسا زبردست تھا وہ تو پسر حمزہ کے قتل کرنے کو گئے تھے یا خود قتل
ہوگئے ہین منع کرتا تھا کہ تم نہ جاؤ کوئی نہ کوئی بھید ضرور اسمین ہے کہ سات آٹھ جلاد ہلاک
ہوئے ہین تم نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی خرابی واقع ہو انھون نے نہ مانا جبکا یہ انجام ہوا جسدم
دریافت کر عنطاق اور سب اہل دربار بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ جہان پر میدان خونی
کی تیاری تھی وہان پر شعلہ بلند ہو رہے ہین تلوارین چمک رہی ہین ہاو ہو کی صدا بلند ہے جنگ

بھاگ رہے ہین یہ بہت حیران و پریشان ہو کہ یہ کیا سانحہ ہوا ابھی کوئی برائے دریافت اُس مقام
کی طرف نہ چلا تھا کہ کئی ایک سردار و سوار دوڑے ہوئے بارگاہ مین آئے اور سامنے عنطاق
کے کھڑے ہو کر رونے لگے اور یون عرض کرنے لگے کہ خداوند بڑا غضب ہو گیا ہوشیار و
خبردار ہو جائیے خدا پرستون کی کمک آ گئی کسی نے رموز جادو و محرم جادو و قلزم جادو
مارے گئے قیدی سب رہا ہو گئے حضور جسقدر کمک آئی ہے سب ساحرون کی ہے ساحران زبردست
آئے ہین عمرو کے بھی نعرہ کی صدا آئی تھی عنطاق نے کہا کہ یہ بہت جلد بیان کرو کہ
رموز جادو کو کس نے قتل کیا انھون نے جواب دیا کہ حضور گو ہم پاس کھڑے ہوئے
تھے مگر ہمپر یہ ثابت نہ ہوا کہ کسنے قتل کیا نہ کسی سے مقابلہ ہوا نہ کوئی حریف اُنکے قریب آیا
یکایک ہائے کی صدا آئی اور دھماکا ہوا اب جو دیکھا تو شکم چاک تھا ہان یہ امر ضرور تھا
کہ ایک پہلو مین اُنکے بزم جادو اُسکے برابر محرم جادو تھے دوسری طرف اُنکے خسیس جادو
جنھون نے عمرو عیار کو قتل کیا ہے وہ تھے پہلے تو اُن سے باتین کر رہے تھے خسیس جادو
عمرو کے قتل کرنے کی حالت بیان کر رہے تھے یہ خوش ہو ہو کر دریافت کر رہے تھے چنانچہ
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ انکے پاس سے چوبدار پہونچا اُسنے تاکید قتل اسیر حمزہ کے لیئے کی رموز جادو تلوار
لیکر چلے کہ خسیس نے روک لیا کہا مجھکو تلوار مرحمت فرمایئے مین قتل کرونگا انکے اور اُنکے تکرار ہونے
لگی مگر قریب پہونچ گئے کہ یکایک نعرہ ہوا کہ منم ملکہ سیمائے مہر جمال اور ہم سب پر آسمان سے آگ
برسنے لگی اور مجمع مین تلاطم پڑ گیا رموز نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جہانگیر کوئی دوسرا لڑکا حمزہ
کا بھی وہ لشکر پر آ رہا ہے یہ سنکے رموز نے قصد کیا کہ علمشاہ کو قتل کر دون کہ آسمان پر سے برقین چمکنے لگین
نعرون کی صدا آنے لگی کبھی صدا آئی کہ منم غزالہ جادو کبھی صدا آئی منم گوہر آرا مگر رموز باوا اس
رہے اور یہی قصد کیا کہ علمشاہ کو قتل کر دون کیونکہ یہ تو مقید بھی ہین سب انھین کے رہا
کرنے کو آئے ہین کہ بزم جادو نے کچھ کہا یہ ادھر کو پلٹے کہ خسیس نے کچھ پکار کر کہا
ہم نے غل و شور مین نہین سنا کہ کیا کہا یہ پورے بزم کی طرف نہ پلٹنے پائے تھے کہ خسیس
کی صدا سُن کے ادھر کو متوجہ ہوئے اب نہ معلوم کہ کیا ہوا پھر آنا و نہ بزم کی طرف پلٹنا نصیب
ہوا علمشاہ کی طرف بقصد قتل خود ہلاک ہو کر زمین پر گرے انکا گرنا تھا کہ نعرہ ہوا منم

عمر عیار اور قلزم جادو کھڑے تھے وہ بھی گرے ادھر بزم کے باہر تحری اودھر سے
صدا آئی منم سمک عیار اور مجرم جادوگر ہی پھر تو تلاطم مچگیا نہ معلوم عمرو کیونکر زندہ ہوگیا
خسیس جادو تو اُسکو قتل کر کے اسکا سر لائے تھے پھر یہ نعرہ کی صدا کہان سے آئی
اور یہ نہ ثابت ہوا کہ کسنے رموز کو قتل کیا اور قلزم و مجرم کو راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے
اس چالاکی اور پھرتی سے رموز کے خنجر مارا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا باوجودیکہ لاکھون آدمی
موجود تھے مگر ایک نے بھی نہ دیکھا یہ خنجر مار کر اور قلزم کو قتل کر کے صاف گلیم اوڑھ کر
غائب ہوگئے تھے اس سبب سے کسی نے نہ دیکھا جب یہ اُن سب نے غنطاق سے
بیان کیا اور غنطاق نے یہ سب حال سنا ہائے بھائی رموز کہکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم
ہمکو دغا دے گئے ہین منع کرتا تھا تم نے نہ سنا اپنی جان دی یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس نے
قتل کیا ہائے یہ کیا غضب ہوگیا ان لوگون نے کہا کہ پھر رو لیجئے گا حریف تو لشکر پر آپڑے ہی
قیدی رہا ہوگئے ہین ایسا نہ ہو کہ بارگاہ پر آپڑین سب لشکر کو قتل کر رہے ہین ہزارون کے
خون ہو رہے ہین جلد فکر فرمائیے پھر رو لیجئے گا یہ وقت رونے کا نہین ہے یہ جو اُن سب نے
کہا غنطاق نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین رموز تو مارے گئے اب وہ زندہ نہ
ہونگے آپ اپنی فکر کرو تم رونے مین مصروف ہو اور حریف اپنا کام کر جائے لشکر کو لوگ
حریف کے قتل کر رہے ہین اسکی فکر لازم ہے یہ کہکر اپنے آنسو پونچھے اور سب بادشاہون
و سردارون سے کہا کہ چلو لشکر کا بندوبست کرو ہمارا تخت لاؤ یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا
اُٹھنا تھا کہ سب کھڑے ہوگئے غنطاق بیرون بارگاہ آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار
و بادشاہ جو کہ اُسکی کمک کو آئے ہوئے تھے وہ بھی سوار ہولئے تخت غنطاق کا میدان
مین آیا اودھر لشکر نے صف بندی کی قریب آٹھ نو لاکھ کے سپاہ تھی اور اہل شہر
اہل قریہ الگ تھے اور ساحرون کا لشکر الگ تھا سب مین صف بندی ہوگئی پرے جم گئے
جسقدر ساحر کمک علم شاہ کو آئے تھے وہ سب لشکر ساحر سے لڑنے لگے غنطاق کا
قلب لشکر مین آکر قائم ہوا نقیب پکار کر اہل لشکر سے کہنے لگے کہ اے مردانان یکو سنیہ جامہ
زنان نپوشیدہ تم لاکھون ہو حریف کم ہین گھیر کر مار لو یہ وہی لوگ ہین کہ جنکو تم نے اسیر کر لیا تھا

بھلا کیا لڑین گے سبکو گھیر کر مار لو تکلیف قید سے پریشان ہین تم سے کیا لڑ سکتے ہین
یہ سب تمھارے شکار ہین یہ جو نقیبون نے پکار کر کہا انتو کل لشکر حم کر لڑنے لگا راوی
بیان کرتا ہی مع علم شاہ کے وہ سب قیدی قریب پانچ سو کے تھے یہ لوگ بھی اپنے
سردارون کو لڑتے ہوئے دیکھکر لڑنے لگے گو پندرہ بیس روز سے بھوکے تھے مگر اس طور سے
لڑ رہے تھے کہ بالکل کسل نہ تھا علم شاہ کا تو یہ عالم تھا کہ ہر وار مین دس دس کے سر
اوڑا دیتے تھے ایک طرف جہانگیر پسر حمزہ لڑ رہے تھے نعرہ پر نعرہ کر رہے تھے ایک طرف
دیوانہ لڑ رہا تھا ایک سمت مضراب تجکلاہ وایک جانب افغان آدم خوار کا وار چل رہا
تھا ملکہ غزالہ و آہو چشم وغیرہ عنبر ساحرون سے ہم خبر و تھین ادھر ترنج و نارنج گولہ فولادی
آتش کے وانے چل رہے تھے آگ برس رہی تھی ابر سحر آسمان پر دہ تم تھا ان سے پانی
برس رہا تھا کسی طرف دریاے سحر روان تھا عجب طرح کا معرکہ پڑا تھا ہزارون تماشائی
اس معرکہ مین ہلاک ہوئے یہ واقعہ و سانحہ دیکھکر تماشائی تو اپنی جانین بچا کر بھاگ کھڑے
ہوئے ان لوگون کا تو مجمع کم ہو گیا سواے لشکرون کے اس مقام پر کوئی نہ تھا سب حیران
تھے کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ خداپرست کہان سے آ گئے انکو کیونکر خبر ہو گئی اور کس وقت یہ
آئے ہین گویا اسوقت کے منتظر تھے اہل شہر و اہل گاؤن تو یہ باتین کرتے ہوئے
طرف اپنے اپنے مقام کے بھاگے ہر ایک نے جا کر وہان کے باشندون سے سب حال
بیان کیا انھون نے جب یہ دریافت کیا کہ خداپرستون کے قتل کا تماشا دیکھنے آئے تھے لوگ
بدحواس اسقدر کیون ہو پریشان کیون جلد خوش خوش آنا تھا تمھارے چہرہ سے
تو ملال ظاہر ہوتا ہی ان سب نے جواب دیا کہ کیسا تماشہ اور کیسی خوشی وہان تو دوسرا
رنگ ہو گیا سب خداپرست قید سے رہا ہو گئے انکی کمک آ گئی رموز جادو مارے
گئے وہان معرکہ برپا ہوا ہی تماشائیو مین سے بھی بہت لوگ اس معرکہ مین لاکھ
ہم لوگ یہ معرکہ دیکھکر اپنی جانین بچا کر وہان سے بھاگ کھڑے ہوئے ہین وہان آتش
جنگ و پیکار گرم ہی ساحرون سے الگ مقابلہ ہی اور غیر ساحرون سے الگ دیکھیے اسکا
انجام کیا ہوتا ہی جو یہ واقعہ سنتا ہی اسکے حواس جاتے رہتے ہین ہر ایک کو اپنی اپنی

قلعہ ہوتی چشم وہیں دیکھئے اس جنگ ونیکار کا انجام کیا ہوتا ہے خداوند اپنا فضل کرے کیونکہ
یہ سحر زدہ تو قریب شہر کے واقع ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ حریف شہر پر آپڑے تو بڑی خرابی
ہو سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے بھاگنے کی ٹھانی اپنا مال و اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ
سامان ہو رہا ہے وہان قلعہ تسخیر یہ ہے لشکر دیوانہ و لشکر مضراب کج کلاہ وغیرہ کا حال بلاحظہ ہو
کہ یہ دونون لشکر داخل تمہ تحریر سحر جادو [illegible] مبتلا تھے یہان رموز جادو کو جو خواجہ
نے خمیس کی صورت بنکر قتل کیا تھا جب [illegible] علم شاہ وغیرہ رہا ہوئے وہان
وہ سحر جو کہ اہل قلعہ [illegible] لشکر پر چھایا تھا سب بر طرف ہو گیا یعنی ابر جو قائم تھا وہ لحظ لحظ
ہو کر [illegible] ہوا [illegible] ہو گئی تھی اپنی حالت اصلی پر آئی معلوم ہوا کہ
ہم سب سو رہے تھے جاگ اٹھے اہل قلعہ تو اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے مگر محل
شاہی میں [illegible] بلکہ آہو چشم تلاطم تھا در سب رو رہے تھے اودھر لشکر مضراب کجکلاہ
مین براے مضراب وغیرہ تلاطم تھا کیونکہ یہ لوگ بخوبی واقف تھے کہ ہمارے سردارون
کو رموز نے سحر کر کے اسیر کر لیا اب جو سحر سے رہا ہوئے تو لشکر حریف کا پتہ نہ
پایا ایک سمت اپنے کو دیکھا دوسری طرف لشکر دیوانہ کو سبکو یقین ہوا کہ عنطاق
ان سب کو اسیر کر کے اور ہم سبکو مبتلاے سحر کر کے چلا گیا اپنے رہا ہونے کی سحر
سے جو خوشی ہوئی تھی وہ اپنے سردارون کے اسیر ہو جانے کا رنج و صدمہ ہوا
مگر سب اہل لشکر اور جو سردار یہان باقی تھے وہ فرودگاہ پر واپس آئے اسوقت
چند ہرکارے طرف شہر عنطاقیہ کے براے خبر روانہ کیئے کہ خبر لاؤ کہ ہمارے سردارون پر
کیا گذری اودھر لشکر دیوانہ جو سحر سے رہا ہوا اسمین بھی تلاطم مچا براے علم شاہ
وغیرہ کیونکہ وہی لوگ اس حال سے آگاہ تھے کہ ہمارے افسر و سردار سب
رموز نے اسیر کر لیے ہین اور ہم مبتلاے سحر رموز ہین وہ مارا گیا ہے جو ہم رہا ہوئے
ہین مگر ان سب نے سواے لشکر مضراب کے لشکر عنطاق کا پتہ بھی نہ پایا انکو بھی
یقین ہوا کہ عنطاق ان سب کو لیکر اپنے ملک کو چلا گیا یہ لوگ بھی افسوس کنان و
مغموم و محزون اپنی فرودگاہ پر واپس آئے انھون نے بھی ہرکارے روانہ کیئے

جاکر خیمہ مین دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر طرف شہر عنطاقیہ کے روانہ ہوئے اہل لشکر مغموم و محزون یہان اُترے ہوئے ہین اور اہل قلعہ بھی رنج و صدمہ مین مبتلا ہین کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا وہان میدان مین معرکہ پڑا ہوا ہی تلوار چل رہی ہی لاش پر لاش گر رہی ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ اب تلوار چلنے لگی اور سب ساحر بھی زمین پر آ گئے مگر خواجہ و سمک و علم شاہ و آہو چشم و سیما سے مہر جمال و جہانگیر وغیرہ حیران تھے کہ ان لوگون کو کیونکر خبر ہوئی جو یہ برائے کمک کے آئے مقام عجب ہی کہ لندھور وغیرہ یہ خبر پاکر نہ آئے جنگ وپیکار سو قوف ہو تو دریافت کرینگے خواجہ نے جب یہ دیکھا کہ ہر طرف تلوار چل رہی ہی گلیم تو اوڑھے ہوئے تھے اس لشکر سے باہر آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوکر حسیس جادو کو زنبیل سے نکالا اُسکو درخت سے باندھ دیا زبان مین سوزن دی اپنی اصلی صورت بنائی بس فتیلہ رفع بیہوشی دیا حسیس کو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا سامنے خواجہ کو کھڑے ہوئے دیکھا دل مین خیال کیا کہ یہ کیا خواب دیکھ رہا ہون مین تو اُسکو وہ خواجہ سے قتل کرنے کو قفس لیکر گیا تھا خواجہ نے مجکو دو موتی دیے تھے وہ ٹوٹ گئے تھے مین اُنکو دکھانے کے لیے چلا تھا کہ چکر آیا تھا اور گرا تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خواب ہی کیا خراب حالت خواب مین نظر آئی یہ سوچکر آنکھ بند کر لی خواجہ نے فرمایا کہ او حسیس ہوشیار ہو یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین نے تجکو فریب دیکر پکڑ لیا دیکھ مین سامنے موجود ہون میرے خدا نے کیونکر مجکو بچایا اور تجکو میرے قابو مین کیا مین نے تیری صورت بنکر رموز کو قتل کیا اور سبکو رہا کیا وہان تلوار چل رہی ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ دین اسلام قبول کرو ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری اطاعت کر آیندہ تجکو اختیار ہی موت سر پہ موجود ہی یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا اب حسیس کو یقین ہوا کہ تو در اصل بندھا ہوا ہی خواجہ نے تجکو فریب دیا تو نے دھوکا کھایا اب کیا ہونا ہی چاہے زندہ بچون چاہے نہ بچون مین تو دین اسلام نہ قبول کرونگا مرنا قبول ہی یہ دل مین خیال کرکے اب جو آنکھ کھول دی تو خواجہ کو سامنے خنجر کھینچا ہوا

ملک الموت کو سر پر موجود پایا چونکہ زبان مین سوزن دی ہوئی تھی کلام نہ کر سکا اشارہ سے کہا کہ مین ہرگز ہرگز اپنا دین آبائی ترک نہ کرونگا کیا کرون ناچار ہون ورنہ تجکو اس سخت کلامی و فریب کی سزا دیتا خواجہ یہ اشارہ اسکا سمجھ گئے اور یہ بھی دیکھا کہ اسکی پیشانی پر سیاہی کفر کی ظاہر ہے نور اسلام کا بالکل نام نہین ہے یہ حرامزادہ مسلمان نہوگا اسکو قتل کرنا لازم ہے پس یہ خیال کر کے لپٹ کر خنجر مارا کہ سر تن پر سے اڑ گیا کمند کھول لی لاشہ تڑپنے لگا سیاہ آندھی اٹھی تاریکی ہو گئی پھر غل مچانے لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من جمیس جادو بود خواجہ جمیس جادو کو قتل کر کے جنگاہ مین آئے یہان آکر دیکھا تلوار چل رہی ہے جہانگیر و علمشاہ و دیگر اہل اسلام ولوم مسلم کے جسمون پر زخم لگے ہوئے ہین خون بہ رہا ہے مگر لڑ رہے ہین کفار کم نہین ہوتے ہین برابر سے تلوار چل رہی ہے قرغہ ہے ہاتھون سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین ساحر ایک طرف کو جنگ و پیکار مین مصروف ہین خواجہ بھی خنجر لیکر لڑنے لگے کسی کے ٹانگون کے بیچ مین آکر خنجر مارا کہ اسکا کام تمام ہوا کسی کی پشت پر آکر ہاتھ مار دیا اُچک کر دوسرے کے سر پر سوار ہوئے اسنے گھبرا کر ہاتھ اٹھایا کہ یہ کیا بلا سر پر آئی جیسے ہاتھ قریب آیا ایک ہاتھ خنجر کارسید کیا کہ اسکا سر اڑ گیا یہ تیسرے کے دوش پر تھے قتل بھی کرتے جاتے ہین اور لاشون کو جمع بھی کرتے جاتے ہین آنپر لال سبز جھنڈیان بھی لگاتے ہین کہ این مال خواجہ عمرو کسی مقام سے حقہ آتشبازی داغ دیا کہ کفار کے منہ جل گئے جہان دیکھا کہ کوئی خدا پرست کفار مین گھیرا ہوا ہے جہان کھڑے تھے اسی مقام سے تیر مارا کہ دس بیس مجروح ہوئے ایک دو ہلاک ہوئے اس خدا پرست پر نرغہ کم ہوا سمک بھی ایک طرف لڑ رہا ہے بازار مرگ چارون طرف گرم ہے خون کے دریا روان ہین سرکشان جاہلان کے نیر رہے ہین تن بے سر خاک پر پڑے ہوئے تڑپ رہے ہین کسیکا شانہ نشانہ ہے کسیکا سر کوئی شکم چاک پڑا ہے کوئی سسک رہا ہے کوئی تڑپ رہا ہے کوئی نیم بسمل ہے کوئی بالکل زخمون سے چور ایڑیان رگڑ رہا ہے کسی کی لاش سم اسپان سے پایمال ہو گئی ہے استخوان ریزہ ریزہ ہین کوئی اوندھا پڑا ہوا ہے پشت پر زخم تلوار ہے معلوم ہوا کہ

بھاگ کر چلا تھا کہ حریف کا ہاتھ پڑ گیا فرار ہونے کا نتیجہ مل گیا جوے خون رواں ہی
لاشہاے کفار اُس دریاے خون مین مثل مگر و سوس کے تیرتی ہوئی معلوم
ہوتی ہین نشان سرنگون پڑے ہین تلوارون و نیزون و سپرون کے انبار ہین مرکب
کوتل لاشون کو کچلتے پھرتے ہین ہر طرف ایک تلاطم طوفان موت برپا ہی کشتی حیات
کو تباہی ہی زورق حیات گرداب موت مین پھنس رہی ہی ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہی عجب
آفت برپا ہی میدان رزم میدان رستخیز کا تماشا دکھا رہا ہی علم جو خاک پر پڑے
ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مردے کفنائے ہوئے پڑے ہین لاشون کا ہر طرف
انبار ہی ابر سیاہ ڈھالون کا بلند برق شمشیر و نیزہ آہنین چمک رہی ہی صداے پہلوانون
پر صداے رعد کا گمان ہوتا ہی سر مثل اولہ کے تنون پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین
مینہ خون و سرون کا برس رہا ہی ڈھالین جو سوارون و پیدلون کی زمین پر گری ہین
یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس دریاے خون مین سنگ لیشب پڑے ہوئے ہین تمام گیاہ
صحراے لال ہو رہی ہی بازار مرگ گرم ہی ملک الموت کی خود جان آفت مین پڑی ہوئی
ہی کہ ایک کی روح قبض کی دوسرے پر گرے کاسہ سر مثل کاسہ گلی کے ٹھوکرین
کھا رہے ہین قابض ارواح نے اپنا خیمہ برپا کیا ہی ملک الموت نے اپنا عمل مچایا ہی
اب کفار کو سواے کوچہ زخم و گوشہ کمان کے کوئی گوشہ مفر کا اور کوئی کوچہ فرار
کا نظر نہین آتا ہی جہان زاغ کمان چلا کر چلا اُسکی پر کاٹ دیے گئے راوی بیان کرتا ہی
کہ علم شاہ و جہانگیر نے آفت برپا کر دی ہی تمام فوج کا جائزہ لے لیا سب چہرہ نظری
کر دیے دفتر فوج درہم و برہم ہو گیا ہر ایک صفحہ مثل اوراق پریشان کے ابتر ہو گئی
منشی مرگ نے ان سب کے نام رجسٹر موت مین تحریر کر لیے دفتر حیات سے یکقلم
کاٹ دیے اور نظری کر دیے ادھر ساحرون نے جو جم کر سحر کیا تمام لشکر ساحرون
کو تہ و بالا کر دیا ہی ایک تلاطم مچا ہوا ہی مضراب و دیوانے و افغان و دیگر سردارون
نے الگ آفت برپا کر دی تھی یہ سب خداپرست قریب ہزار بارہ سو کے ہین اور
کفار لاکھون ہین مگر حال یہ ہی کہ کفار کے دم بند کر دیے ہین جان بچانا دشوار ہی ہر ایک

اپنی زیست سے بیزار ہیں مثل گوسفندون کے بھاگتے پھرتے ہین جب یہ شیران دشت وغا حملہ کرتے ہین نقیب پکار پکار کر دل بڑھا رہے ہین عنطاق الگ لشکر کو ترغیب دے رہا ہی کہ لڑے جاؤ تم بہت ہو حریف کم ہین مار لو جی کو نہ ہارو ہمت کو تاہ نہ کرو اب یہ لوگ جانے نہ پائین گھیر کر قتل کرو دیکھو پسپا کر دیا ہی یہ ایسی ایسی باتین کر کے دل بڑھاتا ہی مگر لشکران شیرون کے حملون کی تاب نہین لاتا ہی اتفاق سے علم شاہ و جہانگیر و مضراب و دیوانہ و افغان ایک مقام پر ہو گئے باہم صلاح کی کہ صفون کو درہم و برہم کر کے عنطاق پر چلین اُسکو خواہ اسیر کر لین خواہ قتل تب یہ لڑائی موقوف ہو گی پس یہ صلاح کر کے سب نے مرکب اُٹھا دیئے ایک طرف مضراب جا پڑا ایک طرف دیوانہ و جہانگیر و علم شاہ دونون مرکب اُٹھا کر قلب لشکر پر آپڑے پس پشت انکے افغان تھا ان پانچون شیرون نے جم جم کر قلب لشکر پہ حملے کیے تمام صفون کو درہم و برہم کر دیا مضراب نے لشکر کے پرے توڑ دیئے نشان سیاہ کو قلم کیا علمدار کو مارا دیوانے نے نقارہ نواز کو قتل کر کے نقارے کے پرزے پرزے کر دیئے علم شاہ و جہانگیر نے جسقدر صفین تھین سبکو مسمار کر کے سامنے عنطاق کے جا کر نعرہ کیا نعرے کا کرنا تھا کہ آرام کج کلاہ نے بڑھکر تلوار کا وار علم شاہ پر کیا اور یاقوت کجکلاہ نے جہانگیر پر ان دونون شیرون نے وار خالی دیکر تلوار دن پہ ہاتھ ڈالدیے کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا زمین پر دے مارا اسمک و خواجہ اُسی مقام پر لڑ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر قریب آ گئے ان دونون کی مشکین باندھ لین جسقدر سردار نامی و گرامی تھے سب اسی مقام پر تھے اب بڑھ بڑھکر مقابلہ کرنے لگے جہانگیر و علم شاہ نے ان سبکو اسیر کر لیا اب اُن بادشاہون کی نوبت آئی جو کمک کو آئے تھے جسنے آگے روکا خالی دیکر کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھایا خلاصہ یہ کہ سب بادشاہ مثل منصور کجکلاہ وغیرہ کے اسیر ہو گئے اب سوائے عنطاق کے کوئی باقی نرہا کہ علم شاہ نے بڑھکر نعرہ کیا کہ او عنطاق نامرد کیا تخت پر بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا ہی اور ون کو اپنے اوپر سے تیل ماش کر رہا ہی اگر مرد مردانہ ہی تو مقابلہ کر اور اگر فوج کے بھروسے پر حکومت

کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی یہ کلام طعن آمیز سنکے عنطاق کو بھی جوش آگیا کہا کہ او پسر حمزہ تو رہا
ہوگیا میری غفلت سے تو نے رہا ہوکر آفت برپا کردی ہی اب میرے ہاتھوں سے بچکر کہان جاتا ہی
مین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے تلوار کو خیال مین رکھکر اب جو ادھر
سپر کی لگائی تلوار بیٹ پڑی پنجہ ہی دراز کرکے قبضہ پہ ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی
اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر تخت پر سے اٹھا لیا بائین ہاتھ پر اسکو بلند کرکے دہنے ہاتھ سے
جو تخت پر وار کیا تلوار تخت کو کاٹ کر زمین پر آئی تلوار نے زمین کو بوسہ دیا شاہزادہ نے
جھوم کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور عنطاق کو گرد سر مثل چرخی آتشبازی کے چرخ دینا شروع
کیا اس مقام پر بے غضب کی تلوار چلی جس جا وار کیا شاہزادہ پر شاہزادہ نے
عنطاق کو سپر کردیا ہزارون کا کھیت ہوا لاکھون مارے گئے مگر عنطاق پنجہ شیر سے
نہ چھوٹا سب پریشان ہوگئے ادھر ساحرون نے لشکر اسلام کے تمام ساحران کفار
کو قتل کرڈالا چونکہ انکا سردار قبل ہی قتل ہوچکا تھا وہ بھاگ کھڑے ہوئے سب
مارے گئے جو باقی رہے وہ بھاگ گئے اب سوائے ساحران اسلام کے اس مقام پر
کفار سے کوئی ساحر نہ تھا ساحران اسلام جب ساحرون کو قتل کرکے بھگا چکے تو ایک
طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے تماشہ جنگ و پیکار کا دیکھ رہے ہین کیونکہ انکو بخوبی
معلوم ہی کہ یہ لوگ ساحرون کی کمک سے ناراض ہوتے ہین جبکہ ساحر نہ ہون ہان اگر ساحر
ہون تو ساحر مقابلہ کرین ساحرون سے غیر ساحرون سے نہ مقابلہ کرین
پس اس خیال سے الگ کھڑے ہوئے ہین کہ اگر ہم لڑینگے تو شاہزادہ سے ہم ناراض ہوگا
سب خاموش کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہین اور شاہزادہ و دیگر سردار لڑ رہے
ہین جب علم شاہ نے عنطاق کو ہاتھ پر بلند کیا سب اہل لشکر نے دیکھا بادشاہ
کو پکڑ لیا اب سپاہ مین ہلچل پڑگئی ادھر ان بہادرون نے ایسی شمشیر زنی کی کہ تمام
سپاہ کے پاؤن اٹھ گئے فوج نے جو ہمت کیا یا ٹوٹتے ہوئے لڑ رہے تھے یا فرار
کی تدبیر کرنے لگے کیونکہ مشہور ہی کہ سپاہ بے سپہ تکیہ بے قبضہ ترکش بے تیر بیکار ہی جسقدر
سرداران نامی و گرامی تھے اور فوج کو لڑوا رہے تھے سب اسیر ہوگئے جو باقی رہے وہ

وہ قتل ہو گئے اب کون فوج کی خبر لے اور کون مقابلہ کی ترغیب دلائے تاب مقابلہ
نہ لاکر نو لاکھ سپاہ نے شکست کھائی ایک بار سب بھاگ کھڑے ہوئے اب لاکھ لاکھ
تدبیر کرتے ہیں پاؤن نہیں تھمتے ہیں نہ پڑاؤ ہو کر اشپیر جاکر قیام کرین نہ خیمہ و خرگاہ ہے جو
وہان ٹھہرین تمام سپاہ بشکدہ و صحرا مین منتشر ہو گیا دیوا نے سے بڑی دور تک
انکا تعاقب کیا ہزارون کو قتل کیا جب سب بھاگ گئے ادھر شاہزادہ نے قصد کیا
کہ عنطاق کو زمین پر مار دین عنطاق نے کہا کہ امان شاہزادہ نے فرمایا کہ بشرط ایمان
اسنے جواب دیا کہ آپ مجبور ہا کر دین مین نے آپکی بزرگی اور آپ کے دین کی برکت دیکھ
لی مین نے لعنت کی دیان باطل پر اور آپکا دین قبول کیا یہ جو عنطاق نے کہا شاہزادہ
نے اسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ دوڑ کر شاہزادہ کے قدمون پر گرا شاہزادہ نے
اسکو گلے سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا عنطاق نے
مسلمان ہو کر لپکار کر کہا کہ ایہا الناس اب جنگ ویپکار نہ کرو اور نہ لڑو اور نہ فرار کرو مین نے
اس شہریار کا دین قبول کیا اسکی برکت میرے اوپر ظاہر ہو گئی وہی برحق ہے اور سچا دین
ہے اور سب دین باطل ہین اور سب جھوٹے خدا ہین اور عجائب نگاری بھی جھوٹا خدا ہے
مین نے اسوقت بہت بہت اسکو پکارا اور مدد کا خواستگار رہا آسنے آکر ایک موے
جسم ان لوگون کا نہ کم کیا انجام یہ ہوا کہ سب سردار میرے اسیر ہو گئے ہین بھی آپ
ہوا لشکر نے شکست کھائی خیال کرو کہ کہان تم نو لاکھ اور کہان یہ ہزار بارہ سو دو سے
یہ بھی تمام غور ہے کہ یہ قید تھے اور زیر تیغ بیٹھے ہوئے تھے کوئی بھی صورت نجات کی تھی
پھر کیونکر غیب سے مدد ہوئی پس ضرور انکا دین برحق اور صادق ہے اور جسکو انکی اطاعت
اور دین اسلام کے قبول کرنے سے انکار ہو وہ میرے لشکر سے دیگر بادشاہون کے
لشکر سے نکل جائے ورنہ مین خود اسکو قتل کر دونگا نہ میرے لشکر مین نہ میرے شہر
مین کافر کا کام ہے یہ جو پکار کر کہا جسقدر لشکر بھاگنے سے بچا تھا وہ سب ہاتھ باندھکر
حاضر ہوئے عرض کیا کہ الناس علے دین ملوکہم پس اسوقت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے
وہ جو لشکر بھاگا تھا یہ خبر سنکے کہ ہمارے بادشاہ نے پسر حمزہ کی اطاعت کر لی

سب واپس آیا اوھر اہل اسلام نے یہ سن کے کفار کشتی سے ہاتھ روک لیا ہر طرف
امن و امان ہو گئی علمشاہ نے عنطاق کو تخت پر سوار کیا اور خود مرکب پہ سوار تھے
عنطاق علمشاہ و مضراب و جہانگیر و دیوا نے و دیگر سرداروں و ساحروں کو
لیکر اُس بارگاہ مین آیا علمشاہ نے عنطاق کو تخت پہ بٹھایا اور سب گرد و پیش آکر زنگلون
پہ و کرسیون پہ بیٹھے اب اُن سب سرداروں و بادشاہون کو طلب کیا جنکو اسیر کیا تھا
اُنکا دربار سجھا خلاصہ یہ کہ وہ سب مسلمان ہوگئے اور ان سبکے اہل لشکر بھی اب کوئی ایسا
نہ تھا کہ جو کافر ہو سب نے دین اسلام از سر صدق قبول کیا سب مسلمان ہو گئے جب
ان کاموں سے فرصت پائی وہ سب بھی مسلمان ہو کر اپنے مقام پر آکر بیٹھے اُسوقت
علمشاہ نے حکم دیا کہ شمار کرو کسقدر لوگ ساحر اس معرکہ مین کام آئے اور کسقدر ہمارے
ہمراہی جو ہمارے ہمراہی ہون انکو دفن کروا ورجو کافر ہون انکو ایک غار مین ڈالدو اور جو مجروح
ہون انکو شفا خانہ کو روانہ کرو تاکہ اُنکا علاج کیا جائے جب یہ حکم فرما چکے اسوقت عنطاق
نے عرض کیا کہ اب حضور میرے ہمراہ کل اپنے ہمراہیون کے شہر مین تشریف لیچلین
تاکہ مین آپکی دعوت کرون اور اُنکے سامنے سب اہل شہر کو جمع کرکے دین اسلام کے
قبول کرنے کی ہدایت کرون قواعد اسلام شہر مین جاری کرون پھر اپنکو اختیار
ہے اُسوقت تک مین آپکو جانے نہ دونگا جب تک ان کامون سے فراغت نہ کرونگا
بلکہ مین خود قدم میمنت لزوم سے کسی وقت جدا نہ ہونگا رکاب سعادت انتساب
سے ایک پل جدائی گوارا نہ کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا ابھی تو مین نہین
چل سکتا ہون جب تک کہ مجکو ان لوگون سے مہلت نہین ہوتی ہے کیونکہ بعد مدت کے
یہ لوگ آئے ہین میرے اسیری کی خبر سن کے عنطاق نے کہا کہ مین نے تو قبل ہی عرض
کیا کہ یہ سب صاحب آپکے ہمراہ چلین علمشاہ نے فرمایا کہ اچھا اُسکے بعد سمک کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ اے سمک یہ بتاؤ عمر نامدار خواجہ سلامت کے نعرہ کی کئی مرتبہ مین نے
آواز سنی نہ وقت مقابلہ مین نے انکو دیکھا صرف ایک مرتبہ جبکہ مین نے قریب عنطاق
آکر ایک پہلوان کو مرکب پر سے اُٹھا کر زمین پر مارا انھون نے اُسکی مشکین باندھین تھین

پھر مین نے آنکو نہین دیکھا سمک نے عرض کیا کہ میدان جنگ مین ہونگے لاشون کی تلاش
کر رہے ہونگے علم شاہ نے فرمایا کہ وہ یہان بھی نہ تشریف لائے جا کر آنکو لے آؤ
عرض کرنا کہ آپکو علم شاہ نے بلایا ہو کر تشریف لائیے مین آپکا بہت مشتاق ہون سمک
نے کہا کہ مین جاتا ہون یہ کہکر سمک چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ منہ بنائے ہوئے
چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہو کہ جب وہ جنگ وپیکار موقوف ہوگئی اور سب دائرۂ اسلام
مین آئے علم شاہ آکر بارگاہ مین بیٹھے سب نے دین اسلام قبول کیا خواجہ میدان جنگ
مین پہونچے سب مردون کے کپڑے اُتارے جو جسکی کمر مین سے نکلا اُسپر قبضہ کیا سبکو
لوٹ مار کر تلوارین سپرین نیزے سب اُٹھا کر مذرز زنبیل کر لیے اس خیال سے کہ فروخت
کرلونگا یہ سب بندوبست کرکے آپ وہان سے بارگاہ کی طرف چلے قریب پہونچے
تھے کہ سمک نے بڑھکر عرض کیا کہ اُستاد چلیے آپکو شاہزادہ علمشاہ و جہانگیر یاد کر رہے
ہین خواجہ ہمراہ سمک کے بارگاہ مین آئے علم شاہ نے و جہانگیر نے سلام کیا
اور سب سردارون و ساحرون نے خواجہ جواب سلام دیکر سامنے آکر بیٹھے سب نے
خواجہ کی مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون آپ لوگون کی دعا سے علمشاہ
و جہانگیر نے خواجہ سے دریافت کیا کہ صاحبقران کا مزاج مبارک کیسا ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ جب مین اُن سے رخصت ہوا تھا تو اُنکا مزاج اچھا تھا وہ حکیم اقلیموس
کے یہان مہمان ہین میرا انتظار کر رہے ہونگے مجکو ایک ضرورت سے بھیجا تھا مین یہان اِن
آفتون مین مبتلا ہوا یہ کہکر خواجہ نے تمام قصہ ابتدا سے بیان کیا اپنا کوہ پر جاکر رستم
پر عیاری کرکے مذرز زنبیل کرنا وہان سے برائے رہائی جہانگیر و سیماے مہر جمال طرف
طلسم کے جانا ملک الموت کی عیاری کرکے ان دونون کو رہا کرنا کوہ پر صح افغانہ کے اُن
ساحرون کو قتل کرنا جو کہ طلسم سے ہمراہ آئے تھے عنطاقیہ مین حریص کی شکل بنکر آنا رموزہ کا
حال سے آگاہ ہوکر اسیر کرنا برائے قتل خسیس کے ہاتھ روانہ کرنا اپنا اُسکو فقرہ دیکر
اپنے لو پرے سے بحر دفع کرنا اُسکو عیاری کرکے اسیر کرلینا یہان آکر رموزہ کو باتون مین لگانا
اُسکو قتل کرنا اور جنگ وپیکار کا ہونا سب حال بیان کیا اور خسیس کے قتل کا حال

بھی کہا سب واقعہ سن کے کل دہر علم شاہ وکل سرداروں و حاضرین بارگاہ نے
بہت تعریف کی بلکہ بہت کچھ روپیہ خواجہ کو اسوقت ملا خواجہ بہت خوش ہوگئے اب
شاہزادہ نے غزالہ وگوہر آرا و دیگر ساحروں سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کو میرے
حال سے کیونکر خبر ہوئی جو آپ تشریف لائے خوب وقت پر پہونچے تب غزالہ نے
اپنا سارا حال بیان کیا اور کہا کہ مجکو آپکا حال سحر سے معلوم ہوا ہے مین نے جو آپکا خیال
کیا تو سب حال معلوم ہوا پس مین وہان سے روانہ ہوئی یہ لوگ بھی میرے ہمراہ
آئے خداوند کریم نے عین وقت پر پہونچادیا سبکی آبرو رکھلی شاہزادہ نے فرمایا کہ لشکر
مین تو سب طرح سے خیریت ہے غزالہ نے کہا کہ جب مین وہان سے چلی تھی اسوقت
تک سب طرح سے خیریت تھی ہر دنا واعلے صحت سے تھا کوئی کسی مند تک نہ تھا
لشکر اخلاق مقابلہ مین فروکش تھا اخلاق کا زخم اچھا نہوا تھا کہ جو مقابلہ کا سامان
ہوتا سب خیریت سے تھے اسکے بعد کا حال ہمکو نہین معلوم کہ پھر کیا ہوا اب ہمکو اجازت
ملی تو ہم لشکر کو جائین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا مگر ایک امر ہے کہ آپ اپنے ہمراہ
ملکہ آہوچشم کو لیتے جایئے گا غزالہ نے عرض کیا کہ کیا آپ تشریف نہ لیچلیے گا جواب ملا
کہ مین تو نہ چلون گا مین جس قصد سے لشکر سے نکلا ہون جب تک اسکو پورا نہ
کرلون گا اسوقت تک نہ چلون گا غزالہ نے عرض کیا کہ آپ کس قصد سے نکلے
ہین جواب دیا کہ بخیال فتح طلسم غزالہ نے عرض کیا کہ آپ سا عقلمند یہ فرمائے کہ مین
بہارے فتح طلسم جاؤن گا جبکہ یہ امر آپ کو بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ آپ فاتح طلسم
نہین ہین تو پھر براے فتح طلسم آپکا جانا بیکار ہے چونکہ یہ تو شعلہ مزاج ہین اور جو
کہتے ہین منہ سے وہی کرتے ہین جواب دیا کچھ ہو اب تو مین اپنے اس قصد
سے باز نہ آؤنگا ضرور جاؤنگا اس امر سے یہ بھی ہوگا کہ ملک گیری ہو جائے گی یہ جو شاہزادہ
نے فرمایا سب خاموش ہو رہے عنطاق نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ حضور آپ شہر مین
تشریف لے چلین تاکہ مین دعوت کردن علم شاہ نے فرمایا کہ اچھا چلو تمھاری بھی خوشی
ہو جائے ورنہ میرا تو قصد تھا کہ مین جدھر کا ارادہ کرکے نکلا ہون اسی سمت کو روانہ ہون

خیر یہان اسقدر تو خیر ہوئی دو ایک روز شاہ و رصبح یہ کہکر قعقعہ کے تھمنے کا کہا کہ سامنے
سے وہ لوگ ظاہر ہوئے جو کہ برائے شمار لاشہاے کفار گئے تھے آکر عرض کیا کہ ہم نے
بہت تلاش کیا حضور کے ہمراہیون مین سے کسی کی لاش نہ ملی ہان کفار اس معرکہ
مین قریب اسی ہزار کے کفار کام آئے انیس ہزار مجروح ہوئے اُن سب لاشون کو ہمنے
ایک غار مین ڈالدیا اور زخمیون کو شفا خانہ کو روانہ کردیا راوی بیان کرتا ہے کہ جو کہ مجروح
تھے اُن سبکو شفا خانہ روانہ کیا تھا وہان انکا علاج شروع ہو گیا تھا جب یہ
شاہزادہ نے سنا اب جو اُن لوگون کو خیال کیا جو کہ اسیر ہوئے تھے سبکو اپنے
گرد جمع پایا ہان اُن لوگون کے جسمون پر زخم تو تھے شاہزادہ بہت خوش ہوا اب
سبکو ہمراہ لیکر ہمراہ عنطاق کجکلاہ و دیگر بادشاہون کے داخل شہر ہوا خواجہ بھی
ہمراہ ہین اُن بادشاہون کا لشکر بیرون شہر فروکش ہے حسب سابق یہ سب لوگ مسلمان ہو چکے
ہین مع اپنے لشکر کے شہر مین بھی یہ خبر ہو گئی اُن خدا پرستون نے لڑائی فتح
کی بادشاہ کو اسیر کر لیا تھا بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا اُسنے چھوڑ دیا سب
مسلمان ہوئے اب بادشاہ اُن سبکو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آتے ہین عنطاق نے
بھائی کا غم نہ کیا جو اہل شہر بھاگنے والے تھے اس خیال سے کہ یہان غدر ہوگا یہ
خبر سنکے مطمئن ہوئے یہان تک کہ عنطاق داخل شہر ہوا لشکر اپنے مقام پر آیا
سب بادشاہونکو لیکر در دولت پر پہونچا علمشاہ و جہانگیر وغیرہ کے لیے مکانات
عمدہ خالی کرائے سب انہین اُترے کل سامان راحت و آرام مہیا کر دیا حکم سامان
دعوت دیکر داخل محل ہوا سب بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے جو مقام اُنکے
اُترنے کا تھا جہان وہ لوگ اُترے ہوئے تھے ہر ایک کی زبان پر بزرگی دین اسلام
و جرأت علمشاہ و جہانگیر کا چرچا تھا ہر ایک تعریف کر رہا تھا یہان خواجہ نے
جنجھر سب کا حال اب مفصل طور سے بیان کیا علمشاہ نے اپنا قصہ بیان کیا اور
غزالہ کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ آہو چشم کو ہمراہ لیجائے آہو چشم نے انکار کیا
شاہزادہ سے فرمایا کہ میرے آبرو و حرمت کے خلاف ہے کہ میرے ہمراہ عورت ہو ہر ایک

یہی کہتے گا کہ علمشاہ کیسا مرد غیرت دار ہے کہ عورت کو ہمراہ رکھتا ہے معلوم ہوا ہو اسی کے بھروسہ پہ جنگ و پیکار کرتا ہے یہ امر میرے بزرگون نے آجتک نہین کیا کہ کسی عورت ساحرہ یا غیر ساحرہ کو ہمراہ رکھا ہو ہم لوگون مین نہایت عار ہے ناموس کا ہمراہ رکھنا پس مین اپنے ہم چشمون و عزیزون مین ذلیل ہونگا اور ہر مقام پہ تمھارے سبب سے پیکار کا فساد ہوگا اگر تم ہمراہ نہ ہوتین گو بصورت قمری ہین تو یہ فساد نہ ہوتا اسپر یہ ظاہر ہوا کہ عورت کے سبب سے فساد ہوا ان ملکون مین فتح تو ضرور کرتا مگر اور طریقہ سے پس میری بدنامی ہے مین ہرگز ہرگز ہمراہ نہ رکھون گا تمکو ان دونون کے ہمراہ جانا ہوگا آہو چشم نے لاکھ لاکھ انکار کیا شاہزادہ نے ایک نہ سنی آخر کو وہ بھی ناچار ہو گئی اور سب نے سمجھایا تب وہ بھی راضی ہوئی یہ امر قرار پا گیا کہ آہو چشم ہمراہ ان سب کے طرف لشکر اسلام کے جاوے اور شاہزادہ کا جدھر کو جی چاہے تشریف لیجاوے شام ہوئی دعوت کا سامان آیا سب کھانا وغیرہ کھا کر سو رہے صبح کو غنطاق نے دربار آراستہ کیا دربار کا ڈنکا ہوا سب لوگ آکر حاضر دربار ہوئے علمشاہ و جہانگیر مع خواجہ سمک اور سب سردارون کے تشریف لائے غنطاق نے قصد کیا کہ علمشاہ کو تخت پر بٹھاؤن آپنے قبول نہ کیا فرمایا کہ ہم تاج بخش ہین تاج و تخت گیر نہین ہین تمھاری سلطنت تمکو مبارک رہے اور ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا اور سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا غنطاق نے سب اہل شہر کو طلب کرکے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت کی سب اہل شہر نے اسیوقت دین اسلام قبول کیا بتکدہ منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی اسی دن آرام کجکلاہ و شغام کجکلاہ و اسام کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ و مضراب کجکلاہ نے اپنے اپنے بھائیونکو نامے روانہ کیے کہ ہم نے دین اسلام قبول کیا مع اپنے اپنے لشکر کے لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور سکہ بنام بادشاہ اسلام سعد بن قباد کے جاری کیا جاوے بتکدہ منہدم کراکے مساجد کی بنا ڈالو نامہ بر نامے لیکر ہر ایک کے ملک کی طرف روانہ ہوئے اور جاکر ان سب کے نائبون کو دیے

انھون نے بموجب اسکے اپنے بادشاہ ہونے کی تحریر کیے سب اہل شہر کو
جمع کرکے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا ہر ایک نے بجوشش دل دین اسلام قبول کیا آن ملکون
ملکون مین بھی دین اسلام جاری ہوا اور گرد و سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کیا گیا اب
جسقدر ملک اس شہر عنطاقیہ کے قرب و جوار مین تھے اور جسقدر بادشاہ براے
کمک عنطاق کجکلاہ آئے تھے سب مسلمان ہوگئے اور سب ملک اسلام آباد ہوئے
دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا یہان عنطاق نے بڑی دھوم سے شاہزادون کی مع
ہمراہیون کے دعوت کی اور اپنی دختر بادہ عنطاقی کی شادی تیجیر دیوانہ اپنے بھانجے
کے ساتھ بڑی دھوم سے کی بہت کچھ جہیز مین دیا کئی ملک دیئے دیوانہ اپنی معشوقہ
کے وصل سے شاد ہوا جب ان سب کامون سے فرصت ملی اور فراغت ہوگئی ان
سب نے جو کہ ساحر لشکر اسلام سے آئے تھے اور جہانگیر و خواجہ نے علم شاہ
سے کہا کہ اب ہم لشکر کو جانے ہین علم شاہ نے جواب دیا کہ پرسون آپ لوگ ادھر
تشریف لیجائین اور مین اپنی منزل مقصد کو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ مین ان لوگونکو
لشکر مین پہونچا کر اور لشکر کی خبر دریافت کرکے خدمت صاحبقران مین جاؤنگا
کیونکہ وہ میرے منتظر ہونگے علم شاہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے راوی بیان کرتا ہے
کہ اُسدن جو علم شاہ سب سردارون کے دربار مین گئے دربار آراستہ ہوا علم شاہ
نے عنطاق کجکلاہ سے کہا کہ اب ہم پرسون تم سے رخصت ہونگے تم نے ہماری
دعوت بھی کی ہمارے کہنے کے بموجب اپنی دختر کی شادی بھی کردی ہم تم سے بہت
خوش ہوئے لہذا ہمکو رخصت کرو ابھی ہمکو ہمراہ دیوانے کے اسکے قلعہ پر جانا ہے
اور وہان جاکر اُن سب لوگون کی خبر لینا ہے جو کہ ہم سے وابستہ ہین نہ معلوم اُنکا کیا
حال ہوا۔ تنے زمانے مین اور اسی مقام پر لشکر مضراب کجکلاہ بھی فروکش ہے یہ
اپنے اہل لشکر سے بھی ملین گے آنکو بھی مسلمان کرینگے پس مین بعد ان سب کامون
کے دیوانہ کو قلعہ مین چھوڑ کر مضراب کو مع اسکے کل لشکر کے طرف آپکے ملک
کے روانہ کرکے براے فتح طلسم روانہ ہونگا اگر زندہ وہان سے واپس پھر تو پھر

تم سب سے ملونگا اور یہ سب لوگ جو لشکر اسلام سے میری خبر پاکر آئے ہیں اور میرے برادر جان
برابر شاہزادہ جہانگیر مع خواجہ کے اسی مقام سے طرف لشکر کے تشریف لیجائینگے یہ جو
شاہزادہ نے فرمایا دیوانے اور مضراب نے قبل اسکے کہ غنطاق کچھ جواب
دے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم آپکی رکاب سعادت انتساب کو چھوڑیں
یہ تو ہم سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا چاہے آپ خوش ہوں چاہے ناراض طلسم شاہ نے جواب
میں فرمایا کہ خیر وہ وقت تو آنے دو دیکھا جائیگا یہ سب لوگ خاموش ہو رہے اودھر
یہ تقریر غنطاق نے سنکے شاہزادہ سے عرض کیا کہ میں یہ تو نہیں عرض کرسکتا ہوں کہ آپ
تشریف لیجائیں کیونکہ میں تو آپکا ادنی غلام ہوں یہ سب مال و ملک آپکا عطا فرمایا
ہوا ہے میرا کیا ہے مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ اب خدمت حضور سے ایک پل کو جدا نہ ہونگا یہ
ملک و مال اور کسی کو مرحمت فرمایئے باز آیا میں آپکی غلامی کو اپنا باعث افتخار خیال
کرتا ہوں اور اپنے نجات کا سبب تصور کرتا ہوں یہ عرض میری قبول فرمایئے دوسرا
امر یہ ہے کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں برائے فتح طلسم روانہ ہونگا اور طلسم کو فتح کرونگا
اسکے جواب میں ہماری ملکہ غزالہ نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپکو معلوم ہے کہ آپ
فاتح اس طلسم کے نہیں ہیں بلکہ صاحبقران ہیں لہذا آپ برائے فتح طلسم تشریف لیجاتے
استقدر خون نہ فرمایئے خیر میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ملک ہے
کہ اسکا بادشاہ میرا باجگذار تھا وہ ملک سرحد کوہ البرز میں ہے وہاں کا بادشاہ
البرز کہلاتا ہے وہ ہمیشہ مجھکو باج دیتا تھا اسکے ملک کے قریب ایک صحرا ہے اسمیں
ایک درویش حقیقت کیش تشریف رکھتے ہیں وہ مرشد کامل ہیں جو بات گذرنے
والی ہوتی ہے وہ اس سے خبر کردیتے ہیں گذشتہ کا بیان تو کرنا کوئی بات نہیں ہے
میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ پہلے ان شاہ صاحب کے پاس تشریف لیچلیں
اگر آپ فاتح طلسم ہونگے وہ ضرور کہدینگے نہ ہونگے تو کوئی تدبیر بیان کرینگے ایسے
کاموں میں فقیر کی کمک ضرور درکار ہوتی ہے مگر ایک امر کی دقت ہے کہ وہ صحرا البرز کے ملک
کی عملداری میں ہے اسکے ملک سے راستہ ہے گو وہ میرا باجگذار تھا مگر اب مدت سے

بہکانے سے اپنے وزیر و سپہ سالار کے منحرف ہوگیا باج دینا موقوف کردیا سپاہ و لشکر جمع کیا بہر
فساد ہوا مین نے جو نامہ طلب خراج مین بھیجا نامہ بر کے ساتھ بد سلوکی کی نامہ چاک کر ڈالا جواب
سخت تحریر کیا اُسکا سپہ سالار جو ہی وہ بہت زبردست ہی حقیقت مین نہایت ہی قوی ہی
بہادر ہی کہ اس اقلیم مین اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہی رہنے والا وہ زابلستان کا ہی سنا جاتا ہی کہ وہ کہتا ہی
کہ مین نسل سام و رستم سے ہون اُسکا نام ابرام کرگدن سوار ہی گیارہ سو من کا گرز باندھتا ہی
پانچ سو من کی تلوار اُسکی بہت شہرت ہی البرز کجکلاہ اُسکو بہت دوست رکھتا ہی برابر
اپنی اولاد کے جانتا ہی سبب یہ ہی کہ البرز کے کوئی اولاد بھی نہین ہی اسی سپہ سالار کے
بہکانے سے اُسنے خراج دینا موقوف کر دیا اور سپاہ کی داشت شروع کر دی البرز
نے سپہ سالار نے سنا ہی کہ البرز سے کہا کہ اب آپ کسی کو نہ خراج دیجیئے نہ باج بلکہ سپاہ
جمع فرمائیے مین لشکر کشی کر کے ملک گیری کرونگا اور جن لوگون کو آپ خراج دیتے ہین اُنکو
شکست دیکر اُنکے ملک پر قبضہ کرونگا اور وہ آپکو خراج دینگے چنانچہ ارقم کو جسکے بادشاہ
کو بھی البرز خراج دیتا تھا جب اُسکا خراج نہ پہونچا اُسنے پہلے طلب کیا جب اسنے
اُسکو جواب سخت دیا وہ لشکر کشی کر کے آیا مقابلہ ہوا ارقم شاہ نے شکست کھائی
ملک ہاتھ سے نکل گیا بہت بڑی حکومت تھی لشکر کثیر رکھتا تھا مگر کچھ نہ ہوسکا آخر کو
خود خراج دینا گوارا کیا یا ایک زمانہ وہ تھا کہ البرز کجکلاہ ہر ایک سے صلح کر لیتا تھا اور
باج دینا قبول کرتا تھا کبھی اُسنے بھولے سے بھی کسی ملک پر لشکر کشی نکی تھی اگر کوئی
اُسکے ملک پر چڑھ گیا اُسنے خرچہ جنگ دیکر اُس سے صلح کر لی اسی طور سے بہت سے
ملک اُسکے آبائی جو کہ اُسکے باپ دادا نے ہزارون کو قتل کر کے اپنے قبضہ مین کر لیے تھے
لوگون نے دبا لیئے اور اُسکے قبضہ سے نکل گئے چنانچہ ایک ملک مین نے بھی لیلیا ہی اب وہی
البرز کجکلاہ ہی کہ کسی سے نہین خوف کرتا ہی ہر ایک سے جنگ و پیکار پر آمادہ ہی اُسنے مصمم قصد
کر لیا ہی جس جس نے میرے ملک لے لیئے ہین مین اُن سے لیلون اور اپنے قبضہ مین لاؤن یہ سب
زور اُسکو اپنے سپہ سالار پر ہی مجھ سے بھی بر سر پرخاش ہی چنانچہ دو یا تین ماہ کا زمانہ
منقضی ہوا ہوگا کہ ایک نامہ اُسکا میرے نام آیا تھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ یا تو باج دینا قبول کر

اور جو ملک میرے تم نے بجبر لے لیے ہین میرے حوالے کرو ورنہ آمادہ جنگ و پیکار ہو مین لشکرکشی
کرکے آتا ہون مین نے جواب صاف تحریر کر دیا تھا کہ نہ ہم خراج دینگے نہ ملک واپس کرینگے بلکہ
تم سے مثل سابق کے خراج لین گے ہمارا چڑھا ہوا خراج روانہ کرو اگر ایسا نہ کروگے تو ہم خود تم پر
لشکرکشی کرکے آئینگے البرز نے کوئی جواب اسکا نہین تحریر کیا خاموش ہو رہا مین اس
جھگڑے مین پھنس گیا اس سبب سے اسپر لشکرکشی کرکے نہین گیا میرے رستے بند ہوگئی ہے اب
اس صحرا تک جانا محال ہے جب تک اس سے صلح نہ ہو لہذا یہ مشکل میرے ادہر ہے مین نے اسوقت
نہین پیش کی جبکہ آپ نے مجھسے دین اسلام قبول کرنے کو فرمایا تھا از راہ مہربانی یہ مشکل
میری حل فرمائیے میرا خراج البرز کجکلاہ سے دلوا دیجیے اسکو گوشمال کریے ان درویشون کی بیعت
مین تشریف لیجائیے شاہزادہ نے جواب دیا کہ اب مجھپہ فرض ہوا کہ مین تمھارے ہمراہ چلون اور
البرز کو گوشمال دیکر تمھارا خراج دلادون درویشون سے ملاقات کرون دیکھون وہ کیا فرماتے ہین تم سامان
سفر درست کرنے کا حکم دو عنطاق نے عرض کیا کہ بہت خوب علمشاہ نے فرمایا کہ اس
امر کا خیال رہے کہ مین قلعہ تسخیریہ کی طرف سے چلونگا اپنے لشکر کو بھی ہمراہ لونگا عنطاق نے
عرض کیا کہ مین آپکا خادم ہون جو ارشاد فرمایئے گا وہ بجا لاؤنگا پس علمشاہ نے فرمایا کہ تم
حکم دو اسیوقت عنطاق نے افسران فوج کو حکم دیا کہ سب لشکر کو حکم سنادو کہ سامان
سفر درست کرین ہم طرف کوہ البرز کے برائے تنبیہ البرز کجکلاہ کے کوچ کرینگے یہ حکم دیکر اور
کاغذات ملکی دیکھنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ ہرکارے جو لشکر مضراب و لشکر دیوانہ
کے ادھر کو لیکے خبر علمشاہ وغیرہ بحکم افسران سپاہ ہر دو لشکر روانہ ہوئے تھے وہ اس
زمانہ مین شہر عنطاقیہ مین آکر پہونچے تھے کہ جس زمانہ مین یہان عنطاق نے شاہزادہ
کی دعوت کی اور اپنی دختر کی شادی ہونیکا ہرکارون نے یہان آکر سامان دعوت و شادی
جو دیکھا تو اہل شہر سے دریافت کیا انھون نے کل حال جنگ و پیکار و قیدیون کے
رہا ہونے کا اور لشکر کے شکست کھانے کا اور سب کے مسلمان ہونے کا اور بادشاہ کی
دعوت کرنا سب بیان کیا ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے چلے گئے تھے ہرکارون نے
اپنے اپنے لشکر مین پہونچکر افسرونکو اس سب حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ عنطاق نے

سب مسلمان ہوگئے ہین وہان توجب سامان ہین اور خوشیان ہین شاہزادہ علمشاہ و دیوانہ و مضراب کجکلاہ مع سب سردارون کے رہا ہوگئے ہین رموز جادو مارا گیا اسی سبب سے ہم سب اُسکے سحر سے رہا ہوے یہ سنکے افسران سپاہ بہت خوش ہوئے اور یہ باہم صلاح کی کہ ہم چلکر اسی مقام پر شاہزادہ سے ملین اور قدمبوسی حاصل کرین اور ادھر افسران لشکر مضراب نے جو یہ حال سنا وہ لوگ بھی اپنے سردار و افسر کی خبر خیریت رہائی کی سن کے خوش ہوئے اور لشکر دیوانہ کے افسرون کو پیغام بھیجا کہ اب ہم اور تم ایک ہوگئے ہو لہذا اگر تمہارا قصد اپنے اپنے افسر کی خدمت مین جانے کا ہو تو ہم اور آپ سب ملکر چلین اور قدمبوسی حاصل کرین انھون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ بسم اللہ شوق سے چلیے ہم موجود ہین یہ کہکر اُن سب نے سامان کیا ادھران لوگون نے دونون لشکر ایک ہوکر طرف شہر غنطاقیہ کے روانہ ہوئے یہ لشکر قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے تھا تمام خیمہ و بارگاہ وغیرہ سب بار کراکے لیکر چلا یہان تک کہ قریب غنطاقیہ پہونچکر خیمے وغیرہ برپا کیئے دیکھا کہ بیرون شہر لشکر اُترے ہوئے ہین ہرکارون کو روانہ کرکے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان بادشاہون کا لشکر ہے کہ جو کہ برائے کمک آئے تھے غنطاق کے مسلمان ہونے سے وہ سب بھی مسلمان ہوئے ابھی اُنکو رخصت نہین ملی تھی کہ وہ اپنے اپنے ملک کو جائین اس لشکر نے جو کہ بیرون شہر اُترے ہوئے تھے انھون نے جو یہ لشکر آتے ہوئے دیکھا اور اُترتے ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لشکر ہے جو کہ مبتلائے سحر رموز جادو مضراب کجکلاہ و دیوانہ کا تھا اب جو رموز قتل ہوا سحر سے نجات پائی اپنے اپنے آقا سے ملنے کو آئے ہین لشکر حریف نہین ہے جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ متعرض نہ ہوئے ورنہ پہلے قصد کیا تھا کہ روکین یہ آمدن آکر بیرون شہر فروکش ہوا تھا کہ جبدن شاہزادہ سے اور غنطاق سے بابت کوچ کے صلاح ہوئی تھی اور یہ قرار پایا تھا کہ البرزکوہ کی طرف روانہ ہون قلعہ تسخیر کی طرف سے ہوتے ہوئے جیسا کہ مین تحریر کرچکا ہون جب یہ رائے قرار پاچکی تو غنطاق اور کاغذات ملکی دیکھنے لگا تھا اور دربار آراستہ تھا کہ سب سردار و بادشاہ و شاہزادہ

علمشاہ و جہانگیر و مضراب کجکلاہ و تنجر دیوانہ و افغان آدم خوار و دیگر سرداران دونون کے اور وہ سردار ساحر جو کہ لشکر اسلام سے آئے تھے خواجہ و سمک سب موجود تھے کہ جوڑی ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی مجراگاہ پر سے مجرا بجا لائے بعد دعا و ثنائے شاہی کے یون عرض کرنے لگے ہم جو بیرون شہر گئے تو ہم نے ایک نئے لشکر کو فروکش پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ دونون لشکر ہین جو کہ مبتلائے سحر تھے یعنی ایک لشکر شاہزادہ علمشاہ و تنجر دیوانہ کا ہی دوسرا لشکر مضراب کجکلاہ کا جب انھون نے سحر سے نجات پائی اور انکو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے سردار بھی رہا ہوئے اور شہر عشطاقیہ مین ہین پس ان سے ملنے کو آئے ہین شاہزادہ علمشاہ و مضراب نے کہا کہ کیا ہمارا لشکر آیا ہی عرض کیا کہ جی ہان راوی کہتا ہی کہ اس لشکر کے افسر اپنے کل لشکر کو مقام مناسب پر فروکش کرکے اور نذر لیکر اندرون شہر آئے در دولت پر حاضر ہوئے درگہ سالار سے کہا کہ جاکر شاہزادہ علمشاہ و مضراب کجکلاہ سے خبر کردو کہ آپکے لشکر کے افسر حاضر در دولت ہین آرزوے قدمبوسی رکھتے ہین درگہ سالار دربار مین آیا ایلچیان سرکاری عرض کر رہے ہین درگہ سپہ سالار نے اپنے مقام پر کھڑے ہوکر ان افسرون کے آنے کی خبر کی حکم ملا کہ انکو آنے دو درگہ سالار نے انکو آکر حکم سے آگاہ کیا وہ افسر داخل دربار ہوئے دربار کو خوب آراستہ پایا چنانچہ شاہزادہ علمشاہ کو افسران سپاہ و سرداران مضراب کجکلاہ نے بہت ادب سے سلام کیا یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ ہمارے افسر و آقا نے دین اسلام قبول کیا اور اطاعت کی سلام کرکے نذر دی اور عرض کیا کہ ہمکو بھی کلمہ تعلیم ہوتا کہ ہم بھی دائرہ اسلام مین داخل ہون گرداب کفر سے لیکن شاہزادہ نے کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے نذر گذرانی اسکے بعد اپنے افسر و آقا سے ملے مقام مناسب بیٹھنے کو عنایت ہوا سب حال دریافت کیا انھون نے کل حالت اپنی اور ادھر کو آنے کی بیان کی شاہزادہ کے ملازم و افسر سپاہ نے قدمبوسی حاصل کی انکو بھی کرسی و دنگل مرحمت ہوا وہ سب بیٹھے تھے اب شاہزادہ نے عشطاقیہ سے فرمایا کہ اب کوئی ضرورت قلعہ کے طرف جانے کی نہین ہی کیونکہ میرا لشکر اسی مقام پر میری خبر پاکر آگیا اور لشکر مضراب کجکلاہ اب اسی طرف سے طرف کوہ البرز کے

کوچ کرینگے اور اپنے لشکر کے افسران کو مضراب نے لشکر کے افسروں سے کہا تم لوگ بھی سامان
سفر درست کر لینا ہم پرسوں کوچ کرینگے ان سب نے عرض کیا بہت خوب بعد تھوڑی دیر کے
عنطاق نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے شاہزادہ بھی اپنے مقام فرودگاہ پر تشریف
لایا اور ہر افسران لشکر مضراب نے لشکر مین آکر سب اہل لشکر کو مسلمان کیا مضراب کجکلاہ
بھی آیا اپنے لشکر مین اپنے اہل لشکر سے ملا سب نے استقبال کیا اپنے آقا و افسر کو دیکھکر
سب خوش ہوئے دیوانہ اپنے لشکر مین اور افغان آدم خوار اپنے لشکر سے آکر ملا خلاصہ یہ کہ
لشکر عنطاق و لشکر آرام و لشکر آسام و لشکر سیام و لشکر یاقوت و لشکر یعقوب
وغیرہ مین سامان سفر درست ہونے لگا تین دن کے عرصہ مین سب سامان سفر درست ہو گیا
بالآخر مال کار جب وہ دن آیا پہلے علم شاد نے جہانگیر و خواجہ و ملکہ آہو چشم و ملکہ
غزالہ و ملکہ گوہر آرا و آفت جادو و میران جادو وغیرہ کو تو طرف لشکر کے رخصت کیا یہ
سب کے سب رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے خود علم شاد مع سہابیلطاقی
و عنطاق کجکلاہ و مضراب کجکلاہ و یاقوت کجکلاہ و یعقوب کجکلاہ و آرام کجکلاہ
و آسام کجکلاہ و سیام کجکلاہ کے اور قریب تو لاکھ سپاہ کے ہمراہ لیکر طرف کوہ البرز کے
روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اب حال جہانگیر و خواجہ وغیرہ
کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو طرف لشکر اسلام کے چلے تھے ساحرون نے تخت سحر تیار کیے انپر
ان سبکو سوار کیا اور روانہ ہوئے منزل بمنزل چلے جاتے ہین کہ ایک صحرا ملاوہ بہت پر بہار
تھا جہانگیر نے خواجہ سے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو دو ایک دن یہان قیام فرمایئے شکار
کرین شکار کو چلنے مین طبیعت بہت گھبرائی ہے کچھ دنون تو راحت پائین نہ معلوم لشکر
مین جا کر راحت ملے یا نہ ملے خواجہ نے کہا کہ اچھا کیا نقصان ہے چنانچہ اُس صحراے پر بہار
مین سب اُترے ساحرون نے سحر سے خیمے وغیرہ برپا کیے اور کل سامان راحت
مہیا کیا شاہزادہ شکار کو گیا ہرن شکار کیے انکے کباب لگائے گئے سب نے کھائے صحرا
کی سیر کرنے لگے سب خوش خوش وہان مقیم ہین رات ہوئی ہر ایک نے آرام کیا رات کو
خواجہ و جہانگیر نے خواب مین دیکھا کہ کل لشکر اسلام دریاے خون مین غوطہ زن ہے

اور عجب آفت و بلا مین مبتلا ہی یہ خواب جو دیکھا اور صبح کو جو بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے خواجہ نے جہانگیر سے اپنا خواب بیان کیا جہانگیر نے خواجہ سے کہا اور کہا کہ کسیکو روانہ کرکے لشکر کی خبر منگائیے خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا اور اسوقت سیران جادو وغیرہ کو جمع کرکے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لائیے کہ لشکر کی کیا حالت ہی پس سیران جادو اسیوقت طاؤس سحر پہ سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا براے خبر اس زمانہ مین لشکر مین پہونچا کہ جبکہ تمام لشکر تباہ ہو چکا تھا اور نقابدار ابلق پوش سب کو اسیر کر چکا تھا لشکر مین عجب تلاطم تھا سیران جادو یہ حال دیکھکر اور سب دریافت کرکے وہان سے طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور سب حال آکر خواجہ سے بیان کیا کہ بعد لوگون کے آنے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا دونون لشکر آکر دوسرے دن صف آرا ہوئے نقابدار ابلق پوش نے آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ سب سرداران کو اسیر کرلیا ایسی آفت مین لشکر اسلام مبتلا ہی یہ خبر سن کے خواجہ نے غزالہ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی ملکہ غزالہ وغیرہ نے جواب دیا کہ ضرور پس خواجہ نے کہا کہ جس طور سے یہ نقابدار بنکر آیا ہی اور مقابلہ کررہا ہی اسی طور سے تم لوگ بھی مقابلہ کرو شاہزادہ کو نقابدار بناؤ اور تم سب بھی نقابدار بنو اور چلکر مقابلہ کرو سب نے کہا کہ جیسی راے آپ کی آہو چشم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی باز سحر کا تیار کرین کیونکہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ باز جو اسکے سر پر سایہ فگن ہی وہی حریف کے سر پر آکر گردش کرتا ہی اور نقابدار حریف کو پکڑ لیتا ہی جو کچھ ہی یہی باز ہی پس راے یہ ہی کہ باز سے باز مقابلہ کرے اور نقابدار سے نقابدار خواجہ نے کہا کہ یہ بہت ٹھیک ہی پس اسیوقت آہو چشم نے ایک باز سحر سبز رنگ و ملکہ غزالہ نے بھی ایک باز برنگ سفید سحر سے تیار کیا خواجہ نے جہانگیر کو نقابدار بنایا ملکہ آہو چشم و غزالہ سحر کرکے پوشیدہ ہوگئین اور سب ساحرون نے بموجب صلاح خواجہ اپنی شکلین تبدیل کین خواجہ نے ایک تاج شکل بجواہر نکال کر سر پر رکھا ایک ریش بہت سفید لگائی جامہ ہفت رنگ زیب تن کیا بادشاہ جلیل نقابدار ہوئے ان سبکو اپنا

مصاحب و اہل لشکر تقرر دیا تخت سحر تیار کرکے اُس پر سوار ہوئے جہانگیر مرکب پر سوار ہوئے اور سب ساحر بھی مرکبون پہ بیٹھے غزالہ و آہو چشم دونون پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوئین دونون باز ایک دہنی طرف و ایک بائین طرف سر پر گردش کرنے لگے اس شان و شوکت سے خواجہ طرف لشکر کے چلے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کا حال تحریر کیا جاتا ہے

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہے کہ اُس دن جو نقابدار ابلق پوش آٹھ یوم کی مہلت دیکر چلا گیا تھا اور کہہ گیا تھا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو دین اسلام ترک کرکے اخلاق کی اطاعت کرو ورنہ بعد گذرنے میعاد مقررہ کے مین آکر تم سبکو قتل کردونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اور اخلاق سے کہہ گیا تھا کہ اگر یہ لوگ تمہاری اطاعت کرین تو خیر ورنہ بعد گذرنے ایام مہلت کے تم طبل جنگ بجواکر صف آرا ہونا مین آکر اُن سبکو قتل کرونگا چنانچہ یہ داستان اس مقام پر ترک کی گئی تھی کہ اہل اسلام مع لندھور کے مبتلاے رنج و غم ہین اور کفار مصروف عیش و عشرت ہین یہان تک وہ زمانہ مہلت اہل اسلام کو تو رنج و غم مین بسر ہوا اور انھون نے اطاعت نہ کی اور کفار نے ساتھ خوشی و راحت کے بسر کیا اب وہ وقت آیا کہ زمانہ مہلت گذر گیا جب دن مہلت کے تمام ہوئے اخلاق نے ایک سردار کے زبانی لندھور سے کہلا بھیجا کہ آپکو نقابدار آٹھ یوم کی مہلت اس غرض سے دے گیا تھا کہ آپ اس زمانہ مین باہم صلاح کرکے میری اطاعت کرین اور اپنے کو اس آفت و بلا سے بچائین مگر آپ نے کچھ خیال نکیا نہ میری اطاعت کی وہ زمانہ مہلت گذر گیا اب آپکی کیا راے ہے کل نقابدار تشریف لائینگے اگر آپکی مرضی ہو تو اکر میری اطاعت کیجیے اور دین اسلام ترک کیجیے نہین تو طبل جنگ بجوائیے اور آمادہ قضا و مہیاے مرگ ہوکر صبح کو میدان مین آئیے تاکہ مقابلہ کیا جائے اُس سردار نے یہان آکر لندھور سے اخلاق کا پیام کہا لندھور بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سردارون کے ذ نگون پر غایت پڑے ہوئے تھے سناٹا تھا بارگاہ مین دیکھکر اُس بارگاہ کو دل بھر آتا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچا لندھور سے اخلاق کا پیام دیا لندھور نے پیام سُنکے فرمایا کہ اُس نابکار زناہنجار سے کہدینا کہ تو کیا ہے اور تیری اصل کیا ہے اور اُس نقابدار مفلوک روزگار کی کیا

حقیقت ہی جو ہم آپکے خوف سے تیری اطاعت کرین اور اپنا دین ترک کرین ہمکو اپنے خدا پر
بھروسہ ہی وہی سب آفتون سے بچانے والا ہی وہی کریم ہی رحیم ہی نجات دینے والا ہی
کہدینا کہ تو طبل جنگ بجوا ہم کل اگر میدان جنگ مین اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرین گے
اسکو اپنا عزا ہی ہمکو خدا پر بھروسہ ہی ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری اسی طور سے
آئی ہی کیا خوف ہی کہ ہم موجود ہین لعنت ہی تجھپر اور اُس نقابدار ساحر روزگار پر اور تیرے
خداوند پر اب ہمکو کبھی ایسا پیام لغو نہ بھیجنا ورنہ پچھتائے گا ابکی مرتبہ اس سے زیادہ درشت
جواب دینگے وہ پیامبر یہ جواب غیض التیام سُن کے اپنی جان کو غنیمت جانکر وہان
سے اخلاق کے پاس آیا جو کچھ لندھور نے جواب دیا سب بیان کیا اخلاق کو
بہت غصہ آیا اپنے سرداروں سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ان سب کی قضا ہی آئی
ہی بہت خود سر ہین یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ نقارے پر چوب پڑی بموجب
حکم اخلاق اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا نقابدار کہ مقابلہ
کرے گا سامان جنگ ہونے لگا سب اپنے ہتھیار درست کرنے لگے ہرکاران
لشکر اسلام نے جاکر لندھور کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا لندھور نے حکم دیا کہ بالفضل
ایزدی و تائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار
سے مقابلہ کرین گے یہان بھی کوس دمی پر چوب پڑی اہل لشکر اسلام کو بھی معلوم ہوا
کہ کل کفار نابکار سے مقابلہ ہوگا سب اسیوقت سے سامان جنگ کرنے لگے آلات حرب
وضرب کو درست کرنے لگے ہر ایک کی دعا تھی کہ خداوند کریم ہم سب کو اس آفت و بلا سے
نجات دے کوئی ایسا مددگار روانہ فرما کہ وہ آکر اس نقابدار نابکار کو قتل کرے اور ہم
سبکو اس بلا سے نجات دے راوی بیان کرتا ہی کہ اسقدر دن لشکر اسلام کو دعا مین
تمام ہوا دونون طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونون طرف سامان جنگ ہوا کیا جب
شب ہوئی دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بیدار باش
بلند ہوئی کفار نے تو وہ رات سیخوشی بسر کی اہل اسلام نے و لندھور نے وہ رات عبادت
خدا و گریہ و زاری و نالہ بیقراری و دعا مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین

آکر صف آرا ہوئے جبرداروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقوں نے نکل کر آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبوں نے نکل کر نقابت کی دونوں لشکروں کی صفوں پر سناٹا چھا گیا اہل اسلام کو تو یہ انتظار کہ کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلے اور کفار نقابدار کا انتظار کر رہے ہین کہ وہ آئی تو مقابلہ کرین۔ لندھور نے شب ہی سے قصد کر لیا تھا کہ آج مین خود نقابدار سے مقابلہ کرونگا ایک ضرب گرز مین پیوند زمین کردونگا اگر خدا نے چاہا لندھور کا یہی قصد تھا اور کہہ رہا تھا کہ کوئی میدان مین آکر مبارز طلب کرے تو مین مقابلہ کو جاؤن سب اہل اسلام دعا کر رہے ہین کہ خداوند کریم اپنا رحم کرے سب کے حال پر جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے اُنکے جانے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد بگولہ گرد کا صحرا کی طرف سے پیدا ہوا نقابدار ابلق پوش مع اپنے عیار اور کل قیدیون کے آکر موجود ہوا ایک سمت سب خدا پرستون نے کہ جنکو نقابدار نے اسیر کیا تھا صف جمائی سوگریان اُنکے ہاتھون مین نقابدار نے آکر اخلاق کو سلام کیا لشکر اسلام کو صف آرا دیکھکر اخلاق سے پکار کر کہا کہ ان لوگون نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور مقابلہ کے لیئے میدان جنگ مین آئے مجھکو اجازت دیجیے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اخلاق نے کہا کہ تمکو سپرد کیا خداوند عجائب کے پس نقابدار مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا اور سلحشوری کر کے مبارز طلب کیا اسکا مبارز طلب کرنا تھا کہ لندھور نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا سب اہل لشکر نے آکر لندھور کو گھیر لیا اور ہر ایک کہنے لگا کہ ہم اپنی موجودگی مین آپکو جانے نہ دینگے جب تلک ہم لوگ موجود ہین آپ مقابلہ کو نہ تشریف لیجائین کوئی تو سرپرست ہمارے سر پر موجود رہے اگر خدا نخواستہ آپ بھی اسیر ہو گئے تو پھر ہمارا کون ہے لندھور نے جواب دیا کہ مجھسے تباہی لشکر کی دیکھی نہین جائیگی مین کیا چیز ہون اسیر ہونا نہ ہونا دونون برابر ہے خدا کی ذات پر بھروسہ کرو وہی سبکا حامی و مددگار ہے مجھکو جانے دو کیونکہ مجھسے اسکے لاف و گذاف کی تقریر نہین سُنی جاتی ہے اب وہ بہت کلمات لاف و گذاف بک رہا ہے اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہے تم سبکو مین نے سپرد خداوند کریم کیا اگر تم مین سے کوئی بسپکر خدمت بادشاہ اسلام و صاحبقران

عالی مقام مین پہونچے تو میری طرف سے سبکی خدمت مین سلام عرض کرے اور عرض
کرے کہ آپکے غلام نے بہت مجبوری سے اپنی جان دی اور یہ حسرت لیکر دل مین پردہ
دنیا سے گیا کہ مرتے وقت آپکی زیارت نہ نصیب ہوئی نہ آپکے قدم مبارک پر دم نکلا اس
خاکسار کو کبھی کبھی فاتحہ سے یاد فرماتے رہیگا اور اگر اس طرف آنا ہو تو ان کافرون
سے ہم سب غلامون کے خون کا بدلا ضرور فرماییے گا کہ ہم سب کے سب گور و کفن
کو بھی محتاج رہے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا ہماری قسمت مین یہی تھا الغرض جب
سب اس کلام پر تمام لشکر مین کہرام مچ گیا عرصہ ہوا تو نقابدار نے پکار کر کہا کہ تم لوگ
بیکار روتے ہو ابھی مین تم مین سے کسیکو زندہ نہ چھوڑونگا سبکے بعد دیگرے سبکو قتل کرونگا
او وہ جو ان خداپرستون نے جو کہ اسیر پکڑے ہوئے تھے اور مو گریان ہاتھون مین آگئے ہین یقین
انھون نے سر اٹھا کر کہا کہ اے فرقہ خداپرستان یون اپنے کو معرض ہلاکت مین مثل ہمارے والتے ہو
ہم تو اسوقت تک نقابدار کے کلام پر عمل نکر کے پچتا رہے ہین ہمنے اپنے خدا کو پہچانا
پس اسی مین خیریت ہے کہ نقابدار کی اطاعت کرو ورنہ مثل ہمارے تم سب بھی اسیر
ہو جاؤگے یہ کلام سن کے کسی نے جواب نہ دیا وہ لوگ یہ تقریر کرکے خاموش ہو رہے
تحریر کر چکا ہون یہ لوگ خاموش کھڑے رہتے ہین سر جھکائے ہوئے ہان اگر کلام کرتے
ہین تو ایسے ہی کیونکہ مسیح ہین اور جو لندھور نے ان سب اہل لشکر کو سمجھا کر مرکب کی
باگ لی تا حد لشکر وہ لوگ لندھور کے ہمراہ آئے لندھور نے قسمین دیکر سبکو واپس کیا اور پہ لشکر اپنے سب
لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا اور مرکب چمکا کر چلے راوی بیان کرتا ہے کہ اب لشکر اسلام
مین کوئی سردار زبردست نہین ہے سوائے اہل لشکر کے لشکر مین کہرام مچا ہوا ہے سبکی یہی
دعا ہے کہ اے خداوند کریم تو لندھور کو اس بلا و آفت سے بچانا اور اس نقابدار پر مظفر
و منصور فرمانا یہ سب تو یہ دعا کر رہے ہین ادھر لندھور نے اسکے مقابل مین پہونچکر
کہا کہ او نابکار بد روزگار کیا لاف و گزاف کر رہا ہے تیرا حریف آپہونچا کچھ کلام کرنا
نہین کیونکہ مین ایک بات تیری نہ مانونگا یہ مقام رزم ہے اور جائے نصیحت و پند نہین ہے جو تو نقرہ؟
کرے پس جو تجھکو حربہ کرنا ہو وہ حربہ آزما نقابدار نے کہا کہ مین تم ایسے کمزورون پر کیا حربہ

گردان صرف یہی کافی ہی کہ مین تمکو مرکب پر سے اُٹھاکر اسیر کرون لندھور نے کہا کہ جو تیرا جی چاہے وہ حربہ کر مین تیرے سامنے موجود ہون نقابدار و لندھور سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر بازنے سر لندھور پر آکر گردش کی اپنی حرکت سے باز نہ آیا گردش کرکے نقابدار کے سر پر جاکر سایہ فگن ہوا ادھر لندھور کی قوت نے جواب دیا ادھر نقابدار نے کمر زنجیر لندھور پکڑ کر مثل پھول کے لندھور ایسے جوان قوی ہیکل کو اُٹھالیا کہ جسکو صاحبقران زمان نے سات دن مین زیر کیا تھا یا نقابدار نے پانچ منٹ مین اُٹھالیا یہ گردش فلکی تھی نقابدار نے لندھور کو اُٹھاکر عیار کے حوالے کیا عیار نے لیجاکر لندھور کو بھی اُن سب اسیرون مین کھڑا کر دیا یہ بھی سر جھکاکر کھڑے ہوئے ایک موگری انکے بھی ہاتھون دیدی یہ بھی مثل ان سبکے اسیر ہوگئے مگر آزاد ہین سحر مین مبتلا ہین جب نقابدار لندھور کو گرفتار کرچکا تو پکارا ابھی کوئی ایسا ہی کہ میرے مقابلہ کو آئے جسکو تمنائے مرگ ہو وہ آکر مقابلہ کرے یہ جو پکار کر کہا کسی نے جواب نہ دیا لندھور کے اسیر ہوجانے سے لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا تھا تہلکہ تھا ہر ایک کے حواس باختہ تھے اب کوئی نہ تھا کہ جو نکل کر مقابلہ کرے سوائے لشکریون کے وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ جب ایسے ایسے بہادر تو چشم زدن مین اسیر ہوگئے تو ہماری کیا اصل ہی یہ خیال کرکے کسیکو جرات نہ ہوتی تھی کہ جاکر مقابلہ کرے تہلکہ پڑا ہوا ہی کہرام مچگیا جو نقابدار نے یہ کہکر کچھ دیر تامل کیا جب کوئی مقابلہ کو نہ آیا پھر پکار کر وہی کلمہ کہا یہان سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ ہر ایک یہ فکر کرنے لگا کہ یہان سے بھاگ کر بادشاہ اسلام کے پاس چلے چلین اور انکو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ وہ کوئی بندوبست کرین یہان تو لشکر مین اہل لشکر یہ بندوبست کرنے لگے ادھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ مین نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہ آیا تیسری مرتبہ پھر پکار کر کہا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہو تو آکر ملک اخلاق کی اطاعت کرے اور دین عجائب پرستی اختیار کرے اگر اب کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا اور نہ اطاعت کرنے کو تو مین خود آؤنگا اور تم سبکو قتل کرونگا آیندہ تمکو اختیار ہی لشکر اسلام کے لوگون نے جواب مین اُسکے کہا کہ لاکھ لاکھ لعنت ہی تجھپر اور تیرے ملک اخلاق پر اور تیرے خداوند

عجائب نگار پر ہم کبھی نہ آئینگے نہ دین اسلام کو ترک کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر خواہ خود آکر مقابلہ کر اور ہم سبکو قتل کر خواہ اسی مقام پر سے سحر کر کے ہم سبکو غارت کر دے کیون بیکار بک بک کر رہا ہے ہم سب لوگ بتمنائے مرگ موجود ہین یہ جواب سن کے نقابدار کو بہت غصہ آیا برہم ہوکر قصد کیا تھا کہ اہل اسلام پر سحر کر کے جا پڑے ان کا ادھر اہل اسلام نے اُسکا یہ قصد دیکھکر اور بلک کر جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پڑا کیونکہ در آسمان وا تھے وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اہل اسلام کا بلک کر دعا کرنا تھا کہ پردہ بیابان سے یکا یک گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا دن کی رات ہو گئی روے آفتاب پنہان ہو گیا شعر ز گرد و غبارے کہ برشد سپہر ۔ رہ رفتن خویش گم کرد مہر ۔ دیگر از دامن دشت عاج او بتنگ ۔ کہ گردے برخاست توتیا رنگ ۔ ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ روے ہوا پوشیدہ ہو گیا لوگون کو سیاہ آندھی کا گمان ہوا طایر اپنے اپنے آشیانون کی طرف اوڑ اوڑ کر جانے لگے درندے و چرندے طرف اپنے مقام کے راہی ہوئے یہ گرد و غبار جو دونون لشکرون کے اہل لشکر نے دیکھا سب نے خیال کیا کہ بڑے غضب کی آندھی اٹھی ہے کہ اسکے عقب مین پانی ضرور ہوگا یہ گمان کر کے برساتیان منگا منگا کر اوڑھ لین تاکہ بھیگنے سے بچین یہ مناسب نہ سمجھے کہ لشکر کو میدان سے واپس لیجائین دوسرے یہ خیال کیا کہ جب تک فرودگاہ تک جائینگے مینہ برسنے لگے گا اس حالت مین بھی شرابور ہو جائینگے اس سے کیون جائین سب اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دونون لشکرون کے اہل لشکر کے کان مین اس گرد و غبار مین سے صداے سم اسپان و آواز نقارہ و جھنکار تلوار کی آئی اور دیکھا کہ مثل ستارون کے کچھ چمکتا ہوا نظر آتا ہے یہان تک کہ وہ غبار اس میدان کے قریب آکر قایم ہوا دونون لشکرون کے ہرکارے براے دریافت حال اس غبار کی طرف چلے کہ جب وہ غبار آکر قایم ہوا باد نے مارا گرد کو گرد نے مارا باد کو دامنہ گرد کا شق ہوا سب نے دیکھا کہ دامن گرد سے چھ سو علم چھولا کہ سیاہ کی علامت کے نمودار ہوئے ہاتھیون پر علمدار لباس زر نگار پہنے ہوئے بیٹھے ہین علمہاے سرخ کے پھریرے کھلے ہوئے ہین آگے ادب سے تعریف و حمد الہی مرقوم ہے اہل اسلام نے جو یہ سامان دیکھا فوراً پہچان لیا

آگے

کہ کوئی نہ کوئی لشکر اسلام سے ہماری خبر سُنکے کمک کے لیے آیا ہی فوراً سجدہ شکر کیا اب جو غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ علامت تو ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے لشکر کی ہی وہ سب علمدار ایک سمت آکر قائم ہوئے جو ہرکارے لشکر اسلام کے برائے خبر گئے تھے وہ فوراً دریافت کرکے لشکر مین آگئے اہل لشکر سے کہا کہ پریشان نہو تمھارے حال کی خبر برق وچالاک نے بادشاہ سے کی ملک قاسم یہ حال سُنکے فوراً وہان سے روانہ ہو برائے کمک یہ آنکی آمد ہی اور یہ اُنکا لشکر ہی ادھر ہرکاران لشکر کفار نے دریافت کرکے اخلاق سے کہا جاکر کہ اہل اسلام کی کمک آگئی کل لشکر اسلام طلسم نوخیز جمشیدی پر اُترا ہوا ہی وہان جاکر عیارون نے خبر کی نبیرہ حمزہ ملک قاسم لال خفتان خونریز خاوری یہ خبر سُنکے برائے کمک وہان سے روانہ ہوا اب آکر پہونچا ہی یہ اُسکی آمد ہی بڑا زبردست دیو ہیکل ہی اسنے ہزارون ملک یکہ وتنہا فتح کیے ہین سنا گیا ہی کہ اسی نے اٹھارہوین روز ترک توسن یلطاقی کا تعاقب کرکے ترک توسن کو بارگاہ کیخسروی مین توسن ہی سے قتل کیا سات برس کے سن مین طلسم افراسیابی کو فتح کیا بڑا شجاع وبہادر ہی اخلاق نے کہا کہ آتا ہی تو آنے دو اسکی بھی قضا لائی ہی ہرکارے تو یہ کہکر ہٹ گئے اب لشکر کفار ولشکر اسلام کی دونون کی نگاہین اسی طرف کو لگی ہوئی ہین سب اُسی طرف دیکھ رہے ہین کہ دیکھا اور سب جلوس سواری نمودار ہوا جب سب جلوس سواری آکر ایک طرف قائم ہوا لشکر اسلام نے تو ہر ایک کو پہچان لیا مگر کفار کسی سے آگاہ نہ تھے جو پہچانتے چنانچہ اہل اسلام نے دیکھا کہ ملک قاسم مرکب پر سوار دونون طرف آنکے ماموں قیماس خان خاوری والماس خان خاوری وحسن خان خاوری وقارن دیوبند اروشیر دل وآرو شیر دل مظفر بن ضیغم خون آشام ودیگر رفیقان جان نثار مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار ایالہ بارگاہ افراسیابی کا ارابون پر لدا ہوا یہ لشکر آکر ایک طرف قایم ہوا ملک قاسم نے دیکھا کہ ایک طرف تو لشکر اسلام بحالت خراب سردارون سے پرے کے پرے خالی سوائے اہل لشکر کے کوئی سردار لشکر مین نہین ہی ہر مقام پر خاک اوڑ رہی ہی سب پریشان حال بدحواس کھڑے ہوئے اوپر کو دیکھ رہے ہین اُنہی کے مقابلہ مین دوسرا لشکر کفار کا صف آرا ہی اُس لشکر

کے سب لوگ خوش وخرم ہین وسط میدان مین ایک نقابدار ابلق پوش مرکب ابلق رنگ پر سوار کھڑا ہی سر پر اُسکے باز ابلق رنگ سایہ فگن ہی اور ایک عیار نقاب پوش اُسکے برابر کھڑا ہی لشکر اسلام کی طرف دیکھ رہا ہی جب نقابدار نے آمد لشکر دیکھی تھی تو اپنے عیار کو برائے دریافت حال روانہ کیا تھا اُسنے بھی دریافت کرکے ملک قاسم کے آنے کی خبر نقابدار کو دی ملک قاسم نے دیکھا کہ پس پشت نقابدار سب سرداران اسلام سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین اُنکے ہاتھون مین سوائے موگریون کے کوئی دوسری شی نہین ہی نہ کسی قسم کی قید مین مبتلا ہین یہ واقعہ دیکھکر ملک قاسم حیران ہوگئے اہل اسلام نے جھک جھک کر ملک قاسم کو سلام کیا ملک قاسم اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیکر مرکب کو بڑھا کر لشکر اسلام مین آئے سب اہل لشکر نے قدمبوسی حاصل کی سارا حال جنگ پیکار نقابدار و اسیری ہر سردار کا بیان کیا اور کہا کہ یہ نقابدار حاضر ہی ملک قاسم کو بہت غصہ آیا فرمایا کہ مین ابھی جاکر بقوت الٰہی اُسکو سزا دیتا ہون سب نے عرض کیا کہ حضور یہ بہادر زبردست ہی بادہ کبر و نخوت سے مست ہی پالک لندھور کو مثل پھول کے مرکب پر سے اُٹھا لیا خداوند ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرین ہم سبکے سب مثل مردہ بیحس ہوگئے تھے سردار کے نہ ہونے سے آپکی تشریف آوری سے ہم سب کے تن مین جان آئی ورنہ ہم سبکو زندگی کی کب امید تھی یہ امر ہماری ہمت وشجاعت کے خلاف تھا کہ ان لوگون کے روبرو سے فرار کرتے آپ نہ تشریف لیجایئن اور کسی سردار کو روانہ فرمائین کہ وہ جاکر مقابلہ کرے شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو یہ شکار میرا ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اسکی کیا مجال ہی مین ابھی باندھ لاتا ہون یہ کہکر اُن سبکو اطمینان دلاکر اپنے لشکر مین آئے نقابدار و کفار نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن لباس سرخ پہنے ہوئے اپنے لشکر کو ایک طرف صف قائم کرکے لشکر اسلام مین گیا اُن لوگون نے اُسکی بڑی تعظیم وتکریم کی وہ بھی بہت خلق سے پیش آیا کچھ اُنسے باتچیت کرکے اپنے لشکر مین چلا آیا سر سے پاؤن تک یاقوت نگار ہتھیار لگائے ہوئے ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ادھر اہلکارون نے لشکر اسلام سے ملاکر شاہزادہ کے لشکر کے خیمے وغیرہ برپا کیے اور لشکر کے فروکش ہونے کا مقام مقرر کیا لشکر اسلام سے

ملحق ہو کر صف آرا ہوا نشان کھوے گئے پھریرے ہوا سے بل کھانے لگے ملک قاسم
جو لشکر اسلام سے واپس ہو کر گئے اپنے ماموں سے کہا کہ آپ لوگ لشکر سے خبردار رہیں اور
بعد خدا کے کل لشکر اسلام جو اسوقت بےسردار ہی آپکے سپرد ہی مین نقابدار کے مقابلہ کو جاتا ہون
کہ وہ بڑی دیر سے سنتا ہون کہ مبارز طلبی کر رہا ہی کوئی نہ تھا کہ مقابلہ کو جاتا قیاس خان
و مغلعز وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم غلاموں کی موجودگی مین حضور برائے مقابلہ نہ تشریف لیجائیں
جب ہم غلام نہ ہونگے اُسوقت آپکو اختیار ہی ملک قاسم نے فرمایا کہ آپ لوگون کو طریقہ معلوم ہی
کہ جو قصد کرتا ہی لشکر سے نکلنے کا وہی لکھتا ہی دوسرا اُسپر سبقت نہین کر سکتا ہی پس مین
قصد کر چکا ہون اگر نہ جاؤنگا تو خلاف قاعدہ ہوگا اور لوگ مجھپر طعنہ زن ہونگے کہ قاسم
نے پہلے تو قصد مقابلہ کیا جب یہ سنا کہ نقابدار بہت زبردست ہی پس بخوف نقابدار
مقابلہ سے باز رہا اور اپنے سرداروں کو تیل پاشش کیا پس آپ لوگ یہ جانتے ہین کہ
مین اپنے ہمچشمون مین سبک ہونگا آپ لوگ میری بےعزتی و بےآبروئی کے خواہان ہین
کیسے خیرخواہ ہین جو شاہزادہ نے سب سے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کہا کہ آپکو
اختیار ہی ہم سب تو آپکے تابعدار ہین آپکے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین ملک قاسم
نے فرمایا آپ لوگ یہان تشریف رکھیں مین ابھی اس نقابدار کو بفضل ایزدی اسیر
کرکے لاتا ہون سب مایوس ہو کر رہ گئے ملک قاسم نے تنگ مرکب کو درست
کیا او دھر عرصہ جو ہوا تو نقابدار نے پکار کر اہل اسلام سے کہا کہ مین تم سے تین چار
مرتبہ کہہ چکا ہون کہ میرے مقابلہ کو آؤ نہین تو مین خود آتا ہون تم نہین سنتے ہو لہذا
اب مین آتا ہون خبردار ہو جاؤ اور اگر تمکو اس لشکر کے اوپر بھروسہ ہی کہ یہ لشکر
ہماری کمک کو آیا ہی تو مین تم سبکو مع اس لشکر تازہ وارد کے ایک پل مین قتل
کرونگا بیکار تم اس لشکر پہ گھمنڈ کرتے ہو اہل اسلام نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ملک قاسم
نے پکار کر فرمایا کہ او نقابدار مفلوک روزگار کیون اسقدر بلبلا رہا ہی دیکھ اس غرور کا
انجام اچھا نہین ہی اسکی سزا پائیگا جو دم زندہ ہی اسکو غنیمت جان مین تیرے جان
کا ملک الموت آپہونچا ہون ذرا چھری تلے دم لے کہ مین لشکر کو ٹھہرا لون تو آتا ہون

مجکو خود تیرے مقابلہ کا اشتیاق ہی یہ فرما کر اور تنگ مرکب کو درست کرکے سب سردارون
سے رخصت ہوکر سبکو سپرد خداوند کریم کرکے مرکب کو مہمیز کرکے لشکر سے باہر آئے اور مرکب
کو جھمکا کر بمقابلہ نقابدار پہونچے جیسے یہ قریب پہونچے نقابدار نے کہا کہ اے جوان مجکو
تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو ابھی جوان ہی تو کیون میرے مقابلہ کو آتا ہی مجھ سے تو اہل اسلام سے
مقابلہ ہی دیکھ میں نے ایسے ایسے جوانون و سردارون کو ایک پل مین اسیر کر لیا ہی یہ سب
میرے ہاتھون مین سوگریان ہین سب میرے اسیر کردہ ہین تو کیون بیکار کو اپنے کو آفت مین
مبتلا کرتا ہی جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا ورنہ مثل انکے تو بھی مبتلاے عذاب ہوگا
کون کسی کے لیئے اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ تو میرے
حال پر رحم نہ کھا کیا یہ لوگ جدا ہین اور مین جدا ہون ان سبکی کمک کے لیئے آیا ہون
تیری ظلم و بدعت سن سکے بس زیادہ تقریر نہ کر جو حربہ رکھتا ہی وہ حربہ کر تا کہ تیرے دلکا
ارمان نکل جائے نقابدار نے جواب دیا کہ یہ جسقدر کھڑے ہین مین نے ان سبکو کشتی
مین زیر کیا ہی تجکو بھی کشتی مین زیر کرونگا اودھر باز نے سر شاہزادہ پر چرخ کھایا یہ
اپنی حرکت سے باز نہ آیا اسکا سر یہ گردش کرتا تھا کہ یہ مبتلاے سحر ہوئے قوت نے
جواب دیا اودھر نقابدار نے بڑھ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا شاہزادہ نے بھی قصد کیا کہ مین
ہاتھ بڑھا کر اسکی کمر زنجیر پکڑ لون مگر ہاتھ مین طاقت نہ پائی اُسنے کمر زنجیر پکڑ کر مثل
لندھور کے ملک قاسم کو بھی اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر عیار کے حوالے کیا لشکر
کفار مین غل ہوا کہ وہ نقابدار نے پسر حمزہ کو زیر کر لیا اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا سبکے
حواس جاتے رہے وہ جو قوت ملک قاسم کے آنے سے ہوئی تھی اور خوشی اُس سے
زیادہ رنج و صدمہ ہوا بالکل اُمید زیست قطع ہوگئی سب کے دل شکستہ ہوگئے لشکر
ملک قاسم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ نقابدار نے شاہزادہ کو مثل پھول کے اُٹھا لیا اور شاہزادہ
کچھ نہ کر سکا وہ شاہزادہ کہ جسنے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اس نقابدار سے
یون زیر ہو گیا ضرور کارخانہ سحر کا ہی اہل لشکر یہ تقریر کر رہے تھے کہ مظفر نے جو یہ
سانحہ دیکھا کہ اس طور سے شاہزادہ اسیر ہوا اسکو تاب نہ ہی مرکب کو جھمکا کر نقابدار کے

مقابل ہوا نقابدار نے مظفر کو بھی باندھ لیا اور اُسے صف اسیران مین بھیجدیا عیار نے
انکے بھی ہاتھون مین سوگریان دیدین مظفر کے بعد قارن دیو بند نے مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہو
انکے بعد ارد شیر دل دبار و شیر دل نے نکلکر مقابلہ کیا یہ بھی اسیر ہوگئے انکے بعد عیاس خان
و الماس خان و حسن خان نے بھی مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوگئے اور اُسی صف مین قائم کیے
گئے شل اُن سب کے انکے بھی ہاتھون مین سوگریان دی گئین تا بہ شام جسقدر سردار لشکر ملک قاسم
کے زبردست تھے سب نے نکلکر مقابلہ کیا سبکو نقابدار نے زیر کیا اور باندھ لیا اب سوا ہے
اہل لشکر کے کوئی سردار باقی نہ رہا جیسے بعد لندھور کے لشکر اسلام مین کوئی نہ رہا تھا اب لشکر
اسلام و لشکر ملک قاسم ایک ہوگیا تلاطم مچا ہوا ہے جب شام ہوئی نقابدار نے اخلاق سے
کہا کہ طبل باز بجواوو اب رات ہوگئی ہے مین کل صبح کو آکر ان سبکا خاتمہ کرونگا انکے سردارونکو
تو اسیر کر لیا ہے اب انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہے یہ جا کہان سکتے ہین میرے ہاتھ سے سب
میرے قابو مین ہین اگر رات کو بھاگ بھی جائینگے تو مین ایک ایک کو تلاش کر کے قتل کرونگا
اگر بالا ے آسمان جائینگے تو وہان سے پکڑ لاؤنگا زیر زمین سے اسیر کر لاؤنگا اخلاق نے یہ
سنکے اُسوقت طبل باز بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجایا گیا اخلاق مع لشکر کے طرف
فرودگاہ کے واپس چلا نقابدار نے لشکر اسلام سے پکار کر کہا کہ اے خدا پرستون آگاہ ہو کہ یہی
زمانہ شب تمھاری حیات مین اور باقی ہے کل صبح کو مین اگر تم سبکو اس طور سے قتل کرونگا کہ
تمھارے حال پر مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائین اور مجکو رحم نہ آئے اُسوقت تو شب
ہوگئی ہے ورنہ مین اسی وقت تم سبکو قتل کرتا اہل اسلام نے جوابدیا کہ جا دور ہو او روسیاہ
جو تیرا جی چاہے وہ کرنا ہمارا خدا نگہبان ہے جسنے آج تیرے ہاتھ سے ہمکو بچایا وہی کل بھی بچائیگا
تو اسقدر کیون بلبلاتا ہے اور کیون اسقدر غرور کرتا ہے جا جو تیرا جی چاہے وہ کر نقابدار یہ جواب
سنکے ہنستا ہوا مع اپنے عیار اور اُن سب اسیرون کے جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو
چلا گیا جب نقابدار و اخلاق واپس گئے لشکر اسلام مغموم و محزون مع لشکر ملک قاسم
کے میدان جنگ سے مقام فرودگاہ پر واپس آئے اب یہ دونون لشکر ایک ہوگئے ہین
سردارون کے نہ ہونے سے ہر طرف خاک اُڑ رہی ہے تلاطم مچا ہوا ہے سب کو ایک اور رنج

تازہ ہوا ہی ملک قاسم کے اسیر ہونے کا ہر ایک مغموم ہی اور یہ بھی یقین ہی کہ صبح کو ہم سبکا خاتمہ ہی یہی شب ہمارے زندگی کا پتہ ہمارے حیات سے باقی ہی ہر ایک کا یہ خیال ہی کہ عبادت خدا کرین لشکر اسلام جو فرودگاہ پر واپس آیا ہر ایک عبادت خدا مین اسوقت سے مصروف ہوا اور گریہ وزاری کرنے لگا ادہر اخلاق نے فرودگاہ پر پہونچکر دربار آراستہ کیا حکم طبل بجنے کا دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل اسلام نے بھی نظر بخدا کر کے طبل جنگ بجوایا کوئی سردار نہین ہی حکم طبل جنگ دے خود اہل لشکر نے طبل جنگ بجوا دیا ان لوگون نے وہ رات عبادت خدا و گریہ وزاری و دعا و بیقراری مین بسر کی اور کفار نے راحت و آرام سے یہان تک کہ صبح ہوگئی ادہر سے اخلاق مع لشکر کے آکر صف آرا ہوا ادہر لشکر اسلام بادل مغموم میدان مین آکر صف آرا ہوا نقیبون نے نقابت کی اب سب اہل اسلام کو مع لشکر ملک قاسم کے زندگی سے نا امیدی ہی ادہر نقابدار آیا سب اسیران اسلام اُسکے ہمراہ تھے اُنکو ایک سمت کو اسی طور سے کھڑا کیا خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا ادھر سے کون مقابلہ کو جائے سرداران زبردست سے کون ہی سوائے اہل لشکر کے دونون لشکر سرداران زبردست کی ذات سے خالی ہین ہر ایک خاموش کھڑا ہی ایک دوسرے کا منھ دیکھ رہا ہی نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی لشکر اسلام مین تلاطم ہی سب دست بدعا ہین کہ نقابدار نے قصد کیا ہی کہ لشکر اسلام پر جا پڑون اور ان سبکو بھی اسیر کرلون اور سب مال و اسباب لٹوالون کہ اہل اسلام کی دعا قبول ہوئی شعر از دامن دشت عاج اور نگ پر گرد سے بخاست توتیا رنگ پر گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد باسمان رسیدہ وپاے گرد بزمین دوزیدہ ایسی گرد بلند ہوئی کہ روے آفتاب نظر ون سے پوشیدہ ہوگیا دل سپہر برین مکدر ہوگیا زمانہ تیرہ و تار ہوگیا ہر ایک نے تصور کیا کہ سیاہ آندھی بہت شدت سے اُٹھی ہی اہل لشکر نے قصد کیا کہ فرودگاہ پر واپس جائین مگر افسرون کی رائے نہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ اہل اسلام کیا بہادر ہین کہ باوجودیکہ کوئی افسر و سردار و سرپرست لشکر مین نہین موجود ہی کہ وہ لشکر کی خبر لے اُسکے سبب سے منہ نہ موڑ سکین اسیر انکا یہ حال ہی کہ بدون سردار و افسر کے اکثر کفار سے مقابل ہوئے ہین اور صف آرا ہین بالکل کچھ خوف نہین ہی بلا خوف و خطر

صعف بستہ کھڑے ہین خداوند کریم کی طرف ہر ایک کا دل رجوع ہو کفار جو نہ واپس گئے
اہل سلام بھی اس خیال سے کہ کفار یہ نہ خیال کرین کہ خداپرست ہم سے ڈر گئے آج یہ بہانہ کر کے
کر آندھی اٹھی ہو اپنی جان بچا کر واپس چلے گئے خلاصہ یہ کہ جب وہ گرد قریب میدان جنگ
کے آکر قائم ہوئی دونون لشکرون کے ہرکارے براے خبر روانہ ہوئے ہرکاران اہل اسلام
نے تو اندر گرد کے جا کر پہچان لیا اور سب اہل سلام کو آکر مبارکباد دی کہ مبارک ہو پہلوان
تہمتن بدیع الزمان گرد لشکر شکن مع اپنے سپاہ و سردارون کے تشریف لاتے ہین جو عقب
خاور سپاہ مین چلے تھے سب اہل سلام خوش ہو گئے ہر ایک کے رخ پر آثار خوشی و فرحت ظاہر ہوے
ادھر ہرکاران کفار نے نقابدار و اخلاق و اہل لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ آندھی نہ تھی بلکہ آمد لشکر
کی گرد ہے پسر حمزہ سرشتۂ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان براے کمک
اہل سلام کے تشریف لائے ہین دیکھیے وہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا وہ نشان لشکر
نمایان ہوئے اخلاق نے جو دیکھا تو چھ سو علم چھ لاکھ سپاہ کی علامت ہاتھیون
پر فیلبان زرنگار دردیان پہنے ہوئے بیٹھے ہین سنا و تیر آئینہ لگے ہوئے ہین سقے
آبپاشی کرتے ہوئے گرد و غبار کو بٹھاتے ہوئے ایک طرف آکر قائم ہوئے اسکے بعد جلوس
سواری نمودار ہوا وہ بھی آکر ایک سمت کو قائم ہوا اب اخلاق و لشکر کفار و نقابدار نے دیکھا
کہ ایک جوان مرکب پری وش پر سوار زمردی لباس پہنے ہوئے خود سر پر رکھے ہوئے
پہلو مین اسکے سرداران زبردست عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار عقب لشکر آلہ
بازگاہ طلسم طمورث جو دیو بند اہل سلام نے دیکھا کہ بدیع الزمان مرکب پر سوار ورقا ی
زنجیر خوار فارن بلند کمان قفل بن گیا ہور خون آشام و دیگر سرداران نیک نام ہمراہ رکاب
سعادت انتساب عقب مین لشکر آکر ایک طرف کو قائم ہوئے لشکر اسلام نے شاہزادہ کو
دیکھکر مع لشکر ملک قاسم کے شاہزادہ کو سلام کیا ادھر اخلاق نے کہا کہ یہ جوان
بھی بہت زبردست و صاحب لشکر ہے اپنے سردارون سے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو یہان
لائی ہے اب یہ جاتا کہان ہے ادھر شاہزادہ نے دیکھا کہ لندھور و مالک و ملک قاسم
و دیگر سردار سب عقب نقابدار صعف بستہ سر جھکائے ہو گریبان لوہے کی ہاتھون مین
۱۰

لیے ہوئے کھڑے ہین اور ایک نقابدار ابلق پوش میدان مین کھڑا ہے اور ایک طرف
لشکر کفار صف آرا ہے اور ایک سمت لشکر اسلام صف باندھے ہے مگر کوئی سردار لشکر مین نہین
ہے یہ دیکھکر بہت افسوس ہوا ادھر نقابدار نے مبارز طلب کیا شاہزادے نے جو اسکی
آواز سُنی نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ اپنے سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ لشکر کو لیکر شامل
لشکر اسلام صف آرا ہوجیے مین جاکر اس نقابدار کو سزا دون یہ لاف وگزاف کر رہا ہے سردارون
نے عرض کیا کہ پہلے طریقہ جنگ تو دیکھ لیجیے کسی سردار کو برائے مقابلہ روانہ کریگے شاہزادے نے
فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہے مین ابھی جاکر اسکو قتل کرتا ہون تم سبکو سپرد خدا کیا یہ فرماکر
باگ مرکب کی لی سب سردارون کو رخصت کرکے سامنے نقابدار کے مرکب کو مہمیز کرکے آئے
اور کہا کہ کیا تو لاف وگزاف کر رہا ہے لا حربہ جو کہ تو رکھتا ہو نقابدار نے کہا کہ اے جوان دیکھ لیہ جو
سب صف لیے کھڑے ہوئے ہین سب میرے زیر کردہ ہین ابھی کل یہ سرخ پوش آیا تھا مین نے
اسکو بھی سمجھایا تھا اسنے نہ سُنا آخر خود بھی اسیر ہوا اور اپنے ہمراہیون کو بھی اسیر کرایا مثل
ان سبکے تجھکو بھی اسیر کرونگا اپنی جوانی کو مفت برباد نہ کر شاہزادے نے جواب دیا کہ اس تقریر
سے کیا حاصل مقابلہ کر جو حربہ رکھتا ہو وہ کر یہ مقام بزم نہین ہے کہ گفتگو کیجائے رزم و میدان
جنگ ہے یہان بجز زبان شمشیر سے جواب دیا جائے اور کلام کیا جائے نقابدار نے کہا
کہ تم لوگون پر کسی حربہ کی ضرورت نہین ہے صرف کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لینا کافی ہے اسی طرح سے ان
سبکو زیر کیا ہے یہ کہکر بے پیچ اس جوان کی کمر مین ہاتھ ڈالا اور کمر زنجیر پکڑ کر قصد کیا کہ اُٹھا لون
ادھر شاہزادے نے بھی قصد کیا کہ مین اسکی کمر زنجیر پکڑون مگر باز اُسکے سر پر سے اُڑ کر شاہزادے
کے سر پر گرد پیش کر چکا تھا اسکی طاقت سب ہوچکی تھی ہاتھ مین طاقت نہ تھی بالکل بیحس
و حرکت ہو چکا تھا [illegible] نقابدار نے شاہزادہ کو مرکب پر سے اُٹھا کر عیار
کے حوالے کیا عیار نے انکو بھی [illegible] سب اسیرون مین لیجاکر کھڑا کر دیا برابر ملک قاسم
کے یہ بھی [illegible] ادھر سردارون نے جو اپنے آقا کو
اسیر دیکھا [illegible] حملہ کرکے میدان مین آنے لگے جو آیا اسیر
[illegible] تمام سب سردار اسیر ہوگئے کوئی باقی نہ رہا سوائے اہل لشکر

کے شام کو طبل باز بجوا کر اخلاق اپنی طرف اور نقابدار اپنی طرف اور لشکر اسلام اپنی طرف
واپس آئے اب تینون لشکر ایک ہو گئے یہان تک کہ اخلاق نے طبل جنگ بجوایا وہ
رات اہل اسلام نے برنج وغم وکفار نے بعیش عشرت بسر کی صبح کو دونون لشکر میدان
جنگ مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا
یہ خیال رہے کہ سب اہل اسلام جو کہ اسکے پاس قید مین ہمراہ آتے ہین رات کو سپاہ نے
نے بہت کوشش کی تھی کہ نقابدار کا پتہ ملے کہین پتہ نہ ملا پریشان ہو کر واپس آئے تھے
ہر مرتبہ اس امر کے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ نقابدار انکو ہمراہ لاتا ہے یہ تو اسکا طریقہ ہے
خلاصہ یہ کہ جب اسنے آکر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے جب کوئی نہ نکلا یہ انتظار کرنے لگا
اہل اسلام مصروف بدعا ہوئے اسدن ملک ایرج نوجوان مع اپنی سپاہ کے بڑی شان
وشوکت سے آئی کفارون کو معلوم ہوا کہ یہ پروتے حمزہ کے ملک قاسم کے فرزند مین اپنے
لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود میدان مین آئے انھون نے بھی سب سردارون
کو اسیر دیکھا نقابدار سے مقابلہ ہوا نقابدار نے انکو بھی اسیر کر لیا تا بہ شام انکے بھی سردار
اسیر ہو گئے سب سرداروں کے اسیر ہونے کے بعد اخلاق نے باشارہ نقابدار
طبل باز بجوا کر واپس گیا نقابدار اپنی طرف گیا اہل اسلام اپنے فرودگاہ پر آئے لشکر کی کثرت
ہوتی جاتی ہے طریقہ یہ ہے کہ جو لشکر آتا ہے وہ شامل لشکر اسلام ہو جاتا ہے لشکر کفار مین طبل جنگ
بجا صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے حسب معمول نقابدار نے آکر مبارز طلب کیا اس دن
گل گلزار صاحبقران گل بوستان بدیع الزمان شاہزادہ نور الدھر عالیشان مع لشکر کے
آئے آتے ہی اپنے لشکر کو طرف لشکر اسلام کے روانہ کرکے نقابدار کے مقابلہ کو گئے اور
مثل ملک قاسم وبدیع الزمان وایرج نوجوان کے اسیر ہوئے انکے سردار مثل
طماس وغیرہ کے وہ بھی اسیر ہوئے شام تک طبل باز بجوا کر دونون لشکر واپس آئے
فرودگاہ پر خلاصہ یہ کہ پھر صبح کو صف آرائی ہوئی اس دن جمہور وفرامرز باد مغنہ بلی
وغیرہ بیچے پیدگیرے لشکر لیکر آئے اور اسیر ہو گئے یہ لشکر بھی شامل لشکر اسلام ہو گئے شام کو
لشکر طبل باز بجوا کر واپس گئے صبح کو پھر صف آرائی ہوئی آج اور سردار یکے بعد دیگرے آئے

اور اسیر ہوئے خلاصہ یہ کہ سات دن تک سردار لشکر لیکر آیا کیے اور اسیر ہو لیے اخلاق و کل
اسکے اہل لشکر و نقابدار حیران تھے کہ یہ لوگ کہان سے چلے آتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ عمر انکی بیت
گذر جائے گی اور آمد لشکر اسلام کی کم نہ ہوگی کسقدر لشکر حمزہ نے بہم کر لیا ہے کہ کسی طرح سے آمد کم
ہوتی ہی نہین آج کئی دن گذر گئے ہین کہ سردار چلے آتے ہین خبر آتی نہ دو جاتے کہان ہین ان
سب کی قضا ہی کہ جمع ہونے دو ایک مرتبہ سبکا خاتمہ ہوگا نقابدار بھی حیران تھا چونکہ ساحر تھے
اسکو آمد لشکر و کثرت سپاہ کا بالکل اندیشہ نہین ہے تمام جنگل لشکر دن سے بھرا ہوا ہے مگر
سب باسردار کے بیچ صفت یہ ہے کہ کوئی ادنی درجہ کا سردار بھی لشکر مین نہین ہے کوسون تک
خیمے و بارگاہین واسکین اور دوچوبے اور اوٹیان برپا ہین بازار کھلے ہوئے ہین مگر سناٹا ہے دو صاحب
لشکر کے ہونے سے ہر ایک مغموم و رنجور ہے خوشی ہر ایک کے دل سے کافور کی طرح اڑ گئی ہے کہ
کوئی چشم ایسی نہین ہے کہ گریان نہ ہو کوئی دل ایسا نہین ہے کہ بریان نہ ہو عجب آفت مین لشکر
اسلام مبتلا ہے خلاصہ یہ کہ اس دن بھی بعد واپس جانے کے اخلاق نے طبل جنگ بجوایا رات
گذری پو پھٹی سحر دونون لشکر حسب معمول میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقابدار اپنے دستور سے
آ اپنا مبارز طلب کیا ابھی کسی نے جواب نہ دیا تھا اور کون جواب دیتا کہ صحرا سے گرد و غبار کا
خط بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان
قائم ہو رہے آفتاب پنہان ہو گیا بڑے عرصہ تک دھوپ نے اپنا رنگ نہ دکھایا آفتاب
اہل اسلام سے پوشیدہ ہوگیا اس خیال سے کہ میرے دور مین خداپرستون پر یہ مصیبت
گذر رہی ہے مین کیونکر ان سے آنکھ چار کرون کیونکہ کئی دن سے جب گرد و غبار بلند ہوتا تھا
کوئی نہ کوئی مددگار اہل اسلام آجاتا تھا اسی خیال سے آج بھی ہرکارے خبر کو گئے ہرکارون
نے لشکر اسلام سے آکر کہا کہ لو مبارک ہو کہ خود بادشاہ اسلام مع سرداران نیک نام و لشکر بیشمار
کے تشریف لائے اور ادھر اخلاق کو و نقابدار کو ہرکارون نے آگاہ کیا کہ کل لشکر آگیا یہ آمد
بادشاہ اسلام کی ہے جو مع لشکر فراوان و سرداران عالیشان کے آتے ہین انکی و نقارہ
کی صدا آرہی ہے وہ نشان لشکر نظر آتے ہین ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار برطرف ہوا
اور لشکر اسلام مع چودہ ہزار عرب سرداران پہلوان لشکر بیشمار لیکر آئے یہان تک کہ جلوس

بیان کرتا ہی کہ نقاندلا اپنے دل سے یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا کہ کسقدر لشکر ہی مگر ان سبکی
موت میرے ہاتھ سے مقدر ہو رہی ہی انکو قتل و غارت کرونگا خوف کس امر کا ہی یہ ساحر ہین
نہین اور مین ساحر ہون پس غیر ساحر کیا میرا مقابلہ کرینگے مثل ان سب کے انکو بھی اسیر کرونگا
بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھکر جو دم کرون گا تو سب مثل خاک کے تباہ و برباد ہو جائینگے یہ کیا ہین
اگر اسکے دونے چوگنے ہون تو بھی میرے نزدیک کم ہین ایسی ایسی باتین کرتا ہوا اپنے مقام پر آیا
اودھر اخلاق اپنے سرداروں و وزیروں سے کثرت سپاہ اسلام کی شکایت کرتا ہوا واپس چلا کہ ای
وزیر جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو سوائے سواد لشکر اسلام کے کوئی شی اور دکھائی نہین دیتی ہی کسقدر
کثرت لشکر ہی کوسون تک اور منزلون تک سوائے خیمون و بارگاہون و لشکر کے تل رکھنے
کی جگہ نہین ہی یہ کثرت سپاہ ہی کہ طائر نظر و شہباز نگاہ بھی جا کر قید ہو جاتے بغیر کہ آئے زمین
تک نہین دکھائی دیتی ہی یہی جنگل تھا جو یہ سپاہ اسمین آئی اگر اور کوئی مقام ہوتا تو بڑی
دقت ہوتی اس لشکر کے لیئے آب و غلہ بہم ہونا دشوار ہی بھلا کیونکر نہ حمزہ ہر ایک ملک
پر فتحیاب ہو جو اس کثرت سپاہ کو دیکھے گا اُسکے حواس جاتے رہینگے ضرور اُسکو خوف
ہوگا اسقدر فوج کی موجودگی مین ملکون کا فتح کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی مگر در حقیقت امر یہ ہی
کہ حمزہ نے بڑی کوشش کی ہوگی جو یہ لشکر اور یہ جوانان صف شکن و تیغ زن دلاور بہم ہوئے
ہونگے کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی یہ جوان لائق اسکے ہین کہ انکی قدر کیجائے تم نے دیکھا کہ کیا کیا
جوان ہمراہ آئے ہین بعض تو ان مین ایسے ہین کہ جو دیو سے بھی قوی زیادہ معلوم ہوتے ہین
ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہی سرداروں نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اخلاق
سرداروں سے باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
اخلاق اپنے خیمہ مین آیا اس نے بھی پوشاک بدل کر دربار کے آراستہ ہونے کا حکم دیا
بارگاہ مین آیا سب حاضر ہوئے دور شراب ہوا نشہ بادہ ناب مین گرم ہو کر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
فوراً نقارہ رزمی بجایا گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے
لشکر اخلاق کے حواس باختہ ہین یہ کثرت سپاہ دیکھکر انکو خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جنگ
مغلوبہ واقع ہووے تو اسقدر لشکر کثیر سے ہم ہرگز ہرگز عہدہ برآ نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ہم تو

آن مین اسطور سے مل جائینگے جیسے آٹے مین نمک وہ لوگ ہمپر خاک اٹھا کر ڈالینگے
تو بھی ہم دب جائینگے اگر سنگ ریزے ہم پر مارین گے تو ہم تپ جائینگے وہ ہمکو گھیر کر لشکر
مین قید کرکے قتل کرینگے ہم انکا کچھ نہین بنا سکتے ہین اہل لشکر اخلاق نے اس خیال مین
ہین مگر سب سامان جنگ مین مصروف ہین طبل جنگ بج رہا ہے اور ادھر دربار آراستہ ہے
بادشاہ اسلام تخت پر جلوس فرما ہین سب سردار جو ہمراہ رکاب آئے ہین دنگلون پر
جلوہ فرما ہین مثل کرب ولا وردا اسد غازی و اسفندیار گیلانی و خورشید و تورج
و داراب کشور کشا وغیرہ کے گرد و پیش جمع ہین جو لشکر یہان مقیم تھا اور جس سے
نقارے سے مقابلہ تھا اُس لشکر کے کچھ اہل لشکر کھڑے ہوئے سامنے احوال جنگ
بیان کررہے ہین بادشاہ اسلام مع اہل دربار کے سماعت فرما رہے ہین کہ کان مین صداے
نقارہ آئی بادشاہ نے سر اٹھا کر جواہر بن عمرو سے فرمایا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کیسا نقارہ
لشکر کفار مین بجا جواہر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہہ رہے تھے کہ جوڑی ہرکارون کی
جو لشکر کفار مین برائے دریافت حال گئے ہوئے تھے اور وہان سے خبر نواخت طبل جنگ
لیکر چل چکے تھے پسینہ مین غرق آکر حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے ہاتھ اٹھا کر دعا
و ثناے بادشاہی بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر یون عرض پیرا ہوئے کہ ہم
لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق نے دربار آراستہ کیا شراب ناب سے جب اسکا دماغ
گرم ہوا اسنے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے اسکا قصد ہے کہ کل میدان
جنگ مین آکر غلامان سرکار سے مقابلہ کرین اور آتش کینہ و فساد کو مشتعل کرے! تو
خیریت ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و تایید ربانی ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی
بجے کل ہم بھی میدان جنگ مین نکل کر اخلاق کے لشکر سے مقابلہ کرینگے خداوند کریم ہمارا
حافظ و نگہبان ہے یہ حکم دینا تھا کہ جواہر بن عمرو نے نقار خانہ سکندری مین جاکر حسب
قاعدہ طبل سکندری پر چوب لگائی صداے نقارہ فضاے میدان مین و وسط آسمان
مین گونجی شعر ز نقارہ آواز آمد بدرون * کہ دون است و دون است گردون دون
دیگر دہل زن دہل زن بہ تحسین او * بہ بین دین او دین او دین او * سب اہل اسلام کو

معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے خلاصہ یہ کہ وہ رات دونوں طرف کے لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی طبل جنگ دونون طرف بجا کیا یہان تک کہ صبح ہوگئی اودھر سے بادشاہ عالیمقام مع سرداران ذوالکرام وسپاہ اسلام کو لیکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے کوسون تک لشکر کی صفین آراستہ ہوئین پہلوان عادی نے لشکر صف بندی کی نشان سپاہ کھل گئے باجے جنگی بجنے لگے اودھر اخلاق بھی مع لشکر کے آکر صف آرا ہوا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کی کر کے ہٹے نے کڑکا کہا دونون طرف سناٹا سا ہوگیا کہ گردلکوڑی نقابدار مع کل اسیرون کے آکر پہونچا قیدیونکو ایک سمت ٹھہرا کرکے خود اخلاق سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سردار اجازت لیکر نکلنے لگے نقابدار مثل اُن سب کے اسیر کرنے لگا خلاصہ یہ کہ اُس دن قریب سو سرداروں کے نقابدار نے شام تک اسیر کیے اُنکو بھی اُسنے ان سب قیدیون مین لیجا کر ٹھہرا کیا اور موگریان ہاتھ مین دیدین جب شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے نقابدار اپنی طرف گیا اخلاق نے پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی نقارہ بجا رات بھر تیاری رہی صبح کو دونون لشکر آ کر صف آرا ہوئے نقابدار آیا اجازت لیکر میدان مین آیا اُس دن اسفندیار گیلانی و خورشید وہاشم وعمر بن رستم وسلطان سعد وداراب کشورکشا و نورج ودیگر اولاد صاحبقران نے نکل کر مقابلہ کیا یہ سب اسیر ہوگئے اور انکے ہمراہ اور بہت سے سردار اسیر ہوئے شام کو دونون لشکر واپس گئے بادشاہ اسلام ہررو ز مغموم ومحزون واپس جاتے ہین خلاصہ یہ کہ پندرہ دن کی میدان داری مین سب سرداران لشکر وپسران حمزہ وغیرہ سب اسیر ہوگئے سوائے بادشاہ اسلام و کرب غازی اور اسد غازی کے کوئی سردار ادنی واعلے لشکر مین باقی نہ رہا ہر طرف خاک اڑنے لگی صفین کی صفین ویرے کے ویرے خالی ہوگئے سب سردار یا پچھتر پانسو چین اور علاوہ انکے اور ان سب کے سردار اسیر مبتلائے سحر ہاتھون مین موگریان پہنے ہوئے عقب نقابدار سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین ادھر کی صفین درہم وبرہم ہین اُدھر صفین ان سب سے آراستہ ہین ادھر خاک اڑ رہی ہے ادھر گلزار ہو گیا انقلاب روزگار ہی ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ یہ سب

کس شان و شوکت سے آئے تھے اور کیا کیا سامان تھا یا یہی لوگ مثل مجرمون واسیرون کے کھڑے ہوئے ہین آج جو بادشاہ اسلام میدان جنگ سے فرودگاہ پر آئے تو پہلو اپنے پہلو مین سوائے کرب واسد کے نہ پایا پس جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا سناٹا تھا لشکر مین ایک ہو کا عالم تھا یا تو وہ چہل پہل تھی یا یہ نقشہ تھا کہ بازار مین سونی پڑی ہوئی ہین خیمے خالی ہین خدمتگار سردارون کے اپنے اپنے آقا کے غم والم مین بستر غم و رنج پر پڑے ہوئے ہین عیارون نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر نقابدار پر دسترس نہ چلا اُسکے مقام کا پتہ نہ ملا مایوس پھر پھر آئے بڑا نبرہ نسبت اس حرامزادے نے کیا تھا قرناطیس نے بخوبی سمجھا دیا تھا اور عیارون کے حال سے آگاہ کر دیا تھا اسنے وہ بندوبست کیا ہی کہ کسی ساحر نے آجتک نہین کیا غبار کے اندر جاکر غائب ہو جاتا ہی طریقہ یہ ہی کہ سوائے اسکے اور اسکے عیار کے اور اُن سب اسیرون کے جو کہ اسکے ہمراہ آئے ہین یا جنکو یہ اسیر کر کے لیجاتا ہی وہ تو غبار مین رہ سکتا ہی باقی جو انکے علاوہ ہوتا ہی وہ غبار کے اندر جا ہی نہین سکتا ہی اگر گیا بھی تو رہ گیا وہ سب کے سب غائب ہو گئے کیونکہ کئی مرتبہ عیار اُن سب مین شامل ہو کر گئے مگر نہ جا سکے اور نہ معلوم ہوا کہ یہ غبار کے اندر جاکر کیا ہوا چنانچہ تمام عیار ایک لاکھ اسی ہزار جو تھے سب متفرق ہو گئے اُسی کوہ و صحرا مین جب دربار آراستہ ہوتا ہی آتے ہین باقی متفرق رہتے ہین خلاصہ یہ کہ عجب وقت لشکر اسلام پر سخت پڑا تھا ہر طرف ہو مار رہا تھا خیمے خالی تھے سوائے اہل لشکر کے کوئی سردار نہ تھا کہ زینت لشکر ہو جن لوگون سے رونق و زینت سپاہ تھی وہ سب اسیر ہو گئے تھے عجب تباہی گلزار لشکر اسلام پر آئی تھی زمانہ بہار مین ہوا سے خزان نے آکر اپنا عمل کیا ہر بوٹا بوٹا و پتہ پتہ باد خزان سے برباد ہوا جو گلعذار و نونہال کہ باعث رونق تھے وہ اسیر کھڑے ہوئے ہین مثل گل پژمردہ کے کھملائے ہوئے کھڑے ہین ہر طرف سناٹا ہی عجب رنگ ہی بادشاہ اسلام آکر بارگاہ سلیمانی مین بیٹھے دیکھا کہ تمام بارگاہ مین سناٹا ہی سردارون کے دنگل خالی ہین تخت پر بادشاہ جلوہ فرما ہین کرب سامنے دنگل پر بیٹھے ہوئے ہین چند خادم و خدمتگار سامنے دست بستہ معمور حاضر ہین وہ رنگ نہ دربار کا ہی نہ سرکار کا نہ دربارگاہ پر حاجب و دربان ہین نہ درگہ سالار

وسرداروں کی سواریاں سنا تا ہی بادشاہ نے ایک مرتبہ سر اٹھاکر ادھر ادھر دیکھا
جب کسی کو نہ پایا ایک آہ سرد دل پُر درد سے بھرکر کہا کہ افسوس یہ وہی بارگاہ ہی کہ جسمین
ہزاروں سردار جلوہ گر ہوتے ہین یا آج بالکل سونی ہی کوئی سردار آج نظر نہین آتا ہی
دیکھکر دل پھٹا جاتا ہی بارگاہ کی حالت دیکھکر یہی دل چاہتا ہی کہ چیخین مارکر روئین کوئی
اپنا پرسان حال نہین ہی افسوس اس امر کا ہی کہ صاحبقران سے ملاقات نہ ہوئی
نہ انکی زیارت نصیب ہوئی اور موت نے آکر دامن تھام لیا انکی قدمبوسی سے محروم رہے
کس بیکسی و بیلبسی سے جان نکلی میرا قصد یہ ہی کہ آج وہ طبل جنگ بجوائے اور کل میدان
جنگ مین صف آرائی ہو اور نقابدار آکر مبارز طلب کرے تو مین خود جاکر اس نقابدار ناہنجار
سے مقابلہ کرون کیونکہ مجھسے یہ حالت لشکر کی کسی طور سے نہین دیکھی جاتی ہی کیونکہ جدھر
آنکھ اٹھاکر دیکھتا ہون تباہی کا عالم نظر آتا ہی سرداروں سے لشکر کو اور بارگاہ کو خالی
دیکھکر دل بیٹھا جاتا ہی اُن گلعذاران لشکر و گلرخان سپاہ کی کہ جنکی وجہ سے رونق تھی انکو جو
نہین پاتا ہون تو جو میرے دل کا حال ہی کیا بیان کرون یہی دل چاہتا ہی کہ کہین میرا بھی خاتمہ
ہو اور مین اپنی آنکھ سے یہ حالت نہ دیکھون کہ میری زندگی مین یہ لشکر تباہ ہو اور یہ گلعذار
گل رخسار میری آنکھون کے سامنے اس مایوسی سے بکھرے ہون اور مین دیکھا کرون
اور مین راحت سے عیش و آرام کرون اور نہ معلوم انپر کیا گذرتی ہوگی کس تکلیف سے بسر
ہوتی ہوگی گو ہم بھی انکے رنج و غم مین مبتلا ہین مگر پھر بھی راحت سے ہین لیس ہمکو لازم
ہی کہ ہم بھی اسی صف مین انکے برابر کھڑے ہون جب تو ہماری افسری و سرداری کا لطف
ہی عالم مجھکو کیا کہے گا کہ سب سردار تو اسیر ہوگئے اور بادشاہ نے اپنی جان بچائی اور
خود نکل کر مقابلہ نہ کیا سرداروں کو اسیر کرادیا پس اب کل مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا
کرب و اسد نے عرض کیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم غلامون کی موجودگی مین ظل اللہ برائے
مقابلہ تشریف لیجائین دنیا ہمکو کیا کہے گی ہم تو نہ جانے دینگے ہان جب ہم نہ ہونگے
اُسوقت اختیار ہی ہماری موجودگی مین تو یہ امر دشوار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ غیر ممکن ہی
کہ مین تمکو اجازت دون کیونکہ تم دونون صاحب رونق لشکر و زینت بارگاہ ہو اور تمھنو

شہزادہ

حضرات زیارت گاہ لشکر ہو آپ لوگون کے سبب سے یہ لشکر مین برکت ہی جبکہ آپ کی
صاحبقران و دیگر سردار عزت کرتے ہین اور آپ لوگون کی زیارت کو فخر سمجھتے ہین کیونکہ
آپ نظر کردہ بزرگان دین ہین پھر کیونکر مین آپکو اجازت دیکر برکت لشکر کو خاک مین ملادون
میرے بعد آپکو اختیار ہی یہ سب لشکر آپکے سپرد ہی مین دست بردار ہوتا ہون کرب و اسد
نے جواب مین عرض کیا کہ یہ ہونا غیر ممکن ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اودھر اخلاق نے واپس جاکر دربار آراستہ کیا بہت خوشی خوشی حکم
دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت طبل جنگ بجایا گیا ہرکارے خبر لیکر بارگاہ مین آئے بادشاہ
کو دعا دیکر عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ نے آہ سرد بھر کر
کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے ہمکو یقین ہی کہ کل ہم سب کا خاتمہ ہی خیر کیا پرواہی
یہ فرماکر فرمایا کہ سب اہل لشکر سے کہدیا جائے کہ یہ سب لوگ شب بھر عبادت خدا مین بسر کرین
کوئی سامان جنگ کرنے کی ضرورت نہین ہی اپنے مالک و مختار کو یاد کرین کہ وہی حامی و مددگار
ہی اور خود بھی بادشاہ دربار برخاست فرماکر خیمہ عبادت گاہ مین تشریف لائے اور معروف
عبادت پروردگار ہوئے اودھر کرب و اسد اپنے اپنے خیمہ مین جاکر معروف دعا ہوئے
اور عبادت خدا کرنے لگے لشکر مین طبل جنگ بجا اہل لشکر کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا راوی
بیان کرتا ہی کہ کل اہل لشکر نے باہم یہ صلاح کر لی تھی کہ اگر کل خدانخواستہ بادشاہ و کرب
اسد بھی اسیر ہوگئے نقابدار کے ہاتھ سے تو ہم سب کے سب ملکر ایک مرتبہ لشکر کفار پر نرغہ
کردین اور جنگ مغلوبہ کرکے نقابدار کو قتل کرین اور اپنے سردارون کو رہا کر لین اور خلاق
دم سکے لشکر کو تباہ و برباد کردین گو وہ ساحر ہی اُسکے سحر کے سبب سے غالب آنا دشوار ہی
وہ ایک جنبش لب مین ہم سب کا خاتمہ کر دیگا ہم اُسکا کیا کرینگے مگر اچھا ہوگا کہ اس
زندگی سے تو مرجانا بہتر ہی کہ ہمارے افسر و سردار اسیر ہون ہم دیکھا کرین یہ تو نام ہوگا کہ
لشکر اسلام نے اپنے سردارون کو اسیر دیکھکر جان کا اپنے بالکل خوف نہ کیا اور ساحر پر جا پہنچے
اور اُسنے سحر کرکے اُن سب کو غارت کیا اُن سبنے اپنے سردارون کا ساتھ دیا اور
اگر تم سب نے چارون طرف سے اُسکو گھیر لیا اور سبکے بدحواس کردیا کہ وہ سحر کرنا بھول گیا

اور تم نے مل لیا اور سردار دن کو رہا کر لیا تو بھی تمام عالم مین نام ہوا ہر طرح سے ہم اچھے رہینگے
اور ہمارا نام ہوگا سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین مفر کی نظر آتی تف ہماری زندگی پہ
اور حیف ہی ہمارے جینے پر لعنت ہی کہ بعد ایسے سردارون اور قدر دانون کے زندہ رہین
بھا ہون ہم اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک مشت خاک صحرا اٹھا کر ڈالین گے تو بھی کفار تباہ
ہو جائینگے یہ باہم صلاح کر کے مصروف عبادت پروردگار ہوئے اہل اسلام نے تو وہ رات
اخیر خیال کر کے اپنی زندگی عبادت مین بسر کی اور کفار نے وہ رات ناچ و رنگ و عیش و عشرت
مین بسر کی کچھ زمانہ شب کا باقی تھا کہ بادشاہ اسلام کو خیال آیا فوراً فرزندان بزرجمہر کو یاد
فرمایا دونون صاحب تشریف لائے اُن سے کہا کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ اس جنگ و پیکار
کا انجام کیا ہوگا کیا ہم سب کی اسی مقام پر موت ہی انھون نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ
ہم غلامون نے بدون حکم شاہی اپنے مقام پر دیکھا تھا تو یہ پایا گیا کہ زمانہ گردش اور
سختی گذر گیا ہی وہ ستارے جو کہ خراب آئے ہوئے تھے اب اُنکی گردش جاتی رہی اب
زمانہ خوشی و راحت کا آنے والا ہی غیب سے کمک ہوگی اور یہ بلا رد ہوگی یہ سب کارخانہ سحر
کا ہی اسکا قاتل غیب سے پیدا ہوگا انشاء اللہ زمانہ رنج و غم برطرف و مبدل بخوشی ہونیوالا
ہی جو ایام سختی تھے وہ گذر گئے چند دن کے لیئے لشکر پر قران صعب و سخت تھا وہ اب گذر گیا
ایام خوشی و عیش کے آگئے لشکر کفار شکست کھائے گا نقابدار مارا جائیگا ہمارے علم
سے تو یہ ظاہر ہوتا ہی کہ آیندہ جو مشیت باری تعالے و عالم الغیب ہی بموجب مصرعہ علم
غیبی کس نمی داند بجز پروردگار ٭ حساب ہی جو حساب کے طریقہ سے ہمپر ظاہر ہوا تم نے عرض
کر دیا یہ کہکر پھر رو برو بادشاہ کے زائچہ کیا اور عرض کیا کہ خانۂ حیات آپ سب صاحبونکا
درست ہی ایک کا بھی بال نہ کم ہوگا اگر اسکے خلاف ہو تو ہمکو آپ توپ دم فرمائیگا
تھوڑا ہی عرصہ سختی و گردش کا باقی ہی یقین ہی کہ کل ہی روے خوشی آئینہ مراد مین ظاہر
ہو اور کوئی نہ کوئی مددگار پیدا ہو یہ جواب بزرگوارون نے کہا بادشاہ کو اطمینان ہوا کیونکہ
انکا کوئی حکم کبھی غلط نہین نکلا ہی جو انھون نے حکم لگایا ہی وہ فوراً ہوا ہی بادشاہ
نے انکو خلعت اس حالت مین بھی مرحمت فرمایئے اور رخصت کیا پھر مصروف دعا ہوئے

یہانتک کہ صبح ہوگئی ستارہ سحری آسمان پر چمکا ہر ایک اپنے مصلّے سے اپنی فتح وظفر کی دعا مانگ کر اٹھا آفتاب نے اپنا روے منور نقاب مشرق سے نکالا پردہ شب کو دور کیا ماہتاب بارنگ زرد وچہرہ فق اہل اسلام کی تباہی کی حالت سے پریشان طرف کاشانہ مغرب کے بصد رنج وغم راہی ہوا محفل انجم درہم وبرہم ہوئی نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مغموم آہ سرد بھر رہا ہی ہوا سے جو درخت متحرک ہوتے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اہل اسلام کے حال پر کف افسوس مل رہے ہین اوس کے قطرے جو پھولون پر پڑے تھے یا گیاہ سبز پر یہ ثابت کرتے تھے کہ آسمان رات بھر حال اسلام پر رویا ہی یہ قطرے اشک ہین جانور بھی بزبان بے زبانی براے فتح وظفر لشکر اسلام بوقت سحر یہ خیال کرکے کہ یہ وقت اجابت دعا ہی دعا کر رہے ہین خلاصہ یہ کہ آثار سحر دیکھکر ہر ایک اٹھا اور زیر لباس کفن پہنا اور ایک مشت خاک اٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ ای خاک تو لحد ہو جائیو لباس پہنا بعد اسکے ہتھیار لگائے سب لشکر تیار ہو گیا بادشاہ اپنے خیمہ عبادت گاہ سے مسلح ومکمل ہوکر برآمد ہوئے کرب اپنے خیمے سے و اسد اپنے خیمہ سے برآمد ہوئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ اسلام تمام لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر میدان جنگ مین آئے مگر مغموم ومحزون آکر صف آرا ہوے سبکو یقین مرگ تھا کہ آج ہم سب کی قضا ہی پس سب آکر صف آرا ہوئے اودھر سے اخلاق بصد عز ووقار بصد شان وشوکت وخوش وخرم مع اپنے لشکر کے آکر مقابل لشکر اسلام کے صف آرا ہوا نقیبون نے نکل کر نقابت کی اتنے عرصہ مین نقابدار اسی شان وشوکت سے کہ آگے آگے تو خود عقب مین تمام سرداران اسلام وپسران حمزہ صاحبقران سر جھکائے مثل گنہگاران کے آکر پہونچے نقابدار میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا بادشاہ اسلام نے مرکب طلب کیا کہ ایک طرف سے کرب ولاور نے آکر دامن تھام لیا اور دوسری طرف اسد غازی نے اور عرض کیا کہ کیا قصد ہی غلامون سے ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ میرا خود قصد ہی کہ مین جاکر اس نقابدار نابکار سے مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھ سے اسکی زیادتیان دیکھی نہین جاتی ہین یہ لشکر اسلام کی تباہی مین جو خیال کرتا ہون تو عجب

لشکر کا عالم پاتا ہون کل تک جو صفین دیرپے سردارون سے آباد تھے آج وہان خاک اوڑ رہی ہے کل تک جو بہادر و جری میرے پہلو مین تھے آج اُن سے میرا پہلو خالی ہے اُن سبکو میری نگاہ ڈھونڈھ رہی ہے اور وہ نظر نہین آتے ہین ایک طرف جو نگاہ اُٹھاکر دیکھتا ہون تو اُنکے غم و الم مین اہل لشکر کا عجب حال ہے مقام رنج و ملال ہے اُن سردارون کو دیکھتا ہون کہ جو کل تک لاکھون پر حکمرانی کرتے تھے آج وہ مثل مجرمون کے مایوس و مجبور کھڑے ہوئے ہین ہم اُنکو دیکھتے ہین وہ ہمکو دیکھتے ہین نہ ہم اُن سے کلام کر سکتے ہین نہ وہ ہم سے نہ ہم اُنکے پاس جا سکتے ہین نہ وہ ہمارے پاس آسکتے ہین اور ہین ایک ہی مقام پر یہ گردش فلکی و رنگ زمانہ ہے کل جن گلعذارون و گل رخون سے یہ لشکر آباد تھا آج اُنکا پتہ و نشان نہین ہے ہر طرف خاک اوڑ رہی ہے یہ چند شعر کسی شاعر کے بحال لشکر دیکھکر یاد آئے ہین نظم کل جہان پر شگوفہ و گل سے تھے ٭ آج دیکھا تو خار بالکل تھے ٭ کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم ٭ آج اُس جا ہے آشیانہ بوم ٭ اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے ٭ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ٭ رشک یوسف جہان مین تھے جو حسین ٭ کھا گئے اُنکو آسمان و زمین ٭ غیرت حور مہ جبین نہ رہے ٭ ہے مکان تو مگر مکین نہ رہے ٭ تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ٭ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر ٭ ہے نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ ٭ نہ کسی جا ہے نل و دمن کا پتہ ٭ اب نہ رستم نہ سام باقی ہے ٭ ایک فقط نام ہی نام باقی ہے ٭ کوئی لیتا نہین ہے قیس کا نام ٭ کون سی گور مین گیا بہرام جائے عبرت سرائے فانی ہے ٭ مورد مرگ ناگہانی ہے ٭ صبح دم طائران خوش الحان پڑھتے ہین کل من علیہا فان ٭ اے کرب دلاور و اسد غازی یہ دنیائے بے ثبات ہے اس مین کسیکو قیام نہین ہے جو آیا ہے وہ ایک دن ضرور یہان سے جائیگا انسان کو زیبا ہے کہ اپنے سامنے اپنے عزیزون کو چھوڑکر انتقال کرے بے ثباتی دنیا ان اشعار سے ظاہر ہے پس کس دن کے لیئے مین اپنے کو بچاؤن ایک دن مرنا ضرور ہے اس سرائے فانی سے جانا واجب و لازم ہے پس خداوند کریم مجھکو یہ روز بد نہ دکھائے کہ مین زندہ رہون اور لشکر تباہ و برباد ہو پس مین قافلہ سالار ہون مجھکو آگے ہونا لازم ہے تاکہ معلوم ہو

کہ یہ سب کا سردار ہے کیونکہ آپ لوگون نے مجکو مرتبہ حکومت مرحمت فرمایا یہ بزرگی دی جہان یہ مرتبہ
مرحمت کیا وہان یہ بھی مرتبہ عنایت فرمایئے کہ مین اب سب سے پہلے جاکر قتل ہون اور مرتبۂ
شہادت پر فائز ہون تاکہ تمام ہو کہ بادشاہ اسلام صرف بادشاہ نہ تھے بلکہ اپنے لشکر کے خیرخواہ
و خیر اندیش تھے کہ قبل غارت ہونے اپنے لشکر کے اپنی جان دی مجھ سے تباہی لشکر نہ دیکھی جائیگی
آپ لوگ مجکو نہ روکین مین نہ مانونگا کرب نے عرض کیا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین اپنی موجودگی
مین آپکو جلنے دون اور اپنی آنکھون سے تخت شاہی کو خالی دیکھون یہ آنکھین کور ہوجائین
جو تخت شاہی کو خالی دیکھین خداوہ دن نہ لائے کہ مین موجود ہون اور آپ تشریف لیجائین
اور مین آپکی ذات ستودہ صفات سے لشکر کو خالی دیکھون کیون اب مجکو عالم مین بدنام
فرمایئےگا اور سب میرے اوپر طعنہ زن ہونگے کہ کرب لشکر مین موجود تھا اور بادشاہ نے
نکل کر مقابلہ کیا کرب نے روکا بھی اور خود مقابلہ کو آیا تمام بہادرون وشجاعون کے
سامنے بڑی ہتک ہوگی ہر ایک مجکو بہ نگاہ حقارت دیکھےگا مین سب مین سبک ہونگا جیسا
کہ آپ فرماتے ہین کہ دنیا بے ثبات ہے یہی میرا بھی قول ہے وہی خادم بہت نیک نام وسعادت اطوار
ہے جو اپنے آقا کے روبرو کام آئے اور مرتبہ بادشاہت آپکو خدا نے مرحمت کیا ہم سب تو آپکے
خادم ہین آپ ہماری قدر فرماتے ہین اور آپ نے یہ مرتبہ دیا اسقدر ہم سبکو جو گستاخ کیا ہے
یہ آپکی عین عنایت ومہربانی ہے ورنہ کجا ذرہ خاک وکجا جناب بموجب مصرعہ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک پس آپ ازراہ مہربانی مجکو اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین جاکر
نقابدار سے مقابلہ کرون آپکی ذات سے سب لشکر کی رونق ہے آپکی موجودگی مین لشکر تباہ
ہوگا اور ہم ایسے اگر غلام نہ ہونگے تو کوئی خرابی نہ ہوگی اور اگر ذات خضور کی خدانخواستہ
لشکر مین نہ ہوگی تو تمام لشکر تباہ وبرباد ہوگا مثل اُس ورق کے کہ جسکا شیرازہ ٹوٹ جائے
اور اُسکے ورق ہوا سے تباہ ہوکر ادھر ادھر برباد ہون کیونکہ شیرازۂ لشکر وافسر اسکے
تو آپ ہی کی ذات ہے ہم غلامون سے کیا ہوسکتا ہے اگر آپکی ذات نہ ہو تو لشکر تباہ وبرباد
ہو جائے آپکی موجودگی سے سبکو اطمینان ہے اور ہمارے ہونے سے کسیکو اطمینان نہوگا
ابھی تو یہ لشکر تباہ ہوگا اور آپ ہونگے تو یہ لشکر نہ برباد ہوگا سبکو اس امر کا یقین ہوگا

کہ بادشاہ تو لشکر مین موجود ہین بادشاہ نے فرمایا کہ میری موجودگی و عدم موجودگی یکسان ہی جب آپ لوگ نہ ہونگے تو یہ لشکر کس کام آئیگا اور میری حکومت کس کام کی مین حکومت کس پر کرونگا اور کون میری اطاعت کریگا یہ لشکر تو میری موجودگی و عدم موجودگی مین دونون حالتون مین تباہ ہوگا بعد آپ لوگون کے میرا زندہ رہنا محال ہی پس اس سے کیا حاصل کہ مین آپ لوگون کو اپنے سامنے قتل ہوتے دیکھون اور اب تو برکت لشکر و زیارت گاہ لشکر مین آپکا موجود ہونا عین برکت ہی آپ نہ ہونگے تو لشکر تباہ ہوگا کرب نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی مین آپکو اپنے موجودگی مین جانے نہ دونگا اگر آپ قصد کرینگے تو مین ابھی ابھی اپنے کو ہلاک کرونگا اگر یہی امر منظور ہی کہ آپ خود تشریف لیجائین تو میرا اور اس غلام زادے کا سر تن سے جدا فرمایئے اور پھر شوق سے تشریف لیجائیے پھر کوئی آپکو مانع نہ ہوگا اور اگر آپنے تخت پر سے نیچے آنے کا قصد فرمایا اور ہم مین سے کسیکو اجازت نہ دیکر ہم خود اپنے کو ہلاک کرینگے ورنہ سر قدم مبارک پر نثار کرینگے یہ کہکر کرب نے تلوار میان سے لی کرب کا تلوار لینا تھا کہ اسد نے بھی تلوار کھینچ لی کیونکہ یہ بھی دامن پکڑے ہوے تھے خاموش کھڑے ہوئے بادشاہ و کرب کی تقریر سن رہے تھے اور خیال کر رہے تھے دل مین کہا کہ ادھر بابا جان نے اجازت حاصل کی پہلے آن سے مین اجازت لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا ان دونون باپ بیٹون کی حالت دیکھکر بادشاہ اسلام متفکر ہین کہ کیا کرون کیا نہ کرون اگر اجازت دیتا ہون تو برکت لشکر کو ہاتھ سے کھوتا ہون یہ نظر کردہ ہین اگر خود جانے کا قصد کرتا ہون تو یہ مانع ہوتے ہین اور اپنے کو ہلاک کرتے ہین عجب کشمکش و پیچ مین مبتلا ہین مرکب پری رفتار خوشخرام خادم نے زین و لجام سے درست کرکے برابر تخت سے لاکر لگا دیا ہی کل اہل لشکر ٹوپیان سرون سے اتارے ہوئے بادشاہ کے بچنے کی دعا کر رہے ہین کہ اے کریم کارساز اے رحیم بے نیاز تو بڑا کریم و رحیم ہی اور دافع بلیات و سامع اصوات مجیب الدعوات ہی اے رب العالمین ہم سب پر رحم کر کسی مددگار کو اپنی قدرت کاملہ سے بھیجدے کہ وہ آکر اس نقابدار کو قتل کرے اور ہم سبکو اس سے نجات دے اگر بادشاہ نے خود اس نقابدار سے مقابلہ کیا اور اُنکے دشمن اسیر ہوگئے تو ہم سب تباہ ہونگے اور غارت ہو جائینگے سب دونون

وزینت بادشاہی کی ذات سے ہے اور اگر کرب غازی ویا اسد غازی سے گئے تو بھی بڑی
خرابی ہوگی کیونکہ یہ دونوں ہم سب کی زیارت گاہ ہیں جب تیرے بزرگان دین کی زیارت
کے خواستگار ہوتے ہیں تو ان دونوں صاحبونکو دیکھ لیتے ہیں انکی ذات سے لشکر میں
ایک قسم کی برکت و رونق ہے تو بچالے اور ہمارے سردارونکو اس قید سے نجات دے واسطے
تجکو اپنی عزت و جلال کا کہ ہم سب پر رحم کر تو ہی نے اپنے خلیل کو آگ سے نجات دی اور آتش
نمرودی کو گلزار بنا دیا چاہ میں تو ہی حضرت یوسف کا حامی و مددگار رہا یونس کو بطن ماہی میں
تو ہی نے حیات عنایت کی اکثر مقام سخت و صعب پر صاحبقران و ہم سبکی کمک فرمائی
کیسے کیسے مرحلے سخت و مشکل سے نجات دی بڑے بڑے ساحرونکو تو نے چشم زدن میں قتل
کیا ہے اگر تیری طرف سے امداد نہ ہوتی تو انکا قتل ہونا بہت دشوار تھا تو ہی ہر مقام پر سبکا مددگار
تھا سب تیرے دین کی جاری و ظاہر کرنے میں کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تیرے بندوں
کو تاریکی کفر سے نکالکر انکو روشنی اسلام دکھائیں اور راہ ضلالت و کفر سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچائیں
کفار ہمیشہ ہنس رہے ہیں تو مدد کر کبھی پکار اٹھے نظم تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ॰ دعا کند من
کنم مستجاب ॰ چو عاجز رہا ندہ دامن ترا ॰ درین عاجزی چون نہ خوانم ترا ॰ اے کریمی کہ از خزانۂ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری ॰ دوستان را کجا کنی محروم ॰ تو کہ با دشمنان نظر داری ॰ کبھی کہتے تھے
رباعی ॰ بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفے دستے ॰ بجرم عشق گرفتارم علی مرتضے دستے ॰ ز حالات
شب معراج دانستم یداللہی ॰ چرا دستم نگیری یا علے بہر خدا دستے ॰ سکر و سنسار
بیگارت ہیں جبرئیل کو اچھر تمھین سکھایو ॰ تین سو برس بنی جی سے آگے نا ہر
سے سلمان کو چھڑایو ॰ جب بھیر پڑی در خیبر کی انتر بار سین چلایو ॰ تین ملتی کر دن
سنگت آہ میری بار کیون دیر لگایو ॰ اور سب اہل لشکر یون دعا کر رہے تھے وہان
شہ بادشاہ کرب کو اجازت دیتے تھے نہ اسد کو نہ اسد و کرب بادشاہ کو جانے دیتے
تھے کفار اس حالت کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ایسا وقت کبھی
نہ پڑا ہوگا نہ معلوم یہ لوگ کیا ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہیں ایک بولا کہ اپنے نزدیک
اپنے خدا سے دعا کر رہے ہیں اخلاق نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکا خدا انکو آکر بچاتا ہے

تو لیتا ہی مگر اصل امر تو یہ ہی کہ یہ لوگ بڑے سخت و بڑے مغرور ہین یہ تو حالت ہی اور سپہ
بُرا کہنے سے باز نہین آتے ہین اور مقابلہ کرنے کو مستعد ہین **اخلاق** تو یہ کہہ رہا ہی ادھر
نقابدار نے دیکھا کہ عرصہ ہوا کہ مین نے مبارز طلب کیا اور کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیا اور
سب باہم کچھ صلاح کر رہے ہین اور بار بار آسمان کی طرف دیکھکر کچھ ہاتھ اُٹھا کر کہتے ہین
اور بادشاہ نے میرے مقابلہ مین آنے کو منع کیا تھا دو سردار جو کہ باقی
ہین وہ روک رہے ہین یہ دیکھکر ایک بلند قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ مجھکو بہت عرصہ
ہوا مبارز طلب کیے ہوئے کوئی میرے مقابلہ کو نہین نکلا مین خود دیکھتا ہون کہ تم لوگ کچھ ہاتھ
اُٹھا اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھکر کہہ رہے ہو پکار کر خداوند عجائب سے فریاد کرتے ہو وہ تمھاری
کمک ہرگز ہرگز نہ کرینگے اُنکو بُرا کہو اور پھر اُنھین سے مدد کے خواستگار ہو کیسے بیغیرت ہو
اب اُنکا دریاے قہر جوش مین آیا ہی اُسی خدا سے کمک طلب کرو کہ جسکی بندگی کرنے
ہو کہ وہی آکر کمک کرے مین نے تم سے کیا کہا کہ اخلاق کی اطاعت کرو اور عجائب پرستی
اختیار کرو مگر تم نے نہ سنا انکار کیا کیے اب کیا ہوا جو فریاد کرتے ہو عاجز ہوئے تو اُسی
طرف رجوع کی اگر اب تم یہ بھی قبول کرو کہ ہم سب اطاعت بھی کرتے ہین اور دین اسلام
بھی ترک کرتے ہین تو بھی مین تمھارے قتل سے باز نہ آؤن اور تم سبکو ضرور قتل کرون
کیونکہ تم نے مجھکو بہت پریشان کیا ہی اور یہ کہا کہ ایک کو دوسرا مقابلہ مین آنے سے
منع کرتا ہی تم سبکا یہی حال ہوگا صرف تھوڑی دیر کا پس و پیش ہی جسکا جی چاہے میرے
مقابلہ کو آئے مین موجود ہون اگر اب تم مین سے کوئی نہ آئیگا تو مین خود آؤنگا ساری بہادری
و جرأت جاتی رہی ہر ایک موت سے ڈرنے لگا ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈھنے
لگا یہ کیسے مرد ہو اور کیسے موت سے خوف نہین کرتے ہو لے بس بے بس اب کوئی میرے
مقابلہ کو آئے مین کہان تک میدان مین ٹھہرا رہون اور انتظار کرون مجھکو تم سب کے حال
پر ہنسی آتی ہی یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام نے جواب دیا کہ او نابکار کیا لاف
و گذاف کرتا ہی تجھسا بھی بیحیا و بیغیرت کوئی نہ ہوگا کہ ساحر ہو کر غیر ساحرون سے لڑنے
آیا ہی اور اُنپر طعنہ زن ہوتا ہی یہ بھی تیری بیحیائی ہی کہ پردۂ نقاب مین اینا دے سیاہ

پوشیدہ کیے ہوئے ہے ہم لوگ موت سے خوف نہیں کرتے ہیں بلکہ خوش ہوتے تو کیا ہم بیٹھے گا
موت خود تیرے حال پر ہنس رہی ہے کہ کوئی دم میں تو غارت ہوا چاہتا ہے کیونکہ ہم اپنے خدا سے
طلب کمک و مدد کی ہے میں اب تیرے طلسم و ستم کا زمانہ حد سے گذر گیا ہے کوئی نہ کوئی تیرا سرکوب
آتا ہے اور تیرا سارا بل نکالتا ہے وہ تیرا خداوند عجائب نگار کیا گیا۔ سن بچہ جو ہم اس سے مدد کے
خواستگار ہوں گے اور فریاد کرینگے ہم اپنے اس خدا سے فریاد کرتے ہیں جو سب کا پیدا کرنے والا ہے
اور سب پر حاکم ہے اور سب سے قوی بلند وہ ہے بس اپنی زبان بند کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے اوپر برق
قہر الٰہی گرے اور تو خاک سیاہ ہو جائے دیکھو تیری اس گستاخی و بے ادبی کی تجھکو ابھی
سزا ملتی ہے زمین شق ہوتی ہے اور تو اسمین سماتا ہے یہ جو تو نے کہا کہ ایک دوسرے کا سہارا
ڈھونڈتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ اتنا ہی عرصہ اور ہو کہ ہم زندہ بچیں یہ امر نہیں ہے بلکہ یہ امر ہے کہ
تیری جان کا ملک الموت آنے والا ہے اسکا انتظار ہے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی موجودگی میں
اپنے بادشاہ کو تیرے مقابلہ کے لیے روانہ کریں اور ہم تماشہ دیکھیں کیونکر روکیں جب تک
ہم زندہ ہیں اسوقت تک ہم بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے تو کیوں آ تیرے مقابلہ کو کوئی
نہ کوئی آتا ہے بہت عجلت نہ کر دیکھ قضا آ پہونچی ہے نقابدار نے کہا کہ میری تو قضا نہیں آئی
ہے کون ایسا ہے جو مجھکو قتل کرے میں تو کسیکو نہیں دیکھ سکتا ہوں کہ مجھکو قتل کر سکے
اور تم لوگ بیکار یہ کہکر اپنے دلوں کو خوش کرتے ہو خیر میں اور چند منٹ انتظار کرتا ہوں
اگر کوئی مقابلہ کو آیا خیر ورنہ میں خود آؤنگا اور اکیلا تم سب کو قتل کرونگا ادھر کرب دلاور
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور نے سنا کہ وہ نابکار کیا بک رہا ہے اب غلام کو اسکے
کلمات سننے کی تاب نہیں ہے دل و جگر سینے میں دونوں اسکی تقریر بیہودہ سے بریان
ہوئے جاتے ہیں مجھکو اجازت مرحمت فرمائیے بادشاہ نے فرمایا کہ یہی میرا بھی حال ہے
آپ خود مجھکو اجازت مرحمت فرمائیں یہاں یہ بحث ہونے لگی جب کچھ عرصہ ہوا نقابدار
نے پھر پکار کر کہا کیا کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا میں خود آؤں ادھر تو اسنے پکار کر کہا ادھر
اہل اسلام نے جھک کر دعا کی چونکہ زمانہ گردش و سختی گذر چکا تھا اور نقابدار کا ظلم
حد سے گذر چکا تھا اب جو اہل اسلام نے ملکر دعا کی وقت اجابت دعا آ پہونچا تھا

در آسمان باز تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریاے رحمت الٰہی نے جوش
مارا اور دعا قبول ہوئی اودھر بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن اور کرب
اسد نے قصد کیا کہ ادھر بادشاہ مرکب پر سوار ہون اپنے ننگی تلوارون سے کاٹ ڈالین
کہ ایکایک صحرا کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا لشکر اسلام و بادشاہ اسلام نے جو اس گرد و
غبار کو دیکھا اور کفار و لقا بدار نے تو خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہے مگر لشکر مختصر ہے
اہل اسلام و بادشاہ نے تو خیال اپنے دل مین کیا کہ صاحبقران طلسم فتح کر کے تشریف لاتے
ہین فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر بہت جلد خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہے آیا ہمارا مددگار ہے یا کفار کا گو
اس گرد و غبار کے دیکھنے سے وہ رنج و غم دور بر طرف ہو گیا ہے دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہے
مگر معلوم تو ہو یہ گرد و غبار خوشی کی خبر دیتا ہے اور اس گرد نے کام ہالی کا کیا کہ کدورت رنج و الم
کو دل پر سے دھو دیا ہرکارے یہ حکم پا کر چلے اودھر کفار کے بھی لشکر کے ہرکارے برائے
خبر روانہ ہوئے وہ گرد و غبار قریب اس صحرا کے آکر قائم ہوا ہرکارے ابھی پہونچنے نہ پائے
تھے کہ دامنہ گرد کا شق ہوا دونون لشکرون کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے دامنہ گرد کا
شق ہوا کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت جواہر نگار پہ بیٹھا ہوا چند سردار
اسکے تخت کے گرد اور ایک لقا بدار نغشہ پوش لصبہ جوش و خروش مرکب پری وش پر
سوار از سر تا پا غرق جواہر ہتھیار لگائے ہوئے خود سر پر نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا آگے آگے
تخت کے چلا آتا ہے وہ بادشاہ باریش سفید زرنگار لباس پہنے ہوئے تاج سر پہ دو باز
سبز رنگ و سفید رنگ ادھر ادھر دونون پر سایہ کیے ہوئے چتر سر پر لگا ہوا چند سردار
مرکبون پہ سوار چلا آتا ہے اودھر اس بادشاہ نے دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر صف آرا ہے
مگر سب کا یہ حال ہے کہ پریشان ہین کچھ دعا کر رہے ہین لشکر مین ہر طرف خاک اوڑ رہی ہے
گرد سوان تک جیسے ویرانگاہین برپا ہین نت نہائے لشکر سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لشکر اسلام
ہے لقا بدار و بادشاہ نے دیکھا کہ بادشاہ لشکر کا قصد ہے کہ مقابلہ کو نکلے دو سردار ہاتھ جوڑ جوڑ
کر روک رہے ہین مرکب برابر تخت کے خادم لیے ہوئے کھڑا ہے قرینہ سے پہچانا کہ ان
دونون سرداروں کا قصد ہے کہ اگر بادشاہ ہمکو اجازت نہ دین اور خود مقابلہ کو جائین تو

ہم اپنے کو ہلاک کرین بادشاہ نووارد و نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہے یہ حال دیکھکر کلیجہ منہ کو آنے لگا بہت افسوس کیا مگر کسی مصلحت سے خاموش رہے مگر ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ہمکو عرصہ ہوا تو یہان یہ سانحہ گذرا راوی بیان کرتا ہے کہ جب شیران کو خواجہ نے روانہ کیا تھا برائے دریافت حال تو وہ اسی زمانہ مین آیا تھا کہ بادشاہ اسلام تشریف لا چکے تھے اور یہان مقابلہ ہو رہا تھا اور سردارون کو نقابدار ابلق پوش گرفتار کر رہا تھا شیران نے جا کر یہ سب حال بیان کیا تھا جو خواجہ بندوبست کر کے چلے اب آکر پہونچے جب لشکر کا خاتمہ ہونے کو ہے یہ حال دیکھکر خواجہ نے دوسری طرف دیکھا خواجہ بادشاہ بنے ہوئے ہین اور وہ سب سردار جو ہمراہ ہین ساحر ہین کہ سحر سے اپنی صورت تبدیل کیئے ہوئے ہین نقابدار جہانگیر ہین ملکہ غزالہ آہو چشم دونون سحر سے پوشیدہ ہین اور باز سحر بنا کر خواجہ کے ہمراہ کیئے ہین اور سحر کو اپنے زور دیے رہے ہین جب خواجہ لشکر اسلام کی حالت دیکھ چکے اب انھون نے لشکر کفار کیطرف دیکھا کیا نظر آیا کہ سامنے لشکر اسلام کے ایک مختصر لشکر صف آرا ہے سیاہ علم کھلے ہوئے ہین سب خوش و خرم ہین اہل اسلام مغموم و محزون ہین کفار خوشیان کر رہے ہین اور اہل اسلام آہ سرد بھر رہے ہین خواجہ نے دیکھا کہ میدان مین ایک نقابدار ابلق پوش ابلق سوار کھڑا ہوا ہے اسکے برابر ایک عیار ہے ایک باز ابلق رنگ اُس نقابدار کے سر پر سایہ فگن ہے عقب پشت نقابدار کل سردارون و پسران حمزہ صاحبقران نامدار مثل مجرمون و قیدیون کے سر جھکائے ہوئے ہاتھون مین ہوگریان آہنی لیے ہوئے کھڑے ہین نقابدار اہل اسلام کی حالت دیکھکر ہنس رہا ہے اور اُن سے مبارز طلب کر رہا ہے یہ واقعہ دیکھکر خواجہ کا دل بیچین ہوگیا مگر صبر کیا جب قریب اُس صحرا کے پہونچے حکم دیا کہ ہمارا لشکر صف آرا ہو اور اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا ہون سب نے دیکھا کہ ایک بارگاہ مختصر برپا ہوئی اور چند خیمے اور اُس لشکر قلیل نے مابین دونون لشکرون کے صف باندھی زیادہ سے زیادہ اُس لشکر نووارد مین دو سو جوان ہونگے مگر رعب وداب بہت ہے جب صف بندی ہو چکی تخت قائم کیا گیا قلب لشکر مین غرضکہ ہرکارے دونون لشکرون کے اُس لشکر نووارد مین آنے لگے اور حال دریافت کرنے لگے چونکہ بادشاہ پیر کا حکم تھا کہ جو کوئی ہمارے لشکر مین بر آئے

دریافت حال آئے اسکو ہمارے پاس لے آنا اگر وہ بخوشی آئے تو خیر ورنہ زبردستی لانا اور
اسیر کرکے لانا ہرکاروں نے جو آکر دریافت کیا اہل لشکر نے کہا کہ بادشاہ کے پاس چلو
وہ خود تم سے حال بیان کرینگے اپنی زبان سے ہم نہیں کہہ سکتے ہیں ہمکو حکم نہیں ہے جسکی کمک کو آئے
ہیں اور جدھر سے تشریف لائے ہیں اور جس قصد سے آئے ہیں سب حال تمپر ظاہر ہوگا ہرکاران
لشکر اسلام تو انکے ہمراہ ہوئے ہرکاران لشکر کفار نے چلنے سے انکار کیا پہلے تو ان لوگوں نے
کہا کہ چلے چلو جب انھوں نے کسی طور سے نہ سنا انھوں نے یہ کہا کہ تم جاسوس ہو اور یہاں
خبر لینے کو آئے ہو چار طرف سے گھیر کر پکڑ لیا اور خدمت بادشاہ تخت نشین میں لائے
اور عرض کیا کہ یہ جو لوگ آپکے روبرو کھڑے ہیں ہم سے انھوں نے یہ دریافت کیا کہ یہ لشکر
کدھر سے آیا ہے اور ان تخت سوار ذوالفقار کا کیا اسم مبارک ہے اور کدھر جاتا ہے اور یہاں کسکی
کمک کو آیا ہے ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی خدمت میں چلو وہ خود اپنی زبان سے
تمکو اس حال سے آگاہ کرینگے انھوں نے قبول کر لیا اور ہمراہ ہولیے یہ جو اسیر کھڑے ہیں
انھوں نے بھی دریافت کیا مگر ہم نے ان سے یہاں تک آنے کو کہا تو انھوں نے انکار کیا
اور لڑنے کو آمادہ ہوئے چونکہ آپکا حکم محکم تھا کہ جو آنے سے انکار کرے اسکو اسیر کرکے لانا
چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ انکو اسیر کرکے لائے ہیں بادشاہ نے سر اٹھاکر دیکھا ہرکاران لشکر
اسلام کو پہچان لیا اور وہ سامنے رہا کھڑے ہوئے تھے اور کفار کے لشکر کے ہرکارے اسیر
کھڑے ہوئے تھے کہا کہ انکو خوب جوتیاں مارو اور کوڑے ماری کرو جیسا انھوں نے
آنے سے انکار کیا ہے یہ حکم دینا تھا کہ انپر مار پڑنے لگی دوہائی دینے لگے بادشاہ تخت نشین
کی ہم سے خطا ہوئی جو ہم نے انکار کیا اب ایسی کبھی خطا نہ ہوگی جیسی ہم نے خطا کی اسکی
سزا پائی اب ہمارے قصور کو معاف فرمایے حکم دیا کہ اچھا اب نہ مارو دوہائی دیتے ہیں
سب نے ہاتھ روک لیے مار پڑنا موقوف ہوگیا اب بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی
طرف دیکھکر کہا کہ تم کون لوگ ہو اور ہمارے لشکر میں کس کے حکم سے آئے تھے اور کیا دریافت
کرتے تھے جو یہ لوگ تمکو ہمارے پاس لائے ہیں اور ہرکاران لشکر کفار سے بھی یہی سوال کیا
ہرکاران لشکر اسلام نے جواب دیا کہ ہم لوگ ہمارے ہیں لشکر خدا پرستان کے وہ جو

مسلمانے لشکر صف آرا ہی ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے آنکے لشکر مین آئے ہین کہ دریافت کرین کہ آپ کدھر سے تشریف لائے ہین اور کسکی کمک کو وہ کون جانب چلے ہرکارون کی تقریر سنکے بادشاہ نے جواب دیا کہ امیر ہوادار لشکر کفار اخلاق قزاق سے کہدیا کہ ہم تیری سرکوبی کو آئے ہین اور یہ بتاؤ کہ تمھارے لشکر مین خوشی کس امر کی ہی اور یہ نقابدار کون ہی اور یہ کون لوگ ہین جو اسکے عقب پشت صف بستہ ہین انھون نے جواب مین عرض کیا کہ ہمارے لشکر کے لوگ اس سبب سے خوش ہین کہ آج ہم سب ملکر خدا پرستون کو قتل کرینگے اور انکا خاتمہ ہوگا کیونکہ انھون نے بہت سر اٹھایا تھا یہان آکر ساری شجاعت و بہادری بھول گئے یہ جو نقابدار میدان مین مرکب پر سوار کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا ہی اس نے ان سب سردارون کو جو کہ اسکی پس پشت سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین اسیر کیا ہی یہ سب سردار لشکر اسلام کے ہین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے دیو دیہ نژاد کو قتل کیا ان سے نہ زیر ہوئے مگر نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کر لیا اب سوائے بادشاہ لشکر اسلام و دیگر سردارون کے جو کہ اسوقت پاس بادشاہ کے موجود ہین کوئی وہ سردار ہین ہم لوگ اس امر کی خوشی کر رہے ہین کہ اب کوئی دم مین بادشاہ کو مع ان سردارون کے اسیر کر لینگے اسکے بعد لشکر کو تباہ کرینگے خدا پرستون کی حالت دیکھکر خوش ہوتے ہین اور خوشی کا مقام ہی یہ امر ضرور ہی کہ خدا پرست لاکھون ہین لشکر کی حد و انتہا نہین ہی کثرت سپاہ سے تمام صحرا بھرا ہوا ہی مگر ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین یہ تو کچھ بھی نہین ہین اگر اسکے دس گنے ہون تو بھی نقابدار وہمکو خوف نہ ہوگا وہ لوگ اپنی کثرت پر بھولے ہوئے ہین ہمکو کچھ ڈر نہین ہی نقابدار ان سبکو مار لیگا بادشاہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ بس اپنی زبان کو بند کرو ہمنے سن لیا کہ تم لوگ ان لوگون کی حالت دیکھکر خوش ہو اور تم نے ان سب پر ظلم و ستم کیا ہی نقابدار و اخلاق سے ہماری طرف سے کہدینا کہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو بس اسی مین خیریت ہی جان کی کہ ان لوگون سے ہاتھ اٹھاؤ اور ان سبکو ہمارے حوالے کرو جنکو تم نے اسیر کیا ہی اور خدا پرستون سے مقابلہ نکرو کیونکہ وہ اسوقت مجبور و ناچار ہین اور تمنے انپر بہت ظلم کیا اگر اسکے خلاف کروگے تو پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہی اور اس امر سے آگاہ ہو کہ ہم تمھاری کمک کو آئے ہین

ان لوگون کے ہم ہمیشہ صحرا بہ صحرا کوہ بہ کوہ پھرا کرتے ہین جو مظلوم و بیکس کسی آفت مین مبتلا ہوتا ہی اُسکی کمک کرتے ہین اور ظالم کو سزا دیتے ہین نہ کوئی مقام ہمارا قیام کا ہی نہ کوئی مسکن ہی یہی کوہ و صحرا ہمارا مسکن ہی یہی جاے بود و باش ہی کبھی اس صحرا مین کبھی اُس جنگل مین کبھی درہ کوہ مین جہان شام ہوگئی قیام کرلیا بوقت سحر پھر روانہ ہوے جدھر نکل گئے اُسی طرف کے ہوگئے نہ ہم لشکر کثیر رکھین کہ اُسکے اُترنے کے لیئے وسیع مقام کی ضرورت ہو نہ ہم مال و اسباب اسقدر رکھین کہ چور و قزاق کا خوف ہو ایسی مختصر سا ان سے ہمنے لاکھون کے لشکر کو شکست دی جسنے کسی پر ظلم و بدعت کی ہی اُسکو ہمنے سزا دی ہی نہ ہمارا کسی طرف جانے کا قصد ہی حسن اتفاق سے اودھر آگئے ہین ہمنے دو لشکر صف آرا دیکھے ایک کو پریشان پایا ایک کو خوش ہم نے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا کہ مقابلہ کا تماشہ دیکھین کہ کون ظفریاب ہوتا ہی اور کون شکست کھاتا ہی کون انمین مغلوب ہوتا ہی اور کون غالب ایک طرف لشکر کثیر ہی اور ایک سمت قلیل طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ لشکر کثیر کی فتح ہو ہمکو کسی سے کچھ غرض نہین ہی بس اب تم جاؤ ہم تمہارے حال سے آگاہ ہوگئے ہمارا یہ جو کہ ہمنے اخلاق کو دیا ہی اُنسے کہدینا اور جو وہ جواب دے وہ ہم تک پہونچا دینا یہ تقریر اُس بادشاہ تاج پوش نے اس طور سے کی کہ وہ ہرکارے ڈرگئے اور اُسی وقت سر پر پاؤن رکھکر اپنے لشکر کی طرف بھاگے اودھر اُس بادشاہ نے ہرکاران لشکر اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ تم لشکر خدا پرست کے ہرکارے ہو یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہی یہ خدا پرستون کا بھی اور تم بھی خدا پرست ہو انھون نے جواب دیا کہ جی ہان یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور ہم لوگ بھی خدا پرست ہین کہا کہ یہ کیا حالت ہی لشکر کی اور یہ کیا صورت ہی یہ لوگ اسقدر کیون پریشان ہین اسکا کیا سبب ہی اور کوئی کیون نہین تمہارے لشکر سے نکل کر نقابدار سے مقابلہ کرتا ہی اور یہ جسقدر پس پشت نقابدار سر جھکائے ہوئے کھڑے ہین یہ سب تمہارے لشکر کے سردار ہین ہرکارون نے کہا کہ جی ہان یہ سب سردار ہمارے لشکر کے ہین اس نقابدار نے ان سبکو اسیر کیا ہی سحر سے یہ نقابدار ساحر ہی سحر کرکے اس نقابدار نے سب سردارون کو اسیر کرلیا ہی اب سواے بادشاہ اسلام و کرب و اسد کے اور کوئی

نہ سردار ہو کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور لڑے اسی بادشاہ جو سردار برائے مقابلہ گیا نقابدار نے اسیر کرلیا یہ باز جا سکے سر پر سایہ فگن ہو جہاں ادھر کا سردار گیا یہ باز سر پر اسی سردار کے آیا اور گردش کی ادھر نقابدار نے کمر زنجیر کیکر کرشل پھول کے مرکب پر سے اٹھا لیا ہم لوگ ساحر نہیں ہیں جو رد سحر کریں چونکہ صاحبقران لشکر میں اسوقت موجود نہیں ہیں جو اسم دافع سحر پڑھیں وہ مالک اسم اعظم و باطل سحر ہیں اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو یہ نوبت نہ ہوتی وہ اس نقابدار کو چشم زدن میں قتل کرتے پس انکی عدم موجودگی میں یہ حالت ہوگئی ور یہ آفت نازل ہوئی صاحبقران تو برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہیں بادشاہ اسلام طلسم نو خیز جمشیدی پر فوج کش تھے مع کل لشکر کے اور وہ چند سردار جو ہمراہ صاحبقران لشکر سے آئے تھے مع تھوڑے سے لشکر کے فوج کش تھے کہ اخلاق سے جنگ و پیکار ہونے لگی اس نقابدار نے ان سب سرداروں کو اسیر کرلیا بادشاہ اسلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ تشریف لائے نوبت جنگ و پیکار کی آئی وہی حال ہوا کہ سب سردار اسیر ہو گئے آج جو میدان میں آکر نقابدار نے مبارز طلب کیا بادشاہ نے خود قصد مقابلہ کیا کہ کرب و اسد مانع ہوئے پس ہمی روک رہے ہیں لشکر اسلام خداوند کریم سے اس بلا سے نجات پانے کی دعا کر رہا ہے عجب آفت میں ہم لوگ مبتلا ہیں خدا ہم پر رحم کرے اور اس بلا سے نجات دے اور اس آفت سے بچائے ہم سب کے سب اس بلا میں مبتلا ہیں اور اس سبب سے پریشان ہیں کہ دیکھئے اب کیونکر جان بچتی ہے اور کیونکر نجات ملتی ہے یہی سبب ہے رنج و صدمہ و غم و الم کا جو کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں جب آپکے آمد کی گرد بلند ہوئی تو بادشاہ اسلام نے ہم سے فرمایا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ ہم ادھر کو آئے خبر کے لئے بیان اگر دریافت کیا آپکے لشکر کے لوگ ہمکو آپکی خدمت میں لائے اب آپ یہ فرمائیں کہ آپکا اسم مبارک کیا ہے اور کدھر سے تشریف لائے ہیں اور کہاں کا قصد ہے اس بادشاہ نے جواب میں فرمایا کہ آگاہ ہو کہ میرا نام شہنشاہ یک رنگ تاج گیر ہے میرے قیام کرنے کا کوئی مقام نہیں ہے ہمیشہ کوہ و صحرا میں پھرا کرتا ہوں رات جس مقام پر ہو گئی اسی مقام پر قیام کیا خواہ صحرا ہو خواہ کوہ صبح کو پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے اسی میں بسر ہوتی ہے اور اسی طرح ہم اپنا لشکر لیے ہوئے جنگل بہ جنگل پھرا کرتے ہیں ہمارا طریقہ ہے کہ جس کسی پر دیکھا کہ مصیبت پڑی ہے اور رنج و غم میں مبتلا ہے

اسکی کمک کی کچھ اجرت لیکر ہم ٹھیکہ لیتے ہین اور اس کام کو کرتے ہین کہ جسکا ٹھیکہ لیتے ہین آجتک کبھی کسی
مقام پر ہمنے زک نہین پائی ہم بادشاہون سے ٹھیکہ لیکر کام کرتے ہین اکثر ہمنے ٹھیکہ لیکر انھی لوگونکی کمک کی
ہی کہ جنکے اوپر حریف کی زیادتی ہوئی ہی ہم اسکی کمک کرتے ہین مگر کچھ روپیہ لیکر جبکہ وہ ہمکو ٹھیکہ دیتا ہی تو ہم اس
بادشاہ سے کہنا کہ ہم دیکھتے ہین کہ تم اس نقابدار اور اس لشکر کفار سے بہت عاجز و پریشان ہو اور اسنے تمھارے
سب سردارون کو اسیر کرلیا ہی سوائے تمھارے ان سردارون کے کوئی تمھارے لشکر مین نہین ہی اور تمکو
اسوقت سخت مشکل ہی ہم الفاق سے ادھر آنکلے ہین اگر تم ہمکو ٹھیکہ دو ہم اس لشکر سے لڑکر اس لڑائی کو فتح
کرین اور اس نقابدار کو قتل کرین کیونکہ ہمنے جسکی کمک کی ہی روپیہ لیکر اس جنگ کو سر کیا ہی کبھی ہمنے شکست
نہین پائی ہی یہی لشکر قلیل ہمارا لاکھون سے لڑا ہی یہ نقابدار جو ہمارے ہمراہ ہی اکیلا لاکھو اوسے مقابلہ کرتا ہی اور
شکست دیتا ہی اس نقابدار ابلق پوش و اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملہ مین تو یہ سب
بھاگ کھڑے ہونگے باوجودیکہ تم لشکر کثیر رکھتے ہو اور عاجز ہو اور ہمکو کچھ خوف نہین ہی
ہمکو تمھارے حال پر رحم آتا ہی اسی سبب تم سے کہا جاتا ہی کہ اگر تم ہمکو اس جنگ کا ٹھیکہ دو
تو ہم مقابلہ کرین کوئی ہماری خواہش نہین ہی کہ تم ہمکو ٹھیکہ دو ہان اگر تمکو یہ امر منظور ہو
ہو اور اپنی خلاصی چاہتے ہو تو کیا مضائقہ ہی ورنہ ہمکو کوئی ایسی ضرورت لاحق حال نہین ہی کہ
بیکار کو کسی سے دغا کرین چونکہ یہ ہمارا پیشہ ہی کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین تمکو اس حال سے
آگاہ کردیا اب تمکو اختیار ہی یہ کہکر ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اسی مضمون کا جو کہ ہرکارون
سے کہا تھا تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ تم لوگ بھی خداپرست ہو اور ہم لوگ بھی یزدان پرست
ہین اس امر کا اور بھی پاس ہی اور یہ لوگ جو کہ تم سے لڑرہے ہین کافر ہین پس مذہب کا بھی
خیال ہی اس سبب سے اور تمھاری کمک کی جاتی ہی مگر اسی شرط پر اگر تم ٹھیکہ دوگے کیونکہ ہمارا
کام یہی ہی اور یہی پیشہ ہی اور یہی ہمارا صرف ہی کہ ہم ٹھیکہ پر کام کرتے ہین اور اسی مین بسر کرتے ہین
اگر ہم صاحب ملک و مال ہوتے تو کبھی تم سے روپیہ کی خواہش نہ کرتے اگر تم ٹھیکہ اس جنگ
کا دینا قبول کرو تو ہم تمکو ٹھیکہ کے روپیہ سے آگاہ کرین اگر تمکو یہ خوف ہو کہ یہ روپیہ ہمارا لیکر
کسی طرف کو چلے جاینگے یا ہمکو فریب دیتے ہین یا دھوکا تو تم پہلے ہمکو روپیہ نہ دو کسی مقام
پر اسی صحرا مین جمع کر دو چند سوار تمھارے طرف سے مقرر کیے جاوین کہ وہ اسکی حفاظت کرین

اور چند ہمارے طرف سے اگر ہم اس لڑائی کو فتح کر لین اور تمھارے قیدیون کو رہا کر دین
اُسوقت یہ روپیہ ہم لین اور اگر اس لڑائی کو نہ فتح کرین اُسوقت تم یہ روپیہ اٹھالینا ہمکو کوئی
سروکار نہ ہوگا اگر اس طور سے تم یہ سب امر قبول کروگے تو ہم ضرور اس لڑائی کو سر
کرینگے ورنہ ہم یہان سے جدھر کو جی چاہے گا چلے جائینگے یہ سب باتین لکھکر اُن ہرکارون
کو دین اور کہا کہ تم زبانی بھی کہدینا جو کہ ہم نے تم سے کہا اور یہ نامہ بھی دیدینا اور کہا کہ ہمارے
لشکر کے بھی چند لوگ اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تاکہ جو جواب تمھارے بادشاہ دین یہ لوگ ہم سے آکر
بیان کرین اگر وہ اس امر کو قبول کرین تو ہم زر پیشگی کی شرح کرین تاکہ وہ بادشاہ جمع کر دے
ہم مقابلہ کرین اگر نہ قبول کرین تو ہم اپنی راہ لین وہ ہرکارے سلام کر کے اور چاہم زبانی ہم
بر چند سوار لشکر نووارد کے اپنے ہمراہ لیکر چلے بادشاہ تخت نشین شہنشاہ پیکر نگ تاج
نے اپنے سوارون سے بھی وہی تقریر بیان کر دی تھی کہ تم بادشاہ اسلام سے یہ تقریر
کرنا جو وہ جواب دین وہ ہم سے آکر بیان کرنا ادھر سے تو ہرکارے ان سبکو لیکر چلے
ادھر بادشاہ اسلام و کرب غازی و اسد دلاور و لشکر اسلام نے جو اس لشکر کو
دیکھا اور بادشاہ اور نقابدار کو تو ایک قسم کی تقویت دل کو ہوئی مگر حیران ہین کہ یہ کون
لوگ ہین اور یہ بادشاہ کون ہے اور اسکا کیا نام ہے اور کدھر سے آیا ہے اور کس کی کمک کو آیا ہے یہ تو
ہمارے مددگارون مین سے نہین ہے اگر ہمارا مددگار ہوتا تو ہمارا اگر شریک ہوتا اور ہم سے
شناسائی ہوتی نہ یہ کفار کے مددگارون مین سے معلوم ہوتا ہے اگر انکا مددگار یا دوست
ہوتا تو انکا شریک ہوتا لشکر کو الگ نہ اُتارتا یہ تو ہم دونون سے الگ ہے کیونکہ اسنے
اپنا لشکر الگ صف آرا کیا ہے نہ معلوم کس سے مقابلہ کو آیا ہے اگر ہم سے مقابلہ کریگا تو ہم اُس سے
کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک آفت مین مبتلا ہین ایک نقابدار سے تو ہمارا یہ حال کیا ہے نہ معلوم
دوسرا نقابدار کیا آفت برپا کرے گا اگر کفار سے مقابلہ کو آیا ہے تو ہم کو
کیا ہمارا تو خاتمہ ہو چکا ہے نہ معلوم اسکا کیا دین و مذہب ہے کرب نے عرض کیا کہ حضور کہ یہ لشکر
کے ہرکارے برائے دریافت گئے ہین وہ دریافت کر کے آکر سب حال عرض کرینگے معلوم
ہو جائیگا انکے دیکھنے فکر کی ضرورت نہین ہے حضور مجھکو اجازت مرحمت کرین تاکہ مین جاکر نقابدار سے

مقابلہ کروں کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا راوی بیان کرتا ہی کہ اس لشکر کے جو کہ نقابدار کے ہمراہ آیا ہی اور بادشاہ کے بالکل نشان نہ تھے کہ اُن سے ظاہر ہوتا کہ یہ مذہب ہی کیونکہ اول تو پھریروں پر لشکروں کے اگر خدا پرست ہین تو تعریف خدا و حمد یزدان تحریر ہوتی ہی اور رنگ سبز و سرخ و دیگر قسم کا ہوتا ہی سوا سیاہ رنگ کے اگر کفار کا لشکر ہی تو اسپر اُس خدا کی تعریف تحریر ہوتی ہی کہ جسکی وہ بندگی و پرستش کرتے ہین اور سیاہ رنگ ہوتا ہی یہی وہ نشان ہین شناخت لشکر کفار و لشکر اسلام کے چنانچہ اِس لشکر مین نشان ہی نہ تھے پھر کیونکر کوئی شناخت کر سکے کہ یہ کفار ہین یا مسلم جب تک دریافت نہ ہو کرب دلاور نے جب یہ کہا کہ حضور کی طرف کے ہرکارے برای دریافت گئے ہین وہ دریافت کر کے اگر سب حال عرض کرینگے معلوم ہو جائیگا زیادہ فکر کی ضرورت نہین ہی حضور مجکو اجازت مرحمت کرین تاکہ مین جا کر نقابدار سے مقابلہ کروں کیونکہ وہ مبارز طلب کر رہا ہی بادشاہ نے سکوت کیا بادشاہ نے چند ساعت سکوت کر کے اور یہ تقریر کرب کی سماعت فرما کے جواب دیا کہ ای کرب دلاور ہرکاروں کو آلینے دو تاکہ حال معلوم ہو جائے تو نقابدار سے مقابلہ کا بندوبست کیا جائے یا مین خود جاؤنگا یا تمکو اجازت ہوگی کرب خاموش ہو رہے اور حضرت لشکر کفار و نقابدار اہل پوش و اخلاق اپنے مقام پر خیال کر رہے ہین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی نقابدار کے اور اخلاق کے دل کا یہ حال ہی کہ جب سے اس لشکر کو دیکھا ہی ایک قسم کی حیرت ہو رہی ہی اور اضطراب ہی اور ایک قسم کا خوف ہی نقابدار تو یہ خیال کر رہا ہی کہ دیکھیے یہ لشکر جو آیا ہی کس سے مقابلہ کرتا ہی اور کسکا لشکر ہی مبارز طلبی بھی لشکر اسلام سے بھول گیا خاموش کھڑا ہوا لشکر نو وارد کی طرف دیکھ رہا ہی اور عالم سکوت طاری ہی یہ خیال ہی کہ ہرکارے جو خبر کو گئے ہوئے ہین وہ خبر لائین تو پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب کروں اخلاق اپنے سرداروں سے کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور کسکا لشکر ہی اور کس سے مقابلہ کریگا اگر کسی قدر اُسکا رخ دیکھا جاتا ہی تو ہماری طرف ہی اور ہم سے مقابلہ کا اُسکا قصد معلوم ہوتا ہی خیر اگر ہم سے اُسکو قصد مقابلہ ہی تو ہم بھی موجود ہین جب ہم

لشکر اسلام سے نہین ڈرے اور انکے لشکر کے سردارون کو نقابدار نے اسیر کر لیا تو یہ
کیا چیز ہی اور کیا حقیقت رکھتا ہی ویسے سردار تو اسکے ہمراہ بھی نہین ہین ہمسے لشکر اسلام مین
تھے ہان یہ امر ضرور ہی کہ لشکے ہمراہ بھی ایک نقابدار ہی اور دو باز ہین ایسا نہو کہ یہ بھی کوئی ساحر
ہو تو خرابی ہی سردارون نے جواب دیا کہ کوئی مقام اندیشہ نہین ہی ہمارے نقابدار کے پاس
بھی تو باز ہی وہ کب اس امر سے باز آئیگا اگر وہ دو باز لیکر آیا ہی تو آپنے دیکھیے ہرکارے
دریافت حال کے لیے گئے ہین معلوم ہوا جاتا ہی اخلاق سردارون سے یہ کہہ رہا تھا
کہ ہرکارے سامنے سے آئے اور یون کہنے لگے کہ ہم بموجب حکم برائے دریافت حال گئے
جب گرد و غبار برطرف ہوا اور لشکر بادشاہ تخت نشین یعنے شہنشاہ یکرنگ
تاج گیر صف آرا ہو چکا ہم لشکر مین گئے کہ دریافت کرین کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی ہم نے
جو جاکر دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے ہمکو جاسوس کہکر پکڑ لیا خداوند برا بند و بست
ہی اسطور کا بند و بست تو لشکر اسلام مین بھی نہ تھا اور نہ ہی جو اس مختصر لشکر مین ہی کہ پرندہ
پر نہین مار سکتا ہی جو دریافت کے لیے گیا اسیر کر لیا گیا مگر لشکر اسلام کے ہرکارون کو
نہین اسیر کیا انسے جو کہا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس چلو وہ چلے گئے ہم سے جو کہا ہم نے
انکار کیا ہمکو پکڑ کر لیگئے اسنے حکم دیا کہ انکو لو ہمپر مار پڑی خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر اس
کم بخت بادشاہ نے آپکو اور نقابدار صاحب کو پیام دیا ہی کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو بس
خیریت اسی مین ہی کہ ہاتھ باندھ کر میرے روبرو حاضر ہو ان قیدیون کو میرے حوالے کردو
ورنہ بہت بری طرح پیش آونگا اپنے نقابدار اور باز پر بھروسہ نکرنا میرے ہمراہ بھی
نقابدار ہی اور دو باز ہین مین اس امر سے نباز آونگا کہ تمکو اہل اسلام پر ظلم کرنے دیتا
آیندہ اختیار ہی ہرکارون نے کل کیفیت اور تقریر جو یکرنگ تاج گیر سے سنی تھی اخلاق
سے بیان کی اور کہا کہ انکا نہ کوئی مقام ہی نہ مسکن ہمیشہ کوہ و صحرا مین رہتے ہین جس
مقام پر شام ہو گئی اسی مقام پر شب بسر کی ہمیشہ یہ ہر ایک کے شریک ہوتے ہین
جسکو کمزور پاتے ہین اس سے کچھ روپیہ لیکر اسکی طرف سے آکے ہر شخص سے مقابلہ
کرتے ہین یہی پیشہ ہی اور یہی بسر اوقات کی صورت ہی اور ہمیشہ جنگل جنگل سیر کرتے

ادھر بھی اتفاق سے آنکلے ہین انکو زبردست اور لشکر اسلام کو کمزور پاکر یہ کلمات اُنسے کہلا بھیجے ہین اگر لشکر اسلام کے لوگون نے آپکی کمک منظور کی اور ٹھیکہ کا روپیہ دیا اور انکو اس جنگ کا ٹھیکہ دیا تو آپسے مقابلہ کرینگے ورنہ اپنی راہ لینگے اور آپ سے اس پیام کا جواب طلب کیا ہے اخلاق نے ہرکارون سے سُن کے یہ کہا کہ ہمکو خوف نہین ہے ایسے ایسے لاکھون آئینگے اور اپنا سر کھائینگے چلے جائینگے اگر لشکر اسلام ٹھیکہ بھی دیگا اور یہ ہم سے مقابلہ کرینگے تو ہم پہلے انھین سے مقابلہ کرینگے اس بادشاہ کو شکست دیکر اور اسکے لشکر کو قتل کرکے پھر اہل اسلام سے لڑین گے اور خاتمہ کرینگے یہ جاتے کہان ہین بہت حمایتی بنا ہے لشکر اسلام کا یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم اہل اسلام کے سردارون کو کہ جنکو نقابدار نے اسیر کیا ہے آپکے حوالے کرین اور ہم اسکی اطاعت کرین لشکر اسلام کا ہم خاتمہ کر چکے ہین اب وہان باقی کیا ہے ہمکو تو ان سے خوف ہے نہ خدا پرستون سے اور اس مہمل تقریر کا ہم جواب کیا دین پس خاموشی جواب ہے جواب جاہلان باشد خموشی پہ یہ بھی دریافت کیا کہ ان لوگون کا دین و مذہب کیا ہے ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے کی کسکو جرأت تھی جو دریافت کیا جاتا اپنی جان بچانا دشوار تھی یہی ہم شکر کرتے ہین کہ وہان سے زندہ واپس آگئے اخلاق نے کہا کہ خیر معلوم ہوا جاؤ اور ایک سردار سے کہا کہ نقابدار کے پاس جاکر اُنسے کہدو کہ ذرا آپ چند منٹ کے بعد میرے پاس تشریف لائین مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے بعد یہان آنے کے تشریف بیجا کر مبارز طلب فرمائیے گا وہ سردار گیا اور نقابدار کو اخلاق کا پیام دیا اخلاق کا پیام سُنکے نقابدار اخلاق کے پاس آیا اخلاق نے کل تقریر ہرکارون کی نقابدار سے بیان کی نقابدار نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ہمکو کچھ پروا نہین ہے جسکا جی چاہے ہم سے مقابلہ کرے پہلے بہی لشکر مقابلہ کر کے جو کر آیا ہے ہم نے حبیب سرداران اسلام و لشکر اسلام کو زیر و زبر کر دیا کہ جسکا اسوقت پردہ دنیا پر ہمعصر و مثل و نظیر نہ تھا تو اور کیا کوئی حقیقت رکھتا ہے ہم موجود ہین اب ہم پہلے ان سے مقابلہ کرینگے پھر لشکر اسلام سے مبارز طلب ہونگے دیکھین تو یہ کیسے حمایتی بنے ہین یہ کہکر اور غصہ ہوکر چلا اخلاق نے کہا کہ سمجھئے تب اس پیام کا دیا جائے یا نہین نقابدار نے

جو ابدیا کہ کچھ جواب کی ضرورت نہین ہے جو ہم سے لڑیگا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اسی غرض سے
ہم میدان مین موجود ہین تھوڑی دیر انتظار کرتے ہین اگر اس لشکر نو وارد سے کوئی مقابلہ کو
نکلا تو اُس سے مقابلہ کیا یا لشکر اسلام سے نکلا اُس سے مقابلہ کیا اگر کوئی نہ آئیگا تو ہم خود
انتظار کر کے لشکر تازہ وارد کی طرف خطاب کر کے مبارز طلب کرینگے ذرا انکی بھی جرات دیکھ لین
ہمکو کسی سے خوف نہین نہ ہمکو سوال و جواب کی ضرورت ہے اخلاق نے جوابدیا کہ مین نے پہلے
ہی یہی خیال کر کے اپنے دل مین جواب نہین بھیجا خاموشی اختیار کی نقابدار نے کہا کہ خوب
کیا اور یہ کہکر میدان مین آکر اپنے مقام پر کھڑا ہو کر لشکر تازہ وارد کی طرف دیکھنے لگا لشکر
کفار بھی مع اخلاق کے اسی طرف نگران ہوا ادھر ہرکارے لشکر اسلام کے مع ان سرداران
نامہ کے آئے لشکر مین پہونچے بادشاہ اسلام و کرب و اسد و کل لشکر اسلام نے دیکھا
کہ ہمارے لشکر کے ہرکارون کے ہمراہ لشکر تازہ وارد کے چند سردار آتے ہین سب نے خیال
کیا کہ دیکھئے کیا پیام لاتے ہین بادشاہ اسلام کرب سے فرماتے تھے کہ دیکھئے یہ
سردار کیون آتے ہین خداوند کریم خیر کرے کہ ہرکارے آکر پہونچے اُن سردارون نے بادشاہ
اسلام کو بطریق اہل اسلام سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا کفار نے و نقابدار نے دیکھا
کہ چند سردار لشکر تازہ وارد کے لشکر اسلام مین بادشاہ اسلام کے پاس گئے ہین کچھ پیام
لیکر اخلاق نے اپنے وزیر سے کہا کہ اس بادشاہ نے بادشاہ اسلام کو شاید کوئی پیام بھیجا ہے
جو اس لشکر کے سردار گئے ہین وزیر نے جوابدیا کہ جی ہان مین یقین کرتا ہون کہ ٹھیک ہے
کچھ کہلا بھیجا ہوگا دیکھئے کیا ہوتا ہے اگر ان سبکی بھی قضا ہے تو بادشاہ اسلام قبول کرینگے اگر
قضا نہین ہے تو نہ قبول کرینگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر ہرکارون نے جاکر بادشاہ
اسلام سے سب حال جو کہ بادشاہ یک رنگ سے سنا تھا بیان کیا اور کل کیفیت انکے
بود و باش کی بیان کی اور پیام دیا اور کہا یہ سردار جواب لینے کو آئے ہین اور یہ نامہ بھی
دیا ہے اب جو انکو فرمانا ہو وہ جواب مین فرمایئے یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا
بادشاہ نے خود پہلے اس نامے کو ملاحظہ فرمایا اسکے بعد کرب کو دیا وہی مضمون تھا جو کہ
ہرکارون نے بیان کیا تھا کرب نے بھی پڑھا بادشاہ نے اُن سردارون کی طرف

مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ بیان فرمائیں کہ کیا پیام لائے ہین اُنھون نے بھی وہی تقریر بیان
کی بادشاہ نے کیفیت دریافت فرمائی اُنھون نے اُس سب حال جو کہ ہرکارون نے بیان
کیا تھا سب بیان کیا جب بادشاہ پیام زبانی سن چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوچکے اُسوقت
اُن سردارون سے فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے آقا کو سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا بعد اُسکے
اُنکو یہ جواب دینا کہ ہمکو سواے مدد خالق اکبر کہ جس نے ہمکو پیدا کیا ہی اور آجتک ہماری کمک ہر
مقام پر فرمائی ہی اور ہمکو جان تازہ عنایت فرمائی ہی اور وہی ہمارا مالک و آقا و سرپرست ہی ہمکو اور
کسی کی کمک درکار نہین ہی آپکا عین خلق و مروت و اخلاق حمیدہ تھا دوسرے مذہبی جوشش
تھا کہ جو آپ نے یہ پیام دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے اور ہمارے حال پر رحم کھایا پس ہمکو کسی کی کمک
کی ضرورت نہین ہی ہم کسی کے بھروسہ پر آجتک نہین لڑے ہین سواے اپنے خالق کے بھروسہ پر
اور اُسی سے مدد کے خواستگار ہین اُسی نے ہمکو اس بلا مین مبتلا کیا ہی کوئی نہ کوئی ہم سے گناہ کبیرہ صادر
ہوا ہی کہ جسکی یہ سزا ملی ہی وہی ہمکو اس بلا سے نجات دیگا اگر ہماری موت نہین ہی اور ہماری قضا
نہین آئی ہی اگر آئی ہی تو کوئی ہمکو بچا نہین سکتا ہی اگر تمام عالم بھی ایک ہو جائے تو ہم بچ نہین
سکتے ہین ہم جب تک ہماری قضا نہین آئی ہی قتل ہو سکتے ہین اگر کل دنیا ہمارے قتل و غارت
کرنے کی کوشش کرے پس ہمکو کوئی ضرورت کمک کی نہین ہی آپ جدھر سے تشریف لائے
ہین بسم اللہ تشریف لیجائیے ہم منع نہین کرسکتے ہین نہ آپ سے روکے خواستگار ہین نہ ہمکو
روپیہ صرف کرکے کمک کرانا منظور ہی غرضکہ ہم ٹھیکہ پر کام نہین لینگے ہمارا خدا ہماری کمک کریگا
ہم نے آجتک اس طور سے کسی سے کام لیا نہ کسی کی کمک کو گوارا کیا ہی یہ نیا طریقہ ہی جو ایجاد
کیا گیا ہی ہمارے کان تک ایسی صدا کبھی نہین آئی نہ ہم نے سنی پس ہم ٹھیکہ کیا جانین ہان بھی
کوئی عمارت ہی یا کوئی اور کام ہی کہ ٹھیکہ دیا جائے آجتک کسی نے جنگ و پیکار کا ٹھیکہ دیا
ہو تو ہم بھی دین یہ تو نئی بات ہی کہ اب جنگ و پیکار بھی ٹھیکہ پر ہونے لگی ہمارے پاس
اسقدر روپیہ بیکار نہین ہی جو ہم دین جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو بادشاہ
نے فرمایا اُن سردارون نے عرض کیا کہ خداوند آپ بیکار انکار فرماتے ہین اس امر کو قبول
فرمائیے ٹھیکہ دیدیجیے دیکھیے تو کیا ہوتا ہی اُنھون نے اسی طور سے بہت سے مقام پر

لیکن کام کیا ہو اور ہمیشہ فتح پائی ہو اسمین کوئی نقصان وہرج نہین ہو آیندہ آپکو اختیار ہو بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اول تو ہمکو اس امر کا یقین ہی نہین ہو کہ یہ اس نقابدار پر ظفر پائین کیونکہ یہ کار خلاف سحر کا ہو اور سوسن نے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہو ورنہ اس نقابدار کی یہ بھی مجال تھی کہ ہم سبکو اسیر کرتا اور ہمارے لشکر کی یہ حالت ہوتی سحر سے مجبور ہین جبکہ یہ ساحر ہو اور ہم ساحر نہین ہین ساحر و غیر ساحر سے کیا نسبت اسنے اسم سحر پڑھکر دم کر دیا غیر ساحر مجبور ہوگیا اسنے اسیر کرلیا ورنہ اسکی بھی یہ حقیقت تھی کہ یہ اسیر کرتا جبکہ یہ امر ہو تو پھر کیونکر یقین ہو کہ یہ لڑائی پر فتح پائین گے ہم ٹھیکہ دیکر اپنی بات رائیگان کرین انھون نے عرض کیا کہ آپ اس امر سے بالکل بیخوف بیٹھیے یہ امر ہمارے بادشاہ و آقا کو قبل سے معلوم ہو کہ یہ ساحر ہو اور اسنے سحر سے ان سبکو اسیر کیا ہو انھون نے اکثر ساحرون سے لڑکر شکست دی ہو ہم لوگون کو نہ ساحر سے خوف ہو نہ غیر ساحر سے بلکہ ہمارے آقا و بادشاہ کی یہ عین خوشی ہو کہ ساحر سے مقابلہ ہو اور ساحرون کی جنگ و پیکار مین آپکا جی بھی خوب لگتا ہو اور بہت خوش ہوتے ہین ہم لوگ ساحر کش ہین اور باطل سحر سے بخوبی آگاہ ہین آپ بلا خوف ہمکو ٹھیکہ دیجیے اور ہماری جنگ و پیکار کا تماشہ ملاحظہ فرمائیے یہ جوان سردارون نے عرض کیا کرب و اسد نے بھی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپکا کیا نقصان ہو ایک شخص خود اقرار اس امر کا کرتا ہو کوئی آپکی درخواست نہین ہو جو آپ پر کسی قسم کا الزام ہوگا آپ یہ تو دریافت فرمائیے کہ کسقدر روپیہ ٹھیکہ کا طلب کرتے ہین اور کیونکر جنگ و پیکار کرین گے اگر ہماری مرضی کے موافق ہوا تو قبول فرمائیگا ورنہ انکار تو ہی اس امر مین کوئی نقصان بھی نہین ہو وہ خود درخواست کرتے ہین ہماری طرف سے کوئی خواہش نہین ہو پھر کیا ہمکو ضرورت ہو جو ہم انکار کرین یہ جو کرب و اسد و دیگر اہل لشکر نے کہا بادشاہ نے ان سردارون سے فرمایا کہ اچھا جاکر یہ دریافت فرمائیے کہ کسقدر روپیہ اس کام کے لیئے انکو درکار ہو اور کتنے پر ٹھیکہ لیجیے گا ہمکو مقدار روپیہ سے تو آگاہ فرمائیے پھر ہم جواب دین وہ سردار یہ پیام سن کے سلام کرکے وہان سے واپس چلے جب وہ چلے گئے تو کرب و اسد نے عرض کیا کہ حضور کا کیا نقصان ہو اسوقت یہ بلا انکے سر جاتی ہو وہ خود خواہش کرتے ہین

شاید کوئی صورت ہم سب کے نجات کی خداوند کریم نکالے جب تک اس لشکر سے مقابلہ
ہو ہمارا کیا نقصان ہے اگر لڑائی فتح ہوگئی ورنہ ان لوگوں نے فتح کرلی تو اپنی آرزو و مراد حاصل
ہوئی ہم نے نجات پائی شاید خداوند کریم نے رحم فرمایا ہو اور یہی سلسلہ ہماری نجات
کا نکالا ہو ورنہ جو اسکی مرضی ہم تو موجود ہیں یا اس عرصہ میں کوئی اور صورت پردۂ غیب سے
پیدا ہو اسی سبب سے یہ امر ہوا ہے کہ عرصہ ہولیا ابھی کچھ عرصہ تک حیات باقی ہے جو یہ امر واقع ہوا
ہے کسی طور سے ہمارے نزدیک نقصان نہیں ہے اگر کچھ روپیہ صرف ہو کر یہ بلا دفع ہو جائے
تو کیا ہرج و نقصان ہے آبرو کا صدقہ جان ہے اور جان کا صدقہ مال پس ایسی حالت
میں جو خود کسی امر کی خواہش کرے اس سے انکار کرنا زیبا نہیں ہے ہمارے نزدیک تو اگر
دس پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو اور اس بلا سے نجات ملے تو بہتر ورنہ ہمارا کیا نقصان ہے کوئی ہمکو یہ الزام نہیں
دے سکتا ہے کہ تمنے قتل کرایا اور جبکہ اس امر کا یقین ہے کہ یہ لوگ بھی سر پر ہونگے اس لڑائی
سے تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم منع کریں یہ بھی دیکھیے کہ یہ لوگ جو اسقدر رہا ہی کرتے ہیں
اس مختصر لشکر پر تو یہ کیا کرتے ہیں ہماری تو ضرور رائے ہے کہ ٹھیکہ دیا جائے نہ جان کے خوف
سے نہ بلکہ اس امر کے خیال سے کہ شاید یہ غیب سے سامان ہوا ہو ہم مرنے سے نہیں ڈرتے ہیں
نہ کوئی یہ خیال کریگا کہ انھوں نے جان کے خوف سے دوسروں کو قتل ناحق کرایا جبکہ ہم خود
خواہش کرتے اور ان سے کمک کے جویا ہوتے اسوقت یہ خیال کیا جاتا اور ہر ایک خیال
کرتا ہم انکے حال سے بھی آگاہ نہ تھے کہ انھوں نے خود پیام بھیجا کوئی تو ایسا سبب ہے کہ
یہ امر واقع ہوا یہ قدرت خدا ہے کہ غیر اس طور سے خود خواہش کرے بدون ہماری خواہش
کے جب اس طور سے کرپ واسد نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جو تم سبکی
مرضی جواب تو آنے دو کرپ واسد نے بہت کچھ کلمات مصلحت آمیز عرض کیے اور عرض
کیا کہ اسوقت مصلحت یہی ہے کہ ٹھیکہ دیدیا جائے جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ روپیہ آپ ہمکو پہلے نہ دیں
بلکہ ایک مقام پر جمع کر دیں جسقدر ہمارے آپکے طے ہو جائے اور درمیان میں ایک تحریر ہو جائے
دونوں طرف کے لوگ اسکی حفاظت کریں اگر ہم لڑائی فتح کریں تو ہم بموجب اس تحریر
کے اٹھا لیں اگر ہم شکست کھائیں تو آپ اٹھا لیں پس جب یہ امر ہے اور وہ اسوقت

مانگتے ہی نہین ہین بعد ہوجانے کام کے طلب کرتے ہین تو کیا ہرج ہے روپیہ بھی تو اسوقت
نہین دیا جاتا ہے کہ یہ خوف ہو کہ روپیہ لے لین اور پھر کام نکرین یا دھوکا دین بادشاہ نے فرمایا کہ خیر
جیسا آپ لوگ کہتے ہین ایسا کیا جائیگا یہان تو کرب واسد بادشاہ کو سمجھا رہے ہین ادھر
وہ سوار بادشاہ یکرنگ تاج گیر کے پاس پہونچے بادشاہ کی طرف سے سلام کہا اور مزاج پرسی
کی بعد اسکے جو کچھ تقریر بادشاہ نے کی تھی وہ بیان کی پھر اپنا سمجھانا اور کرب واسد کا بادشاہ
کا اس امر کا دریافت کرنا کہ آپ کسقدر روپیہ لین گے اور کسقدر زر لیکر اس کام کو ٹھیکہ پر کرینگے
بیان فرمایئے تاکہ ہم سمجھ بوجھ کر جواب دین اور یہ بھی کہا کہ بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ساحر ہی اسی سبب
سے تو ہم مجبور ہین بھلا ساحر سے کیونکر مقابلہ کیا جائیگا جب اتنا بڑا لشکر بسبب اسکے سحر کے
سر نہو سکا تو یہ لشکر قلیل کیا بنا لیگا شہنشاہ یکرنگ تاج گیر نے سوارون سے بادشاہ کا
کلام سنکے فوراً دوات وقلم وکاغذ ہاتھ مین لیا اور ایک بلند قہقہہ لگایا پہلے اپنے ہاتھ سے
حمد وثناے الٰہی مرقوم کی اسکے بعد القاب وآداب شاہی تحریر کیا بعدہٗ یہ چند سطور تحریر کیے
کہ آپکو معلوم ہو کہ ہم لوگ ساحر سے نہین خوف کرتے ہین بلکہ ساحر سے لڑنے کو پسند کرتے
ہین ہم لوگون کا لقب ساحر کش ہے دیو کش ہے ہم ساحر کو سگ وخوک سے بدتر جانتے ہین
ساحر کی ہمارے روبرو اصل کیا ہے وہ ہمپر سحر نہین کر سکتا ہے اگر سحر کریگا تو ہم اسکا جواب
دے لینگے آپکو اس سے کوئی غرض نہین ہے صرف اب ہمارے ٹھیکہ کا روپیہ جسقدر ہم طلب
کرین ایک مقام پر جمع کرکے یہ تحریر کردین کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاج گیر اس لڑائی کو
فتح کرکے ہمارے سردارون کو اس قید سے رہا کردین تو یہ روپیہ جو کہ ہم نے فلان مقام پر
جمع کردیا ہے بلا خوف وخطر اٹھا لین ہمکو کوئی عذر نہوگا اگر ایسا نہوا اور ہمارے سردار رہا
نہون تو ہم اٹھا لین گے انکو کوئی موقع نہین ہے اس روپیہ کے لینے کا یہ تحریر کرکے ایک
پرچہ ہمارے لوگون کے پاس رہے اور ایک آپکے لوگون کے پاس اگر ہم لڑائی فتح کرلین
تو ہم لو لین بموجب تحریر کے اگر نہ فتح کرین تو آپ اپنا روپیہ واپس لیجائین ہم اس کام کے
لیے پانچ لاکھ روپیہ لین گے اور جو روپیہ ومال واسباب کفار کی لوٹ مین ہمارے ہاتھ
آئیگا وہ ہمارا ہوگا اگر مال کفار مین آپ حصہ لینگے تو ہم سات لاکھ روپیہ لین گے اور اگر

آپ سب مال کفار پر قبضہ کرینگے اور ہمکو اسمین سے کچھ نہ دینگے تو ہم دس لاکھ روپیہ لین گے
اسمین سے ایک حبہ و خرمہرہ نہ کم کرینگے اگر آپکو اسقدر روپیہ پر ٹھیکہ دینا منظور ہو اور ان
شروط کے ساتھ تو بسم اللہ ورنہ آپکو اختیار ہے آپ جانین اور آپکا کام بموجب شعر منت آنچہ
حق بود گفتم تمام ؛ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؛ مین نے تم سے بہت کم روپیہ ٹھیکہ کا طلب
کیا ہے اگر کوئی اور ہوتا تو ہم اُس سے اس رقم سے زیادہ طلب کرتے آپ بسبب خدا پرست ہونے
کے رعایت کیگئی ہے ورنہ کبھی نہ رعایت کیجاتی یہ لکھکر اُن سرداروں سے کہا کہ لیجاؤ اور کہا کہ زبانی
بھی یہی کہنا اور اگر وہ روپیہ دینے کا اقرار کرین تو ہمکو خبر کرنا ہم اُسکا بندوبست کرینگے وہ سردار وہ
نامہ لیکر اپنے لشکر سے چلے اور لشکر اسلام مین آئے بادشاہ اسلام کو کرب واسد سمجھا رہے تھے کہ
وہ سردار آکر پہونچے چونکہ اُنکے بادشاہ نے اُن سے کہا تھا وہ سب بیان کیا نامہ دیا بادشاہ نے نامہ
پڑھکر کرب کو دیا کرب نے پڑھا عرض کیا کہ پھر آپکو منظور ہے یا نہین بادشاہ نے فرمایا کہ جو تم سبکی
رائے انھون نے عرض کیا کہ ہم نے تو اپنی رائے ظاہر کر دی اب مرضی مولے از ہمہ اولے ہمارے نزدیک
تو مناسب ہے کہ اس رقم پر ٹھیکہ دیدیا جائے کوئی نقصان نہین ہے راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ نے
بھی اپنے دل میں خیال کر لیا تھا کہ اس امر مین کوئی ہرج و نقصان نہین ہے نہ ہماری طرف سے
خواہش ہے پس قبول کر لیا جائے کرب واسد سے کہا کہ آپ دونون صاحب جائین اور دس لاکھ
روپیہ جمع کر کے لشکر سے الگ اپنی طرف سے چند سوار مقرر کر دین اور چند سوار اُنکی طرف سے
اور یہ تحریر جو کہ اُنھون نے لکھی ہے تحریر کر کے ایک پرچہ اُنکے لوگون کو اور ایک پرچہ ہمارے لوگونکو
دیدیجیے اور اُن سے کہدیجیے کہ شوق سے مقابلہ کرین ہم نے قبول کیا اور اجازت دی مقابلہ
کرنے کی کرب واسد و اہل لشکر و سردار سب خوش ہوگئے کرب اُنکے ہمراہ بادشاہ سے رخصت
ہوکر بادشاہ یکرنگ تاجگیر کے پاس آئے بادشاہ اسلام کا پیام دیا کہ روپیہ حاضر ہے جہان فرمایئے
جمع کر دیا جائے اور بموجب آپکی تحریر کے اقرار نامہ تحریر کر دیا جائے آپ اپنے لوگ اُسکی حفاظت
کے لیئے مقرر فرمایئے اور ہم اپنے لوگ بعد اُسکے لشکر کفار سے مقابلہ فرمایئے ہمکو منظور ہے بادشاہ
نے کرب واسد کی بہت خاطر کی اور کہا کہ روپیہ ہمارے اور آپکے لشکر کے درمیان مین
جمع کر دیا جائے تاکہ دونون طرف کا قبضہ رہے اور ایک اقرار نامہ تحریر ہو جائے تاکہ ہم اسوقت

مقابلہ کرین کرب و اسد سے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نقابدار ابلق پوش نے پکار کر کہا کہ
ای بادشاہ یکرنگ تاجگیر گو مجھ سے اور اہل اسلام سے مقابلہ تھا اور مین نے اہل اسلام کو لپیٹ
کیا ہو اور وہ عاجز ہین مگر مین نے ہرکارون کے زبانی سنا ہی کہ تم اہل اسلام کی حمایت کرنے کو آسے ہو
اور تم نے آنسے ٹھیکہ کیا ہو کہ ہم اس لڑائی کو فتح کرینگے لہذا اسوقت تک مین نے انتظار کیا کہ
یا تمھارے لشکر سے کوئی مقابلہ کو آئے یا لشکر اسلام سے مگر کوئی نہین آیا لہذا اب کسیکو روانہ
کرو تا کہ مقابلہ کیا جائے کہان تک مین میدان مین کھڑا ہوا انتظار کرون اب مجھ سے صبر نہین
ہوسکتا ہی یہ جو نقابدار نے پکار کر کہا خود بادشاہ نے جواب دیا کہ اسقدر اور صبر کر کہ ہمارے آنکے
قول و قرار ہو جائے تو ہم کسیکو تیرے مقابلہ کو روانہ کرین کیون قضا سر پر کھیل رہی ہو کیون
شامت آئی ہو خیریت اسی مین ہو کہ اگر مع اخلاق کے اور کل لشکر کے حاضر خدمت ہو اور
اہل اسلام دست بردار ہو اور آنکے سردارون کو رہا کردے ورنہ یاد رکھ کہ مثل سگ و خوک کے
قتل کردن گا آیندہ تجکو اختیار ہو کیون قضا بول رہی ہو صبر کر صبر کر تیری جان کا ملک الموت
آتا ہو وہ اگر تیری روح قبض کریگا تو جاتا کہان ہو جتنی دیر تو زندہ کھڑا ہی میدان مین اسے
غنیمت جان کیون قضا بلاتا ہو نقابدار نے جواب دیا کہ مجکو کون ہو جو قتل کریگا مین تو کسیکو
اس پردہ دنیا پر نہین پاتا ہون جو مجکو قتل کرسکے جب اہل اسلام میرا کچھ نہ بنا سکے تو اور
کوئی کیا چیز ہو اور کیا اصل رکھتا ہو مجکو یہی دیکھنا ہو کہ کون ایسا بہادر و جری و زبردست ہو کہ
مجکو قتل کرے اس لشکر قلیل وان چند سردارون پر یہ غرور ای بادشاہ کہین ایسا نہ ہو
کہ خداوند عجائب نگار تجکو مع لشکر کے غارت و تباہ نہ کردین بادشاہ تخت سوار عجائب پوش
نے جواب دیا کہ مجکو یہ خوف ہو کہ تو غرور بہت کر رہا ہو تیرے اوپر قہر الٰہی نازل ہو اور
تو غارت ہو دیکھ اپنے اس بہادر کی صورت تجکو آئینہ مرگ مین نظر آتی ہو جو تجکو قتل
کریگا ذرا چند منٹ صبر کر یہ تقریر سنکے وہ نقابدار خاموش ہو رہا ادھر اقرار نامہ لکھا جانے
لگا یہ اقرار ہوا کہ اگر بادشاہ یکرنگ تاجگیر اس لڑائی کو جو کہ ہم سے اور اخلاق و نقابدار
سے ہو رہی ہو خواہ لڑکر فتح کرین خواہ باہم صلح ہو جائے اور ہمارے سب سردار رہا
ہو جائین تو یہ دس لاکھ روپیہ جو کہ مابین ہمارے اور اون کے لشکر کے جمع ہو وہ لے لین

ہمکو کوئی عذر نہ ہوگا ہم بلا عذر دیدینگے اگر خدانخواستہ اس کے خلاف ہوا تو ہم اس روپیہ کے
مالک ہیں اُنکا کوئی حق نہیں ہے ہم اپنا روپیہ اُٹھا لیجائینگے انکو کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ ہم سے
مزاحمت کرینگے اسواسطے یہ چند کلمہ لکھدیے کہ سند رہے اور کوئی اپنے قول و اقرار
سے انحراف نکرے اس مضمون کے دو اقرارنامے لکھے گئے اور بادشاہ نے چند سردار
اپنے لشکر کے وہ اقرارنامہ دیکر کرب کے ہمراہ کردیے اور کہدیا کہ جب یہ روپیہ جمع کردیں
اور جو لوگ حفاظت کے لیئے مقرر کریں اُنکو اس اقرارنامہ میں سے ایک اقرارنامہ دیدینا
اور ایک تم اپنے پاس رہنے دینا اگر ہم لڑائی فتح کرلیں تو تم اپنا قبضہ کرلینا اگر خدانخواستہ
اس کے خلاف ہوا تو تم چلے آنا روپیہ کو ہاتھ نہ لگانا اُنھوں نے کہا کہ بہت خوب اور کرب
واسد سے کہا کہ آپ جاکر روپیہ جمع کریں تاکہ میں کسیکو مقابلہ کے لیئے روانہ کروں کیونکہ
وہ حرامزادہ جلدی بہت کر رہا ہے قضا اُسکا گریبان پکڑے ہوئے اپنی طرف کو کھینچ رہی
ہے کرب وہاں سے یہ سُنکے اور اُن سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کے پاس آئے
بادشاہ کو اقرارنامہ پڑھکر سنا دیا بادشاہ نے دستخط فرمائے کرب و اسد کی گواہی ہوئی
بادشاہ نے دس لاکھ روپیہ خزانہ سے منگا کر اور بار کرا کے مابین دونوں لشکروں کے جمع
کرا دیا اور چند سوار معتبر مقرر کردیے پس دونوں لشکروں کے سوار براے حفاظت
مقرر ہوئے اور ایک ایک اقرارنامہ دونوں طرف کے لوگوں کے پاس رہا جب یہ بندوبست
ہوگیا تو کرب و اسد اپنے لشکر میں آئے اور چند سردار جو کہ اس امر کے مشاہدہ
خبر کے لیئے ہمراہ کردیے تھے بادشاہ پلرنگ سے وہ واپس گئے اور جاکر خبر دی کہ روپیہ
جمع ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ بہت اچھا اب میں سردار کو براے مقابلہ روانہ کرتا ہوں ادھر
کفار و اخلاق حیران تھے کہ یہ کیا آمد و رفت لگی ہوئی ہے کہ ادھر کے سردار ادھر جاتے
ہیں اور ادھر کے سردار ادھر کہ ہرکاروں نے جاکر کہا کہ وہاں ٹھیکہ کیا جاتا ہے اور اقرار و
مدار ہو رہے ہیں سب تقریر بیان کی جو کہ مابین ہوئی تھی اسی سبب سے اخلاق وغیرہ کو
اس امر کی خبر ہوگئی اور نقادار نے پکار کر کہا تھا کہ تم نے ٹھیکہ لیا ہے اب ہرکاروں نے
جاکر خبر دی کہ روپیہ جمع ہوگیا اقرارنامہ تحریر ہوگیا اب بادشاہ نودارو کے لشکر سے کوئی کوئی

سردار مقابلہ کو آئیگا اخلاق نے کہا کہ آسنئے و دیگر ایک قسم کی فکر ضرور ہوئی کہ کوئی تو ایسا سبب ہی کہ اس بادشاہ نے بدون اُن لوگون کی خواہش کے یہ امر قبول کیا اپنی طرف سے اُنکو پیام دیا نہ معلوم اسمین کیا اسرار ہی معلوم ہو جائیگا مگر مقام فکر ضرور ہی کہ وزیر نے عرض کیا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی نقابدار اسکا بھی مثل لشکر اسلام کے خاتمہ کریگا آپ خوف نہ کرین اخلاق نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی اودھر نقابدار کو بھی اس حال سے آگاہ کیا اُسکو بھی خیال ہوا چونکہ اُسکی قضا تھی اُس مغرور نے کچھ پروا نکی جب معلوم ہو گیا کہ روپیہ جمع ہو گیا پکار اُٹھا کہ او بادشاہ اب بھیج کسیکو میرے مقابلہ کے لیئے کیونکہ اتنا روپیہ بھی جمع ہو گیا ہی اب کس امر کی دیر ہی بھیج کسیکو کہ وہ آکر مجھسے مقابلہ کرے مین نے بہت انتظار کیا یہ جو نقابدار نابکار نے کہا بس شہنشاہ یکرنگ کو غصہ آگیا برہم ہو کر فرمایا کہ او نابکار مغلوک روزگار کیا لاف وگزاف کر رہا ہی رہ تو جا تیرا سر کوب آتا ہی کیون اسقدر بلبلاتا ہی سب تیری بلبلاہٹ نکالے دیتا ہون یہ فرما کر اپنے نقابدار سے جو کہ ہمراہ تھے حکم دیا کہ لو یہ تمھارا شکار ہی جانے نہ پائے بہت سر چڑھ رہا ہی اور زبان درازی کر رہا ہی کیا اسنے ہمین بھی لشکر اسلام و بادشاہ اسلام تصور کیا ہی کہ اسقدر بیباکانہ تقریر کر رہا ہی کچھ ہمارا خوف نہین کرتا ہی ہم جو مال دے رہے ہین اُسکا نتیجہ ہی نقابدار نامدار نے جو یہ حکم پایا پہلے مرکب پر سے اُتر کر بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد تنگ مرکب کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا دامن گردان کر سلام رخصت کر کے مرکب پر سوار ہوئے نیزہ ہاتھ مین لیا گرز گران سر اُٹھا کر فرنوس زین پر رکھا آپ مرکب کو مہمیز کر کے طرف میدان جنگ کے چلے عجب شان و شوکت و رعب و صولت پیدا تھی فتح و ظفر ہمراہ رکاب تھی دامن زین تھامے ہوئے اقبال و نصرت غاشیہ بردار تھی شان و شوکت جلو مین مثل خادمان جان باز کے برچھا ہلاتے ہوئے فنون سپہ گری کے ہنر دکھاتے ہوئے طرف میدان کے چلے اودھر بادشاہ یکرنگ نے اُن دونون بازونکو اشارہ کیا کہ وہ باز پرواز کر کے نقابدار عالی تبار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے ایک نے دہنی طرف آکر دوسرے نے بائین طرف آکر اپنا سایہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ وہ دونون باز شاہون پر بادشاہ کے بیٹھے ہوئے تھے

بھی آ ٹھ کر اپنا سایہ کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے اشارہ کرنے سے مثل طائر جان کے نقابدار کے سر پر آکر سایہ فگن ہوئے پس اب دونون لشکر یعنی لشکر اسلام و لشکر کفار و نیز یہ لشکر تازہ وارد اسی طرف دیکھ رہا ہے اور سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین یہ خیال ہے کہ دیکھین نقابدار سے نقابدار کیونکر مقابلہ کرتا ہے خصوصاً بادشاہ اسلام و لشکر اسلام و کرب دلاور واسد غازی اسی طرف متوجہ ہین کہ یہ مقابلہ لائق دیکھنے کے ہے اسی طور سے کفار بھی متوجہ ہین سب دیکھ رہے ہین کہ جب نقابدار مقابل نقابدار ابلق سوار کے پہونچا ابھی کچھ فاصلہ تھا کہ نقابدار ابلق سوار نے پکار کر کہا کہ اے نقابدار اپنی جوانی پر رحم کر میرے مقابلہ سے واپس جا کیونکہ دیکھ لے مین نے سرداران اسلام کو اسیر کر لیا ہے جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین پس تو ابھی جوان ہے تیری حقیقت میرے روبرو کیا ہے اپنے مالک و آقا کو سمجھا دے کہ وہ بر سر فساد نہ ہو میرے اور اسکے کوئی وجہ خصومت کی نہین بیکار کو دوسرون کا قصہ اپنے سر پر نہ لے اس امر سے کیا حاصل ابھی جدھر سے آیا ہے اسی طرف چلا جا کیون اپنے کو آفت و بلا مین مبتلا کرتا ہے غیرون کے لیے مین ان خداپرستون سے سمجھ لونگا یہ جانے کہان ہین دیکھ مین سمجھاتا ہون آیندہ اختیار ہے انسان کو لازم ہے کہ جو اپنے سے فساد کرے اس سے آپ بھی فساد کرے اور جو فساد نہ کرے اس سے جو بھی نہ فساد کرے پس کیا ضرور ہے کہ مجھ سے مقابلہ کو تم آئے ہو اگر یہ کہا جائے کہ تم نے خود مبارز طلبی کی ہم سے مخاطب ہو کر تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب ہم نے یہ سن لیا کہ تم لوگ ہم سے بر سر فساد ہو تمھارے بادشاہ نے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو بیکار بلوایا اُنہیں زد و کوب کرائی اور ہمکو پیام بھیجا کہ اہل اسلام سے دست بردار ہو اور اُنکے سردارون کو جو قید کیا ہے رہا کر دو اور اگر میری اطاعت کرو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہو گا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو پچھتاؤگے تو یہ بیان کیا جائے ہماری طرف سے سلسلہ فساد کا نکلا کہ تمھاری طرف سے ہم نے پیام سخت و درشت بھیجا کہ تم نے پس ہمنے وہ پیام سن کے اپنے مقام پر ہم یہ خیال کیا کہ جبکہ یہ لوگ فساد پر آمادہ ہین اور مین نے دیکھا کہ تم لوگون نے اور خداپرستون

سے کچھ باہم سوال وجواب ہوا ادھر کے لوگ اودھر گئے اودھر کے لوگ ادھر آ سکے
پس مین نے خیال کر لیا کہ ان سے اور آپ سے باہم صلح ہو گئی اب یہی میرے حریف ہین پہلے
ان سے سمجھ لون پھر ان سے سمجھونگا وہ تو عاجز ہو چکے ہین انکا تو خاتمہ کر چکا ہون چنانچہ
مین نے تمہارے لشکر سے مبارز طلب کیا پس مین کہتا ہون کہ اسی مین خیریت ہے کہ میرے
مقابلہ سے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ یہی حال ہوگا جو خداپرستون کا ہے کیون اپنے کو مفت مین
مبتلاے بلاے کرتے ہو اور کیون مثل خداپرستون کے تباہ ہونے کو جی چاہتا ہے یہ تقریر
سنکے نقابدار نو وارد نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او نابکار کندہ ناتراش او گیدی ناہنجار
ہم تیری سرکوبی کیون نہ کرین تو نے خداپرستون کو پریشان کیا ہے اور ہم اُنسے کیون نہ صلح
کرین کہ ہمارے اور اُنکے دین و مذہب مین کچھ فرق نہین ہے ہم بھی خداپرست ہین اور وہ بھی
اور تو کافر ہے ہم کیون نہ اُنکا پاس کرین تو ہمارا کون ہے بس جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ کیا بار بار کہتا ہے
کہ مثل خداپرستون کے تمکو بھی اسیر کرونگا کیون اپنے سر بلا لیتے ہو جا تو خود میرے روبرو
سے دور ہو ورنہ یاد رکھ کہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا تیرا گوشت و پوست طعمہ زاغ و
زغن ہوگا دیکھ او ناہنجار کوئی دم مین تیرا خاتمہ ہوا جاتا ہے قضا تیرے سر پر بول رہی ہے پس
خیریت اسی مین ہے کہ تو اہل اسلام سے دست بردار ہو سرداروں کو رہا کر ہماری اطاعت کر دین
اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ ایک چشم زدن مین تیرا کام تمام ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہے یہ جو نقابدار
نامدار نے نقابدار نابکار سے فرمایا اُسکو بہت غصہ آیا یہ بھی نقابدار نے فرمایا تھا کہ ہان تم نے
جان کر مجھ سے فساد کیا کوئی ہم تجھ سے ڈرتے نہین ہین نہ تیرا ہمکو خوف ہے جو ہم انکار کرین تو ہے
کیا جو ہم تجھ سے فساد نکرین تیری اصل کیا ہے تو ایک ساحر نابکار ہے تیرا جو خداوند ہے وہ خود بچہ شیطان
نطفہ حرام ہے پس اپنی زبان بند کر اور جو حربہ رکھتا ہو وہ حربہ کر شعر بیار ایچہ داری زمردی نشان
کمان کیانی و گرز گران پس او نابکار یہ مقام رزم ہے نہ جاے بزم یہ فرماتے ہوئے اُس نابکار
کے قریب آئے اور مقابل ہوئے یہ تو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ جب یہ برابر آکر میرے پہونچے گا میرا
باز اسکے سر پر سایہ ڈالے گا اور گردش کرے گا اسکی طاقت کم ہو جائے گی مین مثل
اُن سبکے اُٹھا لونگا اسکو بھی مبتلاے سحر کرونگا یہ نہ جانتا تھا کہ وہ زمانہ گذر گیا قضا

سر پر آ پہونچی ہی گو یہ باز اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا مگر اس نقابدار پر اثر نہ ہوگا بلکہ باز میرا خود پر واز کر جائیگا جب یہ قریب آکر پہونچے باز کو تو عادت تھی کہ ادھر حریف آیا یہ سر پر سے اُس نابکار کے اوپر گرآیا اور سر حریف پر گردش کی اُسی طور سے یہ اوپر کر چلا ادھر سے بادشاہ بلکہ نگ نے کہا کہ لینا اس باز کو اے میرے بازون اور پکار کر کہا کہ سب لوگ مشاہدہ کرین کہ باز سے باز لڑین گے اور نقابدار سے نقابدار ایسی لڑائی بھی آجتک کسی نے نہ دیکھی ہوگی یہ پکار کر کہتا تھا کہ دونون باز دو طرف سے اُس باز پر مثل شہباز کے چلے اُس باز نے جو ان بازون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا قلاکر کے بالائے آسمان اوڑا یہ بھی چلے وہ باز نابکار اپنا عکس نقابدار نامدار پر نہ ڈالنے پایا تھا کہ یہ باز پہونچ گئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ تینون باز آسمان پر جاکر غائب ہوگئے ادھر نقابدار ابلق سوار اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ میرے باز کا عکس نقابدار پر نہین پڑا اُنکی قوت و طاقت اُسی طور سے ہی یہ تو وہی طریقہ جانتا کہ جیسے نقابدار نے فرمایا کہ حربہ کر اسنے مرکب بڑھا کر نقابدار نامدار کی کمر زنجیر پکڑ لی اور آپ قصد اُٹھانے کا کیا ذرا بھی نقابدار کے لنگر مین حرکت نہ پائی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی باز نے اسکے سر پر گردش نہین کی ہی ابھی مین نے جلدی کی کیا سبب ہی یہ خیال کرکے سر اُٹھا کر دیکھا ادھر اخلاق واسکے کل اہل لشکر و لشکر اسلام دیکھ رہے تھے کہ جیسے باز نقابدار ابلق پوش کے سر پر سے اوڑ کر واسطے گردش کرنے کے طرف سر نقابدار زرنگار کے چلا اس نقابدار کے سر پر جو باز تھے وہ اُسپر مثل شہباز کے چلے وہ باز گردش نہ کرنے پایا تھا کہ یہ باز پہونچے وہ انکو دیکھکر قلاکر کے بالائے آسمان راہی ہوا یہ دونون باز بھی اُسکے عقب مین چلے گئے اہل اسلام و لشکر ذوار دکے تو لوگ اس واقعہ سے خوش ہوئے کہ یہ نیا واقعہ ہی اہل اسلام تو خوش بھی ہوئے اور حیران تھے کیونکہ انھون نے یہ سانحہ کبھی نہ دیکھا تھا اور کفار اس واقعہ کو دیکھکر مکدر ہوئے اس سبب سے کہ جو کچھ کہ یہی باز ہی یہ تو بڑا غضب ہوا کہ باز نے گردش بھی نہ کی کہ اس نقابدار کے بازون نے اُسپر حملہ کیا وہ انکے خوف سے پرواز کر گیا اب مشکل ہی اس نقابدار کا زیر ہونا کیونکہ جب باز گردش کر لیتا تھا جب حریف کو نقابدار مرکب پر سے اُٹھا لیتا تھا یہان تو گردش کی نوبت

بھی نہ آئی بڑے غضب کے اس نقابدار کے باز تھے کہ اس باز پر فوراً جا پڑے یہ بھی کوئی ساحر زبردست معلوم ہوتا ہے خیال کرنے کی جگہہ ہے کہ اسکے پاس تو ایک باز ہے وہ دو باز لیکر آیا ہے خداوند خیر کرے ہر ایک حیران ہے مثل آئینہ کے پریشان ہے اخلاق نے یہ جو واقعہ دیکھا فوراً پکار اُٹھا کہ اے نقابدار بن گیا دیکھتے ہو تمھارا باز سر نقابدار پر گردش نہ کرنے پایا تھا صرف چلا ہی تھا کہ ان نقابدار ہی کے سر پر وہ باز سایہ فگن ہوئے سبز و سفید وہ اُسکی طرف چلے وہ اُنکو دیکھکر بالا آسمان پرواز کر گیا یہ جو اخلاق نے پکار کر کہا ادہر نقابدار نے سر اُٹھا کر جو دیکھا اپنے باز کو نہ پایا طائر ہوش و حواس قفس دماغ سے پرواز کر گئے اور اخلاق کی تقریر سُنکے بالکل آپ سے جاتا رہا قصد کیا کہ سحر کروں کہ نقابدار نامدار نے فرمایا کہ یاتو زور کر یا ہاتھ اُٹھا اور کوئی دوسرا حربہ کر یہ کیا کہ کمر میں تو ہاتھ پڑا ہوا ہے اور آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے اب اپنے باز سے ہاتھ اُٹھا اُسکی زندگی سے باز آ وہ شہباز اجل کا شکار ہوا اب اُسکا زندہ واپس آنا محال ہے ہم نہ کہتے تھے کہ تیری قضا آئی ہے تو اسی باز کے بھروسہ پر مقابلہ کرتا ہے اُسکے پرواز کر جانے سے تیرے طائر حواس پرواز کر گئے کیوں ظالم تو میرے قبضہ میں تھا کیونکہ تو تو ادہر دیکھ رہا تھا میں جب چاہتا تجھکو قتل کرتا مگر یہ اپنا شیوہ نہیں ہے کہ حریف کو عالم غفلت میں قتل کریں دیکھ میں تجھکو ہوشیار کرتا ہوں اب اپنے باز کے غم والم سے باز آ ایک مشت پر کے لیئے اپنی جان نہ گنوا اب تجھکو ایک پر نہ ملے گا سوائے افسوس و رنج کے اب بھی کچھ نہیں گیا ہے اپنی حرکت و سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر تو میں تجھکو چھوڑ دوں میرے بازوں نے تیرے باز کا شکار کر لیا اب وہ زندہ نہ ہوگا اُس نابکار نے جو یہ تقریر سُنی سر کو نیچا کر کے کہا کہ تو بہت زبان درازی کر رہا ہے اگر باز مر گیا تو کیا ہوا میں کوئی باز کے بھروسہ پہ مقابلہ کرتا تھا کہ وہ مر گیا ہے تو میں مقابلہ نہ کروں میں ضرور مقابلہ کروں گا باز گیا تو جانے کیا میں مقابلہ سے باز آؤنگا یہ محال ہے یہ کیا تو بار بار کہتا ہے کہ سحر سے توبہ کر دین اسلام قبول کر اگر میری لاکھ جانیں ہوں تو بھی خداوند عجائب نگار پہ نثار کروں اگر ہزار مرتبہ مروں اور پھر زندہ ہوں نہ سحر سے توبہ کروں نہ دین اسلام قبول کروں اب ایسی تقریر نہ کرنا ورنہ زبان تیغ سے جواب دونگا نقابدار عالی مقدار

فرمایا کہ یہ خیر را کس امر کی دیکھ رہا ہی وار کر یہ سنتا تھا کہ اس نابکار نے گرز بجیر کو چھوڑ دیا اور
مرکب کو ہٹا کر نیزہ کا وار کیا انھون نے نیزہ کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے کوئی دسوین
طعن مین نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکالدیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے صداے تحسین و آفرین
بلند ہوئی لشکر کفار کا رنگ مثل طائر آشیان گم شدہ کے پرواز کر گیا کسی کے حواس بجا نہ ہے
ہر ایک کو اس امر کا یقین کلی ہوگیا کہ یہ نقابدار نقابدار زرنگار کے ہاتھ سے اب زندہ نہ بچیگا
باز کا یون خاتمہ ہوا اسکا رنگ یہ ہی واقعی بڑے حواس کا کام ہی اسی قوت و طاقت پر
ٹھیکہ لیا ہی بادشاہ اسلام کرب وغیرہ سے فرما رہے ہین کہ لڑائی کا رنگ بدل گیا ہی
باز کا تو پتہ ہی نہین ہی کہ کہان گیا وہ دونون باز اُسکے عقب مین گئے ہین یہ کبھی نوبت
ہمارے سردارون سے نہین آئی کہ نیزہ چلے تلوار چلے ہمارے لشکر کا سردار گیا اور زیر ہوگیا
معلوم ہوتا ہی یہی باز تھا کہ سحر کرتا تھا اُس سردار کی قوت کم ہوجاتی تھی یہ اُٹھا لیتا تھا وہ
باز اب نہین ہی یہ کچھ نہ کرسکا گو اسنے پہلے گرز بجیر پکڑ کر زور کیا تھا مگر حرکت تک نہ ہوئی
اسی بھروسہ پر ٹھیکہ لیا ہی ضرور یہ لڑائی فتح ہوگی خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ دس لاکھ
روپیہ تو صرف ہوا مگر بڑی آفت سے نجات ملی کرب عرض کر رہے ہین کہ خداوند
تو منظور نہین فرماتے تھے ہم غلامون کے عرض کرنے سے قبول کیا ملاحظہ فرمایئے کہ
کس کس دل سے نیزہ ہوائی کیا ہی اس نقابدار کے مقابلہ کو مین غور سے دیکھ رہا ہون
جو بند اسنے اسوقت نیزہ کے باندھے ہین سب اسی خاندان کے ہین نہ معلوم یہ کون
بزرگوار ہین بند صاحبقرانی باندھ کر نیزہ ہوائی کیا ہی مین اُسوقت سے اسی فکر مین ہون
کہ یہ اس خاندان کے فنون سپہ گری اس نقابدار کو کہان سے یاد ہوگئے ہین خیر
جو کوئی ہو ہم سبکا محسن اور جان بخش ہی در اصل خداوند کریم نے سب پر رحم فرما کر اسکو
ہماری کمک کے لیئے روانہ فرمایا ورنہ آج خاتمہ تھا یہان تو یہ تفرقہ ہو رہی تھی اور جو
نیزہ کے نکل جانے سے وہ نابکار نیزہ بہر آب خجالت مین غرق ہوگیا بے ہم ہو کر گرز
گران سنگ اُٹھا کر نقابدار کے حوالے کیا نقابدار نے کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا
اور اس طور سے گرز چھین لیا جیسے کوئی بچے کے ہاتھ سے کوئی چیز چھین لیجاتا

گمان نہ ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ نقابدار ابلق پوش کوئی زبردست پہلوان نہین ہی کہ اس
نقابدار کا ہم نبرد ہو وہ تو سحر کے بھروسہ پر لڑتا ہی بازسحر سے اور حریف کا زور کرتا تھا خود اسم
سحر پڑھکر اٹھا لیتا تھا ایک ایسی شرا س نقابدار کو ملکہ آہو چشم و غزالہ نے دی ہو پوشیدہ
سبب سے کہ جسکے سبب سے اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی پس جب گرز بھی چھین لیا اب نقابدار
ابلق پوش نے بہ کہکر کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی کہ
جسکو خلال فسکلات کہتے ہین معلوم ہوا کہ تو فن نیزہ بازی و گرز بازی مین کامل و اکمل ہی مین نے آج تک
تک ایک بھی لشکر اسلام کے سرداروں مین سے نہ پایا بڑا اونکا شہرہ تھا مگر کسی سے
نوبت تیغ و نیزہ کی نہین آئی جو آیا مین نے کمر زنجیر پکڑ کر مثل پھول کے مرکب پر سے اٹھا
لیا نقابدار نے فرمایا کہ تو ساحر ہی وہ لوگ سحر کو کیا جانین تو سحر کرتا ہوگا وہ مجبور ہو جاتے
ہونگے تو اٹھا لیتا ہوگا گو مین سحر سے آگاہ نہین ہون بلکہ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتا ہون
مگر تیرا سحر میرے اوپر نہین اثر کرتا ہی مین تجھ سے لڑ رہا ہون ورنہ ان لوگون کا مثل و نظیر
اس عالم مین نہین ہی انمین ایک ایک دیو کش و رستم وقت ہی انکے غلام تیرے لیئے
کافی ہین ان شیرون کے نام سے دیوان قاف کو تپ آتی ہی یہ بھی زمانے کی گردش ہی
کہ تو نے یون اسیر کر لیا خیر دیر آید درست آید زمانہ یکسان نہین رہتا ہی لا اب بہت باتین
نہ بنا تلوار نیام سے لا تاکہ تیرے جوہر شمشیر ماری بھی ظاہر ہون جوہر نیزہ بازی و عمود بازی
تو ہم دیکھ چکے کفار و اہل اسلام حیران ہین کہ کیا بہادر ہی یہ نقابدار کہ گرز کو گرز پر نہ روکا بلکہ
کلہ عمود پر ہاتھ ڈالکر چھین لیا بادشاہ اسلام بھی کرب و دلاور سے تعریف زمار ہے
ہین کرب عرض کرتے ہین کہ یہ نقابدار ضرور اسی خاندان سے ہی یہ جرأت و یہ ہمت سوا اس
خاندان کے لوگون کے دوسرے مین نہین ہی خداوند کریم اس نقابدار کو زندہ و سلامت رکھے
اور نظر بد سے بچائے بالکل طریقہ جنگ اسی خاندان کا ہی اودھر اس نقابدار ابلق پوش
نے تلوار نیام سے لیکر سر نقابدار پر وار کیا مگر حال یہ ہی کہ اسم سحر پڑھتا جاتا ہی اپنے کو بچاتا جاتا ہی
لڑ تو رہا ہی مگر دم نکلا ہوا ہی جان لبون پر ہی زبان چلی جاتی ہی جب وار کرتا ہی اسم سحر پڑھکر وار
کرتا ہی نقابدار نامدار برابر سپر پر روک رہے ہین خالی دے رہے ہین یہ نوبت ہی کہ جیسے

شیر شکار کو کھلاتا ہی اُس طور سے یہ اُسکو کھلا رہے ہین وہ ہر مرتبہ ڈپٹ کر اور جھپٹ کر
وار کرتا ہی سب دیکھنے والون کو یقین ہوتا ہی کہ اس وار نے خاتمہ کیا مگر یہ اس پھرتی اور
چالاکی سے دفع کرتے ہین کہ سب عش عش کر جاتے ہین کرب تو بیقرار ہو جاتے ہین صفت
یہ ہی کہ تلوار پر نہین روکتے ہین صرف سپر پر روکتے ہین تلوار ابھی تک نیام سے بھی نہین
نکالی ہی کبھی خالی ہی کبھی روکا یہان تو زمین پر تلوار چل رہی ہی اودھر کا حال ملاحظہ ہو
کہ وہ باز ابلق رنگ نقابدار ابلق پوش کا جوان بازون کو دیکھکر گردش سے باز رہکر بالائے
آسمان مثل طائر خوف زدہ کے پرواز کر گیا تھا اور یہ دونون باز اُسکے عقب مین گئے تھے
وہ اوڑتا ہوا چلا جاتا تھا کہ سبکی نظرون سے غائب ہو گیا تھا یہ دونون بھی پوشیدہ ہو گئے
تھے پس ایک مقام پر موقع پا کر اِن دونون بازون نے جا دبوچا اور اسپر مثل شہباز موت
کے جا پڑے جیسے باز شکار پر جاتا ہی یا شکرہ کسی جانور پر یا بہری کبوتر پر ایک نے ایک
طرف سے دوسرے نے دوسری طرف سے اُسکو گھیر لیا اور منقار و پنجہ سے وار اُسپر کرنا شروع
کیا وہ پریشان ہوا تھا چھوٹ کر لڑنے لگا خوب خوب منقار و پنجہ چلا آخر کو وہ مجروح ہو جب
اُسکو کوئی صورت نجات کی نہ ملی اُسنے پھر زمین کی طرف رخ کیا یہ دونون اُسپر مثل اجل
کے سوار پر مارتے ہوئے نوچتے ہوئے گٹھڑے جوڑے ہوئے چلے آتے ہین اُبھرنے کی مہلت
نہین دیتے ہین تمام جسم اُسکا رنگا ہی خون کی بوندین ٹپک رہی ہین پر نوچے ہوئے ہین پٹھا و
گردن و منقار مجروح ہی یہ دونون مثل ملک الموت کے سر پر سوار ہین مجروح کرنے سے باز نہین
آتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ یہ دونون باز سب خنر ملکہ آہو چشم و ملکہ غزالہ کے ہین وہ دونون
پوشیدہ ہین سحر کو اپنے زور دے رہی ہین پھر کیون نہ ہون ان سے زبردست ہین دوسرے
یہ دونون اس نقابدار ساحر سے بھی زبردست ہین یہان تک کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ
برق چمکی یا تو لوگ لڑائی کا تماشہ دیکھ رہے تھے یا برق جو چمکی سب نے سر اٹھا کر آسمان
کی طرف دیکھا کیا خدا پست کیا کہ تا سب طرف آسمان کے نگران ہوئے دیکھا کہ باز ابلق رنگ
مجروح و مجبور بال و پر نچے ہوئے خون بہتا ہوا ملک الموت کے پنجون کے نیچے دبا ہوا چلا آتا ہی
وہ دونون باز اُسپر چھپائے ہوئے زمین پر لاتے اور لڑنے کی مہلت نہین دیتے ہین یہ تماشہ

دیکھکر سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اودھر وہ باز ابلق رنگ سر نقابدار ابلق پوش پر آکر قایم ہوا اور پھر ان بازون سے لڑنے لگا اور یہ اُسپر حملہ کرنے لگا اخلاق نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ ہمارے نقابدار کا باز اس آفت مین مبتلا آسمان پر سے آیا اور نقابدار کو اس حال کی خبر نہین ہی وہ حریف سے مقابلہ کر رہا ہی اُسکو آگاہ کرنا چاہیے کہ شاید کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کرے لپکار کر کہا کہ ای نقابدار من آگاہ ہو کہ آپکا باز ان نقابدار کے بازون کے پنجون مین مبتلا آسمان پر سے مجروح و خستہ آیا ہی اور آپکے سر پر لڑ رہا ہی کوئی تدبیر اُسکے بچانے کی کیجیے تاکہ اُسکی جان بچے ورنہ وہ ہلاک ہو جاییگا یہ دونون اُسکو ہلاک کر ڈالین گے نقابدار ابلق پوش مقابلہ مین ایسا مصروف تھا کہ اُسنے کچھ بھی نہ سنا برابر وار کر رہا ہی اخلاق پکار پکار کہہ رہا ہی یہ وار کرنے سے باز نہین آتا ہی باز کی کون خبر لیتا اودھر اُن بازون نے اس باز کو اسقدر مجروح کیا کہ وہ سست ہو گیا اب اُسکا ہوا پر قایم ہونا محال ہوا اور وہ ہوا ہو کر طرف زمین کے چلا ایسا مجروح ہوا تھا کہ پوٹا تک شق ہو گیا تھا جسم پر ایک پر نہ باقی نہ تھا جیسے طرف زمین کے چلا ایک باز نے ایک طرف سے اُسکا پنجہ منقار مین پکڑا دوسرے نے دوسرا پنجہ اسکا منقار سے پکڑا اور اپنی اپنی طرف زور کرنے لگے یہان تو باز اس کشمکش مین مبتلا ہی اور اخلاق یہ واقعہ دیکھکر کف افسوس مل رہا ہی اور جان دے دیکر نقابدار ابلق پوش کو پکار رہا ہی اودھر نقابدار زر نگار نے خیال کیا کہ اب کب تک اسکے وار روکے جاؤگے اور اسکو وار کرنے کی مہلت دیے جاؤگے اسکا خاتمہ ہی کرو وار رد کر چالاکی سے تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا کہ ناگن بانبی سے کینچلی جھاڑ کر نکلی یا ابر سے برق کوندھکر باہر آئی صحرا مین روشنی ہو گئی اس طور سے جوہر اُسکے چمکتے تھے کہ جیسے آسمان پر ستارے درخشندہ ہوتے ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول از سر تا پا زیور جواہر مین غرق تھی یا کسی مہروے مانگ اپنی ستارون سے بھری ہی یا آسمان پر کہکشان نمودار ہوئی ہی نقابدار نے تلوار نیام سے لیکر فرمایا کہ او نقابدار تو تو وار کر چکا مین تیرے پیہم وار روک چکا اب میرے وار کی نوبت آئی ہی تو میرا وار روک شعر تو ضرب خودی ضرب من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ اب مین وار کرتا ہون تو روک اور رد کر نقابدار نابکار کو اس امر کا عجزہ تھا کہ مین رویین تن ہون میرے اوپر اسکا وار اثر نہ کریگا اور تلوار میرے اوپر بالکل اثر نہ کرے گی ایک میرا ہوجب

جسم کم نہ ہوگا جواب دیا کہ شوق سے وار کر میں تیرے وار کا بہت مشتاق ہوں یہ سننا تھا کہ
نقابدار عالی مقدار نے دونوں رکابوں پر زور دیکر اور تلوار کو علم کر کے سر نقابدار ابلق سوار
پر وار کیا اُسنے صرف دکھانے کی غرض سے سپر کو چہرے کی اور سر کی پناہ کیا سب نے دیکھا اور
سبکو گمان ہوا کہ ماہ چہاردہم نے زمین رزمگاہ پر بوقت سہ پہر طلوع کیا نقابدار عالی وقار نے
یا یزدان پاک کہکر سر نقابدار ابلق پوش پر وار کیا ادھر اُن دونوں بازوں نے باہم زور کر کے اور
اس باز ابلق رنگ کے قتل سے نہ باز آکے اسکو چیر ڈالا نصف جسم اسکا مع ایک پنجہ کے اُسکی
چونچ میں رہ گیا یعنے باز سبز رنگ کے اور نصف باز سفید رنگ کی چونچ میں رہا باہم حصہ بانٹ
کر لیا اسکا دو ہونا تھا کہ اسکے جسم کا خون نقابدار ابلق پوش کے جسم پر گرا کہ جسکے سبب سے
اُسکی روئین تنی برطرف ہوئی جو کہ اُسنے سحر سے اپنے کو روئین تن کیا تھا ادھر تو وہ دونوں باز
اس باز کے دو حصہ کر کے اپنا اپنا حصہ لیکر طرف شہنشاہ یکرنگ کے چلے اور یہ باز دو حصہ ہوا
ادھر نقابدار عالیمقدار کی تلوار سر نقابدار ابلق پوش پر پوری قوت سے پڑی کہ سپر کو مثل
قرص پنیر کے کاٹ کر خود و دوبالہ و عرق چین و مغفر کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر پر آئی چونکہ روئین
تنی تو برطرف ہو چکی تھی کاسہ سر پر آکر جو پہونچی نقابدار نے جھٹکا دیا کہ تلوار نے مثل کافر کے کاسہ
سر کو کاٹتا تا دو ابرو پہونچی نقابدار ابلق پوش نے قصد کیا کہ دستانہ ماروں کہ ادھر نقابدار زرنگار
نے آپکی جو جھٹکا مارا تلوار سراسر کلہ خشت کو قلم کرتی ہوئی صراحی گردن میں مثل قطرہ آب کے
در آئی وہاں صندوق سینہ کے کواڑ کھولتی ہوئی شکم پشیم کا چیرتی ہوئی کسی اور مقام
سے نکل کر مرکب ناہنجار سو دو کرتی ہوئی زمین پر پہونچی اور زمین کو بوسہ دیا اور مثل برق
کے چمک کر اُٹھی مع راکب و مرکب کے دو پرکالے ہوئے دونوں زمین پر گرے راوی بیان کرتا ہے
کہ یا تو تلوار قبہ سینہ پر چمکی تھی یا غرق زمین ہو کر شفق خون میں آلودہ ہو کر مثل ماہ نو کے پھر چمکی
کفار کا تو رنگ رو فق ہو گیا حواس جاتے رہے طائر حواس خیمہ پرواز کر گئے نقابدار کی یہ
حالت دیکھکر اخلاق نے نعرہ مارا سر پیٹ لیا گریبان چاک کر ڈالا صدائے ہائے وائے
کفار میں بلند ہوئی ادھر نقابدار نے نقابدار ابلق پوش کو قتل کر کے اور تلوار علم کر کے نعرہ تکبیر
بلند کیا لشکر اسلام و لشکر نقابدار سے بھی صدائے نعرہ تکبیر بلند ہوئی کہ سب نے ترتیب کر

بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کس شان سے یہ ضرب لگائی ہو نکہ صاف تصویر صاحبقران آنکھون کے نیچے پھر گئی واقعی کیا ہاتھ ہو اور کیا تلوار ہو ایک ہی ضرب مین حریف کا کام تمام ہوگیا تسمہ نہ باقی رہا اسے ضرب دست زبر دست کہتے ہین جیسا دعوے کیا تھا اور جس اقرار پر بیڑا لیا تھا وہ کر دکھایا ہم لوگ حیران تھے کہ یہ کس بھروسے پر اتنا بڑا دعوے کرتا ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اودھر کفار ہوا سے نقابدار رو رہے تھے نقابدار بلند وقار جھوم رہے تھے قبضہ شمشیر چوم رہے تھے اہل اسلام خوشی کر رہے تھے اُس باز نقابدار کا فرنا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اٹھی علامت قتل ساحر نمودار ہوئی برف باری و سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہوگیا ایسی تاریکی ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا اہل اسلام تو دعاے دفع بلا ورد زبان کرنے لگے یا حفیظ یا حفیظ ہر ایک کے زبان پر جاری ہوا کوئی نادعلی پڑھنے لگا کوئی یا یزدان پاک کہنے لگا کوئی دعا کرنے لگا کہ اے خداوند کریم تاریکی قبر سے بچانا اور ہر آفت و بلا سے نجات دینا کفار گھبرا گھبرا کر خداوند عجائب نگار کو پکارنے لگے اودھر پیر غل مچانے لگے سب تدبیر بھول کر صداے ہاے ہو آنے لگی سیاہ رنگ کے لوگ منہ سے شعلے نکلتے ہوئے میلے کپڑے پہنے ہوئے بھاگتے ہوئے نظر آنے لگے زمین کو زلزلہ سا ہوگیا ایک قسم کا طوفان اٹھا ہوا ہو طوفان خیز نے چل کر دونکو پریشان کر دیا ذرے ریگ کے اوڑ اوڑ کر آنکھون مین پڑنے لگے ہر ایک آنکھین بند کرلے لگا بجلی کی چمک رعد کی گرج بڑے بڑے بہادرون کے دلون کو ہلائے دیتی تھی بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ سیاہی ہر طرف ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من نقابدار عنقاے شہباز ابلق پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نہ رسیدیم یہ صدا جب آئی اور تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک لاش ساحر کی مع مرکب کے خاک پر پڑی ہوئی ہے دو ٹکڑے اُس نقابدار ابلق پوش کا اور اُس باز ابلق رنگ کا مارا جاتا تھا اور قتل ہوتا تھا کہ یکایک وہ سب سردار خود بخود بیہوش ہوکر خاک پر گرے اب اُن سب کو جب ہوش آیا کہ جب تاریکی دفع ہوئی اور صدا آئی تا من نقابدار عنقاے شہباز ابلق پوش جادو بود کہ آن سب کو ہوش آیا ان سب نے ہوشیار ہوکر ادھر اودھر

دیکھا ہر ایک نے اپنے کو اپنے لشکر علیحدہ سے پایا اور دیکھا کہ ہمارے ہاتھوں مین موگری آہنی ہے اور اسلحہ خاک پر برابر پڑے ہوئے ہین ایک نے دوسرے کو دیکھا حیرت کی جب لندھور و مالک نے قاسم و بدیع الزمان و نور الدھر و ایرج نوجوان فرامرز جمھور وغیرہ کو اور دیگر اولاد صاحبقران و سرداران نامی کو اپنے پاس اسی حالت سے پایا ہر ایک سے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کہ آپ لوگ کب تشریف لائے اور یہ کیا حالت ہے ہمارا اور آپکا لشکر کیا ہوا ہم کہان ہین اور یہ موگریان کیسی ہین اور بادشاہ اسلام کہان ہین ان سب نے جواب دیا کہ ہمکو خبر نہین ہے ہان ہم اسقدر تو جانتے ہین کہ یہان سے جا کر چالاک برق نے یہ خبر دی تھی کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی ہم اور بادشاہ اسلام یہ فرما کر وہان سے روانہ ہوئے اور اُس مقام پر آکر پہونچے کہ جہان جنگ و پیکار واقع تھی ایک نقابدار ابلق پوش سے مقابلہ کیا پھر ہمکو خبر نہین کہ پھر کیا گذری اب ہم اپنے کو اور تمکو ایک حالت مین پاتے ہین یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ ہم ساحر کے قید مین تھے وہ ساحر مارا گیا ہم نے اُسکے سحر اور قید سے نجات پائی نہ معلوم کس نے اُس ساحر کو قتل کیا لندھور وغیرہ نے جواب دیا کہ اے شاہزادگان والا تبار ہم خود حیران ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ تو بخوبی معلوم ہے کہ ہم نے اور ہمارے ان سب سرداروں نے اُس نقابدار سے مقابلہ کیا تھا اور اسکے سحر مین مبتلا ہو کر اسیر ہو گئے تھے پھر ہمکو لشکر کی خبر نہین ہے نہ آپ لوگون کے آنے کی اب ہوش آیا تو آپ لوگون کو پایا اسی طور سے ہر ایک نے بیان کیا یہ بیان کرکے جب ہوش و حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا تو ایک طرف لشکر کفار کو صف آرا بحال تباہ پایا اور ایک سمت لشکر اسلام کو اور ایک مختصر لشکر در صف بستہ دیکھا تخت پر ایک بادشاہ بیپر کو سوار دیکھا اور دیکھا کہ ایک نقابدار زرنگار مرکب پر سوار میدان مین کھڑا ہے اور لاش اُس نقابدار ابلق پوش کی خاک پر پڑی ہے دو پرکالہ کی ہوئی اور عیار اُسکا اُسی حالت سے برابر لاش کے عالم سکوت مین کھڑا ہے یہ واقعہ دیکھکر ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم تو اسی میدان مین موجود ہین دیکھو وہ سامنے ہمارا لشکر صف آرا ہے اور بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ فرما ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو مختصر لشکر ہے وہ اُس

مقابلہ ار زنگار کا ہوا اور اسکے مقابلہ سے اس ساحر کو قتل کیا ہے خیر خداوند کریم نے اپنا رحم کیا
کہ ہم نے اس بلا سے نجات پائی ملک قاسم نے سب سے کہا کہ سامنے لشکر کفار موجود ہے چلو
اسپر حملہ کریں اور لشکر کو شکست دیکر بادشاہ لشکر کو اسیر کر کے خدمت بادشاہ میں
لیچلیں سب نے کہا کہ اچھا پس پہلے سب سے نعرہ ملک قاسم نے کیا اور رخ طرف لشکر
اخلاق کے کیا مقابلہ بکھرا ہوا دیکھ رہا ہے اور ہنس رہا ہے کہ ان سب نے اس ظالم کے سحر سے
نجات پائی اب لشکر کفار پر جاتے ہیں ملک قاسم یہ نعرہ کرتے چلے نعرہ ملک قاسم آن شاہ
خاور سپاہ ٭ زنم تیغ را بر سر مہر و ماہ ٭ آفتاب مشرق دین پروری ٭ شہسوار لعل پوشے
خاوری ٭ ملک قاسم کے بعد بدیع الزمان نعرہ کر کے اور موگری لیکر چلے نعرہ بدیع الزمان
نعرہ مہ برج خوبی ستم انجمن ٭ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ٭ دیگر جہان نام نامی من در جہان
بدیع الزمان ابن صاحبقران ٭ انکے بعد ملک ایرج نوجوان نے نعرہ کیا نعرہ ایرج نوجوان
نعرہ ملک ایرجم آفتاب منیر ٭ کہ صاحبقران است و آفاق گیر ٭ دیگر شدہ نام من
ایرج نوجوان ٭ لقب در جہان گشتہ صاحبقران ٭ بعد ایرج نوجوان کے شاہزادہ نور الدہر
نے نعرہ کیا اور طرف کفار کے چلے نعرہ نور الدہر نعرہ بشکل یوسف کنعان بہیبت ثانی رستم
کہ نامی ہم مشہور نور الدہر در عالم ٭ دیگر زبردست جہان ضیغم شکار رستم دستان ٭ ٭
ستم خوبان سراپا خلق نور الدہر عالیشان ٭ پھر دارائے صاحب رائے مالک سواد ملک
ہندوستان لندھور بن سعدان نے نعرہ کیا کہ ای کافران بد دغا اب میرے ہاتھ سے بچکر
کہاں جاؤ گے نعرہ لندھور خبر دہائے دربار اگرفتم تا بہ ہندستان ٭ اگر نام کسی دانی منم لندھور
بن سعدان ٭ دیگر منم پہلو نشین صاحبقران لندھور بن سعدان ٭ ہژبر نام آور مالک اقلیم ہندستان
لندھور کے نعرہ کے ساتھ ہی دوسری صدا آئی کہ باشید ای کفاران بیحیا و نابکاران پر جفا کہ
گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی منم مالک اژدر صاحب نیزہ دوسر غلام سیفی
دیا کر حیدر نعرہ بدانید من مالک اژدرم ٭ غلام جی جیا کر حیدرم ٭ ایک طرف سے نعرہ
منم طہماس شیر بیشہ زار کاستانی ٭ پسر من عنقر بل دیو برادر رستم ثانی ٭ پھر سب پسران
حمزہ مثل اسفندیار و داراب وغیرہ کے اپنے اپنے نام سے نعرہ کر کے اور سب سمربا

قتل فرامرز و جمہور و بہرام کے دفعتیں کے کنار پر چلے وہ بھی ہو گریبان ہاتھون مین لیکر
یہ نوبا دہر سے چلے اودھر ایک برق چمک کر گری کہ اُس عیار نقابدار کو بھی خاک سیاہ کر دیا
نقابدار زنگار نے جو یہ دیکھا کہ سرداران اسلام نے سحر سے نجات پا کر ایک مرتبہ کفار پر یورش
کر دیا نقابدار نے بھی اپنا مرکب اُٹھا دیا نعرہ کر کے اودھر بادشاہ یکرنگ نے جو دیکھا
کہ نقابدار نے نقابدار کو قتل کیا سرداروں نے رہائی پائی اودھر اُن دونون بازون سے
قریب بادشاہ پہونچکر اُس باز کے گوشت کو نوچ نوچکر کھالیا اور آکر اسی طور سے شانون پر
بیٹھ گئے پس بادشاہ یکرنگ نے پکار کر اُن اپنے سوارون سے کہا کہ جو برائے حفاظت
روپیہ سفر تھے کہ روپیہ پر قبضہ کر لو ہم نے اپنا کام کر دیا اب ایک حبہ یہ لوگ نہ اٹھانے
پائین چنانچہ اقرار ہو چکا تھا سواران لشکر اسلام بالکل مزاحم نہ ہوئے بلکہ وہان سے چلے آئے
اودھر بادشاہ یکرنگ نے دیکھا کہ کل سرداران لشکر اسلام نے رہا ہوتے ہی کفار پر نرغہ کیا اور نقابدار
بھی اُنکے عقب مین چلا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ مار لون کافرون کو یہ حکم پاتے ہی لشکر بادشاہ
یکرنگ اپنے مقام سے لینا لینا کہکر چلا اودھر اہل اسلام و بادشاہ اسلام نقابدار کے قتل ہونے
سے خوش ہو رہے تھے کسیکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ سردار رہا ہوئے یا نہین سب فرط خوشی
سے اپنے آپکو بھولے ہوئے بیٹھے کہ یکایک سردارون کے نعرون کی صدا ان سب کے
کان مین آئی گھبرا کر بادشاہ اسلام نے کرب سے فرمایا کہ ہمارے سردارون کے نعرون کی صدا
آرہی ہے یہ کس سے مقابلہ ہونے لگا معلوم ہوتا ہے نقابدار جو نقابدار کے ہاتھ سے قتل ہوا
اُن سب نے اُسکے سحر سے نجات پائی نقابدار زنگار کا لشکر ہوگا اُس سے مقابلہ ہونے
لگا معلوم ہوتا ہے یہ کہکر کرب و اسد و بادشاہ نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو کیا واقعہ نظر آیا
کہ سب سردار رہا ہو کر اور نعرہ کر کے اخلاق کے لشکر کی طرف چلے ہین اور نقابدار اور اُسکا
لشکر بھی چلا ہے پس یہ دیکھکر کرب و اسد کو تاب نہ رہی یہ دونون صاحب بھی نعرہ کر کے
چلے نعرہ اسد اسد شہسوارم کہ در روز جنگ ٭ بدرم دل شیر و چرم پلنگ ٭ دیگر اسد
چونکہ نام من است در جہان ٭ گریزان شوند کافران چون سگان ٭ اودھر اپنے اپنے
سردارون کے نعرہ کی صدا سُنکے ہر ایک کی اہل لشکر تلوارین لیکر چلے بادشاہ اسلام نے

بھی حکم دیا ہی اپنے کل لشکر کو ان کا فران بھیجا ہ باقی جفا کو مار لو اور خود بھی مرکب پر سوار ہو کر نعرہ کیا نعرہ بادشاہ منم شاہ شاہان فریدون حشم ، بہار گلستان کاؤس و جم ، منم افسر خسروان عجم ، منم وارث تخت و تاج و علم ، پس کل لشکر جو ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور سب نے مرکب اُٹھائے خاک و غبار جو سمہاے مرکبون سے اُڑا ایک آسمان خاکی زیر آسمان نمایان ہوا تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اسی مضمون کو شاعر نے نظم کیا ہے شعر زسم ستوران دران پہن دشت ، زمین شش شد آسمان گشت ہشت ، صدائے سمہاے مرکب سے تزلزل واقع ہوا زمین زرہ گاہ ہلنے لگی اسلحہ کی جھنکار سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی سیاہ بادل ڈھالون کے بلند تھے اُسمین برق سنان و شمشیر بران چمک رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر نے جوش مارا پھریرے نشانون کے کھل گئے پیدلون و سوارون نے اپنے مقام سے حرکت کی لشکر اس طور سے بڑھا کہ جیسے سمندر مین طوفان آتا ہے کیا آسان تھا اس لشکر کا حرکت مین آنا پہاڑ تک مل گئی ہزارون بلکہ لاکھون درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑے سبزہ صحرا پامال ہو گیا ادھر سے تو سردار اور کل لشکر اسلام و نقابدار و اُسکا لشکر طرف لشکر کفار کے برائے تاخت و تاراج کے چلا کفار ادھر غم و الم نقابدار ابلق پوش مین مبتلا تھے اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا رو رہے تھے خصوصاً اخلاق بار بار سر پر ہاتھ مارتا تھا اور کہتا تھا کہ جن کی لڑائی بگڑ گئی اب کیا کرون کہان سے نقابدار کو لاؤن ہان جب سے مین نے اس لشکر اور اس نقابدار کو دیکھا تھا میرا دل بیقرار تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا ہر مرتبہ ایک ہوک سی اُٹھتی تھی کچھ ایسا رعب طاری ہوا تھا کہ نقابدار کو دیکھکر میرا بند بند کانپا جاتا تھا مجبور تھا کیا کرتا جب بازپر آفت آئی تھی مین اُسیوقت سمجھ گیا تھا کہ بس اب خاتمہ ہے مین نے لاکھ لاکھ پکار کر کہا مگر اُس مرنے والے نے نہ سنا اب کیا کرون یہ کہتا ہے اور مثل عورت پسر مردہ کے چیخین مار مار کر روتا ہے کہ یکایک وزیر کے اور کل لشکر کے کان مین شور و غل و سمہاے مرکبان کی صدا آئی یہ لوگ اپنے حال مین مبتلا تھے انکو کیا خبر تھی کہ کیا ہو رہا ہے یہ جو صدا آئی اب جو سر اُٹھا کر دیکھا تو قیامت نظر آئی کہ کل سردار جو کہ نقابدار کے قید مین تھے نقابدار کے مرنے سے رہا ہو کر بقصد قتل و غارت ادھر کو آتے ہین اور کل لشکر اسلام مع بادشاہ اسلام کے اور کل لشکر نقابدار رزنگار و خود نقابدار یہ سانحہ جانکاہ و واقعہ حیرت افزا دیکھکر

سب کے حواس جاتے رہے مارا رونا پیٹھنا بھول گئے اسنوا اپنے جانون کی پڑی اس خیال سے کہ ان لوگون سے کون لڑ سکتا ہے ایک ہی حملہ مین ہم سبکو غارت و تباہ کر دینگے یہ تو برا غضب ہوا ہر ایک اہل لشکر متحیر ہو کر رہ گیا اسی طرف دیکھنے لگا ادھر وزیر نے پشت اخلاق پر زور سے ہاتھ مار کر گھبراہٹ مین کچھ خیال نہ رہا کہ یہ کیا حرکت ہے کہا کہ اے بادشاہ آپ نقابدار کو کیا رو رہے ہین اپنی تو خبر لیجیے اور لشکر کی سبکی جانین جاتی ہین ہم سبکو اس تباہی سے بچائیے دیکھیے یہ کیا آفت نازل ہوئی ہے اسکا کچھ تدارک فرمائیے ورنہ اگر غفلت کی تو ایک بھی زندہ نہ بچیگا اخلاق نے گھبرا کر و ہڑبڑا کر کہا کہ کیا ہوا کون سی نئی آفت و بلا نازل ہوئی وزیر نے کہا کہ میدان جنگ کی طرف تو ملاحظہ فرمائیے اب جو اخلاق نے اشک پونچھکر طرف میدان جنگ کے دیکھا زمین کو متزلزل پایا لشکر اسلام و سرداران لشکر نقابدار کو اپنے لشکر کی طرف بہ ارادہ حملہ آتے ہوئے دیکھا موت کا یقین ہو گیا گھبرا کر وزیر سے کہا کہ کیا تدبیر کرون اس بلا سے بچنے کی اگر یہ لوگ آپڑے تو دم لینے کی مہلت نہ دینگے ایک چشم زدن مین تمام لشکر کو نیست و نابود کر دینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑین گے انکو کون ایسا ہے جو روک سکیگا سبکا خاتمہ ہو جائیگا از برائے خداوند کوئی تدبیر بتا میرے تو حواس درست نہین ہین مین تو بدحواس نقابدار کے مرنے سے اور اس سپاہ کے ادھر آنے سے ہو گیا ہون جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے کوئی تدبیر بہت جلد بیان کر ورنہ جیسا تو کہتا ہے ایسا ہی ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ مین کیا تدبیر بتاؤن دیکھیے عقل کو دوڑاتا ہون مین آپ سے زیادہ بدحواس ہون مجکو خود اپنی جان کی پڑی ہوئی ہے کس آفت مین مبتلا ہوئے ہین یا خداوند کوئی تو تدبیر اسوقت ذہن مین آئے راوی بیان کرتا ہے کہ ایک تلاطم مچا ہوا تھا لشکر کفار مین ہر ایک راہ فرار تلاش کر رہا تھا کوئی کہتا تھا کہ ہم تو دین اسلام قبول کرکے اپنی جان بچا لین گے یہی دین حق ہے اور سب باطل ہین دیکھو کس قدر بد و سخت مین آنکی کمک آئی کوئی جو سیاہ قلب تھا وہ یہ کہتا تھا کہ چاہے مر جائین مگر ہم تو دین اسلام نہ قبول کیا ہے اور نہ قبول کرینگے بھاگ کر کوہ و صحرا مین بسر کرینگے اپنا آبائی طریقہ نہ ترک کرینگے یہ تلاطم ہے اور یہ ہلچل مچی ہوئی ہے ہر ایک اپنی جان بچانے کی فکر مین ہے ادھر وزیر نے کچھ دیر سکوت کرکے اخلاق سے کہا کہ ایک تدبیر میرے ذہن ناقص مین آئی ہے اگر آپ بھی پسند فرمائین اخلاق نے

کہا کہ حیلہ بیان کرو وزیر نے عرض کیا کہ تدبیر یہ ہے کہ آپ طبل بازگشت بجوا دین ادھر صداے طبل باز بلند ہوئی یہ لوگ فوراً اپنے قیام گاہ کی طرف واپس جائینگے کیونکہ انکے مذہب مین یہ امر ہے کہ جو اپنے سے پناہ مانگے خواہ وہ کیسا ہی دشمن قوی ہو اسکو پناہ دیتے ہین اور یہ اُن لوگون کا طریقہ ہے کہ پہلے حریف پر سبقت نہین کرتے ہین اُسکا حربہ روک کر اپنا حربہ کرتے ہین مین نے بخوبی دریافت کر لیا ہے کہ یہی طریقہ ہے کہ یہ لوگ خود طبل جنگ نہین بجواتے ہین جب لشکر حریف مین طبل جنگ بجتا ہے جب یہ بھی جواب مین بجواتے ہین اور میدان مین جاکر مقابلہ کرتے ہین یہ بھی قاعدہ ہے کہ جب لشکر مقابل مین طبل باز بجتا ہے تو یہ لوگ بھی بجوا کر واپس جاتے ہین اگرچہ حریف کو لشکر اسلام کے کسی سوار نے زیر کرکے اور سینہ پر سوار ہوکر ذبح ہی کر رہا ہو اور اُسکے کان مین طبل باز کی صدا پہونچی پس فوراً ہاتھ روک لیگا اور سینہ پر سے اُتر پڑیگا جسقدر تلوار نے خواہ خنجر نے کاٹا ہوگا اُسیقدر اور زیادہ نہ کاٹے گا اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ لشکر شکست خوردہ کا تعاقب نہین کرتے ہین مجروح پر ہاتھ نہین ڈالتے ہین خود کسی سے قلعہ بناہ ہوکر نہین لڑتے ہین پس جب آپ طبل باز بجوا دیجیگا صداے طبل باز سنکے فوراً واپس جائینگے پھر ایک قدم ادھر کو نہ آئینگے اور جب تک آپ طبل جنگ نہ بجوائے گا وہ نہ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کرینگے مگر ٹھہرے رہینگے جب آپ بجوا لیجئے گا نکلکر مقابلہ کرینگے اور جسکو براے مقابلہ طلب فرمائیگا وہی آکر مقابلہ کریگا دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا اگر حریف دیو ہو اور ایک طفل پنج سالہ کو انکے لشکر سے براے مقابلہ طلب کرے تو وہی طفل آکر مقابلہ کریگا دوسرا اُسکے مقابلہ کو نہ آئیگا خواہ وہ طفل دیو کے ہاتھ سے ہلاک ہو خواہ اُسکو قتل کرے ان سبکا قول ہے کہ اگر ہم حریف کے طلب کے خلاف عمل کرین تو حریف یہ خیال کریگا کہ ہم سے خوف کیا میری راے یہ ہے کہ طبل باز بجوا کر واپس چلیے نقابدار کا اتمام فرمایئے قرناطیس کو ان سب حالات کا نامہ تحریر فرمایئے جیسا وہ جواب تحریر کرین ویسا کیجیے آنکی تحریر پر عمل فرمایئے آیندہ آپکو اختیار ہے اخلاق نے جواب دیا کہ تمنے خوب تدبیر بتائی سواے اس تدبیر کے دوسری صورت نجات کی انکے ہاتھ سے نظر نہین آتی ہے یہ کہکر نقارہ نواز کو حکم دیا کہ طبل باز پر چوب لگادے یہ حکم دینا تھا کہ اُسکی جان پر خود بنی ہوئی تھی اُسنے اُٹھا کر چوب نقارہ کو دھما دھم پیٹنا شروع کیا مثل دھونسے کے صداے طبل باز جو کان مین سرداران نیکنام و شاہزادگان

بلند مقام و لشکر اسلام و لشکر نقابدار و خود نقابدار کے پہونچی پا نو لیلمار کیے ہوئے چلے آتے تھے تا اُسی
مقام پر پہونچ گئے پھر آگے ایک قدم نہ بڑھے گویا قطب ہو گئے کیونکہ حریف نے طبل باز بجا کر جنگ و پیکار
سے اسوقت معافی چاہی مگر نوبت سبکی یہ ہوئی کہ اپنے ہونٹ اپنے دانتوں سے چبانے لگے پشت
دست فرط غیظ و غضب سے کاٹنے لگے مگر کیا کرین اودھر اخلاق فوراً طبل باز بجوا کر اور اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر بہت جلد واپس چلا گیا اور چند لوگوں سے کہہ گیا کہ لاشہ نقابدار کا اٹھا لاو یہان لاشہ
پڑا ہوا تھا میدان مین لشکر اسلام و لشکر نقابدار جو یورش کر کے چلا اور اُس مقام پہ پہونچا لاش
نقابدار سمہائے مرکب سے پاش پاش ہو گئی تمام گوشت سمہائے مرکب پر تقسیم ہو گیا استخوان
ریزہ ریزہ ہو گئین وہ لوگ جو اخلاق نے روانہ کیے تھے کہ لاش لیکر آنا وہ لاش کو کہان تلاش
کرین اُسکا تو فتار ہو گیا راوی بیان کرتا ہو کہ بادشاہ پلنگ تاجگیر نقابدار اور اپنے لشکر کو ہمراہ
لیکر میدان جنگ سے طبل باز کی صدا سنکے اور خود طبل باز بجوا کر واپس آئے ادھر بادشاہ اسلام
مع کل سرداران نیکنام و لشکر اسلام کے خوشی خوشی فرحان و شادان بادل خندان طبل باز بجوا کر
سرداروں پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے ہر ایک سردار بادشاہ سے ملتا ہوا اور سلام کرتا ہوا
اپنے اپنے اسلحہ تن پر آراستہ کیے ہوئے فرودگاہ پہ آئے لشکر مین ہر طرف چہل پہل مچ گئی
نقارے خوشی کے بجنے لگے نوبت خانہ مین حکم پہونچا نقارچی نوبت سلامت کیقباد کی بجانے لگے
نشانہائے لشکر کو جلوہ ملنے لگا ہر طرف سامان خوشی نظر آنے لگا خادم و خدمتگار اپنے اپنے
آقا سے آ ملے عیار جو جنگل و کوہ مین پریشان و منتشر لشکر سے نکل کر ہو گئے تھے پھر لشکر مین
واپس آئے پھر اُسی طور سے لشکر آباد ہو گیا ہر ایک سردار کا خیمہ آباد ہوا بارگاہ آراستہ کی
گئی بازار مین کھل گئین خرید و فروخت جاری ہو گئی اب ہر طرف لوگ پھرنے لگے ہر ایک خوش
ہوا گویا وہ دن مثل عید کے تھا ایک دوسرے کے گلے ملتا تھا اور خوش ہوتا تھا رخ سب کے مثل
گل سرخ کے فرط خوشی سے شگفتہ تھے چہرہ بشاش تھے گرد رنج و ملال و غبار غم و الم دلوں
سے بالکل دھو گیا تھا اور مثل زنگ کے آئینہ دل سے دور ہو گیا تھا ہر طرف سامان خوشی و
خرمی تھا ہر ایک خوش ہو رہا تھا لشکر نے خوشی خوشی مراد پر آ کر کمر کھولی سب آسودہ
ہوئے بادشاہ اسلام بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے سردار و شاہزادے اپنے اپنے

خیمے سے آنے لگے بادشاہ اسلام کی قدمبوسی کرکے اور سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے یہان تک کہ دست راستی طرف دست راست کے اور دست چپ طرف دست چپ کے گرب واسعد اپنے مقام پر بیٹھے سب سردار اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے تخت کو قدم مبارک سے زینت بخشی سب عیار اپنے اپنے مقام پر خشت ہائے طلائی پر آکر کھڑے ہوئے جواہر بن عمرو کرسی ہدہد پر بہ نیابت خواجہ عمرو بیٹھے سوائے ڈنگل صاحبقران و علمشاہ و جہانگیر کے کہ ان ڈنگلون پر تو غالبًا پرچے ہوئے تھے باقی سب ڈنگلون پر سردار بیٹھے ہوئے تھے دربار خوب آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا داروغہ ارباب نشاط و دیگر اہلکارون کو طلب فرماکر سامان جشن کیا جائے ہم سردارون کے رہا ہونیکا ایک مختصر جشن کرینگے سب نے عرض کیا بہت خوب اسیوقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے جواہر بن عمرو و برق و چالاک و امیر و سیلرہ و ابوالفتح وغیرہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ نقابدار کون ہے اور یہ بادشاہ کون ہین جواہر نے عرض کیا کہ بہت خوب دریافت کیا جائیگا بادشاہ نے یہ فرماکر سیف ذوالیدین سے فرمایا کہ ایک نامہ بنام شہنشاہ یکرنگ تحریر کرو کہ اسکا مضمون یہ ہو کہ ہم نے سردارون کے رہا ہونیکا جشن خوشی کیا ہے اور اس جنگ کے سر ہونے کا اور اپنے اس بلا سے نجات پانے کا لہذا آپکی بھی دعوت ہے مع کل سردارون و نقابدار کے تشریف لاکر قدم رنجہ فرماکر ہمکو سرفراز فرمائیے تاکہ ہمکو خوشی و مسرت حاصل ہو گو یہ جشن ابھی مختصر ہے کیونکہ جب صاحبقران طلسم فتح کرکے تشریف لائینگے اسوقت جشن کیا جائیگا مگر آپ ز تشریف رکھتے ہون گے کہ آپ تشریف لائین لہذا تشریف لاکر ہمکو سرفراز فرمائیے ہم کہانتک آپکی عنایتون کا شکریہ ادا کرین آپ نے تو ہمکو بدون دام کے خرید کرلیا جبتک ہم زندہ رہینگے آپکے احسانمند رہینگے اور جب صاحبقران تشریف لائینگے اور یہ واقعہ سماعت فرمائینگے تو آپکا از حد شکریہ ادا کرینگے زیادہ والسلام خیر اختتام سیف ذوالیدین نے بموجب ارشاد فیض بنیاد بادشاہ اسلام کے نامہ تحریر کیا بعد تحریر کرنے کے پیشکش کیا بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ صاف کرکے لاؤ فورًا انھون نے نامہ صاف کرکے پیش کیا بادشاہ نے مہر فرماکر وہ نامہ جوکی و جام و جمیر ایان کا طلب کرکے وسط بارگاہ مین رکھا اور فرمایا کہ ایک سردار مین ایسا چاہتا ہون کہ یہ نامہ میرا لشکر نقابدار تک پہونچادے فورًا کلام بادشاہ تمام نہ ہوا تھا

کہ مہتر قران حبش نے آکر اپنے مقام پر سے وہ جام پی لیا بیڑا کھا لیا نامہ سر سے اٹھا کر باندھ لیا اور کہا کہ یہ خدمت یہ غلام بجا لائیگا پس بادشاہ نے حکم دیا وہ نامہ لیکر طرف لشکر نقابدار کے روانہ ہوئے بارگاہ سے نکل کر یہان بادشاہ نے لندھور وغیرہ سے صاحبقران کا حال دریافت کیا لندھور و مالک نے سب حال ابتدا سے آخر تک عرض کیا اور کہا کہ شاہزادہ علمشاہ کا پتہ نہین ہے کہ کدھر تشریف لیگئے ہین خواجہ عمرو برائے تلاش جہانگیر گئے ہین اور خود صاحبقران طرف کوہ مینون کے برائے فتح طلسم تشریف لیگئے ہین جو سردار ساحر یہان آکر شریک ہوئے تھے اس طلسم مین اُن سبکی افسر و بادشاہ ملکہ عزالنقین اُسنے سحر سے جو علمشاہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی شہر عنطاقیہ ہے وہان کسی ساحر کے قید مین ہین وہان کا بادشاہ اُنکو قتل کیا چاہتا ہے لپس ملکہ اُسی طرف کو مع کل سردارون کے روانہ ہوئین اُنکے جانے کے بعد آٹھ روز کی مہلت دی جب وہ زمانہ گذر گیا تو پھر صف آرائی ہوئی مین نقابدار کے مقابلہ کو نکلا اسیر ہو گیا پھر مجکو خبر نہین کہ لشکر پر کیا گذری اپنی خبر نہین کہ مین کہان ہون اور کہان نہین ہون آج ہوش آیا اپنے کو اس جنگل مین کھڑا ہوا پایا اور ان سبکو بھی اور آپکو اور لشکر کفار کو صف آرا دیکھا اور نقابدار زر نگار کو میدان مین پایا اور نقابدار ابن پوش کو قتل پایا یہ مجکو خبر نہین کہ یہ سردار کب آئے اور کب اسیر ہوئے اور آپ کب تشریف لائے پھر بھی سب نے بیان کیا ملک قاسم و بدیع الزمان و ابرج نوجوان و نورالدہر و فرامرز وغیرہ نے بیان کیا کہ ہم جو یہان تھے بادیگرے آئے تو لشکر کی حالت تباہ پائی ہمنے جاکر مقابلہ کیا اسیر ہو گئے پھر ہمکو خبر نہین ہے کہ کیا گذری چنانچہ سب نے اپنا اپنا جدا جدا واقعہ بیان کیا جب سب بیان کر چکے تب بادشاہ اسلام نے سب حال بیان فرمایا ٹھیکہ وغیرہ دینے کا اور لڑائی کے فتح ہونے کا یہ حال سنکے سردار بہت حیران ہوئے اور کہا کہ ہمنے آجتک اس قسم کی بات نہین سنی نئے طریقہ کی جنگ ہے اور یہ نیا طریقہ ہے خوب ٹھیکہ پر کام ہوتا ہے یہ نیا ٹھیکہ سننے مین آیا خیر ہمکو اس سے کیا غرض اپنے مطلب سے مطلب ہے خدا نے اپنا فضل کیا سبکی جانین بچ گئین اور آبرو بھی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور سب خوش ہو رہے ہین اودھر مہتر قران لشکر نقابدار بادشاہ نقابدار کے لشکر مین پہونچے وہان کا حال ملاحظہ ہو کہ بعد واپس جانے میدان

میدان جنگ کے بادشاہ بکرنگ نے دربار کیا وہ سب روپیہ جو کہ ٹھیکہ کا لیا تھا منگا کر نذر زنبیل کیا سب سردار حاضر ہوئے نقابدار برابر تخت کے آکر بیٹھا ملکہ غزالہ آہو چشم دونون آکر بصورت مبدل بارگاہ مین بیٹھین دربار آراستہ ہی کہ بادشاہ نے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کہ اب تو کوئی خوف نہین ہی خدا نے آبرو رکھ لی خدا کے فضل سے اور تم لوگون کی کمک سے نقابدار کو قتل کیا بادشاہ اسلام سے حسب دلخواہ روپیہ لیا کفار یہ حال دیکھکر واپس چلے گئے ورنہ انکا بھی خاتمہ ہو جاتا یہ قصہ ہی فیصل ہو جاتا مگر وہ طبل باز بجا کر چلا گیا نہ معلوم کیا خیال کر کے چلا گیا کہ پھر قصہ باقی رہا ہی مین چاہتا ہون کہ اس لڑائی کا خاتمہ ہو مین تمکو بادشاہ سے ملاکر اپنے کو ظاہر کر کے اور بادشاہ سے رخصت ہو کر خدمت صاحبقران مین روانہ ہون کیونکہ وزیر میرا انتظار فرما رہے ہونگے انکو برائے فتح طلسم جانا ہی ملکہ غزالہ آہو چشم وغیرہ نے عرض کیا کہ خواجہ سلامت اخلاق نے اس سبب سے طبل باز بجوا دیا کہ اُسکا دوست ہی قرناطیس جادو بہت زبردست ساحر ہی سامری و جمشید کا تعلیم کردہ ہی انکا ہم سن ہی انسے سحر کی تعلیم پائی ہی اس وقت اُسکا ہمعصر کوئی نہین ہی اُسکے سحر نے بڑی قیامت کی وہ کوہ قرناطیس پر رہتا ہی اپنے نام کا ایک کوہ اُسنے آباد کیا ہی یہ نقابدار ابلق پوش جو آیا تھا یہ اُسکا شاگرد تھا ہمکو علم سے معلوم ہوا کہ اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی ہی وہ خود تو آیا نہین اُسنے اپنے شاگرد کو روانہ کر دیا اُسکے شاگرد نے آکر یہان یہ آفت برپا کی تھی اور صاحبقران کے اقبال اور فضل خدا سے یہ لڑائی فتح ہوئی وہ نابکار مارا گیا ورنہ بڑی مشکل پڑتی اب اخلاق اُسکو سب حال سے آگاہ کریگا ابکی مرتبہ وہ یہ سُنکے کہ میرا شاگرد قتل ہوا خود آئیگا اگر وہ آیا تو بڑے غضب کے سحر ہونگے ہمکو بھی جان لڑانا پڑیگی گو ہم اُسکو جواب نہین دے سکتے ہین مگر جہان تک ہوگا کوشش کرینگے اور لڑینگے آئندہ جو مرضی خدا خدا وند کریم اُسکے شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے سحر کو ہم سے رد کرائے گو امید تو نہین ہی کہ ہم اُسپر غالب آئین مگر ذات خدا کا بڑا بھروسہ ہی وہی حامی و مددگار ہی وہی کمک کریگا تو فتح حاصل ہوگی اُس کافر پر جب تک وہ نہین آ لیتا ہی اخلاق اُسوقت تک طبل جنگ نہ بجوائے گا اور نہ مقابلہ کرے گا ملاحظہ فرمایئے گا اُسکے آنے پر دیکھیئے کیا ہو کس کی ظفر اور کس کی شکست کون غالب ہو اور کون مغلوب یہ نہ خیال فرمایئے گا کہ ہم اُس نابکار سے خوف کرتے ہین

آپ تو ہم سوائے خداوند کریم کے کسی دوسرے سے نہین ڈرتے ہین قرناطیس کیا چیز ہو اگر مریخ فلک بھی آسائے تو ہم اُس سے بھی مقابلہ کرین سامری و جمشید بھی اپنی قبر سے اُٹھکر آوین تو ہم اُنسے بھی سحر مین مقابلہ کرین دل ایسے قوی ہین ہمارے آپ کو اختیار ہو چاہے اپنے کو ظاہر فرمائیے چاہے اپنے کو پوشیدہ رہنے دیجیے خواجہ نے سکر اکر جوابدیا کہ میری تو یہ راے ہو کہ ابھی اپنے کو ظاہر کرون قرناطیس کے بھی مقابلہ کو سر کرلون اور اس لڑائی کے بھی فتح کرنے کا ٹھیکہ لیلون اور روپیہ حاصل کر دن پھر اُسکے بعد اپنے کو ظاہر کر دن اور پھر اطمینان بھی ہو جائیگا مین یہان کل لشکر کو چھوڑ کر خدمت صاحبقران مین روانہ ہون اُن سب نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم تو آپکے تابع فرمان ہین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ مہتر قران آپکے پاس بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین ور دولت پر کھڑے ہوئے ہین کیا حکم ہوتا ہو کہا کہ بلاؤ اور حکم دیا کہ ایک کرسی زر و جواہر نگار لاکر بچھا دو فوراً کرسی لاکر بچھا دی گئی وہ چوبدار باہر جاکر مہتر قران کو لایا اندر بارگاہ کے مہتہ قران نے آکر سلام کیا اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ قران سلام کرکے کرسی پر بیٹھے ساقی نے باشارۂ بادشاہ کے مہتر قران کو جام شراب دیا مگر بادشاہ کا حال یہ ہو کہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین آنکھ چار نہین کرتے ہین ناظرین سمجھ گئے ہونگے کیون آنکھ چار کرکے نہین بات کرتے ہین صرف اس خیال کو ایسا نہ ہو کہ قران آنکھ سے تل پہچان لے اور آنکھ کی گردش تو راز افشا ہو جائے کیونکہ یہ بہت بڑا عیار ہو بادشاہ نے بڑا غضب کیا کہ ایسے عیار کامل کو نامہ دیکر روانہ کیا ہو جہان تک ہو اپنے کو بچاؤ قران حیران ہو کہ کیا سبب ہو کہ بادشاہ آنکھ چار کرکے نہین کلام کرتا ہو جب ساقی شراب پلا چکا اسوقت بادشاہ نے کہا کہ آپ کہان تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہو قران نے عرض کیا کہ نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے آپکو نامہ تحریر کیا ہو فرمایا کہ نامہ لاؤ قران نے نامہ نکالکر پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر پڑھا بعدہٗ منشی کو دیا آستے یہ آواز بلند پڑھا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ نے قران سے فرمایا کہ ہماری طرف سے بادشاہ اسلام کو بہت بہت سلام کہنا اور مزاج پرسی کرنا اور عرض کرنا کہ یہ کوئی احسان کی بات نہ تھی آپنے روپیہ صرف کیا ہم نے کام کیا ہان اگر ہم بعد ان روپیہ لیئے ہوئے کام کرتے تو احسان تھا

ہم خود آپکا شکریہ ادا نہین کر سکتے ہین کہ آپ نے ایثار روپیہ صرف کیا اُسپر احسان مانتے ہین اب نہ دعوت کی ضرورت ہے نہ ضیافت کی کیونکہ ہم روپیہ لے چکے ہین ہم ابھی یہان سے روانہ ہوجاتے چونکہ ہمارے آپکے اقرار ہوچکا ہے کہ جب تک اخلاق کو خواہ اسیر خواہ جدا پست کو خواہ قتل کرکے اس کوہ کو اسلام آباد نہین کر لینتے ہین اُسوقت تک ہم یہان سے نہ جائینگے پس ہمکو امر کا انتظار ہے کہ وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آکر مقابلہ کرے اور ہم مقابلہ کرکے لڑائی اسکو فتح کرلین تو پھر یہان سے جائین کہدینا کہ بیکار تکلیف نکرین یہان کسکا ہے اور وہان کس کا ہم عزیت نہین جانتے ہین ہان اُسوقت دعوت ہم قبول کرینگے کہ جب بالکل لڑائی فتح ہوجائے گی ابھی ہم نہین آسکتے ہین اگر آپکو یہ خیال ہو کہ ہمارے یہانکے کھانے سے انکار ہے تو یہ امر نہین ہے ہم بسر و چشم آتے مگر ابھی چند سبب ایسے ہین جو کہ مانع ہین ہم یہان موجود ہین جو آپکا جی چاہے ہمکو روانہ کردین ہم اُسکو سر و چشم پر رکھین گے اور نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر کھائینگے اور خدمت مین اُسوقت حاضر ہونگے جب یہ لڑائی بالکل فتح کرلین گے عرض کردینا کہ حضور اس امر مین زیادہ تر اصرار نہ فرمائین ورنہ باعث رنج ہوگا یہ کہکر اور یہی مضمون لکھوا کر قران کو خلعت دیکر بڑے اعزاز و اکرام سے رخصت کیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے دعوت مین جو جانے سے انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی پہچان لے کیونکہ وہان ایک لاکھ اسی ہزار عیار ہین اُنمین بعض بعض تو ایسے ہین کہ جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین چالاک و برق و سیارہ وجواہر یہ طریقہ ہے بات سے شناخت کرلیتے ہین انسے ذرا بچنا چاہیئے تم گئے اور اُنھون نے پہچان لیا اس سے کیا حاصل جو راز افشا ہوجائے یہی سبب تھا جو خواجہ نے انکار کیا غرضکہ مہتر قران حبش اُس بادشاہ نفلی سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کی طرف چلے جب قران چلا گیا اُسوقت سرداروں سے خواجہ نے کہا کہ مجکو بڑا خوف تھا کہ قران پہچان نہ لے کیونکہ یہ بہت بڑا عیار ہے اسی سبب سے تو مین نے اُس سے آنکھ چار کرکے کلام نہین کیا ورنہ وہ ضرور پہچان لیتا اور یہ راز ابھی کھل جاتا اور اسی سبب سے دعوت مین جانے سے انکار کیا اور نہین جاؤنگا نہ تم مین سے کسیکو جانے دونگا سب نے کہا کہ جو آپکی رائے ہم آپکے فرمانبردار ہین القصہ قران نے جاکر جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اور جو کچھ جواب پایا تھا وہ عرض کیا اور جواب نامہ دیا

بادشاہ اسلام و سرداروں نے کہا کہ خیر جو اُنکی مرضی اوسیوقت یہ لکھکر بھیجدیا کہ اچھا جب تک آپ یہاں تشریف فرما ہیں آپ ہمارے مہمان ہیں دونوں وقت ہم آپکے واسطے مع آپکے کل لشکر کے جو کچھ ہمکو نصیب ہے بھیجدیا کرینگے آپ اسمیں عذر نہ فرمائیگا ورنہ ہمکو رنج ہوگا خواجہ نے قبول کرلیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کو رنج ہو پس یہاں تو سامان جشن ہونے لگا ہر مقام پر خوشی کا سامان تھا ناچ رنگ ہو رہا تھا دعوتیں ہو رہی تھیں دونوں وقت بادشاہ یکرنگ کے لشکر میں لشکر اسلام سے طعامہاے لذیذ کے خوان جاتے تھے اور وہ لوگ کھاکر خوش ہوتے تھے یہاں بارگاہ سلیمانی میں صحبت عیش ونشاط برپا ہے دن عید اور رات شب برات ہے لشکر اسلام میں اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ اخلاق جو طبل باز بجواکر اپنے لشکر کو لیکر مغموم ومحزون فرودگاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے اس امر کو غنیمت جان کر زندگی کو مقدم خیال کرکے کمر کھولی سب اپنے اپنے بستر پر مغموم ومحزون پڑ رہے کیا رنگ زمانہ کا ہے کل اسی لشکر میں وہ چہل پہل تھی اور ہر طرف خوشی تھی کہ جو حد بیان سے باہر ہے یا آج اس لشکر میں ہر طرف سینہ زنی وماتم ہے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو گریاں نہ ہو برائے نقابدار کل لشکر اسلام میں ہر چشم گریاں اور ہر دل بریاں تھا آج وہاں خوشی کا سامان ہے بقول کسے سچ ہے کہ دنیا میں شادی وغم توام ہیں جیسا کہ شاعر کہتا ہے مصرعہ ہو کسی کی خانہ بربادی کسی کا گھر بسے ۞ غرض کہ حال کفار تباہ ہے اخلاق نے بھی بارگاہ میں آکر چارونا چار دربار آراستہ کیا سب سردار رنجور ومغموم اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بات بات پر آنسو نکل آتے ہیں اخلاق آہ سرد نفس سرد بھر رہا ہے وہ لوگ جو کہ لاشہ نقابدار کا لینے کو گئے تھے میدان سے کچھ استخوان ریزہ ریزہ اُٹھا کر لائے اخلاق سے آکر عرض کیا کہ لاش تو نہ ملی مگر استخوان ملے کیونکہ لاش تو سم ہائے مرکب سے پائمال ہو گئی اخلاق نے کہا کہ اچھا جو کچھ ملا اسکو لیجاکر پھونک دو تاکہ رسم ادا ہو جائے محروم نہ رہے اُن لوگوں نے لیجاکر اُن استخوان ریزہ ریزہ کو من دو من لکڑیاں جمع کرکے روغن نفت ڈالکر پھونک دیا اور اخلاق سے آکہدیا کہ ہمنے پھونک دیا جب ان کاموں سے فراغت ہوئی اُسوقت اخلاق نے کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے کیونکہ ان لوگوں نے جان بچا لی جاے وزیر نے عرض کیا کہ اپنے دوست کو اس حال سے آگاہ فرمائیے کہ آپ نے جس نقابدار لوبر دانا کو بھیجا تھا

اُسنے یہان آکر سب اہل اسلام کو جوکہ یہان موجود تھے اسیر کر لیا سوائے لشکر اسلام کے کوئی سردار باقی نہ رہا تھا کہ اُنکے لشکر مین خبر ہو گئی جو کہ دوسرے مقام پر فروکش تھا کمک آنے لگی نقابدار اسیر کرنے لگا یہان تک کہ بادشاہ اسلام لشکر لیکر آپہونچے مقابلہ ہونے لگا نقابدار نے تمام لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کر لیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام و دو سردار باقی رہے تھے کہ اُنکو بھی اسیر کر لیا تھا کہ ایک نیا واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے ہم تباہ ہو گئے وہ یہ واقعہ تھا کہ یکایک ایک لشکر مع ایک بادشاہ کے صحرا سے پیدا ہوا اُس لشکر مین ایک نقابدار تھا اور ایک بادشاہ اور وہ لشکر مختصر تھا اُس نقابدار کے سر پر بھی دو باز سایہ فگن تھے جس طور سے باز اُسکے نقابدار کے سر پر سایہ کیے رہتا تھا اُسی طور سے باز سفید رنگ و سبز رنگ اُس نقابدار و بادشاہ کے سر پر سایہ فگن تھا اُس بادشاہ نے آکر ہمکو پیام دیا کہ لشکر اسلام سے دست بردار ہو سردارونکو چھوڑ دو دین اسلام قبول کرو ورنہ ہم سے بُرا کوئی نہین ہی تم نے انکار کیا ہمارا نقابدار میدان مین کھڑا ہوا سوار طلب کر رہا تھا کہ اُس بادشاہ کے اور بادشاہ اسلام کے کچھ عہد و پیمان ہوا دس لاکھ پر فیصلہ لیا کہ ہم اس نقابدار کو قتل کرکے اس لڑائی کو فتح کرکے تمھارے سردارون کو رہا کرینگے وہ روپیہ جمع کیا گیا اُس لشکر کے نقابدار نے نکل کر ہمارے نقابدار سے مقابلہ کیا باز سے دونون باز لڑے نقابدار سے نقابدار نوبت یہ ہوئی کہ باز کو بازون نے ہلاک کیا وہ اس امر سے باز نہ آئے ہمارے نقابدار کو اُس نقابدار نے قتل کیا کہ جسکی سبب سے ہم بدست و پا ہو گئے نقابدار کے مرنے سے سب سردار رہا ہوئے وہ سب بھی اپنے لشکر پر یلغار کرکے چلے اور کل لشکر اسلام و لشکر نقابدار لڑنے لگے ہمنے چالاکی کرکے وزیر کی رائے سے طبل باز بجوا دیا کہ جان بچے ورنہ خاتمہ ہو جاتا ہم جان بچا کر فرودگاہ پر واپس آئے لاش کو نقابدار کی جلا دیا آپکو سب حال کا نامہ تحریر کیا از برائے خداوند عجائب نگار کمک فرمایئے ورنہ ہم سب اہل اسلام کے ہاتھ سے ہلاک ہو جائینگے ایک بھی زندہ نہ بچیگا اگر کمک فرمائی ہے تو پوری کمک فرمایئے ورنہ [illegible] مرحمت فرمایئے جبتک آپ تشریف نہ لائینگے اُس وقت تک یہ لڑائی فتح نہ ہوگی نیز آپ ہم لوگون کی جان کے پیچھے پڑے ہین ابکی مرتبہ چالاکی کرکے بچ گئے اگر ابکی آپ نے کسی ساحر زبردست کو روانہ کیا تو اگر مقابلہ کیا تو وہ بادشاہ اور وہ نقابدار یہان موجود ہین اُن سے مقابلہ ہوگا وہ ساحر زبردست

معلوم ہوتا ہے وہ بدون آپکے اور کسی سے نہ زیر ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہے واجب تھا عرض کیا جب وزیر نے یہ تقریر بیان کی اخلاق نے اسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھوا کر اور اپنی مہر کرکے ایک سانڈنی سوار کے ہاتھ روانہ کیا طرف کوہ قرناطیس کے یہ بھی لکھدیا تھا کہ جب تک آپ نہیں تشریف لاتے ہیں یا کوئی تدارک کامل نہیں فرماتے ہیں اسوقت تک ہم طبل ز جنگ بجوائینگے اور نہ مقابلہ کو میدان مین جائینگے کیلئے تشریف لانے پر منحصر ہے سانڈنی سوار اودھر نامہ لیکر روانہ ہوا اودھر اخلاق نے دربار برخاست کیا انتظار جواب مین اپنی بسر کرنے لگا مگر رات دن مغموم رہتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ کیسے لشکر لڑائی بگڑ گئی کاش ایک دن یہ لشکر اور نہ آتا مگر ان باتون سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا پرستون کا خدا برحق ہے وہ یہی کہتے تھے کہ ہمارا خدا ہمکو اس آفت سے بچائیگا وہی ہماری کمک کریگا ہم نے ہزار مرتبہ خداوند عجائب نگار سے فریاد کی مگر ایک بھی سماعت نہ ہوئی نہ کوئی آرزو پوری ہوئی اُنکے خدا نے کیسی وقت سخت مین اُنکی کمک کی کہ ایک بھی اُنکے لشکر کا ضائع نہ ہوا اور کام ہوگیا اگر قرناطیس نہ آیا تو مین ضرور اہل اسلام کی اطاعت کرونگا اور انکا دین قبول کرونگا جسکو بیڑا اٹھا دینا ہے گا وہ دیگا ورنہ اپنی راہ لیگا اخلاق ایسے ایسے خیال دل مین کیا کرتا ہے مگر کسی پر ظاہر نہین کرتا ہے اسکو تو انتظار جواب نامہ اور اہل اسلام کو عیش و عشرت مین چھوڑا جاتا ہے اب حال قرناطیس کا تحریر کیا جاتا ہے کہ جسدن اسنے اپنے شاگرد رشید کو برائے کمک اخلاق کوہ بلور کی طرف روانہ کیا تھا اسدن اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ ایک عکسی تصویر اپنے شاگرد کی بناکر اپنے سامنے لگالی تھی سواے اسکے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی تھی وہ سحر کی تصویر تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی کھڑا ہے اسکی یہ چھائین ہے یہ سایہ ہمہ وقت اسکے سامنے رہتا تھا سوتے جاگتے ہمہ وقت اسکے پاس تھا جہان یہ جاتا تھا وہان اسکے ہمراہ جاتا تھا یہ تدبیر اسنے اس خیال سے کی تھی کہ اگر کوئی آفت اسپر آئے اور یہ قتل ہوجائے تو مین آگاہ ہوجاؤن اور جاکر تدبیر کرون کیونکہ لشکر اسلام مین عیار بہت زبردست ہین وہ ضرور تدبیر اسکے قتل کی کرینگے گو مین نے سمجھا بہت دیا ہے پھر بھی خیال لازم ہے یہ تدبیر کرکے عیش و عشرت مین بلا خوف و خطر مصروف ہے اپنے شغل سابق مین کہ دن رات شراب خواری کرنا دن کو طفلان صباحت سے فعل بد کا مرتکب ہونا شبکو نازنینان مہ جبین کے ساتھ کالا منہ کرنا رات دن اسکو شہوت پرستی

کے سوا دوسرا کام نہ تھا سوائے فعل بد کے آرام نہ تھا کبھی کبھی رات دن مین گھنٹہ آدھ گھنٹہ ناچ بھی دیکھ لیتا تھا جس دن نقابدار قتل ہوا ہے یہ اپنے باغ مین بیرون بارہ دری زیر نمگیرہ بیٹھا ہوا سحر ابجواری کر رہا تھا ایک طفل دہ سالہ اسکے بغل مین تھا اُسکے بوسے لیتا جاتا تھا وہ سایہ سامنے موجود تھا گاہ گاہ اُسپر بھی نگاہ پڑجاتی تھی کہ جب میان نقابدار کو نقابدار نے قتل کیا اُسوقت اسکی نگاہ اُس عکس پر تھی کہ یکایک ایک شعلہ بھڑکا اور وہ عکس اُس شعلہ سے جلکر خاک ہوگیا آواز آئی کہ کشتی کہ نام من عنقائے شہباز جادو بود مارا جوان مجکو اے ذرکام تمام کیا میرا افسوس مین نے تو ابھی دنیا کے لذات سے کچھ فائدہ بھی نہ اُٹھایا تھا اے استاد میری خبر لیجیے ایکا شاگرد کام آیا آپکے قدمون پر نثار ہوا اُس عکس کا شعلہ سے جلکر مٹنا تھا اور اس صدا کا آنا تھا کہ قرناطیس کے حواس جلتے رہے ہائے کا نعرہ مار کر دونون ہاتھ زانو پر مارے اور کہا کہ افسوس میرا بڑا شاگرد رشید مارا گیا کیا آفت نازل ہوئی کس نے اسے قتل کیا اب بدون اسکے خون کا عوض لیے ہوئے مجکو آرام نہ آئیگا ان خداپرستون کو جاکر اگر مین نے غارت نہ کیا تو اپنا نام قرناطیس نرکھا یہ جانے کہان ہین بچکر میرے ہاتھ سے یہ کس بھروسے پر بھولے ہوئے ہین کیا اسکا خون بالا بالا جائیگا ہرا رنگ لائیگا جب سب خداپرستون کا خون لیگا جب معاوضہ ہوگا کیا اُسکو قتل کرکے آرام سے بیٹھ سکتے ہین مین ابھی تو جاتا ہون اور کل ہی کو معاوضہ کرتا ہون انھون نے مجکو بھی اور کوئی قصور کیا ہو جو میرے شاگرد کو قتل کیا ہو بہت ہی غصہ آیا فرط غیظ و غضب سے تمام بدن کے بال مثل نیکلے کے کھڑے ہوگئے دونون آنکھین لال ہوگئین منہ سے کف جاری ہوا غیظ طاری ہوا منہ سے مثل تنور کے شعلہ نکلنے لگے جب سانس لیتا تھا آگ کے شعلے نکلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام جسم ناریکا آتش دوزخ سے بنا ہوا ہے اسی حالت غیظ مین صراحی اُٹھا کر پھینکدی کہ چورا چورا ہوگئی تمام فرش شراب سے خراب ہوا اُس طفل نے پوچھا کہ کیون کیا ہوا گلے لپٹ گیا اُسکو جھڑک دیا کہ الگ جاکر گرا یہ بل کھاکر اُٹھا کمرے مین آکر تمام اپنے جسم پر اسباب سحر آراستہ کیا سامان سحر سے درست ہوکر کمرے کے باہر آیا اسقدر غصہ تھا کہ کسیکو جرات نہ ہوئی کہ دریافت کرے کہ آپ کہان تشریف لیجاتے ہین اسنے یہ خیال اپنے دل مین کرلیا کہ یہان دریافت کرنے سے سحر سے کیا فائدہ کہ کسنے قتل کیا اور کیونکر قتل ہوا عرصہ ہوگا وہان جاکر اخلاق سے دریافت کرلون گا پہلے اُسکے قاتل

ہے کو قتل کرونگا وہ جائیگا کہان اگر بالاے آسمان جاکر پوشیدہ ہوگا تو وہان جاکر قتل کرونگا
زیر زمین پنہان ہوگا تو وہان جاکر گو یہ ہوسکتا تھا کہ یہ سحر سے دریافت کر لیتا اور سب حال اسپر
ظاہر ہو جاتا مگر بسبب غصہ کے اور عرصہ کے اسنے نہ دریافت کیا فوراً اسباب سحر سے آراستہ
ہو کر کمرے کے باہر آیا فوراً تخت سحر تیار کیا اوسپر سوار ہو کر مثل بلاے مبرم داقنت کے طرف کوہ بلور
کے روانہ ہوا یہ عالم تھا کہ مثل آندھی کے چلا جاتا تھا کچھ خیال نہ تھا اور اس قدر کا سحر کرتا جاتا
تھا کہ شعلے نکلتے جاتے تھے تمام درخت و سبزہ جلتا جاتا تھا جدھر اسنے آنکھ اُٹھا کر دیکھ لیا کہ
اُسطرف آگ لگ گئی نگاہ سے سحر کرتا جاتا تھا ابر سحر سر پہ قائم تھا اُس سے برق چمکتی تھی
رعد کی گرج پیدا تھی یہ تو اس طرف کو یون چلا آتا ہے یہان اسکے ملازم وغیرہ سب حیران ہین
کہ یہ آقا کہان گئے ہین اور اس غیظ و غضب سے کہ کلام کرنے کی جرات نہ ہوئی جو دریافت کرتے یہ نکلے
سب تو اس فکر و تردد مین ہین کہ خیر جب واپس آئینگے دریافت کر لین گے ادھر قرناطیس چلا
جاتا ہے شام اسکو ایک صحرا مین ہوگئی اسنے اُسی صحرا مین وہ رات بسر کی بوقت سحر وہان سے
چلا اسقدر تیز سحر کرتا ہوا آتا ہے کہ پیاس کا غلبہ ہوا زبان خشک ہوگئی اب الفاظ سحر پورے طور
سے ادا نہین ہوتے ہین جب یہ نوبت پہنچی اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھا کہ کوئی چشمہ تو نہین بتقاضائے
سے ایک چشمہ نظر آیا یہ اُس چشمہ کی طرف تخت کو لیکر چلا مائل بزمین ہوا ادھر وہ سانڈنی سوار
سانڈنی اوڑائے ہوئے نامہ لیے ہوئے اسی کے پاس جاتا تھا کوہ قرناطیس کی طرف کہ اُسکو بھی
پیاس معلوم ہوئی وہ سانڈنی اوڑا کر مثل قطرہ باران کے چشمہ پر آیا سانڈنی سے اُترا اُسکو چھوڑ دیا سانڈنی
نے بھی پانی پیا اسنے بھی پانی پیا منہ ہاتھ دھویا اب یہ اپنا پسینہ خشک کرنے لگا کہ پسینہ خشک ہو جائے
تو سوار ہو کر طرف منزل مقصود کے روانہ ہون یہ ٹہل رہا تھا کہ برق چمکی اسنے سر اُٹھا کر دیکھا دیکھتا
کیا ہے کہ ایک ساحر نہایت زبردست تمام جسم سے شعلہ نکلتے ہوئے غضب و مار جسم سے لپٹے ہوئے
آسمان پر سے تخت پر سوار طرف زمین کے چلا آتا ہے پہلے تو یہ ڈرا پھر اسنے کہا کہ خوف کس امر کا ہے
اگر دریافت کریگا کہہ دونگا کہ مین اپنے مالک کا نامہ لیکر پاس قرناطیس کے جاتا ہون میرا کیا
لیگا ادھر قرناطیس نے دیکھا کہ ایک سانڈنی کنارے چشمہ کے گھاس چر رہی ہے اور اُسکا
سوار ٹہل رہا ہے یہ بہت جلد ہوا پر سے تخت کو زمین پر لایا ادھر اُس سانڈنی سوار نے پہچانا

اور قرناطیس نے یہ سانڈنی سوار اخلاق کا ہے کہین جاتا ہے اور وہ اُسنے پہچانا کہ یہ تو قرناطیس جادو
ہین جنکے پاس مین جاتا ہون نامہ لیکر خوب ہوا کہ ملاقات ہوگئی نامہ اسی مقام پر پہونچونگا اودھر
قرناطیس نے خیال کیا کہ اس سے سب حال معلوم ہوگا چنانچہ قرناطیس پیاسا بہت تھا پہلے اُس
تخت پر سے اُترکے چشمہ مین سے پانی پیا اسکے حواس درست ہوئے اب یہ متوجہ ہوا طرف اس سانڈنی سوار
کے اور وہ بھی قریب آیا سلام کیا قرناطیس نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے سانڈنی سوار تم جاتے
کہان ہو اور اخلاق کا تو مزاج اچھا ہے اور سب خیریت ہے لشکر اسلام سے کیا ٹھہری ہمارے لشکر
نے تمھارے بادشاہ کی کمک کی اور لشکر اسلام کو تباہ کیا اس سانڈنی سوار نے سر پیٹ کر کہا کہ مین تو آپکی
خدمت مین نامہ لیکر جاتا تھا کہ آپ سے یہان ملاقات ہوئی مین اگر پانی نہ پیتا اور ذرا ہوا نہ کھاتا تو
چلا جاتا آپ سے ملاقات نہ ہوتی بڑی خرابی ہوتی قرناطیس نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہے جلد لاؤ پہلے
وہان کا حال تو بیان کرو اُسوقت سانڈنی سوار نے رو رو کر سب حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اور کہا یہی نامہ مین بھی تحریر ہے سب حال سنکے اور برہم ہوا نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع
کیا وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر کہا کہ مین اسی طرف کو جاتا تھا
کہ تم سے ملاقات ہوئی خیر وہان کا حال معلوم ہو گیا اب مین چلتا ہون تم سانڈنی پر سوار ہو کر چلو
مین بھی آتا ہون یہ کہکر فوراً سانڈنی پہ وہ سوار ہوا اور قرناطیس تخت پر سوار ہوا اور سانڈنی سوار سانڈنی
کو اڑا کر اور قرناطیس تخت کو اڑا کر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا یہان صبح کا وقت تھا
اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر تھے کہ یکایک آسمان پر برق کوندھی ایک ابر
سیاہ رنگ نمودار ہوا برق کے کوندھنے سے سب کی آنکھین جھپک گئین سر اٹھا کر سب نے
طرف آسمان کے دیکھا اس امر کو دیکھکر کہا کہ کیا دھوندون کار گھٹا اٹھی ہے اگر برس گئی تو دو دن
تک نہ تھمے گی تمام دنیا غرق اب ہو جائے گی سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے اخلاق بھی
اُسطرف متوجہ ہوا کہ وہ ابر کوہ بلور اور بارگاہ اخلاق پر آکر قائم ہوا اخلاق و سب اہل دربار
نے دیکھا کہ وہ ابر شق ہوا اُس سے شعلہ آگ کے پیدا ہوئے اور ایک تخت سحر ظاہر ہوا وہ تخت
طرف زمین کے مائل ہوا اب تو سب حیران ہین کہ یہ کیسا سانحہ واقعہ ہے کہ ابر کا آنا اُسکا شق ہونا
اُس سے تخت کا ظاہر ہونا یہ کارخانہ طلسمات کا ہے خداوند خیر کرے آج کچھ رنگ دگرگون

معلوم ہوتا ہے تو ہم نے آجتک آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا سب نے ملکر اخلاق
سے عرض کیا کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمایا اخلاق نے کہا کہ کوئی مقام خوف واندیشہ وعجب نہیں ہے
کسی ساحر کی آمد ہے یہ تخت سحر وا ہے سحر بھی تم پہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے اسی طرف دیکھے جاؤ
یہ لوگ اسی طرف متوجہ ہوئے سب نے دیکھا کہ وہ تخت قریب زمین آیا اور اسی طرف کو مائل ہے اسپر
ایک مرد پیر باریش سفید مگر حالت یہ ہے کہ گنار لباس پہنے ہوئے چہرہ سیاہ بڑے بڑے ہاتھ وپاؤ
کٹ دہ گردن کوتاہ تنگ پیشانی سینہ چوڑا بہت قوی ہاتھ پاؤں موٹے موٹے دانت بڑے بڑے
بال سر کے لپیٹے جوڑا باندھا ہوا جھولی شانہ پر پڑی ہوئی کچھ اسباب سحر آگے رکھا ہوا آنکھوں
سے منہ سے کانوں سے وناک کے سوراخوں سے دہرن ہوسے شعلے نکلتے ہوئے دونوں ہاتھ
کی دسوں انگلیاں مثل مشعل کے روشن ہمہ تن آگ کا پتلا بنا ہوا چہرہ سے غیظ وغضب
کے آثار ظاہر پیشانی پر ہزاروں بل پڑے ہوئے منہ سے کف جاری علامت غیظ طاری
کالے کوڑیالے گلے وبازوؤں پر لپٹے ہوئے عقرب سیاہ رنگ پیشانی پر بیٹھے ہوئے اس
ہیئت وشکل سے تخت پر بیٹھا ہوا اس طرف کو چلا آتا ہے یہ حالت اس تخت سوار کی دیکھکر
اور اس طرف آتے ہوئے دیکھکر سب خائف ہوئے اور ترساں کہ یہ بلا کہاں سے آئی
ہر ایک مثل بید کے کانپنے لگا تھرانے لگا بند بند لرز گیا دم نکل گیا باآواز خوف آلود اخلاق
سے کہا کہ حضور نے ملاحظہ کیا کہ کیا بدشکل اور بدہیئت صورت ہے کوئی بلا اور آفت ہے ادھر کیوں
آتی ہے خداوند بچائیں ہمارے تو زہرہ آب ہوئے جاتے ہیں یہ شکل دیکھکر اخلاق نے
جواب دیا کہ خاموش رہو یہ کوئی فرشتہ عذاب قدرت ہے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے ہم سب پر
رحم کھاکر اپنے فرشتہ عذاب کو روانہ فرمایا ہے کہ وہ خداپرستوں کو غارت کرسکے اور
خاموش بیٹھے رہو خوف نکرو ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ ہماری صورت
دیکھکر ڈر گئے اور ہمکو برا کہتے ہیں تو بڑا غضب ہو جائے گا ناخوش نہ ہوں یہ سنکے
سب کے سب سر جھکاکر خاموش ہو کر بیٹھے رہے مگر زیر دیدہ نگاہوں سے دیکھتے
جاتے ہیں کہ وہ تخت صحن بارگاہ میں آکر اترا تمام بارگاہ آتش بہار ہو گئی اب اخلاق نے
جو غور سے دیکھا کہ یہ کون ہے اگر کوئی بزرگ ہو تو استقبال کروں کیا دیکھتا ہے کہ سیہ دست

صادق و محب واثق شفیق بدل رفیق عنایت فرما کرم فرما ملک قرناطیس جادو تخت پر بیٹھا ہوا
ہے اور تخت صحن میں رکھا ہوا ہے قصد ہے کہ اُتر کر چلوں یہ دیکھتا تھا کہ ایک مرتبہ اخلاق خوش
ہو کر اور فرط خوشی سے بیتاب ہو کر اپنے مقام سے اٹھا یہ کہتا ہوا کہ شعر بیا کہ ترا تنگ در کنار
کشم ٭ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ ای پیک راستان خبر یار ما بگو ٭ احوال گل ز
بلبل بوستان سرا بگو ٭ خوش آمدی و صفا آوردی ای برادر قرناطیس جلو و مزاج تو اچھا
ہے یہ کہتا ہوا دوڑا اہل دربار پہلے تو حیران ہوئے سمجھنے لگے کہ یہ کون ایسا شخص ہے کہ جسکو دیکھکر بادشاہ
اسقدر بیقرار ہو کر اپنے تخت پر سے اٹھا اور طرف صحن کے چلا یہ کون ایسا ہے مگر جب اخلاق
نے قرناطیس کا نام لیا اور قریب پہونچا تو سب کو معلوم ہوا کہ یہ ساحر ملک قرناطیس جادو دوست
و شفیق ملک اخلاق ہیں کہ جنکو قبل ازین نامہ لکھا تھا اور انھوں نے اپنے شاگرد کو براے
کمک کے روانہ کیا تھا ابکی مرتبہ پھر نامہ روانہ کیا ہے مگر وہ شاید خود تشریف لائے ہیں مگر کیا بدشکل
ہیں ہم خیال کرتے تھے کہ کوئی خوبصورت انسان ہونگے خداوند ایسی شکل خواب میں بھی نہ دکھائے
کہ جسکو دیکھکر طائر روح قفس جسم میں بیقرار ہوا جاتا ہے کہ نکلکر اڑ جاؤں دل مثل مرغ بسمل کے
تڑپ رہا ہے ایسے بدشکل سے ہمہ وقت صحبت ہوگی زندگی کیون ہونے لگی سب اہل دربار چار و
ناچار اخلاق کے عقب میں اٹھے کیون نہ اٹھتے بادشاہ خود اٹھکر چلا تھا خلاف داب شاہی
تھا مگر سر جھکائے ہوئے آنکھیں چرائے ہوئے کہ ہم نہ دیکھیں ایسی شکل یہ قدم آہستہ اٹھاتے ہوئے
ادھر اخلاق لبیک کر یہ شعر پڑھتا ہوا قریب تخت پہونچا شعر گر بر سر چشم من نشینی ٭ نازت بکشم
کہ نازنینی ٭ قریب تخت پہونچکر ساتھ بہت تپاک کے سلام کیا اور ہاتھ ملایا قرناطیس
نے بھی جواب سلام دیا تخت پر سے اٹھکر بغلگیر ہوا اخلاق نے کہا کہ مزاج تو اچھا ہے
قرناطیس نے جواب دیا کہ اچھا ہوں تم اپنے مزاج کی کیفیت بیان کرو اور یہاں کی حالت
یہ تمھارا چہرہ کیسا متغیر ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی فکر سخت میں مبتلا ہو اخلاق نے جواب دیا کہ
آپ تشریف لیچلیں اور ذرا تشریف رکھیں تو میں عرض کروں اب کیا آئے کہ میرے تن مردہ
میں جان آئی میں پھر زندہ ہوا میرے اوپر کیا منحصر ہے تمام میرے اہل دربار و اہل لشکر نے دوبارہ
حیات تازہ پائی ورنہ ہم سب اپنے کو مردہ خیال کرتے تھے جب سب نے دیکھا کہ اخلاق

سے اور قرناطیس سے باہم گفتگو ہو رہی تھی اب تو بدرجہ مجبوری ہر ایک مجرا کرنے لگا اور ہاتھ چومنے لگا اب قرناطیس کو اخلاق بصد عزو وقار صحن بارگاہ سے لیکر ایوان بارگاہ مین آیا یا انداز دلوا دیے لاکر تخت پر بٹھا دیا آپ سامنے بیٹھنے لگا کہ قرناطیس نے ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا تخت پر اب یہ دونون کندہ ناتراشش ایک تخت پر بیٹھے قرناطیس نے زانوے اخلاق پر بطور سابق کے ہاتھ رکھا جیسا کہ وہ کسی زمانہ مین اسکے ساتھ پیش آتا تھا اور اپنا معشوق خیال کرتا تھا ویسا ہی اب بھی خیال کیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ دربار آراستہ ہو بلکہ الحسن بیحیائی یہ بیحیائی تھی کہ جیسے اخلاق برابر آکر بیٹھا اخلاق کے لب و رخسار کے چند بوسہ قرناطیس نے لیلیے اخلاق بسبب اپنی غرض کے کچھ کہہ نہ سکا گو ناگوار بہت گذرا کہ اسنے کچھ اہل دربار کا پاس نہ کیا مجکو ان سب کے سامنے ذلیل کیا یہ امر تو میرے اور اسکے ہمیشہ تخلیہ مین ہوا کیا ہو یہ اب بہت بیغیرت ہو گیا ہو مگر کیا کرتا غرض تھی جو وہ نہ کرتا وہ کم تھا قرناطیس نے پہلے کوئی اور کلام نہ کیا اور نہ اس امر پہ اکتفا کی کہ صرف بوسے ہی لیکر خاموش رہتا ہنس کر کہا کہ اے جان من آج تو تم ہمکو اپنے وصل سے شاد کرنا بعد مدت یہ دن نصیب ہوا ہو خوب ہمکو اپنے وصل سے سیر کر دینا آج شب بھر ہم سے اور تم سے راز و نیاز ہو اخلاق نے شرمندہ ہوکر جواب دیا کہ جو آپکا حکم ہوگا اور جو آپکی مرضی ہوگی مین اس سے باہر نہ ہون گا مین تو آپکا ایک ادنی خادم ہون اب ذرا میری سرگذشت تو سماعت فرمایئے کہ مین کس آفت و بلا مین مبتلا ہون قرناطیس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ مین اپنے دل کے ارمان تو نکال لون جو کہ برسون سے اس دل مین بھرے ہوئے ہین مجکو تو اسوقت وہ باتین یاد آتی ہین جو کہ ہمیشہ ہمارے اور تمھارے ہوا کرتی ہین میرا دل بہت بیقرار تھا کہ تمکو دیکھا نہ تھا اور مجھ پر تمھاری جدائی اور تمھارا فراق نہایت شاق تھا گو لاکھون معشوق اس زمانہ مین پیدا کیئے اور ان سے ہر طرح کے مزے حاصل کیے مگر جو لطف و لذت و مزا تم سے حاصل ہوا ہو وہ کسی سے نہ حاصل ہوا اسی مزے کو ہمیشہ دل ڈھونڈھتا تھا آج وہ لطف حاصل ہوگا اخلاق خاموش ہوا اپنے دل مین نفرین کر رہا ہو کہ مین نہ جانتا تھا کہ یہ تشریف لاکر ایسی لا ابالی حرکت کے مرتکب ہون گے اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہون گے کہ واہ

کیا خوب کہ بادشاہ اس ساحر کے معشوق ہین اسی سبب سے اسقدر دوستی کا دعوے
ہو آجتک نہین ہمیشہ سے یہ اُسکے کام آئے ہین انھون نے اُس سے اُسنے ان سے مزے
اوڑائے ہین کیون تو ہو اس بات کا دعوے کہ قرناطیس اپنی جان تک ہم پر نثار کرے گا
جب انکو کسی امر مین دریغ نہین ہی تو کہو کیون دریغ کرنے لگا گو یہ امر کوئی خلاف نہین ہی
نہ نازیبا ہی اپنا مال ہی جس طور سے چاہا صرف کیا جسکو جی چاہا دیدیا مگر پھر بھی ایک قسم
کی ذلت ہی گو یہ امر ضروری ہی کہ یہ فخر ہی کہ ایک کے دل کو خوش کرنا بڑا ثواب ہوتا ہی مگر اس
طور سے کہ سب کے سامنے یہ خیال کرتا ہی اہل دربار کیا خیال کرتے ہونگے اور اپنے دل مین کیا
کہتے ہونگے مگر مجبور رہا اودھر قرناطیس ننگا سگ بغل مین اخلاق کو لیئے ہوئے بوسہ بازی
کر رہا ہی مزے اوڑا رہا ہی اخلاق عاجز ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی اودھر اہل دربار بیٹھے ہوئے
اپنے دل مین کہہ رہے ہین کہ کیا یہ پر شہوت ساحر ہی کہ بادشاہ کی صورت دیکھتے ہی شہوت
کا زور ہو گیا ایسی شہوت کے اوپر لعنت جو کہ آپکو اور دوسرے کو ذلیل کرے یہ شہوت
نہین ہی کہ غیرتی ہی کیا مقام تخلیہ نہ تھا جب سب نے یہ حرکات اور یہ تقریر مستی اپنے اپنے
دل مین اور ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اب کھلا یہ بادشاہ ہمیشہ سے
معشوق ہین اسی سبب سے تو یہ دعوے تھا اور اسی سبب سے یہ اسقدر بیباک ہو ورنہ
کیا قدرت تھی خیر ہمکو اس سے کیا اپنا مال ہی جسکو چاہا دیا مگر اسقدر ضرور لازم تھا کہ ہم سبکے
روبرو ایسی حرکات کیی ہوتی کہ ہمارے سامنے وقعت رہتی اب حقارت ہوگئی سب
شرم سے سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ قرناطیس نے ساقی کی طرف
اشارہ کیا کہ لا شراب مین شراب پیکر جو کچھ ارمان باقی ہین وہ بھی نکال لون ساقی نے
بسبب خوف کے کہ ایسا نہ ہو کہ برہم ہو جائین جام لبریز کرکے دیا اسنے پی درپی چار جام پیکر
اب جو مست ہوا تو اور کچھ ہوس ہوئی اخلاق کا ناک مین دم ہی کہ یہ بلا اسوقت کہان سے
آئی کس آفت مین مبتلا ہو گیا قرناطیس ہاتھا پائی کرنے لگا اُسکا قصد ہوا کہ اسی مقام پہ
ان سب کے سامنے اخلاق سے فعل بد کا مرتکب ہون اور اپنی حسرت نکالون جو کہ برسون
سے دل مین ہی مگر اخلاق نے اُسکو اسقدر گستاخ نہ ہونے دیا منع آیا اور کہا کہ شبکو جو کچھ آپ فرمائینگے

مین بجا لاؤنگا اسوقت میرا دل بھی نہین چاہتا ہے اور یہ دربار بھی ہے یہان ہر قسم کے لوگ ہین ایسا نہو کہ کوئی لشکر خدا پرستون کا جاسوس یہان ہو وہ جا کر اُن لوگون سے یہ حال بیان کرے تو آپکی اور میری دونون کی ذلت ہوگی اخلاق نے اُسکی آتش شہوت کو آب تقریر سے فرو کیا خلاصہ یہ کہ اُسنے لپٹ لپٹا کے اپنے ارمان نکال لیئے سوائے دوسرے کام کے کہ وہ تو نہوا باقی سب حسرتین نکل گئین اب وہ شراب کی مستی اور وہ خواہش نفسانی بھی کم ہوئی سنبھل کر بیٹھا اپنے آپ مین آیا اخلاق کی جان بچی اخلاق کو اہل دربار سے از حد ندامت تھی مگر پھر خیال کرتا ہے دل مین کہ کیا نقصان ہے کوئی کچھ کہہ نہین سکتا ہے جب اس کشاکش سے فراغت ہوئی اخلاق نے حکم دیا کہ طبل بشاشت و خوشی پر چوب پڑے یہ حکم دینا تھا کہ طبل شادمانی بجائے گئے یا تو لشکر مین سب مغموم و محزون تھے یا خوشیان کرنے لگے ادھر ایک طرف بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ تھا اور ایک سمت بادشاہ پیکار کا دربار آراستہ تھا دونون طرف کے سردار حاضر دربار تھے راوی بیان کرتا ہے کہ عیاروں نے لشکر اسلام کے بموجب ارشاد کے ہزارون تدبیرین کین کہ کسی طور سے یہ حال معلوم ہو جائے کہ یہ بادشاہ کون ہے اور یہ نقابدار کون ہے مگر قابو نہ چلا ہر اسید و شبت پایا صورتین و شکلین تبدیل کر کے گئے بے نیل و مرام واپس آئے خلاصہ یہ کہ دونون طرف دربار آراستہ ہے کہ طبل شادمانی کے بجنے کی صدا کان مین آئی ادھر بادشاہ پیکار کے اور ادھر بادشاہ اسلام نے یہ صدا سنکے ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ طبل خوشی کیسا لشکر کفار مین بجا ہے کیونکہ ابھی تو وہ لوگ رنج و ماتم مین مبتلا تھے صدائے گریہ و زاری بلند تھی یا یکایک ایسی خوشی ہوئی کہ طبل شادمانی بجایا گیا کہین سے کمک آگئی ہرکارے دونون طرف لشکر کفار کے چلے اسوقت لشکر مین آکر پہونچے کہ یہان ہر ایک خوش ہو رہا تھا گلے مل رہا تھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا لا اب لشکر اسلام کا بچنا دشوار ہے وہ شخص ہمارے بادشاہ کی کمک کو آیا ہے جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہے ایک جنبش لب و حرکت ابرو مین تمام دنیا کو خاک کر دیتا ہے ایسا ساحر زبردست ہے آپ کیا کرینگے نہ وہ نقابدار ہے کہ ایک نقابدار نے آکر قتل کر ڈالا تھا اہل اسلام کا ناطقہ تنگ کر دیا تھا نہ نقابدار آکر تھیکہ لیتا نہ اس بلا سے نجات پاتے اب جاتے کہان

ہنستے تھے اور گلے ملتے تھے اور خوش ہوتے تھے ہر طرح خوشی کے سامان تھے سب نے لباس سیاہ تبدیل
کر کے دیگر قسم کا لباس پہنا وہان وہ رنگ صحبت نہ رہا بارگاہ مین جو پہلے قرناطیس نے آکر
کیا تھا اب وہ سمجھکر بیٹھا ہے ہر بیکار ہے یہ حال دیکھتے ہوئے اور تقریر سنتے ہوئے بارگاہ مین صورت
بدل کر آئے اور ایک طرف کھڑے ہوئے اس خیال سے کہ سُنین کیا تقریر ہوتی ہے ادھر جب
قرناطیس اپنے ارمان نکال چکا اور حسرت اب درست ہو کر بیٹھا سب اہل دربار مودب
ہوئے اب قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ بیان کرو تمھارا مزاج کیسا ہے اب میری طبیعت
درست ہوئی ہے اور آپ مین آئی ہے یہ کیا رنگ ہے بارگاہ مین سناٹا ہے سب کے چہرے اداس
عالم یاس و ہراس تمھارا رنگ فق جا بجا سے پیشانی شق جو ہے مغموم ہے تب اخلاق نے
آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا کہ اے شفیق من مین کیا بیان کرون کہ جس آفت مین مبتلا ہون
آپکو یاد ہوگا کہ مین نے آپکو ایک نامہ لکھا تھا اُسمین سب کیفیت تحریر کی تھی چنانچہ آپ نے
اُس نامہ پر سرسری کمک کی اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر میری مدد فرمائی کہ اپنے شاگرد کو براے
کمک روانہ فرمایا وہ نقابدار بنکر آئے یہان مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل اسلام کے سردارونکو اسیر
کر لیا سواے بادشاہ کے کوئی لشکر مین باقی نہ رہا کہ یکایک ایک دوسرا لشکر پیدا ہوا اُسمین بھی ایک
نقابدار تھا خلاصہ یہ کہ بادشاہ اسلام سے اُس لشکر کے بادشاہ نے اس لڑائی کا ٹھیکہ لیا اور نقابدار کو اپنے
لشکر مین بھیجکر ہمارے نقابدار کو قتل کرا دیا دو باز ہر رنگ سفید و سبز اس نقابدار اور بادشاہ کے بھی ساتھ
ہین وہ ہر وقت سر پر سایہ فگن رہتے ہین باز کو بازون نے ہلاک کیا اور نقابدار کو نقابدار نے سب سردارون
نے رہائی پائی میرے لشکر پر یورش کر کے جلے مین طبل باز بجوا کر واپس آیا ان لوگون کے یورش کرنے سے
یہ ہوا کہ لاش نقابدار کی پایمال ہو گئی اسی سبب سے مین روانہ نکر سکا اُسکا لاشہ جلا دیا گیا استخوان روانہ کرتا ایک نامہ
ان سب حالات کا تحریر کر کے آپکی خدمت مین روانہ کیا سانڈنی سوار کے ہاتھ یقین ہے کہ وہ آپ نے سُنے
مگر جو پہونچا ہوا ابھی جواب نہین آیا تھا کہ آپ خود تشریف لائے ہین خیال کرتا ہون کہ ابھی نامہ براہ مین ہوگا
وہ تک پہونچا بھی نہوگا خیر ہمکو اس سے کچھ غرض نہین ہے چاہیے نامہ پہونچا ہو چاہے نہ پہونچا ہو ہماری تو آرزو بر آئی
مراد پوری ہوئی کہ آپ نے اسمین بھی آپکی طلب بھی کیا بیان کرین کہ جس مخمصہ مین جان ہے بعد قتل ہونے نقابدار کے
ہر وقت یہ خیال تھا کہ اب خداپرست آپڑے اور جب آپڑے اور اُنھون نے ہمسبکو قتل کر ڈالا ایسا تو

یہ خیال دو سرے لقا بدار کا صدمہ الگ ہلاک کئے ڈالتا تھا کہ جسکا بیان احاطۂ امکان سے باہر ہے تیسرے
یہ خیال آپ کو خبر ہوگی آپ بھی ناخوش ہونگے کہ ہم نے تو اپنے شاگرد کو انکی کمک کے لیئے روانہ کیا انھون نے
کسی قسم کی اُسکی پاسبانی اور نگہبانی نہ کی اور خیال نہ کیا کہ وہ قتل ہو گیا اس صدمہ اور ان خیالون
نے ہلاک کر رکھا تھا ہمہ وقت یہ خیال تھے صرف وزیر کی تدبیر سے اسوقت تک زندہ بھی بچے ورنہ
اُسی دن خاتمہ تھا اُسنے یہ رائے دی کہ طبل باز بجوا دیجئے جب آپ طبل باز بجوائیں گے پس اہل
اسلام صدائے طبل سن کے واپس جائینگے پھر نہ یورش کرینگے اور جسوقت تک آپ طبل جنگ بجوا کر
میدان مین مقابلہ کو نہ جائینگے اُسوقت تک وہ مقابلہ نہ کرینگے اس عرصہ مین آپ اپنے دوست ملک
قرناطیس کو اس حال سے آگاہ فرما کر کمک اُنسے طلب فرمائیے یا وہ خود تشریف لائینگے یا کسی ساحر زبردست
کو روانہ فرمائینگے وہ آکر آپکی کمک کرے گا پس مین نے ایسا ہی کیا طبل باز بجوا کر واپس آیا آپکو نامہ تحریر
کر کے روانہ کیا اب مین انتظار نامہ کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ اخلاق نے اول سے جو حال بیان
کرنا شروع کیا تو اخیر تک سب حال بیان کیا ابتدا سے علمشاہ کا قید ہو کر طلسم مین آنا ساحران
طلسم کا مثل ملکہ غزالہ آہو چشم و دیگر ساحرون کے شریک ہونا جہانگیر کا آنا اور ساحرون کا تیر تک
ہونا باہم مقابلہ ہونا بادشاہ طلسم و علمشاہ وغیرہ سے صاحبقران کا مع مالک و لندھور و دیگر
سردار ان و اہل لشکر کے آنا صاحبقران کے ہمراہ خواجہ کا آنا اور جنگ و پیکار کا ہونا ایا لیان طلسم
صاحبقران کا برائے فتح طلسم طرف کوہ بیستون کے روانہ ہونا راہ مین دیوانے سے مقابلہ
ہونا دیوانہ کا زیر ہونا صاحبقران کا لشکر لیکر زیر کوہ آنا اشفاق کا سامان جنگ کرنا دختر اشفاق
کا ہمراہ دیوانے کے نکل جانا اشفاق کا اس حال سے آگاہ ہو کر عقب مین جانا راہ مین مقابلہ
کا ہونا صاحبقران کا جانا پھر کر لانا اشفاق کا عیار کے ہاتھ سے مارا جانا اپنا زخمی ہونا صاحبقران
عیارون پر خفا ہو کر لشکر سے نکالدینا اور صاحبقران کا پھر طرف کوہ بیستون کے جانا اور سب
ساحرون کا برائے رہائی علمشاہ جانا و دیگر حالات بیان کیے اپنا نامہ لکھنا یہ حال سُنکے قرناطیس
نے برہم ہو کر کہا کہ سب حال مجکو معلوم ہوا اے اخلاق دیکھ لینا کہ مین ان خدا پرستون کو اس
طور سے قتل کرونگا کہ آئندہ حال بیابان دریا و مرغان ہوا ترس کھائینگے کیا میرے شاگرد
کا خون پامال جائیگا ضرور سہا و حنہ لوگنا جاتے کہان ہین ان خدا پرستونکو اس طور سے صفحہ

ہستی پر سے مٹا دونگا کہ جیسے حرف غلط کو مٹا دیتے ہین از پردہ دنیا تا پردہ قاف ایک
خدا پرست کو زندہ نہ چھوڑونگا چن چن کر قتل کرونگا تمام دنیا کو آنکی ذات سے پاک کردونگا پہلے
تو مین اس نقابدار اور اسکے لشکر اور بادشاہ سے عیوض خون اپنے شاگرد کا لونگا اسکے بعد خداپرستون
سے مقابلہ کرونگا کیون اے اخلاق یہ بادشاہ جو لشکر لیکر آیا ہے اسکا نام کیا ہے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی
ساحر ہے اور ساحر زبردست ہے خیر دیکھا جائیگا پہلے مین ان دونون لشکرون کے حاکمون کو نامے
لکھکر اپنے آنے سے آگاہ کرتا ہون اور لکھتا ہون کہ آکر میری اطاعت کرو اور دین اسلام ترک کرو اگر
مان لیا تو خیر مین دست بردار ہونگا اگر نہ مانا تو پھر تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے اخلاق نے کہا کہ بادشاہ
لشکر اسلام کا نام شہنشاہ سعد بن قباد بہرہ صاحبقران وملک نوشیروان عادل کسرا اور لشکر
زردار دیکا نام شہنشاہ یکرنگ تاج گیر ہے قرناطیس نے یہ سنکے اخلاق سے کہا کہ منشی کو
طلب کرو کہ وہ حاضر ہوکر دو نامہ تحریر کرے ایک بنام بادشاہ اسلام دوسرا بنام بادشاہ یکرنگ
پس اسوقت منشی حاضر ہوا قرناطیس نے کہا کہ ای منشی دو نامے تحریر کر منشی نے عرض کیا کہ کسکے
نام کہا کہ ایک بادشاہ اسلام کے نام اور ایک بادشاہ یکرنگ کے نام اسنے کہا کہ مضمون نامہ ارشاد
ہو کہا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر اخلاق سے کہا کہ اے اخلاق تم اس حال سے آگاہ ہوئے کہ میرے
آنے کا [illegible] ہوا اخلاق نے کہا کہ میری محبت والفت آپکو لائی قرناطیس نے کہا کہ یہ امر نہین
ہے بلکہ یہ بات ہے کہ جب مین نے اپنے شاگرد کو تمھاری کمک کے لیئے روانہ کیا تھا تو ایک تصویر
اسکی بناکر سحر سے اپنے سامنے رکھ لی تھی وہ مثل سایہ کے سامنے رہتی تھی سوائے میرے اور کسیکو
نظر نہ آتی تھی یہ اس غرض سے تھی کہ جب کوئی آفت اسپر آئیگی مجکو خبر ہوجائیگی وہ سایہ ہمہ وقت میرے
سامنے رہتا تھا اور مین عیش مین مصروف رہتا کہ یکایک اس سایہ مین خود بخود آگ لگ گئی اور شعلہ نکلا
وہ سایہ غائب ہوگیا مجکو یقین ہوگیا کہ میرا شاگرد مارا گیا کہ اسکی مرنے کی صدا آئی مین وہان سے
یہ خیال کرکے چلا کہ اسکے قاتل سے اسکے خون کا معاوضہ لون اور سب خداپرستون کو غارت کرون
تخت سحر پر سوار چلا آتا تھا کہ راہ مین پیاس لگی ایک چشمہ پر اترا وہان تمھارے نامہ بر سے ملاقات
ہوئی اس سے سب حال دریافت کیا اسنے سب واقعہ بیان کیا تمھارا نامہ دیا مین نے نامہ پڑھا وہان
سے تخت سحر پر سوار ہوکر اس مقام تک آیا یہ سبب ہوا میرے آنے کا وہ بھی آتا ہوگا چونکہ مین تخت پر

سوار ہو کر آیا اس سبب سے پہلے پہونچا وہ سانڈنی پر سوار ہی وہ بعد کو آئیگا اب تمکو معلوم ہوا اپنا
خود اسی قصد سے آیا ہون کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکا خاتمہ کرون اب یہ لوگ میرے ہاتھ
سے بچکر جاتے کہان ہین یہ کہکر منشی سے کہا کہ ہان تحریر کرو اول نام بادشاہ اسلام پہلے تعریف
خداوند عجائب نگار تحریر کرو اُسکے بعد تحریر کرو کہ اے بادشاہ اسلام و دیگر سرداران اسلام و اہل لشکر
اسلام آگاہ ہو کہ تم نے بہت سر اُٹھایا ہی تمنے اس مقام کو بھی مثل اور مقامون کے خیال کیا ہی یہان
آکر تم نے اشفاق کو قتل کیا اور اخلاق کو پریشان کیا اُسنے تمھاری شکایت کی مین نے اپنے
شاگرد کو روانہ کیا کہ تمکو سمجھا کر راہ راست پر لاے اُسنے تمکو بہت سمجھایا تم نے ایک نہ سُنی آخر
کو نوبت جنگ و پیکار کی آئی تم اُسکے ہاتھ سے عاجز ہوئے آخر کو ایک ساحر نے آکر تم سے روپیہ لیکر اور
اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا خیر تمکو لکھا جاتا ہی کہ یہ کوئی اور مقام نہین ہی کوہ بلور اور کوہ مقناطیس ہی
یہان تمھاری خود سری و زبردستی کام نہ آئیگی اور مین بھی کوئی ایسا ویسا ساحر نہین ہون وہ مامم
و شمش وغیرہ میرے روبرو کے بچہ تھے وہ بالکل سحر سے ناواقف تھے اس سبب سے تم نے اُنکو
قتل کر ڈالا مین ویسا نہین ہون ایک جنبش لب مین تمھارا خاتمہ کر دون گا یہان میری عملداری ہی
لہذا تمکو آگاہ کرتا ہون اگر اپنی خیریت درکار ہی اور زندگی کے خواستگار ہو تو آکر میری اطاعت کرو اور
دین اسلام ترک کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک کو زندہ نچھوڑون گا چن چن کر قتل کرون گا
پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک تم لوگون کے وجود ناپاک سے اس عالم کو پاک کرونگا آیندہ
تمکو اختیار ہی پس اپنی خیریت کے خواہان ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو آیندہ تمکو اختیار ہی شعر سنت اینچہ
حق بود گفتم تمام ؎ در تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؎ اور بہت کلمات مہملات تحریر کیے تھے اور یہ
بھی تحریر کیا تھا کہ اگر اس نقابدار کے بھروسہ پر لڑتے ہو تو مین تم سب سے پہلے اسی نقابدار
کا مع اُسکے لشکر کے خاتمہ کرونگا وہ ہی کیا چیز اور اُسکی میرے روبرو حقیقت کیا ہی وہ یا تم
اس امر پر مغرور نہ ہو کہ میرے شاگرد کو قتل کیا اُسکو دھوکا دیکر قتل کیا ذرہ وہ قتل ہونے والا نہ
تھا تم سب کو کافی تھا اُسکا خون بالا بالا نہ جائیگا اُسکے معاوضہ خون مین لاکھون کا خون ہوگا
اور دریاے خون جاری ہوگا اور ایک خدا پرست زندہ باقی نرہیگا اگر کوئی براے دوا خدا پرست
کو تلاش کریگا تو نہ دستیاب ہوگا اس دین و مذہب کا نام تک نہ باقی رہیگا آیندہ تمکو اختیار ہی

یہ نامہ ختم کر کے منشی نے نامہ ختم کیا قرناطیس نے کہا کہ دوسرا نامہ بنام بادشاہ یکرنگ تحریر کرو پہلے حمد و نعت خداوند عجائب لکھو اسکے بعد لکھو کہ اے بادشاہ یکرنگ والی لقا بد مغرور روزگار آگاہ ہو کہ یہ کون سی حرکت بیجا تھی کہ تو نے آکر ہمارے شاگرد کو بیقصور قتل کیا ہمارا خوف نہ کیا ہاں اگر تم سے وہ مقابلہ کرتا یا تمھارے ساتھ فساد پر آمادہ ہوتا تو اسوقت لازم تھا وہ تو بادشاہ اسلام و لشکر اسلام سے لڑ رہا تھا تم اُسکے حریف نہ تھے جو تم نے بیکار اُسکو قتل کیا اور اپنا نام کیا یہ کون سی حرکت تھی کہ بادشاہ اسلام سے روپیہ لیکر ہم سے فساد کیا اور ہمارا خوف بالکل نہ کیا اور یہ خیال نہ کیا کہ کوئی اسکا وارث ہے پس ہمکو ترقیم ہوتا ہے کہ تم دونوں مثل گنہگار کے رومال سے ہاتھ باندھ کر مابدولت کی خدمت میں حاضر ہو تاکہ تمھاری خطا معاف کیجائے اسپر نہ مغرور ہونا کہ ہم بھی ساحر ہیں میں تم ایسے ساحروں کو برسوں علم سحر کی تعلیم دون اسپر بھی تم میرے برابر نہ ہو اگر سامری و جمشید ہیں تو وہ بھی میرے ہاتھ سے مارے جائیں باوجودیکہ دعوے خدائی کرتے تھے اور معاذ اللہ خدا ہیں مگر وہ میرا کچھ نہیں کر سکتے ہیں یاد رکھو کہ اپنے شاگرد کے خون کے معاوضہ میں تم میں سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا میرے دل میں آگ لگی ہوئی ہے جب تک تمکو قتل نہ کرونگا اسوقت تک یہ آگ فرو نہ ہوگی ہاں اگر اطاعت کروگے تو خیر اس خیال سے باز آؤنگا آیندہ تمکو اختیار ہے میں نے تمکو آگاہ کر دیا تمھارے لیئے خیریت اسی امر میں ہے کہ اگر میری اطاعت کرو زیادہ کیا لکھا جائے اس مختصر تحریر کو بہت جانو اور اپنا خون اپنے ہاتھ سے نہ کرو والسلام راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ کے نامہ میں یہ بھی تحریر کیا تھا کہ میرا شاگرد بالکل نادان اور احمق تھا جو اُسنے سرداروں کو گرفتار کر کے قید رکھا قتل نہ کیا اُسکو لازم تھا کہ جسکو وہ گرفتار کرتا فوراً قتل کرتا یہ اُسنے حماقت کی جو زندہ رکھا میں ایسا نادان نہیں ہوں کہ زندہ رکھونگا جسکو پاؤنگا فوراً قتل کر دونگا وہ بچہ تھا میں کوئی بچہ نہیں ہوں اول تو میں ایسا کرنے کیون لگا ایک مرتبہ سبکو قتل کرونگا یاد رکھنا پس یہ دونوں نامے جب منشی نے لکھکر تیار کیئے لفافوں میں بند کر کے قرناطیس کی مہر لگا کر پیش کیئے کیونکہ اُسنے اپنی مہر دی تھی پس قرناطیس نے اخلاق کے سرداروں میں سے دو سردار اپنے روبرو طلب کیئے اور کہا کہ یہ نامے پہونچا دو ایک لشکر اسلام میں و ایک لشکر لقا بدل میں پس وہ سردار سلام کر کے اور

نامے لیکر باہر آئے ایک لشکر اسلام کی طرف چلا اور ایک لشکر نقابدار کی طرف ان دونون
لشکرون کے ہرکارے یہان موجود تھے یہ واقعہ دیکھکر اور سب تقریرین سنکے نامہ بردن کے
قبل وہان سے اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے یہان دربار بادشاہ اسلام کا آراستہ
ہے سب سردار حاضر دربار ہین ذکر ہو رہا ہے کہ نہ معلوم لشکر کفار مین یہ طبل خوشی کیسا بجا ہے ہرکارے
خبر کو گئے ہین ابھی تک واپس نہین آئے ہین سردار وجواہر بن عمرو بادشاہ سے عرض
کر رہے ہین کہ خبر دریافت کر کے حاضر ہونگے کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے آداب بجا لائے
عرض کرنے لگے کہ ہم غلام لشکر کفار مین خبر کو گئے تھے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ قرناطیس جادو
گر قرناطیس سے برائے کمک اخلاق بدکار آیا ہے یہ نقابدار جو کہ ہاتھ سے نقابدار زرنگار کے
مارا گیا اسی قرناطیس کا شاگرد رشید تھا جب اخلاق نے کمک طلب کی تھی تو قرناطیس
نے اپنے شاگرد کو برائے کمک روانہ کیا خود نہین آیا اب جو اُسنے اپنے شاگرد کے مرنے
کی خبر پائی تو خود وہان سے برائے کمک آیا ہے یہ طبل بشاشت اُسی کی آمد کا ہے اور کفار کو
خوشی ہے ہر ایک کی زبان پہ ہے کہ اب لشکر اسلام کا خاتمہ ہے قرناطیس جادو اپنے شاگرد کے
خون کا معاوضہ کرے گا بہت بڑا ساحر ہے ہم یہ سنتے ہوئے بارگاہ مین پہونچے وہان جاکر
دربار خوب آراستہ و پیراستہ پایا سب حاضر دربار تھے ہم نے ایک تخت پر پہلو بہ پہلو اخلاق
اور ایک ساحر کو پایا کہ جسکی شکل دیکھکر روح بیقرار ہو گئی دیکھا نہ گیا ایسا بدشکل اور بدہیئت
تھا تمام جسم سے شعلے نکل رہے تھے آنکھون سے منہ سے بخار اُٹھ رہا تھا ہاتھون و بازوون
پر سانپ لپٹے ہوئے ہین بہت زبردست ساحر ہے ہم اُسکو دیکھکر خائف ہوئے مگر خاموش
ایک سمت کھڑے رہے کہ دیکھین کیا گفتگو ہوتی ہے اُسنے بہت کچھ لاف وگزاف بکا اور
بہت کچھ کہا اُسکے بعد ایک نامہ بنام سرکار و ایک نامہ بنام مہارنگ تاج گیر تحریر کرا کے
روانہ کیا وہ نامہ لیکر ایک سردار ادھر کو آتا ہے اور دوسرا اُس لشکر کو جاتا ہے ہم یہ حال دیکھکر وہان
سے روانہ ہوئے کہ آپکو آگاہ کرین باقی خیریت ہے یہ کہکر ہرکارون نے وہ کل تقریر اور
مضمون نامہ جو کہ قرناطیس نے کی تھی اور نامہ مین لکھوایا تھا سب روبرو بادشاہ
اسلام کے عرض کی بادشاہ اسلام نے بشاش و خرم ہوکر فرمایا کہ آتا ہے تو آنے دو شکل اور

ساحرون کے یا تو قتل ہوگا یا مطیع اسلام ہوگا کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی اگر وہ ساحر زبردست ہی اور سامری و جمشید کی اصل نہین جانتا ہی تو ہمارا بھی پالنے والا اور پیدا کرنے والا سب سے زبردست ہی اور جسکی ذات پر تکیہ کئے ہوئے ہین وہ سب کا مالک و مختار ہی وہی حافظ و نگہبان ہی جو اسکو منظور ہوگا وہ ہوگا نامہ بر آتا ہی تو انکے یہان سے اسکو دندان شکن جواب دیا جائیگا اسکی نہ کوئی اطاعت کرے گا نہ یہان کوئی دین اسلام ترک کرے گا جب وہ میدان مین آکر ہم نبرد ہوگا اُس سے مقابلہ کیا جائے گا خدا ہماری کمک کریگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر تمام لشکر کو طے کر کے سیر لشکر کرتا ہوا در بارگاہ پر آکر پہونچا پہلوان عادی زنگی سپہ سالاری پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے قصد اندر جانے کا کیا اندر دون اطلاع اُنھون نے منع کیا اور کہا کہان سے آیا ہی اور کیا غرض رکھتا ہی اجازت اندر جانے کی نہ پائے گا اُسنے کہا کہ مین بادشاہ اسلام کے پاس نامہ لیکر آیا ہون شاہ جادوان ملک قرناطیس کا انکے ہاتھ مین دیکر جواب نامہ لون گا پہلوان عادی نے اُس سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ ہم اطلاع کرتے ہین اگر اجازت ملی تو جانا ورنہ واپس جانا یہ کہکر اپنے توند کو سنبھالتے ہوئے زنگی پر سے اُٹھے پردہ اُٹھا کر اندر آئے مقام مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر لشکر کفار سے کوئی قرناطیس ہی اُسکا نامہ لیکر آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکو لے آؤ بس یہ حکم پاکر باہر آئے اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آئے اُسنے بھی سلام کیا کرسی مرحمت ہوئی سامنے تخت کے بیٹھے گو یہ سلام کر کے بیٹھ گیا ساقی نے باشارہ بادشاہ جام شراب دیا اُسنے جام شراب لیکر پی لیا اب اُسنے لپکار کر کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے نامہ طلب کیا اُسنے نامہ دیا بادشاہ نے سیف ذوالیدین کو مرحمت فرمایا کہ باآواز بلند پڑھو تاکہ سب اہل دربار سنین میر منشی نے نامہ پڑھنا شروع کیا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے بادشاہ کو مضمون نامہ پر بہت غصہ آیا سیف کے ہاتھ سے نامہ لیکر چاک کر ڈالا اور فرمایا کہ ہماری طرف سے اُس نابکار کو جواب مین تحریر کردو کیا بیہودہ بک رہا ہی اب جسکو کبھی ایسی تحریر مہمل نہ لکھنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے آیندہ تمکو اختیار ہی جو تیرا جی چاہے

وہ کہ ہم موجود ہین ہرگز ہرگز نہ ہم اطاعت کرینگے نہ ترک اسلام تیری کیا اصل ہے جو تو
اسلام کے نام کو دنیا پر سے مٹائیگا اور اپنے شاگرد بہزادکا ہم سے عیوض خون لیگا چھوٹا
منہ بڑی بات ہم نے بہت پاس کیا کہ تیرے نامہ برکو کچھ سزا نہ دی اس خیال سے کہ پیام بر
ہمیشہ بیچارے ہوتے ہین اگر اور کوئی ہوتا تو ضرور اسکو بھی سزا دیتا تو شوق سے ہم سب کے
قتل کا سامان کر ہم موجود ہین ہمارا خدا ہماری کمک کریگا جیسی کہ اُسنے کی ہے خواہ تو ایک مرتبہ
ہم سبکو قتل کر خواہ دفع دفع کرکے اگر ہماری موت تیرے ہاتھ سے ہے تو کیا چارا ہے ہم مجبور ہین
اگر خدا ہی کو یہ منظور ہے تو ہم تو اُسکے بندے ہین اور اُسکے تابع فرمان ہین اُسکے حکم سے نہین
باہر ہوسکتے ہین اگر خدا کو یہ امر منظور نہین ہے تو تو کیا ہے اگر تمام عالم ایک جا ہوگا تو ہمارا کچھ
نہ بنا سکیگا خدای ما بزرگ است تو کیا گیدی ہے اور تیرا خداوند کیا لقفہ حرام و بچہ شیطان
ہے ہزار ہزار لعنت اُس پر اور اُسکے پرستارون پر پس اب ہمکو کوئی تحریر نہ کرنا میدان جنگ مین
اگر مقابلہ کرتا ہے جواب ہے اگر تو پہلونشین سامری و جمشید ہے تو ہمکو بھی کوئی خوف نہین
ہے ہم اُسکی بندگی کرنے والے ہین جو کہ اُنکا پیدا کرنے والا تھا اور سب کا خالق ہے دوسرے ہم
اُسکے غلام ہین کہ جسنے چاہ الماس مین جاکر تنہا و مامہ جادو کو قتل کیا اور ہم اُس شجاع و
بہادر کے پہلونشین ہین کہ جسنے از پردۂ رخ نما پردۂ قاف دین اسلام کو رواج دیا اور
ظلمت کفر کو برطرف کیا اور علم ہاے کفر کو منہدم کرکے پھینک دیا اور نشان اسلام کو بلند
کیا جسنے تمام خدایان باطل ہین خدائیون کو نیست و نابود کر دیا جسنے لقا ایسے خدا ہے باختر کو کہ
اٹھارہ ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور سبکو وہ اپنا بندہ کہتا تھا اور سب بجا لائے مانتے تھے
اور سجدہ کرتے تھے چونسٹھ لاکھ سپاہ اُسکے زیر قیطول ہمہ وقت رہتی تھی جسنے بہشت
و دوزخ بنائی قیطول پر بیٹھکر خدائی کرتا تھا اُسکو تباہ و برباد کرکے شہر شہر دربدر دیا رہ
پھرایا اور کہین وہین پناہ نہ ملا پناہ پانی دشوار ہوگئی اُسکے آب شمشیر سے مثل اسی کے فرعون
وزیر جد و غیرہ کو کیسا کیسا تباہ کیا دنیا پر سے خدایان باطل کا نام تک مٹا دیا پس ہم لوگ
کسی سے خوف نہین کرتے ایسے نامہ و پیام اوسکو بھیجکر خوف دلا ہم مریخ فلک سے
تو خوف نہین کرتے ہین سوائے اپنے معبود کے اوکا فر خاسر تو یہان موجود نہ تھا

مگر اپنے باپ اخلاق سے سُنا تو ہوگا کہ کس وقت میں ہمارے خدا نے ہماری کمک
کی ہے اور اپنی قدرت سے ایسے شخص کو روانہ کیا کہ جسنے اگر تیرے شاگرد کو چشم زدن
میں قتل کرکے خاک سیاہ کردیا جسکے خون کا معاوضہ تو لینے کو آیا ہے جو تیرا جی چاہے سو کر
کسی امر میں قصور و کوتاہی نکرنا تجکو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے جب تک ہم لوگوں کو قتل نکرلے
تو جو بادشاہ نے فرمایا سیف ذوالیدین نے اُسی وقت قرطاس پر تحریر کردیا اور بادشاہ
کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر حکم دیا کہ صاف کرکے اور مہر کرکے لاؤ پس جلد
نامہ تیار کرکے بادشاہ کی خدمت میں حاضر کیا بادشاہ نے وہ نامہ اُس نامہ بر کو دیا اور کہا
کہ یہ جواب نامہ ہے راوی کہتا ہے کہ اُس نامہ بر کا یہ حال تھا کہ جوں جوں بادشاہ کی تقریر سنتا تھا کانپا
جاتا تھا فرط غیض سے ہر مرتبہ یہ قصد ہوتا تھا کہ بادشاہ پر جا پڑے یا کچھ جواب دے مگر یہ خیال کرکے
اپنے دل میں خاموش ہو جاتا تھا کہ اسقدر سردار یہاں ہیں کہ جنکا شمار غیر ممکن ہے دوسرے
ان میں ایک ایک ایسے وقت کا رستم و اسفندیار ہے تو اکیلا کیا بنا لیگا اکیلے پر کیا منحصر ہے تیرے
بادشاہ کا اگر تمام لشکر بھی جمع ہو کر مقابلہ کرے تو بھی کچھ نہیں کرسکتا ہے پھر فضول ہے اگر تو نے
کچھ بھی حرکت کی یاد رکھ کہ تیرے استخوان تک کا نشان نہ ملے گا اس سے کیا حاصل خصوصاً
اُسوقت تاؤ بہت آیا تھا جب بادشاہ نے نامہ چاک کیا تھا مگر تحمل کیا چونکہ قضا نہ تھی اس
سبب سے تحمل کرتا تھا مگر کہاں تک تحمل کرتا آخر کو قضا آن برابر ہوئی جوتیاں کھانے کو
جی چاہا ایک مرتبہ جب بادشاہ نے نامہ دیا کہ یہ جواب ہے تیرے بادشاہ کے نامہ کا پس
پکار اُٹھا کہ اے بادشاہ اسلام آپ بہت بُرا کرتے ہیں جو ایسا جواب تحریر کرتے ہیں شہنشاہ
ساحران ملک قرناطیس عالیشان کے زمانے پر عمل فرمائیں اپنے ہاتھ سے آپ وبال
اژدر و بلا میں نہ مبتلا ہوجیئے ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہے اور بہت برا کیا آپنے
جو اُنکا نامہ چاک کیا میں نے اُسوقت بہت تحمل کیا ورنہ جس طور سے نامہ چاک ہوا تھا
اُسی طور سے میں تمام جسم کو اُس شخص کی چاک کرتا مارے تلوار دل کے یہ کلمہ پورا
زبان سے نہ نکلا تھا نہ ابھی بادشاہ نے کچھ جواب دیا تھا کہ ملک ایرج نوجوان کو غصہ
آگیا اور برہم ہو کر فرمایا کہ کیا کہتا ہے شان میں جہاندار عالیجاہ کے بس خاموش رہ تو

کیا ہوا در تیرا مالک کیا ہو پس خیریت اسی مین ہو کہ جواب نامہ لا اور یہان سے چلا جا اب
جو کچھ کہا تو یاد رکھ کہ بہت ذلیل ہوگا ہم اس خیال سے کچھ نہین کہتے ہین کہ تو نامہ لیکر آیا ہو ورنہ
یہ کلمہ کہکر تو یہان سے زندہ بھی واپس جاتا ایک ہی ضرب مین تیرا سر خاک پر لوٹتے نظر آتا یہ
جواب ایرج نوجوان نے کہا اس حرامزادے نے جواب دیا کہ او جوان تجھکو کیا دخل ہو جو تو بول
اٹھا رہ جا تجھکو مین ابھی سزا دیتا ہون جیسا تو درمیان مین بولا ہو تجھکو کیا عزور ہو کہ تو سردار ہوکر
بادشاہون کی گفتگو مین دخل دے جیسے زبان کو نہ بند کیا اسکی سزا لی یہ کہکر فوراً حالت غیظ
مین اپنی کرسی پر سے اٹھا تلوار نیام سے لیکر ایرج کے سر پر وار کیا شاہزادہ اسی طور سے
اپنے ڈنگل پر بیٹھا رہا مطلق خوف نہ کیا مگر تلوار کو نگاہ مین رکھتا جیسے تلوار قریب سر آئی تھپکی
دی کہ تلوار ہٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور بائین ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا ایسا تڑاقہ ہوا
کہ تمام بارگاہ گونج گئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی سخت شے کو کسی نے شکست کیا معاذ اللہ اگر پورا طمانچہ
گال پر پڑتا تو یقین تھا کہ چنبر گردن سے سر اوڑ جاتا صرف دو یا تین انگلیان پڑین اسپر یہ
حال ہوا کہ وہ حرامزادہ چرخ کھانے لگا شاہزادہ نے ہاتھ چھوڑ دیا وہ تین چرخ کھاکر دھم
سے گرا اور بیہوش ہوگیا بڑے عرصہ تک بیہوش پڑا رہا شاہزادہ بیٹھا ہوا ہنسا کیا اور سب
اہل دربار مع بادشاہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد اب جو اسکو ہوش آیا اپنے کو اسنے فرش پر زیر
قدم ایرج نوجوان کے پڑا ہوا پایا شاہزادہ کو کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا سر پہ جو ملک الموت
کو پایا مارے خوف کے آنکھ بند کرلی اس خیال سے کہ مین کیون بولا اگر بولا تھا اور اسنے ڈانٹ
دیا تھا تو خاموش ہو رہا ہوتا جواب پا چکا تھا چلا جاتا یہ کون سی نالائق حرکت تھی کہ تلوار ماری
اسنے بڑا پاس کیا اگر چاہتا تو کام تمام کر ڈالتا مگر اسنے صرف طمانچہ ہی مارا کہ جسکی ضرب سے
میری تو یہ نوبت ہوئی اگر پورا طمانچہ پڑتا تو یقین تھا کہ کام تمام ہو جاتا یہ حرامزادہ یہ خیال کر رہا ہو
اور آنکھین بند کیئے ہوئے پڑا ہو تھوڑی دیر کے بعد پھر آنکھ کھولی اس خیال سے کہ شاید وہ جوان
چلا گیا ہو پھر شاہزادہ کو اسی مقام پہ پایا جلدی سے آنکھ بند کرلی جب اس طور سے کئی مرتبہ اسنے
حرکت کی سب اہلِ دربار نے یہ حرکت اسکی دیکھی بہت ہی ہنسی آئی ایکی مرتبہ جو اسنے آنکھ کھولی شاہزادہ
نے فرمایا کہ کیون سزا پائی ارے کمبخت سزا پائی یا تو نے اب اٹھ اور سیدھا چلا جا اپنے لشکر کو

جواب پا چکا ہی اب کوئی تجھسے نہ بولیگا صرف یہ گوشمالی دی گئی ہی اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرنا یہ سننا تھا کہ جان مین جان آئی آنکھین بند کیے ہوئے اٹھا اور خود سر پر رکھکر نامہ لیکر
اپنی جان کو غنیمت جان کے وہان سے اُلٹے پاؤن بھاگا اس خوف سے کہ شاید پھر کوئی
طمانچہ نہ پڑ جائے اب کی مرتبہ اگر طمانچہ پڑا تو کام تمام ہو گیا بہت جلد بیرون بارگاہ آیا نہ کسیکو سلام
کیا نہ مجرا اور باہر آکر اپنے مرکب پر سوار ہوکر سیدھا لشکر کو روانہ ہوا اسکی یہ حالت خوف دیکھکر
ہر ایک کے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑے جاتے تھے مگر سب کے سب بلحاظ بادشاہ
منہ پر رومال رکھے ہوئے مسکرا رہے تھے بادشاہ نے سردارون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ
لوگون نے ملاحظہ کیا کہ کس حالت سے وہ بھاگا ہی اس نامعقول مین خاک بھی جرأت نہ تھی نہ
معلوم پھر کس برتے پہ اتنا بڑا کلمہ کہہ اٹھا تھا اور کس بھروسہ پر تلوار کا وار کیا تھا سردارون نے
عرض کیا کہ شامت اعمال اور کیا عرض کیا جائے یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر وہ اپنے
لشکر مین پہونچا بارگاہ مین جاکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ بادشاہ نے فرمایا تھا وہ بیان کیا اور
کہا کہ یہ لوگ بدون لڑائی کامل کے راہ راست پر نہ آئینگے قرناطیس نے اسکی زبانی یہ تقریر
سن کے نامہ پڑھوایا اُسکا مضمون سنا اور آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب ہم دیکھتے
ہین کہ انکو انکا خدا بچاتا ہی وہان سے بھی جواب نامہ آلی تو پھر دیکھا جائے دیکھیے وہ کیا
جواب لیکر آتا ہی اگر اُن سے صلح ہو جائے تو بہتر ہی کیونکہ یہ لوگ تو ساحر نہین ہین وہ گو
ساحر ہین اُن سے مقابلہ مین دقت واقع ہوگی نہ معلوم کیا امر پیش آئے اگر وہ موجود رہے
اور صلح نہ ہوئی تو پھر ان سے مقابلہ مین ضرور دقت ہوگی وہ لوگ لشکر اسلام کی ضرور کمک کرینگے
پھر پہلے اُن سے مقابلہ کرنا پڑے گا بظاہر تو وہ لوگ ساحر زبردست معلوم ہوتے ہین اور اگر ساحر
زبردست نہ تھے تو سیر افغا گرو جو کہ مثل میرے تھا کیونکر قتل کیا انکے مقابلہ مین ضرور بہت سے
لوگون کا نقصان ہوگا اور لشکر کام آئیگا خیر مین نے بھی ایک تدبیر سوچی ہی اگر بن پڑی
تو مین نے ان لوگون کو بدون کشت و خون ہوئے مار لیا اسکے بعد خدا پرستون کا قتل کرنا
کوئی بات نہین ہی ایک چشم زدن مین انکا خاتمہ کر دونگا یہ جانتے کہان ہین ہان اگر خیال
ہی تو ان لوگون کا ہی بس جواب کا منتظر ہون اگر صلح کر لی تو خیر ورنہ جو سوچا ہون وہی کرونگا

قرناطیس یہ کہکر خاموش ہو رہا اور وہ نامہ بر جو کہ اسکا نامہ لیکر بادشاہ بکرنگ کے پاس
گیا تھا اُس لشکر مین پہونچا اور ہرکارون نے جاکر بادشاہ کو خبر دی کہ کوئی قرناطیس جادو
کو وہ قرناطیس سے آیا ہی بہت ساحر زبردست ہی اُسکے آنے کی خوشی مین یہ طبل بشاشت بجا ہی
اور وہ یہ تقریر کر رہا ہو اور آپکو نامہ لکھا ہی نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی آپ نے فرمایا کہ آتا ہی تو آنے دو
اپنی سزا پائیگا مثل اُس نقابدار کے مارا جائیگا کیا مجال جو اہل اسلام کو آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے
جب تک ہم یہان موجود ہین یہ فرما رہے تھے کہ درگہ سالار نے عرض کیا کہ نامہ بر قرناطیس جادو
کا بر دولت پر حاضر ہو بار چاہتا ہی فرمایا کہ اندر لاؤ درگہ سالار آکر اُسکو اندر لیگیا کرسی مرحمت
ہوئی وہ کرسی پر بیٹھا دربار مختصر آراستہ پایا نقابدار کو برابر تخت کے ڈنگل پر متمکن دیکھا دونون
بازو دونون طرف سایہ فگن پائے سردارون کو گردو پیش کرسیون و ڈنگلون پر متمکن دیکھا
سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا ساقی نے جام شراب دیا یہ بلا اندیشہ اُس جام کو پی گیا بادشاہ نے
پوچھا کہ تم کس غرض سے آئے ہو کہا کہ نامہ لیکر آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اُسنے نامہ دیا پہلے خود بادشاہ
نے پڑھا نامہ پڑھتے جاتے ہین سر ہلاتے جاتے ہین غصہ آتا جاتا ہی بل تیوری پر پڑتے
جاتے ہین جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے باآواز
بلند پڑھا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے نامہ دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا اور اُس
نامہ بر کو دیکر کہا کہ یہ نامہ اسکو دیدینا یہی جواب ہی اُسکے نامہ کا اور کہدینا کہ اسکی بتی بناکر
اپنے مقام میز مین رکھ لو تاکہ تسکین ہو تجکو اور پھر کسی معشوق کی ضرورت نہ ہو کہدینا
کہ او نابکار و نابنجار بچہ شیطان نطفہ حرام او خر بیدم یہ کیا تو نے جھک مارا ہی اور گوکھایا ہی
تیری کیا مجال ہی جو تو ہم سے لڑ سکے اور مقابلہ کر سکے یاد رکھنا کہ مثل اُس نقابدار نابکار کے
تجکو بھی قتل کرینگے تو کیا ہمکو قتل کریگا بھلا کس بات پر ہی کیون یہان آیا ہی اور آیا ہی تو چلا
جا کیون شامت بلاتا ہی کیا قضا سر پر کھیل رہی ہی اگر تجکو اُس نابکار نقابدار کی جدائی بہت
شاق ہی اور اُسکا فراق بہت ناگوار ہی اُسکے نہ ہونے سے کسی اور مقام مین کچھ کھجلی ہوتی ہی
تو مین تجکو اُسکے پاس پہونچائے دیتا ہون اپنی خواہش کو جاکر مٹا لینا اسقدر جھک نہ مار بہت
ہی زورون پر ہی تو کیا پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک اہل اسلام کا نام مٹائیگا تیرا ہی

ٹ جائیگا تو کیا ہم سے لڑیگا اور اپنے شاگردونکے خون کا عیوض لیگا پہلے تو اپنی جان
بچا لے پھر اُسکے خون کا عیوض لینا اسقدر غرور کرنا زیبا نہین ہے ہمارا تو یہ پیشہ ہے کہ ہم روپیہ
لیکر مقابلہ کرتے ہین جو ہمکو روپیہ دیتا ہے اُسکے حریف کو قتل کرتے ہین بادشاہ اسلام نے
ہمکو روپیہ دیا ہم نے اُنکی طرف سے لڑکر نقابدار کو قتل کیا اور پھر وہ روپیہ دینگے ہم ضرور
مقابلہ کرینگے لاکھو لاکھ لعنت ہے تجھپر اور تیرے پرستارون پر اور تیرے خداوند پر اور
اُسکے پرستارون پر تو اپنے دل مین سوچا کیا ہے اور کیا سمجھکر یہ نامہ تحریر کیا ہے کیا شراب
کے نشہ مین تھا جب یہ نامہ لکھا ہے یا اور کسی کام مین تھا کہ تیرے دماغ مین یہ سمایا کہ کیا تحریر
کرتا ہون پس ہم اس بیہودہ تحریر کا کیا جواب تحریر کرین پس یہی کافی ہے کہ جواب جاہلان
باشد خموشی ۔ اسی سبب سے ہم نے جواب نہین تحریر کیا صرف زبانی تیرے نامہ بر سے
کہدیا ہم مرد اُسکو جانتے ہین کہ منہ سے نہ کہے اور کرگذرے خیر منہ سے بھی کہا اور اُس
کہنے کے موافق کیا تو وہی مرد ہے ہم اُسکو نامرد خیال کرتے ہین کہ منہ سے تو کہا اگر کچھ نہ کرسکے
منہ اُسکا کیون ہوا اور کونسی مقام ہے کہ جوا یا وہ کہدیا کسی امر کا قابو ہی نہین ہے اگر تو نے بادشاہ
اسلام کو نامہ تحریر کیا ہے تو وہان سے بھی جواب سخت آئیگا اور ایسا دندان شکن کہ سوائے
خاموشی کے جواب دیتے نہ بن پڑے گا پس ہم بھی موجود ہین اور لشکر اسلام بھی تجھکو دبنے ہاتھو
کا کھانا حرام ہے جو تو ہمکو اور لشکر اسلام کو غارت نہ کردے تو اپنے باپ کے نطفہ سے نہین
چمارون کے نطفہ سے ہے جو ایسا نہ کرے پس کہانتک مین اپنے دماغ کو خراب کرون اسیقدر
کافی ہے نامہ بر نے جو یہ گفتہ شنی اور مزاج کو برہم پایا کچھ نہ کہا خاموش وہ چاک شدہ
نامہ لیکر اور پیام سُنکے زبان سے اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آکر مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر کا
راستہ لیا دل مین کہتا جاتا تھا کہ جسکو اپنی جان دو بھر ہو تی وہ جواب دیتا اور یہان ٹھہرتا
مین اپنی زندگی کو غنیمت جانتا ہون یہ بہتر تھا کہ جواب لیکر چلا آیا مجکو تو یہ خوف تھا کہ
ایسا نہ ہو کہ کسیکو حکم دین کہ اسکو باندھ لو تو پھر مین کیا کرون میری زندگی تھی جو مین بچکر
آیا یہ تو ادھر ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا ہے اودھر بعد جانے نامہ بر کے آپ نے دبیر سے
فرمایا کہ ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمارے آپ کے اصل امر بہ

اقرار تھا کہ تقابدار کو قتل کرکے ہمارے سرداروں کو رہا کردو اور اخلاق کو شکست
دو چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ تقابدار کو قتل کیا سرداروں کو رہا کیا اخلاق کے
لشکر سے مقابلہ کو موجود تھے کہ وہ طبل باز بجوا کر اپنی جان بچا کر چلا گیا ہم نے بھی یہاں
قیام کیا اس خیال سے کہ اگر وہ طبل جنگ بجوا کر میدان میں آئے تو اس سے
لڑکر اسکو شکست دیں اور اپنے اقرار کے موافق کریں مگر اسنے دوسرا فساد برپا
کیا اور ایک اور ساحر زبردست کو اپنی کمک کے لیئے اسنے طلب کیا چنانچہ وہ
آیا اسنے آپ کو اور مجکو دونوں کو نامہ لکھا چنانچہ میرے اسکے تو فساد ہی نہیں
ہاں آپ کے اسکے مقابلہ ہی میں ابھی چاہوں چلا جاؤں وہ میرا کچھ نہیں کرسکتا ہے
ہاں آپ سے وہ ضرور مزاحم ہوگا اور روکے گا اسوقت سوائے پریشانی
اور خرابی کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا خیال فرمایئے کہ ایک اسکا شاگرد تھا اسنے تو
تمام لشکر کو تباہ کردیا تھا اب سرداروں کو اسیر کرلیا تھا اور آپ لوگ مجبور و ناچار
تھے اسکا کچھ نہ کرسکتے تھے نہ روپیہ صرف کرتے نہ یہ بلا دفع ہوتی چنانچہ اب اسکا
استاد آیا ہے اور یہ ساحر زبردست ہے اس سے کیونکر مقابلہ کرسکینگے سوائے پریشانی
کے دوسرا امر نہ ہوگا ہاں اگر آپکو منظور ہو اور اسکا بھی ٹھیکہ دیجیئے خواہ میں اس سے
لڑکر خواہ صلح کرکے آپ کے اور اسکے صفائی کرادوں خواہ قتل کروں تو خیر ورنہ میں
تو جاتا ہوں آپ جانیں اور آپ کا کام مجکو کیا ضرور ہے کہ میں بیکار یہاں ٹھہروں اور
فساد اپنے سر مول لوں میں نے اسکو لکھدیا ہے اسکے نامہ کے جواب میں کہ تم جانو
اور اہل اسلام مجکو نہ تم سے سروکار ہے نہ انسے جو مجکو روپیہ دے میں اسکی کمک
کروں پس اگر آپ کو قبول ہو تو اس مقابلہ کا بھی ٹھیکہ مرحمت فرمایئے میں اسکے
ٹھیکہ کا روپیہ مبلغ بیس لاکھ لونگا کیونکہ یہ ساحر زبردست ہے اور بہت بڑا ساحر ہے
اس سے مقابلہ میں مشکل پڑے گی جیسا معرکہ اور مقابلہ ویسا ٹھیکہ وہ شاگرد تھا دس
لاکھ روپیہ لیا یہ استاد ہے بیس لاکھ لیا جائے گا اگر آپکو منظور ہے تو مجکو آگاہ فرمایئے
میں نہ جاؤں ورنہ چلا جاؤں یا اگر وہ روپیہ دینا قبول کرے اور ٹھیکہ دے تو میں اسکی

کیونکہ یہی میرا پیشہ ہے اور یہی میرا صرف ہے کو یہ نہ کہا جائے کہ ہمکو اس امر سے آگاہ کیا ہوتا ہم اگر
نہ قبول کرتے یا ٹھیکہ نہ دیتے یا انکار کرتے اسوقت اختیار تھا بدون ہمکو آگاہ کیے ایسا کیا
اور کفار کی طرف ہو گئے یا چلے گئے تو مین نے اسی خیال سے آپکو آگاہ کر دیا آیندہ آپکو
اختیار ہے پھر مجکو الزام نہ دیا جائے مین بری الذمہ ہون یہ مضمون لکھوا کر بنام بادشاہ
اسلام نامہ روانہ کیا ایک سردار کے ہاتھ اور ایک رقعہ اس مضمون کا بنام قرناطیس جادو
تحریر کیا کہ اے بادشاہ ساحران ملک قرناطیس آگاہ ہو کہ تمھارا نامہ آیا تمھارے نامہ بر
نے نہایت درجہ گستاخی سے تقریر کی جسکے جواب مین مین نے وہ جواب اسکے ہاتھ روانہ
تمکو روانہ کیا اب مین تحریر کرتا ہون میرے تمھارے کوئی فساد و قضیہ نہین ہے جو مین تمسے
مقابلہ کرون یا لڑون یا تم مجھسے کیونکہ مین تو ایک صحرا نورد و جہان گشت ہون نہ کوئی میرا
مسکن ہے نہ مقام نہ جائے سکونت نہ مقام بود و باش مین ہمیشہ کوہ و صحرا مین شب و روز
بسر کرتا ہون اور جسپر وقت سخت پڑا اور جسکو مشکل درپیش ہوئی اور مین ادھر
جا نکلا مین نے اس سے کہا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو اگر اسنے ٹھیکہ دینے کا اقرار کر لیا اور ٹھیکہ دیا
تو مین نے اسکی کمک کی ورنہ مین نے کسی قسم کا سروکار نہ رکھا چونکہ میرا پیشہ یہی ہے اور
یہی میرے لشکر کی وجہ معاش اور میرے سردارون کی ہے اور اسی پر میری اوقات
ہے پھر مین کیونکر نہ اس کام کو جائز رکھون چنانچہ مین اتفاق سے ادھر آ نکلا اور مین نے
اہل اسلام پر وقت سخت و خفیف دیکھا پس مین نے رحم کھا کر اس خیال سے کہ یہ لوگ
خدا پرست ہین اور مین بھی ہون مین نے انکو پیام دیا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو مین اس کام کو بخوبی
سر انجام دونگا انھون نے مجکو ٹھیکہ دیا اور زر ٹھیکہ جمع کر دیا مین نے اپنے تعلقدار کو روانہ
کرکے تمھارے تعلقدار کو قتل کرایا چونکہ تمکو اسکے قتل ہونے کی خبر ہوئی تم یہان آئے اب تم
ان سے مقابلہ پر آمادہ ہو مجکو کوئی سروکار نہین ہے تم جانو اور وہ جانین مین بالکل بیگانہ
ہون اسوقت تک کہ جب تک وہ مجکو ٹھیکہ نہ دینگے اگر وہ ٹھیکہ نہ دینگے تو مین یہان سے مع
اپنے لشکر کے چلا جاؤنگا ہان اگر تم ٹھیکہ دو تو مین تمھارا شریک ہون تم سے بیکار اس
مضمون کا نامہ تحریر کیا اور تم بیکار مجھسے سر بسر فساد ہوتے ہو تو تم سے فساد سر آمدہ نہ تھا

نہ ہوئی مجکو روپیہ ملا مین نے کام کیا نہ روپیہ ملتا نہ مین تم سے لڑتا اور اگر اب پھر وہ لوگ مجکو روپیہ دینگے مین پھر اُنکا شریک ہونگا یا تم دوگے تمھارا شریک ہونگا جسکی طرف سے پہلے پیام آئیگا ٹھیکہ کا اُسکو مین قبول کرون گا اگر پھر کوئی دوسرا اُس سے لاکھ روپیہ بھی زیادہ دیگا مین قبول نہ کرون گا لہذا تم مجھ سے بیکار بر سر فساد ہو اگر آج نہ تم نے نہ اُن لوگون نے ٹھیکہ کا پیام دیا مین کل صبح ہوتے ہوتے چلا جاؤن گا یہان ٹھہرون کا بھی نہین کہ تم خیال کرو کہ یہ مجھ سے مقابلہ کرنے کو ٹھہرے ہوئے ہین تو مین اب کیون کرون کہ یہ خیال میری نسبت کیا جائے مین یہان سے چلا کیون نہ جاؤن بیکار کیون قیام کرون اپنا اور طرف کا بھی نقصان کرون مین نے تمکو بھی اس امر سے آگاہ کر دیا صرف اس خیال سے کہ تم میرا وہ پیام سن سکے شاید برہم نہ ہو اور مجھ سے خواہ مخواہ فساد پر آمادہ ہو اور مقابلہ کرو زیادہ کیا لکھون سوائے نیاز کے یہ لکھوا کر اس رقعہ کو بھی ایک سردار کے ہاتھ پاس قرناطیس کے روانہ کیا اور خود دونون رقعون کے جواب کے منتظر رہے سردارون سے کہا کہ تم نے کچھ اس امر کو خیال کیا کہ مین نے یہ رقعہ قرناطیس کو کس غرض سے تحریر کیا ہے صرف اس غرض سے تحریر کیا ہے کہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ یہ صرف اہل اسلام کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین یہ ٹھیکہ وغیرہ لینا صرف بہانہ ہے اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جو انکو ٹھیکہ دیگا یہ اُسکی شراکت کرینگے اور ٹھیکہ لیکر کام کرینگے چونکہ یہ ساحر زبردست ہے یہ بھی ایک عیاری ہے اور دھوکا ہے اگر وہ میرے کہنے پر چلا اور میری عیاری پر چڑھا اور اور اُسی نے پیام ٹھیکہ بھیجا مین قبول کر لونگا اور اُسکا شریک ہو کر اور غافل پاکر اُسکو قتل کرون گا اور تم سبکو اور بادشاہ اسلام و لشکر اسلام کو اُسکے شر سے بچاؤنگا کیونکہ تم لوگون کا قول ہے کہ ساحر زبردست ہے ہم لوگ اُس سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین بادہ کبر و نخوت سے مست ہے مگر جان لڑا کر مقابلہ کرین گے آیندہ تقدیر ہم سبکی بس جبکہ یہ امر ہے تو ایسے کو دھوکا ہی دیکر قتل کرنا لازم ہے تاکہ یہ بلا دفع ہو اس امر کا یقین ہے کہ بادشاہ اسلام میرے نامہ کے مضمون سے آگاہ ہو کر ضرور پیام ٹھیکہ دینگے اور قبول کرینگے مگر یہ امر ہر ایک کے دل سے نکل جائیگا کہ یہ خدا پرستون کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین اور بادشاہ

اسلام سے ٹھیکہ دینے پر بھی وہ ہمکو ٹھیکہ دیگا تو ہم قبول کرینگے کیونکہ ہمکو تو اُسکو قتل کرنا مدنظر ہے پس فریب دیکر قتل کرینگے سردارون نے عرض کیا کہ جو رائے آپکی ہے بہت ٹھیک ہے ہم تو آپکے تابعدار ہین جواب دیا کہ تم دیکھو تو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اور وہ نامہ بر بادشاہ اسلام کے پاس لشکر کو طے کرکے اور اپنے آنے کی خبر کرا کے بارگاہ مین پہونچا سلام و مجرا کرکے بادشاہ اسلام کو نامہ دیا بادشاہ اسلام نے نامہ پڑھوا کر سنا اور سب اہل دربار لے سب مضمون نامہ سے آگاہ ہو گئے بادشاہ اسلام نے سب سردارون اور عزیزون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم سب کی کیا رائے ہے کیا جواب دیا جائے اُن سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ جو رائے و مرضی حضور کی ہو وہ کیجیئے ہم لوگون کی رائے کیا اور مرضی کیا حضور پہلے اپنی رائے ظاہر کرین اُسکے بعد ہم سبکی بھی رائے مین جو آئیگا ہم عرض کرینگے اگر مرضی حضور کے موافق ہو قبول فرمائیگا ورنہ آپکو اختیار ہے کیونکہ آپکی رائے مقدم ہے بادشاہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو ٹھیکہ دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ اب وقت سخت نہین کہ جھیلنے لیئے اسقدر روپیہ صرف کیا جائے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئیگا خداوند کریم کوئی نہ کوئی صورت ضرور اس بلا کے دفع کرنے کی پیدا فرمائے گا پھر کیا ضرور ہے کہ روپیہ صرف کیا جائے جواب صاف دیا جائے خواہ وہ چلے جائین خواہ اُسکے شریک ہو جائین انکو اختیار ہے ملاحظہ ہو کہ بیس لاکھ روپیہ طلب کیا جاتا ہے اتنے سے کام کے لیئے سردارون و عزیزون نے عرض کیا کہ اگر مرضی ہو تو ہم بھی کچھ عرض کرین فرمایا کہ بیان کرو سب نے عرض کیا کہ حضور کی رائے تو ہم سبکی رائیون سے عمدہ ہے اور عقل بھی زیادہ تر ہے مگر ہم سب کے سب اس رائے سے خلاف ہین کیونکہ ہمارا کیا نقصان ہے اگر ہم ٹھیکہ دین بیس لاکھ صرف کرکے سب آفتون اور فتنون سے نجات پاتے ہین اپنی بلا دوسرے کے سر جاتی ہے ہم بخوف ہوتے ہین ہان ساحر نہ ہوتا تو ہم ضرور یہ رائے دیتے کہ آپ ٹھیکہ نہ دین ہم ضرور لڑکر قتل کرین گے اور شکست دینگے چونکہ ساحر زبردست ہے اور ہم لوگون کا ساحر سے زور نہین چلتا ہے لہذا ہم مجبور ہو جاتے ہین جہان اُسنے کوئی اسم سحر یا کوئی منتر پڑھا چند دانے ماش کے اُس بدمعاش نے مارے ہم بالکل بے قابو ہو گئے اور بس

ہوئے اور مجبور ہوگئے آپسنے اسیر کرلیا پس ایسی حالت مین کیونکر یہ راے نہ دین کہ
آپ ٹھیکہ دیجیے کیونکہ وہ لوگ ساحر معلوم ہوتے ہین ساحر سے ساحر مقابلہ کرسکتا ہی
آپ ٹھیکہ ضرور دیجیے اور ضرور انکی راے کو قبول فرمائیے اسمین کوئی نقصان نہین ہی
اور وہ خود خواہش کرتے ہین یہ امر بھی طی ہوگیا ہی کہ اب کوئی خوف بھی نہین کہ اس
لڑائی کو فتح کرسکین گے آپ ملاحظہ بھی فرماچکے ہین کہ کس آسانی اور بے پروائی سے انھون نے
اس نقابدار کو قتل کیا ہی ہم یقین کرتے ہین کہ یہ لڑائی بھی فتح کرینگے ہم سے کوئی سروکار نہوگا
ٹھیکہ نہ دینے مین بڑی قباحت ہی اور خرابی ہی جیساکہ انھون نے تحریر کیا ہی کہ ہم انکی شرکت
کرلین اگر آپ ٹھیکہ نہ دین اور وہ دین پس دو سے مقابلہ کرنا پڑے گا گو ہم لوگ مقابلہ سے
خوف نہین کرتے ہین اگر ہزار ہون تو ہم نہ ہٹین ہین صرف سحر کا خیال ہی اگر سحر و ساحری
درمیان مین نہ ہوتی تو کوئی خوف نہ تھا نہ اب خوف ہی ہم آپ کے حکم سے دریاے آتش
مین کود پڑنے والے ہین مریخ فلک سے نہین ڈرنے والے ہین سامری و جمشید
آئین تو انسے مقابلہ کرین صرف اس امر کا خیال ہی کہ بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا دل کی
کوئی حسرت نہ نکلے گی پس خیال ہی تو اسی امر کا ورنہ کوئی خیال نہین ہی اسی سبب سے
ٹھیکہ کی راے دیتے ہین آیندہ حضور کو اختیار ہی ساحرون کے مقابلہ مین ہم مجبور و ناچار
ہین یہ جو سردارون نے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ تم سب کی راے بہت ٹھیک ہی
پس اسیوقت جواب تحریر کیا کہ ہم نے موافق تمھاری تحریر کے قبول کیا ہمکو ٹھیکہ منظور
ہی اسقدر رقم پر جوکہ تم نے تحریر کی ہی نہ تم جاؤ نہ دوسرے سے ٹھیکہ لو جب مقابلہ کا دن ہوگا
حریف طبل جنگ بجوائے گا تم ہماری طرف سے مقابلہ کرنا ہم روپیہ جمع کیے دیتے ہین
دوسرے یہ لکھتے ہی کہ اگر تم مقابلہ نہ کرو اور باہم صلح ہی کرادو تب بھی ہم یہی رقم دینگے
زیادہ کیا لکھا جائے یہ لکھواکر اسی سردار کو دیا وہ خوش خوش اسی جواب کو لیکر اپنے
بادشاہ کے پاس آیا اور اپنے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جواب پڑھکر سردار بلایا
اور سردارون سے کہا کہ بادشاہ اسلام نے ٹھیکہ دینا قبول کیا پس اسیوقت لکھا کہ
آپ روپیہ جمع کردین اور ہمارے آپکے اقرار نامہ باہم تحریر ہو جائے تاکہ ہمکو اطمینان ہو

یہ لکھوا کر روانہ کیا بادشاہ اسلام کے پاس اُس سردار نے بادشاہ اسلام کو وہ نامہ دیا
بادشاہ نے پڑھوا کر جواب مین لکھا کہ اچھا اور اُسیوقت لندھور و مالک کو مع روپیہ
کے روانہ کیا وہ لشکر کے باہر آ کے ایک مقام محفوظ پر روپیہ جمع کر کے اُسپر پہرہ چوکی مقرر کیا
خود بادشاہ یکر نگ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ اسلام نے فلان مقام پر روپیہ جمع کر دیا
ہے اور پہرہ وغیرہ مقرر کر دیا ہے لہذا آپ بھی اپنے لوگ مقرر فرمایئے اور اقرارنامہ تحریر فرمایئے
اُسوقت یہ اقرارنامہ تحریر ہوا کہ ہم لوگ اقرار کرتے ہین کہ اگر بادشاہ یکرنگ فرناطیس جادو
کو قتل کر کے اور افلاق کو شکست دیدین تو یہ بیس لاکھ روپیہ وہ لے لین یا بدون مقابلہ
صلح کرا دین تو بھی یہ اُنکے محنت کی اُجرت ہے اگر نہ صلح کرائین اور نہ مقابلہ کرین یا مقابلہ کرین اور
لڑائی کو فتح نہ کر سکین تو اس حالت مین یہ اس روپیہ کے لینے کے مستحق نہ ہون گے پھر
یہ روپیہ ہم واپس لے جائین گے پھر ہمکو کوئی سروکار نہ ہوگا ہان اگر یہ سب امر مذکورہ بالا موافق
ہماری خواہش کے پورے کر دین گے اُس حالت مین مستحق ہون گے اسواسطے یہ چند کلمہ
بطور اقرارنامہ کے لکھ دیئے تاکہ باہم سند رہے اور فریقین پابند رہین اور وقت ضرورت
کے کام آوے فقط یہ اقرارنامہ جب تحریر ہو چکا طرفین کے دستخط و مہر و گواہی ہوئی ایک
پاس اُن لوگون کے رہا جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے اُس روپیہ کی حفاظت کے
لیے مقرر ہوئے تھے اور ایک اُن لوگون کے پاس رہا جو کہ بادشاہ یکرنگ کی طرف سے
حفاظت کے لیے مقرر ہوئے تھے لندھور و مالک یہ بندوبست کر کے واپس آئے سب
حال بادشاہ اسلام سے آ کر کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خوب بندوبست کر لیا خیر تشریف
رکھو ہر ایک اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے اب انتظار اس امر کا ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جائے ہم
بھی نکل کر مقابلہ کی سیر کرین ادھر جب بادشاہ یکرنگ کے موافق اطمینان کے بندوبست
ہو گیا تو سردارون سے فرمایا کہ ہم نہ کہتے تھے کہ بادشاہ اسلام ضرور ٹھیک دینگے کیون ہمارے
کہنے کے موافق ہوا اب آپکو ادھر سے تو اطمینان ہو گیا اب وہ حرامزادہ اگر صلح کرے گا
تو ہم قبول کر لین گے اور انکار نہ کرینگے اُس سے ملکر اور شریک ہو کر اُسکو قتل کرین گے تاکہ

یہ روپیہ ہضم ہو جائے اور اُسنے باہم صلح کر لی تو بھی ہضم ہو گیا سرداروں نے کہا کہ آپکو اختیار ہے ہم آپ کے تابعدار ہین جو حکم فرمایئے گا ہم بجا لائینگے ہم اُس سے مقابلہ کرنے کو بھی مستعد ہین جہان تک ہوگا لڑینگے اور اُسکے قتل کی کوشش کرینگے امیدہ جو مرضی خدا یہ جو سرداروں نے کہا بادشاہ پکرنگ خوش ہو گئے اور دربار برخاست کرنے کا قصد کیا کہ سرداروں نے کہا کہ وہان سے جواب آئے تو پھر دربار برخاست فرمایئے گا کہا تم سچ کہتے ہو راوی بیان کرتا ہے کہ سرداران اسلام نے بادشاہ اسلام سے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یہ تائید غیبی ہے اور خداوند کریم نے کمک فرمائی ہے کہ اس طور سے یہ بندوبست ہوا ہے اور بدون ہماری خواہش کے دوسرا شخص خواہش کرتا ہے پھر ایسا نہ ہو کہ خداوند کریم کو یہ امر ناگوار ہو اور کسی قسم کا عذاب نازل فرمائے کیونکہ اُسنے تو ملک کی تدبیر کر دی اپنے فضل و کرم سے ایک مددگار قاتل کفار و ساحران غدار پیدا کر دیا ہے کہ ہم لوگ ساحرون سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین ساحرون کے مقابلہ مین ہم مجبور و ناچار ہین عبرت ہین آپنے اپنی عنایت سے ایسا مددگار پیدا کر دیا کہ جو ساحرون قتل کر کے اُنکے شر سے ہمکو بچائے ہان اگر صاحبقران موجود ہوتے تو ہمکو پھر کوئی خوف ساحرون سے نہ تھا اب ہی یہ بات جو سردارون نے کہی تھی اس سبب سے اور بادشاہ اسلام نے اس ٹھیکہ کو بھی قبول کر لیا ورنہ اُنکی رائے نہ تھی آمدم برسر مطلب جب اس طرف کے قصے بادشاہ پکرنگ کو اطمینان ہو گیا اب قرناطیس کے جواب کا انتظار ہے اودھر بادشاہ اسلام دربار برخاست کر کے قرناطیس کے مقابلہ سے بیخوف ہو کر اپنی بارگاہ مین جا کر آرام پذیر ہوئے کیونکہ بہت بڑا انتشار تھا جب سے نامہ آیا تھا اور ہرکارون نے اُسکی حالت اور صورت بیان کی تھی اور یہ معلوم ہوا تھا کہ ساحر زبردست ہے مگر ذات خدا پر بھروسہ تھا اور اُسکے فضل و کرم پر اطمینان تھا کہ جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا ہم کیا کر سکتے ہین بادشاہ اسلام تو دربار برخاست کر کے تشریف لے گئے اور سب سردار بھی یہان تو سبکو اطمینان ہے اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ کیجئے بادشاہ اسلام کا جواب قرناطیس کو ملا تھا جیسا کہ تحریر کیا ہے ... دوسرے نامہ کا بھی جواب آجائے تو بندوبست کیا جائے ... دوسرا نامہ ... وہ نامہ چاک چاک جو کہ

بادشاہ یکرنگ نے چاک کیا تھا لیکر آیا اور سلام کرکے سامنے کھڑا ہوا مگر حالت یہ تھی
کہ کانپا جاتا تھا اور مارے خوف کے تھراتا تھا منہ زرد تھا چہرہ پر ہوائیان اوڑ رہی تھین
یہ معلوم ہوتا تھا کہ مہتاب چھوٹی ہوئی ہی عجب کچھ عالم تھا نیا رنگ تھا بات نہ کی جاتی تھی
سامنے کھڑے ہوکر وہ پرزے نامہ کے سامنے قرناطیس و اخلاق کے پھینکدیئے
اور کہا کہ یہ آپکے نامے کا جواب ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا اخلاق نے کہا کہ یہ کیا جواب ہی
کچھ صاف طور سے بیان کر تیری تو عجب حالت ہی کیا تیرے اوپر بلا پڑی ہی جو اسقدر
بدحواس ہی کیا آفت نازل ہوئی جلد بیان کر کیا جواب دیا ہی کچھ ہم تو سنیں جب اس طور
سے اخلاق خفا ہوا اور ڈانٹکر پوچھا تو اُسنے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ مین کیا
عرض کرون کہ جو کلمہ اُنھون نے آپ کی شان مین کہے ہین اگر جان کی امان پاؤن تو
عرض کرون جب یہ کہا تو قرناطیس نے کہا کہ تیری جان تجھکو بخشی بیان کر تب اُس نامہ بر
نے اول سے سب حال عرض کرنا شروع کیا نامہ کا چاک کرنا اور جو کچھ کہ کہا تھا سب
بیان کیا بکم و کاست بلکہ اپنی طرف سے کچھ بڑھا کر کہا کہ جسکے سبب سے اشتعال طبع
زیادہ ہوا جب وہ نامہ بر سب حال بیان کر چکا اور قرناطیس و دیگر اہل دربار و اخلاق
نے سنا قرناطیس کو بہت غصہ آیا گو یہ امر اُسنے تجویز کیا تھا کہ پہلے خداپرستون
سے مقابلہ کرکے سمجھ لیا جائے کہ اُنکی جانب سے جواب سخت آیا ہی پھر اُس لشکر
کے بادشاہ سے سمجھا جائیگا اسی سبب سے جواب کا منتظر تھا جب یہ جواب سنا بہت
برہم ہوا اور قصد موقوف کر دیا اور یہ قصد کیا کہ اُنکو بہت گھمنڈ ہی پہلے اُنکا ہی خاتمہ
کیا جائے گا اگر انکا خاتمہ نہ کیا جائے گا اور یہ یہان قیام پذیر رہینگے تو ضرور اہل اسلام
کی کمک کرین گے اور یہ لوگ بھی ساحر ہین پھر اُس وقت مشکل ہوگی اہل اسلام نے
جو یہ جواب دیا ہی صرف انھین کے بھروسہ پر دیا ہی اگر یہ نہ ہوتے تو یہ جواب وہ
لوگ کبھی نہ تحریر کرتے بلکہ اگر اطاعت کرتے [illegible] اگر [illegible] قتل ہوتا نہ وہ لوگ رہا
ہوتے نہ مشکل ہوتی نہ مجھکو اپنے مقام سے حرکت کرنی پڑتی بڑے حامی جتنے ہین انھین
کا خاتمہ کرنا لازم ہوا مگر فریب اور دھوکے [illegible] ہوسکیگا [illegible] تھا کہ کیا فریب

دھوکا دون لکھکر اُنکے بادشاہ کو اپنے پاس بلاؤن یا خود جاؤن ملاقات کرون کچھ امتحان سحر ہو اگر اپنے سے زبردست پاؤن تو دھوکا دون اور اگر کم پاؤن تو مقابلہ کرون کیا تدبیر کرون کیونکر طلب کرون یا کیونکر اُنکے پاس جاؤن کیا صورت نکلے یہی فکر کر رہا تھا اور دریاے تفکر مین غوطہ زن تھا کہ گوہر مراد ملے ادھر اودھر بحر فکر مین ہاتھ لگا رہا تھا کہ درگہ سالار ہی نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر بادشاہ یکرنگ کا حاضر ہے اور بار چاہتا ہے کہتا ہے کہ مین نامہ لیکر آیا ہون ملک قرناطیس کے پاس کیا حکم ہوتا ہے قرناطیس نے جواب دیا کہ اُسکو اندر لے آؤ دیکھون کہ کس امر کی بابت نامہ لیکر آیا ہے کیا لکھا ہے درگہ سالار باہر گیا اور اُس نامہ بر کو لیکر اندر آیا اُسنے بطریق اہل اسلام سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ اہل دربار داخلاق کو ناگوار ہوا قرناطیس نے کہا کہ یہ امر کوئی ناگوار ہونے کا نہین ہے اس خیال سے کہ جو شخص جو مذہب رکھتا ہوگا اُسی طریقہ وطرز سے سلام کرے گا اور نامہ بر ہمیشہ بخیال ہوتے ہین سب خاموش ہو رہے کسی نے کچھ نہ کہا اُسکو کرسی مرحمت ہوئی وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھا قرناطیس نے کہا کہ تمھارے بادشاہ ذی اقتدار کا مزاج تو اچھا ہے نامہ بر نے جواب دیا کہ اُنکا مزاج بہت اچھا ہے اب قرناطیس نے پوچھا کہ کدھر آنے کا اتفاق ہوا جواب دیا کہ آپ کے نام ایک نامہ ہمارے آقا و مالک نے تحریر کیا ہے وہ لیکر آیا ہون قرناطیس نے کہا کہ لاؤ اُس نامہ بر نے وہ نامہ کمر سے نکال کے قرناطیس کے ہاتھ مین دیا قرناطیس نے دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ طریقہ قزاقی اخلاق کا نہین ہے حکومت کرتا ہے شاہی طریقہ ہے سب اہلکار و ملازم وغیرہ ہر عہدے پر مقرر ہین جو بادشاہون و صاحبان حکومت کے طریقہ ہوتے ہین وہ ہین دربار ہوتا ہے درگہ سالار وغیرہ سب عہدہ دار ہین لشکر بھی ہے ملک اخلاق لقب ہے مگر سب وہ ہی قزاق ہین دبیر نے وہ نامہ پڑھنا شروع کیا تمام وکمال نامہ پڑھا گیا ہر ا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا قرناطیس نے جو مضمون نامہ سنا اور اُسمین صلح کے پہلو اور آشتی کی باتین تحریر پائین اور یہ بھی لکھا ہوا دیکھا کہ اگر تم ٹھیک دو تو ہم تم سے ٹھیک لین اور تمھارے شریک ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرین اپنے دل مین بہت خوش ہوا مگر ظاہر

اہل دربار نامہ بر کے سمجھانے کو کہا کہ مجکو نہ ٹھیکہ دینے کی ضرورت ہے نہ کسی کی شراکت کی ہمین ہی کیا کم ہون ہمین خدا پرستون کا خاتمہ کردونگا اگر خدا پرست اُنکو ٹھیکہ دین تو وہ لین اگر نہ دین تو اُنکو اختیار ہے چاہے یہان قیام کرین چاہے چلے جائین ہمکو اُنکی کوئی پروا نہین ہے ہم اُن سے اور اُنسے دونون سے بالکل بیخوف ہین یہ لوگ یادہ لوگ ہمارا کچھ نہین کرسکتے ہین یہ جو قرناطیس نے کہا اخلاق دو دیگر اہل دربار نے کہا کہ آپکا کیا نقصان ہے آپ زحمت سے بچتے ہین تکلیف سے مفر ملتا ہے ٹھیکہ دیدیجیے قبل اسکے کہ خدا پرستون کی طرف سے پیام آئے یہ جو اخلاق وغیرہ نے کہا قرناطیس کو خود یہ امر منظور تھا کہ مین شہنشاہ بکرناگ کو طلب کرکے اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن اور امتحان کرون اگر اپنے سے زبردست یا برابر پاؤن تو کسی اور تدبیر سے قتل کرون فریب و دھوکا دیکر اگر کم پاؤن تو مقابلہ کرون اب اسکی بابت سوچ کر رہا تھا کہ یہ نامہ آکر پہونچا نامہ کو سنکے اسنے یہ تقریر کی جب سب نے کہا تو اسنے کہا کہ اچھا اگر تم سب کی یہی رائے ہے تو خیر مین اُنکو یہان طلب کرتا ہون اگر وہ آتے ہین تو اُن سے ٹھیکہ کی گفتگو کرتا ہون اگر مان لیا کہ جس طور سے مین کہون تو خیر ورنہ خود مقابلہ کرونگا اور ٹھیکہ نہ دونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہے پس قرناطیس نے اُس رقعہ کا یہ جواب تحریر کیا کہ مجکو آپکا رقعہ پہونچا مضمون رقعہ سے آگاہ ہوا بہت مناسب کیا جو کچھ آپ نے زبانی نامہ بر کے کہلوا بھیجا جیسی اُسنے گستاخی کی ویسی سزا پائی آپنے ساتھ ہم سبکو بھی ذلیل کیا مین خود اُسکو سزا دونگا معلوم ہوا کہ یہ طریقہ صحبت شاہان سے آگاہ نہ تھا اگر ایسا مین جانتا تو کبھی اسکو نامہ دیکر روانہ کرتا خیر اُسکی خطا کو میری خاطر سے معاف فرمایئے مین خود اس امر کا خواستگار ہون اور تھا کہ میرے آپکے مقابلہ نہ ہو اور صلح ہو جائے وہ جو نامہ مین نے آپکو تحریر کیا تھا صرف اس سبب سے کہ آپنے بلا وجہ میرے شاگرد کو قتل کیا یہ سن کے مجکو غصہ آیا مین نے نامہ آپکو تحریر کیا اب آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ آپکا پیشہ یہی ہے کہ ٹھیکہ پر کام کرتے ہین پھر ہمکو کوئی شکایت نہین ہے پہلے ہمارا اور خیال تھا مگر جب سے یہ تحریر آئی ہمارا خیال بدل گیا لہذا اگر آپکو تکلیف نہ ہو تو آپ تشریف لا یئے میرے آپکے باہم گفتگو ہو جائے مین ٹھیکہ آپکو دیدون اگر طے ہو جائے

اسی ضمن مین میرے آپکے ملاقات بھی ہو جائیگی مین نے اپنے شاگرد کے معاوضہ خون
سے جبکا کہ مجکو آپ سے دعوے تھا اس تحریر کو دیکھکر ہاتھ اُٹھایا نہ مین آپکے مذہب سے
غرض رکھتون نہ آپ میرے دین وآئین سے تعلق رکھتین میرے آپکے باہم صلح ہو جائے آپ
ٹھیکہ لیکر خدا پرستون سے مقابلہ کرین میرے شریک ہوکر مین آپکی اس تحریر سے بہت خوش ہوا
مین خیال کرتا ہون کہ وہ جو غصہ مجکو تھا وہ بیکار تھا کیونکہ اسمین آپکی کیا خطا ہے جبکہ آپکا
پیشہ یہی ہے اور آپ نے اُن سے روپیہ طلب کیا اُنھون نے دیا پھر آپ کیونکر اُنکا کام
اُنکے شریک ہوکر نہ کرتے اگر نہ کرتے تو خلاف عہد ہوتا اور یہ بالکل خلاف تھا تمام عالم
مین آپ بدعہد مشہور ہو جاتے پھر اسقدر لوگون کی کیونکر بسر اوقات ہوتی آپ نے خوب کیا
جو میرے شاگرد کو قتل کیا مین آپ سے بہت خوش ہوا کہ آپ نے مجکو اس حال سے آگاہ
کیا لہذا مین چاہتا ہون کہ مین اس زحمت سے بچون اور آپکو ٹھیکہ دون تاکہ آپ خدا پرستون
سے مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیکر میرا مطیع کردین یا اُنکو یہان سے بھگا دین مین بہت ممنون
ومشکور ہونگا زیادہ کیا لکھون آپکا بندہ احسانمند ملک قرناطیس راوی بیان کرتا ہے
کہ اُسنے بہت کچھ خوشامد وچاپلوسی کی تحریر کی تھی کیونکہ اُسکا تو دوسرا منشا تھا یعنی دھوکا
دینا اور فریب اس سبب سے اسنے ایسی تحریر کی ورنہ وہ بہت مغرور ہے اپنے برابر کسیکو
نہین خیال کرتا ہے جب یہ رقعہ لکھا گیا اور ختم ہوا قرناطیس نے دیکھکر نامہ بر کو دیا اور کہا
کہ اسکا جواب ہمکو بہت جلد پہونچ جائے تاکہ ہم اُسکے موافق کاربند ہون وہ نامہ بر اُس
رقعہ کو لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان انتظار تھا دربار برخاست نہین کیا تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا
جواب نامہ دیا شہنشاہ بلہ تاگ نے وہ رقعہ لیکر وزیر کو دیا اُسنے پڑھا آپ مضمون رقعہ
پڑھوا کر بہت خوش ہوئے کہا دل مین کہ وہ مارا جاتا کہان ہے دھوکا کھایا مین نے اسکو
قتل کیا وزیر سے کہا کہ لکھدو کہ ہمکو خود تمھاری ملاقات کا اشتیاق تھا اس سبب سے پہلے
قبل اس امر کے کہ بادشاہ اسلام ہم سے اس امر کی بابت درخواست کرین ہم نے تمکو اطلاع
دی اگر تمھاری خواہش یہ ہے کہ مین تمھارے پاس آؤن اور باہم صلح کی تقریر ہو تو بہتر ہے تم نے
بیکار کو ہم سے فساد کی بنا ڈالی تھی چونکہ ہمکو فساد منظور نہ تھا بدین سبب ہم نے اُس تحریر پہ

خیال نہ کیا اور ہمکو یہ رقعہ تحریر کیا کہ جبکہ تم نے یہ جواب تحریر بھیجا خیر ہم کل بوقت صبح ضرور تمھاری
ملاقات کو آئینگے ہمکو خود وہان لڑنی تھیں نہ منظور ہے کیونکہ جب تم سے طے ہو جاتے اور باہم اقرار و مدار
ہو جانے پھر اگر ہم سے اہل اسلام درخواست کرین ہم ان سے صاف انکار کردین کہ ہم نے
اخلاق سے ٹھیکہ تم سے مقابلہ کرنے کے لیئے لیا ہے اب ہم تم سے ٹھیکہ نہین لڑ سکتے ہین تم نے
پہلے کیون نہ تم سے درخواست کی اب ہم دوسرے کے پابند ہو گئے ہین پس مین آن سے
یہ کہکر اپنی عقب گذاری کرونگا کیونکہ ایک مرتبہ مین تو انکی شراکت کرکے بہت پچھتایا
اُنھون نے پورے طور سے جو اقرار کیا تھا اُسپر عمل نہ کیا اب مجکو اُنکی شراکت منظور نہین ہے
اگر میرے اور تمھارے طے نہ ہوگا مین یہان سے واپس چلا جاؤنگا کیونکہ مجکو تم سے فساد منظور
نہین ہے گو تم نے بنا فساد کی پہلے ہم سے ہی ڈالی تھی اگر تم برسر فساد ہوتے تو کیا ہوتا بیکار کا کشت
و خون ہوتا خیر تم ہماری تحریر سے صلح پر آمادہ ہو گئے ہم مکرر تحریر کرتے ہین کل ہم ضرور آئینگے تمھاری
ملاقات کو یہ لکھوا کر اسی نامہ بر کے ہاتھ یہ جواب روانہ کیا وہان قرناطیس جواب کے انتظار
مین تھا کہ نامہ بر جواب لیکر پہونچا اور قرناطیس کو دیا قرناطیس نے پڑھوا کر سنا بہت خوش
ہوا اپنے دل مین کہ وہ مارا اب یہ جاتے کہان ہین آئین تو یہان میرے شاگرد کو قتل کرکے بہت
خوش ہوئے ہین وہ اپنے دل مین یہ خیال کرین کہ مین اُسکے خون کے معاوضہ سے باز آیا اپنے
صلح کرتا ہون یہ غیر ممکن ہے صرف فریب دیکر اُسکو اسیر کرلونگا اُسکے بعد دیکھا جائیگا کیا خوش ہوئے
ہین کہ صلح کے لیئے طلب کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھسے ڈر گئے ہین یہ اثر میری پہلی تحریر کا ہے یہ
دل سے باتین کرکے منشی سے کہا کہ لکھدو کہ بسم اللہ تشریف لایئے مین کل آپکا منتظر ہونگا
خانہ ما خانہ شماست مجکو نہایت خوشی ہوگی مین بجائے پا انداز کے اپنی آنکھونکو فرش کرونگا
یہ لکھوا کر دیا کہ لیجاؤ اور زبانی کہدینا کہ شوق سے تشریف لایئے میرا شرف ہے گو آپکو تکلیف
ہوگی مگر میری خوشی تو آپنے کی مین خود حاضر ہوتا مگر چند وجوہ سے مجبور ہون اس سبب سے
یہ تکلیف مین نے آپکو دینا گوارا کی مین بہت ممنون و مشکور ہوا اور آپکے احسان سے تمام عمر
سر نہ اُٹھا سکونگا وہ نامہ بر یہ جواب زبانی لیکر سلام کرکے وہان سے روانہ ہوا بعد جانے
نامہ بر کے قرناطیس نے اخلاق وا اہل دربار سے کہا کہ خوش ہو کہ میرا فریب چل گیا مین نے

ہمین نے مار لیا اب یہ جاتا کہان ہی کل صبح کو مین ایک دریا سے سحر بنا کر اسمین بنگلہ تیار کر کے
بیٹھونگا اور اسی بنگلہ مین اُنسے ملاقات کرونگا اگر وہ ساحر زبردست ہین تو میرے پاس
آینگے اور اس دریاے سحر سے بچکر نکل جائینگے اور اگر زبردست ساحر نہین ہین تو غرق
ہو جائینگے آتے ہی وقت اگر بچکر بسبب اپنے سحر کے چلے آئے ہین باتون مین لگا کر
اور غافل کر کے اُنکو غرق کر دونگا پھر طور کل اُنکا خاتمہ کر دونگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب
اپنے مقام پر خوش خوش آئے اس خیال سے کہ کل اِن لوگونکا جو کہ قاتل نقابدار ہین خاتمہ
ہوگا پرسون اہل اسلام کا قرناطیس اخلاق کے ہمراہ اُس مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے
مقرر کیا گیا تھا کھانا وغیرہ زہر مار کر کے دو پہر رات تک اخلاق کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف
رہا کیونکہ برسون سے فراق تھا قرناطیس فراق اخلاق مین تڑپا کرتا تھا آج اسکو یہ دن نصیب
ہوا لاکھ اخلاق نے انکار کیا اسنے ایک نہ سنی بلکہ یہ کہا کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین چلا جاؤنگا
اور خداپرستون کا شریک ہونگا اُنکا شریک ہو کر تمکو قتل کرونگا اس سبب سے اخلاق مجبور ہو گیا
خوب دو پہر شب عیش کیا دونون نے جب بارہ بجے قرناطیس اُٹھا خون خوک سے غسل کیا جو
دیا اپنا سحر جگانے لگا اور تازہ کرنے لگا اخلاق اپنے خیمے مین جا کر سو رہا یہ سحر جگایا گیا اور تازہ
کیا گیا یہ حرامزادہ اپنے اس کام مین مصروف ہوا اور اخلاق خواب مرگ مین اب کچھ نقابدار کے لشکر
اور بادشاہ کی حالت سماعت فرمایئے کہ جب جواب نامہ پہونچا تو پڑھوایا اور سنا جب حسن چلے سب
سردارون سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے سب نے کہا آپنے غضب کیا ہم سے دریافت بھی نہ کیا
کہ وہان جانے کا اقرار کرین یا نہ کرین جائین یا نہ جائین اور اُس سے اقرار کر لیا حضور وہ بہت
بڑا ساحر زبردست اور نہایت درجہ بدکار اور دھوکہ باز ہے ہمکو یہ خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ
وہ آپکو دھوکا دے اور آپکو فریب دیکر سحر مین مبتلا کر لے ہم لوگ پھر بالکل بے دست و پا
کے ہو جائینگے کیونکہ ہم لوگ آپکے بغیر دوسرے اُس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہین بعد خدا کے
اگر خدانخواستہ ہم اسیر ہو گئے تو آپ کوشش کر کے ہمکو رہا کر لینگے اگر خدانخواستہ آپ کسی
آفت مین مبتلا ہوئے تو ہم کچھ نہین بنا سکتے ہین بس بڑی خرابی ہوگی اب ہم کیا عرض کرین
تو منع کر سکتے ہین کہ آپ تشریف نہ لیجائین کیونکہ خلاف وعدہ ہوگا اور وہ یہ خیال کریگا

کہ خود ہی تو افرار کیا اور خود ہی نہ آئے مجھ سے ڈر گئے وہ دبا ڈوا لیگا نہ یہ عرض کر سکتے ہین کہ آپ
تشریف لیجائیں کیونکہ جانے مین خرابی ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھو یہ غیر ممکن ہی کہ مین نہ جاؤن
جا بیسے وہان جاکر کسی بلا مین مبتلا ہون یا کسی آفت مین مین کل صبح کو جاؤنگا ضرور اپنے امکان بھر
اسکے قتل کی کوشش یا اسیر کرنے کی کرونگا آیندہ تم سب اور اہل اسلام کی تقدیر یہ حرامزادہ مجھکو کیا
دھوکہ دیگا اور کیا فریب جبکہ مین نے بڑے بڑے ساحرونکو اور عیارون کو کہ جنکا مثل اور نظیر نہ تھا
دھوکا اور فریب دیکر اسیر کر لیا یا قتل تو یہ کیا ہی افراسیاب ایسے ساحر کو کہ جو کہ خداوند ساحران
یا ملکہ دمامہ یا ساحر ششمش کو جب مین نے کئی مرتبہ دھوکا دیا تو یہ کیا چیز ہی اور اسکی کیا حقیقت
ہی جو میرا دھوکا نہ کھائے اور مین اسکے فریب مین آجاؤن خدا کی ذات سے تو یہ امید ہی کہ مین
دھوکا نہ کھاؤنگا بلکہ اوسکو دھوکا دیکر اسیر کرلونگا آیندہ جو کاتب تقدیر نے بروز ازل تحریر
کیا جو وہ ہی ہوگا مقدر کی تحریر سے کوئی چارہ نہین ہی مگر ہان تم لوگ بھی کوئی تدبیر نکالو تاکہ
اور زیادہ اطمینان ہوجائے سب نے عرض کیا کہ ہم فکر کرتے ہین یہ کہکر ہر ایک دریاے فکر مین
غوطہ زن ہوا اور غواصی کرنے لگا تاکہ گوہر مراد ہاتھ مین آئے ایک مرتبہ ملکہ غزالہ آہو چشم نے
سر اٹھاکر عرض کیا کہ مینے ایک تدبیر سوچی ہی وہ یہ تدبیر ہی کہ ایک انگشتری ہمارے بزرگون سے
ہمارے پاس چلی آتی ہی پشت در پشت اسکا اثر یہ ہی کہ جسکے پاس وہ انگشتری ہو تو اوسپر سحر
اثر کرتا ہی بلکہ اسمین یہ اثر ہی کہ جس ساحر کے پاس جاؤ وہ سحر بھول جاتا ہی پھر اوسکو وہ سحر یاد نہین رہتا
ہی یا جو چیز سحر کی ہوتی ہی جہان اوس انگشتری کا عکس اوس چیز پر پڑا وہ مٹ جاتی ہی سحر
بالکل دفع ہوجاتا ہی پس وہ انگشتری آپ اپنے پاس رکھین کہ اوسکے سحر سے محفوظ رہین یا
جس جگہہ وہ آپکو بٹھائے اگر سحر کی وہ جگہہ ہو تو وہ سحر برطرف ہوجائے اور آپ پر اوسکا سحر
اثر نہ کرے بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ انگشتری کہان ہی غزالہ نے عرض کیا کہ وہ ہمارے
پاس نہین ہی اس سبب سے ہم اپنے پاس نہین رکھتے ہین کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوگی تو سحر فراموش
ہوجائیگا ہم نے وہ احتیاط سے رکھی ہی اگر ہمکو حکم ہو تو جاکر لے آئین بادشاہ نے جواب دیا کہ شوق سے
جاؤ اور لے آؤ پس ملکہ غزالہ وہان سے اٹھکر بیرون بارگاہ آئین اور سحر کرکے پرپرواز پیدا کرکے
وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئین ناظرین کو یاد ہوگا کہ جسقدر ساحر ہین سب سحر سے اپنی صورت

تبدیل کر کے یہ بھی دربار مین آکر بیٹھتے ہین پس غزالہ سحر کر کے اس مقام پر آئی راوی
بیان کرتا ہو کہ ایک جنگل مین غزالہ آکر آئی ایک درہ کوہ مین گئی اُسمین ایک سدری
تھی اسمین ایک دروازہ لگا ہوا تھا اُسمین قفل تھا پس ملکہ نے سحر کیا کہ وہ قفل خود
بخود کھل کر گرا اب جو قفل کھلا تو دروازہ وا ہوا ملکہ اُس دروازے مین گئی ایک اور
صحراے پر بہار ملا اب ملکہ نے ایک طرف کا رخ کیا چند قدم جاکر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک
دی کہ یکایک ایک غبار سا ظاہر ہوا اور بجلی چمکی جب وہ غبار برطرف ہوا تو اُس
صحرا مین ایک گنبد مقفل نظر آیا ملکہ اُس گنبد کے قریب آئی سحر کیا کہ وہ قفل وا ہوا
ملکہ اندر گنبد کے آئی ایک صندوق تھا اُسکو وا کیا اُسمین سے ایک صندوقچہ برنجی نکالا
اُسکو لیکر باہر آئی اور یہان آکر سحر کیا کہ اُسی طور سے وہ گنبد بند ہو گیا اور قفل لگ گیا
اور اُسی طور سے گنبد غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ کو جو سحر فراموش نہوا اسکا
سبب یہ تھا کہ وہ انگشتری صندوقچہ مین تھی اور بہت احتیاط سے رکھی ہوئی تھی ہان
اگر صندوقچہ کے باہر ہاتھ مین ہوتی تو سحر یاد نہ آتا پس ملکہ وہ صندوقچہ لیکر باہر آئی اُس
جنگل سے اُسی دروازے کے ذریعہ سے اُس سدری مین آکر اُس دروازے کو بھی
اُسی طور سے بند کر دیا اور بیرون درہ آکر اور سحر کر کے لشکر مین آئی یہان سب انتظار کر رہے
تھے کہ ملکہ آکر پہونچی شاہ نقلی نے دریافت کیا کہ انگشتری لائین ملکہ نے کہا کہ جی ہا ن
لائی جواب دیا کہ بہت جلد آگئین کہا کہ بذریعہ سحر کے گئی اور آئی فرمایا کہ تمکو سحر فراموش نہوا
عرض کیا کہ وہ صندوقچہ کے اندر بند ہو اس سبب سے مجکو سحر یاد رہا یہ کہکر صندوقچہ سامنے
رکھدیا اور ایک کنجی دوپٹے سے نکال کر رکھی کہ اس سے وا کیجیے بادشاہ نقلی نے وہ
صندوقچہ کھولا اُسمین سے ایک انگشتری نکلی کہ طلائی اُسکا حلقہ اور یاقوت کا نگینہ اُسپر کچھ
اسما کندہ تھے جو کہ پڑھے نجاتے تھے اور ایک قسم کی اُسمین آب و تاب تھی کہ اُسپر آنکھ
کام نہ کرتی تھی وہ انگشتری نکال کر داہنے ہاتھ مین بادشاہ نے پہن لی برائے امتحان
ساحرون سے کہا کہ مجھپر سحر کرو کہ مین اسکا امتحان کرلون ساحرون نے سحر
کیا بالکل اثر نہ کیا تب کہا کوئی گلدستہ سحر کا بنا کر میرے پاس لاؤ پس ساحر گلدستہ

تباکر لا ے عکس جو ڈالا وہ گلدستہ جل کر خاک ہوگیا جب امتحان کر لیا تو اطمینان
ہوا اب بادشاہ نے سیران جادو و ملکہ گوہر آرا سے فرمایا کہ تم دونون صاحب
میرے ہمراہ چلنا اور دیکھنا کہ مین کیسی تقریر کرتا ہون اور کیونکر اسکو فریب مین لاکر
عیاری کرتا ہون انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب نقابدار سے کہا کہ تم لشکر
مین رہنا اور اپنی حفاظت کرتا جواب دیا کہ بہت بہتر تب ملکہ غزالۂ آہو چشم نے
بھی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی ہمراہ چلین فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے انھون نے
عرض کیا کہ آپکے ہمراہ تو ہونگے مگر الگ الگ کہا اچھا جب یہ سب امر طے ہو چکے
اُسوقت بادشاہ نے غزالہ سے کہا کہ ایک امر ہم دریافت کرتے ہین تم ذرا بتاؤ تو عرض
کیا کہ بیان فرمایئے فرمایا کہ تم نے یہ انگشتری پہلے ہمکو کیون نہ دی کہ ہم نقابدار کو دیگر
نقابدار کے مقابلہ مین روانہ کرتے تاکہ یہ آپکے سحر سے محفوظ رہتے عرض کیا کہ آپکے
مقابلہ مین کوئی اس امر کی ضرورت نہین نہ تھی کیونکہ وہ ایسا زبردست ساحر نہ تھا
صرف ہمین اُسکو کافی تھے اور آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ کیونکر آسکو قتل کیا کہا کہ
اچھا کیا ملکہ غزالہ نے عرض کیا کہ حضور اس امر کا خیال رکھین کہ ان بازون پر
اسکا عکس نہ پڑے ورنہ یہ سحر ہمارا برطرف ہو جائیگا اور یہ باز سحر کے مٹ جائینگے
جواب دیا کہ تمھارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجکو خود اس امر کا خیال ہے یہ
کہکر دربار برخاست کیا سب نے اپنے اپنے مقام پر آکر کھانا وغیرہ کھایا اور آرام
کیا بادشاہ نے اپنے خیمے مین جاکر آرام کیا وہ رات بسر کی اور تمام کی اور آمد آمد
سحر کی شروع ہوئی سپیدہ سحری نے ظہور کیا نور سے تمام عالم کو معمور کیا نسیم
سحری کے جھونکے چلنے لگے طایر آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی ثنا خدا ے
درخت پر بیٹھ کر کرنے لگے آمد آمد ساحرہ کی افق مشرق سے شروع ہوئی
یعنے صبح ہو گئی لشکر اسلام و لشکر بادشاہ یکرنگ سے صداے اذان بلند ہوئی سب سردار
نماز و وظیفہ سے فراغت کرکے پوشاک درباری پہن پہن کر بارگاہ مین آنے لگے ادھر
بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ یک رنگ کا لشکر کفار نے بھی پوچا

وغیرہ سے فراغت پاکر دربار اخلاق نے بھی آراستہ کیا قرناطیس جادو بھی آیا سب داخل دربار ہوئے قرناطیس نے کہا کہ آج وعدہ ہو آنیکا بادشاہ پیل‌رنگ کے چلو ہم تمکو اپنے سحر کا تماشا دکھائیں ادہر بادشاہ اسلام نے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ لشکر کفار کی اور لشکر نقابدار کی کہ یہ لوگ کس فکر میں ہیں یہ حکم پاکر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے چلے اور چند ہرکارے طرف لشکر نقابدار کے اودھر بادشاہ پیل‌رنگ نے حکم دیا کہ ہرکاروں کو کہ جاکر لشکر کفار سے خبر لاؤ کہ وہ کس فکر میں ہیں اور قرناطیس نے میری ملاقات کا کیا بندوبست کیا ہے تم خبر لاؤ تو میں بندوبست جانیکا کروں ہرکارے بحکم قضا شیم شہ کے روانہ ہوئے دونوں لشکروں کے ہرکارے چلے اودھر قرناطیس اخلاق وکل اہل دربار کو باہر لیکر بارگاہ کے آیا اور اپنے لشکر سے نکل کر درمیان اپنے لشکر اور لشکر نقابدار و لشکر اسلام کے کھڑے ہوکر کچھ اسم سحر پڑھتا اور ایک گولہ جھولی سے نکالکر زبان میں نشتر دیکر خون لیا اور گولہ پہ چند بوند ٹپکا دیے اور چند روئی کے گالے لگائے اوپر اسم پڑھکر انکو اوڑا دیا وہ بالاے آسمان جاکر ابر غلیظ ہوکر محیط ہوگئے اور پانی برسنے لگا اودھر اسنے وہ گولہ اٹھاکر یا سامری و جمشید کہکر زمین پہ مارا ایک زلزلہ سا پیدا ہوا اور زمین شق ہوگئی سب نے دیکھا کہ ایک بحر ذخار ناپیداکنار موج زن ہے کہ آسمان اس دریا سے طوفان خیز میں مثل حباب کے معلوم ہوتا تھا ہر موج اسکی اٹھ اٹھ کر آسمان تک جاتی تھی ہر مقام پہ بھنور پڑا تھا مینہ چھا پڑ رہا تھا جانوران آبی سر نکال کر ڈرا رہے تھے عجیب دریا تھا کہ جسکو دیکھکر ہر ایک پناہ بہ ذات خدا چاہتا تھا اُس دریا سے پناہ پانی دشوار تھی ہر طرف طوفان کا عالم تھا اُس دریا میں مگر اُدھر اُس دریا کے لشکر کفار تھا اور اِس پار لشکر اسلام و نقابدار تھا سب کفار نے دیکھا کہ وسط دریا میں ایک بنگلہ بلور کا پانی پر قائم ہے اسمیں چند کرسیاں جواہرنگار آراستہ ہیں پس قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ تم بارگاہ میں جاؤ میں اس بنگلہ میں جاکر بیٹھتا ہوں اُس بادشاہ سے اسی مقام پر ملاقات کرونگا اور قریب میں لاکر اور دھوکا دیکر اور غافل کرکے اسی دریا میں غرق کر دونگا اس قصہ کو اس طور سے مٹادونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہے اخلاق یہ کہکر طرف بارگاہ کے چلا قرناطیس نے کہدیا کہ بارگاہ کے پردے اٹھوادینا تا کہ

تم بھی سیر کرو اور آمد شہنشاہ تک رنگ دیکھو اور یہ بھی دیکھو کہ مین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون ادھر
اخلاق اپنے لشکر مین پہونچکر داخل بارگاہ کفر پناہ ہوا اور پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ دریاے
زخار موجزن ہے بیچون بیچ دریا مین ایک بنگلہ ہے کنارہ دریا کے قرناطیس کھڑا ہوا ہے جب اخلاق مع
سرداروں کے بارگاہ مین پہونچ گیا پردہ اُٹھا دیئے گئے اُسوقت قرناطیس نے دستک دی
ایک کشتی دریا مین پیدا ہوئی کنارے آئی قرناطیس اُسپر سوار ہوا وہ کشتی بہا بر اُس بنگلہ کے
کے آئی قرناطیس اُترکر کشتی سے داخل بنگلہ ہوکر کرسیان اُسمین کئی آراستہ تھین ایک کرسی
پر جو کہ بیچ مین بہت پر تکلف تھی بیٹھ گیا سامنے اُسکے دونون لشکر ہین یعنے لشکر اسلام و لشکر
نقابدار و پشت پر اسکے اسکا لشکر ہے درمیان دریا حائل ہے یہ اُس بنگلہ مین لباس پر تکلف
سے آراستہ بیٹھا ہوا ہے سامنے چوکی پر اسباب سحر رکھا ہوا ہے دو خدمتگار پشت پر کھڑے
ہوئے مگس رانی کر رہے ہین خوشبو ہر قسم کی چلی آتی ہے بنگلہ پانی پر اسطور سے قائم ہے کہ جیسے
زمین پر قائم ہوتا ہے ذرا بھی حرکت نہین ہے یہ اُس بنگلہ مین بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہے اور سحر کو
درست کرتا جاتا ہے اور تدبیر گرفتاری کی سوچ رہا ہے دریا موجزن ہے ہر موج اُسکی آسمان سے
باتین کرتی ہے ہر مقام پر طوفان پانی مین برپا ہے بینڈھا چڑ رہا ہے نگر و سونس سر نکال نکال کر
دم کشی کر رہے ہین آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہے وہ ہرکارے لشکر اسلام
و لشکر نقابدار کے جو براے دریافت اپنے اپنے بادشاہ کے حکم سے طرف لشکر اسلام کے
چلے تھے اب جو قریب لشکر کفار پہونچے دیکھا کہ ایک دریا مابین ہمارے لشکر اور لشکر
کفار کے حائل ہے اور وہ دریاے ناپیدا کنار ہے کہ جسکا دوسرا اسرا عدم سے ملا ہوا ہے طوفان
اُٹھ رہا ہے موجین یہ معلوم ہوتی ہین کہ تلوارین ہین کہ برابر چل رہی ہین یہ دریا جو دیکھا
ہرکارون کو حیرت ہوئی کہ ابھی کل شام تک بلکہ دوپہر رات تک کہین دریا کا نام و
نشان تک نہ تھا یہ دریاے ناپیدا کنار و بحر زخار کہان سے پیدا ہو گیا کہ جسکا پاٹ
عدم سے ملا ہوا ہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی کارخانہ سحر کا ہے یہ اُس ساحر
نابکار کی کارگذاری ہے اُسنے سحر سے دریا پیدا کیا ہے صرف اس غرض سے کہ کوئی لشکر
ہمارا نہ آسکے براے دریافت حال نہ کوئی عیار میان آکر عیاری کرسکے چلو واپس چلین

ظل اللہ کو اس حال سے آگاہ کریں یہ باہم صلاح کر کے ہرکارے لشکر اسلام کے طرف اپنے لشکر کے واپس چلے یہ بھی دیکھا تھا کہ درمیان دریا کے پانی کے اوپر ایک بنگلہ بلوری قائم ہے اُس مین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہے ہرکارے لشکر اسلام کے واپس گئے دریا کو دیکھ کر لشکر نقابدار کے جو ہرکارے وہان پہونچے اُنھون نے جو یہ دریاے طوفان خیز و قرناطیس کو اس حال سے دیکھا تو بہ توبہ پناہ بذات خدا کرتے ہوئے بہت جلد واپس چلے کہ چل کر وہان خبر کرین کہ ہم کیونکر وہان کا حال معلوم کرین اور آپ کیونکر براے ملاقات جائینگے یہان تو شب بھر مین دریاے طوفان خیز پیدا ہو گیا ہے درمیان ہمارے لشکر و لشکر کفار کے اور جسکی ملاقات کو آپ جاتے ہین وہ وسط دریا مین بلوری بنگلے کے اندر کرسی پر بڑے تکلف سے بیٹھا ہوا ادھر کو دیکھ رہا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ ہرکاران لشکر اسلام نے بارگاہ مین پہونچکر بادشاہ اسلام کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم بموجب حکم جہان پناہ خدیو بارگاہ براے دریافت حال لشکر کفار چلے جب اپنے لشکر کو طے کر کے صحرا مین پہونچے اور رُخ اُدھر کا کیا تو ہم نے درمیان اپنے لشکر و لشکر کفار کے ایک دریاے ذخار و ناپیدا کنار کو موجزن پایا کہ جسکی پاٹ کا کہین نام و نشان تک نہین ہے آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہے ایک شور پانی مین برپا ہے کہ پناہ پانی دشوار ہے جانوران آبی ہر مرتبہ سر نکال کر ڈراتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہے یہ واقعہ دیکھ کر ہم بہت حیران ہوئے خیال کیا کہ کل تک تو یہ دریا نہ تھا فوراً دل نے کہا کہ یہ دریاے سحر ہے اسمین نہ اُترنا ورنہ خرابی ہوگی یہ اصلی دریا نہین ہے اب جو ہم نے غور کر کے دیکھا تو اُس ساحر نابکار یعنے قرناطیس کو وسط دریا مین ایک بلوری بنگلہ مین بڑے کبر و غرور سے بیٹھا ہوا پایا یہ واقعہ دیکھ کر ہم وہان سے واپس چلے آئے کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین یہ غلام اب کیونکر جا کر دریافت کرین بادشاہ نے سردارون کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ قرناطیس نے دریاے سحر اس غرض سے بنایا ہے کہ کوئی اس طرف نہ آسکے نہ کوئی عیار آ کر عیاری کر سکے ابھی بندوبست کیا ہے راہ بند کی ہے خداوند کریم ہم سب کا مالک و مختار و حافظ ہے اگر اُسنے یہ بندوبست کیا ہے

تو ہمارا خدا اور کوئی صورت اُسکے قتل کی پیدا کرے گا اگر اُسکی قضا ہی تو ہم سب کو اُسکے ہاتھ بچائے گا اگر ہم سب کی قضا ہی تو کیا پرواہ کیا خوف ہی ہم سب حاضر ہین بقول شاعر شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + سرداروں نے عرض کیا کہ ہم سب بھی موجود ہین اگر دریا ے آگ ہو تو ہم اُسمین پھاند پڑین خدا نے چاہا تو ہم اس دریا ے سحر کو پیر کر اور شناوری کر کے جا کر اُس نابکار کو قتل کرینگے یہ دریا کیا چیز ہی اگر قلعہ آہن بھی ہو تو ہم اُسکو فتح کر لین یہ کفار جاتے کہان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جواہر بن عمرو نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کر لین کہ اگر خدا نے چاہا تو آپ کے غلام دریا کے پار جا کر اور عیاری کر کے اسکو نہ قتل کرین تو کچھو کام نہ کیا اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم عیار کیسے اور فرزند شاہ عیار کیسے یہ دریا کیا ہی اگر تمام عالم آب ہو جائے اور یہ نابکار اُس عالم آب مین اپنے کو پوشیدہ کرے تو بھی ہم جا کر آپ کے اقبال و فضل خدا سے قتل کرین اور عیاری کرین یہ فن عیاری حاصل کسدن کے لیے کیا ہی اگر ہم نے اسپر عیاری نہ کی اور دریا سے خوف کر کے رہ گئے تو ہمارے عیار ہونے پر تف و لعنت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو اور کس کے فرزند ہو اور کس کے یہ لوگ شاگرد ہین ضرور ضرور مجکو یقین ہی کہ تم لوگ اس دریا کو عبور کر کے جاؤ گے اور قتل کرو گے یہان تو یہ تدبیر اور گفتگو ہو رہی ہی اُدھر لشکر نقابدار کے ہرکارے بارگاہ مین پہونچے اپنے بادشاہ کو مجرا کیا کھڑے رہے شہنشاہ یک رنگ تاج گیر نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے اور کیا انتظام کیا ہی ہماری ملاقات کا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہم لشکر مین پہونچ نہ سکے راستہ ہی بند ہی قرناطیس نے بڑا بندوبست کیا ہی کہ کوئی لشکر مین آنہ سکے فرمایا کہ بیان کرو کیا بندوبست کیا ہی اور کیا ملاقات کا انتظام کیا ہی کیا کیا سامان ہی لشکر کس طور سے آراستہ کیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین جا ہی نہ سکے راستے سے واپس آئے ہم کو کیا معلوم کہ کیا سامان کیا ہی اور کیا بندوبست پوچھا کہ راستے سے کیون واپس آئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکار یہان سے چلے جب اپنے لشکر کی حد سے نکل کر صحرا مین پہونچے تو ہم نے راہ مین اپنے لشکر و لشکر

اسلام و لشکر کفار کے ایک دریا موجزن پایا یعنی لشکر کفار تو اُس پار مقیم ہے اور یہ دونون لشکر اِس پار اُس دریا کو دیکھکر ہمارے حواس جاتے رہے پناہ پانی اُس بحر ناپیداکنار سے دشوار دیکھی ہم بہت حیران ہوئے کہ یہ دریا کہان سے دفعتاً پیدا ہوگیا کہ جسکے پاٹ کی کوئی حد ہی نہ کنارون کی آج صبح تک تو یہ دریا نہ تھا اُس دریا کو دیکھکر ہمارا حوصلہ نہ پڑا کہ ہم اُس پار شناوری کرکے جائین کیونکہ ہر مقام پر اُسمین طوفان برپا تھا تا ندتر رہی ہر موجین یہ معلوم ہوتا ہے کہ تلوار کا کام کر رہین ہین جانوران آبی دمبدم سر پانی سے باہر نکالتے ہین جب دم کشی کرتے ہین کوسون تکا پانی سمٹ کر ایک جا ہوجاتا ہے طرفہ تماشہ یہ ہے کہ پانی سے آگ کے شعلے نکلتے ہین پانی کھول رہا ہے مزا یہ ہے جب ہم نے دیکھا کہ یہ دریا راہ مین حائل ہے راہ اُسطرف جانے کی نہین ہے بالکل مسدود ہے تو ہم مایوس ہوئے باہم صلاح کی کہ دریا کو پیر کر اُس پار چلین مگر رائے نہ ہوئی کیونکہ یہ قرار پایا کہ یہ دریا سے سحر ہے اور دیکھ رہے ہو کہ ہر قسم کی آفت اسمین پیدا ہے ایسی حالت مین جانا بالکل خلاف عقل ہے اگر کسی بلا مین مبتلا ہوگئے تو پھر کیا ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ چلکر بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہونگے کہ ہرکارے خبر لیکر آلین تو ہم یہان سے جائین ملاقات کو اُنسے عرض کرین کہ آپ کیونکر تشریف لے جائینگے وہان تو راہ بند ہے دریا حائل ہے یہ رائے باہم کرکے واپس چلنے کا قصد کیا تھا کہ ہم نے دیکھا وسط دریا مین ایک بلور کا بنگلہ پانی کے اوپر آراستہ ہے اُسمین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اُسنے ہم کو دیکھا ہم نے اُسکو جب اُسنے ہم کو دیکھا تو خود پکار کر کہا کہ اے جاسوسان لشکر لقا بدار اپنے بادشاہ سے کہدینا کہ مین آپ کا انتظار کر رہا ہون کیونکہ آپ نے آج ملاقات کرنے کا وعدہ فرمایا تھا لہذا مین آپ کا منتظر ہون تشریف لائیے مین آپ سے اسی مقام پر یعنے درمیان دریا کے ملاقات کرونگا اس غرض سے کہ میرے اور آپکے جو امر قرار پائے اور جو بات طے ہو جائے اُس سے کوئی دوسرا اور آگاہ و خبردار نہ ہو اگر اور کسی مقام پر ملاقات کرتا اور میرے آپ کے امر طے ہوتا تو ہر طور سے لوگ آتے اور اُس سے آگاہ ہوتے بس مین نے یہ طریقہ اپنے دل مین خیال کرکے ایجاد کیا کہ یہان کوئی نہ آسکے گا صرف

ہمت آہو نگا اور وہ میرے رفیق اور آپ اور آپ کے جو رفیق ہون اور اگر آپ نے ہمراہ کسی رفیق کو لائیے گا تو اُسی کو لائیے گا کہ جس پر حد درجہ کا اعتماد ہو کہ وہ کسی سے کوئی بات نہ کہے گا بلکہ میرے نزدیک تو مناسب یہ ہوگا کہ آپ تنہا تشریف لائیے تو بہتر ہوگا یہ جو خدمتگار میرے پاس موجود ہین ہین انکو بھی یہان سے رخصت کردونگا سواے میرے اور آپ کے دوسرا نہ ہوگا یہ جو اُسنے پکار کر کہا ہم نے سُن لیا اور وہان سے واپس آئے یہ نہ معلوم ہوا کہ اُسنے ہم کو پہچان کیونکر لیا کہ ہم اس لشکر کے ہرکارے ہین کیونکہ ہم صورت تبدیل کیے ہوئے تھے جو اُسنے ہم سے یہ تقریر کی ہم وہان سے حاضر خدمت ہوئے ہم آپ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین کہ آپ تشریف نہ لے جائین کوئی نہ کوئی اس مین مکر ہے اول تو راہ بھی نہین ہے دوسرے ملاقات کس سے فرمائیے گا وہ تو وسط دریا مین ہے آیندہ حضور کو اختیار ہے جو ہم جان نثارون نے دیکھا تھا اُسکو خدمت والا مین عرض کر دیا اور جو اُسنے ہم کو پیام دیا تھا وہ بھی یہ سب زبانی ہرکارون کے سُنکے بادشاہ کو ایک قسم کی حیرت ہوئی اور سر کو زانوے فکر پر رکھا اور بحر تفکر مین غوطا مارا اور خیال کرنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو وہ حرامزادہ خیال کرے گا کہ مجھ سے ڈر گئے اور دریا کی حالت سُنکے نہ آئے اور جاتا ہون تو کیونکر جاؤن بس یہ سوچ کر گلشن طراری و عیاری کی فکر کرنے لگے فوراً ایک امر خیال مین آیا کہ تمھارے پاس مندھی حضرت دانیال کی موجود ہے اور تخت زبرجد شاہ اُسی منڈھی کو برپا کر و اُس تخت پر سوار ہو کر اُسکی ملاقات کو جاؤ اور عیاری کرکے اُس نابکار کو گرفتار کرو اب یہ جاتا کہان ہے دوسرے ملکہ غزال نے کو انگشتری دی ہے جو کہ دافع سحر ہے اشیاے سحر کو دفع کرتی ہے بس اس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالنا دریا مٹ جائے گا نام تک باقی نہ رہے گا یہ جو دل مین خیال آیا فوراً سر اُٹھایا چہرہ بشاش تھا پہلے ہرکارون سے یہ ماجرا سُنکے کچھ اداس ہوئے تھے اب جو سردارون نے بشاش پایا ہر ایک نے عرض کیا کہ پھر کیا قصد ہے تشریف لے جائیے گا یا نہین فرمایا کہ ضرور جاؤنگا یہ کیا ممکن ہے جو نہ جاؤن نہ جا کر یہ اُسکو خیال دلاؤن کہ ڈر گئے اگر وہ دریا کے اندر مین ہوتا تو بھی مین جاتا یا وہان اندر مین ہوتا تو وہان بھی جاتا ا سے یہ بھی ممکن ہے کہ مین وعدہ خلافی کرون جاؤنگا اور جو مین نے کہا ہے کہ اسکو اسیر کرکے لاؤن گا نہ معلوم

وہ حرامزادہ بھولا کس امر پر ہے یہ بیکار کا کرشمہ کرکے بیٹھا ہے اگر مین نے اُسی مقام پر جاکر نہ ملاقات کی تو کام ہی کیا کیا وعدہ خلافی نہ کرنا چاہیے حریف جہان طلب کرے اُسی مقام پر جائے مین بادشاہ اسلام سے روپیہ لے چکا ہون اور اقرار کرچکا ہون کہ یا تو اسکو قتل کرونگا یا اسیر مین اسکا ذمہ کرتا ہون بس مین کیونکر نہ جاؤن یہ دریا کیا ہے صرف دھوکے کی ٹٹی ہے ہم کو ڈرانے کے لیے یہ دریا بنایا ہے سوانگ بنا کر بیٹھا ہے تم لوگ دیکھو تو کہ مین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون سرداروں نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے ہم کچھ کہہ نہین سکتے ہین ادھر بادشاہ نقلی نے اُن سرداروں سے کہا کہ جسکو کل کہا تھا کہ تم بھی ہمراہ چلنا کہ آج آپ لوگ میرے ہمراہ نہ چلین کوئی ضرورت نہین ہے اُنھوں نے کہا کہ ہم تو ضرور چلین گے جواب دیا کہ تمھارے چلنے سے میرا تو کچھ نقصان نہین ہے ہان تم ہی لوگون کا نقصان ہے وہ یہ کہ جسطور سے مین جاؤنگا اگر مین تم کو ہمراہ لونگا تو تم لوگ سحر بھول جاؤگے صرف اُتنی دیر کہ جتنی دیر میرے ہمراہ رہوگے بعد کو کچھ یاد آجائے گا اور وہان سحر کا کارخانہ ہے ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤ اُسپر اُن لوگون نے جواب دیا کہ جبکہ ہم سحر بھول جائینگے تو دوسرے کو کب سحر یاد آئے گا اور وہ کب کوئی آفت یا بلا ہم پر نازل کرے گا بس ہمارا چلنا کوئی ہمارے لیے قباحت نہین ہے ہم بھی دیکھین گے کہ کیونکر آپ اُسکو اسیر کرتے ہین جواب دیا کہ بہتر چلو یہ کہکر تخت پر سے اُٹھے ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے وہ یہ حال دریافت کرکے فوراً بارگاہ سلیمانی مین آئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر عرض کیا کہ ہم لشکر نقابلدار مین موجود تھے کہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ برائے ملاقات قرناطیس جادو جانے والے ہین کیونکہ کل نامہ و پیام باہم ہوا ہم بارگاہ مین گئے دیکھا باہم کچھ صلاح ہو رہی ہے بس جب صلاح ہوچکی اُسوقت یہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ لشکر مع چند سرداروں کے جاکر اُس دریا مین جو کہ قرناطیس نے سحر سے بنایا ہے قرناطیس سے ملاقات کرینگے اور آپ کے اور قرناطیس کے مصالحت کرادینگے ہم نے خیال کیا دل مین کہ آپ کو آگاہ کردین تاکہ آپ بھی یہ تماشہ ملاحظہ کرین جب وہان چلنے کا سامان ہونے لگا ہم ادھر کو آمادہ کرنے کو آئے بادشاہ اسلام

نے سرداروں سے فرمایا کہ یہ تماشہ بھی لائق دید ہے ہم یقین کرتے ہین کہ ہماری بارگاہ سے سامنا ہوگا پردے اٹھوادیے جائین سب نے عرض کیا کہ بخوبی سامنا ہے بس اسیوقت پردے اٹھوادیے گئے بادشاہ وکل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار موجین مار رہا ہے اور ایک بنگلہ ہے کہ پانی پر قائم ہے اسمین قرناطیس بیٹھا ہوا ہے ادھر تو یہ بندوبست ہوا ادھر شہنشاہ یک رنگ کل سرداروں وکل لشکر کو نقابدار کے سپرد کر کے اور بہت کچھ کلمات تسلی دے کر مع چار سرداروں کے بیرون بارگاہ آئے کیونکہ کل طے ہوچکا تھا کہ چار سردار چلین زیادہ کی ضرورت نہین ہے بس خیمے مین ان سرداروں کو ہمراہ لے کر گئے وہان انسے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مین تم کو چلنے کے لیے منع کرتا ہون مین منڈھی حضرت دانیال کی برپا کرونگا اسمین بیٹھ کر اسکے پاس جاؤنگا اور عیاری کرونگا مین نے بارگاہ مین اس سبب سے نہ تو پکار کر تقریر کی نہ اس امر کو ظاہر کیا کہ شائد ہرکارے دونون لشکرو کے موجود ہون یعنے لشکر کفار و لشکر اسلام کے اور وہ اس امر سے آگاہ ہون تو میرا راز افشا ہو اور سب پر ظاہر ہو یہان مین تم سے کہتا ہون اگر تم لوگ اس منڈھی مین بیٹھو گے تو سحر بھول جاؤ گے اس سے مناسب یہ ہے کہ میرے ہمراہ نہ چلو انھون نے جواب دیا کہ ہم ضرور چلین گے ملکہ غزالہ وآہو نے کہا کہ ہم اسطور سے آپ کے ہمراہ ہونگی کہ کسی پر ظاہر نہ ہوگا اور ہم دونون آپ کے دونون طرف منڈھی کے ہو لگے اس سبب سے الگ چلین گے کہ شائد سحر کرنے کی ضرورت ہو اور سحر کرنا پڑے تو پھر اسوقت خرابی ہو یہ آپ فرما چکے ہین کہ منڈھی کے اندر سحر فراموش ہوجاتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر بس ایک بہت عمدہ تاج مکلل بجواہر نکالا اور نہایت نفیس زیر جامہ وقبا وغیرہ اور آلات جنگ یعنے تلوار وغیرہ مرصع کار قباے قلمکار زیب تن فرمائی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگائے جواہرات سے اپنے کو آراستہ کیا زنبیل سے منڈھی حضرت دانیال کی اور تخت زبرجد شاہ کا نکالا منڈھی کو اسپر آراستہ کیا وہ مثل گنبد کے ہوائی تخت پر مرصع کار فرش آراستہ کیا تین کرسیان جواہر نگار لگائین آپ آراستہ ہو کر اس منڈھی مین آئے ثمیران وغیرہ جودو ساحر

ہمراہ چلنے پر آمادہ تھے اُنکو بھی طلب کیا وہ بھی اندر منڈھی کے آئے حکم دیا کہ کرسیوں پر
بیٹھ جاؤ اُنھوں نے عرض کیا کہ ہماری یہ لیاقت نہیں ہے کہ ہم برابر حضور کے بیٹھیں بلکہ
ہم کو یہ زیبا ہے کہ ہم پس پشت بطریقہ خدمتگار مگس رانی کریں جس طور سے کہ قرناطیس کے
پس پشت اُسکے ملازم کھڑے ہوئے مگس رانی کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں کیا ضرورت ہے
عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا جواب دیا کہ تم کو اختیار ہے اچھا ذرا سحر تو یاد کرو راوی بیان کرتا ہے
کہ یہ دونوں جو کہ منڈھی کے اندر ساحر تھے زبردست و بلا کے تھے کہنے سے اب جو خیال
کرتے ہیں تو بالکل سحر فراموش ہے ایک حرف الفاظ سحر یاد نہیں ہے عرض کیا کہ بالکل فراموش
ہے فرمایا کہ میرے کہنے کا یقین آیا عرض کیا کہ ہم کو قبل ہی سے یقین تھا نہ یقین کرنے
کی کیا بات تھی یہ کہکر دونوں پشت پر آکر کھڑے ہوئے آپ بیچ کی کرسی پر بڑے تکلف
سے رونق افروز ہوئے آپ کے سر اقدس پر پر ہما کے مرچھل ہوتے ہوئے شاہان جلیل
کے طریقہ سے آپ آراستہ جب یہ بندوبست ہو چکا آپ نے منڈھی کی طرف خطاب
کرکے فرمایا کہ اے منڈھی مجھکو پاس قرناطیس کے پہونچادے اُدھر اُن دونوں نے بھی
اپنا بندوبست کر لیا یعنی نظر الہٰ و آہو چشم نے یہ پڑھا تھا کہ منڈھی مع تخت کے بلند
ہو کر چلی اُدھر تو منڈھی چلی اُدھر ایک موج مرصع نگار دہنی طرف انکی منڈھی کے اور ایک
بائیں طرف آکر قائم ہوئی اور وہ دونوں موجیں برابر منڈھی کے ہوا پر چلیں نقابدار
و کل سرداروں و لشکر کے لوگوں نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ بڑے شوکت سے ملاقات کو
قرناطیس کے جاتا ہے جیسے ہیں تو خود اور چار ساحروں کو لے گئے تھے آپ تو بڑے سامان
سے جاتے تھے یہ سامان کچھ ہمراہ نہ تھا ہر ایک حیرت کر رہا تھا جو کہ واقف تھا اس
حال سے اُسکو خیال بھی نہ تھا خاموش بیٹھا ہوا ہر ایک طرف دیکھ رہا تھا اُدھر بادشاہ
اسلام و کل اہل دربار نے دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد بلند ہوا اور اُسکے دونوں طرف
دو موجیں ہیں اور ناظر گنبد میں بادشاہ یک رنگ تاج گیر جلوہ فرما ہیں بڑے تکلف
سے دو شخص پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کر رہے ہیں وہ گنبد خود بخود اڑتا ہوا طرف
لشکر کفار بد دریا کے چلا جاتا ہے ہر ایک اہل اسلام کو مع بادشاہ کے حیرت ہوئی اور

باہم کہنے لگے کہ اگر اُسنے دریائے سحر کا طیار کیا ہی اور وہان طلب کیا ہی تو انھون نے بھی خوب تدبیر کی
ہی ملاقات کرنے کی ضرور یہا اسکو قتل یا اسیر کرینگے کوئی بہت زبردست عامل ہین یہ کہا نہین
جاسکتا ہی کہ ساحر ہین کیونکہ اپنے کو خداپرست کہتے ہین دوسرے طریقہ سے بھی پایا جاتا ہی ضرور
انکے قبضہ مین جن ہون یا پریزاد ہون یہ سب زور علمیات کا ہی بھلا انسے کون لڑ سکتا ہی ساحر
کی کیا حقیقت ہی دیکھو تو کس شان و شوکت و دبدبہ سے جاتے ہین ذرا بھی خوف نہین ہی
وہ حرامزادہ یہ سمجھا تھا کہ دریائے سحر کا حال سُنکے برائے ملاقات نہ آئینگے اُسکو اسکی خبر نہ تھی
کہ ضرور ضرور آئینگے اگر یہ لوگ میرے لشکر مین رہنا قبول کرین تو مین ضرور انسے اس امر کی
درخواست کرون بلکہ خزانہ سے انکے کل لشکر کا مصارف مقرر کرون سب نے عرض کیا کہ
بجا ارشاد ہوتا ہی یہ اس کام کو انجام دے کر جب جانے لگین تو ارشاد فرمایئے گا اور ملاحظہ
فرمایئے گا کہ کیا جواب دیتے ہین یقین ہی کہ آپ کے فرمانے کو قبول کرلین یہان تو یہ تقریر
ہو رہی ہی مگر ہر ایک کی نگاہ اُسی طرف لگی ہوئی ہی اور ہر ایک دیکھ رہا ہی کہ وہ گنبد اور
ہودج برابر اُڑے ہوئے چلے جاتے ہین مگر بات یہ ہی کہ ہودج کے اندر جو کوئی ہی وہ دکھائی
نہین دیتا ہی خالی ہودج نظر آتے ہین اُدھر قرناطیس اپنے بنگلہ مین جو کہ مثل حباب کے
ہی بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی مین اسکو اسی حالت مین چھوڑتا ہون
اور ایک مختصر جملہ خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون جو کہ مین نے فراموش نہین کیا
مگر اُس کو اُس کے موقع پر نہین لکھا دوسرے مقام پر ذکر کیا ہی ساتھ
ہی خیال آیا کہ ناظرین خیال فرمائین گے کہ اسکا تو ذکر کسی مقام پر نہین ہوا یہ کہا نسے
اسنے تحریر کیا وہ جملہ یہ ہی کہ مین نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہرکارون نے لشکر نقابدار کے اپنے
بادشاہ سے یہ بیان کیا کہ قرناطیس نے ہم کو یہ پیام دیا ہی کہ اپنے مالک سے کہدو
کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہین ہماری ملاقات کو حسب وعدہ آؤ ہم اسی دریا مین تم سے
ملاقات کرینگے مین نے اسکو اُس مقام پر تحریر نہین کیا کہ جب کہ ہرکارے خبر کو
گئے تھے اور دریا کو اور قرناطیس کو دیکھ کر واپس آئے تھے بلکہ انکی زبانی سامنے
بادشاہ لشکر کے بیان کرنا تحریر کیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بوجہ طول ہونے کے اور

ایک عبارت کے دو مرتبہ بیان ہونے کے سبب سے وہان نہین تحریر کیا بلکہ یہان تحریر کیا گو قرناطیس نے انکو پہچان کر کہا تھا ناظرین اگر یہ خیال کرین کہ قرناطیس نے انکو پہچانا کیونکر کہ یہ ہرکارے نقابدار کے ہین کیونکہ تحریر کیا جاتا ہو کہ دریا کے پاٹ کی کوئی حد نہ تھی دوسرے یہ صورت تبدیل کیے ہوئے تھے اسکا جواب یہ ہو کہ وہ دریائے سحر تھا دوسرے انکو تو بہت بڑا اور عظیم الشان معلوم ہوتا تھا مگر حالت اُسکی یہ تھی کہ ایک چہبر پانی کا تھا بہ سبب سحر کے یہ عالم اُسکا تھا دوسرے جب ہرکارے قریب اُس دریائے سحر کے پہونچے بہ سبب سحر کے اُنکی صورتین تبدیل ہوگئین اپنی اصلی حالت پر ہوگئے اور قرناطیس کل اہل اسلام و کل لشکر نقابدار کے ادنی و اعلی کو پہچانتا ہو جو کہ اُس مقام پر موجود ہین بس اس سبب سے اُسنے پہچان لیا اور وہ پیام دیا کہ جو مین نے بہ سبب طول کے ایک ہی مقام پر سامنے بادشاہ یک رنگ کے زبانی ہرکارون کے تحریر کیا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ قرناطیس نے یہ پیام ہرکارون کو دیا تھا جو کہ اُنھون نے بیان کیا آمدم برسر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا خلاصہ یہ کہ قرناطیس اسی طرف کو دیکھ رہا تھا کہ اُسنے دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد پیدا ہوا اور برابر اُسکے دو ہودج ہین وہ گنبد ہوا پر اُڑتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہو یہ حیران ہوا کہ یہ غبار کیسا ادھر کو آتا ہو کہ جسکے ساتھ دو چھوٹے غبارے بھی ہین اب تو یہ بغور دیکھنے لگا وہ گنبد بہت تیزی سے قریب دریا آکر قائم ہوا اب قرناطیس جادو نے دیکھا کہ ایک گنبد ہو اُسمین ایک تخت آراستہ ہو اُس تخت پر تین کرسیان بچھی ہین بیچ کی کرسی پر بہ لباس پُر زر و بصد شان و شوکت بادشاہ یک رنگ بیٹھے ہوئے ہین پس پشت دو خدمتگار مگس رانی کر رہے ہین اور دو ہودج ایک ادھر اور ایک اُدھر گنبد کے ہوا پر قائم چلے آتے ہین یہ جو واقعہ اسنے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ بہت بڑا ساحر زبردست ہو یہ مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ یہ تخت پر سوار ہو کر میری ملاقات کو آئے گا جب قریب دریا پہونچے گا مین دریا کو اشارہ کرونگا وہ بڑھکر مع اُسکے اور تخت کے غرق کرلے گا یہان تو دوسرا سامان نظر آیا کہ وہ بالائے ہوا آرہا ہو خیر آنے دو جاتا کہان ہو قرناطیس جادو تو اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہو اُدھر وہ گنبد قریب دریا پہونچا

خواجہ اور سب نے دیکھا کہ ایک دریائے مواج و متلاطم کوسون کا پاٹ پانی مین تلوار کا کاٹ
موج اُسکی ہر ایک ماہی بحر قضا حباب اُسکا مردمک چشم نہنگ سدراہ دیکھا اور وسط مین
ایک بلوری بنگلہ آراستہ پایا اُسمین قرناطیس کو بیٹھے ہوئے دیکھا بس قرناطیس کی طرف
دیکھکر اور اُسی دریا کو دیکھکر تخت کو اشارہ کیا کہ وہ تخت اُسی طریقہ سے اُڑتا ہوا اُس کے
بنگلہ کی طرف چلا مگر پانی سے بہت بلند تھا جب قریب بنگلہ پہونچا اور قرناطیس نے
دیکھا کہ وہ بادشاہ مع اپنے تخت و بنگلہ کے قریب آگیا ایک مرتبہ کرسی پر سے اُٹھا
اُٹھا یعنے برائے تعظیم اُدھر خواجہ نے اشارہ کیا کہ تخت طرف پستی کے مائل ہونے لگا
یہان تک جب بالکل قریب پانی کے پہونچا اُدھر تو عکس منڈھی کا دریا پر پڑا اُدھر
خواجہ نے اُس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالا جو کہ ملکہ غزالہ نے لا کر دی تھی اور عرض کیا تھا کہ
اس کے عکس سے سحر و اشیائے سحر بالکل برباد ہو جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ عکس کا
پڑنا تھا کہ وہ دریا دھوان ہو کر بالکل نیست و نابود ہو گیا ایک غبار سا زمین سے اُٹھا
اب جو سب نے دیکھا نہ پانی تھا نہ وہ زور و شور تھا اُسی طور سے زمین خشک تھی نہ وہ
بنگلہ بلوری تھا نہ وہ کرسیان نہ وہ خادم صرف قرناطیس خاک پر پڑا ہوا تھا دھوپ
مین زمین پر اسباب سحر رکھا ہوا تھا دریا کا نام و نشان تک نہ تھا سب اشیائے سحر جو کہ
قرناطیس نے سحر سے تیار کین تھین سب برباد تھین نئی بات تھی کہ پانی خاک ہو کر
اُڑ گیا وہ دریا جس سے پناہ پانی دشوار تھی اُسکا پتہ نہ تھا اخلاق و کل سردار و لشکر نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ اُسکے گنبد کے آتے ہی قریب بنگلہ سب سامان جو کہ قرناطیس نے سحر
سے درست کیے تھے برطرف ہو گئے قرناطیس یکہ و تنہا دھوپ مین خاک پر کھڑا ہوا ہے
بہت حیرت ہوئی سردارون سے کہا کہ خداوند عجائب غیر کرتا ہے ہم کو کچھ رنگ بیرنگ
معلوم ہوتا ہے یہ بادشاہ بڑا زبردست ساحر ہے کہ آتے ہی اُسنے دریا و غیرہ کو چشم زدن
مین مٹا دیا اور قرناطیس کچھ نہ کر سکا ہم منع کرتے تھے کہ نہ بلایئے سر میدان مقابلہ
فرمایئے نہ مانا ایک نہ سُنی اسمین یہ بات تھی کہ اُسکو بھی خیال رہتا کہ ساحر زبردست
ہے اب تو یہ خیال برطرف ہو گیا ہوگا پہلے وہ بھی ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرتا اور ایک تدبیر کا

خوف لاحق ہوتا اب بالکل بے خوف ہوکر مقابلہ کرے گا اس خیال سے کہ ہم نے ایک چشم زدن مین
جو کہ دریا سے سحر قرناطیس نے بنایا تھا مٹا دیا اسکو اندازہ اس کے سحر کا مل گیا بڑی خرابی
ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ آپ خوف نکیجئے ملک قرناطیس ضرور اسکو اسیر کرینگے یا
قتل اس دریا کے برباد ہونے سے یہ نہین خیال کیا جا سکتا ہے کہ ملک قرناطیس سحر سے
واقف نہین ہین یا کم ہین بوقت مقابلہ حال کھلے گا خلاق نے کہا کہ خداوند ہم چنین کند
یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے ادھر تقابداروں سرداروں اہل لشکر نے جو دیکھا سب نے بہت
تعریف کی اور کہا کہ کس تدبیر سے دریا کو برباد کیا دیکھنا اب کیا مایوس میان قرناطیس کھڑے
ہوئے ہین بھلا انسے کوئی لڑ سکتا ہے جو لڑے وہ اپنی مٹی خراب کرے بادشاہ اسلام و کل
سرداروں و اہل لشکر اسلام نے یہ واقعہ دیکھ کر بہت حیرت کی بادشاہ نے سرداروں سے
فرمایا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ کیونکر دریا کو مٹایا ہے تعجب مار لیا قرناطیس کو شہنشاہ
یک رنگ مانے یہ سب علم کا زور ہے کہ یون دریا مٹ گیا اب ان کے ہاتھ سے یہ حرامزادہ
بچ کر جاتا کہان ہے ادھر تو ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا ہے اور ہر طرف دریا کے مٹ جانے کا
چرچا ہے کفار کو اس واقعہ سے صدمہ ہے کیونکہ انکو اور خیالات تھے اور اہل اسلام و دیگر لوگون کو
خوشی حد سے زائد ہے ادھر جب خواجہ نے دیکھا کہ دریا مٹ گیا اور نام و نشان تک باقی
نہ رہا قرناطیس بر سر خاک کھڑا ہے ایک مرتبہ تخت کو روک کر اور پکار کر کہا کہ واہ بھائی
قرناطیس کیا خوب تم نے ملاقات کا طریقہ نکالا ہے کیا شاہ و شہریار اسی طور سے
کسی سے ملاقات کرتے ہین کہ دھوپ مین خاک پر کھڑے ہوئے ہین اگر ایسا ہی ذلیل
تصور کرتے تھے تو کیون بلایا میرا لشکر مین آنا مناسب نہ تھا تو کسی اور مقام پر طلب
کیا ہوتا یہ کونسا طریقہ ہے کہ نہ کوئی مقام سایہ کا نہ کوئی شہ بیٹھنے کے لیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ
کون یہان بیٹھے اور کس شے پر بیٹھے معاملہ جنگ و پیکار کے طے کرنے کا ہے عرصہ مین یہ امر فیصل
ہوگا ہان اگر اور کوئی گفتگو ہوتی تو خیال کیا جاتا کہ دو دو باتون مین ختم کر لی جائے گی
بھلا یہ گفتگو یون پہر دو پہر کے کسی طرح سے نہ ختم ہوگی کہان تم بھی دھوپ مین کھڑے
ہو گئے اور مین بھی اگر یہی امر تھا تو بیکار طلب کیا مین تو اگر نہایت درجہ پریشان و

حیران

پشیمان ہوا اس امر کا خیال تھا مہمان کی اتنی طور سے عزت کی جاتی ہے یہ سمجھ کر اور تخت کو زمین
پر لائے سامنے قرناطیس کے اب جو قرناطیس نے یہ تقریر سنی اور تخت کو سامنے پایا تو
خیال کیا دل میں یہ کہہ کیا رہا ہے میں تو بنگلہ میں بیٹھا ہوا ہوں اور یہ کہتا ہے کہ خاک پر کھڑے
ہو کوئی شے بیٹھنے کو نہیں ہے کیا یہ شخص اندھا ہے اسکو دکھائی نہیں دیتا ہے میں کرسی پر
بیٹھا ہوا ہوں بنگلہ میں میرے سامنے دریا لہریں مار رہا ہے واہ کیا خوب این خیال دیگر شگفت
یہ اپنے دل میں سوچ کر کہا کہ آپ تشریف لائیں دھوپ کیسی میں تو بنگلہ میں بیٹھا ہوا
انتظار آپ کا کر رہا ہوں کرسیاں حاضر ہیں آپ اپنے تخت پر سے اتر کر تشریف تو لائیے
خواجہ نے جواب دیا کہ مجھکو تو کچھ بیٹھنے کو نہیں دکھائی دیتا ہے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے
روبرو خاک پر کھڑے ہو نہ کرسیاں ہیں نہ کچھ ہے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ تم خواب دیکھ رہے ہو
یہ تو بتاؤ کہ بیدار ہو یا سوتے ہو عالم خواب میں تو نہیں مبتلا ہو ذرا ہوشیار ہو کر دیکھو تو سہی
یہ جو سنا اب اسنے جو دیکھا تو نہ دریا کو پایا نہ اس بنگلہ کو اپنے کو خاک پر کھڑا دیکھا اور سب
اسباب سحر زمین پر پڑا پایا سوائے خاک کے پانی کا نام نہ تھا سوائے خشکی کے تری کا ذکر
تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر یہ بہت حیران ہوا اسنے اپنے دل میں خیال کیا مگر یہ بڑا ساحر
زبردست ہے کہ میرے دریائے سحر کو مع بنگلہ وغیرہ کے برباد کر دیا اور مجھکو خبر نہ ہوئی اسنے
بہت بڑا دھوکا کھایا اب ذرا اس سے سمجھ بوجھ کر بات چیت کرنا چاہیے کیونکہ اس نے
بہت بڑا چرکا دیا میں ایسا غافل ہوا کہ دریا برباد ہوا بنگلہ مٹا اور مجھکو خبر نہ ہوئی مقام عجب
ہے یہ دل میں خیال کر کے اور شرمندہ ہو کر کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہے
پہلے میں آپکو ایسا زبردست و صاحب عمل نہ جانتا تھا میں نے سحر سے دریا بنایا تھا اور
بنگلہ تیار کیا تھا اسمیں آکر بیٹھا تھا اس خیال سے کہ آپ سے ملاقات کروں اس بنگلہ
میں اور آپکو اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤں تاکہ آپ کو میری جانب سے خیال پیدا ہو مگر
آپ نے اسکو برباد کیا میں آپ سے ہار گیا کوئی مقام شکایت نہ آپ کو ہے نہ مجھکو بس
تشریف لائیے میرے ہمراہ بارگاہ میں چلیے خواجہ نے فرمایا کہ بارگاہ میں چلنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے اگر تمہارا جی چاہے میرے ساتھ [illegible]

تو خیریت کس امر کی ہی جیسے تمھاری بارگاہ ویسے میری مثل تھی بلکہ مجھکو مقام فخر اور افتخار ہوگا کہ تم ایسا ساحر میری ملاقات کو آیا اور میرے کلبہ تاریک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا ہین آپ کا نہایت احسان مند ہونگا اور آپ میرے نزدیک بارگاہ ہین جانا مناسب نہین ہی کیونکہ ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ دریاے سحر تیار کرکے بیٹھے تھے اور اپنے حریف کو طلب کیا تھا اُسنے آکر اُس دریا کو مٹا دیا یہ اُسکا کچھہ نہ کرسکے آخر کو عاجز ہوکر اپنے ہمراہ بارگاہ ہین لائے ہماری حقارت ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی اُسنے جواب دیا کہ پھر کیا کرون واقعی یہ امر ہی کہ نہ تو سایہ ہی نہ کوئی شے بیٹھنے کو ہی پھر کیونکر باہم گفتگو ہوگی کیا ہوگا فرمایا کہ ہین نے تو کہا کہ تم میرے پاس اس گنبد کر پاس ہین چلے آؤ وہان کرسیان وغیرہ سب موجود ہین جتنے عرصہ تک چاہنا بیٹھنا کوئی مانع نہین ہوگا تمھارا گھر ہی بلکہ میری عزت و آبرو کا سبب ہوگا تم ایسا ساحر زبردست میرا مہمان ہوا جبکہ باہم صلح کا خیال ہی تو پھر خیریت کس امر کی ہی بعد طی ہونے گفتگو باہمی کے تم اپنے لشکر ہین چلے جانا ہین اپنے لشکر کو چلا جاؤنگا یہ جو کہا قرناطیس نے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین تیر اجرا نام ہوگا جو تو انکے پاس اس گنبد ہین جاکر انکو اسیر یا قتل کرے گا دوسرے جسطور سے اُنھون نے تیرے دریا کو مٹا دیا اور اپنا کمال دکھایا ہی اسی طور سے تو بھی مٹا دے اور اپنا کمال دکھا تاکہ معلوم ہو کہ ہان ساحر زبردست ہی ورنہ اسوقت تو کرکری ہوگئی ہی جبتک تو اسکا جواب نہ دے گا اسوقت تک انکے دل پر تیرا سکہ نہ بیٹھے گا یقین کرے کہ یہ تسخیر ہوگئے ہین اب جو تو کہے گا یہ انکار کرینگے پہلے انپر اپنا سکہ بٹھالے پھر انسے گفتگو کرنا تجکو بھی لازم ہی کہ تو بھی اندر گنبد کے جاکر اپنا عمل دکھا اور اسکو مٹا جس طور سے اُنھون نے وسط دریا ہین آکر اور قریب بنگلہ پہونچکر مٹایا پہلے سے نہ مٹایا صرف اس خیال سے کہ اگر یہ آگاہ ہوگا تو تدارک کرے گا اس سے بہتر یہ ہوگا دھوکا دو بس تم بھی ایسا ہی کرو لہٰذا اسکو دھوکا دو بس یہ سوچ کر اور اس امر کو دل ہین تجویز کرکے اور خیال کرکے کہا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ بارگاہ ہین جانا مناسب نہین ہی یہ امر ضرور ہی کہ ہین ضرور ہر ایک کی نظر ہین حقیر ہونگا مگر اس خیال سے کہا کہ جبکہ کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ہو تو کیا کیا

جائے مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ میرے بنگلہ مین چلے آؤ لہذا مین حاضر ہوتا ہون بجا ارشاد ہوا کہ یہان آکر بیٹھو اور باہم گفتگو کرو خواجہ نے جواب دیا کہ آؤ شوق سے مین کب منع کرتا ہون بلکہ مین نے تم سے خود اس امر کو کہا ہی یہ سنکے قرناطیس جادو اپنا اسباب سحر اُسی مقام پر چھوڑکر اور اسم سحر پڑھکر طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے اُدھر منڈھی سے کہا کہ اے منڈھی حضرت دانیال کی کہ جب یہ ساحر آئے تیرے اندر تو معجزہ سے اسکو لٹکا لینا اب یہ جانے نہ پائے راوی بیان کرتا ہی کہ قرناطیس جب قریب پہونچا ایک مرتبہ پھر اسم پڑھکر اور دستک دے کر اپنی گمان مین سحر کرکے اور جست کرکے چلا اندر منڈھی کے خواجہ اُسی طور سے کرسی پر بیٹھے رہے اپنے مقام سے حرکت نہ کی وہ دونون ہمو دج بالا سے ہوا قائم ہین جیسے ہی یہ جست کرکے چلا اسکو یہ گمان تھا کہ جسطور سے انھون نے میرا دریا مٹایا مین بھی انکے گنبد کو مٹادون یہ اُسی خیال مین سحر کرکے اندر آیا کہ جب مین اندر جاؤنگا فوراً آگ لگ جائیگی یہ گنبد جل جائےگا یہ جیسے ہی جست کرکے چلا اور اندر پہونچا پہونچنا تھا کہ جیسے کسی نے اٹھاکر لٹکا دیا کہ سر تو نیچے اور ٹانگین اوپر مثل طائر کے پھڑکنے لگا کہ جسطور سے جانور جال مین پھڑکنے لگتا ہی اب جو سحر یاد کرتا ہی تو یاد نہین آتا اپنے آپ سے بلا مین مبتلا ہوا کیا کیا جائے مجبور ہوگیا جو خداوند کریم کو منظور ہوتا ہی وہ ہوتا ہی لاکھو انسان کوشش کرے یہ اس نابکار نے مخل مغرور و تکبر سے ثمر پایا یہ کبر و نخوت کا ثمرہ ملا کبھی مغرور نہ کرے بہت اپنے سحر پر پھولا ہوا تھا یہ خرناسعقول و سگ بے دم بہت پھولا ہوا تھا ویسی ہی سزا پائی کہ اُلٹا لٹکا پا گیا یہ اپنے دل مین بہت پشیمان ہوا کہ تو نے انکے کہنے پر عمل کیون کیا اور سحر سے کیون نہ دریافت کرلیا بالکل حماقت کی جبکہ تو دیکھ چکا تھا کہ انھون نے تیرے دریاے سحر کو مٹادیا پھر تو نے بدون سمجھے بوجھے انکے کہنے پر عمل کیا اور چلا آیا جیسا کیا ویسی سزا پائی اے قرناطیس یہ کیا بات ہی کہ تجکو سحر کیون نہین یاد آتا ہی اسکا کیا سبب ہی اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ وہ لٹک گیا وہ جو پس پشت ساحر کھڑے ہوئے تھے اُنسے کہا کہ اسکو پکڑکر میرے سامنے لاؤ تاکہ مین اس سے کچھ تقریر کرون وہ دونون اسکے قریب آئے آپ نے کہا

الغائی منہ بھی اسکو چھوڑ دے اُن دونون ساحرون نے اُسکی مشکین باندھلین اور سامنے
لائے اور کھڑا کیا مگر ہاتھ پاؤن دونون بندھے ہوئے تھے خواجہ نے فرمایا کہ کیون قرناطیس
تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی تو تو بہت اپنے سحر پر مغرور تھا اور تکبر کرتا تھا
اور تجکو یہ گمان تھا کہ مین سحر کرکے سب کو قتل کرونگا کیسا تو نے غضب آلودہ نامہ تحریر
کیا تھا مگر مین نے اسطور سے تیرے آتش غصہ کو فرو کیا اور کیونکر اسیر کرلیا تو نے تو بہت
بڑی فکر کی تھی کہ دریا سے سحر تیار کرکے بیٹھا تھا اور مجکو طلب کیا تھا دیکھو میرے خدا
نے کیونکر اُس دریا کو مٹا دیا اور تجکو میرے قبضہ مین کردیا لے اب اُس سحر کو یاد کر اور سحر
کرکے نکل جا تو مین جانون کیونکر خداوند کریم جلنے ان سب خداپرستون کو تیرے شر سے
محفوظ رکھا اور بچایا قرناطیس نے جواب دیا کہ واقعی مین نے بہت بڑا دھوکا کھایا اور
اصل امر یہ ہی کہ یہان آکر مین سحر بھی بھول گیا میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی خواجہ نے
فرمایا کہ یہ بھی سب تھوڑی دیر مین تجکو معلوم ہو جائے گا یہ بتا کہ تو اب اپنے کو کس
حالت مین پاتا ہی اور تیری کیا حالت ہی مین تیرا فقرہ اور فریب پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ
تو نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین تیرے پاس آؤن بنگلہ سحر مین آتا تو سحر کرتا آپ تو بچ جاتا
مین مبتلائے بلا ہوتا میرے پھنسانے کی تدبیر کی تھی مین نے پہلے ہی سے اُس کا
بندوبست کرلیا اور تیرے سحر کو اپنی تدبیر سے برطرف کیا اور تجکو دھوکا دے کر اسیر کرلیا
میرے فریب و دھوکے مین بڑے بڑے ساحر آئے ہین ایک مرتبہ نہین سیکڑون مرتبہ
مین نے ہر مرتبہ دھوکا دیا اور وہ بچ کر نکل گئے مگر پھر جب مین نے تدبیر کی پھر اُنھون نے
فریب کھایا آخر اُسکا انجام یہ ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے اب کوئی تدبیر
اپنی رہائی کی کرو اور اپنے شاگردکی اور دیگر لوگون کی خون کا عیوض مجھ سے اور میرے
اہل لشکر سے اور بادشاہ اسلام و کل لشکر اسلام سے لو اور اب وہ تدبیر کرو کہ جو کہ
تم نے تحریر کیا تھا کہ از مہ روئے دنیا تا بپردہ قاف اسلام کا نام نہ باقی رکھونگا سب
خداپرستون کو قتل کرونگا بالکل اہل اسلام سے دنیا کو صاف کرونگا مین بادشاہ
اسلام سے کھانا ہے قتل جو ان سحر کرنے کا ٹھیکہ لے چکا تھا بھلا کیونکر یہ کام کرسکا

دوسرے تم نے مجکو خود وہ نامہ تحریر کیا تھا اگر دوسرے کو تحریر کرتے وہ بھی اسطور کا جواب نہ
تحریر کرتا سوائے زبان شمشیر کے دوسرے طریقہ سے جواب نہ دیتا مگر مین نے پہلے ہی
خیال کر لیا کہ یہ یون نہ چوٹ کھائینگے سوائے تدبیر کے ویسا ہی کیا ہر مقام پر غصہ و تیزی
کام نہین دیتی ہر امر کی تدبیر ہی اور طریقے ہین جہان جیسا موقع دیکھے ویسا کرے
جیساکہ شاعر کہتا ہی شعر نہ ہر جاے مرکب توان تاختن + کہ جاہا سپر باید انداختن + موقع
جنگ کا دیکھے وہان جنگ سے کام لے جہان آشتی سے کام نکلے آشتی سے کام لے
فوراً غصہ نہ کرے تم نے غصہ کیا تمھارا کام خراب ہوا مین نے طبیعت کو سنبھالا اور بدو کا
مین تم پر غالب آیا تم غصہ مین مغلوب ہوگئے قرناطیس نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دے
کہ خواجہ نے اُن دونون ساحرونسے کہا کہ اسکی زبان مین سوزن دے دو تاکہ یہ سخن نہ کر سکے
اُن دونون نے زبردستی اُسکی زبان پر تکلا چڑھا دیا اور باندھ کر بموجب حکم تخت پر ڈال دیا
راوی بیان کرتا ہی کہ جب قرناطیس اسطور سے اسیر ہوگیا اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا
مع سردارون کے دیکھ رہا تھا یہ واقعہ جو دیکھا بڑا صدمہ ہوا ایک ہاے کا نعرہ مارا اور
اُٹھ کھڑا ہوا کہ مین جاکر رہا کرالون سردارون نے عرض کیا کہ کیا قصد ہی کہا کہ مین جاتا ہون
اپنی جان دونگا اور رہا کرونگا وہ سب بھی اُٹھے بارگاہ سے باہر آئے آتے ہی اس نے
حکم دیا کہ لشکر طیار ہو اُسیوقت کمر بندی فوراً ہونے لگی اخلاق مرکب پر سوار ہوکر
مع سردارون کے ایک مرتبہ طرف منڈھی کے چلا یہ کہتا ہوا کہ لینا لینا جانے نہ دینا یہ مفسد
بچ کر نہ جائے مار لینا اُدھر خواجہ بلا خوف و خطر اُس منڈھی مین بیٹھے ہوئے ہین قرناطیس
سے گفتگو کر رہے ہین بادشاہ اسلام و سرداران اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اس بادشاہ
نے جو گنبد مین بیٹھکر کیا تھا قرناطیس کو مثل طائر پرندے کے جسطور سے وہ جال مین پھنس
کر جاتا ہی اسیر کر لیا سب بہت خوش ہوئے اور سب نے تعریف کی بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی بڑا کام کیا اپنا مطلب نکالا ہی وہ جو کہا ہی کہ سپاہی کے چھتیس فن
ہین اقسمین کا یہ بھی ایک فن تھا سب خوش ہونے لگے اس امر کی خوشی زیادہ ہوئی
کہ اس حرامزادے سے جان بچی ورنہ بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ ساحر تھا اور ہم

غیر ساحر ہم اُس سے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین گو بیس لاکھ روپیہ صرف ہوا مگر بسبب بڑی زحمت
سے جان بچی نہ مقابلہ کرنا پڑا نہ لڑنا پڑا نہ کوئی ہمارے لشکر کا قتل ہوا نہ ہم کو اور کسی قسم کی
زحمت گوارا کرنا پڑی اور کام ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر ساحر نہ ہوتا تو کبھی بین ٹھیکہ
نہ دیتا بسبب ساحر ہونے کے بین نے ٹھیکہ دیا غیر ساحر ہوتا ہم خود مقابلہ کرتے سب نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا پھر ہم کو کیا ضرورت تھی کہ ہم دوسرون کا احسان لیتے یہ سبب ساحر
ہونے کے یہ امر ہم نے گوارا کیا یہ فرما کر فرمایا کہ لو اور دیکھو کہ اخلاق مع سردارون کے یلغار
کر کے چلا ہے گنبد پر کہ قتل کرون صاحب گنبد کو ہم کو بھی لازم ہے کہ مدد کرین سردارون نے
عرض کیا کہ بسم اللہ مگر ہمارے نزدیک کوئی ضرورت نہین ہے وہ ایسے نہین ہین کہ کوئی
اونکو یون اسیر کرے یا قتل کرے جب اُنھون نے قرناطیس کو اسیر کر لیا ہے تو اخلاق
کیا بلا ہے لشکر نقابدار و نقابدار نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً نقابدار بھی مع سردارون کے
بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف لشکر کفار کے چلا براے کمک کہ مین چلکر
اخلاق سے مقابلہ کرون اور زیر کرون یہ تو ادھر سے چلا اُدھر اخلاق جیسے قریب
اُس منڈھی کے پہونچا اور صاحب منڈھی نے دیکھا کہ میری طرف اخلاق مع سردارون
کے بہ قصد فاسد آتا ہے منڈھی سے کہا کہ تجکو بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے
پہونچا دے پس منڈھی فوراً بلند ہوئی اخلاق اُسوقت آکر پہونچا کہ جب منڈھی بلند
ہو چکی تھی یہ ہاتھ مل کر اور افسوس کر کے رہ گیا صاحب منڈھی نے پکار کر کہا کہ تو تو
بڑے زور مین آیا تھا کہ مجکو اسیر کر لیتا مگر کیا کرے کہ بس نہ چلا جا واپس جا ورنہ یاد
رکھ کہ مثل قرناطیس کے تجکو بھی اسیر کرونگا دیکھ مین تجھ سے کہے جاتا ہون کہ
بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر عجائب پرستی ترک کر ورنہ یاد
رکھ کہ تجکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان
ہوا رحم کھائینگے اور مجکو ترس نہ آئے گا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو بڑی خرابی
مین مبتلا ہو گا آیندہ تجکو اختیار ہے اب تیرا بچنا محال ہے اخلاق یہ تقریر سنکے خاموش
ہو کر رہ گیا کیا کرتا کیونکہ وہ تو بلند ہو گئے تھے سرداروں سے کہا کہ واپس چلو جس امر

کے لیے یہان تک آئے تھے وہ نہ ہوا وہ ہاتھ سے نکل گئے بیکار ہوا آنا افسوس ہی کہ کس بیکسی اور بے بسی سے ملک قرناطیس اسیر ہوئے ہین اب اُنکا رہا ہونا محال ہی کوئی حسرت نہ نکلی مقابلہ تک کی نوبت نہ آئی اہل اسلام کو انکے ہاتھ سے کچھ ضرر تک نہ پہونچا مقابلہ بھی نہ ہوا اور اسیر ہوگئے نقابدار نے تو آکر خدا پرستون کو بہت پریشان کیا تھا مدت تک خدا پرستونمین بڑی پریشانی رہی ایک دوسرے کے لیے رو یا کیا ایک تلاطم رہا انکے آنے سے تو یہ بھی نہ ہوا بلا مقابلہ یہ تو اسیر ہوگئے اخلاق یہ کہتا ہوا مع سردارون کے بارگاہ مین آیا اور اُسیوقت ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاو کہ وہان کیا گذرتی ہی قرناطیس پر ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً روانہ ہوئے طرف لشکر نقابدار کے اخلاق یہان بارگاہ مین مغموم و محزون بیٹھا ہوا ہی اور سب سردار حاضر ہین اس خیال سے کہ دیکھیے ہرکارے کیا خبر لاتے ہین اُدھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ وہ گنبد بلند ہوگیا جب اخلاق قریب اُسکے آیا اور اخلاق واپس گیا اپنے لشکر کو نقابدار بھی واپس آیا اپنی بارگاہ مین اپنے مقام پر بیٹھکر انتظار کرنے لگا بادشاہ اسلام نے جو یہ واقعہ ملاحظہ کیا سردارون سے فرمایا کہ واقعی کیا حرکت کی ہی اور کیا چالاکی سواے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہ تھی سردارون نے عرض کیا کہ ہم نے حضور مین عرض کیا تھا کہ اخلاق انکا کیا بنا سکتا جیسا آیا ویسا ہی شرمندہ ہوکر واپس جائے گا مگر حضور یہ سب حرکتین اور چالاکیان اور تیزیان ہم کو تو خواجہ سلامت کی معلوم ہوتی ہین یہی ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ ہون نہ ہون یہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ہون یہ روپیہ کا لینا اور یہ گنبد قائم کرکے جانا سواے اُنکے اور کسی کو ایسی عقل نہین ہی اور یہ سراسر عیاری کے فن ہین ہو نہ ہو یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہو کہ جسکی برکت سے دریا بھی مٹ گیا اور ساحر کو بھی اسیر کرلیا بادشاہ نے فرمایا کہ تمھارا خیال تو درست ہی مگر وہ تو ہمراہ صاحبقران کے گئے ہین وہ یہان کہان اور اُنکے پاس لشکر کہان یا شائد وہی ہون مجکو بھی تمھارے کہنے سے شک گذرتا ہی خدا ایسا ہی کرے کہ وہی ہون تاکہ اُنسے کچھ حال صاحبقران کا معلوم ہو مگر ایک بات سے یقین نہین ہوتا ہی کہ یہ کیا

ضرورت تھی کہ وہ پوشیدہ ہو کر لڑتے اگر کفار سے اپنے کو پوشیدہ کرتے تو ہم پر تو ظاہر کر دیتے
یا جب نقابدار کے مقدمہ سے فراغت ہو گئی تھی تو تو اپنے کو ظاہر کرتے اسقدر اخفا رہنے
کی کیا ضرورت تھی سرداروں نے عرض کیا کہ یہ تو آپ کو معلوم ہی کہ وہ اول نمبر کے طمعی
ہین اگر ایسا نہ کرتے تو اسقدر روپیہ کیونکر ہاتھ آتا بادشاہ نے فرمایا کہ بجا کہتے ہو یہی
تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ و کل سرداروں نے دیکھا کہ وہ گنبد اُڑتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا
ہی بادشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ وہ اسی طرف کو تشریف لاتے ہین لو اسیوقت
یہ سب شکوک برطرف ہو جائینگے وہان نقابدار انتظار کر رہا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا
سب اُسی طرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے کہ وہ گنبد آکر صحن بارگاہ مین قائم ہوا اب
جو بادشاہ و سب سرداروں نے بغور دیکھا تو منڈھی کو برپا پایا اور اُسمین شہنشاہ
یک رنگ کو کرسی پر جلوہ گر اور دو ملازمون کو پس پشت کھڑا دیکھا اور قرناطیس کو
اسیر تخت پر پڑا ہوا پایا سرداروں نے عرض کیا بادشاہ کی خدمت مین کہ ملاحظہ ہو
یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہی یا نہین اب تو ہمارا وہ شک بالکل برطرف ہو گیا اتنا تو
بادشاہ کو بھی یقین کا درجہ پہونچا مگر فرمایا کہ ممکن ہی کہ یہ گنبد اُسی کے مثل اور اُسی پایہ
کا ہو جسکی منڈھی ہی خیر معلوم ہو جائے گا یہانتک کہ وہ گنبد زمین پر یعنے صحن بارگاہ
مین آکر قائم ہوا اب تو سب نے پہچان لیا کہ یہ منڈھی ہی بادشاہ نے بھی شناخت کر لیا
ہر ایک کو اب تو یقین ہو گیا کہ یہ خواجہ عمرو عیار ہین وہ گنبد زمین پر آیا خواجہ
سلامت اُس کرسی پر سے اُٹھے اور باہر آئے طرف ایوان کے چلے اُنکو جو بادشاہ
نے آتے ہوئے دیکھا سرداروں سے فرمایا کہ جاؤ استقبال کرکے لاؤ کہ سرداران معزز
بموجب ارشاد بادشاہ اپنے مقام پر سے اُٹھ کر براے استقبال چلے اور صحن مین
آکر ملاقات کی پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی اپنے ہمراہ
لے کر ایوان مین آئے راہ مین عرض کیا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے استقبال
کے لیے حکم فرمایا تھا یہان بادشاہ نے ایک کرسی مرصع کار اپنے تخت کے
روبرو قبل سے بچھوا رکھی تھی جب سردار اُنکو لے کر آئے پہلے اُس شاہ نقلی نے

بادشاہ کو سلام کیا بعد اُسکے اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت ہوئی تو اعد شاہی کو ادا کیا بادشاہ نے بعد مزاج پُرسی کے فرمایا کہ تشریف رکھیے وہ سلام کرکے اُس کرسی پر بیٹھ گئے گو بادشاہ نے فرمایا کہ آپ میرے پاس تشریف لائین جواب دیا کہ آپ بادشاہ ہفت کشور کے خاندان سے ہین دوسرے اور بہت سے بادشاہ مثل میرے آپ کے غلامی مین موجود ہین میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین آپ کے برابر بیٹھون یہی سوے ادبی کیا کم ہی کہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا میرا یہ مرتبہ تھا کہ باٸین طرف جہان سب کے کفش رکھے ہوئے ہین مین بیٹھون یا صف غلامان مین دست بستہ کھڑا ہون تو زیبا ہی یہ صرف آپ کی عزت افزائی اور قدر دانی ہی کہ مجکو کرسی مرحمت فرمائی ورنہ مین ایک ادنی آپ کا خادم ہون جو کہ ذی قدر اور ذی لیاقت ہوتے ہین وہ اسی طور سے قدر فرماتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ بزرگ ہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین عزت نہ کرون دوسرے مرد مسلم ہین تیسرے ہمارے محسن ہین ہم آپ کے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین ہان اگر کافر ہوتا تو اُسکے لیے یہ سب امر زیبا تھے مگر ہم اُسکے ساتھ بھی ایسے امر نہین برتتے ہین نہ کہ صاحب اسلام کے ہمراہ یہ جو بادشاہ نے فرمایا جواب دیا کہ یہ صرف آپ لوگونکا خلق ہی اسی سبب سے تو سب آپ کے تابع فرمان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ارشاد ہو کہ اسوقت آپ کہان تشریف لانے کا اتفاق ہوا کس ضرورت سے تکلیف فرمائی گو یہ آپ کا کفش خانہ ہی مگر پھر بھی کوئی ضرورت سے ضرور تشریف لانا ہوا ہوگا اور آپ نے تو ہم کو بہت شرمندہ اور اپنا ممنون فرمایا تشریف لاکر ہم آپ کی کچھ خاطر بھی نہ کر سکے آپ اگر قدم رنجہ فرمایا ہی تو پہلے دعوت میری قبول فرمائیے اُسکے بعد اور تقریر شروع فرمائیے جواب دیا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون ہان جب آپ مجکو دعوت کی غرض سے طلب فرمائینگے اُسوقت ضرور حاضر ہونگا اور آپ کے ارشاد کو قبول کرونگا اسوقت تو مین اپنے مطلب سے آیا ہون یہ کہکر کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ چوبدار میرے لشکر مین آئے اور نقیبدار و میرے سردارون سے یہ کہہ آئے بلکہ اس امر سے اُنکو آگاہ کرے کہ مین یہان موجود ہون اور میری طرف سے کہے کہ آپکے

بادشاہ نے آپ سب صاحبون کو طلب کیا ہو وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے موجود ہین ایک ضرورت ہی بس جب وہ سب یہان آجائینگے اُسوقت ہین اپنے آنے کی وجہ بیان کرونگا بادشاہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ جو آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو بجالاؤ بس اُنھون نے یعنے شاہ یک رنگ نے ایک رقعہ اسی مضمون کا جو کہ زبانی کہا تھا بنام نقابدار تحریر کیا اور چوبدار کو دیا کہ نقابدار کو دے دینا چوبدار وہ رقعہ لیکر بیرون بارگاہ آیا اور لشکر کو طے کرکے اُس بارگاہ مین پہونچا اور بارگاہ مین آیا نقابدار کو خبر کرائی وہان نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ چوبدار پہونچا رقعہ دیا نقابدار نے رقعہ پڑھکر اور مضمون سے آگاہ ہوکر سردارون سے کہا کہ چلو تم سبکو آقا نے طلب کیا ہو وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے موجود ہین سب نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ سُنکے نقابدار اُٹھ کھڑا ہوا سب سردار اُٹھے بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہوکر اُس چوبدار کے ہمراہ چلے سب سردار ہمراہ تھے اہل لشکر سے کہا کہ اطمینان رکھنا ہم کو ہمارے آقا نے لشکر اسلام مین طلب کیا ہو وہ وہان موجود ہین ہم اُنکے حسب الطلب اُنکے پاس جاتے ہین سب نے کہا کہ بسم اللہ جائیے بس ہمراہ چوبدار داخل لشکر اسلام ہوئے وہان ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ نقابدار ہمراہ چوبدار مع سردارون کے تشریف لاتے ہین یہ سُنکے بادشاہ اسلام نے سردارون سے فرمایا کہ نقابدار کے استقبال کو جاؤ چند سردار بموجب حکم شاہ استقبال کو بارگاہ سے باہر آئے درمیان لشکر مین آکر نقابدار سے ملے باہم صاحب سلامت و مزاج پرسی ہوئی اُسکے بعد اپنے ہمراہ لے کر بارگاہ مین آئے سب نے مع نقابدار کے بادشاہ کو سلام کیا اور اہل دربار سے برابر کی صاحب سلامت کی بادشاہ نے سب کو کرسیان علی قدر مرتبہ مرحمت فرمائین جب سب بیٹھ چکے اُسوقت ساقی کو حکم دیا کہ اُسنے سب کو بادۂ ناب ارغوانی سے سیراب کیا جب تک نقابدار نہ آئے تھے اُسوقت تک کسی قسم کی گفتگو نہ ہوئی تھی سب خاموش بیٹھے رہے تھے نہ بادشاہ نے کچھ فرمایا نہ شاہ یک رنگ نے جب نقابدار آکر بیٹھ چکے اُسوقت آپ نے فرمایا

کہ قرناطیس کو لاؤ وہ جو ساحر گنبد مین تھے وہ قرناطیس کو لیکر حاضر ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ وہ ہودج اسی طور سے ہوا پر قائم تھے جب وہ لوگ قرناطیس کو لیکر حاضر
ہو چلے اُسوقت آپ نے اُنسے کہا کہ ان لوگون سے بھی کہدو کہ وہ بھی باہر ہودج کے
آئین اب کوئی ضرورت ہودج مین رہنے کی نہین ہے اُنھون نے جاکر قریب ہودج کہا
بس ملکہ غزالہ وآہو چشم بصورت سیدل بیرون ہودج آئے یہ چارون ساحر بھی جب
بارگاہ مین آئے اور کرسیون پر بیٹھ چلے مگر ہودج اُسی طور سے ہوا پر قائم ہین اُسوقت
شاہ یک رنگ نے بادشاہ اسلام کیطرف دیکھکر کہا کہ مین اس ضرورت سے اسوقت
حاضر ہوا ہون کہ مین نے بموجب اپنے اقرار کے آپ کے حریف کو اسیر کر لیا کیونکہ میرے
آپ کے اقرار ہو چکا تھا کہ یا تو اسیر کر لون یا قتل کرون یا باہم صلح کرادون تو اُس روپیہ کے
لینے کا مستحق ہون بس مین نے اسیر کر لیا ہے اور یہ آپ کا حریف موجود ہے لہذا اب وہ
روپیہ میرا ہو گیا خواہ آپ اسکو قتل کرین خواہ رہا اب مین بری ہو گیا مین نے اسیر
کرکے آپ کے سپرد کر دیا دوسرے یہ کہ اب مین آپ سے رخصت ہونے کو آیا ہون
کیونکہ مین آپ کا کام کر چکا رہا اخلاق اُسکا قتل کرنا کوئی آپ کے نزدیک دشوار
نہین ہے نہ وہ ساحر ہین وہ آپ سے کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک حملہ مین سر پہ
پاؤن رکھکر بھاگ جائینگے آپ اُنکو ٹھیکر مار لین گے اب میری کوئی ضرورت نہین
ہے مین جاکر اور کہین اپنا کام دیکھون اپنے مصارف کا بندوبست کرون کیونکہ اسقدر
لوگ میرے ہمراہ ہین اُنکے صرف کے لیے روپیہ کی اکثر ضرورت رہتی ہے بس قرناطیس
حاضر ہے مجکو اجازت دیجیے کہ مین اب مع لشکر کے جاؤن یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی یہ امر ہے کہ ہم آپ کے احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین آپ ضرور بعد
خدا کے ہم سب کے جان بخش ہین اور ہم آپ سے بہت خوش ہین اُس روپیہ کی
کیا اصل ہے اگر آپ اور کچھ طلب کرین تو ہم حاضر کرین جو کچھ ہم کو میسر ہے اور یہ جو
آپ نے فرمایا کہ قرناطیس موجود ہے یہ آپ کا حریف ہے بس مین اسکو کیا کرون
آپ کو اختیار ہے خواہ قتل فرمایئے خواہ رہا جسطور سے آپ نے اسیر کیا ہے اسیطور سے

آپ کو ہر فعل کا اُسکے اختیار اور اجازت جو طلب فرماتے ہین کہ اب مجکو رخصت دیجیے
تو مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہو کہ آپ تشریف لے جائین مگر
مجبور بھی ہون ہین تو یہ عرض کرتا ہون کہ آپ تشریف رکھین جو آپ کے لشکر کا اور آپ کے
سردارون کا اور آپ کا مصارف و نقابدار کا ہوگا مین ہمیشہ دونگا ہر ایک کا مہینہ مقرر
کر دونگا خزانہ سے برابر آپ کی خدمت مین پہونچا کرے گا کبھی ناغہ نہ ہوگا دوسرے
یہ امر ہو کہ ابھی مین نے آپ کی دعوت نہین کی ہو پہلے مین دعوت کر لون اُسکے بعد
رخصت کا سوال کیجیے گا اور آپ کا خود قول تھا اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ بعد
انفراغ جنگ و پیکار مین تمھاری دعوت قبول کرونگا جبکہ مین نے سردارون کے رہا
ہونے اور اپنا اُس بلا سے نجات پانے کا جشن کیا تھا لہذا موافق وعدہ کے میرے
عرض کو قبول فرمایئے اور شریک جلسہ ہوجیے کیونکہ مین اس خوشی کا جشن ضرور کرونگا
اور آپ کو شریک جشن ہونا پڑے گا بدون شراکت جانا بھی نہ ہوگا مین اجازت بھی
نہ دونگا یہ آپ کو معلوم ہو کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت گو آپ میرے مہمان
نہین ہین نہ میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین نہ مین نے آپ کو مہمان کیا ہو مگر پھر بھی
میرے لشکر کی کمک تو کی میری امداد تو فرمائی اب تو بدرجہا میرے اوپر واجب ہوا کہ
مین آپ کی دعوت کرون کہ بدون ملاقات اور شناسائی کے آپ نے صرف خدا پرست
جان کر ہم پر احسان کیا اور ہم کو اپنا بندۂ احسان کر لیا اب یہ ہماری ہمت گوارا نہین
کرتی ہو کہ ہم اُس شخص کی دعوت و خاطر بھی نہ کرین کہ جو کہ ہم سے بالکل واقف نہ ہو
اور اُسپر ہمارے ساتھ سلوک کرے اور ہم اُسکو بدون اجازت کے جانے دین
جسکے سبب سے ہم کو یہ دن نصیب ہوا ہو اُسی کو شریک خوشی نہ کرین جواب دیا
کہ یہ سب آپ کی قدردانی اور عنایت ہو یہ کیا کم ہو کہ آپ نے ہم کو روپیہ دیا ہم نے
اگر کام کیا تو کوئی مفت نہین کیا جب اپنا مصارف حسب دلخواہ لے لیا تب
کام کیا احسان کس امر کا اگر ہان ہم روپیہ نہ لیتے اُسوقت مین احسان ہوتا اور یہ جو
ارشاد ہوا کہ آپ ہمیشہ یہان قیام کرین جو صرف ہوگا وہ برابر خزانہ سے مرحمت ہوگا

یہ بجا ارشاد ہی میری کیا حقیقت ہی اگر لاکھوں کا لشکر ہو تو بھی آپکو بار نہ ہوگا مگر میری یہ حالت ہی کہ جہاں ایک مقام پر دس پندرہ دن قیام کیا اب دل گھبرانے لگا بس مین تو کسی مقام پر ٹھہر نہین سکتا ہون مجکو جنگلون کا پھرنا پسند ہی مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ جہان قیام کرونگا وہان آپ ہی کا کھاؤنگا کیونکہ آپ نے مجکو بہت کچھ مرحمت کیا ہی اسقدر کسی مقام پر نہین ملا بابت دعوت کے جو ارشاد ہوا مجکو کوئی عذر نہین ہی اور نہ تھا مگر سبب یہ ہی کہ اب یہان دل نہین لگتا ہی طبیعت بہت پریشان ہی بس میرا رخصت ہونا میرے حق مین بہتر ہی اور جسدن سے یہان آیا ہون کسکا کھاتا ہون مین اور میرا کل لشکر آپکا نمک پروردہ ہی اُس دن سے آپ نے میری دعوت کی ہی جسدن سے یہان مین نے قدم رکھا ہی اگر ایسی ہی خوشی ہی تو مجکو نقد روپیہ مرحمت فرمادیجیے مین اُسکا کھانا پکواکر جہان قیام کرونگا کھاؤنگا مگر اب ٹھہر نہین سکتا ہون اگر ٹھہرونگا تو مجکو خوف ہی کہ مین دیوانہ ہوجاؤنگا بس مجکو رخصت فرمائیے اور قرناطیس کو مین آپ کے روبرو ہوشیار کرکے نصیحت کرتا ہون اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ اسی مقام پر قتل کرونگا یہ امر ضرور ہی کہ مین نے یہ کام ضرور لائق انعام کیا تھا مجکو آپ سے بہت کچھ امید تھی یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ جبکہ آپ یہ فرماتے ہین تو مین بھی مجبور ہون زیادہ آپ سے کہہ نہین سکتا ہون کیونکہ مین آپ کا دشمن نہین ہون خیر اب جب کہین ملاقات ہوگی تو اسکا معاوضہ ہوجائے گا مجھسے جو کچھ ہوسکتا ہی حاضر کرتا ہون برائے پان یہ کہکر حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ آپ کی دعوت کے لیے اور تیس ہزار روپیہ ہمارے خزانہ سے آپکے لیے لاؤ کہ آپ اسکی شیرینی منگاکر اپنے اہل لشکر کو تقسیم کردین اور چالیس ہزار روپیہ آپ کی خدمت مین حاضر کرو کہ آپ خود اسکے شیرینی نوش فرمائین اور کہا کہ یہ کچھ بھی نہین ہی معاف فرمائیے گا مین آج کل متردد و متفکر بہت ہون کیونکہ ہمارے افسر اعلیٰ اور مالک جو ہین وہ تشریف نہین رکھتے ہین آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ برائے فتح طلسم تشریف لے گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہین معلوم ہوئی ہی اس سبب سے ہم سب کو فکر ہی اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو آپ کی بہت خاطر فرماتے اور بہت خوش ہوتے اور آپ بھی اُنکی ملاقات سے حد درجہ مسرور ہوتے

یہ سنکے جواب دیا کہ پھر اسکی کوئی ضرورت نہین ہی جو کچھ میرے پاس ہی وہ سب آپ ہی کا ہی
آپ نکام مرحمت کیا ہوا ہی مجکو لینے مین کوئی انکار نہین ہی اگر آپ ایک پیسہ مرحمت فرمائینگے
تو مین اسکو لاکھون خیال کرونگا کیونکہ یہ کوئی محنت و مشقت کا نہین ہی صرف آپ اپنے
خوشی سے مرحمت فرماتے ہین جو مین جھگڑہ کرون جو دیجیے گا مین سر پر رکھونگا آنکھون سے
لگاؤنگا اور اپنا افتخار خیال کرونگا بسم اللہ مرحمت فرمایئے ادھر بادشاہ تسلم دے چلے تھے
ملازمون نے سب روپیہ لاکر سامنے موجود کیا اسّی ہزار روپیہ تھا سب انبار کر دیا
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حاضر ہی اسکو قبول فرمایئے حکم فرمایئے کہ اٹھائے جائین کہا کہ آپ
اطمینان رکھیے جب مین رخصت ہو کر جانے لگونگا لیتا جاؤنگا یہ کہکر ادھر ادھر دیکھا
چند دنگلون پر غاشیے پڑے ہوئے ہین اور ایک کرسی پر جو کہ عیارون کی صف مین بچھی
ہوئی یہ دیکھکر خود تو سمجھ گئے ہین از راہ نادانستگی دریافت کیا کہ یہ دنگل اور کرسی جو خالی
ہی کیا اسکے مالک کسی مہم پر گئے ہین یا ہمراہ صاحبقران ہین کہ اس سبب سے غاشیے
پڑے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ دنگل جو ہین انکے مالک یہان موجود نہین ہین سب
گئے ہوئے ہین یہ دونون دنگل حمزہ صاحبقران کے فرزندون کے ہین کہ وہ لشکر سے
بدون اطلاع کے چلے گئے ہین جن مین ایک تو پاس بادشاہ طلسم کے قید ہین اور
ایک اور کسی طرف نا گئے تھے بہ قصد ملک گیری وہ کوئی شہر عنطاقیہ ہی وہان قید ہو گئے
تھے جو سردار ساحر اس طلسم کے ہمارے شریک ہوئے تھے وہ انکے رہا کرنے کو
انکے قید ہونے کی خبر لیکے گئے ہین اور یہ کرسی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ کرسی اس شخص
کی ہی کہ جو کہ ہم سب کا محسن اور جان بخش ہی اسی شخص نے ہم سب کو پچاس جگہ ساحرون
کے ہاتھ سے بچایا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو اس نقابدار کی کیا اصل ہی جو ہم کو پریشان
کرتا وہ کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور اسکو قتل کرتا اور اس قرناطیس کی کیا حقیقت تھی
کہ یہ ہم کو عاجز کرتا وہ ایک دم مین اسیر کر لیتے یا قتل کرتے ہم انکے نہ ہونے سے بیحد
پا ہو گئے تھے اور ہین اس سبب سے عاجز ہوے وہ بہ حکم صاحبقران برائے رہائی
فرزند صاحبقران طرف طلسم کے گئے ہین انکی بھی آجتک کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ کہان

ہین اُنکی عدم موجودگی سے جو آفت ہم پر نازل ہو وہ درست ہے کیونکہ نہ تو صاحبقران ہین کہ مرد صاحب اسم اعظم ہین کہ سحر کارگر نہ ہو نہ ہمارے محسن ہین کہ وہ ساحر کی فکر کرتے بس اُنکی فکر خالی نہ جاتی مگر کیا کیا جائے کہ وہ تشریف نہین رکھتے ہین یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ اپنے نہ فرزندان صاحبقران کا نام لیا نہ اُنکا نام لیا کہ جنکی اسقدر تعریف فرمائی بادشاہ نے فرمایا کہ پسران صاحبقران کے نام تو یہ ہین کہ شاہزادہ علمشاہ رومی و شاہزادہ جہانگیر یہ دونون بڑے بہادر و صاحب طاقت ہین اور جنکی مین نے اسقدر تعریف کی ہے اُنکا اسم مبارک و نام نامی یہ ہے کہ شاہ عیاران عیار پیک طرار ریش تراشندہ کافران و سر برندہ ساحران عالم یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول یہ اسم گرامی انکا ہے آپ نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین انکے پاس بہت سے اشیا معجزہ کے ہین آپ بہت بڑے عیار ہین آپ کی عیاری کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے یہ جسقدر عیار آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ بارگاہ مین موجود ہین یہ سب اُنکے شاگرد ہین اور سب اُنکے نزکیے ہوئے ہین یہ سُنکے آپ نے فرمایا کہ اگر آپ اُنکو اور پسران صاحبقران کو دیکھین تو پہچان لین اور سب سردار و نکو بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور پہچان لین کیونکہ وہ تو ہمارے محسن ہین اور جان بخش ہین یہ سُنکے خواجہ نے فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ کا خادم آپ کے روبرو موجود ہے اور آپ پہچانتے نہین ہین مقام عجب ہے کہ منڈھی بھی سامنے موجود ہے اُسپر بھی نہ پہچانا اور یہ نقابدار جو ہین اُنکو بھی نہ پہچانا یہ کہکر اب جو خواجہ نے قلا کیا اور کُرسی پر آگئے تو اپنی اصلی صورت پر تھے اب سب نے پہچانا کہ یہ خواجہ عمرو ہین اب بادشاہ اور سب سردار خوش ہوگئے خواجہ نے بادشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا بادشاہ نے خواجہ کو گلے سے لگایا اور سب سردار ملے جہانگیر کے منھ پر سے نقابدار برطرف کی سب نے جہانگیر کو پہچانا اور سب سرداروں نے اپنی صورت تبدیل کی اب لندھور وغیرہ نے ملکہ غزالہ و آہو چشم و گوہر آرا و مہران وغیرہ کو پہچانا جو ساتھ کہ علمشاہ کے رہا کرنے کو گئے تھے وہ سب بیٹھے اب تو ہر ایک خوش ہوا لندھور وغیرہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیون خداوند ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ہم کو

یہ سنکے جواب دیا کہ پھر اسکی کوئی ضرورت نہین ہی جو کچھ میرے پاس ہی وہ سب آپ ہی کا ہی آپکا مرحمت کیا ہوا ہی مجکو لینے مین کوئی انکار نہین ہی اگر آپ ایک پیسہ مرحمت فرمائینگے تو مین اُسکو لاکھون خیال کرونگا کیونکہ یہ کوئی محنت و مشقت کا نہین ہی صرف آپ اپنے خوشی سے مرحمت فرماتے ہین جو مین جھگڑہ کرون جو دیجیے گا مین سر پر رکھونگا آنکھون سے لگاؤنگا اور اپنا افتخار خیال کرونگا بسم اللہ مرحمت فرمائیے ادھر بادشاہ حکم دے چکے تھے ملازمون نے سب روپیہ لاکر سامنے موجود کیا اسی ہزار روپیہ تھا سب انبار کر دیا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حاضر ہی اسکو قبول فرمائیے حکم فرمائیے کہ اُٹھائے جائین کہا کہ آپ اطمینان رکھیے جب مین رخصت ہوکر جانے لگونگا لیتا جاؤنگا یہ کہکر ادھر اُدھر دیکھا چند دنگلون پر غاشیے پڑے ہوئے ہین اور ایک کرسی پر جو کہ عیارون کی صف مین بچھی ہوئی ہی دیکھکر خود تو سمجھ گئے ہین از راہ نادانستگی دریافت کیا کہ یہ دنگل اور کرسی جو خالی ہی کیا اسکے مالک کسی مہم پر گئے ہین یا ہمراہ صاحبقران ہین کہ اس سبب سے غاشیے پڑے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ دنگل جو ہین اسکے مالک یہان موجود نہین ہین سب گئے ہوئے ہین یہ دونون دنگل حمزہ صاحبقران کے فرزندون کے ہین کہ وہ لشکر سے بدون اطلاع کے چلے گئے ہین جن مین ایک تو پاس بادشاہ طلسم کے قید ہین اور ایک اور کسی طرف بہ قصد ملک گیری گئے تھے وہ کوئی شہر عنطاقیہ ہی وہان قید ہوگئے تھے جو سردار ساحران طلسم کے ہمارے شریک ہوئے تھے وہ اُنکے رہا کرنے کو اُنکے قید ہونے کی خبر لیکے گئے ہین اور یہ کرسی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ کرسی اس شخص کی ہی جو کہ ہم سب کا محسن اور جان بخش ہی اُسی شخص نے ہم سب کو بچاس جگہ ساحرون کے ہاتھ سے بچایا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو اُس نقابدار کی کیا اصل ہی جو ہم کو پریشان کرتا وہ کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور اُسکو قتل کرتا اور اس قرناطیس کی کیا حقیقت تھی کہ یہ ہم کو عاجز کرتا وہ ایک دم مین اسیر کر لیتے یا قتل کرتے ہم اُنکے نہ ہونے سے بیدست و پا ہوگئے تھے اور ہین اس سبب سے عاجز ہوے وہ بہ حکم صاحبقران براے رہائی فرزند صاحبقران طرف طلسم کے گئے ہین اُنکی بھی آجتک کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ کہان

ہین انکی عدم موجودگی سے جو آفت ہم پر نازل ہو وہ درست ہے کیونکہ نہ تو صاحبقران ہین کہ وہ صاحب اسم اعظم ہین کہ سحر کارگر نہ ہو نہ ہمارے محسن ہین کہ وہ ساحر کی فکر کرتے بس انکی فکر خالی نہ جاتی مگر کیا کیا جائے کہ وہ تشریف نہین رکھتے ہین یہ سُنکے انھون نے کہا کہ اپنے نہ فرزندان صاحبقران کا نام لیا نہ اُنکا نام لیا کہ جنکی اسقدر تعریف فرمائی بادشاہ نے فرمایا کہ پسران صاحبقران کے نام تو یہ ہین کہ شاہزادہ علمشاہ رومی و شاہزادہ جہانگیر یہ دونون بڑے بہادر و صاحب طاقت ہین اور جنکی مین نے اسقدر تعریف کی ہے اُنکا اسم مبارک و نام نامی یہ ہے کہ شاہ عیاران عیار پیک طرار ریش تراشندۂ کافران و سر برندہ ساحران عالم یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول یہ اسم گرامی انکا ہے آپ نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین انکے پاس بہت سے اشیا معجزہ کے ہین آپ بہت بڑے عیار ہین آپ کی عیاری کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے یہ جسقدر عیار آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ بارگاہ مین موجود ہین یہ سب اُنکے شاگرد ہین اور سب اُنکے نزکیے ہوئے ہین یہ سُنکے آپ نے فرمایا کہ اگر آپ اُنکو اور پسران صاحبقران کو دیکھین تو پہچان لین اور سب سردارونکو بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور پہچان لین کیونکہ وہ تو ہمارے محسن ہین اور جان بخش ہین یہ سُنکے خواجہ نے فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ کا خادم آپ کے روبرو موجود ہے اور آپ پہچانتے نہین ہین مقام عجب ہے کہ منڈھی بھی سامنے موجود ہے اُسپر بھی نہ پہچانا اور یہ نقابدار جو ہین انکو بھی نہ پہچانا یہ کہکر اب جو خواجہ نے قلا کیا اور کرسی پر آگئے تو اپنی اصلی صورت پر تھے اب سب نے پہچانا کہ یہ خواجہ عمرو ہین اب بادشاہ اور سب سردار خوش ہوگئے خواجہ نے بادشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا بادشاہ نے خواجہ کو گلے سے لگایا اور سب سردار ملے جہانگیر کے منھ پر سے نقابدار برطرف کی سب نے جہانگیر کو پہچانا اور سب سردارون نے اپنی صورت تبدیل کی اب لندھور وغیرہ نے ملکہ غزالہ و آہو چشم و گوہر آرا و مہران وغیرہ کو پہچانا جو ساحر کہ علمشاہ کے رہا کرنے کو گئے تھے وہ سب بیٹھے اب تو ہر ایک خوش ہے لندھور وغیرہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیون خداوند ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ہم کو

خواجہ سلامت معلوم ہوتے ہین یہ سواے اُنکے اور کسی کا کام نہین ہی آپ نے بھی فرمایا تھا
کہ مجکو بھی شک ہوتا ہی جب سے ہم نے منڈھی کو دیکھا تھا یقین کلی ہوگیا تھا مگر بسبب
لحاظ کے کہہ نہ سکتے تھے اگر خدا نے ظاہر کر دیا ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کام سوا
خواجہ کے اور کسی کا نہین ہی مگر واقعی کیا تدبیر کی ہی اور کیا صورت تبدیل کی تھی بالکل
ہم مین سے کوئی نہ پہچان سکا اُدھر خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور بادشاہ
سے عرض کیا کہ وہ بیس لاکھ روپیہ بھی میرا ہی بادشاہ نے کہا کہ ضرور بس جہانگیر اپنے مقام
پر بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر خواجہ کرسی ہار ہر پر جلوہ فرما ہوئے اب بارگاہ
مین سواے صاحبقران و علمشاہ کے سب موجود ہین یہان عیارون مین سمک نہین ہی
اور صاحبقران کے فرزندون مین علمشاہ و خود صاحبقران نہین ہین دربار آراستہ ہی
بادشاہ نے خواجہ سے صاحبقران کی کیفیت دریافت فرمائی خواجہ نے سب حال
صاحبقران کا اور اپنا براے دریافت حال اسلم جانا اور وہان سے طلسم مین جانا
عیاری کہکے اور جہانگیر کو رہا کرنا اور علمشاہ کے اسیری کی خبر سنکے عنطاقیہ مین جانا
وہان کی حالت اور سب عیاریان اور ان سردارون کا پہونچنا عنطاق کج کلاہ کا
تابع فرمان ہونا اور سب شہر و اہل شہر کا مسلمان ہونا علمشاہ کا مع عنطاق کج کلاہ
کے اور ویسپیر بادشاہ ہون و اہل لشکر کی طرف کوہ البرز کے روانہ ہونا اپنا مع جہانگیر و
ان سردارون کے ادھر کو آنا راہ مین یہان کی خبر پانا بس اس تدبیر سے آنا اس خیال
سے کہ کچھ روپیہ حاصل کرین اور اس ساحر کو قتل کرین ایسا نہ ہو کہ اخلاق تو سب کو
پہچانتا ہی وہ کہدے تو خرابی ہو یہ لوگ اسی طور سے دھوکا و فریب کھا جینگے اور
رعب ان سب پر ہوگا سب بیان کیا سب واقعہ سنکے بادشاہ و اہل دربار بہت
خوش ہوئے خواجہ کی بہت تعریف کی اور بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپ کو کچھ حال
صاحبقران کا معلوم ہی کہ انکا مزاج کیسا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب مین وہانسے
چلا تھا وہ اچھے تھے اور حکیم کے مہمان تھے اور اب بھی اُسی مقام پر ہونگے جبتک
مین نہ جاؤنگا وہانسے وہ اور کسی طرف نہ تشریف لیجائینگے میرا انتظار فرما رہے ہونگے

اب یہان کا سب بندوبست ہو گیا اخلاق سے مقابلہ ہو وہ آپ لوگ سمجھ لین گے اگر کوئی ساحر اُسکی کمک کو آئے گا تو یہ لوگ سمجھ لین گے اب کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہے مین کل یہان سے بخدمت صاحبقران روانہ ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس قرناطیس کا تو بندوبست فرما دیجیے یا اسکو قتل فرمایئے یا اگر یہ مطیع اسلام ہو تو رہا فرمایئے اپنے ہمراہ زنبیل مین ڈال کر لیتے جایئے خواجہ نے جواب دیا کہ اسکا تو بندوبست مجھسے ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ جہان اتنے دنون آپ نہین تشریف لے گئے دو ایک دن اور توقف فرمایئے کہ جشن خوشی کر لیا جائے اُسمین شرکت فرما کر تشریف لے جایئے گا اور اپنے لشکر کو بھی تو یہان بُلا لیجیے آپ نے سب حال بیان فرمایا اس لشکر کا کچھ حال نہ بیان کیا کہ یہ کہان سے ملا اور کیونکر آپ کا شریک ہوا خواجہ نے مُسکرا کر فرمایا کہ ای جہان پناہ یہ لشکر اصلی نہین ہے بلکہ ان سب کے سحر کا ہے اور یہ سب سامان سحر ہے ہرکارون کو بھیج کر دکھلا لیجیے کہ وہان کچھ نہ ہوگا صاف میدان ہوگا بادشاہ نے اُسیوقت ہرکارے روانہ فرمائے وہ جو وہان آئے تو کسی کو نہ پایا نہ لشکر تھا نہ خیمے نہ بارگاہین تھا اور کچھ سامان یہ دیکھ کر ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ وہان کچھ بھی نہین ہے خواجہ نے کہا کہ مین آتا ہون اُس روپیہ پر تو اپنا قبضہ کر لون یہ کہکر باہر بارگاہ کے آئے وہان جو لوگ خواجہ کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر تھے وہ خود بخود غائب ہو گئے وہ لوگ رہ گئے جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے مقرر تھے اب ہر طرف لشکر مین یہی چرچا ہے کہ وہ بادشاہ یک رنگ نہ تھا وہ خواجہ تھے اس تدبیر سے اُنھون نے کفار سے مقابلہ کر کے بادشاہ سے روپیہ حاصل کیا سب اہل لشکر بھی خوش ہوئے کہ ہم نے کسی غیر کے ہاتھ سے نجات نہ پائی اپنے محسن و جان بخش کے ہاتھ سے ہمارے بادشاہ پر کسی غیر کا احسان نہ ہوا اُدھر خواجہ نے جا کر اُس روپیہ کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا وہ لوگ مانع نہ ہوئے روپیہ نذر زنبیل کر کے وہان سے اُنکو ہمراہ لے کر لشکر مین آئے سب اہل لشکر خواجہ کے قدمبوس ہونے لگے اور جو جسکو نصیب تھا اُسنے خواجہ کے روبرو بطور نذر پیش کیا خواجہ سب سے باتین کرتے ہوئے اور خوش خوش بارگاہ مین آئے ہر طرف خوشی کی نوبتین بجنے لگین خواجہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھے بادشاہ نے

اُن سرداروں سے دریافت کیا کہ جو کہ برائے حفاظت روپیہ مقرر تھے کہ وہ لوگ جو کہ خواجہ کی طرف سے مقرر تھے کیا ہوئے اُنھوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے اُنسے باتیں کر رہے تھے کہ وہ خود بخود غائب ہو گئے ہم حیران تھے کہ یہ لوگ کیا ہوئے کہ اس عرصہ مین ہم نے خبر پائی کہ وہ نقابدار شاہزادہ جہانگیر تھے اور وہ بادشاہ خواجہ سلامت ہین اور وہ سب سردار ہمارے ہی لشکر کے تھے جو کہ یہان صاحبقران کے شریک ہوئے ہین وہ ہین ہم خوش ہوئے کہ خواجہ پہونچے انھون نے سب روپیہ نذر زنبیل کیا اور ہم کو ہمراہ لے کر یہان اب خواجہ نے بادشاہ سے تشریف لانے کی کیفیت دریافت کی اور لندھور سے جنگ و پیکار کی حالت بادشاہ نے بھی سب حال بیان فرمایا اول سے آخر تک اور لندھور نے بھی جب سب باتون سے اطمینان ہو گیا اور سب مل گئے اور ہر ایک کو معلوم ہو گیا اُسوقت خواجہ نے کمند اصفاو باصفا نکال کر برق کو دی کہ اس کمند سے قرناطیس جادو کو ستون بارگاہ سے جکڑ کر باندھ دو اور ہوشیار کرو تاکہ اس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا جائے اور اطاعت بادشاہ کی اگر قبول کرے تو خیر ورنہ قتل کیا جائے برق فرنگی نے اُسکو کمند سے جکڑ کر باندھ دیا اور فلیتا رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے قرناطیس کو اسیر کیا تھا اور اسکی زبان مین سوزن دلوائے تھے تو حباب مار کر بیہوش کر دیا تھا اس سبب سے بیہوش تھا برق نے ہوشیار کیا بموجب حکم خواجہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لشکر جو خواجہ کے ہمراہ تھا وہ سب سحر کا لشکر تھا جب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور سب لوگ ظاہر ہوئے تو خواجہ نے اُن سردارون کو اشارہ کیا اُنھون نے اپنا اپنا سحر اُس مقام پر بیٹھے بیٹھے مٹا دیا سب سامان و اہل لشکر سحر کے تھے مٹ گئے جو اصلی تھے وہ یہان آہی چکے تھے جب خواجہ وہان سے چلے تھے تو ان ساحرون سے کہا تھا کہ کچھ لشکر خیمے وغیرہ بھی ہمراہ ہونا ضرور ہے بس ان سب نے سحر کرکے یہ سامان درست کر دیا تھا اب کیا صورت تھی جب بادشاہ نے دریافت کیا تو خواجہ نے کہا کہ وہ سب سحر کا سامان تھا جو کہ اصلی لوگ تھے وہ سب آگئے اب وہان کچھ نہین ہے یہ

جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب جب قرناطیس کی بیہوشی دفع ہوئی اور ہوشیار ہوا آنکھ کھول کر جو دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور پادشاہ اسلام کو تخت پر جلوہ گر دیکھا اور سب سرداروں کو ایک طرف چند ساحران طلسم زعفران زار کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہین اسنے یہ خیال کرکے کہ مین خواب دیکھ رہا ہون گو اسیر تو ضرور ہوا ہون مگر بادشاہ یک رنگ نے اسیر کیا ہی اگر اُسکا دربار ہوتا تو خواب نہ تھا اصلی واقعہ تھا یہ تو دربار اہل اسلام کا ہی ضرور خواب ہی یہ سوچ کر جو اُسنے آنکھ بند کی تو خواجہ نے پکار کر فرمایا کہ ای قرناطیس یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی ہوشیار ہو ذرا آنکھ کھول کر اپنی حالت دیکھ کہ تو کس بلا مین مبتلا ہی اب کوئی تدبیر اپنی رہائی کی کر اور سحر کر اور اب خدا پرستون کو غارت کر دیکھ خدا کی قدرت کو کہ تو کیونکر اسیر ہو گیا آنکھ کھول کر دیکھ کہ سامنے تخت پر کس شان و شوکت سے بادشاہ اسلام جلوہ فرما ہین اور سب سردار حاضر دربار ہین بس اسی مین منفعت ہی کہ دین اسلام قبول کر اور بادشاہ اسلام کی اطاعت کر سحر و باطل پرستی سے اور کل افعال بد و شنیع سے توبہ کر تو تیری زندگی ہوگی ورنہ محال ہی اب تیرا رہا ہونا بہت دشوار ہی خداوند کریم کو پہچان یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا قرناطیس نے سُنا اب آنکھ کھول کر دیکھا خواجہ کو کرسی ہدہد پر جلوہ گر پایا اور سب عیارون کو خشت ہائے زرین پر کھڑے دیکھا چونکہ خواجہ کی تصویر ہر ایک ساحر کے پاس موجود ہی اس سبب سے قرناطیس نے پہچان لیا مگر کلام نہ کر سکا کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اسنے قصد کیا کہ سحر کرون اول تو بسبب سوزن کے سحر نہ کر سکا دوسرے اپنے دل مین جو الفاظ سحر کو یاد کیا نہ یاد آئے فراموش تھے اسکا سبب یہ تھا کہ اول تو بارگاہ سلیمانی تھی اُسمین ہر ساحر سحر بھول جاتا ہی اُس ساحر کا سحر اثر نہین کرتا ہی اسی سبب سے جب ساحر ہوتے ہین تو صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین دربار نہین فرماتے ہین بارگاہ حشامی مین فرماتے ہین تاکہ ساحر سحر کو نہ فراموش کرین اُسوقت جو یہان ساحر ہین سبکو سحر فراموش ہی قرناطیس کو سحر فراموش ہی دوسرے کمند اصفہاء باصفا سے بندھا ہوا تھا اس سبب سے اور بھی سحر فراموش تھا اسنے یہ چاہا کہ زور کرکے کمند کو توڑ کر اپنے کو رہا کرون جسقدر زور کیا اُسقدر کمند نے کسا جب یہ عاجز ہوا تو اسنے زور کرکے چھوڑ دیا اب ساکت کھڑا ہوا خواجہ

نے حکم دیا کہ قرناطیس کے ہاتھ کھول دو اور اسکے پاس قلم دوات کاغذ رکھ دو
ایسا ہی کیا قلم دوات کاغذ رکھدیا گیا اب خواجہ نے کہا کہ اے قرناطیس میری طرف
دیکھا اور جو مین کہتا ہون وہ گوش ہوش سے سُن اور اپنی زندگی درکار ہو تو اُسپر عمل کر
ورنہ ہاتھ دھو کیونکہ بدون اطاعت اور دین اسلام کے قبول کیے ہوئے تیرا بچنا
محال ہے قرناطیس نے خواجہ کی طرف دیکھا اب خواجہ نے فرمایا کہ اے قرناطیس آگاہ
ہو کہ وہ بادشاہ یک رنگ جس نے تجکو اسیر کیا اور تیرے شاگرد کو قتل کیا وہ مین تھا
میرے نام سے آگاہ ہوگا اور مجھسے بخوبی واقف ہوگا اور وہ جو نقابدار میرے ہمراہ
تھا وہ یہ فرزند حمزہ یعنی جہانگیر تھے کہ مین انکو نقابدار بناکر لایا تھا اور یہ سب ہمراہ
جو کہ تیرے سامنے ساحر موجود ہین یہ سب میرے ہمراہ تھے مین انکو اپنے ہمراہ
انکی صورت سحر سے تبدیل کرکے لایا تھا مین نے طلسم مین جاکر جہانگیر کو قید
بادشاہ طلسم سے رہا کیا خواجہ نے سب حال اول سے آخر تک بیان کیا اور فرمایا
کہ دیکھ قدرت خدا کو کہ کیونکر تجکو اسیر کرایا اور ان سب کو تیرے شر سے بچایا اور
محفوظ رکھا وہ بڑا رحیم و کریم ہے سوائے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے ہمارا
ہی خدا سب کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے سامری و جمشید سب اُسی کے بندے تھے
یہ سبب ساحر ہونے کے کافر ہوگئے دعوی خدائی کر بیٹھے جو کچھ انکا حال ہوا اور پھر روز
قیامت ہوگا دیکھ لینا اب بھی آتش دوزخ مین جل رہے ہین اور تمام عمر جلا کرینگے
اور یہ جسقدر خدائی کرتے تھے سب باطل تھے اور ابلیس کے بہکائے ہوئے تھے
اور مین یہ سب بچہ شیطان تھے اور مین ان سب کا خالق وہی کریم ہے کہ جس نے
شجر و حجر جن و بشر زمین و آسمان نار و جنان کو خلق فرمایا اپنے بندون کے لیے بڑے
بڑے سامان پیدا کیے زمین مین یہ قوت عنایت فرمائی کہ اُس سے غلہ پیدا ہوتا ہے
پانی پیدا کیا وہ ہم سب پر مثل ماں باپ کے پرورش کرتا ہے اور مانند والدین کے محبت
کرتا ہے اُسنے ہم کو راہ نیک و بد دونون دکھا دین اب یہ ہمارے نفس امارہ کی
خوبی ہے کہ ہم راہ نیک کو ترک کرکے راہ بد کو اختیار کرین اُسنے ہماری خدمت

کے بیے بنی و پیغمبر خلق فرمائے کہ وہ ہم کو ہدایت کرین کہ یہ فعل بد ہی اور یہ نیک اب ہم کو اختیار ہی کہ ہم اُنکی ہدایت پر نہ عمل کرین اُسنے ہماری راحت کے لیے اور دن کی تاریکی کے برطرف ہونے کے لیے آفتاب کو خلق کیا کہ ہم اُسکی روشنی مین چلین پھرین اور اپنے کامون کو انجام دین رات اُسنے برائے آرام و استراحت کے خلق کی کہ میرے بندے استراحت کرین اُسکو ستارون و چاند سے روشن کیا اُسنے کیا کیا خوش ذائقہ و لذیذ ثمر و خوشبودار گل پیدا کیے کہ جبکہ روح کو تازگی و دماغ کو قوت و زبان کو لذت بخشتے ہین اور جسم کو طاقت دیتے ہین وہ ایسا کریم اور رحیم ہی اور ایسا ہم پر مہربان ہی کہ دیکھو تو قبل ولادت تین دن پیشتر پستان مادر مین شیر کو پیدا کرتا ہی باوجودیکہ ہم سب کی خلقت ایک قطرہ نجس سے ہی اور شکم مادر مین بھی خوراک نو ماہ تک وہ چیز ہی جو کہ نجس ہوتی ہی اُسنے کیونکر دیکھو تو کہ ہم سبکو خلق کیا ہی اور پرورش کرتا ہی بس وہ وحدہ لا شریک ہی اُسکے وحدہ لاشریک ہونے کی شہادت دیتی ہی ہر شی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + وہ ایسا خالق ہی کہ اپنے دوست و دشمن کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہی یہ امر اُسکے عدالت سے خلاف ہی کہ وہ دوست سے مہربانی کرے اور دشمن پر عتاب جب اُسنے اسی سبب سے ہر فعل بد و نیک کی سزا قیامت پر موقوف رکھی ہی تاکہ ایک کو دوسرے سے شرمندگی نہ ہو وہ ایسا کریم ہی کہ دشمن و دوست کو ایک حالت سے پرورش کرتا ہی خواہ اُسکی بندگی کرے خواہ نہ کرے جیسا کہ شاعر نے نظم کیا ہی رباعی اے کریمے کہ از خزانۂ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ مضمون اُس خالق کی شان مین ہی جو کہ سب کا خالق ہی جسکی ہم پرستش کرتے ہین اے قرناطیس نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی نہ وہ کسی سے اُسنے صرف اپنی قدرت سے یہ سب خلق کیا ہی نہ اُسکے آنکھ ہی نہ ناک نہ منھ نہ جسم نہ ہاتھ نہ پاؤن وہ ایک بُقعۂ نور ہی اُسکے رہنے کا کوئی مقام نہین ہی وہ ہر جگہ موجود ہی ہر ایک کے رگ گلو کے قریب ہی اُس پر ہر ایک کا حال روشن ہی وہ ہر ایک کے حال سے ماہر ہی وہ اپنے ہر بندے کی مشکل نہین کشا

کرتا ہی اُسکا لقب حلال مشکلات و مہمات ہی وہ سمیع و بصیر ہی وہ قاضی الحاجات ہی وہ دافع
بلیات ہی وہ ہر بندے کی مدد کرتا ہی جو اُسکی طرف رجوع کرتا ہی خدا کی یہ صفت نہین ہی
کہ اُسکے اولاد ہو اُسکے مان باپ ہون وہ مثل ہمارے ستہ ضروری رکھتا ہو یا وہ
مثل ہم سب کے ہاتھ پاون رکھتا ہو جو ایسا ہوگا وہ بندہ ہی اور اُسکا وہی خالق ہی جسنے
اُسکو پیدا کیا ہی ای قرناطیس یہ سحر و ساحری کفر ہی اور یہ خداوند عجائب جسکی تم سب لوگ
بندگی کرتے ہو کوئی بچہ شیطان ہی مثل تمھارے ساحر تھا چونکہ اُسنے سحر مین کمال پیدا کیا
خدا بن گیا ورنہ وہ بھی مثل تمھارے ہی لہذا سحر سے توبہ کرو اور عجائب پرستی سے باز آؤ اپنے
خدا کو پہچانو اور اُسکو مثل ہم سب کے بخدائی مانو آیندہ تم کو اختیار ہی خواجہ نے سامنے
قرناطیس کے بہت سی باتین اور کلمات وحدانیت خدا مین و دیگر مذہبون کے
باطل ہونے مین بیان کیے قرناطیس خاموش سُنا کیا خواجہ کی تقریر نے اسقدر اُسکے
دل پر اثر کیا کہ زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے مثل کافور کے اُڑنے لگا اور برطرف ہونے
لگا خواجہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ تم اپنے دل مین خیال کرو کہ کوئی بھی صورت تمھارے
شاگرد کے ہاتھ سے ان لوگون کے بچنے کی تھی وہ سب کو اسیر کر چکا تھا کہ خداوند کریم
نے عین وقت پر مجکو پہونچا دیا اور مین نے عیاری کرکے اُسکو قتل کیا اسکے بعد تم
آئے خیال تو کرو کون سی صورت تھی کہ یہ لوگ تمھارے سحر سے بچتے ضرور مبتلاے
سحر ہوتے اور تم انکو قتل کرتے مگر مین نے کس تدبیر سے تم کو اسیر کیا یہ سب اُسکی قدرت
اور شوکت تھی کہ مجھ ایسے بندے ضعیف و ناتوان کو یہ عقل دی کہ مین نے تمھارے
دریا کو مٹایا جو کہ تم نے سحر سے بنایا تھا اور ہم کو اسیر کیا اور تم نے دھوکا کھایا ورنہ کیا
میری مجال تھی اگر اُسکو ان سب کا بچانا نہ منظور ہوتا کہ مین تم کو اسیر کرتا یا تمھارا
شاگرد قتل ہوتا وہ جو چاہے تو ضعیف کو توانا کر دے اور توانا کو ضعیف کر دے
اُسنے حضرت ابراہیم کو آتش نمرودی سے نجات دی تم نے کتاب مین دیکھا ہوگا
یونس کو شکم حوت مین زندگی بخشی یہ فعل سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہین کرسکتا ہی
خیال تو کرو کہ اسوقت مین تمھارے خداوند عجائب نے تمھاری کمک نہ کی کہ تم کو

ابھی لیتے یہ صفت ہمارے خدا مین ہی کہ جسوقت اُس سے فریاد کی اُسنے اُس آفت سے
نجات دی اور بچا لیا مگر تمھاری اسوقت مین کسی نے کمک اور یاور مدد نہ کی نہ سحر نے
کام دیا نہ خداوند عجائب نے بس اسی امر سے ثابت ہو گیا کہ کوئی کسی کا نہین ہی وہی پیدا
کرنے والا سب کا بچانیوالا ہی اور سب باطل خدا ہین بس کیا ضرور ہی کہ ایسے خدا کو چھوڑ کر
باطل خداکو مانین اے قرناطیس یہ مذہب وہ ہی کہ اگر کوئی اُسکو اختیار کرے تو ہر قسم کی
نعمت سے بہرہ مند ہو آتش دوزخ سے بچے سیر جنت نصیب ہو اگر راہ خدا مین جہاد
کرے تو غازی کہلائے اگر قتل ہو تو مرتبہ شہادت پائے حوران جنت اُسکی خدمت
کرین اُسکا وصل نصیب ہو ہر ایک عزت کرے تم دیکھو کہ کس طور سے یہان قدر
کی جاتی ہی کوئی کسی پر ظلم نہین کر سکتا ہی جو جس مرتبہ کا ہی اُسکو اسی مرتبہ سے مقام بیٹھنے
کو ملا ہی ہر ایک اُس سے خوش ہی وہ بڑا نیک ہی جو دین اسلام قبول کرے اُسکی بڑی
عزت ہوتی ہی اے قرناطیس دین اسلام کے قبول کرنے اور اطاعت مین بادشاہ اسلام کی بڑے مرتبہ حاصل ہوتے
ہین نار دوزخ سے نجات ملتی ہی یہ خیال کرو کہ جبکہ آتش دنیا کی برداشت نہین ہو سکتی ہی
جو کہ ستر مرتبہ بجھائی جا چکی ہی اُس مرتبہ تیزی ہی تو وہان کی آتش کی کیونکر برداشت ہو گی
اور یہ جسم نازک کیونکر اُسکی حدت و گرمی کو سہاریگا بس انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ
جسکے سبب سے وہان کے عذابون سے نجات ملے جسوقت میدان حشر مین سب
گنہگار کھڑے ہونگے آفتاب سوا نیزہ پر ہو گا زمین بہ سبب حدت آفتاب کے
مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہو گی ہر ایک از سر تا پا پسینے مین غرق ہو گا پیاس کی
الگ شدت ہو گی سوائے اپنے اعمال کے کوئی اُسوقت مین شریک نہ ہوگا اپنے
کل اعضا جو کہ اُسوقت ہمارے تابع فرمان ہین جو ہم چاہتے ہین وہی اسوقت کام کیے ہین
وہ بھی اُسوقت مین ساتھ نہ دینگے ہمارے افعال بد کی و نیک کی گواہی دینگے جو
ہم نے اُنکے ذریعہ سے کئے ہین وہ وقت ایسا ہو گا کہ نبی و پیغمبر نفسی نفسی کہتے ہونگے
ہنگامہ بازپرس گرم ہو گا کسی کو کسی کے حال کی خبر نہ ہو گی ہر طرف ایک شور برپا ہو گا
فرشتگان عذاب سرون پر گرز ہائے آتشین لیے ہوئے موجود ہونگے ہر ایک سے

اعمال کی جانچ ہوئی ہوگی جنھون نے اس دنیا مین آکر ہمیشہ افعال نیک کیے ہین اور خداوندکریم کو برحق اور رازق مطلق جانتا ہی اُسکے پیغمبرون کے کہنے پر عمل کیا ہی اُس کو وحدہ لاشریک تصور کیا ہی اُسکی راہ مین جہاد کیا ہی اُسکی بابت حکم ہوگا کہ اسکو داخل بہشت عنبر سرشت کرو اور جنھون نے ایسا نہین کیا ہی دوسرون کو اُسکا شریک سمجھا ہی اور جنھون نے جھوٹا دعوی کیا ہی کہ ہم خدا ہین اور جن لوگون نے اُنکے کہنے پر عمل کرکے اُنکی بندگی کی ہی اور اُنکو سجدہ کیا ہی اُنسے سوال ہوگا کہ تم نے خدائی کا دعوی کیا تھا اسوقت کوئی کرشمہ اپنی خدائی کا دکھاؤ اپنے کو بچاؤ بندون کو گمراہ کیا بس وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکین گے وہ مع اپنے پرستارون کے داخل دوزخ کیے جاینگے اُنپر عذاب ہوگا اُنکے پرستارون سے سوال ہوگا کہ باوجود اس امر کے ہم نے تم کو خلق کیا اور تمھاری ہدایت کے لیے نبی و پیغمبر بھیجے اُنھون نے ہم کو ہدایت کی یہ خدا نہین جسنے تم کو پیدا کیا ہی وہی خدا ے برحق ہی کہ جسنے اُنکو بھی خلق کیا یہ لوگ بھی مثل تمھارے شیطان کے بہکانے سے دعوی باطل کرتے ہین اُنکو سجدہ نہ کرو باطل پرستی کو ترک کرو دین حق کی طرف رجوع کرو تم نے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے نفس امارہ کی پیروی کی اور اُسکی ہدایت پر عمل کیا اور کچھ خوف نہ کیا اب اُن خداؤن سے فریاد کرو کہ وہ اگر تم کو بچاہین اور اس عذاب سے نجات دین اُسوقت وہ لوگ نگاہ اُٹھاکر ہر طرف بہ نگاہ غور دیکھین گے کہ کوئی تو اسوقت ہین ہماری مدد کرے کوئی نہ ہوگا سوا ے اپنے اعمال کے بس وہ لوگ بھی بحکم خالق بحر و بر داخل دوزخ کیے جاینگے ہین تم سے یہ سوال کرتا ہون کہ اُسوقت ہین تم کیا جواب دوگے جب تم سے بھی یہی سوال کیا جائے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو تاکہ بروز قیامت عذاب سے نجات پاؤ آیندہ تم کو اختیار ہی جو میرا کام تھا وہ مین نے کیا اور تم کو نصیحت کردی قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی بموجب شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی دگر بعد ازین والسلام + اسی طور سے ہر ایک سردار و اہل دربار نے و بادشاہ نے سامنے قرناطیس کے پہلے خدا کی تعریف کی اُسکے بعد قیامت کا حال بیان کیا قرناطیس

سب کی گفتگو سنا کیا اور خاموش کھڑا رہا حال قیامت سن سنکے اسکا بند بند کانپ گیا سامنے
وہ سب سامان پیش ہو گیا ایسا خوف طاری ہوا کہ اسوقت اسنے توبہ کی دل مین ورد دل
سے کہا کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین اکثر اہل اسلام کی کتابین جو دیکھی ہین اُسمین بھی یہی تحریر پایا
ہی انکے کہنے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ان سب عذابون سے بروز قیامت نجات ملے اور دنیا مین
بھی نیک نامی حاصل ہو اصل امر یہ ہی کہ ان لوگونکو بڑی راحت ہی ہر ایک بہت خوش حال
ہی مقام انصاف و غور طلب ہی کہ یہ لوگ کن کن آفتون سے بچے ہین میرے شاگردونے آکر
سب کو اسیر کر لیا تھا کون باقی رہا پھر انکے خدا نے انکی کیسی کمک کی اور کیونکر انکو رہا
کیا اور وہ مارا گیا کوئی بھی صورت تھی اُسکے ہاتھ سے بچنے کی یا مین جو آیا مین نے نامہ
لکھا انھون نے اپنے خدا پر بھروسہ کرکے مجکو جواب سخت تحریر کیا کچھ خوف نہ کیا واقعی یہ
بات ہی کہ میرے بھی ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچتا اور نہ کوئی صورت میرے اسیر ہونے کی
تھی مین ایک مرتبہ سبکو اسم سحر مین خاک سیاہ کر دیتا مگر کس آسانی سے مین اسیر
ہو گیا اور مجکو گرفتار کر لیا میرے مقابلہ کی نوبت نہ آئی یہ اُنکے خدا کی قدرت تھی ہمارے خدا
نے کوئی قدرت نہ دکھائی ہماری مدد نہ کی بس اسی امر سے ثابت ہوا کہ انکا خدا برحق ہی اور
سب باطل و جھوٹے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین سب سچ اور درست ہی اور یہ سب خدا سے
باطل مین نے اکثر ان لوگون کی کتابین دیکھی ہین جنمین انکا حال تحریر ہی اسمین بہت سے
مقامات ایسے دیکھنے مین آئے ہین کہ جہان یہ لوگ ایسے مجبور و ناچار ہوئے تھے کہ کوئی
صورت مفر کی نہ تھی مگر ثابت قدم رہے اپنے دین سے نہ پھرے بلکہ اُسوقت مین بھی
انکی کمک پہونچی جبکہ کوئی صورت نہ تھی یہ بچے اور وہی لوگ مارے گئے جنھون نے
انکو بتلائے بلا کیا تھا یا ہزارون طلسم ان لوگون نے فتح کیے خیال کرنے کا مقام ہی کہ
پانچ آدمیون نے جا کر طلسم ہوشربا کو جو کہ اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا فتح کیا افراسیاب
ایسے ساحر زبردست کو قتل کیا یا دمامہ جادو کو مارا ساحر حشمش کو جو کہ دریا مین رہتا
تھا کیونکر قتل کیا اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ یہ لوگ زیر تیغ بٹھائے گئے ہین جلاد سر پر تلوار
لیے ہوئے موجود ہی تینون حکم آچکے ہین اور پھر یہ زندہ بچے اور وہ ملک اسلام آباد ہوا

یہ اُنکے خدا کی شان و قدرت ہی کہ جہان یہ لیئے ایک نہ ایک سبب انکی نجات و رہائی کا بہم
ہوگیا طلسم ہوش ربا مین افراسیاب کے عزیز شریک ہوگئے چاہ الماس مین ملکہ ماہ
کی بھانجی ملکہ برق جادو شریک ہوگی اسی طور سے کسی کی بیٹی عاشق ہوئی وہ سبب
رہائی کا ہوا جو کہ بہت بڑے خداوند تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ انکو سجدہ
کرتے تھے اُنکی بیٹیان نکل گئین ان لوگون کے ساتھ وہ انکا کچھ نہ کر سکے جنھون نے
دوزخ و بہشت بنایا تھا وہ اسکے ہاتھ سے بھاگے بھاگے پھرے اور دامن پناہ تلاش
کرتے رہے مگر کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا وہ کچھ نہ کر سکے ایک موے جسم انکا نہ کم
کرسکے تو اور کیا ہین بس ضرور ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا دین حق ہی اور انکا
خدا برحق ہی بس لازم ہی مجکو کہ مین انکے کہنے پر عمل کرون اور انکا دین اختیار کرون اگر انکا
دین برحق نہ ہوتا تو یہ لوگ یون مظفر نہ پاتے اور اسطور سے ملک بملک نہ پھرتے اور
انکا قبضہ نہ ہوتا کسی کا بھی گمان تھا کہ خدا پرست ادھر کو آ نکلینگے اور یہ طلسم فتح ہوگا
سب یہ خیال کرتے تھے کہ اُنکا ادھر کو آنا محال ہی یہ خیال خام ہی دیکھو کس طور سے
یہ لوگ آکر پہونچے اور کس طور سے چند سردار طلسم کے شریک ہوئے بس ضرور یہ طلسم
بھی فتح ہوگا اسنے جو اسطور سے خیال کیے اور دل مین اسکے یہ بات سمائی اُدھر آب
تقریر خواجہ نے اسکے قلب پر سے زنگ کفر کو دھو کر برطرف کیا اسکے کاشانہ دل مین شمع
اسلام نے اپنی روشنی سے ظلمت کفر کو برطرف کیا بس اسنے اُسیوقت قلم اُٹھا کر
کاغذ پر تحریر کیا کہ مین نے آپ کی کل تقریر سُنی اور اُسپر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ بجا ارشاد
فرماتے ہین سب درست و صحیح ہی اور سب خدا جھوٹے اور کاذب ہین اور سچے انکا
دین سچا ہی مین عرض کرتا ہون کہ میری خطا معاف فرمائی جاسے مین آپ کا مذہب
اختیار کرتا ہون کیونکہ آپ کے فرمانے سے میرے تمام جسم مین لرزہ پڑگیا اور
خوف قیامت اور روز بازپرس کے خیال سے میرا بند بند کانپنے لگا مین نے جو خیال
کیا تو واقعی میرے دل نے کہا کہ تو نے آجتک نفس امارہ و بقول شیطان پر عمل
کیا اور خواب غفلت مین مبتلا رہا اور باطل پرستی کی اور اپنے خدا کو نہ پہچانا اور ہمیشہ

فعل بدکا مرتکب ہوا جب بروز قیامت خدائے عادل سوال کریگا تو مین کیا جواب
دونگا اور اپنے فعل شنیع سے کیونکر انکار کرونگا اگر مین انکار کرونگا تو اعضا گواہی دینگے
جب اسوقت مین کوئی تیرا شریک نہ ہوا اور نہ تیرے خدا نے تیری کمک کی اور نہ کسی دوست
نے تیری خبر لی تو اسوقت مین کون لیگا جبکہ سب اپنے حال مین مبتلا ہو رہے ہونگے پس بہتر
ہے کہ تو دین اسلام قبول کر اور ترک دنیا کرکے لباس قلندری پہنکر کسی صحرا مین جاکر بیٹھ رہ
کہ جہان بوے انسان تک نہ آئے اور اپنے افعال سے توبہ کر اور بقیہ عمر اپنی اسی مین
صرف کر تاکہ گناہ تیرے خداوند کریم معاف کرے اور تجکو بخشش دے اور عذاب آخرت سے
نجات ملے پس اب مجکو رہا کر دیجیے مین اسیوقت سے یہانسے چلا جاؤن اور عبادت
خدا کرکے اپنے گناہ معاف کراؤن اور آپ مجکو کلمۂ طیبہ پڑھایئے کہ جس سے دین اسلام
میرے اوپر ظاہر ہوا اور مین مسلمان ہون اور اپنی زندگی بسر کرون مین نے بہت غفلت
کو صرف کیا انجام کا کچھ خیال نہ کیا خداوند کریم نے اپنی مہربانی شامل حال فرمائی کہ آپ
ایسے ہادی اور راہ نما کو یہان پہونچایا کہ اُسنے مجکو راہ نیک پر لگایا یہ لکھکر رکھدیا برق
نے اُٹھاکر خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے ملاحظہ فرماکر دبیر
کو مرحمت فرمایا کہ اسکو پڑھو دبیر نے بآواز بلند پڑھا سب نے سُنا بادشاہ نے
خواجہ سے فرمایا کہ جب قرناطیس نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ مین دین اسلام قبول کرتا
ہون مجکو کلمہ تعلیم فرمایئے تاکہ زنگ کفر میرے دل سے دور ہو اور نور اسلام میرے
سینہ مین چمکے اور میرا دل روشن ہو پس اسکو رہا کر دو خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ ابھی تھوڑی دیر توقف فرمایئے مین چند کلمہ اور چند باتین اس سے اور کرلون پھر دیکھا
جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہے ادھر خواجہ نے قرناطیس سے فرمایا کہ یہ جو
تم نے کہا کہ مین ترک دنیا کرکے ایک صحرا مین جاکر بیٹھون اور اپنی بقیہ عمر توبہ استغفار
مین اور عبادت خدا مین بسر کرون اے قرناطیس اس خیال سے دست بردار ہو اور
اس امر کو اپنے دل سے دور کر دو اور ترک دنیا کرنے کے عیوض مین دین اسلام و کلمہ طیبہ پڑھکر اور اسلام
قبول کرکے کفار سے جہاد کرو پس اس جہاد کے صلہ مین جو کہ تم براہ خدا مین کروگے

اور کفار کو قتل کروگے تمھارے سب گناہ خدا بخش دیگا اور تم کو عذاب آخرت سے نجات
عطا فرمائیگا اس ترک دنیا سے جہاد کا کرنا بہتر ہی اسمین خدا خوش ہوگا اور اُسکے
رسول بھی اس خیال کو دل سے دور کرو مین تم کو رہا کرتا ہون اور کلمہ تعلیم کرتا ہون یہ جو
خواجہ نے کہا اُسکے جواب مین قرناطیس نے تحریر کیا کہ جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین
ایسا ہی کرونگا مگر مین نے دیکھا بھی ہی کتابون مین اور سُنا بھی ہی کہ جب ساحر کلمہ
طیبہ پڑھتا ہی تو سحر اُسکو فراموش ہوجاتا ہی بس جب مین کلمہ پڑھونگا تو سحر بھول
جاؤنگا جب سحر بھول گیا تو پھر مین بیکار ہون لڑ نہین سکتا ہون کیونکہ جنگ کے فنون
سے واقف نہین ہون ساحرون سے لڑ سکتا ہون میری تمام عمر سحر مین بسر ہوئی ہی جب
مین بیکار ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ مین ترک دنیا کرون کیونکہ میرا ہونا آپ کے پاس اور
نہ ہونا یکسان ہی مناسب یہ ہی کہ گوشہ مین بیٹھ کر عبادت خدا کرون اور اب میرا دل
دنیا سے پھر گیا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ تمام دنیا سے منھ کو پوشیدہ کر کے گوشہ مین
بیٹھ رہون اور کسی کو منھ نہ دکھاؤن اور اپنی آخرت درست کرون بہت سحر و ساحری
مین مین نے اپنی عمر بسر کی اب مین کفر کو نہین پسند کرتا ہون میرے دل مین اب
عبادت خدا کی خواہش ہی اور کسی امر کی خواہش نہین ہی آپ میرے حال پر رحم
فرما کر رہا فرمائیے اور کلمہ تعلیم فرمائیے یہ جو لکھ کر دیا خواجہ نے اُسکو پڑھا تو از
مطلب آگاہ ہوئے خواجہ نے فرمایا کہ اے قرناطیس تم سے ہم کہتے ہین کہ اس
خیال سے دست بردار ہو اُس عبادت سے یہ جہاد کرنا راہ خدا مین کفار سے بہتر ہی
اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ کلمہ پڑھنے سے سحر فراموش ہوجاتا ہی یہ امر تو ضرور ہی مگر
طریقہ یہ ہی کہ جب ساحر یہ خواہش کرتا ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین اور دائرہ اسلام
مین آئین تو وہ کلمہ نہ پڑھے مطیع اسلام ہوجائے جو امر اور جو فعل اس مین متروک ہین
اُنکو ترک کرے جیسے اشیا اور جو فعل حرام ہین اُنکو حرام خیال کرے اور جو نجس ہین اُنکو
نجس صرف کلمہ نہ پڑھے کہ سحر نہ فراموش ہو بس ایسا ہی تم بھی کرو قرناطیس نے کہا کہ
بہت خوب مین آپ کے حکم سے باہر نہ ہونگا جو فرمائیے گا بجا لاؤن گا مین نے

جو یہ امر عرض کیا کہ ترک دنیا کرون اس خیال سے کہ صاحبقران براے فتح طلسم تشریف لے گئے ہین طلسم مین ساحر ہین اُنسے مقابلہ ہوگا مین اُسوقت مین بیکار ہونگا شاید یہ امر ہو کہ اُسوقت ہین مجکو بھی خیال آجائے اور مین توبہ کو توڑ ڈالون تو اور زیادہ گنا ہگار ہون اس سے دنیا کو ہی ترک کرون اور دست بردار ہون مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ مطیع اسلام ہو تو مین نے اس امر کو قبول کیا جب اس طلسم سے فراغت ہوجائے گی تو پھر اُسوقت مین کلمہ پڑھکر تارک دنیا ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ تم پر کیا منحصر ہے اسیطور سے بہت سے ساحرون نے کیا ہے اور جنھون نے کلمہ پڑھا اور جنکو سحر فراموش ہے پھر اُنھون نے ترک توبہ نہین کیا اُسی حالت مین مجبور و ناچار ہو کر قتل ہوئے ملکہ واؤدہ کے و ملکہ بہار و مخمور و بران و کوکب کہ انھون نے بعد فتح طلسم ہوش ربا ترک سحر کیا اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے پھر اُن پر ادنی ادنی ساحرون نے زور ڈالا مگر وہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ جان کا جانا گوارا کیا اور سحر نہ کیا ناچار ہو ہو کر طلسم مین گرے اسی طور سے قتل ہوئے مگر تارک توبہ نہ ہوئے اُنکو بھی ہم منع کرتے تھے مگر اُنھون نے ہماری نہ سُنی بس اس سے یہی بہتر ہے کہ مطیع اسلام ہو پھر دیکھا جائے گا مثل ان ساحرون کے جو تمھارے روبرو بیٹھے ہوئے ہین یہ جو خواجہ نے کہا قرناطیس نے سر ہلا کر کہا کہ بہت خوب خواجہ نے اُسکے چہرہ پر نگاہ کی تو پیشانی پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا اور ظلمت کفر کو برطرف بس برق سے کہا کہ انکو کھولدو برق فرنگی نے فوراً کھولدیا اور سوزن زبان سے لی جب قرناطیس کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے اور رہا ہو کر حواس درست ہوئے اُسنے خواجہ کیطرف دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھون یہ اب میرا کیا کرتا ہے کیونکہ میرے ہاتھ پاؤن قابو مین ہین گو مین دین اسلام قبول کرچکا ہون صرف امتحان کرون کہ خواجہ نے جو میرے صرف اس کہنے پر عمل کیا کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون اور جو آپ ارشاد کرینگے اُسپر عمل کرونگا مجکو رہا کردیا یہ خوف نہ کیا کہ مین نے اسے اسیر کیا ہے اور اتنی دیر تک بند ھا رکھا ہے ایسی بات نہ ہو کہ یہ پھر جائے اور اسکا عیوض لے اس امر کا خیال نہ کیا اور رہا کردیا یہ کس وجہ سے ایسا کیا یہ کیا امر ہے یہ دل مین

سوچ کر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ اے عمرو عیار تو نے بڑا دھوکا کھایا کہ میرے قریب مین آکر مجکو
رہا کر دیا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تو نے صرف میرے کہنے پر عمل کیا کہ
مین اطاعت کرتا ہون شائدان ساحرون کے بھروسہ پر جو کہ اسوقت یہان موجود
ہین یہ میرا کیا کر سکتے ہین تو اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہی ابھی تو بارگاہ کو اُلٹے
دیتا ہون اور سب ساکنان بارگاہ کو قتل کرتا ہون کوئی مجکو روک تو لے یہ کہکر چلا
اُدھر ہر ایک ساحر نے اور ہر ایک ساکن بارگاہ نے جو یہ تقریر سُنی اور اُسکو برہم پایا
اپنے کو درست کیا سب سردارون نے مع بادشاہ کے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا اور
سنبھل کر بیٹھے یہ بالکل بیخوف تھے اول تو یہ امر تھا کہ یہ لوگ جری و بہادر ہین دوسرے
اس امر سے آگاہ ہین کہ یہ بارگاہ سلیمانی ہی یہان یہ سحر کر نہین سکتا ہی اسکو سحر فراموش
ہوگا بس یہ جس طرف اور جس پر حملہ کرے وہی اسکو مارلے زندہ یہان سے نہ جانے دے
ساحرون نے قصد کیا تھا کہ حربہاے سحر سنبھالین پھر خیال آیا کہ بیکار ہی یہان سحر
نہو سکیگا فراموش ہوگا مگر سنبھل کر بیٹھے کہ اگر یہ یہان سے نکل گیا تو باہر نکل کر اس سے
مقابلہ کرینگے اپنی جانین لڑا دینگے زندہ نہ جانے دینگے ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا ہی
کہ خواجہ نے بڑا دھوکا کھایا ایسے دشمن کو بدون قول و اقرار لیے ہوئے رہا کر دیا آخر
اُسنے فساد پر کمر کسی مگر سب مع بادشاہ کے اُسی طرف دیکھ رہے ہین قرناطیس وہی
کلام کرتا ہوا طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے جو اُسکی تقریر سُنی اور اپنی طرف اُسکو پر
عتاب آتے ہوئے دیکھا دل مین کہا کہ اے خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا اسوقت
تمھارے قیافہ نے بھی خطا کی پیشانی و چہرہ سے تو اسکے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا تھا
کہ اسنے یہ سب صدق دل سے کہا ہی یہ کیا ہوا اسوقت تو قول سعدی یاد آیا اسنے
سچ کہا ہی یہ مصرع اسوقت حسب حال ہی مصرع بر تواضع ہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی
ست * دیگر دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد * مگر جا کہان سکتا ہی یہ بارگاہ سلیمانی ہی
سحر کرکے تو جا ہی نہین سکتا ہی رہا یہ امر کہ یون نکل جائے کسی کو قتل کرکے تو یہ بھی ممکن
نہین ہی بڑے بڑے بہادر یہان موجود ہین اور شیران دشت وغا و نہنگان معرکہ

ہیجا وہ کب زندہ جانے دینگے پہلے تو یہ تیرے ہی طرف آتا ہی پہلے تو ہی سمجھ لے یہ خیال کرکے خنجر کمر سے لیا اور سنبھل کر بیٹھے اُدھر قرناطیس قریب آکر پہونچا خواجہ جب تک وہ قریب نہین آیا اُسوقت تک خاموش بیٹھے رہے سرداروں نے قصد کیا تھا کہ للکارین اور ڈانٹین خواجہ نے اشارہ سے منع کیا کہ آپ لوگ ابھی خاموش رہین مین خود اس سے سمجھ لونگا اُدھر عیار بھی کمندین لے کر مستعد ہوگئے تھے کہ ادھر اُسنے خواجہ پر حربہ کیا ہم نے کمندین مارکر اسکو گرفتار کرلیا مگر سب خاموش کھڑے تھے اور سب سردار مع بادشاہ کے خاموش دست بہ قبضہ بیٹھے ہوئے تھے ہر ایک اُسی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھین خواجہ اسوقت کیا کرتے ہین ادھر جیسے ہی قرناطیس قریب خواجہ پہونچا خواجہ نے کہا کہ کیون قرناطیس کیا قصد ہی یہ اُس رہا کردینے کا صلہ ہی جو تمھارے کہنے پر ہم نے عمل کیا اور تم کو رہا کردیا بس اسی مین خیریت ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور اپنے کہنے پر عمل کرو یہ کیسی وعدہ خلافی ہی کوئی مرد ایسا بھی کرتا ہی کہ دھوکا اور فریب دے یہ نامردون کا کام ہی ہم تو تم کو قول کا پابند اور وضعی جانتے تھے یہ کہکر ہاتھ اُٹھایا اسطور سے کہ وہ ہاتھ قریب منھ قرناطیس کے پہونچا ہاتھ کا پہونچنا تھا قرناطیس جھجکا اُسکا جھجکنا تھا کہ کچھ اُسکے منھ پر پڑا پڑنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ لڑکھڑا کر چلا اور جھومتا اور دھم سے فرش پر گرا خواجہ نے آواز دی کہ باندھ لو اس حرامزادہ کو اسنے بڑا فریب کیا تھا خوب خداوند کریم نے بچایا پہلے میرے ہی اوپر آیا تھا مگر جبکہ خدا حافظ ہوتا ہی تو دشمن کیا کرسکتا ہی بموجب مصرع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست + اسی منھ پر یہ دعوی کیا تھا ایک ہاتھ کے اُٹھانے مین گر پڑا بیہوش ہوگیا یہ کہکر سب کی طرف دیکھا اُدھر برق نے دوڑ کر پھر اُسکی مشکین کمند سے باندھ لین اور زبان مین سوزن دیے خواجہ نے فرمایا کہ سوزن دینے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ سحر نہین کرسکتا ہی اسی طور سے ستون سے باندھ دو برق نے پھر ستون سے باندھ دیا سب تعریف خواجہ کی کرنے لگے کہ خوب زیر کیا بھلا واقعی اسکے

سامنے کوئی فریب کر سکتا ہی جیسا فریب کیا ویسی سزا پائی خواجہ نے جواب دیا کہ آپ
لوگ تو دل مین خیال فرماتے ہونگے کہ خواجہ نے دھوکا کھایا اتنے بڑے ہوشیار کو فریب
دیا میرے بھی حواس جاتے رہے تھے مگر خدا نے مدد کی کہ یہ عیاری بن پڑی فوراً ذہن
مین آگئی سب نے حد درجہ کی تعریف کی اور کہا کہ آپ ہی کا کام تھا کہ اسوقت مین یہ
فکر کی دوسرا اگر اس مقام پر ہوتا کبھی حواس بجانہ رہتے بادشاہ نے فوراً تعریف فرما کر
حکم دیا کہ پانچ ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام کے دیا جائے بس پھر تو ہر ایک سردار نے
علی قدر مرتبہ خواجہ کو اپنے پاس سے دیا قریب پچاس ساٹھ ہزار کے روپیہ جمع
ہو گیا خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ کو حکم دیا کہ اسکو ہوشیار کرو تاکہ اپنی
حالت دیکھے برق نے فلیتہ رفع بیہوشی دیا وہ چھینک مار کر ہوش مین آیا چند قطرے
آب گندیدہ کے اُسکی ناک سے گرے اب جو فرناطیس ہوشیار ہوا اپنے کو بندھا
ہوا پایا بہت شرمندہ ہوا خواجہ کی دل مین بہت تعریف کی اور جی مین کہا کہ جیسا
انکو سنتے تھے ویسا ہی پایا اس امر سے بھی انکے خدا کی قدرت ظاہر ہوئی یہ باتین
دل سے کرکے خاموش چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ کیون
فرناطیس تم نے فریب دینے کا مزہ پا یا رہا ہو کر بہت خوش ہوئے تھے اگر
مین پہلے سے تدبیر نہ کر چکا ہوتا تو تم نے مجھکو قتل کیا تھا اگر تم ہزار مرتبہ مجھ سے کہو گے
کہ مجھکو رہا کرو مین فوراً رہا کر دونگا اور جب تم میرے اوپر یا کسی سردار پر حملہ کرو گے
اسی طور سے اسیر ہو جاؤ گے یہ ممکن نہین کہ اب تم یہانسے بچ کر جا سکو امکان سے
باہر ہی اگر یہ کہو کہ رہا کیون کر دیتے ہو تو ہم اپنے شرع اور طریقہ صاحبقران سے
مجبور ہین کہ ہماری شرع مین ہی کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول
کرتے ہین اُسکے کہنے پر عمل کرو گو وہ بظاہر ایسا کہتا ہو باطن اُسکا خراب ہو اُسکے
کہنے پر عمل کرنا ضرور ہی ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین جب تم اسطور سے کہو گے ہم
ضرور رہا کر دینگے امتحان کر لو اگر باور نہ ہو یہ جو خواجہ نے کہا فرناطیس نے عرض
کیا کہ مین آپ سے قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ یہ حرکت جو مین نے کی صرف بطور

امتحان کے صرف اس معرض سے کہ خواجہ سلامت نے جو میرے کہنے پر باور کرکے مجھکو چھوڑ دیا اور کسی قسم کا بندوبست نہ کیا اسکا کیا سبب ہے ذرا امتحان تو کرنا چاہیے کہ اب کیونکر یہ مجکو اسیر کرتے ہین بس جیسا مین آپ کو سنتا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے بڑھکر پایا ورنہ مین تو پہلے ہی دین اسلام قبول کرچکا ہون آپ کی اور بادشاہ اسلام کی اطاعت و غلامی اختیار کرچکا ہون آپ میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہ فرمایئن مجکو رہا فرمایئن معلوم ہوا کہ آپ سے نہ کوئی فریب کرسکتا ہے نہ جال آپ ضرور خاصان خدا سے ہین اور آپ کا دین برحق ہے مین توبہ کرتا ہون عجائب پرستی سے آپ تو ہزار مرتبہ کو فرماتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگر مین لاکھ مرتبہ رہا ہونگا اور آپ کے خلاف کرونگا تو اسی طور سے اسیر ہوجاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا خواجہ نے اُسکی طرف دیکھا نور اسلام پیشانی پر جلوہ گر پایا مثل ستارے کے دیکھا کہ قرناطیس کے آنکھون سے آنسو جاری ہین اور رو رہا ہے خواجہ کو یقین ہوگیا کہ یہ سچ کہتا ہے اُسپر بھی یہ کہکر حکم دیا کہ رہا کردو قرناطیس سے کہا کہ تم اپنے دل مین یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے فریب کھایا اور دھوکا تم نے دیا وجہ یہ ہے کہ مین کہہ چکا ہون کہ میری شرع ظاہر پرست ہے دوسرے صاحبقران کا حکم ہے کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین خواہ وہ دل مین کنہ رکھکر مسلمان ہوا اُسکے باطن کی طرف نہ خیال کیا جائے ظاہر دیکھا جائے اُسکے قتل و اسیری سے ہاتھ اُٹھالیا جائے بس چونکہ تم پھر اُسی امر کا اقرار کرتے ہو مین تم کو رہا کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ابھی رہا کردو برق نے فوراً رہا کردیا اب کی مرتبہ جو قرناطیس رہا ہوا دوڑکر خواجہ کے قدم پر گرا خواجہ نے اُسکو سینہ سے لگایا بہت تسلی دی کہ اُسنے رو رو کر عرض کیا کہ اب میرا ہاتھ ہے اور آپ لوگون کا دامن ہے مجکو عذاب آخرت سے بچایئے مین توبہ کرتا ہون کہ اب اپنے امکان بھر کوئی فعل بد نہ کرونگا جب سے آپ نے قیامت برپا ہونے کا حال بیان فرمایا ہے میرا عجب حال ہے جب خیال آتا ہے بند بند کانپ جاتا ہے میرا حال قابل رحم ہے اور ترس میرے حال پر ترس کھایئے مین گناہگار ہون کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ میرے سب گناہ

عفو ہو جاوینگے خواجہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو اور پریشان نہ ہو وہ بڑا کریم ہی اور رحیم اور
پلک لواتے ہی ایک پل مین سب گناہ صغیرہ و کبیرہ عفو کر دیتا ہی اسکی درگاہ مین توبہ کرو کہ جو
فعل بد اور شنیع کرتا تھا اور مجھ سے سرزد ہوتے تھے اب نہ کرونگا مین توبہ کرتا ہون میرے
گناہ عفو فرما بس قرناطیس نے اسیطور سے دعا کی اُسکے بعد قدم بادشاہ پر گرا بادشاہ
نے گلے سے لگا یا دست شفقت پشت پر پھیرا اُسنے بادشاہ سے بھی اُسی طور سے
رو رو کر عجز و انکسار کیا بادشاہ نے بھی تشفی فرمائی پھر تو وہ ہر ایک سردار سے ملا اور
ہر ایک سے یہی سوال تھا کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ خداوند کریم آپ لوگون کی
دعا کی برکت سے میرے گناہ عفو فرمایئے اور بخش دے اور عذاب آخرت سے نجات
دے نار دوزخ سے بری فرمایئے کیونکہ میرے جسم کو اُس آتش کی تاب نہ ہوگی میرے
روح اُسکی حالت کو سُنکے قفس جسم سے نکلنے کو تھی میری آنکھون کے سامنے وہ سب
سمان بندھا ہوا ہی دل بیقرار ہو رہا ہی دل مضطر کو تاب نہین ہی سب نے کہا کہ
اسقدر بیقرار نہ ہو خدا اپنا رحم کرے گا اور بخش دے گا کوئی مقام اندیشہ نہین ہی
کیونکہ تم نے دین اسلام قبول کیا ہی کفار سے جہاد کروگے راوی بیان کرتا ہی کہ
قرناطیس اُسیوقت سے از سر صدق مطیع اسلام ہوا خواجہ نے اُسکو قواعد اسلام
تعلیم فرمائے اُسنے سوائے سحر کے سب افعال شنیع سے توبہ کی سب لوگون کے
سامنے بادشاہ اسلام نے قرناطیس کو صف ساحران مین اُسکے مرتبہ کے موافق
کُرسی مرحمت فرمائی وہ یہ الطاف و کرم دیکھ کر بہت خوش ہوا سب خوش ہوئے
دربار آراستہ ہوا ہر ایک خواجہ کی تعریف کر رہا ہی خواجہ کُرسی پر بیٹھے ہوئے
ہین کہ قرناطیس نے ہاتھ جوڑ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اخلاق
کے پاس جاؤن اور اُسکو سمجھا کر لاؤن تاکہ وہ بھی اس ظلمت کفر سے نجات پائے
دائرۂ اسلام مین آئے آپ کی بدولت اگر وہ مانے گا تو اُسکو مع اُسکے لشکر کے اسیر
کرکے حاضر خدمت کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی مگر میرے نزدیک تو یہ
امر مناسب ہی کہ اُسکو طبل جنگ بجوانے دو کوئی نہ کوئی سردار اُسکو زیر کرنے لگا

یہ امر خلاف شجاعت ہے کہ نخیر ساحر پر سحر کرکے اسکو اسیر کرین ہمارے طریقہ اور آئین کے
خلاف ہے قرناطیس نے عرض کیا کہ اُسنے جو حضور سے خلاف مردمی و مردانگی کیا کہ جب
خود عہدہ برانہ ہوسکا تو مجھ سے کمک طلب کی اور ساحر کو نخیر ساحر سے قید کروایا آپ یہ
فرماتے ہین کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہے جو جسکا جی چاہا وہ کیا ہم کو یہ امر زیبا نہین
ہے ہم سب بدنام ہوجاینگے قرناطیس نے عرض کیا کہ مین آپکے حکم کے خلاف
نہین کرسکتا ہون مگر میری یہ خواہش تھی کہ ایک مرتبہ مین پند و نصیحت کرلیتا اگر وہ
مان لیتا تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ قصد ہے تو بسم اللہ شوق سے
جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ غصہ نہ کرنا جو وہ کہے اُسکو سُنکے چلے آنا اُسنے عرض کیا کہ
بہت خوب حکم عالی کے خلاف نہ کرونگا خواجہ نے یہ سُنکے قرناطیس سے کہا کہ تم جاؤ
شوق سے ہم منع نہین کرتے ہین مگر یہ نہ کہنا کہ ہم دھوکا دے کر چلے آئے اگر تمھارے
دل مین بدی ہو یہ خیال رکھنا کہ جب یہ امر مجکو معلوم ہوگا کہ تم دھوکا دے کر اور فریب
کرکے اپنی جان بچاکر چلے گئے ہو صرف فقرہ دیا تو یاد رکھنا کہ مین اُسی مقام پر آکر ابکی
مرتبہ تم کو قتل کرڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا آیندہ تم کو اختیار ہے قرناطیس نے عرض کیا
کہ اگر آپکو یہ شک ہے تو کسی کو میرے ہمراہ کردیجیے یا خود تشریف لے چلیے یا مجھسے
قسم لے لیجیے اگر فرمایئے تو مین نہ جاؤن بس جو اب زبان سے کہدیا وہی ہوگا جو مرد
ہین وہ زبان کے کہے کے خلاف نہین کرسکتے ہین نامردونکا یہ کام ہے کہ زبان سے
کہا کچھ کیا کچھ قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبار اب سر بھی کٹ جائے تو
مین اپنے قول سے نہ پھرون بادشاہ نے فرمایا کہ تم جاؤ کوئی تم کو مانع نہین ہے خواجہ
نے بھی کہا کہ بسم اللہ کرو ہم کو تمھارا اعتبار ہے بس قرناطیس سلام کرکے کرسی پر سے
اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا تخت سحر تیار کرکے طرف لشکر اخلاق کے روانہ ہوا جب
قرناطیس چلا گیا اُسوقت ملکہ غزالہ و آہو چشم و دیگر ساحرون نے بادشاہ و خواجہ
سے عرض کیا کہ ہم یہ تو عرض نہین کرسکتی ہین کہ حضور نے غلطی فرمائی یا دھوکا
کھایا مگر یہ ضرور عرض کرینگے کہ قرناطیس اپنی جان بچاکر چلا گیا اب اسکے ہاتھ

سے بچنا محال ہی بڑی آفت برپا کرے گا جاتے ہی لشکر مین قیامت ڈھائے گا بہت
بڑا زبردست ساحر ہی ہم مین سے کوئی اُسکے سحر کا جواب نہ دے سکیگا اب دیکھیے کیا
ہوتا ہی کیونکر اسکے شر سے جان بچتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جو خدا کو منظور ہوگا ہم اُسکے حکم
کے خلاف نہین کرسکتے ہین ہم ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا کیا حال معلوم ہم کو علم
غیب نہین ہی یہ علم سوائے خدا کے دوسرے کو نہین ہی جو اسکی مشیت مین ہوگا
وہ ہوگا اگر ہم سب کی اجل اسکے ہاتھ سے ہی تو ہم بچ کر کہان جاسکتے ہین اُس کی
مصلحت سے کیا چارا ہی بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہی وہ سب کا مالک و مختار ہی
مرگ و حیات اُسی کے قبضہ مین ہی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا ہماری مرضی
یہ ہی اور اس عرض کرنے سے غرض یہ تھی کہ خواجہ نے بڑی محنت و مشقت سے اسیر کیا
تھا اور یون اسیر ہوکر رہا ہو جائے اور چلا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکی قضا نہ
تھی وہ کیونکر نہ رہا ہوتا نہ اُسکے مقدر مین قید رہنا تھا یہ سب کارخانہ قدرت خدا
کے ہین یہ سُنکے وہ سب خاموش ہو رہے مگر ہر ایک کو اس امر کا خیال ہی کہ دیکھیے
کیا ہوتا ہی اب اس امر کا کیا انجام ہوتا ہی بہت بڑا ساحر ہاتھ آکر رہا ہو گیا وہ ضرور
اسکا عیوض لے گا بڑا سخت قلب ہی ایک ایک کو چن چن کے قتل کرے گا
ادھر بادشاہ و خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہانسے قرناطیس
جو گیا ہی تو اُسنے اخلاق سے کیا تقریر کی اور اسکا کیا قصد ہی آیا وہ شریک ہمارا ہی
یا اُسنے ہم کو فقرہ دے کر اپنی جان بچائی ہرکارے یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوئے
خواجہ نے جہان پناہ سے عرض کیا کہ مین خود جاتا ہون اگر وہ موافق ہی تو خیر ورنہ
حالت نفاق مین جب مین اُسکو پاؤنگا فوراً عیاری کرونگا اور جہان تک ہوگا
اسیر کرکے لاؤنگا مین چھوڑونگا نہین کہ وہ آفت برپا کرے اور ہم سب کو پریشان
کرے مین یہ چاہتا ہون کہ یہان سے جلدی فراغت ہو تو مین صاحبقران کی خدمت
مین روانہ ہون کیونکہ وہ انتظار کررہے ہونگے یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے
اور بیرون بارگاہ آکر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اور

بادشاہ و کل اہل دربار کو خواجہ و ہرکارون و قرناطیس کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی کہ دیکھیے
کیا خبر آتی ہی اب اُدھر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ اخلاق نے ہرکارون کو روانہ کیا تھا کہ جاکر
خبر تو لاؤ کہ وہ کس طور سے پیش آئے ملک قرناطیس سے ہرکارے پہلے لشکر نقابدار
مین آئے تھے اور صورت تبدیل کیے ہوئے یہان موجود تھے اُنکے سامنے لشکر اسلام
سے چوبدار آکر نقابدار و سردارونکو بلائے گیا تھا لشکر اسلام مین جبکہ خواجہ نے طلب کیا
تھا جسکے بعد خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور وہ سب لشکر جو کہ سحر کا تھا وہ سب برباد
ہوگیا تھا ہرکارے بھی صورت تبدیل کیے ہوئے ہمراہ نقابدار کے بارگاہ سلیمانی مین
آئے تھے اُنکے سامنے یہ سب واقعہ گذرا وہ بخوبی اُسکو دیکھا کیے سب حال اُنھون نے دیکھا تھا
اور سارا واقعہ اُنکے روبرو گذرا تھا وہ موجود تھے کہ خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکے بعد
قرناطیس کو مطیع اسلام کیا کل حال اُنکے روبرو گذرا جب قرناطیس بادشاہ اسلام
سے اجازت لے کر برائے پند و نصیحت اخلاق چلا تو یہ ہرکارے لشکر سے نکل کر فوراً
اپنے لشکر کی طرف چلے اور داخل بارگاہ اخلاق ہوکر مجرا کیا اخلاق انکا انتظار کر رہا تھا
اخلاق نے پوچھا کہ کیا خبر لائے قرناطیس پر کیا گذری آیا وہ اسیر ہین یا قتل کیے گئے
اُنھون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین بڑا غضب ہوگیا قرناطیس مطیع اسلام ہوگئے
اخلاق کے اور کل اہل دربار کے حواس جاتے رہے یہ سنکے اخلاق نے ہرکارون
سے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکاری
لشکر نقابدار مین گئے داخل بارگاہ ہوئے نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا ہم صورت
بدلے ہوئے کھڑے تھے کہ لشکر اسلام سے چوبدار ایک رقعہ لے کر بادشاہ اسلام و شاہ
یک رنگ کا بنام نقابدار آیا نقابدار کو مع سردارون کے طلب کیا تھا نقابدار فوراً
حسب طلب بادشاہ اسلام واپنے سردار کے گیا ہم بھی ہمراہ گئے بصورت مبدل
کے جب وہ سب پہونچ گئے اُسوقت خواجہ یعنی بادشاہ یک رنگ نے یہ
تقریر بادشاہ اسلام سے کی ہی ہرکارون نے کل تقریر خواجہ کی بیان کی جو کہ خواجہ
نے بادشاہ اسلام سے کی تھی خلاصہ یہ کہ ہرکارون نے سب حال بیان کیا خواجہ

کا اپنے کو ظاہر کرنا اور سب عیاریان جو جو خواجہ نے طلسم و شہر عنطا فیہ مین کین تھین
سب بیان کین اور کہا کہ وہ بادشاہ عمرو عیار تھے و نقابدار جہانگیر بن حمزہ تھے اور
باقی وہ سردار تھے جو کہ ساحر ہین اور طلسم کشا کے شریک ہوئے ہین یہ سنکے سب نے کہا
کوئی پسر حمزہ علمشاہ ہے وہ شہر عنطافیہ مین اسیر تھا رموز جادو برادر عنطاق
نے اُسکو سحر کرکے اسیر کر لیا تھا اُسکی رہائی کے لیے گئے تھے وہان خواجہ عمرو بھی موجود
تھے ان سردارون نے جا کر اور خواجہ نے عیاری کرکے علمشاہ کو رہا کیا عنطاق کجکلاہ
نے مع کل لشکر و اہل شہر کے دین اسلام قبول کیا علمشاہ نے عنطاق کو ہمراہ لیکر
طرف کوہ البرز کے کوچ کیا خواجہ مع ان سب کے ادھر کو روانہ ہوئے راہ مین اس
مقابلہ کی خبر پائی یہ تدبیر کی سب سردارون کو حکم دیا کہ تم صورت اپنی سحر سے تبدیل
کرو اُنھون نے ایسا ہی کیا اور جہانگیر کو نقابدار بنایا خود بادشاہ بنے ساحرون سے
لشکر سحر درست کرایا اور یہان آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ جب قرناطیس کو اسیر کر لیا
اب اپنے کو ظاہر کیا اور سب حال بیان کیا سب یہ سُنکے بہت خوش ہوئے اُسکے بعد
قرناطیس کو ستون سے باندھ کر ہوشیار کیا اُسکے روبرو بہت کچھ اپنے دین و
مذہب کی تعریف کی اور سب مذہبون کی مذمت کی اور ساحرون کو برا کہا کچھ
قیامت کا حال بیان کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا
خواجہ نے اُنکو رہا کیا رہا ہوتا تھا کہ وہ خواجہ پر برہم ہو کر چلا جب قریب خواجہ
پہونچا خواجہ نے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ کیا کہتے ہو ہاتھ کا اُٹھانا تھا کہ قرناطیس دھم
سے گرا فرش پر خواجہ نے برق فرنگی کو حکم دیا کہ باندھ لو برق نے باندھ لیا ہوشیار
کیا خواجہ نے قرناطیس سے کہا کہ اگر تم ہزار مرتبہ میرے ساتھ فریب کروگے
مین اسیطور سے تم کو اسیر کر لونگا قرناطیس نے جواب دیا کہ مین امتحان کرتا تھا
جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا مین تو قبل ہی سے دین اسلام قبول کر چکا ہون مجھکو رہا
کر دیجیے خواجہ نے رہا کیا وہ ہر ایک کے قدم پر گرے اور ہر ایک سے عجز و انکسار
کیا اپنی خطا معاف کرائی بادشاہ نے بہت مہربانی فرمائی کرسی بیٹھنے کو مرحمت کی

خواجہ سے سب بہت خوش ہوئے خواجہ کو انعام ملا خلاصہ یہ کہ قرناطیس جادو مسلمان ہو کر اب آپ کے سمجھانے کو آتے ہین ہرکارون نے کل ابتدا سے آخر تک بیان کیا اخلاق نے وا اہل دربار نے جو یہ حالت سنی حواس جاتے رہے ہرکارون سے کہا کہ سچ کہ قرناطیس مسلمان ہوگئے یا صرف اپنی رہائی کے خیال سے اور جان بچانے کے سبب سے فریب دیا اور دھوکا دے کر اپنی جان بچائی جب رہا ہوگئے تو دھوکا دیکر ادھر کو آتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی ادھر کو نہ آتے وہ اپنے دین و مذہب کے پختہ ہین جیسے انکو دھوکا دیا گیا ویسے ہی اُنھون نے بھی دھوکا دیا ہرکارون نے جواب دیا کہ یہ امر نہین ہے وہ دراصل مسلمان ہوگئے ہین ہمارے سامنے اُنھون نے خداوند پر لعنت کی اور ہزارون گالیان دین اور وہ کلمات مہمل زبان پر جاری ہیے کہ ہم کیا عرض کرین وہ بہت غصہ مین آتے ہین خبردار ہو جایئے اخلاق نے کہا کہ یہ صرف اُن لوگون کے دکھانے کے لیے تھا اور اپنی طرف سے اطمینان دلانے کے لیے ہرکارون نے عرض کیا کہ ہم نے آگاہ کر دیا آیندہ آپ کو اختیار ہے مگر اخلاق کے دل کا عجب حال ہے نہایت درجہ بیقرار ہے کہتا ہے کہ بڑا غضب ہوا اب سوائے دین اسلام کے قبول کرنے کے دوسری تدبیر نہین ہے اگر نہ قبول کرونگا تو میری جان جائے گی اور یہ ملک بھی اسلام آباد ہوگا جسکو کمک کے لیے طلب کیا تھا وہ بھی اُنکا شریک ہوگیا یہی تو غضب ہوا اُدھر ہر ایک سردار اپنے دل مین کہہ رہا ہے کہ اگر قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا ہے اور شریک خدا پرستان ہوا ہے تو ہم بھی اُسکا ساتھ دینگے اور شریک اہل اسلام ہونگے جان تو بچے گی اخلاق کی شراکت مین جان جائے گی اور بادشاہ کا یہ خیال بالکل غلط ہے اخلاق اپنی طرف فکر کر رہے تھے سردار اپنی طرف فکر کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور تخت خیمے بارگاہ مین ہوا پر سے اُترا سب نے قرناطیس کو اُس تخت پر بیٹھے ہوئے پایا مگر چہرہ سے نور اسلام ظاہر تھا مگر رخ سے عتاب ہویدا تھا کہ جب اخلاق نے قرناطیس کو اس حال سے دیکھا مع سردارون کے استقبال کیا اور لاکر اپنے برابر بٹھایا جب بیٹھ چکا اُسوقت اخلاق نے رہا ہونے کی کیفیت دریافت کی

قرناطیس نے کل حال بیان کیا اور ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہوگیا ہون اور تم کو بھی سمجھانے کو آیا ہون کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اطاعت بادشاہ اسلام کی کرو میرے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ تم مثل سگ وخوک کے قتل کیے جاوگے آیندہ تم کو اختیار رہی یہ کہکر جو کچھ خواجہ نے وحدانیت خدا مین بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور قیامت کا حال جو کہ خواجہ کی زبان سے سُنا تھا وہ سب بیان کیا جب اخلاق کو اس امر کا یقین ہوگیا تو اُنسے کہا کہ واقعی آپ خدا پرست ہوگئے ہین قرناطیس نے کہا کہ ضرور اس مین شک بھی ہر راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے موجود ہین اور ہر کارے بھی صورت تبدیل کیے سب سُن رہے ہین جب قرناطیس نے کہا کہ کیا اس مین بھی شک ہی تو اخلاق نے کہا کہ ہان مین نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید جیسے اُنھون نے آپ کو دھوکا دے کر اسیر کر لیا اسی طور سے آپ نے بھی اُنکو فریب دیا اور اپنے کو قید سے بچا کر اور قتل ہونے سے فریب دے کر اور یہ فقرہ کرکے کہ مین مسلمان ہوگیا ہون اپنے لشکر کو چلے آئے یہ سُننا تھا کہ رنگ رو قرناطیس کا تغیر ہوگیا اور نہایت ہی غصہ آیا اخلاق کیطرف بنگاہ قہر دیکھ کر کہا کہ او اخلاق یہ تو نے کیا کہا قول مردان جان دارد وسخن مردان اعتبار جو کہ نامرد ہوتا ہی وہ اپنے قول سے پھر جاتا ہی یا جسکے باپ مین فرق ہوتا ہی اُسکی بات مین بھی فرق ہوتا ہی جسکے زبان ایک اُسکا باپ ایک جسکے زبان دو اُسکے باپ ہزارون بس میرا ایک باپ ہی میرے زبان بھی اور بات بھی ایک ہی جو مین نے کہا ہی اُسکے بالکل خلاف نہ کرونگا چاہے میرا سر کٹ جائے چاہے جان جائے کبھی اُسکے خلاف نہ کرونگا مین تم کو بھی نصیحت کرتا ہون کہ اس باطل پرستی کو ترک کرو اور دین اسلام کو قبول کرو اور تم کو اگر منظور نہ ہو تو طبل جنگ بجواو مین تم سے مقابلہ کرونگا یہ اب ممکن نہین ہی کہ مین اس امر سے باز آؤن آیندہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر بہت مذمت مذہب عجائب پرستی کی اور تعریف خدا و ذکر کریم کی بیان کی اخلاق نے جو یہ سُنا تو بہت پریشان ہوا اور خیال کیا دل مین کہ تمھارا خیال

بیجا تھا جو کیا تھا کہ یہ فریب دے کر آتا ہی یہ تو ہمہ تن اُنکا شریک ہو گیا ہی اب کیا کرنا چاہیے دل سے جو صلاح لی اُسنے یہ راے دی کہ ضرور دین اسلام حق ہی اور سب دین باطل ہین اور جو وہ لوگ کہتے ہین وہ درست ہی تجکو بھی لازم ہی کہ اسی دین کو قبول کرا ور اپنی آخرت درست کر یہ جو دل نے صلاح دی اُدھر آب تقریر قرناطیس نے اسکے قلب سیاہ پر سے زنگ کفر کو دھوکر پاک کیا اسکے بھی دل مین نور اسلام کے شمع نے اپنی روشنی کو پھیلایا اسنے جب دل نے یہ صلاح دی تو قرناطیس نے کہا کہ مین بھی آپ کے فرمانے سے باہر نہین ہون لہذا مجکو بادشاہ اسلام کے پاس لے چلیے تاکہ مین کلمہ پڑھکر دین اسلام قبول کرون جب ایسے شخص نے اُنکی شراکت کی اور اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا تو پھر مجکو کیا عذر ہی کیونکہ مین تو پہلے ہی جی ہار چکا تھا اور یہ جانتا تھا کہ کوئی مددگار ایسا ہو کہ جو کمک کرے اگر آپ اسقدر امداد نہ کرتے تو مین قبل ہی اُنکی اطاعت کرتا اور دین اسلام قبول کرتا صرف آپ کے بھروسہ پر اسقدر مین اُنسے لڑا اب کون ہی جسکے بھروسہ پر لڑونگا اگر مین لڑا بھی تو سواے ذلت کے اور کیا ہوگا اس سے یہی بہتر ہی کہ آپ کے کہنے کے موافق کرون اور آپ کو اپنا دشمن نہ بناؤن قرناطیس نے جواب دیا کہ مین تم پر جبر نہین کرتا ہون جو تم کو منظور ہو وہ کرو چونکہ مجکو تم سے ایک قسم کی الفت تھی اُسکے خیال سے اسقدر ذکر کیا ہی اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی نہ آتا جو کچھ ہوتا سمجھ لیا جاتا اخلاق نے کہا کہ مین پہلے ہی سے اس امر کا قصد کیے ہوئے تھا بس قرناطیس نے کہا کہ پھر عرصہ کس امر کا ہی چلو سعادت دارین حاصل کرو بادشاہ کی قدمبوسی سے مشرف ہو زیارت کرو تمھارا بڑا مرتبہ کیا جائے گا یہ سُنکے اخلاق نے اہل دربار کیطرف دیکھ کر کہا کہ جن جن کو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلین کیونکہ مین دین اسلام قبول کرنے کو جاتا ہون اور جنکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے سرحد و لشکر سے نکل جائین کیونکہ اُنکا میرے پاس کچھ کام نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کب آپ کے دامن کو چھوڑینگے واہ کیا خوب ہم آپ کو ترک کرکے اس سعادت سے محروم رہین ہمیشہ تو کفر پرستی مین بسر کی اب جو راہ نیک ملی تو پھر اُس سے انحراف

اگرچہ یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا اخلاق و قرناطیس نے اُن سب کی تعریف کی بس قرناطیس اخلاق و کل سرداروں کو اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلا یہان خواجہ عمرو عیار کارون نے پہونچکر کل حال بادشاہ سے بیان کیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور اُن سردارونسے کہا کہ آپ نے سُنا کہ جو تقریر قرناطیس نے وہان کی واقعی وہ قول کا سچّا اور صدق دل سے مسلمان ہوا ہے جن سردارون نے اعتراض اور شک کیا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ واقعی آپ بہت بڑے قیافہ شناس اور قدردان ہین خواجہ نے کہا کہ اب وہ اخلاق وغیرہ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنے ہمراہ آتا ہے چند سردار استقبال کو جائین اگر بادشاہ کا حکم ہو بادشاہ نے فرمایا ضرور جائین چنانچہ چند سردار برائے استقبال بادشاہ کے روانہ فرمائے اُدھر قرناطیس مع اخلاق و سردارون کے داخل لشکر اسلام ہوا ان سردارون نے جاکر اُسکو راہ مین لیا اور ملاقات کی اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے آنے کی خبر سُنکے برائے استقبال روانہ کیا ہے قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ تم نے دیکھا ان لوگون کے خلق وقدردانی کو کہ ادنیٰ ادنیٰ کا کیا مرتبہ تصور کرتے ہین ایسے کی اطاعت و فرمانبرداری سے دل خوش ہوتا ہے قرناطیس نے اخلاق و اُسکے سردارون کو ان سردارون سے ملوایا اور باہم بغلگیر کرایا ہر ایک خوش ہوا وہ سرداران سب کو لے کر بارگاہ مین آئے قرناطیس نے اخلاق و اُسکے سردارون کو بادشاہ کے قدم پر گرایا اُنسے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ نے اُسکا سر سینہ سے لگایا بہت شفقت و مہربانی فرمائی پھر تو ہر ایک سردار سے وہ ملا سب نے اُسپر مہربانی فرمائی اخلاق مع اپنے سردارون کے کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا اُسکو مع اُسکے سردارون کے طرف دست چپ کے جگہ مرحمت ہوئی اُسکے بعد بادشاہ سے اجازت لے کر اپنے لشکر مین آیا اور قرناطیس اپنے کوہ کیطرف گیا قرناطیس نے وہان جاکر سب اپنے ملازمون و عزیزون کو مطیع اسلام کیا اور اپنے کوہ کو اسلام آباد کیا اُن سب کو لے کر حاضر خدمت بادشاہ ہوا سب نے شرف ملازمت حاصل کیا ادھر اخلاق نے کل اپنے اہل لشکر کو اور اہل قلعہ و اہل کوہ کو مسلمان کیا اور سب کو زیارت بادشاہ سے سرفراز کیا بڑی دھوم سے بادشاہ اسلام

واہل وریاد سرداروں کی دعوت کی جب قرناطیس بھی اپنے مقام سے آچکا اسکے بعد بادشاہ اسلام نے جشن خوشی کے برپا ہونے کا حکم دیا بعد جشن و دعوت اخلاق کے بہت بڑا یہاں بھی جشن ہوا سات دن تک دن عیدرات شب برات رہی آٹھوین دن جلسہ برخاست ہوا خواجہ بھی خوب خوب گائے جب یہان سب کامون سے فراغت ہو چکی اور سب طور سے تسلط ہو گیا اُسوقت خواجہ نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اور خدمت آقا مین جاتا ہون کیونکہ وہ میرا انتظار فرمارہے ہونگے آپ لشکر سے خبردار رہیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے جائیے میری طرف سے خدمت صاحبقران مین بہت بہت آداب عرض کر دیجیے گا اور بہت جلد اُنکی خبر خیریت سے آگاہ فرمائیے گا کیونکہ اُنمین میرا دل لگا ہوا ہی خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا پھر تو ہر ایک سردار نے و فرزندو پوتون نے خدمت صاحبقران مین تسلیم بذریعہ خواجہ کے عرض کرائی خواجہ وہان سے سب سے رخصت ہو کر طرف کوہ بے ستون و کوہ رنگارنگ و قصر بہشت تمثیل کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور بادشاہ اسلام کو مع کل سردارون و کل لشکر زیر کوہ بلور انتظار مین صاحبقران کے رکھا جاتا ہی اور اخلاق وغیرہ سب مطیع ہو چکے ہین انشاء اللہ تعالےٰ اب انکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا اب مین عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران کے منعطف کرتا ہون اور واقعات صاحبقران کو تحریر کرتا ہون شعر از مین قصہ یکدم فراموش کن + زجائے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان صاحبقران زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران عالی شان کے ملاحظہ ہون و دیگر حالات متعلق داستان ہذا قلم بند کرتا ہون

راویان سخن گستر و حاکمان سخن پرور اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین اور معرض بیان مین لاتے ہین کہ جب خواجہ حلیم شیاطین کو گرفتار کر کے لائے تھے اور صاحبقران نے اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو ارشاد کیا تھا تو اسنے شرط کی تھی کہ اس راستے

پر ایک کوہ ہی اگر آپ مجکو یہ دریافت کر دیجیے کہ اُس کوہ پر جو گنبد ہی اور اُسمین روشنی ہوتی ہی اور آواز
آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین ہین اور وہان کے سب باشندے اُسی کو سجدہ کرتے ہین
اگر آپ یہ راز میرے اوپر ظاہر فرما دیجیے کہ وہ کون ہی تو مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون ورنہ
مجکو معاف فرمایئے صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا اور خواجہ کو روانہ کیا تھا
اور خود حکیم کے یہان مہمان رہے تھے خواجہ کے انتظار مین یہ سب حال اجزاے منشی
احمد حسین صاحب قمر مرحوم مین تحریر ہین اور اُنھون نے حال صاحبقران کو اسی
مقام پر ترک کیا ہی اب یہ حقیر تحریر کرتا ہی کہ صاحبقران پاس حکیم اسقلینوس کے
مہمان ہین اور حکیم شیاطین قید صاحبقران مین ہی صاحبقران خواجہ کا انتظار
فرما رہے ہین انکو تو اسی مقام پر رہیے روز عیش و عشرت مین بسر ہوتی ہی اکثر حکیم
سے فرماتے ہین کہ خواجہ ابھی تک نہین آئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری جو اُنکو عرصہ
ہوا کیونکہ ہم لوگون کے تو ہزارون دشمن ہین دوست کم ہین کیا کسی بلا مین مبتلا ہو گئے
حکیم عرض کرتا ہی کہ اُنکو حال نہ معلوم ہو گا اور اُنپر یہ راز نہ کھلا ہو گا اُسی کی تدبیر مین
ہونگے اسی سبب سے نہین تشریف لائے آپ اطمینان رکھین انشاء اللہ تشریف
لاتے ہونگے اور بامراد آئینگے صاحبقران نے فرمایا خدا ایسا ہی کرے مجکو بڑی بڑی
فکرین لاحق ہین اول تو اس طلسم کے فتح کرنے کی فکر ہی کہ کوہ بے ستون کو فتح کرون
لوح طلسم حاصل کرکے طلسم کو فتح کرون اپنے فرزند کو رہا کرون کہ جسکی رہائی کے لیے
مین نے خواجہ کو روانہ کیا تھا وہ راہ مین اسیر ہو گئے جو مین نے اُنکو رہا کیا اسکے
بعد اپنے دوسرے فرزند کی تلاش کرون جو کہ بدون کہے سُنے کسی طرف چلا گیا ہی
تیسرے لشکر کی خبر لون کہ کچھ لشکر تو میرا زیر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق فروکش
ہی اور باقی لشکر مع بادشاہ کے طلسم نوخیز جمشیدی پر ہی نہ معلوم اس لشکر پر میرے
آنے کے بعد کیا گذری اور اُس لشکر پر مجکو یہ فکرین لاحق ہین طلسم کے کامون
سے فراغت پاؤن تو ان سب سے ملون حکیم نے عرض کیا کہ آپ اطمینان
رکھین انشاء اللہ یہ سب کام آپ کے حسب دلخواہ ہونگے کوئی مقام تردد نہین ہی

صاحبقران خاموش ہو رہے صاحبقران تو عیش و عشرت مین مصروف ہین مگر زیادہ تر خواجہ کی فکر ہے ہر روز صبح کو اُٹھکر پہلے خواجہ کو یاد فرماتے ہین اُسکے بعد اور کامون مین مصروف ہوتے ہین دن بھر اندر قصر کے جلسہ آراستہ رہتا ہے حکیم اپنی آنکھین بجاے فرش بچھاتا ہے بہت خاطر و مدارات کرتا ہے سہ پہر کو بیرون قصر صحبت برپا ہوتی ہے باغ وغیرہ کی سیر ہوتی ہے دو پہر رات تک باغ مین جلسہ برپا رہتا ہے بعد دو پہر رات کے خاصہ نوش فرماکر صاحبقران آرام فرماتے ہین کبھی دن کو بالاے قصر جو کہ سحر اکیطرف برامدہ ہے اُسپر آکر جلوہ فرما ہوتے ہین صحرا کی سیر کرتے ہین بیرون باغ و قصر ملازمان حکیم جو کہ قریب بارہ ہزار کے ہین فروکش ہین اور حفاظت کرتے ہین صاحبقران کو خواجہ کی یاد کسی وقت نہین فراموش ہوتی ہے ہر وقت یاد خواجہ ہے حکیم ہمہ تن صاحبقران کی خاطرداری مین مصروف ہے اور باعث سعادت خدمت صاحبقران کو جانتا ہے صاحبقران کو تو اس حال مین مبتلا رکھا جاتا ہے اب کچھ حال ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شندکال کا تحریر ہوتا ہے منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا تھا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے خواجہ کو اسیر کرکے اپنی خواص سنبل کے ہاتھ خدمت نامون مین روانہ کیا تھا جسکو قتل کرکے صاحبقران نے خواجہ کو رہا کیا تھا یہ وہ تحریر کر چکے ہین اب مین لعلان کا حال تحریر کرتا ہون جب وہ خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کر چکے اور صحبت آراستہ ہوئی یکایک لعلان کو خواجہ کے گانے کا خیال آیا کیونکہ اسکو علم موسیقی سے بہت ذوق ہے اور مرتبہ عشق کا ہے اب جو اس نے صحبت کو آراستہ پایا اور خواجہ کی آواز کو جو خیال آیا تو اسکو صدمہ سا ہوا اسکا میلان طبع بھی کسیقدر خواجہ کی طرف ہوا یہ سبب گانے کے کیونکہ آپ کی صورت زیبا تو اس قابل نہین کہ کوئی عاشق ہو جو عاشق ہوتا ہے انکے گانے کی آواز پر چنانچہ ملکہ جادو و ملکہ برق جادو و ملکہ سرو سیمتن یہ ایسی شاہزادیان حسین و خوبصورت ہین کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین مگر خواجہ کے عاشق و شیدا ہین بہ سبب آواز و علم موسیقی کے اسی طریقہ سے اسکو بھی رغبت ہوئی فوراً دل مین خیال پیدا ہوا کہ اے لعلان تو نے بہت برا کیا جو عمرو کو اسیر کرکے نامون کے پاس

بھیجدیا تونے غصہ مین کچھ نہ خیال کیا اسوقت وہ ہوتا تو گاتا تیرا دل بہلتا اُسکا گانا تو عجب رنگ کا ہی اس قسم کا گانا تو کبھی مین نے سنا ہی نہین باوجودیکہ بڑے بڑے گانے والے طلسم مین رہتے ہین مگر یہ آواز اور یہ گلا کسی نے نہین پایا تو اپنے پاس قید رکھتی جب تیرا جی چاہتا اُسکو بُلا کر گانا سُنتی اگر وہ ہان جاتا تو اُسکو عجائب پرست کرکے اپنی خدمت مین رکھتی بڑا لطف ہوتا تو نے بڑی نادانی کی اب کیا ہوتا ہی افسوس ہی کہ ایسا شخص ہاتھ آکر تیرے نادانی اور غصہ کے سبب سے نکل گیا وہ ادھر ماموں جان کے پاس پہونچا ادھر ماموں جان نے اُسکو قتل کیا کیونکہ کئی مرتبہ وہ انکو دوک دے چکا ہی وہ اُسکی تلاش مین ہین کیا تدبیر کرون کہ وہ مجھ تک آجائے ایسے ایسے خیال دل مین کیا کی صحبت برپا ہی گانا ہو رہا ہی اب اسکو کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جانور بول رہے ہین اور وہ جانور ہین جوکہ بدگلو ہین کسی کی آواز اچھی نہین معلوم ہوتی ہی وہ اپنی جان دے دے کر گا رہے ہین یہ متوجہ بھی نہین ہوتی ہی یہ بھی نہین خیال کرتی ہی کہ یہ ہو کیا رہا ہی وہ یہان تو دوسری طرف خیال ہی اور دوسری لو لگی ہوئی ہی اب وہ بوکم ہو تو کچھ پسند آئے اُسکا کم ہونا محال ہی اسکی وزیرزادی جو ہی اُسنے جو ملکہ کی طرف دیکھا کچھ چہرہ پر تغیر پایا اور کچھ ملکہ کو اُداس دیکھا اسکے حواس جاتے رہے اسنے خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہی کہ خوش خوش بیٹھی ہوئین تھین عمرو عیار کو اسیر کیا اُسکو سنبل کے ہاتھ تند کال کی خدمت مین روانہ کیا جو جلسہ اور صحبت بہ سبب عمرو کے اسیر ہونے سے درہم و برہم ہو گیا تھا اُسکے درست ہونے کا حکم دیا خوش ہو کر پہلے مجھسے فرمایا کہ مین نے بڑا کام کیا کہ ماموں جان کے دشمن کو اسیر کیا اور اُس شخص کو اسیر کر لیا کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی ماموں جان اسکو دیکھ کر بہت خوش ہونگے اور مجھسے زیادہ تر الفت کرینگے یا یہ کیا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے خود بخود متغیر ہو گئین اسکا کیا سبب ہی ذرا دریافت کرنا چاہیے یہ وہ ہین کہ انکو گانے سے سیری ہی نہین ہوتی ہی یا اسوقت گانا ہو رہا ہی بالکل توجہ بھی نہین ہی کیا کسی پر فریفتہ ہو گئین ہین اسکا خیال آگیا ہی کیا وجہ ہی یہ دل سے باتین کرکے اسکی وزیرزادی نے

حکم دیا کہ اب جلسہ برخاست کرو رات بہت آئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا تو وزیرزادی سے فرمایا کہ
کیون جلسہ برخاست کراتی ہو مجکو تو سنبل کا انتظار ہی کہ وہ آلے تو مین سونے کو جاؤن
تاکہ معلوم ہو جائے کہ میرے کام کا صلہ مامون جان نے مجکو کیا دیا مین نے تو تم سے قبل ہی
کہدیا تھا کیا سنبل آگئی ہی جو برخاست جلسہ کا حکم دیتی ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری
جاؤن رات بہت آئی ہی آپ کی طبیعت پریشان ہوئی ہی آنکھون سے کچھ نیند پائی جاتی
ہی میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ آرام فرمایئے ابھی سنبل تو نہین آئی ہی بیکار آپ
اُسکے لیے پریشان ہوتی ہین وہ عمرو کو لیے گزرات طلسم سے گئی ہی یہ آپ کو معلوم ہی کہ جب
سے خدا پرست یہان آئے ہین طلسم کی راہ بند ہی بدون اطلاع بادشاہ طلسم کے کوئی طلسم
مین نہین جاسکتا ہی جب خوب جانچ ہولیتی ہی تب اجازت ملتی ہی اس سبب سے
یہ بندوبست ہی کہ کوئی عیار نہ چلا آئے چنانچہ جب یہ بندوبست نہ تھا تو اکثر عیارون نے
جاکر عیاری کی ہی بڑے بڑے ساحرون کو قتل و اسیر کیا ہی اُسوقت سے جب کئی مرتبہ
یہ ماجرا ہوا یہ بندوبست کیا گیا ہی پس وہ گئی ہی جب خوب جانچ ہولے گی بادشاہ حکم
دینگے اُسوقت داخل طلسم ہوگی ابھی تو اسوقت وہ حد طلسم پر پہونچی ہوگی رات ہوگئی
ہی اسوقت تو کسی نے بادشاہ کو خبر بھی نہ کی ہوگی بیرون طلسم پڑی ہوگی اُسکا اسوقت
آنا غیر ممکن ہی اسوقت تو انتظار بیکار ہی ہان کل شام تک ضرور آئے گی آپ بیکار
اپنی نیند کو خراب کرتی ہین لعلان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ تم نے ٹھیک کہا مین خود
پریشان تھی کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئی مجکو اس امر کا بالکل خیال نہ تھا
مین خود یہ دل سے کہہ رہی تھی کہ سنبل آلے اُس سے حال معلوم ہولے تو جاکر آرام
کرون جلسہ کے برخاست کا حکم دون اگر مجکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کیون انتظار
کرتی خیر جلسہ برخاست ہو یہ ملکہ نے کہا سب اپنا اپنا سامان لے کر اپنے اپنے
مقام پر آئے اُدھر بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی خاصہ نوش فرمایئے
ملکہ کا گو جی نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے کہ کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہو کہ ملکہ کو صدمہ ہی
اس سبب سے طعام نا منین کھایا مع خواصان خاص کے دسترخوان پر آ کر بیٹھی [illegible]

صدمہ کے کھانا نہین کھایا جاتا ہی ایک تو تصور خواجہ کے گانے کا دوسرے ملکہ کو خواجہ سے بہ سبب آواز و گانے کے الفت ہوگئی ہی مرتبہ عشق کا حاصل ہوگیا ہی دلی محبت ہی یہ ہی خیال ہی کہ تونے مفت مین اُسکی جان لی اور اپنے ہاتھ سے کھویا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ کو بھی کسیقدر اسطرف میلان ہوا ہی اور دل آیا تھا مگر کیا کرتے مجبور تھے بہت صورت پسند آئی تھی اسی سبب سے تو مشغلہ گانے کا کیا تھا کہ میری صورت پر یون تو کوئی نہین فریفتہ ہوتا ہی مگر آواز پر بس تمھارا دل اسپر آیا ہی اسکو اپنی آواز سُناؤ تاکہ اسکو بھی رغبت ہو کیونکہ کسی شاعر کا قول ہی شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از سوے کینہ کینہ وز سوے مہر مہر + ضرور رغبت ہوگی خواجہ کا خیال درست ہوا تھا خواجہ تو اور کامون مین مبتلا ہوگئے تھے اور اس امر سے اُنکو یقین ہوگیا تھا کہ اسکو میری طرف رغبت نہین ہوئی ملکہ نے جو خواجہ کو اسیر کرکے شنگال کے پاس روانہ کیا تھا مگر خواجہ نے دل مین کہا تھا کہ اگر رہا ہوگئے تو ضرور یہان آئینگے اور اسکو اپنے تصرف مین لائینگے چنانچہ خواجہ رہا تو ہوئے مگر اور ضرورتون مین جو مبتلا ہوئے تو ادھر کا خیال چندان نرہا نہ ایسا تعلق پیدا ہوا تھا کہ جو بیقرار کرتا صرف تھوڑے عرصہ کی الفت ہوئی تھی ایک نگاہ کے گناہگار تھے اس سبب سے اور بھی خیال نہ ہوا تھا خواجہ تو اپنے کامون مین مصروف ہوئے جیساکہ تحریر کرچکا ہون ہان ملکہ کو دلی تعلق پیدا ہوا ہی اُنکی آواز پر اور گانے کے سبب سے بس ملکہ نے بہ جبر اُگل اُگل کر نوالے کھائے اس خیال سے کہ کوئی رنج و صدمہ کا خیال نہ کرے جسطور سے ہوسکا کھایا پانی کے گھونٹون سے نوالے اُتارے تھوڑے ہی عرصہ مین یہ حال ہوگیا ہی کہ چہرہ زرد ہوگیا ہی آثار حضرت عشق ظاہر ہین خواجہ کے گانے کا سمان بندھا ہوا ہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے ہین بے ساختہ مُنھ سے آہ نکل جاتی ہی قہرا و جبرا کھانا کھایا وزیرزادی کو بہت بڑا خیال ہی ملکہ کھانا کھاکے مُنھ ہاتھ دھوکے اس قصد سے اُٹھی تھی کہ جاکر مسہری پر لیٹون کہ یکایک دھماکا ہوا اس زور سے دھماکا ہوا کہ ملکہ اُچھل پڑی سب خواصین و مصاحبین بیچ در گئین اور بھوچکا ہوکر دیکھنے لگین کہ

کیا واقعہ ہوا ملکہ نے حیران ہو کر وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ دھماکا کیسا ہوا باغ مین کیا کوئی چور وغیرہ کود آیا ہی بڑا غضب ہی کہ دن دہاڑے اول شام چور آنے لگے کیا پہرہ چوکی در باغ پر نہین ہی خواصون نے عرض کیا کہ سب دربان و پاسبان بیٹھے ہوئے ہین نہ معلوم یہ حرامزادہ کدھر سے آیا ملکہ نے کہا کہ اچھا ذرا روشنی لے کر دیکھو تو سہی مگر یہ نہ کرنا کہ سب کی سب چلی جاؤ مجکو اکیلا چھوڑ دو گی تو میرا مارے خوف کے دم نکل جائے گا تم سب موجود ہو تو میرا کلیجہ سینہ مین ہاتھون اچھل رہا ہی پیٹ مین سانس نہین سماتی ہی جو تم مین سے کوئی نہ ہو گا تو نہ معلوم میرا کیا حال ہو گا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ہم مین سے کوئی نہ جائے گا صرف صنوبر و سوسن روشنی لے کر جائے گی اور دیکھ کر آ کر عرض کر دے گی ملکہ یہ چور کے کودنے کا دھماکا نہین ہی کیا وہ ایسا دیوانہ و سڑی ہی کہ سب تو جاگ رہے ہین وہ کود پڑے گا کوئی شے گری ہی یا تو کوئی شاخ درخت خشک ہو گئی تھی وہ گری ہی یا اور کوئی جانور گرا ہی ملکہ نے کہا کہ پھر جا کر دیکھو صنوبر و سوسن کنول ہاتھو مین لے کر بارہ دری کے باہر آئین جیسے چبوترے پر پہونچین قصد کیا کہ نیچے اترین کہ ایک برق چمکی یہ جھجک کر دیکھنے لگین دیکھا کہ ایک لاش چبوترے پڑی ہی یہ لاش کو دیکھ کر حیران ہوئین کہ یہ لاش کسکی ہی اب جو قریب آ کر دیکھا روشنی سے تو سنبل کی لاش پائی کہ سینہ پر تیر پڑا ہوا ہی پشت کو توڑ کر پار گذر گیا ہی یہ واقعہ دیکھ کر ان سب کے حواس جاتے رہے کہ اسکو کس نے قتل کیا کون ایسا زبردست تھا سوسن تو اسی مقام پر لاش کے پاس کھڑی رہی صنوبر خوب دیکھ بھال کر خدمت ملکہ مین آئی مگر بدحواس رنگ زرد متغیر چہرہ پر اداسی اس حالت مین آ کر پہونچی ملکہ نے پوچھا کہ کیون صنوبر کیا واقعہ ہی جو تو بدحواس ہی کیا کوئی چور تھا میری سوسن کہان ہی صنوبر نے عرض کیا کہ کیا بیان کرون جو واقعہ دیکھا ہی کہ دل پریشان ہو گیا ہی ملکہ عالم یہ کہکر رونے لگی اس قدر روئی کہ ہچکی بندھ گئی ملکہ نے گھبرا کر فرمایا کہ کچھ صاف طور سے بیان کر روتی کیون ہی سنبل کیسی کیا دیوانی ہو گئی ہی سنبل تو خواجہ عمرو کی تیہے کر طرف طلسم کے گئی ہی وہ یہان کہان کیا کوئی جن یا پری کا سایہ تجھ پر ہو گیا ہی ابھی تو اچھی خاصی گئی تھی

وہان سے دیوانی ہوکر آئی ہی میری سوسن کو کہان گنوان آئی ذرا حواس درست کرکے بات
کر جب اسطور سے ملکہ نے کہا تب صنوبر نے گریہ ضبط کرکے عرض کیا کہ ملکہ وہ جو دھماکا
ہوا تھا آپ نے مجکو اور سوسن کو دیکھنے کو بھیجا تھا مین اور وہ جو روشنی لیکر باہر گئی
جب چبوترے پر پہونچی تو ایک برق چمکی اب جو ہم نے غور کرکے دیکھا تو کوئی شی چبوترے
پر سبز پڑی ہوئی پائی جیسے کوئی لیٹا ہوتا ہی ہم دونون روشنی لیکر اُسکے قریب پہونچی اب
جو دیکھا تو ایک لاش پڑی ہوئی دیکھی کہ جسکے سینہ کے تیر پار تھا اب جو بغور دیکھا تو وہ
لاش تو سنبل کی تھی یہ دیکھ کر ہمارے حواس جاتے رہے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا
مین نے سوسن کو اُس مقام پر چھوڑا اور خود آپ کو آگاہ کرنے آئی ہون تشریف
لے چلیے اور ملاحظہ فرمایئے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا یہ کلام حیرت انجام سُنکے ملکہ کے
حواس جاتے رہے فوراً ملکہ مع خواصون اور وزیر زادی کے ہمراہ صنوبر کے اس مقام پر
آئی جہان لاش سنبل کی پڑی ہوئی تھی آکر جو دیکھا تو سنبل کو کشتہ و پریشان پایا
سب خواصین ہاے سنبل واے سنبل کہکر اپنے بال پریشان کرنے لگین اور بکھرانے
لگین ملکہ حیران و پریشان کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی سنبل کی لاش پر نگاہ تھی
ہر ایک اپنا حال پریشان کرتی تھی جب سب رو چکین اور حال پریشان کر چکین
اُسوقت ملکہ نے فرمایا کہ صاحبو ذرا دم لو حواس درست ہونے دو تمھارے ہاے
واے کرنے سے سنبل جی نہ اُٹھے گی مجکو دریافت تو کرنے دو کہ یہ کیونکر قتل ہوئی اور
اسکو کس نے قتل کیا اور خواجہ کو کیا کیا آیا اس پر راہ مین کوئی بلا نازل ہوئی یا خواجہ
اسکو فقرہ دے کر اور قتل کرکے چلے گئے یا طلسم مین پہونچکر کوئی واقعہ پیش آیا جب
ملکہ نے اسطور سے کہا تو سب خاموش ہوئین مگر سنبل کی بہن نرگس کا عجب حال
تھا کہ وہ پچھاڑین کھا رہی تھی اور رو رہی تھی اُسکو بھی سب نے سمجھا بجھا کر خاموش
کیا اُسوقت ملکہ نے اپنی جھولی طلب کی کچھ ماش کے دانے پڑھکر کچھ سرسون کے
دانے اِدھر اُدھر پھینکے بچہ خوک کو جھٹکا کیا اُسکا خون لے کر اور کچھ خاک وہان کی اُٹھا کر
اُسمین ملائی اور وہ خاک اُس لاش پر ڈالی اپنی ران مین حیران ہوکر نشتر دیا اور

خون جو نکلا اُسکو لے کر لاش پر چھینٹا دیا فوراً حلوا تیار کیا اب اُسکو اپنے پاس رکھکر بیٹھی اور اسم سحر پڑھنے لگی اور اُس لاش پر دم کرنے لگی جب تعداد تمام ہوئی پڑھنے کی کہ یکایک برق چمکی اور آواز مہیب آئی کہ تمام بارہ دری ہل گئی سب کے دل دہل گئے ہر ایک کو پسینہ آگیا مگر ملکہ لعلان حور پیکر اُسی طور سے اسم سحر پڑھے گئی جب تمام ہوا وہ لاش خود بخود اُٹھ بیٹھی ملکہ نے جلدی سے وہ طباق حلوا اُسکے سامنے رکھدیا وہ حلوا اُسنے کھایا ملکہ نے اپنی ران سے بہت جلد خون لے کر اُسکے مُنھ مین ڈالا جب وہ حلوا کھا چکی اور خون پی چکی اُسوقت گویا ہوئی کہ کیون ہم کو تکلیف دی ہی اگر کچھ دریافت کرنا ہی تو بہت جلد دریافت کر کہ ہم کو مہلت زیادہ قیام کرنے کی نہین ہی ملکہ نے اشارہ سے خواصون سے کہا کہ بہت جلد اور حلوا تیار کرو اُنھون نے جلدی جلدی حلوا تیار کیا ادھر ملکہ نے کہا کہ مین نے آپ کو اس غرض سے زحمت دی کہ آپ یہ بتایئے کہ میری خواص سنبل کو کس نے قتل کیا اور کس خطا پر اسکے پاس عمرو عیار تھا وہ کیا ہوا اُس لاش نے ایک قہقہہ لگایا اور ہنس کر کہا کہ جو اسکا قاتل تھا اُسنے قتل کیا کیا تم دریافت کر کے کروگی اُسکو قتل کوئی نہین کر سکتا ہی وہ قاتل ساحران عالم ہی تم نے بھی تو غضب کیا کہ عمرو عیار کو اسیر کر کے باعلان اسکے ہاتھ روانہ کیا لوگ تو لگے ہوئے ہین اُنھون نے دیکھ لیا قتل کیا اور عمرو کو رہا کر لیا ہی لعلان یہ خیال کر لو کہ عمرو کو اور جسقدر خدا پرست ہین اُنکو قتل نہین کر سکتا ہی عمرو کی موت ساحرون کے ہاتھ سے نہین ہی یہ خیال کر لو کہ یہ طلسم فتح ہوگا کوہ بے ستون تباہ ہوگا بے ستون جادو مارا جائیگا بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا شنکال قتل ہوگا طلسم مین اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہان بھی دین اسلام رواج پائیگا طلسم کشا آگیا ہی قریب کوہ بے ستون فروکش ہی اُسکا لشکر زیر کوہ بلور اُترا ہوا ہی سنبل کو طلسم کشا نے قتل کیا ہی اور اپنے عیار کو رہا کیا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُسکے عیار اُسکے سامنے اسیر ہو کر جاتے اور وہ دیکھا کرے ملکہ نے کہا کہ یہ فرمایئے کہ طلسم کشا کہان تھا جو سنبل کو قتل کیا آواز آئی کہ ہم کو خبر نہین ہی کہ طلسم کشا کہان ہی آگاہ ہو کہ طلسم کشا اپنے لشکر سے برائے فتح کوہ بے ستون چلا تھا وہ آکر کوہ زنگار رنگ پر پہونچ

بے ستون جادو کو خبر ہوئی کہ طلسم کشا فلان مقام تک براے تلاش لوح پہونچ گیا ہو خبردار ہو جاؤ اُسنے اپنے سرداروں سے کہا کہ کوئی ایسا ہو کہ جا کر طلسم کشا کو روکے کسی نے جواب نہ دیا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک عرضی حکیم استقلینوکس کی آئی ہو بے ستون نے وہ عرضی لیکر پڑھی اُسمین یہ تحریر تھا کہ ماہیان طلسم نے میرے متعلق یہ خدمت کی تھی کہ جب طلسم کشا اودھر کو آئے مین روکون اور اُسکو نہ آنے دون لہذا مجکو کیا حکم ہوتا ہو مین روکون یہ جو عرضی حکیم کی بے ستون نے دیکھی فوراً یہ دستخط کیے کہ شوق سے جاؤ اور روکو یہ حکم پاتا تھا کہ حکیم مع اپنے ملازمون کے طلسم کشا کے پاس پہونچا اور طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیا تخت پر سوار کیا طائر اسرار جو حکیم کے پاس مدت سے قفس مین بند رہتا تھا اُسکو کھولدیا اُسنے بآواز بلند پکار کر کہا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا جو اُسکی خدمت کرے گا اور اطاعت اُسکا بجا لاے گا امر تبہ ہوگا اور ہر بات سے اور ہر بلا سے محفوظ ہوگا اور بادشاہ سابق رہا ہوگا اور شندکال مارا جائے گا چنانچہ وہ حکیم قبل سے مع اپنے ملازمون کے مسلمان تھا سب سے اُسنے کہا کہ تم نے سُنا کہ طائر اسرار نے کیا بیان کیا وہ طائر تو بیان کرکے ایک طرف کو طلسم کشا کو دعائین دیتا ہوا چلا گیا حکیم نے اپنے مکان یعنے قصر بہشت تمثیل مین لے جا کر طلسم کشا کو مقیم کیا اور دعوت کی اور کہا کہ آپ اطمینان رکھیں مین فکر قتل بے ستون آپ کو بتادونگا اور آپ کے ہمراہ رہونگا مین آپ کا شریک ہونگا اسی سبب سے تو مین آپ کو اپنے مکان پر لایا ہون چنانچہ طلسم کشا حکیم کا مہمان ہو وہ صحن باغ مین بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا کہ سنبل عمرو کو پیچھے مین دبائے ہوئے اودھر سے گذری طلسم کشا نے اپنے عیار کو جو قید دیکھا تیر چلہ کمان مین جوڑ کر مارا سنبل کے سینہ پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا وہ تو تمام ہوئی خواجہ رہا ہو کر طلسم کشا کی خدمت مین پہونچے اُسکی لاش یہان آئی اب خواجہ و طلسم کشا دونون حکیم کے مہمان ہین اور فکر قتل بے ستون کر رہے ہین حکیم باغی ہو گیا ہو وہ قبل ہی سے باغی ہو گیا ہو کیونکہ خدا پرست تھا مین کہتا ہون اور خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ یہ طلسم ضرور ضرور فتح ہوگا اور شندکال وغیرہ

جو کہ نمک حرام ہو گئے ہین سب مارے جائینگے جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ ہمیشہ راحت و آرام سے رہے گا اور سنگ قضا سے مفر پائے گا اگر نہ شریک ہوگا تو طعمہ تیغ اجل طلسم کشا ہوگا تمام عالم کی ذلتین اُسکو نصیب ہونگی اور تیری جان نہ بچے گی بس جسکو اپنی بہتری اور زندگی منظور ہو وہ مثل حکیم کے شراکت طلسم کشا کرے طلسم کشا کوہ بے ستون کو بے ستون جادو کو قتل کر کے فتح کرے گا بادشاہ سابق کو رہا کرے گا وہ بند سوسن کو برباد کر کے لوح حاصل کرے گا اُسکے ذریعے سے طلسم کو فتح کریگا اب اس طلسم کا بچنا محال ہے سب اہل طلسم کو لازم ہے کہ طلسم کشا کی شراکت کرین ورنہ خراب ہونگے لو اب مین جاتا ہون تم کو سب حال معلوم ہو گیا ملکہ لعلان خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی جب یہ سب واقعہ سُن چکی تو اتنا کہا کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شنگال مارا جائے گا ہان یہ تو بتایئے کہ جو کوئی طلسم کشا کا شریک ہو بلکہ اُسکے کسی عزیز یا ملازم کا شریک ہو اُسکا کیا انجام ہوگا آواز آئی کہ جسکا شریک ہوگا اُسکو راحت ملے گی خواہ طلسم کشا کے عزیز کا شریک ہو خواہ کسی ملازم کا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا لعلان نے قصد کیا تھا کہ کچھ اور دریافت کرے کہ آواز آئی اب ہم کو غصہ ہوتا ہے لاؤ ہماری خوراک ہم تمھارا کام کر چلے یہ سُننا تھا کہ ملکہ نے طباق حلوے کا رکھدیا اُسنے سب کھا لیا ادھر طباق خالی ہوا اُدھر سنبل دھم سے گری اور ایک شعلہ بھڑکا کہ لاش سنبل کی مثل ہیزم خشک کے جل گئی اور ایک طائر اُس راکھ سے پیدا ہوا اور وہ بلند ہو کر گویا ہوا کہ اے لعلان آگاہ ہو کہ یہ طلسم فتح ہوگا جو طلسم کشا کی اطاعت کرے گا یا اُسکے کسی عزیز و ملازم کی اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا طلسم کشا نے سنبل کو قتل کیا اپنے عیار کو رہا کیا طلسم کشا بے ستون و سوسن جادو و دیگر ساحرون کو مع شنگال کے قتل کر کے طلسم کو فتح کرے گا جو اُسکا شریک ہوگا وہ امان پائے گا باقی سب مارے جائینگے کیونکہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہے طلسم مین بہت غدر مچا ہوا ہے جو آثار و علامات بانیان طلسم طلسم کے عمر تمام ہونے کی مقرر کر گئے تھے سب وہی پیدا ہین اور جو طریقہ طلسم کشا کی آمد کے تحریر کر گئے تھے اُسی طریقون اور راہون سے طلسم کشا آیا ہے اب طلسم کا بچنا محال ہے یہ کہکر وہ طائر پرواز کر گیا

راوی بیان کرتا ہی کہ وہ بیر تھا سنبل جادوگر کا کہ جسکو ملکہ لعلان نے بھوگ دے کر بلایا تھا اُسنے سب حال آکر بیان کیا بوقت جانے کے لاش کو جلا کر چلا گیا اب اور کسی کے قبضہ مین ہوگا جو اُسکو تسخیر کرے گا راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ سب واقعات ملکہ لعلان و اُسکی خواصون و وزیرزادی نے سُنے سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک نے سنبل کے لیے بہت گریہ کیا اور حال پریشان کیا ملکہ لعلان کو بہت بڑا خیال پیدا ہوا وہان سے اُٹھ کر اپنے کمرے مین آئی وزیرزادی کو طلب کیا اور کہا کہ تم نے سنا جو کچھ کہ سنبل کے بیر نے کہا اب مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون اگر مامون کی شراکت کرتی ہون تو خراب ہونا سامنا ہی میرے بھی دل کو یقین ہی کہ طلسم فتح ہوگا اُس کتاب کو مین نے دیکھا تھا کہ جس مین بانیان طلسم کے حالات لکھے گئے ہین یہی سب علامتین اُنھون نے بربادی طلسم کی تحریر کی تھین جو کہ آج کل درپیش ہین مین پہلے سے فکرمند تھی اور اسی سبب سے خواجہ کو اسیر کر کے روانہ کیا تھا گو مجکو یقین تھا کہ خواجہ رہا ہوجائینگے انکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی مگر مین نے بہ سبب اس امر کے کہ اگر نہ بھیجونگی اور مامون اس حال سے آگاہ ہونگے کہ لعلان نے میرے دشمن کو اسیر کیا اپنے پاس قید رکھا میرے پاس نہ روانہ کیا تو ناراض ہوجائینگے مین نے روانہ کردیا تم نے دیکھا کہ وہ راہ مین رہا ہوگیا اب مین کیا کرون اگر طلسم کشا کے شریک ہوتی ہون اول تو دین و مذہب مین خلل آتا ہی دوسرے مامون سے بگڑتی ہی تیسرے سب مجھپر طعنہ کرینگے اور مجکو بدنام کرینگے کہ کسی پر عاشق ہوکر اسنے طلسم کشا کا ساتھ دیا اور مامون کی دشمن ہوگئی مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون وزیرزادی نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے جب آپ کے مامون آپ کو طلب کرین یہ کہلا بھیجیے کہ مین بہت علیل ہون حاضر خدمت نہین ہوسکتی ہون انشاءاللہ بعد صحت کے حاضر ہونگی معاف فرمائی جاؤن اور اسی مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ ملاحظہ فرمایئے کہ ہوتا کیا ہی اگر طلسم فتح ہوجائے اور بادشاہ طلسم قتل ہوجائے تو طلسم کشا کی شراکت فرمایئے اور اطاعت کیجیے اور اگر طلسم کشا اسیر ہوکر قتل ہو اور

طلسم فتح نہ ہو تو پھر کیا ہے آپ اپنے ناموں کی شریک رہیے یہی خواہش دلی ہے ملکہ نے یہ جواب دیا کہ یہ تو محال ہے کہ اب طلسم بچے خیر مین تمھارے کہنے پر اسوقت عمل کرونگی کہ جب ایک مرتبہ خود طلسم کشا سے نہ مقابلہ کرلون اگر مین نے طلسم کشا کو مار لیا تو خیر ورنہ بعد اسکے اپنے مقام پر آکر خاموش ہوکر بیٹھ رہون گی نہ ناموں کی شریک ہونگی نہ اہل اسلام کی اس امر سے بھی بچونگی کہ نہ یہ کوئی کہے گا کہ لعلان نے ناموں سے عداوت کی اور شریک طلسم کشا ہوئی اور جان بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے بچے گی یہان بیٹھی ہوئی جنگ و پیکار کا تماشہ دیکھا کرونگی وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے جبکہ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ نہ طلسم کشا قتل ہوگا نہ اسکا عیار پھر اُس سے مقابلہ کرنا بیکار ہے صرف اپنے کو زحمت مین ڈالنا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ اُسکو بھی تو معلوم ہو کہ ہم نے کسی کے ملازم کو قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کیا تھا اُسنے خبر پاکر اُسکے خون کا دعوی کیا دوسرے خواجہ کو اسیر کرکے لاؤن اور اپنے پاس قید رکھون تیسرے اُس حکیم کو سزا دون جو کہ بربادی طلسم کا بانی ہوا ہے جسنے بے ستون کو دھوکا دے کر طلسم کشا کو اپنا مہمان کیا ہے اور بربادی طلسم کی فکر کر رہا ہے اور صلاح دے رہا ہے تاکہ اور کوئی دھوکا نہ کھائے اُسکا حال سب ظاہر ہوجائے وہ اور کسی کو مثل بے ستون کے دھوکا نہ دے جس طور سے بے ستون نے اپنا شریک اور حافظ طلسم خیال کرکے اُسکے کہنے پر عمل کیا اسی طور سے کوئی اور نہ اُسکے کہنے پر عمل کرے اور اسکی سزا دون کہ وہ جو بلا خوف و اندیشہ بیٹھے ہوئے باہم فکر کر رہے ہین اُنکو بھی معلوم ہوجائے کہ ہمارے حال سے یہ لوگ آگاہ ہوگئے ہین اب اُسسے ہوشیار رہنا ضرور ہے گو اس مین یہ امر ضرور ہوگا کہ ابھی اُنکو معلوم ہے کہ ہمارے حال سے کوئی خبردار نہین ہوا ہے وہ شاید دھوکا کھا جائین اُس حالت مین ہوشیار ہوجائینگے ہوشیار ہوجائین میرے دل کا حوصلہ تو نکل جائے گا کہ مین نے اپنے سنبل کے قاتل سے عیوض لے لیا اگر مین نے عمرو کو اسیر کرلیا طلسم کشا کے دل پر تو صدمہ پہنچے گا عیار کے اسیر ہونے کا وزیرزادی نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہے ہم کچھ زیادہ عرض نہین کرسکتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ وہ لوگ جو اس بے غل و غش سے بیٹھے ہوئے راحت سے بسر کرتے ہین

ہین اس امر سے اُنکے عیش و عشرت مین فرق آ ئے گا اور ہم جل رہے ہین ہم کو بھی چین ہوگا
کہ دشمن ہمارے تکلیف مین ہین اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب راوی کا بیان ہو کہ لعلان
کو صرف یہ امر منظور تھا کہ مین کسیطور سے خواجہ کو اسیر کرلاؤن اور اُنکو اپنے پاس رکھون گانا
سنا کرون اُنکی صحبت سے اپنا دل خوش کرون کیونکہ وہ خواجہ کے گانے پر عاشق تھی جب
ملکہ یہ کہہ چکی اُسوقت وزیرزادی نے ملکہ کی بلائین لے کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ واری
ایک بات ہم آپ سے دریافت کرین اُسکو سچ سچ ارشاد فرمایئے گا مین آپکی دوست
ہون دشمن نہین ہون مجھسے نہ پوشیدہ فرمایئے گا اگر آپ دوست جانتی ہون یہ کہکر
قدم پر گر پڑی ملکہ نے کہا کہ کھیلا کیا تو کچھ دیوانی ہوگئی ہو کہ بیکار کو ہاتھ بھی جوڑتی ہو قدم پر
بھی گرتی ہو اور کچھ بیان نہین کرتی ہو کہ کیا بات ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری قربان
جاؤن آپ پر سے صدقے ہو کر مر جاؤن یہ بیان فرمایئے کہ بعد روانہ کرنے خواجہ کے جب
آپ نے جلسہ کو آراستہ فرمایا ناچ گانا ہونے لگا مین نے دیکھا کہ یکایک آپ کا
چہرہ متغیر ہوگیا اور آپ کو ہر ایک چیز سے نفرت ہوگئی گانے کی کیسی عاشق ہین اب
آپ کا اُسکی طرف سے بھی دل پھر گیا اور ہر مرتبہ یہی کلمہ زبان سے نکلا کہ واہ کیا کہنا
کیا خوب جسکے سبب سے مین نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا کہ مین سمنے جو
آپ کو مکدر پایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کو اسوقت کچھ صدمہ ہو جلسہ برخاست
ہو جائے تو بہتر ہو جسپر آپ نے فرمایا کہ کیا سنبل آگئی ہین تو اُسکا انتظار کر رہی ہون
مین نے عرض کیا تھا کہ سنبل کل شام کو آئے گی پھر آپ نے جلسہ برخاست کر کے
کھانا صرف نوش فرمایا مگر خاصہ بھی اچھی طرح سے نہین نوش کیا بلکہ مین نے دیکھا کہ کچھ بھی
نہین کھایا پانی کے ذریعہ سے چند نوالے ہم سب کے دکھانے کے لیے کھا لیے
مین نے خیال کیا تھا کہ جب آپ مسہری پر تشریف لے جائینگی تو مین یہ سب
باتین دریافت کرونگی کہ اُس اثنا مین سنبل کا واقعہ پیش آیا جب سے یہ امر آپ کو
معلوم ہوا کہ عمرو عیار رہا ہو گیا وہ آپ کے چہرہ کی حالت برطرف ہوگئی یہ کیا سبب
تھا اور کیا باعث تھا کہ آپ کو خود بخود صدمہ پہونچا کس امر کا خیال بیٹھے بیٹھے آیا کہ یہ

تمہارے سبب ہوئی پھر سے تو تم اس جاتے رہے بیان فرمایئے ملکہ لعلان نے جواب دیا کہ اے دل آرا تم بخوبی جانتی ہو کہ مین سنبل سے بہت الفت رکھتی تھی اور اُسکو از حد عزیز رکھتی تھی جب مین نے خواجہ کو اُسکے سپرد کرکے ماموں کی خدمت مین روانہ کیا بعد روانہ کرنے کے مجھکو خیال آیا کہ دیکھون سنبل کا خانہ خیالات کیسا ہے یہ پہونچے گی بھی وہان تک اب جو غور کرکے دیکھتی ہون تو مجھکو نظر آیا کہ راہ مین قتل ہوگی عمرو رہا ہو جائے گا بس مجھکو صدمہ ہوا اور طبیعت مکدر ہوگئی اور اپنی حماقت پر نادم ہوئی کہ تو نے پہلے کیون نہ دریافت کرلیا اسکا صدمہ جو ہوا تو پھر نہ کھانے کی طرف رغبت ہوئی نہ ناچ کیطرف پریشان بہت تھی کہ تمنے وہ واقعہ بیان کیا مجھکو بھی کچھ یقین آیا جلسہ برخاست کرایا کھانے کا قصد کیا مارے صدمہ کے کھانا نہ کھایا گیا مگر قہراً و جبراً نوالے اُتارے اس خیال سے کہ رات کا بھوکا رہنا اچھا نہین ہوتا ہے کیونکہ سُنا جاتا ہے کہ ایک آفت ہے وہ جو بھوکی رہتی ہے تو کوسنے دیتی ہے اور رات کو وہ جو کچھ کھایا جاتا ہے کھاتی ہے دوسرے ایک وقت رات کے کھانے سے چالیس دن کی قوت کم ہوتی ہے چاہے دن کو بھوکا رہے مگر رات کو نہ رہے سبب اسکا یہ ہے کہ دن کو تو پانی وغیرہ کھانا پینا ہوتا ہے نہین کھانا کھایا تو اور ہی کوئی شئے کھالی اور شب کو تو سونا ہوتا ہے اُسمین گو روح کو راحت ملتی ہے مگر قوت زیادہ صرف ہوتی ہے اگر بھوکا ہوتا ہے بس اس خیال سے لازم ہے کہ اگر پیٹ بھر کر کھانے تو تھوڑا سا ضرور کھالے تاکہ ان سب باتون سے محفوظ رہے اسی خیال سے کھا لیا کھانا کھا کر چلی تھی سونے کو کہ وہ دھماکا ہوا اے دل آرا جو میرا خیال تھا اور جو مین نے سحر سے دریافت کیا تھا وہی پیش آیا کہ سنبل کو طلسم تک پہونچنا نہ نصیب ہوا راہ ہی مین قتل ہوئی اور خواجہ رہا ہوگئے یہی صدمہ تھا اور یہی سبب تھا جو مین مکدر ہوئی اور آثار رنج و ملال چہرہ پر ظاہر ہوئے دل آرا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ملکہ عالم یون اگر آپ فرمایئے تو مین مان لون مگر میرا دل گواہی نہین دیتا ہے کہ یہ سبب تھا نہ مجھکو اس امر کا یقین آتا ہے معلوم ہوا کہ آپ مجھکو اپنا دشمن جانتی ہین جب ہی تو اپنا راز مجھ سے نہین بیان کرتی ہین یہ سبب نہین ہے بلکہ دوسرا سبب ہے خیر نہ بیان فرمایئے آپکو اختیار ہے ہان آپ مجھ سے کیون بیان فرمانے لگین اُس سے بیان کرتی ہین جو کہ اپنا رازدار ہو

اُن سے نہین بیان کرتی ہین کہ جو کہ دشمن ہو جبکہ ہم دشمن ٹھہری تو ہمارا زندہ رہنا یا آپ کے
پاس رہنا بیکار ہی ہم ضرور اپنی جان دینگی یا کسی طرف نکل جائینگی ملکہ نے ہنس کر جواب دیا کہ
کیون خبط ہوئی ہو کیون دیوانی ہو تم کو کیا ہوا ہی تم میری رازدار نہ ہوگی تو اور کوئی ہوگا مین تم سے
اپنا حال دل نہ بیان کرونگی تو کس سے بیان کرونگی جو اصل امر تھا وہ مین نے کہدیا یہ تمھارا
خیال خام ہی اور تصور ناتمام مجکو کسکا صدمہ ہوگا میرا کون ہی مان نہین وہ بھی مرگئین باپ کا
صدمہ اُٹھا چکی سوا ے مامون کے کسی کو رکھتی نہین ہون نہ مین کسی سے الفت رکھتی ہون نہ
کوئی مجھسے کہ اُسکا صدمہ ہو اور رنج تمھین لوگون سے مجکو محبت و الفت ہی تمھین لوگ میری
دوست ہو اور دشمن ہو جو ہو تمھین لوگ ہو یہ تم بخوبی جانتی ہو کہ مین نے سنبل کو علم سحر کی
تعلیم دی اُسکو مثل بھائی و بہن کے پرورش کیا اُسکے مرنے سے یہ میری حالت ہی اُسنے کہا
کہ اے ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ مجھ سے صاف صاف نہ بیان فرمایئے گا اُسوقت تک
مجکو قرار نہ آئیگا یہ کہکر بلائین لینے لگی اور سر قدم پر رکھدیا آخر کار ملکہ ناچار ہوئی اور کہا کہ مین
کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون کس احمق سے سامنا ہوا ہی کہ نہ ہاری مانتے نہ جیتی سچ بات
کہو تو یقین نہین آتا ہی کیا کرون اُسنے کہا کہ اگر سچ بات ہوتی اور یقین نہ کرتی تو گنہگار تھی سچ
بات کی یقین نہ کرنے والی گھڑی گور مین جائے جوانا مرگ مرے جو آپکے کہنے کا یقین نہ کرے
اور سچ نہ جانے مگر سچ بات بھی ہو تو یقین آئے ہان اگر سچ آپ فرماتین اور مین یقین نہ کرتی تو
آپکو یہ فرمانا تھا کہ کیا کرون جو کوئی یقین نہ لائے آپ نے تو خوب پوشیدہ کیا اور بات بناکر کہدی
جب اسطور سے اُسنے کہا ملکہ مجبور ہوئی اور کہا کہ اے دل آرا یہ میرا راز ہی کسی پر ظاہر نہ ہونے
پائے اسکا خیال رہے مین تجکو اپنا دوست جان کر کہتی ہون جب تو زیادہ تر بجد ہوتی ہی
اور اصرار کرتی ہی تو کہتی ہون ورنہ کبھی نہ بیان کرتی مین کبھی نہ کہتی جو کوئی اور ہوتا اپنی مانسے
یہ راز نہ کہتی تجکو ایسا ہی دیانت دار اور صاحب اعتبار جانتی ہون جو کہتی ہون دیکھو یہ راز میرا
کسی پر اصلا ظاہر نہ ہو دل آرا نے کہا کہ خداوند عجائب اُسکو غارت کرین جو آپکے راز
کو ظاہر کرے یا کسی سے کہے وہ زندہ درگور ہو اُسکو اُٹھاہی گھڑی کی موت آئے اُس کی
لاش کو مردے شو لے جائین وہ اپنی جوانی سے ناامید ہو اگر مین ایسا کرون تو مجکو صبح دیکھنا

نصیب ہوا اسیوقت مرجاؤں جب اسطور سے دل آرا نے کہا تو ملکہ نے اُسکو گلے سے لگا یا
اور کہا کہ ہائین ہائین یہ کیا کہتی ہو تو سنو ای دل آرا جب سے مین نے عمرو کا گانا سُنا ہی اُسیوقت
سے میرے دل مین اُسکی الفت پیدا ہو گئی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ سامنے بیٹھا ہوا عمرو گائے
جائے اور مین سُنا کرون مجکو اُسکی آواز بہت پسند آئی اور اُسکا گانا اُسوقت تو مین نے غصہ
مین اُسکو طرف طلسم کے روانہ کر دیا مگر پھر جو خیال آیا کہ یہ وہان جاکے قتل ہو جائے گا تو دل پر
صدمہ پہونچا اور اپنی نادانی پر بہت ندامت حاصل ہوئی اسی سبب سے مین اسوقت سے
مکدر ہون نہ گانا سُنا نہ کھانا کھایا اُسوقت سے تصویر عمرو سامنے پھر رہی ہی یہی معلوم
ہوتا ہی کہ عمرو بیٹھا ہوا گا رہا ہی اُسی ولولہ مین مُنھ سے واہ نکل جاتی تھی کیون دل آرا کیا غضب
کا گانا تھا اور کیا قیامت کی آواز تھی مین یقین کرتی ہون کہ اس گانے کا تو کوئی نہ ہوگا نہ
اس گلے کا ضرور یہ کوئی اوتار ہی میرا یہی جی چاہتا ہی کہ اُسکو جہان سے ممکن ہو پیدا کرون اور
اُسپر سے ہزار ہزار مرتبہ قربان ہون اور ہمہ وقت اپنے سامنے بٹھلائے رکھون کسیوقت اپنے
سے جدا نہ کرون کیا کرون دل آگیا ہی مگر اُسکے گانے پر نہ کہ اُسکی صورت پر صورت تو ایسی ہی کہ
کوئی اُس سے پاخانہ مین لوٹا بھی نہ رکھوائے مگر گانا بہت غضب کا ہی اُس گانے نے
میرے دل کو پائمال کر ڈالا اور میرا دل قابو سے نکل گیا اور مین بدون اُسکے بیقرار ہون خیر اس
امر سے تو اطمینان ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سنبل ماری گئی پیزار سے ماری گئی میری یہ پریشانی
تو دفع ہوئی کہ وہ نے جاکر شنکال کے حوالے کرے گی وہ قتل کر ڈالے گا اس امر سے زیادہ
تر پریشان تھی اور زیادہ صدمہ تھا ہر مرتبہ اپنے اوپر لعنت کرتی تھی کہ یہ تو نے کیا کیا مگر
مجبور ہو گئی تھی اُسوقت یہ جی چاہتا تھا کہ چیخین مار مار کر روؤن مگر دل پر جبر کیے ہوئے
تھی اور صبر جب سے یہ معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا اُسوقت سے وہ بیقراری تو کم ہوئی اب
صرف یہ خیال ہی کہ اُسکو کسی طور سے لاؤن اور گانا سنون چنانچہ جب تم نے یہ کہا کہ آپ کو لازم
ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے نہ ماموں کی شریک ہوجیے نہ طلسم کشا کی
جبکہ مین نے یہ سوال کیا کہ ای دل آرا اب مین کیا کرون تو تم نے سب سُنا جو کہ طاؤس نے کہا
اور جو سنبل کے بیرنے اور تم نے یہ کہا تو مین نے کہا تھا کہ مین ایک مرتبہ جاکر طلسم کشا

سے ضرور تماشا کرون گی اور عمرو کو گرفتار کر کے لاؤن گی اگر طلسم کشا کو مین نے اسیر یا قتل کیا تو
عمرو ورنہ اپنے مقام پر خاموش ہو کر بیٹھے رہو نگی تو یہی سبب تھا کہ مین نے یہ خیال اپنے دل
مین کیا ہی کہ یہان سے جا کر طلسم کشا پر سحر کرون اور عمرو پر اگر طلسم کشا کو مع عمرو و حکیم کے
پکڑ لون تو ان دونون یعنی حکیم و طلسم کشا کو قتل کر ڈالون اور عمرو کو اپنے پاس رکھون اور
گانا سنا کرون اور اگر طلسم کشا پر قبضہ نہ ہو تو خواجہ کو حسب دستور سے بن پڑے اسیر کر لاؤن اگر
خواجہ پر بھی قبضہ نہ ہو تو یہان آ کر خاموش ہو کر بیٹھ رہو نگی اور اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ
دیکھا کرون گی اگر ماموں جان طلسم کشا پر غالب آئے اور طلسم فتح ہوا ماموں جان نے
طلسم کشا وغیرہ کو پکڑ لیا تو حسب دستور کے ممکن ہو گا عمرو کو رہا کرا لاؤ نگی اور اپنے پاس قید
رکھو نگی اور گانا سنا کرو نگی اگر طلسم کشا غالب آیا اور طلسم فتح ہو گیا تو طلسم کشا کی شراکت
کرو نگی اور اطاعت اُس حالت مین بھی ہر روز عمرو کا گانا سننے مین آیا کرے گا عیش و
عشرت سے بسر ہو گی یہی سبب تھا کہ مین نے تمھارے کہنے کو اسطور سے قبول
کیا تھا کہ مین عمرو کے گانے پر عاشق ہوئی ہون ورنہ یہ ممکن تھا کہ ماموں پر یہ
آفت نازل ہوتی اور مین یہان خاموش بیٹھی رہنے کا قصد کرتی اگر وہ طلسم کشا کے ہاتھ
سے مارے جاتے تو مین بھی ماری جاتی پہلے اپنی جان دیتی بعد کو اُن پر آنچ آنے دیتی میری
بھی لاش برابر لاش ماموں کے پڑی ہوتی مگر دل سے ناچار ہو گئی کیا کرون یہ بھی خیال ہوا
تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اگر طلسم کشا کی شراکت کرتی ہون تو سب بد نام کرتے ہین اور
اگر ماموں کی شراکت کرتی ہون تو ماری جاتی ہون جو تم سے رائے لی تم نے وہ رائے
دی مین نے پسند کیا لے اب تو تم کو میرے حال دل سے آگاہی ہو گئی دل آرا نے بلائین
لے کر کہا کہ ملکہ بہت بڑی مصیبت مین تم مبتلا ہوئی ہو اس امر کو دل سے دور کرو دیکھو
ہمارے کہنے پر عمل کرو اسمین بڑی بڑی خرابیان اور برائیان ہین آئندہ تم کو اختیار ہے
اس امر مین بد نام ہو جاؤ گی ہم تم کو نصیحت کرتی ہین کہ اس سے اچھے اچھے گانے والے
ممکن ہونگے یہ عمرو کیا چیز ہے اس خیال سے باز آؤ ورنہ سوائے بدنامی اور خرابی کے
کوئی صورت نہین ہے ملکہ نے جواب دیا کہ دل پر کسی کا قابو ہے جو مین اپنا قابو کرون دوسرے

اسمین بدنامی کی کونسی صورت ہے بیان تو کرو جبکہ مین نہ ماموں کی شریک ہونگی نہ طلسم کشا کی اپنے مقام پر بیٹھی رہونگی تو پھر کیون بدنام ہونگی ہان اگر ماموں کی شراکت نہ کرون اور طلسم کشا کی شریک ہوجاؤن تو بدنامی کی صورت ہے دل آرا نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے جو کام کیجیے گا ذرا سمجھ بوجھ کر کیجیے گا ہر پہلو کو بچاکر ملکہ نے جواب دیا کہ مین ایسی نادان نہیں ہون کہ بدون سمجھے بوجھے کوئی فعل کر گذرون رسوائی بدنامی کا خیال نہ کرون بس دل آرا ملکہ کے پاس سے چلی آئی اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگی کیا تدبیر کرون جو ملکہ کے دل سے یہ خیال برطرف ہو جب کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی تو اس امر مین فکر کرنے لگی کہ یہ جو مین نے ملکہ کو راے دی ہے اسمین تو کسی قسم کی قباحت نہیں ہے ہر طرح سے غور کیا اور ہر پہلو کو خیال کیا کوئی نقصان و قباحت نہ پائی نہ کوئی صورت بدنامی کی معلوم ہوئی بس خاموش ہو رہی اور سو رہی ادھر ملکہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر اور اختر شماری مین بسر کی اس خیال سے کہ صبح ہوے تو مین جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور عمرو کو جہانتک ممکن ہو اسیر کرلاؤن خلاصہ یہ کہ صبح ہوئی ملکہ اپنے کمرہ سے باہر آئی سب خواصون اور مصاحبون نے آکر مجرا کیا وزیرزادی بھی آئی ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے منھ ہاتھ دھوکر اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ کیا جب آراستہ کر چلی تو وزیرزادی و مصاحبون نے آکر عرض کیا کہ حضور کا کیا قصد ہے کیا ماموں جان کے پاس تشریف لے جانے کا قصد ہے ملکہ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ طلسم کشا کے مقابلہ کا قصد ہے کہ اوس سے جاکر مقابلہ کرونگی اور سزا دونگی اور حکیم اسقلبنوس کو تب ان سب نے عرض کیا کہ کیا ہم کو ہمراہ نہ لے چلیے گا ملکہ نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت ہے مین ابھی تو آتی ہون اوسکو سزا دے کر تب عرض کیا کہ یہ ممکن نہیں ہے ہم کنیزین بھی ضرور ہمراہ ہونگی وزیرزادی نے کہا کہ یہ لونڈی تو ساتھ نچھوڑے گی چاہیے آپ ناراض ہون چاہیے خوش طلسم کشا کا سامنا ہے وہ مالک باطل السحر ہے نہ معلوم کیسی پڑے کیسی نہ پڑے خدا نخواستہ دشمنو پر کوئی آنچ آئے تو ہم کس کے سہارے جئین گے اور کس کے بھروسے پر زندگی بسر کرین اگر اوسوقت پر وہان موجود ہونگے تو اپنا سینہ سپر کرینگے آپ کو بچائینگے جب اسطور سے کہا تو ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا چلو تم سب ہم کو بہت پریشان کرتی ہو ہم تم سب سے نہایت درجہ

پریشان ہوتے ہین مگر کیا کرون تم کسی طور سے میرا ساتھ ترک بھی نہین کرتی ہو اور مجکو بھی تم سب
سے الفت ہو گئی ہو بس کوئی تدبیر بن ہی نہین پڑتی ہو کہ تم کو ناراض کرون خیر چلو مگر اس
امر کا خیال رہے کہ جب تک مین حکم ندون تم مین سے کوئی نہ تو طلسم کشا پر سحر کرے نہ اسکے
ملازمون پر ورنہ مین ناراض ہو نگی مین اکیلی کافی ہون کیونکہ نہ تو ابھی اُسکے پاس لوح طلسم
ہو کہ جسکے سبب سے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا نہ وہ ساحر ہو مین جاتے ہی گرفتار کر لون گی
سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس ملکہ نے اُنکو بھی حکم دیا ہر ایک اسباب سحر سے
آراستہ ہوئی ملکہ نے طاؤس سحر سے بنایا اُسپر سوار ہوئی پھر تو کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی
اژدر پر سوار ہوئی سحر سے بنا کر جسقدر ساحران تھین سب ملکہ کے ہمراہ ہوئین ملکہ اُن سبکو
لے کر طرف باغ حکیم استقلینوس کے روانہ ہوئی بہ قصد مقابلہ صاحبقران یہان صاحبقران
پاس حکیم کے بیٹھے ہوئے ہین بارہ دری مین پردے بندھے ہوئے ہین حکیم سامنے مؤدب
حاضر ہو فکر قتل بے ستون ہو رہی ہو یہ وہ دن ہو کہ جسدن خواجہ حکیم شیاطین کو اسیر
کر کے لائے ہین اور صاحبقران نے خواجہ کو برائے خبر خداوند کوہ نشین روانہ کیا ہو کہنے
سے شیاطین کے خواجہ جا چکے تھے کہ یکایک برق چمکی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ
یہ برق کیسی چمکی کیا ابر آیا ہو اگر ابر آیا ہو تو باہر نکل کر سیر کرین اور صحرا مین چلکر شکار کھیلین
حکیم نے باہر کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ آسمان تو صاف ہو یہ برق ساحر کی آمد کی ہو معلوم
ہوتا ہو کہ لے ستون آپ کے اور میرے حال سے آگاہ ہو گیا اُسنے کسی ساحر کو روانہ کیا
ہو کہ جا کر طلسم کشا و حکیم کو اسیر کر لاؤ یہ اُسی کی آمد کی برق ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اگر وہ آگاہ
ہو گیا اور کسی ساحر کو روانہ کیا ہو اور وہ ساحر آتا ہو تو آنے دو ہمارا تمھارا کیا بنائے گا اپنے کردار
کی سزا پائے گا یہان آکر مارا جائے گا یہ فرما کر صاحبقران سنبھل کر بیٹھے اور اسم اعظم ورد زبان
کیا حکیم بھی دعائین پڑھنے لگے اور صاحبقران و حکیم اُسی طرف دیکھنے لگے جدھر برق چمکی
تھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ یکایک ہوا پر سے باز و ہنس و اژدر آتش فشان و
طاؤس زمین پر اُترنے لگے اُس پر جادوگرنیان سوار ہین مگر سب حسین و خوبصورت جواہر
ہین از سر تا پا غرق اسباب سحر سے آراستہ جھولیان شانون پر پڑی ہوئین وہ سبکی سب

صحن باغ مین آئین اور صف باندھکر کھڑی ہوئین سب کا رخ بارہ دری کیطرف ہے کہ یکایک ایک طاؤس زمرد نگار ہوا پر سے زمین پر آیا اُسکے برابر ایک مار بھی تھا صاحبقران نے دیکھا کہ اُس طاؤس پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جمال خورشید تمثال از سر تا پا دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے سر پر تاج رکھے ہوئے علامت شاہزادگی پیدا اسباب سحر سے آراستہ جھولی بائین شانہ پر بادلے کی پڑی ہوئی لباس سرخ گلے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ شفق مین آفتاب نکلا ہوا ہے دونون ابرو مثل نیمچہ کے آنکھین براے قتل عشاق بیس پلکین یہ معلوم ہوتین ہین کہ صف تیر فلگغون کی براے مقابلہ آراستہ ہے گلا صراحی وار کمر پتلی سینہ پر جوبن کا اُبھار زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ ثابت ہوتا ہے کہ دو ناگنین ہین کہ لہرا رہی ہین رُخ مثل آفتاب کے روشن قد مثل شمشاد کے خلاصہ یہ کہ از سر تا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی زبان چھوٹا غنچہ دہن گلبدن برابر اُسکے باز پرواز بر وزیرزادی نہایت سادی بندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے بگردہ بھی حسین و مہ جبین آکر اُن سب کے آگے کھڑی ہوئین اور اس طرف دیکھکر کچھ اشارہ کیا اُدھر ملکہ و وزیرزادی و سب خواصون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب مثال خورشید جمال کہ عارض اُسکے مثل گل سرخ کے تو ی مسند پر جلوہ گر ہے کہ تمام بارہ دری اُسکے نور جمال سے روشن ہے اور سامنے حکیم اسقلینوس دست بستہ بیٹھے ہوئے ہین اسی طرف دیکھ رہے ہین ہر ایک صاحبقران کے حسن خداداد کی تعریف کرنے لگی اور کہنے لگی کہ کیا خوبصورت جوان ہے ایسے حسین ہمنے آجتک نہین دیکھے جیسا یہ حسین ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہی طلسم کشا ہے ہم نے کتابون مین لکھا دیکھا تھا کہ حمزہ بہت خوبصورت ہے اور اُس کتاب بھی دیکھا تھا کہ جسمین تصویر طلسم کشا کی بنی ہوئی تھی اور لکھا بھی تھا کہ یہ طلسم کشا بہت حسین ہے اب ہم نے پہچانا کہ یہی طلسم کشا اسکی صورت بالکل اُس تصویر کے مشابہ ہے جو کہ کتاب مین بنی ہوئی ہے جیسا کہ لکھتی تھی اور کتاب مین لکھا دیکھا تھا ویسا ہی طلسم کشا کو پایا بخوبی پہچان لیا واقعی یہ لائق اسکے ہے کہ معشوق بناؤن وہ جو شاہزادیان اسیر عاشق ہو ہوکر نکل آئی ہین اسکی محبت مین انھون نے کوئی بیجا نہین کیا بلکہ بجا کیا لائق الفت و محبت کرنے کے ہے دوسری نے جواب دیا کہ پھر کیا ہم

معشوق بناؤ تمھاری تعریف تو اسی طریقہ کی ہے اُسنے کہا کہ نوج جو کہ تمھاری بی بی کا دشمن
ہو ہم اُس سے محبت کرین واہ کیا خوب اگر یوسف بھی ہو تو ہم اُسکے طرف نہ دیکھین یہ کیا
ہے مگر جیسا ہوتا ہے اُسکی تعریف یا مذمت کی جاتی ہے کوئی یہ نہین ہے کہ جس سے محبت ہو
اُسکی تعریف کی جائے اور کوئی دوسرا حسین بھی ہو تو تعریف نہ کی جائے اگر تعریف کرنے
سے یہی امر ثابت ہوتا ہو کہ عاشق ہوگئی تو اب نہ تعریف کرونگی خواصون مین تو یہ تقریر
ہو رہی ہے ایک دوسرے سے مذاق و دل لگی کر رہی ہے ادھر ملکہ نے صاحبقران کو دیکھکر
وزیرزادی سے کہا کہ تم نے پہچانا کہ یہ کون ہے وزیرزادی نے عرض کیا کہ ایک تو حلیم ہے
دوسرا وہ جو مسند پر جلوہ گر ہے مثل آفتاب کے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی طلسم کشا
ہے ملکہ نے کہا کہ کیا تم نے نہین پہچانا معلوم کیا ہوتا ہے طلسم کشا ہے معلوم ہونے کی تم نے
ایک ہی کہی تم کو مین تصویر دکھا چکی ہون پھر یہ لفظ کہتی ہو دیکھو سر مو فرق نہین ہے کیا
ٹھیک ٹھیک تصویر بنائی ہے مین تو دل مین بانیان طلسم کی تعریف کر رہی ہون کہ
بالکل ٹھیک تصویر بنائی بال بھر کا فرق نہین نکلا اے دل آرا ذرا نظر دوڑا کر دیکھو کہ
عمرو عیار بھی ہے اس صحبت مین مین تو دیکھ رہی ہون مجھکو نہین دکھائی دیتا ہے دل آرا
نے کہا کہ ملکہ وہ تو نہین معلوم ہوتا ہے آپ سحر سے دریافت فرمایئے آپ پر ظاہر
ہو جائے گا ملکہ نے دل آرا کی زبانی سنکے کچھ اسم سحر پڑھا اور اپنے ہاتھ پر دم کیا
اب جو پشت دست کو دیکھا لکھا ہوا پایا کہ اے لعلان حور پیکر خواجہ عمرو کو طلسم کشا
نے رہا ضرور کیا تھا وہ طلسم کشا کے پاس تھے مگر اُنکو شیاطین نے اثرم جادو
کو بھیجکر اسیر کرا لیا تھا خواجہ نے اثرم کو قتل کرکے اُسکی صورت بنکر شیاطین کو اسیر
کیا اور صاحبقران یعنے طلسم کشا کے پاس لائے طلسم کشا نے خدا پرست ہونے کا
سوال کیا اُسنے شرط کی کہ مجھکو آپ خداوند کوہ نشین کے حال سے آگاہ فرما دیجیے تو
مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون چنانچہ طلسم کشا نے خواجہ عمرو کو برائے دریافت حال
خداوند کوہ نشین کے روانہ کیا ہے وہ اُدھر کو گئے ہین طلسم کشا اُنکا انتظار کر رہا ہے
ملکہ لعلان نے یہ دریافت کیا کہ مین جا کر راہ مین اُسکو اسیر کرون معلوم ہوا کہ اگر تم

اُدھر جاؤ گی تو اسیر ہو گی کیونکہ اُدھر جانا تمھارا اچھا نہین ہی بلکہ یہان آنا بھی اچھا نہ تھا کیونکہ آج کل تمھارے ستارے خراب ہین اُدھر جاکر بیکار زحمت مین مبتلا ہو گی جب یہ ملکہ لعلان حور پیکر کو معلوم ہوا کہ خواجہ یہان نہین ہین اور نہ میرا تعقب خواجہ مین جانا اچھا ہی تو دن سے کہا کہ صبر کر پھر دیکھا جائے گا قصد کیا کہ واپس چلون خیال آیا کہ بدون طلسم کشا سے مقابلہ کیے ہوئے واپس جانا خرابی کی بات ہی یہ سب اپنے دل مین کہین گے یا تو ملکہ طلسم کشا سے ڈر گئی جو بدون مقابلہ واپس آئی یا طلسم کشا پر عاشق ہو گئی یا عاشق قبل سے تھی کہ اسی بہانے سے آکر دیکھے گی کس ہما ہمی سے آئی تھی اور پھر طلسم کشا کو دیکھ کر چلی گئی دوسرے طلسم کشا بھی اپنے دل مین خیال کرے گا کہ یہ ساحرہ جو آئی تھی مجھ سے ڈر کر چلی گئی گو مین جس مطلب سے آئی تھی وہ نہ ہوا خیر کچھ تو اپنے آنے کا اثر ظاہر کرون تا کہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے اسکے حال کی خبر ماموں کو ضرور ہو گی وہ جب سنینگے تو ضرور شک کرینگے بدون مقابلہ کیے ہوئے جانے پر دوسرے یہ لوگ بھی خبردار ہو جاینگے کہ ہمارا حال کھل گیا اسطور سے بیخوف و خطر بیٹھ کر باہم مشورہ نہ کیا کرینگی یہ سوچ کر آگے بڑھی اور اپنی مصاحبون سے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ مین طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز آئی اور وہ مجکو اسیر کیے لیتا ہی یا قتل کرتا ہی تو تم سب ملکر اُسپر سحر کرنا اور مجکو اُسکے ہاتھ سے بچا لینا اور جب تک مین غالب آؤن اُسوقت تک خبردار خبر نہ ہونا یہ کہکر آگے چلی اُدھر صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ یہ کون حسین ہی اور یہ یہان کیون آئی ہی اسکا کیا نام ہی اور کیا غرض ہی یہان آنے سے حکیم اسقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران یہ ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنکال کی ہی یہ یہان سے دس کوس پر ایک پہاڑ ہی کہ اُسکا نام لعلان کوہ ہی اُسپر یہ رہتی ہی اور وہان کی حکومت کرتی ہی اسکے آنے کی غرض یہ معلوم ہوتی ہی کہ شنکال کو میرے حال سے آگاہی ہوئی ہو گی اُسنے اسکو میری گرفتاری و آپ کی اسیری کے لیے روانہ کیا ہو گا اس غرض سے یہ آئی ہو گی اور کیا غرض ہی دیکھیے معلوم ہوئی جاتی ہی وہ خود ظاہر کرے گی صاحبقران نے کہا کہ اسکی مان زندہ ہی حکیم نے کہا کہ وہ بہت بڑی ساحرہ اور بدکار تھی مر گئی اُسکے جسم نجس سے یہ دنیا پاک ہوئی اسکا باپ بھی بہت

بڑا ساحرِ زبردست تھا ہر چند اُسکی شادی ہوئی ہے تاکتخدا ہے شندکال چاہتا ہے
کہ میں خود اُسکو اپنے تصرف میں لاؤں یہ اسی سبب سے اُسکے پاس نہیں رہتی ہے اُسکو انکار
ہے گویہ امر ضرور ہے کہ دختر و بھانجی میں کوئی فرق نہیں ہے مگر ان ساحروں میں جب دختر کے
ساتھ ہمبستر ہونا جائز ہے تو یہ تو بھانجی ہے اُسکے ساتھ تو بدرجہ اولے جائز ہے یہ خود انکار کرتی ہے
اسی سبب سے بھاگی پھرتی ہے اور ماموں سے ناخوش ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جبکہ
یہ ماموں سے ناخوش ہے تو پھر اُسکے کہنے سے ہمارے مقابلہ کو کیوں آئی جواب دیا کہ یہ نہ ہی
عناد ہے دوسرے اسکو کب یہ گوارا ہوگا کہ طلسم فتح ہو اور ہم سب برباد ہوں صاحبقران
نے فرمایا کہ اگر یہ میری اطاعت کرے اور میری شریک ہو تو بعد فتح طلسم کے میں اسکی شادی
کسی اپنے سردار کے ساتھ کردونگا کیونکہ مجکو اسکی صورت پسند آئی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ
ایسا نہ ہو کہ یہ اس خیال سے اور ماموں کے کہنے سے اپنے کو ہلاک نہ کرائے جہاں تک
ممکن ہوگا اگر یہ مجھسے مقابلہ کرے گی تو میں اسکو زندہ اسیر کرونگا اور فتح طلسم تک اسکو
اسیر رکھونگا بعد فتح طلسم کے اگر اسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ پھر دیکھا جائیگا حکیم
نے جواب میں عرض کیا کہ خداوند نعمت یہ امر محال ہے یہ لوگ کبھی راہ راست پر نہ آئینگے
نہ معلوم انکے کان میں شیطان نے کیا پھونک دیا ہے خصوصاً عزیزان و قرابتداران
شندکال کے یہ بہت سیاہ قلب و تیرہ درون ہیں انکا راہ راست پر آنا بہت ہی محال
ہے جب ان سب نے بادشاہ طلسم سابق سے عداوت کی اور نمک حرامی پر کمر کسی جو
کہ ان کا بادشاہ اور مالک تھا جسکے سبب سے ان کو بڑی راحت و آرام تھا جسکا کہ
یہ نمک کھاتے تھے اُسکے دشمن ہوگئے اسکو قید کر لیا اور خود مالک طلسم ہو کر بیٹھے جس نے
شندکال کی اطاعت نہ کی اُسکو قتل کیا بہت سے تابعین شاہ سابق اسی جرم پر مارے
گئے بہت سے فرار ہوگئے اور اپنے کو پوشیدہ کیا یہ شندکال خود بادشاہ بن بیٹھا پہلے
وزیر تھا اسنے رفتہ رفتہ تمام سپاہ کو اپنا کر لیا اور سب ارکین طلسم کو ملا لیا اُنسے ملکر
سب تحفہ جات طلسمی پر قبضہ کیا جب سب پر قابض ہو لیا تو بادشاہ کو اسیر کر لیا
اب جو بادشاہ نے دیکھا کہ نہ میں تحفجات پر قابض ہوں نہ کوئی میرا شریک ہے

مجبور ہو گیا اور اسی امر کو غنیمت جانا کہ قید رہوں ایسا نہ ہو کہ یہ نمک حرام قتل کر ڈالیں غرض ملکال
نے بادشاہ کو بے ستون کے حوالے کیا کہ اسکو ایسے مقام پر قید کرو کہ کوئی اسکے حال سے
آگاہ نہ ہو اور ہر قسم کی تکلیف دینا چنانچہ نہ معلوم بے ستون نمک حرام نے کہاں قید کیا
ہے کہ کوئی قیدخانہ سے آگاہ تک نہیں ہے ہاں جب آپ بے ستون کو قتل فرمائینگے
اور رکوہ بے ستون برباد ہوگا اُسوقت بادشاہ طلسم رہا ہو گا وہ جب آپ سے ملیگا
اُسوقت لوح کا پتہ ملے گا اور وہی لوح آپ کو دلائے گا یہ ہم بھی سنتے ہیں کہ کوئی دروزہ
سوسن ہے وہاں کی مالک سوسن جادو ہے اُسکے پاس لوح طلسم ہے اسیقدر حال ملکہ غزالہ
کو بھی معلوم ہے جو کہ اسکے قتل میں شریک ہوئی نہ اُسکو دربند سوسن کا پتہ معلوم ہے نہ
مجکو نہ میں آج تک کبھی دربند سوسن کو گیا نہ وہ باوجودیکہ میں بھی ایک رکن طلسم سے
شمار کیا جاتا ہوں مگر دربند سوسن سے آگاہ نہیں ہوں صاحبقران نے فرمایا کہ انشاء
اللہ میں بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہوں اور دربند سوسن کو فتح کرکے لوح حاصل کرتا ہوں
صاحبقران حکیم سے یہ تقریر فرما رہے تھے مگر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ اُدھر ملکہ
لعلان حور پیکر نے آگے بڑھکر پکار کر کہا کہ او حکیم اسقلینوس تو نے بڑا غضب کیا کہ
طلسم کشا کو مہمان کیا ہم پہلے تیرے حال سے آگاہ نہ تھے کہ تو خدا پرست ہے اور
طلسم کشا کا دوست ہے ورنہ ہم تجکو بھی مثل بادشاہ کے اسیر کر لیتے تو نے دوستی کے
پردے میں دشمنی کی ہم سے ملا رہا اور طلسم کشا کا دوست رہا اور تو نے بے ستون جادو
کو دھوکا دیا کہ میں طلسم کشا کو روکونگا اور اجازت لے کر طلسم کشا کو اپنے مکان پر لایا اور
مہمان کیا اور بلاخوف بیٹھا ہوا اصلاح کر رہا ہے تیری وہ مثل ہوئی کہ دریا میں رہنا اور
مگر مچھ سے بیر یا وہ زہا تھی اپنی فوج کو مارے تو ہم سب کا دشمن نکلا افسوس تو نے
بڑی دشمنی کی مگر میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائے گا اگر اپنی خیریت چاہتا ہے تو
طلسم کشا کو میرے حوالے کر اور دین اسلام ترک کر ورنہ یاد رکھو کہ میں ابھی تجکو جلا کر
خاک سیاہ کر دونگی تو نے بہت بڑا فریب کیا اور ہم سب کو دھوکا دیا کیا تجکو اس
حال کی خبر نہ تھی کہ کوئی میری حالت سے آگاہ ہو گا جو بلاخوف ایسی حرکت کی

بلا اندیشہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہی طلسم کشا کو لیے ہوئے اور صلاحین کر رہا ہی دیکھو کیسی سزا
دیتی ہون سنارا حکیم پنا نکالے دیتی ہون حکیم نے جو یہ تقریر سُنی برہم ہو کر جواب دیا کہ اہی
لعلان حور پیکر کیون اسقدر لاف و گزاف کر رہی ہی یہ تو کبھی نہ ہو گا کہ طلسم کشا کو تیرے
حوالے کرون اور دین اسلام ترک کرون مین کبھی تجھ سے خوف نہ کرونگا جو تیرے بنائے ہوئے
وہ کرلے مین تیرے سامنے موجود ہون ای حور پیکر آگاہ ہو کہ یہ طلسم ضرور فتح ہو گا اور
بے ستون مارا جائیگا بادشاہ سابق طلسم رہا ہو گا اور نمک حرامون سے بدعت
کا بدلا لے گا اور تم سب کو ہلاک کرے گا بہت تم لوگون نے بدعت اُسیر کی ہی خدا
نے اُسکی حسن لی وہ منتقم حقیقی ہی ضرور ظالمون سے انتقام لیتا ہی اُسکو کسی کا ظلم پسند
نہین آتا ہی وہ خود ظالم ہی نہ کسی پر ظلم کرتا ہی نہ ظلم کو پسند کرتا ہی ظالم پر عذاب نازل کرتا
ہی بس یاد رکھو کہ جن لوگون نے ظلم کیا ہی وہ سب سزا پائینگے ہم کو کیا سزا ملے گی مین
کہتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گی دیکھ طلسم کشا سامنے تیرے موجود ہی
تو اس کے تیغ کا شکار ہو گی تیری قضا تجھکو یہان کھینچ کر لائی اگر اپنی زندگی درکار ہی
تو آکر اقدام طلسم کشا کو بوسہ دے اور اطاعت کر ورنہ یاد رکھ کہ اسطور سے قتل کی جائے گی کہ
تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائینگے اور ہم کو رحم نہ آئے گا جب یہ جواب ملکہ
نے حکیم سے سنا جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا آئی ہی خیر مین طلسم کشا سے کچھ کلام
کرلون تو تجھکو اس تقریر کی سزا دون یہ کہکر صاحبقران کی طرف خطاب کر کے کہا کہ ای
طلسم کشا اگر تو اپنی خیریت اور زندگی کا خواستگار ہی تو جو مین تجھ سے کہون وہ کر کان دھر کر
سُن کہ تو نے بہت بڑی دلیری یہ خطا کی کہ مین نے عمرو عیار کو اسیر کر کے اپنی خواص
سنبل کے ہاتھ شہنشاہ طلسم کی خدمت مین روانہ کیا تھا وہ ادھر سے جاتی تھی اُسکو
لیے ہوئے تو نے اُسکو قتل کر کے عمرو کو رہا کر لیا بس اسی مین خیریت ہی کہ میرے مجرم
کو میرے حوالے کر اور اپنے لشکر کو چلا جا اس طلسم کے فتح سے باز آ کیونکہ اس طلسم کا
فتح ہونا دشوار ہی اول تو لوح کا ہاتھ آنا بہت مشکل ہی جب لوح ہاتھ نہ آئے گی تو تو
طلسم کو کیا فتح کرے گا تو اس حکیم نامعقول کے کہنے پر نہ عمل کر اور اسپر نہ بھول کہ چند

مفسدان طلسم جو تیرے شریک ہو گئے ہین اور اُنھون نے ورغلان کر فتح طلسم پر آمادہ کیا ہی اور
تیرے عیارنے طلسم مین جاکر چند عیاریان جو کین اور وہ رہا ہو گیا اور تو نے چند مرتبہ ماہرون جان
کو شکست جو دی تو تو دلیر ہو گیا ہی وہ اور زمانہ تھا اُسوقت تک اس امر کا خیال نہ تھا کہ تو
فاتح طلسم ہی جب سے معلوم ہوا کہ تو فاتح طلسم ہی سب بند و بست ہو گیا اب تو بھلا کوئی
طلسم مین بدون بادشاہ کی اجازت کے جا تو سکے کیون تو اُن لوگون کے بہکانے اور اس
طلسم کے ورغلانے پر کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا کرتا ہی اور کیون اپنی جان کو زحمت مین
ڈالتا ہی تو یہ نہ خیال کر کہ مین اس طلسم کو فتح کرونگا اس طلسم کا فتح کرنا بہت دشوار ہی یہ
طلسم بہت مشکل سے فتح ہو گا اول تو فتح ہی نہ ہو گا یہ مثل اُن طلسمون کے نہین ہی کہ جنکو
تو نے فتح کیا ہی اس طلسم کا ہر ایک ساحر اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی جو ساحر تیرے
شریک ہوئے ہین وہ کیا حقیقت رکھتے ہین ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہو جائینگے
تو اُنکے بھروسہ پر نہ پھول اپنے آپ سے نہ بھول یہ طلسم بہت دشوار ہی اور مشکل سے تیار
ہوا ہی ہر ایک اس طلسم کا ذرہ و پتہ تیرا دشمن ہی اور اُسمین سحر بھرا ہوا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی
تیرے لیے مین ہی کافی ہون ابھی تجکو اسیر کرکے لیے جاتی ہون ہان اگر تو اس امر کا اقرار
کرے کہ مین عمرو عیار کو تیرے حوالے کرونگا اور طلسم سے دست بردار ہو کر چلا جاؤنگا تو
مین دست بردار ہوتی ہون اس امر کا خیال کرلے کہ گویا تو نے طلسم کو فتح کیا کہ اپنی جان
بچاکر یہان سے چلا گیا کوئی تجھسے مزاحم نہ ہوا نہ تیرے دین و مذہب سے کوئی تعرض
کیا گیا یہان سے تیرا اپنی جان سلامت لے جانا بھی گویا طلسم کو فتح کرنا ہی آیندہ تجکو اختیار
ہی صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ او نازنین یہ کیا تو بک رہی ہی ہان مین نے ضرور
ایک ساحرہ کو قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کیا ہی کیونکر نہ رہا کرتا کیونکہ وہ میری جان و
روح ہی میرا بھائی ہی میری صاحبقرانی کی شوکت اُسی کے وجہ سے ہی وہ میرا محسن
و جان بخش ہی تجھ ایسی سو ہون تو مین اُسپر سے نثار کرون بلکہ اگر اُسپر کچھ آنچ آئے
تو مین اپنے کو ہلاک کرون اور اُسکو بچاؤن یہ کیا تو بک رہی ہی کہ میرے مجرم کو میرے
حوالے کر دو آج تک کہین ہوا ہی کہ بھائی بھائی کو اُسکے دشمن کے حوالے کر دے

اور اپنی جان بچا لے مین جان دونگا اور خواجہ کو کبھی نہ دونگا تو بیکار تکرار کرتی ہی اور نہ یہ اب ممکن ہی کہ مین بدون اس طلسم کے فتح کیے ہوئے یہان سے جاؤن اس طلسم کی کیا حقیقت ہی مین نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جو کہ بہت دشوار گذار تھے جنکے مرحلے اس طلسم کے برابر تھے میری اولاد نے وہ وہ طلسم فتح کیے ہین کہ جنکے روبرو اس طلسم کی کوئی اصل نہین ہی طلسم ہوش ربا ایسا طلسم کوئی نہ ہوگا کہ جسکی لوح کا پتہ و نشان نہ تھا جبکہ اسکی لوح کو تلاش کر کے پیدا کیا اور اسکو فتح کیا تو اسکی کیا اصل ہی یاد رکھ کہ جس خدا نے کمک کر کے یہان تک پہونچا دیا وہ لوح بھی دلوا دیگا اور طلسم کو بھی فتح کرا دیگا مین کیا فتح کرونگا اگر میری قضا یہان مجکو لائی ہی تو اس سے بھی کوئی چارا نہین ہی مگر مین مرد ہون جو منہ سے کہتا ہون وہی کرتا ہون بدون فتح طلسم واپس نہ جاؤنگا بقول شاعر شعر یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار جو کہ ثابت قدم ہین وہ قدم آگے بڑھا کر پیچھے کو نہین ہٹاتے ہین بلکہ یہی قصد رکھتے ہین کہ جہانتک ممکن ہو قدم آگے ہی بڑھے بس جب کہ ہم نے اس طلسم کے فتح کے قصد سے یہان قدم رکھا ہی تو اب بدون فتح کیے ہوئے واپس جانا محال و دشوار ہی اس امر مین تیری قیل و قال بیکار ہی بس اب تو تکرار نہ کر اگر اپنی زندگی چاہتی ہی تو آ میری اطاعت کر اور مطیع اسلام ہو ورنہ جدھر سے آئی ہی اسی طرف چلی جا اپنی جوانی پر رحم کھا مجکو تیری صورت پر رحم آتا ہی کہ ایسی صورت یون برباد ہوگی اپنی جوانی کو برباد نہ کر اسی کو غنیمت جان کہ تجکو زندہ چھوڑتا ہون اگر اور کوئی ایسی تقریر کرتا تو اسکو جواب زبان تیغ سے دیتا لے جا بس اپنے اوپر رحم کھا بیکار اپنے کو مبتلائے سحر نہ کر تو کیا مجکو اسیر کرے گی بڑے بڑے ساحر تو میرا بفضل خدا سے کچھ نہ بنا سکے اور میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور بھاگ گئے تو کیا میرا مقابلہ کرے گی ابھی یا تو فرار ہوگی یا اسیر ہوگی یا قتل ہوگی بلکہ نے یہ جواب سنا مسکرا کر کہا کہ معلوم ہوا تم یون یہان سے نہ جاؤگے جب تک کہ سزا نہ پاؤگے خیر مجکو اس سے کوئی غرض نہین ہی مین خلاصہ تم سے کہتی ہون کہ تم خواجہ عمرو

کو میرے حوالہ کرو چاہے جاؤ یہان سے چاہے نہ جاؤ تم کو اختیار ہے جب طلسم فتح کرنے کو جاؤ گے آپ ہی کسی بلا مین مبتلا ہوگے اور مارے جاؤ گے مجکو اس سے کیا کام جو آگ کھائیگا وہ انگارے ہگیگا ہم کو کیا غرض مین جس مطلب سے آئی ہون وہ یہ ہے کہ تم نے میرے مجرم کو رہا کیا ہے اُسکو میرے حوالے کرو اُسکے بعد تم کو اختیار ہے مین اُسکو لیکر چلی جاؤنگی اگر نہ دوگے تو زبردستی تم سے لونگی خواہ بجبر دو خواہ بخوشی بدون اُسکے لیے ہوئے نہ یہان سے نہ جاؤنگی بس اسی مین خیریت ہے کہ عمرو کو میرے حوالہ کرو تاکہ میرے اور تمھارے فساد نہو اگر فساد منظور ہے تو بارہ دری سے باہر آؤ تاکہ مین مقابلہ کرون میرے نزدیک اسی مین خیر ہے کہ عمرو کو میرے حوالے کرو کیون ایک عیار کے لیے اپنے کو زحمت مین ڈالتے ہو صاحبقران نے فرمایا کہ مین تجھ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ خواجہ میرے بھائی ہین مین اُنکو ہرگز ہرگز نہ دونگا تو بیکار بار بار اس امر پر تکرار کرتی ہے اگر تو کچھ قوت رکھتی ہے تو مین باہر آتا ہون تو مجھکو اسیر کرلے اور خواجہ کو مجھ سے زبردستی لے جا تو مین جانون اور یہ جو تو نے کہا کہ حلیم لے بھگانے اور چند مفسدون کے ورغلانے پر آتا اور اُنکا اعتبار بھروسہ نہ کرنا تو مین سوائے ذات خدا کے کسی پر بھروسہ و تکیہ نہین کرتا ہون وہی میرا مالک ہے جو اُسکو منظور ہوگا وہی ہوگا لے مین آتا ہون یہ فرماکر ضرب سلیمانی ٹیک کر کھڑے ہوئے اور فوراً بارہ دری سے باہر تشریف لائے لعلان حور پیکر نے صاحبقران کو دیکھکر کہا کہ معلوم ہوا تمھاری قضا میرے ہاتھ سے ہے کچھ حربہ کرو صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا دستور نہین ہے کہ ہم ابتدا پیش دستی کرین جب تیرے حربہ سے خدا بچائے گا اُسوقت ہم بھی اپنا حربہ کرینگے لعلان نے کہا کہ معلوم ہوا بالکل ہی اجل آگئی ہے خیر دیکھون کہ کیسے بچ کر جاتے ہو یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر اُسکے ہمراہ جو کہ ساحر آئین مین صف باندھے ہوئے دیکھ رہی ہین ادھر عقب پشت صاحبقران حلیم کھڑے ہوئے دعا ہائے دافع سحر پڑھ پڑھکر صاحبقران اور اپنے اوپر دم کر رہے ہین بس لعلان نے جھولی سے ایک بیضہ فولادی نکالکر اُسکو اپنی زبان کے خون سے رنگ کر اسم سحر دم کرکے صاحبقران کی طرف پھینکا اُدھر صاحبقران نے جو اُس بیضہ کو آتے ہوئے دیکھا

اسم سحر پڑھ کر اُسکو ہاتھ مین لے لیا وہ بیضہ مثل موم کے ہو گیا صاحبقران نے اسا و
زمین پر پھینکدیا فرمایا کہ دیکھو مین نے تیرے سحر کو دفع کر دیا اب اور کوئی سحر کر لعلان نے
جو یہ واقعہ دیکھا بہت حیران ہوئی کہ وہ یہ سحر ہے کہ بڑے بڑے ساحر اسکو یون دفع نہ
کر سکتے تھے جسطور سے طلسم کشا نے اسکو دفع کیا ضرور یہ طلسم کو فتح کریگا یہ کہکر
دل سے فوراً ایک نارنج نکالا اُسکو صاحبقران پر یا سامری کہکر مارا وہ قہقہہ کرتا ہوا
طرف صاحبقران کے چلا جب قریب پہونچا شق ہوا ایک چادر آگ کی صاحبقران
کے اوپر گری صاحبقران نے جو اسم اعظم دم کیا وہ آگ دھوان ہو کر برطرف ہوئی
ایک تار بھی جامہ صاحبقران کا اُسکے سبب سے نہ میلا ہوا اب کی مرتبہ اسنے ایک
ناریل نکالا اُسکو بالاے آسمان پھینکا وہ جا کر شق ہوا اُس سے ہزارون ستارے
پیدا ہوئے وہ سب صاحبقران پر چلے انکا اثر یہ ہے کہ جسکے اوپر ایک ستارہ گرا سر پر
سے جو چلا تو تمام جسم کو جلا کر خاک کر دیا مگر یہ سب بھی قریب صاحبقران آ کر خاک ہو گئے
لعلان نے یہ واقعہ دیکھ کر پیچھے ہٹ کر دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک اژدر دہان
آتش فشان زمین سے پیدا ہوا اسنے اشارہ کیا وہ اژدر صاحبقران کیطرف شعلہ آتشین
چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران بلا خوف و خطر کھڑے رہے جب قریب آیا اسم اعظم عقرب
سلیمانی پر دم کر کے اب جو پیترا بدلکر ہاتھ مارا اُس اژدر کے مثل خیار تر کے دو پرکالے
ہوئے ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا کہ جسنے اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس اژدر
کا ہلاک ہونا تھا کہ لعلان نے دستک دی کہ ایک تپلی ایک کشتی لے کر زمین سے
پیدا ہوئی اُسمین ایک گولہ آہنی رکھا ہوا تھا اور ایک گلدستہ بس لعلان نے پہلے
وہ گولہ اُٹھایا اور اُسپر کچھ دم کر کے بائین ہاتھ مین لیا اور دہنے ہاتھ سے گلدستہ اُٹھا کر
صاحبقران پر مارا وہ گلدستہ شق ہوا اُس سے ہزارون رنگ کے پھول مثل پرکالہ
آتش کے پیدا ہوئے اور سب طرف صاحبقران کے چلے معاذ اللہ اگر ایک پھول
بھی پڑ جاتا تو تمام جسم صاحبقران کو جلا دیتا مگر بہ سبب برکت اسم اعظم کے وہ سب
دفع ہو گئے ذرا بھی ضرر نہ پہونچا بس اب کی مرتبہ لعلان نے برہم ہو کر وہ گولہ زمین پر مارا

اُسکا زمین پر پڑتا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور زمین شق ہوئی ایک دریاے زخار اُس زمین سے
پیدا ہوا کہ جسکا کنارہ عدم سے ملحق تھا وہ دریاے ناپیداکنار جوش مارتا ہوا طرف صاحبقران
کے چلا کہ ڈبودے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اب جو ہاتھ دریا مین ڈالا نہ وہ دریا تھا
نہ پانی تھا خشک زمین اُسیطور سے تھی یہ دیکھکر لعلان نے سحر کیا کہ ایک طرف سے
ایک شیر ببر غراتا ہوا اور ایک طرف سے ایک گینڈا پیدا ہوا دونون نے صاحبقران پر
حملہ کیا صاحبقران نے ایک کو عقرب سے اور ایک کو قمقام سے قتل کیا جب لعلان
سحر کرکے عاجز آئی اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر کوئی سحر اثر نہ کریگا بہ سبب اسم اعظم
کے اس سے مقابلہ بیکار ہے تو اپنے دل کا حوصلہ نکال چکی اب جو طلسم کشا تیرے اوپر
حملہ کریگا اُسکے ہاتھ سے مفر نہ ملیگا یا وہ اسیر کرلیگا یا قتل اب یہانسے بھاگ
یہ سوچکر لعلان نے کہا کہ اے طلسم کشا مین اور ایک سحر کرتی ہون اسکو دفع کر تو جانون اسنے
یہ سوچ لیا تھا کہ طلسم کشا پر سحر کرکے وہ تو اُسکے دفع کرنے کی فکر مین ہوگا تو اپنی جان بچاکر بھاگ
جا سواے اسکے کوئی تدبیر جان بچنے کی نظر نہین آتی ہے اور تو جس غرض سے آئی تھی وہ بھی
مطلب نہ ہوا تو خواجہ کے اسیر کرنے کو آئی تھی وہ یہان موجود ہی نہین ہین پھر تجھکو کیا ضرورت
ہے کہ تو بیکار کو اپنے کو ہلکان کر اور زحمت مین ڈال یہ سوچکر اور دل مین تجویز کرکے صاحبقران
پر اسنے سحر کیا کہ ہزارون جانور برابر گنجشک کے صاحبقران پر منقار کھول کر چلے اور ایک طرف
سے چادر آب چلی اور ایک سمت سے چادر آتش چلی جب چارونطرف سے صاحبقران
پر سحر کا یورش ہوا صاحبقران اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوئے یہ اُسوقت کو غنیمت
جانکر فوراً اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر طرف اپنے باغ کے اپنی ہمراہیون سے یہ کہکر روانہ ہوئی
کہ مین تو جاتی ہون تم بھی آؤ اس ظالم طلسم کشا کے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ اور صاحبقران
سے پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا اسوقت تو مین جاتی ہون تیرے اسم اعظم کے بند کرنے کی فکر
کرلون اور اُسکو فراموش کرادون تو پھر آکر مقابلہ کرونگی تیرے اوپر بہ سبب اسم اعظم کے
سحر اثر نہین کرتا ہے یہ کہتی ہوئی صاف نکلی ہوئی چلی گئی اسکا جانا تھا کہ اسکے ساتھ کی جادو
گرنیان تھین اپنے اپنے باز و ہنس کو اُڑا کر راہی ہوئین اُدھر صاحبقران نے اُن سب

آفتون کو اسم اعظم پڑھکر دفع کیا اب جو وہ سب بلائین دفع ہوئین اور مطلع صاف ہوا تو صاحبقران نے اسمین سے ایک کا نشان تک نہ پایا تمام باغ خالی تھا حکیم اسقلینوس نے بڑھکر فرمایا کہ کیا دھوکا دیا اور کس طور سے اپنی جان بچاکر نکل گئی خیر جانے دو مجکو خود اسکا قتل کرنا منظور نہ تھا حکیم نے عرض کیا کہ کہہ گئی ہو کہ اسم اعظم کا بندوبست کرلون تو پھر آکر مقابلہ کرونگی صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا کرسکتی ہو وہ کیا اسم اعظم کا بندوبست کریگی جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا خدا ے دا بزرگ است جب اسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے مین موجود ہون جسطرح اُسکا جی چاہے آکر مقابلہ کرے کوئی مقام خوف نہین ہو اسوقت کیا بنالیا جو پھر آکر بنالیگی جو سحر کیا وہ دفع کیا پہلے اُسنے مجھہی سے مقابلہ کیا تم سے تو خبر بھی نہ ہوئی اگر وہ کوئی سحر تم پر کرتی تو مین اسم اعظم پڑھکر اُسکو بھی دفع کرتا تم پر آنچ نہ آنے دیتا حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو مین آپ کے پس پشت کھڑا ہوا ہوا دعائین پڑھ پڑھکر دم کررہا تھا مگر بڑی خرابی ہوئی کہ میرے حال سے یہ لوگ آگاہ ہوگئے اب راحت سے بیٹھنا دشوار ہو ایک نہ ایک آفت ہر روز برپا ہوا کریگی کیا تدبیر کی جائے اسی سبب سے مین نے آپ کو اپنا مہمان کیا تھا کہ راحت سے تشریف رکھیے مشورہ و صلاح کرکے بندوبست کیا جائے اُسمین یہ خرابی پیدا ہوئی اب کیا کیا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام فکر و اندیشہ نہین ہو اگر خدا نے چاہا تو عنقریب اس طلسم کو فتح کرینگے اور بادشاہ طلسم کو رہا کرینگے اگر خبر ہوگئی تو ہوجانے دو خدا حافظ و نگہبان ہے جسنے آجتک اپنی حفاظت مین رکھا اور دشمنون کے شر سے بچایا وہ ہمیشہ بچائیگا اور حفاظت کریگا حکیم نے عرض کیا کہ سواے اُسکی ذات کے اور کسکا بھروسہ ہو وہ مالک و مختار ہو اُسی کی ذات پر ہر وقت بھروسہ کیا کرتا ہو مین خوف نہین کرتا ہون بلکہ میرا یہ مطلب ہو کہ دشمن آگاہ ہوگئے اب دیکھین کہ کیا تدارک کرتے ہین جو بلا نازل کرینگے وہ فضل خدا سے دفع ہوجائینگے جب آپ ایسا پشت و پناہ ہو تو پھر خوف کس امر کا ہو راوی بیان کرتا ہو کہ صاحبقران آکر مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھ گئے باتین ہونے لگین بالکل صاحبقران کو خوف و ہراس نہ تھا اُسی طور سے ہنس ہنس

کے باتین کرنے لگے اُدھر لعلان جو بھاگی تو اسنے اپنے باغ مین جاکر دم لیا اسکے بعد اسکی
سب مصاحبین و خواصین و وزیرزادی پہونچی ملکہ نے اُن سب سے کہا کہ دیکھا تم نے
مین نے کوئی دقیقہ اس امر مین باقی نہ رکھا کہ یا تو مین طلسم کشا کو اسیر کرلون یا قتل کرون
مین نے وہ وہ سحر کیے ہین جو اپنے گمان کے تھے مگر ایک کا بھی طلسم کشا پر اثر نہ ہوا
اُسنے سب آفتون کو کس آسانی سے دفع کیا جب مین نے دیکھا کہ اُسپر کوئی سحر اثر نہین
کرتا ہی اور اب کی مرتبہ وہ حملہ کرے گا یا تو مین اسیر ہو جاؤنگی یا قتل ہونگی بس مین نے دل مین
خیال کیا کہ اب یہان سے بھاگنا چاہیے بس مین نے اُس پر اس قسم کا سحر کیا کہ چارون
طرف سے اُسپر آفتین نازل ہوئین مین وہان سے یہ خیال کرکے کہ اب مکان پر جاکر یہ
تدبیر کرون کہ طلسم کشا کا اسم اعظم بند کرون یعنے بھلادون اُسکے بعد پھر اسپر سحر کرکے اسیر
کرلون میرا قصد یہ تھا کہ طلسم کشا کو اسیر کرکے حلیم کو اسیر کرون جب مین طلسم کشا سے عاجز
آئی اور اُسپر قبضہ نہ ہو سکا تو حلیم پر کیونکر قبضہ ہوگا جب مین اُسپر سحر کرونگی طلسم کشا اسیر
سے بھی دفع کردے گا اُسکی کمک کرے گا اس خیال سے مین نے حلیم سے مزاحمت نہ
کی اور چلی آئی اب بندوبست کرکے ان دونون کو اسیر کرلونگی اگر ماموں جان مجکو شراکت
کے لیے طلب کرینگے تو اُنسے بہانہ کردونگی کہ علیل ہون اور اپنا بندوبست کرونگی اُسکے بعد
جاکر مین خود طلسم کشا سے مقابلہ کرونگی سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت
ٹھیک ہی بدون بندوبست کیے ہوئے مقابلہ کرنا بیکار ہی اپنے کو زحمت مین مبتلا کرنا
ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین نے یہ تدبیر سوچی ہی ماموں جان کو
تو اسکا کچھ بھی خیال نہین ہی وہ اپنے تحفجات اور طلسم پر بھولے ہوئے بیٹھے ہین
اُنکی شراکت مین سوائے ذلت اور خواری و جان دینے کے کوئی صورت نہین ہی مین
ایسی نادان نہین ہون کہ ایسی حالت مین اُنکی شراکت کرون جبکہ مجکو اس کا یقین ہی
کہ کوئی طلسم کشا پر غالب نہ آئے گا ہان جب مین اپنا بندوبست کرلونگی پھر ضرور
مقابلہ کرونگی سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی وہی ہم سب کی بھی رائے ہی
کیونکہ ہم تو آپکے ملازم ہین بس ملکہ نے اُن سب کو رخصت کیا اور دل مین

کہا کہ اب مین اپنے حساب مقابلہ کرنے والے کو جو کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرے ہزار ہزار لعنت کرتی ہون مین اب بھی نہ مقابلہ کرتی مگر کیا کرون کہ جس غرض سے گئی تھی وہ مطلب نہ ہوا کہ خواجہ نہ ملے مگر اس سبب سے مقابلہ کیا کہ بدون مقابلہ واپس آنا بھی خلاف مصلحت تھا اول تو لوگ نہ معلوم کیا کیا گمان کرتے دوسرے طلسم کشا یہ خیال کرتا کہ لعلان مجھ سے ڈر گئی جو بدون مقابلہ چلی گئی گو مین اُسکا کچھ نہ کر سکی مگر پھر بھی اُسکو کچھ تو خیال ہوا ہوگا اور اُسنے جانا ہوگا کہ ساحرہ زبردست ہی ملکہ نے یہ خیال اپنا وزیرزادی سے ظاہر کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بہت خوب کیا جو کچھ کیا مگر اب میری یہ راے ہی کہ آپ طلسم کشا کے مقابلہ کو نہ جائین کبھی اور نہ اس امر کا قصد کرین ملکہ نے جواب دیا کہ کو دیوانی ہوئی ہی مجھکو کیا ضرورت ہی مین نے دل مین قصد کر لیا ہی کہ اب اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تماشہ دیکھونگی اگر کوئی مجھکو کمک کے لیے طلب بھی کرے گا تو بیماری کا بہانہ کر دونگی جب طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا تو اُسکی شراکت کرکے عمرو کی صحبت سے بہرہ مند ہونگی یا طلسم نہ فتح ہوگا اور ماموں جان طلسم کشا و عمرو کو اسیر کر لینگے تو مین جا کر عمرو کو رہا کر لاؤنگی اور اپنے پاس قید رکھونگی طلسم کشا کا ماموں جان کو اختیار ہی وزیرزادی نے بلائین لے کر کہا یہی راے ٹھیک اور بہتر ہی مین نے اس خیال سے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین بندوبست کرکے اور اسم اعظم کو بند کرکے مقابلہ کرونگی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا سہل ہی اسم اعظم کا بند کرنا اسم اعظم بھی کوئی جانور ہی یا انسان یا کوئی چیز ایسی ہی جو کہ روان ہو یا کوئی سوراخ ہی کہ بند کر دیا رہا یہ امر کہ اسکا بند کرنا بھی یہ ہی کہ ایسا سحر کیا کہ قلب پر سے فراموش ہو گیا تو یہ کوئی آسان نہین ہی اس مین بڑی مشکل ہی اور تم نے دیکھا ہوگا کتابون مین کہ جس نے اسم اعظم بند کیا جو کہ اسوقت رواج ہی کہ اسم اعظم بند ہو گیا تو اُسکا بند کرنے والا ضرور مارا گیا تو مجھکو اپنی جان دوبھر نہین ہی کہ بیکار کو مین اپنے پیچھے بلا لگاؤن یہ کلمہ جو مین نے کہا صرف اُن دونون کے اطمینان و طلسم کشا کے خوف دلانے کے لیے کہا ورنہ مین کیون ایسی کوشش کرنے لگی ہان اُسوقت کرتی کہ جب مجھکو یہ یقین ہوتا کہ یہ طلسم فتح نہ ہوگا جبکہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہی پھر ایسی کوشش کرنا

کیا

بیکار ہی بلکہ ایسی کوشش کرکے اپنی جان کو رائیگان کرنا ہی دل آرا کوئی مرکر پھر زندہ نہین ہوتا ہی ابھی مین نے نخل جوانی سے کیا ثمر پایا ہی جو مین اپنے کو ان آفتون مین مبتلا کرون یہ صرف اس خیال سے کہا کہ کوئی میری طرف گمان بد نہ کرے وزیرزادی یہ سُنکے خوش ہوگئی اور ملکہ کی بلائین لین اور گرد پھری عرض کیا کہ آپ نے بڑی عقلمندی اور دانائی کو کام فرمایا خوب اپنے کو ہر امر سے بچایا اسکا نام ہی دانائی و عقل یہ عرض کرکے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئی بلکہ خاصہ نوش کرکے مسہری پر آرام آرام پذیر ہوئی اب ملکہ کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ دیکھیے انجام طلسم کیا ہوتا ہی اور خواجہ کے فراق مین مبتلا چھوڑا جاتا ہی ناظرین اسکا خیال رکھین کہ ملکہ اعلان حور بیکر یہ سبب الفت خواجہ کے پوشیدہ طور سے جابجا خواجہ و صاحبقران کی کمک کرتی ہی کیونکہ اسکے دل مین الفت خواجہ و محبت اسلام نے اپنا گھر کر لیا ہی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اسوقت اسکو تو اسی مقام پر لیعنے اپنے باغ مین رکھا جاتا ہی کہ یہان رنج و غم مین مبتلا بیٹھی ہوئی سحر سے خبرین دریافت کیا کرتی ہی جہان موقع ہوگا وہان جا کر کمک کرے گی انشاء اللہ تعالے اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور صاحبقران حکیم کے یہان مہمان ہین خواجہ کا انتظار کر رہے ہین اور براحت و آرام بسر کر رہے ہین

اب چند کلمہ بے ستون جادو کے ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کس فکر مین مبتلا ہی اور اسنے کیا بندوبست کیا ہی و دیگر حالات اور قلمبند ہونگے

راویان اخبار اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب حکیم اسقلینوس کی عرضی بے ستون نے دیکھی تھی اور حکم دیا تھا کہ اچھا تم جاکر روکو اور حکیم نے صاحبقران کو لے جاکر اپنا مہمان کیا تھا اور طائر اسرار طلسمی نے وہ آواز دی تھی جو کہ منشی احمد حسین صاحب مرحوم اپنے جزون مین تحریر کر چکے ہین اُسی زمانہ مین بے ستون جادو نے جو طائر سحر مقرر کیے تھے کہ تم حکیم کے حالات دیکھتے رہنا کہ کیونکر طلسم کشا کو روکتا ہی اور کس طور سے پیش آتا ہی اور کیا تدارک کرتا ہی اور ان حالات کی مجکو خبر دیتے رہنا وہ طائران سحر نگران تھے اُسوقت سے حکیم اسقلینوس و صاحبقران کے حالات

کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا ہی کہ جب بے ستون کو معلوم ہوا ہی کہ طلسم کشا کوہ رنگا رنگ پر آگیا ہی اور طائران سحر نے اسکو خبر دی ہی تو اسکا دربار آراستہ تھا اور یہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ یہ کوہ بے ستون کا مالک ہی اُسوقت اسنے اپنے سرداروں سے کہا تھا کہ کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کہ اُسوقت حکیم کی عرضی آئی تھی گو پہلے اسکا قصد تھا کہ ساحر کو روانہ کروں جب حکیم کی عرضی آئی تو اسنے اُس قصد کو موقوف کرکے حکیم کو حکم دیا کیونکہ ایک مرتبہ یہ قیلاس جادو کو روانہ کرچکا تھا اور وہ مارا گیا تھا اس سببسے اسنے اور ساحر کو نہ روانہ کیا اور اس امر کو غنیمت جانا کہ حکیم روکے ساحر نہ جائے اپنے سردار کو بچایا بعد روانہ کرنے طائران سحر کے بے ستون نے سرداروں سے کہا کہ ای بھائیوں اب مقام غفلت اور وقت بیخوف بیٹھنے اور اطمینان سے رہنے کا نہین ہی کیونکہ طلسم کشا یہانتک آگیا اگر حکیم کے روکے سے نہ رُکا اور حکیم کو بھی اُسنے اسیر یا قتل کیا تو تم لوگون کو تدارک کرنا ہوگا اور مقابلہ مین جانا ہوگا اسواسطے ہر وقت تیار رہو کہ جب مین حکم دون فوراً میرے ہمراہ ہوجاؤ یہ وقت ہوشیاری اور جان نثاری ہی یہی مقام ہی اگر یہان آکر طلسم کشا ہم سب پر غالب آیا اور کوہ بے ستون فتح ہوگیا تو پھر طلسم کا بچنا بہت دشوار ہی اور مشکل ہی کیونکہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو جائے گا ادھر وہ رہا ہوا اُسنے آفت برپا کردی وہ خود طلسم کشا کو ہر مرحلہ پر لے جائے گا اور ہر مرحلہ کو فتح کرائے گا اور نشان لوح دے گا بلکہ خود کوشش کرکے لوح دلا دے گا لوح ہاتھ آئی پھر طلسم کا فتح ہونا کوئی امر دشوار نہین ہی بس یہی وقت کوشش اور کمک ہی اگر تم سب نے ملکر طلسم کشا کو اسیر کرلیا یا قتل کیا تو تمام ساکنان طلسم کی جان بچائی اور بادشاہ پر احسان کیا اور بڑا نام کیا ان سب نے عرض کیا کہ ہم غلام جان نثاری و سرفروشی کو موجود ہین اور آمادہ ہین مگر سُنا یہ جاتا ہی کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہین کرتا ہی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہی پہلے اسکا تو بندوبست کیا جائے بے ستون جادو نے کہا کہ جب ہم سے مقابلہ کی نوبت آئے گی اُسوقت دیکھا جائے گا ابھی تو مین نے حکیم کے سر یہ بلا ٹالی ہی دیکھون وہ کیا کرتا ہی سب نے کہا کہ ہم سب مستعد ہین جسوقت رات برات آپ حکم فرمائینگے اور

آپ کے ہمراہ ہونگے آپ ہماری طرف سے اطمینان رکھیں جب بے ستون کو اُن سب کی طرف سے اطمینان ہوگیا تو وہ بیخوف ہوا اور اُسنے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اور سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے بے ستون اس فکر و تردد مین مبتلا ہوا کہ کیا تدبیر کرون کہ طلسم کشا اسیر ہوجائے یا قتل ہو اور میرا نام ہو یہ طلسم فتح نہ ہو اور نہ بادشاہ سابق طلسم رہا ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُس فکر و تردد مین اسکے ذہن مین یہ آیا کہ بادشاہ کو قتل کر ڈالون تاکہ یہ قصہ پاک ہو یہ سوچ کر فکر کرنے لگا کہ کیونکر قتل کرون کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی بس یہ اُسیوقت اُسنے قصد کر لیا کہ اگر طلسم کشا مجھ سے نہ رکا اور یہان تک آگیا اور کوئی تدبیر میری نہ چلی تو مین فوراً بادشاہ طلسم کو قتل کروا لونگا بلا خوف و خطر کچھ انتظار نہ کرونگا اسوقت مین قتل کرنا بیکار ہے اگر مین نے قتل کیا اور شندکال نے باز پرس کی کہ ہم نے تو تمھارے سپرد کیا تھا اور کہا تھا قید رکھنا تم نے کس کے حکم سے قتل کیا کوئی ہمارا حکم ثانی قتل کے بارے مین پہونچا تھا جو تم نے اُسپر عمل کیا اگر یہ جواب دونگا کہ اس خوف سے قتل کیا کہ طلسم کشا آگیا تھا رہا نہ کرتے تو وہ یہ سوال کرے گا کہ کیا طلسم کشا کوہ بے ستون پر پہونچ گیا تھا جو تو نے بادشاہ کو قتل کیا ہم نے اس لیے نہین تیرے سپرد کیا تھا کہ جسوقت تیرا جی چاہے قتل کرنا قید رکھنے کا حکم دیا تھا تو مین کیا جواب دونگا ہان جب طلسم کشا یہان تک آجائے گا اُسوقت جو قتل کرونگا تو بادشاہ بھی معترض نہ ہوگا اگر اعتراض بھی کرے گا تو میرے پاس بھی جواب ہے کہ مین نے اس خیال سے قتل کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم کشا کا شریک ہو کر آفت برپا کرے اور فوج طلسم ولادے اور خود شریک ہو کر طلسم کو فتح کرائے تو بڑی خرابی ہو یہ جو مین اپنا خیال ظاہر کرونگا اور کہونگا تو پھر کوئی اعتراض نہ کرے گا اس قسم کی باتین دل سے کرتے کرتے سو گیا خواب مرگ مین مبتلا ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ خود ہی دل سے ایک بات پیدا کرتا تھا اور خود ہی اُسکا جواب دیتا تھا بڑا عقل مند ہے اور رسا جعفر زبردست ہے اسکی یہ حالت کہ اس سے اکثر شندکال بابت معاملات طلسم کے رائے لیتا ہے اور اسکی رائے بے کام

کرتا ہی اسکو عقلمند و ذی فہم خیال کرکے اور ساحر زبردست طلسم کے بادشاہ کی قید اسکے سپرد کی انھین چند ساحرون کی کارروائی اور خوہانت و دانائی سے یہ امر واقع ہوا کہ شندکال بادشاہ ہوگیا ورنہ شندکال پہلے وزیر تھا مگر ان سب کی راے پر چل کے اور ان سب نے چالاکی سے بادشاہ سابق کو غافل کرکے اپنا کام کرلیا آمدم بر سر مطلب کہ جب صبح ہوئی بے ستون نے دربار آراستہ کیا سب ساحر آکر جمع ہوئے سردار حاضر دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہوچکا بے ستون نے سب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میری یہ راے ہی کہ قبل آنے طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر مین بادشاہ سابق کو قتل کرڈالون جو کہ میری قید مین ہی سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ یہ راے حضور کی بہت ٹھیک ہی خدا نخواستہ طلسم کشا یہان آگیا اور ہم سب مارے گئے اور کوہ بے ستون فتح ہوگیا تو بادشاہ سابق ضرور رہا ہوجائے گا اسکا رہا ہونا قیامت کا سامنا ہی وہ رہا ہوتے ہی اس معاوضہ مین ضرور طلسم کشا کا شریک ہوگا کہ اسنے مجکو رہا کیا ہی اسکا شریک ہونا غضب ہی ایک دم مین طلسم تہ و بالا ہوجائے گا اور جو جو اُسکے دوست و عزیز بسبب شہنشاہ کے خوف کے شریک شہنشاہ ہوئے ہین اور یا پوشیدہ ہوگئے ہین وہ سب اُسکی رہائی کی خبر پاکر اُسکے شریک ہونگے اور ہم سب سے عیوض لینگے جو بدسلوکیان اُنکے ساتھ ہم سب نے کین ہین خصوصاً بادشاہ سابق تو چن چن کر قتل کریگا ہم مین سے کسی مین اسقدر جراءت نہین ہی کہ اُسکا مقابلہ کرسکین یا اُسکے سحر کا جواب دین ہم پر کیا منحصر ہی خود شندکال مقابلہ نہین کرسکتے ہین ان سب خیالون کے سبب سے ہماری راے آپ کی راے کے موافق ہی یہ جو سب نے کہا اُسوقت بے ستون نے کہا کہ پہلے مین نے یہی قصد کیا تھا مگر پھر دل سے جو مشورہ کیا اُسنے یہ اعتراض پیدا کیا مین اس قصد سے باز آیا ورنہ مین کسی سے راے نہ لیتا فوراً قتل کرتا مگر اس سبب سے مین نے اپنا قصد فسخ کیا یہ کہکر وہ اعتراض بیان کیا جو کہ شب کو خود ہی پیدا کیا تھا اور کہا کہ میرا کیا نقصان ہی اگر طلسم کشا کسی سے نہ رکا اور کوہ بے ستون پر آگیا دین نور اگر زندان خانہ مین جاکر بادشاہ سابق کو قتل کرڈالونگا اُسوقت یہ اعتراض نہوگا

سب نے کہا کہ یہی رائے بہت ٹھیک ہی ہم نے اس امر کا خیال نہ کیا تھا اس سبب سے
اُسوقت رائے دی تھی جب آپ نے یہ فرمایا تو ہمارے ذہن نے قبول کیا بلکہ اسوقت
سے اُسوقت کا قتل کرنا بہتر ہی تب بے ستون نے کہا کہ آپ لوگون کی بھی یہی رائے ہی
کہ اُسیوقت یہ امر کیا جائے سب نے جواب دیا کہ جی ہان جب یہ رائے قرار پا گئی اُسوقت
بے ستون اور کاغذات دیکھنے لگا اور سحر کو اپنے تازہ کرنے لگا اور ایک ایک کے سحر کا
امتحان ہونے لگا کسی نے دریا مین بیٹھے بیٹھے سحر کیا کہ باغ آراستہ ہو گیا کسی نے سحر کیا کہ
پانی برسنے لگا کسی نے آگ برسائی کسی نے برف کسی نے سنگ کسی نے اژدر پیدا کیا کسی نے
گرمی زیادہ کردی اسیطور سے ہر ایک اپنا کمال دکھانے لگا یکایک وہ طائران سحر جو
کہ بے ستون نے برائے حفاظت و برائے دریافت و برائے نگرانی حال حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے مقرر کیے تھے حاضر دربار ہوئے بزبان انسانی گویا ہوئے کہ
ای شاہ ساحران آگاہ ہوجیے کہ آپ نے ہم کو اس امر کے لیے مقرر کیا تھا کہ تم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کے حال کے نگران رہنا اور ہم کو آکر خبر دینا کہ اسقلینوس کسطور سے
طلسم کشا سے پیش آیا اور کیونکر مرکا اور طلسم کشا سے اور حکیم سے جو مقابلہ ہوا تو کیا ٹھہری
کون غالب آیا ہم بموجب ارشاد گئے اور نگران رہے ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ جب حکیم کو
حضور نے اجازت دی اور عرضی پر یہ دستخط فرمائے کہ جاکر رو کو طلسم کشا کو حکیم بہت خوش
ہوئے اور کوہ زنگبار زنگ پر جاکر طلسم کشا سے ملے بہت خلق اور مروت سے پیش آئے
قدمونکو طلسم کشا کے بوسہ دیا اور کہا کہ مین بھی خدا پرست ہون مین آپ کے قدوم میمنت
لزوم کا مشتاق تھا تشریف لے چلیے اپنے نور جمال و نور قدم سے میرے کاشانہ تاریک کو
منور فرمائیے مین آپ کا منتظر تھا یہ کہکر خوشی خوشی طلسم کشا کو تخت پر سوار کیا بارہ ہزار
جو ملازم اُنکے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم سب گرد تخت طلسم کشا حلقہ کرلو خود قفس طائر اسرار
طلسمی کا جو نزد حکیم اسقلینوس کے پاس تھا کھولا حکیم نے جیسے طائر کو کھولا طائر نے
پرواز کرکے گرد سر حکیم پہلے گردش کی اُسکے بعد باواز انسانی یون پکار کر کہا کہ ای ساکنان
طلسم آگاہ ہو کہ یہی طلسم کشا ہین اور یہی قاتل ہین شنکال و بے ستون جادو

کے عمر طلسم تمام ہوگئی کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح طلسم ملے گی طلسم فتح ہوگا جوان کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا و مرتبہ اعلی پائیگا قتل و غارت ہونے سے محفوظ رہیگا جو انکے خلاف کرے گا ذلیل و خوار ہوگا یہ کہکر اُس طائر نے طلسم کشا کے سر پر آکر سات مرتبہ گردش کی اور یہی کلمہ کہکر ایک طرف کو پرواز کر گیا اُسوقت حکیم اسقلینوس نے اپنے ملازمون و مصاحبون سے کہا کہ تم سب نے سُنا کہ طائر طلسم نے کیا خبر دی انھون نے جواب دیا کہ ہم نے بخوبی سُنا ہم اطاعت طلسم کشا سے ہرگز ہرگز دست بردار نہ ہونگے جان و دل سے اطاعت کرینگے ہم کو آپ کے ارشاد سے یقین تھا اب تو بالکل یقین ہوگیا اُسوقت اسقلینوس نے جواب دیا کہ اصل امر یہ ہے کہ اطاعت کرنا طلسم کشا کا باعث نجات و سبب آسودگی ہے مین تو پہلے ہی سے مسلمان تھا اور مین نے تو بیعت طلسم کشا کی اور جہان تک ممکن ہوگا کوشش کرونگا اور بربادی کوہ بے ستون مین امداد کرونگا اُسیوقت سب نے طلسم کشا کی بیعت کی حکیم بہ خوشی و خرمی نوبت و نقارے خوشی کے بجاتا ہوا طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لے کر قصر بہشت مثل مین جاکر مقیم ہوا باہر اپنے لشکر کو اُتارا بڑی دھوم سے طلسم کشا کی دعوت کی ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی ہم بھٹا کیے اور یہ خیال کیا کیے کہ حکیم اسقلینوس طلسم کشا کو فقرہ دے کر یہان لایا ہے اسیر کرے گا اسیطور سے دعوت و ضیافت مین ایک دن گذرا کہ دوسرے دن سہ پہر کو طلسم کشا صحن باغ مین بیٹھا ہوا تھا سیر باغ کر رہا تھا کہ آپ کے ملازم شبیہ بادشاہ سابق کو اسیر کیے ہوئے اور ظلم و بدعت کرتے ہوئے اُدھر سے گذرے طلسم کشا کی نگاہ پڑی حکیم سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے حکیم نے جواب دیا کہ یہ شعبدہ آپ کو دکھایا گیا ہے کو دہ بادشاہ طلسم اسی مقام پر قید ہے وہ آپ کی کوشش و سعی سے رہا ہوگا اور آپ کا شریک ہوگا اُسکی رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہے اور اپنے دشمنون سے معاوضہ لے گا یہ اُسی کی تصویر تھی جو کہ اسوقت آسمان پر نمایان ہوئی تھی اور اُس پر ظلم و بدعت کی جاتی تھی طلسم کشا نے جواب دیا کہ افسوس اس امر کا ہے کہ وہ لوگ جلدی لے کر چلے گئے ورنہ مین اسیوقت رہا کر لیتا کیا کرون حکیم ۴

نے کہا کہ اصلی بادشاہ نہ تھا ہین نے عرض نہین کیا ہی کہ تصویر تھی اور شعبدہ دکھایا تھا
چونکہ بے ستون ساحر زبردست ہی اُسکے ایسے ایسے بہت سے شعبدہ ہوتے ہین اور
ہونگے ہوشیار رہیے گا حکیم نے طلسم کشا کو اسکی حالت سے آگاہ کردیا طلسم کشا نے
جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالے اگر مین نے کوہ بے ستون کو برباد کرکے اور بے ستون جادو
کو قتل کرکے بادشاہ سابق کو نہ رہا کیا تو کچھ کام نہ کیا اور اس طلسم کو ضرور فتح کرونگا شند کال
کو قتل کرونگا اور کل نمک حرامون کو سزا دونگا حکیم نے بھی اقرار کیا کہ مین بھی آپ کا
شریک ہون چنانچہ اُسیوقت ایک ساحرہ ملازمہ ملکہ لعلان حور بیگم بھانجی شند کال
شاہ کی خواجہ عمرو عیار کو اسیر کیے ہوئے بروے ہوا جاتی تھی طلسم کشا کی نگاہ پڑگئی
اُسکو تیر سے قتل کرکے اپنے عیار کو رہا کیا اُس عیار نے تو آفت برپا کردی حکیم شیاطین جو
کہ اُستاد ہی حکیم اسقلینوس کا اور ہم سب کا دوست ہی گو وہ خداوند عجائب کو
نہین مانتا ہی خداوند کوہ نشین کو سجدہ کرتا ہی اُسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا و اُسکا عیار حکیم
اسقلینوس کے مہمان ہین حکیم نے بے ستون جادو کو فریب دیا خدا پرست ہو گیا
بلکہ قبل سے خدا پرست تھا اپنے کو پوشیدہ رکھا تھا اور کسی پر ظاہر نہین کیا تھا
کہ خدا پرست ہون بلکہ یہ سب پر ظاہر تھا کہ یہ عجائب پرست ہی اب جو طلسم کشا
سے ملا اور طلسم کشا کو مہمان کیا تو ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہون جب طلسم کشا کو وہ
رنگا رنگ پر آیا اور بے ستون کو خبر ہوئی ادھر حکیم کو معلوم ہوا بے ستون نے
قصد کیا تھا کہ کسی کو روانہ کرکے طلسم کشا کو روکے کہ حکیم نے بے ستون کو عرضی
تحریر کی کہ اگر مجھکو حکم ہو تو مین جاکر طلسم کشا کو روکون چونکہ بے ستون اس حال سے
آگاہ نہ تھا اُسنے حکم دے دیا اسقلینوس کی مراد دلی حاصل ہوئی طلسم کشا کو وہان
سے لاکر اپنا مہمان کیا اور اب فکر بربادی طلسم کوہ بے ستون کی راے و فکر حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا و عیار کررہے ہین بس اس امر سے آگاہ ہو کر اپنے شاگرد
اثرم جادو کو روانہ کیا کہ جاکر طلسم کشا کو مع اُسکے عیار کے پکڑلا اگر طلسم کشا ہاتھ نہ
لگے تو اُسکے عیار کو پکڑلانا چنانچہ اثرم جادو خواجہ عمرو کو پکڑ کرسے گیا راہ مین

اہرم جادو کو نقرہ دے کر عمرو نے قتل کیا اور خود اسکی صورت بنکر حکیم شیاطین کے
پاس گیا اور حکیم کو عیاری کر کے اسیر کر لیا اور طلسم کشا و حکیم اسقلینوس کے پاس لایا
طلسم کشا نے شیاطین سے دین اسلام قبول کرنے کو کہا حکیم نے یہ شرط کی کہ خداوند
کوہ نشین کی خبر منگا دیجیے اور اُنکا حال میرے اوپر ظاہر کیجیے تو مین دین اسلام قبول
کرون چنانچہ طلسم کشا نے اپنے عیار کو اُس حال کے دریافت کے لیے طرف کوہ کے روانہ
کیا طلسم کشا حکیم اسقلینوس کا مہمان رہا اور اپنے عیار کا انتظار کرنے لگا و شیاطین
مقید ہوا اسی زمانہ مین ملکہ لعلان جو بیگر کو خبر اس حال کی ہوئی کہ میری کنیز کو طلسم کشا
نے قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کر لیا اور حکیم اسقلینوس باغی ہو گیا طلسم کشا کو اپنا
مہمان کیا ہی اور طلسم کی بربادی کی فکر کر رہا ہی وجہ یہ تھی کہ عمرو عیار اپنے لشکر سے جب
نکلا تھا وہ کوہ لعلان پر پہونچا اُسکی کنیز کو بیہوش کر کے اُسکی صورت بنکر ملکہ
کے پاس گیا اور قصد کیا کہ ملکہ کو بھی بیہوش کر کے اسیر کرون ملکہ کو شراب پلائی
چونکہ ملکہ نے اپنا بندوبست کر لیا تھا شراب اُڑی عمرو کا حال ظاہر ہوا بس ملکہ
نے اسیر کر کے اپنے مامون کے پاس روانہ کیا تھا کہ جو راہ مین طلسم کشا نے رہا کر لیا
بس ملکہ برہم ہو کر اور یہ خبر پا کر مع اپنی خواصون اور مصاحبون کے حکیم کے باغ مین
آئی اور طلسم کشا و حکیم کو ڈانٹا طلسم کشا سے مقابلہ کیا طلسم کشا نے سب سحر اُسکے دفع
کر دیئے ملکہ کچھ نہ بنا سکی آخر کو عاجز ہو کر اپنے باغ کو واپس گئی طلسم کشا اب حکیم کا
مہمان ہی اور اپنے عیار کا انتظار کر رہا ہی اور اس فکر مین ہی کہ میرا عیار آئے تو یہان سے
برائے بربادی کوہ بے ستون روانہ ہون یہ حال ہی اور یہ خبر ہی حکیم اسقلینوس
باغی ہو گیا ہی اور سب کے قتل کی فکر کر رہا ہی اور اس فکر مین ہی کہ کسی تدبیر سے
بادشاہ سابق کو رہا کراؤن یہ خبر ہی جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُننا تھا کہ بے ستون
کے حواس جاتے رہے جب طائر خبر دے چکے لے ستون نے طائرون کو حکم
دیا کہ تم پھر جاؤ اور جو حال وہان گذرے وہ ہم سے آکر کہنا طائر تو اُدھر کو روانہ ہوئے
اِدھر بے ستون نے سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کی جائے کوئی ایسا سردار ہی کہ جا کر

حکیم و طلسم کشا کو پکڑ لائے یہ کہنا تھا کہ خیلتاس جادو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ میں جاکر اسیر کیے لاتا ہون اسکا اُٹھنا تھا کہ اجلاس جادو اُٹھا اُسکے اُٹھنے کے بعد زلازل جادو اُٹھا ان تینون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جاکر ان دونون کو پکڑے لاتے ہین یعنے طلسم کشا و حکیم استقلینوس کو وحکیم شیاطین کور ہاکرتے ہین بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا جاؤ مگر ذرا دیکھ بھال کر مقابلہ کرنا کیونکہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اسی سبب سے ملکہ لعلان حور پیکر طلسم کشا پر غالب نہین آئی اور اُسکے سب سحر رد ہوئے وہ عاجز ہوکر واپس گئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب بندوبست کرینگے بے ستون نے کہا کہ اچھا جاؤ بس وہ تینون ساحر بے ستون سے رخصت ہوکر طرف قصر بہشت محل کے روانہ ہوئے انکو تو ادھر روانہ رکھیے پہلے بے ستون کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب یہ ان ساحرون کو روانہ کرچکا تو اسنے سرداروں سے کہا کہ تیاری لشکر کا حکم دو مین ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر اور ایک نامہ بنام ملکہ برجیس آفتاب منظر کے روانہ کرتا ہون کیونکہ یہ دونون بھانجیان ہین شہنشاہ طلسم کی اور ساحرہ زبردست ہین اُن کو طلب کرتا ہون ان دونون کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور زیر کوہ بے ستون مع لشکر کے فروکش ہونگا اگر یہ تینون ساحر طلسم کشا کو پکڑ لائے تو خیر اگر طلسم کشا کے ہاتھ سے عاجز ہوکر چلے یا قتل ہوئے یا اسیر اور طلسم کشا مع حکیم و اُسکے ملازمون کے برائے فتح کوہ بے ستون ادھر آئے گا تو ہم اس سے زیر کوہ مقابلہ کرینگے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئے گا طلسم کشا کو مع حکیم کے اسیر کرینگے سب سردارون نے کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہی اُسی وقت بے ستون جادو نے دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ بنام ملکہ لعلان حور پیکر روانہ کیا ہی کہ اے ملکہ عالم و عالمیان و اے سلطان ساحران و اے گل گلزار باغ سحر و ساحری و اے نونہال گلشن شعبدہ گری زاد لطفہ بعد تسلیم و تعظیم کے واضح راے عالی متعالی ہو کہ ہم سب آپ کے نمک خوار و جان نثار ہین اور آپ کے ماموں جان کے تابعدار ہین خلاصہ گذارش یہ ہی کہ آپ کو معلوم ہی کہ طلسم کشا اسطرف کو آیا تھا حکیم استقلینوس نے حکو دھوکا دیا اور باغی ہوکر شریک

طلسم کشا ہوا چنانچہ طلسم کشا نے آپ کے قیدی کو رہا کیا اُسکے معاوضہ مین آپنے جاکر طلسم کشا سے
مقابلہ کیا مگر بہ سبب باطل سحر کے آپ اسیر غالب نہ آئین وہان سے واپس چلی آئین
لہذا مین امیدوار ہون کہ آپ یہان تشریف لائیے اور میری کمک فرمایئے مین طلسم کشا سے
مقابلہ کا قصد رکھتا ہون آپ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرون کیونکہ مجکو زیبا نہین ہے کہ آپکی
موجودگی مین کیونکر تخت پر بیٹھون اور لشکر کا افسر بنون بس آپ آیئے تو مین مع لشکر
کے جاکر مقابلہ کرون زیادہ کیا عرض کرون فقط والسلام خیر اختتام یہی تحریر کیا تھا کہ
باقی کل حال طلسم کشا و حکیم کا آپ پر بخوبی روشن وظاہر ہے تحریر کی کوئی ضرورت نہین
ہے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کے ہاتھ پاس ملکہ لعلان حور بیگ کے روانہ کیا یہ بھی
تحریر کردیا تھا کہ اجلاس جادو و خیلتاش جادو و زلازل جادو کو مین نے برائے اسیری
طلسم کشا روانہ کیا ہے میرا قصد ہے کہ جب تک وہ اُنسے مقابلہ کرین اور اُسکو خواہ اسیر
کرکے لائین یا قتل کرین اگر خدا نخواستہ طلسم کشا اُنپر غالب آئے اور مع حکیم کے
اسطرف آئے تو مین مع لشکر کے زیر کوہ مقیم ہون اور اُس سے مقابلہ کرون اور کوہ کو
برباد ہونے سے بچاؤن یہ تحریر کراکے اُدھر کو روانہ کیا اور ایک نامہ اسی مضمون کا بنام
ملکہ بر جبیں آفتاب منظر کے روانہ کرا چکا مضمون یہ تھا کہ اے ملکہ سلطان خوبان و اے
شاہ محبوبان و اے گل گلزار باغ محبوبی و اے نونہال حدیقہ خوبی زاد مجدتہ بس از ہدیہ سلام
کے ظاہر ہو کہ اتفاق سے طلسم زعفران زار کے فتح کرنے کو ایک شخص حمزہ نامے کہ جس کو
سب صاحبقران کہتے ہین اور وہ بہت زبردست ہے اُسنے اور اُسکی اولاد نے لاکھون
پہلوانون و ملکون کو زیر و فتح کیا اور ہزارون برباد کیے ہین جسکے حالات سے کتابین مملو
ہین اور وہ خدا پرست ہے چنانچہ وہ اس طرف کو آیا پہلے کئی مقابلہ شہنشاہ شنگال سے
ہوئے وہ مغلوب ہوئے اور حمزہ غالب آیا یہان تک کہ کوہ رنگار رنگ پر آکر پہونچا
مین نے فکر کی کہ ساحر کو بھیجکر روکون کہ حکیم اسقلینوس نے مجکو عرضی تحریر کی کہ مجکو
حکم ملے کہ مین جاکر طلسم کشا کو روکون مین یہ نہ جانتا تھا کہ حکیم مسلمان ہے اور مجھ سے
فریب کرتا ہے مین نے حکم دیدیا وہ طلسم کشا سے مل گیا اُسنے طلسم کشا کو لے جاکر اپنا

شریک کیا اور مہمان کیا چنانچہ ملکہ لعلان حور پیکر نے جاکر مقابلہ کیا اس حال سے آنگاہ ہوکر مگر بسبب اسم اعظم کے وہ غالب نہ آسکین اپنے مقام کو واپس گئین مین نے انکو بھی طلب کیا ہی اور آپ کو بھی تحریر کرتا ہون کہ آپ بھی تشریف لائیے تاکہ مین آپ دونون حضرات کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرون اور طلسم کشا سے مقابلہ کرون آپ صاحبونکی موجودگی مین خود مختاری نہین کر سکتا ہون لہذا بہت جلد تشریف لائیے میری کمک فرمایئے اور کل حالات جو کہ زبانی طائران سحر کے سُنے تھے سب تحریر کیے اور بہت کچھ عجز و انکسار تحریر کیا اس مضمون کا نامہ تحریر کرکے بدست ایک ساحر کے طرف کوہ برجیس کے روانہ کیا یہ بھی تحریر کردیا تھا کہ تین ساحرون کو کہ جنکے نام یہ ہین مین نے برائے اسیری طلسم کشا کے روانہ کیا ہی یقین ہی کہ وہ اسیر کرلائین اگر وہ اسیر نہ کرسکے اور خود قتل یا اسیر ہوئے تو ہم طلسم کشا سے مقابلہ کرکے اسیر کرلینگے یا قتل وہ ساحر کہ جنکو روانہ کیا ہی اُنکے نام یہ ہین کہ اجلاس جادو خیلتاس جادو زلازل جادو دونون نامے جب روانہ کرچکا اُسوقت دربار برخاست ہوا اور حکم دیا کہ لشکر تیار رہے اُسوقت سے لشکر مین تیاری کا بندوبست ہونے لگا قریب اسی ہزار کے ساحران غدار اسکے ماتحت اور زیر حکم تھے اُنمین بندوبست ہوا بے ستون نے اُن ساحرون سے یہ سوال کیا تھا کہ تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ حکیم باغی ہوگیا ہی اور شریک طلسم کشا ہوا ہی اُنھون نے عرض کیا تھا کہ پہلے ہم کو اس امر کا یقین نہ تھا بلکہ ہم جانتے تھے کہ حکیم طلسم کشا کو فقرہ دے رہا ہی اور وقت و موقع کا منتظر ہی جب ہم نے دیکھا کہ جب ملکہ لعلان حور پیکر سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا ہی تو حکیم نے طلسم کشا کی جنبہ داری کی اور ملکہ سے لڑنے پر آمادہ ہوا طلسم کشا پر کچھ پڑھ پڑھ کر دم کرتا جاتا تھا اور بہت سے افعال و حرکات ایسے حکیم سے سرزد ہوئے کہ ہم کو اس امر کا یقین ہوگیا کہ حکیم محل ہوگیا ہی اور طلسم کشا کا شریک ہی ہر وقت یہی باتین ہوا کرتی ہین کہ یہان سے چلیے کوہ بے ستون کو بے ستون جادو کو قتل کرکے فتح فرمایئے اور بادشاہ سابق کو رہا فرمایئے اور خدا وند عجائب کو ہزارون گالیان دیتا ہی اور برا کہتا ہی اور لعنت کرتا ہی یہ سب سبب ہین اس امر کے یقین

کرنے کے اب جب بے ستون جادو اپنی خوابگاہ مین آیا تو فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون سوائے اس تدبیر کے کوئی تدبیر بہتر نہین ہو کہ جب یہ دونون
شاہزادیان آلین تو مع لشکر کے زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور جب طلسم کشا آئے تو اُس سے
مقابلہ کرون اول تو اس امر کا یقین ہو کہ اجلاس وغیرہ ہی اسیر کرنے کے لیے آئین گے ملکہ
عورت ذات تھی اس سبب سے غالب نہ آئی یہ مرد ہین ضرور غالب آئینگے دوسرے
اس امر سے بھی آگاہ ہین کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہو اسکا بھی بندوبست کرلینگے اور
ملکہ اس حال سے آگاہ نہ تھی راوی بیان کرتا ہو کہ ایسی ایسی فکر کرتے کرتے بے ستون
سو رہا اسکو خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہو اور اُن نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہو کہ جو
کہ پاس ملکہ برجیس و لعلان کے بے ستون کیطرف سے نامے لے کر گئے ہین
دوسرے اس امر کا ناظرین کو خیال رہے اور راوی کا بیان بھی ہو کہ بے ستون جادو
ملکہ برجیس آفتاب منظر پر مدت سے عاشق و فریفتہ تھا مگر بہ سبب شندکال
کے خوف کے اپنے عشق کو ظاہر نہ کرتا تھا آتش فراق مین جلا کرتا تھا ہان جب کبھی شندکال
کے پاس گیا اور ملکہ بھی آئی وہان اسنے دیکھ لیا اسنے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین ملکہ سے
خود اس امر کو ظاہر کرون اور انکا عندیہ لون مگر یہ خوف ہوا کہ ملکہ کو ناگوار گذرے و
شندکال سے کہدے تو بڑی خرابی ہو یہ حکومت بھی ہاتھ سے جائے اور یہ اعتبار بھی
کم ہو جائے نہ معلوم شندکال کس طور سے پیش آئے لہذا آتش فراق سے جلا کرتا تھا
اسی سبب سے ملکہ برجیس کو اپنی کمک کے لیے طلب کیا ہو کہ اول تو ملکہ کو دیکھ
بھی لونگا دوسرے اگر موقع مین پڑا تو اپنا حال دل بھی ظاہر کرونگا اور اُسکو راضی
پایا تو وصل سے بھی کامیاب ہونگا جب ملکہ راضی ہو گی تو شندکال پھر کچھ نہ
کہہ سکیگا میرا مطلب ہو جائے گا اسی سبب سے اسنے وہ القاب لکھا جو کہ محبوب
کو لکھتے ہین راوی بیان کرتا ہو کہ جب نامہ بر دونون راہ طی کرکے ایک ملکہ برجیس
کے پاس اور ایک لعلان کی خدمت مین پہونچا ملکہ لعلان اپنے باغ مین بیٹھی
ہوئی سیر گل و بوٹہ کر رہی تھی دل مین خیال خواجہ عمرو تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا دربان

مخلدار سے کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ بے ستون کے پاس سے ایک ساحر عرضی لے کر
آپ کی خدمت مین آیا ہے بار بار یاب ہونا چاہتا ہے کیا حکم ہوتا ہے مخلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا
ملکہ نے دل آرا سے کہا کہ مین جاکر مسہری پر لیٹی ہوں اپنے کو بیمار بناتی ہون کیونکہ مجھکو
یقین ہے کہ بے ستون نے برائے کمک مجھکو طلب کیا ہوگا اور مجھکو شراکت ان لوگونکی
منظور ہے نہ اُن لوگون کی مین ہر طرف سے دست بردار ہون جبکہ ماموں کی شراکت سے
انکار ہے تو اور لوگ کیا حقیقت رکھتے ہین تو نامہ بر کو بلاکر عرضی لے کر پڑھنا اور اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوکر نامہ بر سے کہدینا کہ جب سے ملکہ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے
آئین ہین بہت علیل ہوگئی ہین تپ محرقہ مین مبتلا ہین جسم مین طاقت اُٹھنے بیٹھنے
کی نہین ہے وہ کیونکر آسکتی ہین اگر بلایا نہ ہو اور کوئی مضمون ہو تو جو مناسب ہو وہ جواب
تحریر کر دینا بلکہ نامہ بر کو میرے پاس لے آنا مین لیٹے لیٹے نامہ سُن لونگی اور جیسا موقع
ہوگا وہ جواب تحریر کرا دونگی یہ کہکر ملکہ مسہری پر جاکر دوشالہ اوڑھکر لیٹ رہی دو
خواصین مرچھل ہلانے لگین دو پاؤن دبانے لگین برابر مسہری کے میز پر سامان دوا
وغیرہ رکھدیا گیا لخلخہ بناکر رکھدیئے گئے ہر قسم کا سامان جو کہ مریض کی راحت کا ہوتا
ہے فوراً مہیا کر دیا گیا ادھر وزیرزادی نے مخلدار سے کہا کہ اُس نامہ بر کو لے آؤ مخلدار گئی
اور نامہ بر کو اپنے ہمراہ لائی نامہ بر نے دیکھا کہ ملکہ کی وزیرزادی دل آرا کرسی پر بیٹھی ہوئی
ہے بارہ دری ہین اور سب خواصین ملکہ کی اُسکے گرد و پیش جمع ہین کچھ باتین ہو رہی ہین
مگر سب اُداس و پریشان حواس ہین اسنے آکر وزیرزادی کو سلام کیا ادھر اُدھر نگاہ اُٹھاکر
دیکھا ملکہ کو نہ پایا وزیرزادی نے اشارہ کیا وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا وزیرزادی
اسکو اشارہ کرکے فوراً اُٹھی اور لیٹی ہوئی کمرے مین گئی اور وہاں سے چند منٹ کے بعد
باہر آئی مگر بدحواس کرسی پر آکر بیٹھی اُن خواصون سے کہا کہ مین ملکہ کے پاس گئی تھی
کہ جاکر نامہ بر کی خبر کرون جاکر جو دیکھا تو ملکہ بیہوش پڑی ہوئی ہین بخار چڑھا
ہوا ہے لو نکل رہی ہے ہاتھ جو جسم پر رکھا ناگوار گذرا یہ معلوم ہوا کہ آگ مین ہاتھ
ڈالدیا ایسی تپ ہے کہ اگر کوئی منٹ دو منٹ ہاتھ رکھے تو چھالا پڑ جائے مین نے

لاکھ لاکھ ہوشیار کیا مگر ہوشیار نہ ہوئین آج تو سب دن سے زیادہ غفلت ہی ورنہ اور دن تو گھڑی دو گھڑی ہوشیار بھی ہوتی تھین آج جب سے حکیم صاحب دیکھ کر گئے ہین اور نسخہ بدل گئے ہین وہ دیا گیا ہی جب سے جو پڑی ہین تو نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی تم سب دیکھتی ہو کہ غذا بالکل ترک ہو گئی ہی ماشہ دو ماشہ جو کھاتی تھین وہ بھی آج نہین کھایا ایسی حالت مین زندگی کی کیا امید ہی کچھ خداوند عجائب ہی رحم کرینگے تو ملکہ کی جان بچے گی معلوم ہوتا ہی کہ ہم سب کی تنہائی کا زمانہ آگیا ہی خداوند ملکہ کو ہم سب کے سر پر سلامت باکرامت رکھین کیونکہ ہمارا تو سواے ملکہ کے کوئی دوسرا سہارا بھی نہین ہی اسطور سے کون ہمارے تمھارے ناز اُٹھائے گا اُنھون نے تو ناز اُٹھا اُٹھا کر ہم کو گستاخ حد درجہ کا کر دیا ہی بھلا دوسرا کب اسکو گوارا کرے گا وہ تو ادب و قاعدہ سے کام لے گا یہ کون کرے گا کہ ہم سویا کرتی ہین ملکہ اگر بیدار بھی ہوئین تو ہم کو نہ جگایا خود اپنے ہاتھ سے کام کر لیا اپنے برابر بٹھا کر کھلایا اگر ہم خفا بھی ہو گئین خود بخود تو خود ہم کو منایا اور منت کرکے ہم کو راضی کیا ہم کو تو اس قسم کی عادت ہی دوسرا ایسا کیون کرنے لگا جوتی پر مارنے لگا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرا سیر کو جی چاہتا ہی ملکہ نے فرمایا کہ اے دل آرا تم میری حالت دیکھ رہی ہو تمھارے سبب سے مجھکو راحت ہی اگر تم سیر کو جاؤ گی تو مجھکو اس علالت مین تکلیف ہوگی مین تم کو اس حالت مین کیونکر سیر کی اجازت دون اگر تم رفع حاجت کو جاتی ہو تو مجھکو تکلیف ہوتی ہی نہ کہ سیر کو جاؤ گی مین ناراض ہو گئی گو مین نے کچھ کہا نہین مگر ناگوار گذرا منھ بنا لیا ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی میری بس رونے لگین اور فرمایا کہ تم خفا ہو گئین اچھا جاؤ مگر جلدی آنا مین نے انکار کیا نہ مانا آخر منت کرکے روانہ کیا مین جا کر فوراً واپس آئی بس ایسی ملکہ ہم کو کہان ملے گی دیکھین ہمارا مقدر ہم کو کیا دکھاتا ہی سب نے جواب دیا کہ خداوند عجائب شفا دینگے اے عزیز بزاری پریشان نہ ہو تم کو یاد نہین ہی کہ حکیم صاحب کہہ گئے تھے کہ آج بحران کا یوم ہی اور تیسرا بحران ہی بس اس سبب سے آج غفلت زیادہ ہی پریشان نہ ہو جیسے ضرور شفا ہوگی حکیم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ آج کا بحران سخت ہی اگر یہ آسانی سے گذر گیا تو پھر کوئی مقام

خوف و اندیشہ نہین ہی بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر ملکہ کو غفلت زیادہ ہو تو کوئی اندیشہ نہ کرنا نہ ہوشیار کرنے کی فکر کرنا اُسکے دفع ہونے کی دوا بھی دے گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ دن مین چار یا پانچ مرتبہ دینا جسمین تین مرتبہ تو دے چکے ہین دو دفعہ کی باقی ہی وہ بھی دینگے یقین ہی کہ شام تک ہوشیار ہو جاینگی اب ایسی غفلت نہ ہوگی وزیرزادی نے کہا کہ خدا وندا ایسا کرین میری تو یہ دعا ہی کہ جو مرض کہ ملکہ کو ہی وہ مجکو ہو جائے ملکہ کو صحت ہو جائے وہ سلامت رہین نہ معلوم کون سی گھڑی و ساعت تھی کہ طلسم کشا کے مقابلہ کو یہانسے گئین تھین نہ معلوم طلسم کشا نے کیا کر دیا کہ وہان سے آکر پھر باہر نکلنا نہ نصیب ہوا اُس دن سے جو بخار آیا ہی تو گھڑی بھر نہین اُترا نہ گانا پسند آتا ہی نہ ناچ یا یہ حالت تھی کہ کوئی گھڑی ناچ و گانے سے فرصت نہ ملتی تھی دل گھبرا جاتا تھا یا وہی ہین کہ آج پندرہ دن سے کسی بات کی خبر تک نہین ہی دل بھی ٹھکانے نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جب کہ اپنا مالک و مختار بیمار ہو تو پھر کیا کوئی چیز پسند آئے ہم سب تو دن رات دعا کرتی ہین دل آرا نے کہا کہ سوائے دعا کے کیا چارا ہی یہ کہکر نامہ بر کیطرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ تمھارا ادھر آنا کیونکر ہوا اُسنے کہا کہ مین بے ستون جادو کی عرضی لے کر آیا ہون اُنھون نے ملکہ عالم کو براے کمک طلب کیا ہی عرض کیا ہی کہ آپ تشریف لائیے تو مین آپ کو بادشاہ کرکے لشکر کا طلسم کشا کے مقابلہ کو نکلون کیونکہ آپ کی موجودگی مین میری یہ طاقت نہین ہی کہ خود بادشاہ بنکر اور لشکر لے کر جاؤن اور مقابلہ کرون بدون آپ کی موجودگی کے مین لشکر لے کر نہ جاؤنگا بہت جلد تشریف لائیے یہی مضمون نامے کا بھی ہی دل آرا نے یہ سُنکے جواب دیا کہ آگ لگے طلسم کشا کے مقابلہ مین ہماری ملکہ گئین تھین وہان سے جو واپس آئین نہ معلوم اُنھون نے ملکہ پر کیا کر دیا کہ وہان سے جو آکر بخار مین مبتلا ہوئین ہین اسوقت تک نہین صحت ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون کی بیمار ہو لاؤ نامہ مین دیکھون اور تم نے حال ملکہ کا سُنا کہ وہ بیہوش پڑی ہوئی ہین مین تمھارے آنے کی خبر کرنے گئی تھی لاکھ لاکھ ہوشیار کیا ہوش نہ آیا مین نے تمھارے سامنے سب حال ملکہ کا بیان کیا ایسی حالت مین وہ کیونکر جا سکتی ہین یہی سب حال کہدینا اور مین

لکھے بھی دیتی ہون پھر جاتی ہون اور ہوشیار کرتی ہون اگر ہوش آگیا تو نامہ سُنا دونگی بلکہ تم کو
خود لے جاکر دکھادونگی تم خود بھی دیکھ لو اور یہی حال کہدینا یہ کہکر نامہ اُسکے ہاتھ سے لیا
اُسکو پڑھا وہی مضمون تھا جوکہ زبانی نامہ بر نے بیان کیا تھا جب نامہ پڑھ چکی تو اُٹھی
کمرے مین گئی بعد تھوڑی دیر کے باہر آئی کہا کہ چلو مین نے بدقت ملکہ کو ہوشیار کیا ہے
بارے ہوش آگیا بخار مین کمی ہے وہ نامہ بر جو اندر آیا دیکھا کہ ملکہ مسہری پر لیٹی ہوئی
ہین خواصین ادھر اُدھر بیٹھی ہوئی ہین سب سامان دوا میز پر رکھا ہوا ہے اسنے سلام کیا
ملکہ نے باآواز نحیف جواب سلام دیا اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ
گیا اب دل آرا نے نامہ پڑھا اور جو پیام بے ستون نے بھیجا تھا وہ بیان کیا ملکہ نے
اشارہ کیا کہ میرے پاس آؤ وزیرزادی قریب گئی ملکہ نے کان مین کچھ کہا اُسنے نامہ بر
سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ میری تو یہ حالت ہے تم نے خود ہی دیکھ لی ہے بس مین کیونکر
موافق اُنکی طلب کے جاسکتی ہون لہذا مجبور ہون اُنکو اختیار ہے وہ خود کوہ بے ستون
کے حاکم ہین کیا قباحت ہے کہ وہ خود افسر فوج بنکر اور لشکر لے کر جاکر مقابلہ کرین مین
اجازت دیتی ہون میری موجودگی کی کچھ ضرورت نہین ہے اگر مین اچھی ہوتی تو ضرور آتی
ایسی حالت مین ناچار ہون اُٹھ تک تو سکتی نہین ہون جب رفع حاجت کی ضرورت
ہوتی ہے چار آدمی اُٹھاتے ہین تو اُٹھتی ہون اُسپر یہ حالت ہوتی ہے کہ چکر پر چکر آتے
ہین فوراً لیٹ جاتی ہون پہروں حواس نہین درست ہوتے ہین ہوش نہین آتا ہے
ایسی حالت مین کیونکر آسکتی ہون مجکو معاف کرو ہان اگر صحت ہوگئی اور طاقت آگئی
تو ضرور آؤنگی اُسنے کہا کہ بہت خوب مین اسیطور سے عرض کردونگا وزیرزادی نے
اٹھکر اُسکو خلعت دیا اور یہی سب حال کاغذ پر تحریر کرکے اُسکو دیا وہ خلعت لیکر
اور انعام لے کر ملکہ کو دعائین دیتا ہوا باہر آیا اور باغ سے نکل کر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوا اُدھر وہ نامہ بر ملکہ مہرجبیں آفتاب منظر کے باغ مین پہونچا ملکہ
مہرجبیں اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اپنی وزیرزادی ماہ آرا سے باتین کررہی تھی سامنے
سب خواصین حاضر تھین کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر عرضی بے ستون جادو

کی لئے کرایا ہی بار چاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی اسوقت کچھ تشنہ کال کا اور طلسم کا ذکر ہو رہا تھا کیونکہ ملکہ نے پرچہ اخبار مین سب حالات دیکھے تھے کہہ رہی تھی کہ اب طلسم کا بچنا محال ہی ہماری عمر بھی تمام ہوئی ہم کو بدون اسکے چارا نہین ہوگا کہ ماموں کی شراکت کرین اگر شراکت نہ کرینگے تو دنیا ہم کو کیا کہے گی جب طلسم کشا سے مقابلہ کی نوبت آئے گی ضرور ماموں جان طلب کرینگے یا جب کسی مرحلہ پر طلسم کشا پہونچے گا تو ماموں جان طلب کرکے اُس مرحلہ کی جانب برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ کرینگے جانا پڑے گا کچھ عذر نہ کرسکین گے کیونکہ اُنکے سبب سے یہ سب راحت و آرام ہی اور یہ عیش و عشرت ہی اور جب اُنپر وقت پڑے پہلو تہی کرین ہم کو تو زیبا ہی کہ ہم اپنی جان لڑا دین اور جہان تک ممکن ہو اس امر کی کوشش کرین کہ اُنپر کسی قسم کا رنج نہ آئے سب نے یہ جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی اے ملکہ اگر آپ طلسم کشا کے مقابلہ کو تشریف لے جائینگی تو پھر طلسم کشا کو اسیر ہی کرکے لائینگی وہ آپ کے مقابلہ کی کیا تاب لائے گا ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم یہی باتین ہو رہی تھین کہ محلدار نے وہ پیام آکر دیا ملکہ نے کہا کہ اُسکو بلالاؤ مین دیکھون بے ستون نے کیا تحریر کیا ہی محلدار اُدھر گئی ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ مین تو یہ خیال کرتی ہون کہ بے ستون نے مجکو برائے کمک طلب کیا ہی کیونکہ طلسم کشا کوہ رنگا رنگ تک آگیا ہی اگر اُسنے طلب کیا ہی تو مین ضرور جاؤنگی اگر طلسم کشا اسی مقام پر اسیر ہوگیا تو بہت اچھی بات ہی پہلا مرحلہ بھی ہی اگر یہ اُسنے فتح کرلیا اور بادشاہ سابق رہا ہوگیا تو پھر بہت مشکل ہوگی اس مرحلہ پر طلسم کشا کا اسیر ہو جانا یا قتل ہونا کوئی مشکل امر نہین ہی کیونکہ نہ تو اُسکا کوئی مددگار ہی نہ اُسکے پاس لوح ہی جو اُسکو آگاہ کریگی یا اُسکا مددگار اُسکی مدد کرے گا یہ بھی ایک کام اپنا ہی اگر بے ستون نے طلب کیا ہی تو کوئی امر اُسنے خلاف نہین کیا بلکہ اُسنے عین دانائی و عقلمندی کی ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ واقعی بے ستون کی کمک کرنا اور طلسم کشا کو قتل کرنا یا اسیر کرنا تمام ساکنان طلسم کی جان بچانا اور سب پر احسان کرنا زیبا ہی ماموں جان آپ سے بہت خوش ہونگے کہ ہماری بھانجی کو ہمارا خیال ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اُنکی خوشی و ناراضی کا خیال نہین ہی بلکہ اپنی راحت و آرام کا خیال ہی

کہ اگر طلسم فتح ہوگیا تو نہ معلوم کہاں مارے مارے پھرین اور کدھر تباہ ہوکر جائین یا مارے
جائین اسکا زیادہ تر خیال ہی ملکہ یہ کہہ رہی تھی کہ مجلدار نامہ برکو لے کر پاس ملکہ کے
آئی اُسنے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے اشارہ کیا وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا ملکہ نے
بے ستون کی خبر پوچھی اُسنے عرض کیا کہ ابھی تک تو سب خیریت ہی یہ کہکر اُسنے
سب حال صاحبقران کے آنے کا اور حکیم کی عرضی کا اور طائران سحر کے خبر دینے کا
بے ستون کے نامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ آپ کی خدمت مین عرض کیا ہی کہ تشریف
لاکر مجکو سرفراز فرمایئے اور میری کمک فرمایئے بدون آپ کی موجودگی کے مین طلسم
کشا سے مقابلہ نہ کرونگا یہ کمک فرمانا گویا تمام ساکنان طلسم پر احسان کرنا ہی آیندہ
آپ کو اختیار ہی مین نے واجب جان کر عرض کردیا اور ایک عرضی بھی تحریر کی ہی اُسکو
بھی ملاحظہ فرمالیجیے ملکہ نے فرمایا کہ وہ عرضی کہان ہی لاؤ اُسنے عرضی کمر سے نکال کر
پیش کی ملکہ نے لفافہ چاک کرکے پڑھی اُسمین سب حال جو کہ تحریر کرچکا ہون صاحبقران
کا تحریر تھا اور بہت کچھ عجز و انکسار سے طلب بھی کیا تھا ملکہ نے عرضی پڑھکر
قلم دوات طلب کرکے تحریر کردیا کہ تم اطمینان رکھو مین کل یہان سے روانہ ہونگی
پرسون تم تک پہونچ جاؤنگی تم لشکر کو تیار رکھنا جب مین پہونچون فوراً مع لشکر
کے روانہ ہونا دیر نہ کرنا عرصہ کرنے مین خرابی ہی اُس حکیم کی نوشامت آئی ہی وہ نہ
معلوم بھولا کس بات پر ہی بڑا دھوکا دیا کہ ہم پر اس امر کو ظاہر نہ کیا کہ ہم خداپرست ہین
اور اہل اسلام کی دوست ہین آپ کی دشمن ہین خیر جاتا کہان ہی ایسی ہی سزا دونگی
کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ تحریر کرکے اور بہت کچھ تحریر کیا نامہ برکو خلعت و انعام دیا
اور رخصت کیا یہ بھی تحریر کیا کہ تم نے اچھا کیا جو ملکہ لعلان حور بیکر کو بھی طلب
کیا ہین اور وہ دونون ملکر دیکھنا کہ کیسا طلسم کشا کو پریشان کرتی ہین حکیم نے اگر
اُسکی شراکت کی ہی تو وہ کیا بنا لے گا مفت مین مارا جائیگا اُسکی قضا آگئی ہی
جو ہم سے اُسنے دشمنی پر کمر کسی ہی دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر میری تو یہ راے ہی
کہ اس امر کا انتظار کیا جائے کہ طلسم کشا اس طرف کو آئے بلکہ ہم خود کیون نہ اُس پر

لشکر کشی کرین وہ نامہ بر نامہ لیکر اور پیام پاکر وہان سے رخصت ہوکر چلا ادھر ملکہ نے
حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو اُسقدر دن اور رات بھر مین سب سامان درست ہوا
صبح کو ملکہ مع اپنی خواصون و مصاحبون و وزیرزادی کے مع کل سامان سفر اور اسباب
سحر سے آراستہ ہوکر اور سب خواصین بھی اسباب سحر سے آراستہ ہوئین ملکہ تخت پر
سوار ہوئی اور سب ہنس و باز و طاؤس و اژدر وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ نے سحر کیا کہ
ایک ابر گلنار رنگ آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اُسمین ایک آفتاب پیدا ہوا اُس سے
بارش یاقوت ہونے لگی ملکہ اس سامان سے درست ہوکر طرف کوہ بے ستون
کے روانہ ہوئی اسکو توراہ مین رکھا جاتا ہے اُدھر بے ستون جادو نے دربار آراستہ
کیا اہل دربار سے کہا کہ ابھی تک نامہ بر واپس نہین آئے تا کہ معلوم ہوتا کہ کیا
جواب دیا ویسا بندوبست کرتا سرداروں نے عرض کیا کہ وہ دونون شاہزادیان ضرور
تشریف لائینگی آپ کا لشکر بھی تیار ہے بس اُنکو بادشاہ کرکے زیر کوہ چلکر فروکش
ہوجیے لگا بے ستون نے کہا کہ یہی قصد ہے مگر جب سے اجلاس و چیلتاش و
زلازل گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ ابھی نہ پہونچے
ہونگے اپنا بندوبست کر رہے ہونگے اگر مقابلہ ہوتا تو ضرور طائران سحر آکر خبر دیتے
یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ نامہ بر جو کہ ملکہ لعلان حور پیکر کے پاس نامہ لیکر گیا تھا
آکر پہونچا سلام کیا اور سب حال ملکہ کی علالت کا بیان کیا اور کہا کہ مین خود دیکھ آیا
ہون کہ ملکہ کو از حد بخار و تپ ہے اور اسقدر ضعف ہے کہ بات تک نہین کی جاتی ہے
اُٹھنا بیٹھنا تو امر دیگر ہے ایسی حالت مین وہ کیونکر آسکتی ہین یہ کہکر جواب نامہ دیا
بے ستون نے پڑھکر بہت افسوس کیا اور کہا کہ خداوند عجائب ملکہ کو شفائے کامل
عطا کرین واقعی امر مجبوری و ناچاری ہے اگر ملکہ علیل نہ ہوتین تو ضرور تشریف لاتین
خیر مجبوری کو کیا کیا جائے مین نے اپنا کام کیا کوئی مجھپر اعتراض نہین کر سکتا ہے نامہ
ملکہ کا موجود ہے بے ستون یہ کہہ رہا تھا کہ دوسرا نامہ بر جو کہ برجیس کی طرف
گیا تھا آکر پہونچا ملکہ کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ خلعت

ملکہ نے مجکو دیا اور فرمایا کہ مین آتی ہون تم لشکر کو تیار رکھو اور فرمایا ہی کہ جب مین آکر بہو نچون فوراً لشکر لیکر طلسم کشا پر لشکر کشی کرنا اس امر کا انتظار نہ ہو کہ لشکر تیار ہو لے تو روانہ ہون نہ مین اسکا انتظار کرونگی کہ طلسم کشا خود لشکر کشی کر کے آئے بلکہ جہان وہ مقیم ہی اُسی مقام پر چلکر اُس سے مقابلہ کرونگی اور حکیم کو وہ سزاے سخت دونگی کہ وہ تمام عمر یاد کرے گا یہ کہکر نامہ بر نے جواب نامہ ہاتھ مین بے ستون کے دیا بے ستون نے نامہ لیکر پڑھا اور مضمون نامہ سے آگاہ و باخبر ہوکر بہت خوش ہوکر سرداروں سے کہا کہ ملکہ نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہی یقین ہی کہ پرسون تک تشریف لائین بس جب ملکہ آجائینگی جو اُنکی راے ہوگی اُس پر مین عمل کرونگا اُنکی راے کے خلاف نہ کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ طلسم کشا پر لشکر کشی کرین اُسکا انتظار نہ کرین تو ایسا ہی کرونگا اگر یہ راے ہوگی کہ زیر کوہ فروکش ہو تو ایسا ہوگا اب سب امر ملکہ کی راے پر ہین یہ کہکر دربار برخاست کیا اُسکو ملکہ کے آنے کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی اور سب لشکر کو تیار رکھا جاتا ہی اور ملکہ برجیس آفتاب منظر کو راہ مین رکھا جاتا ہی اب حال اُن ساحرون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو کہ بموجب حکم بے ستون براے گرفتاری طلسم کشا و حکیم استقلینوس کے روانہ ہوئے تھے

اب چند کلمہ حالات مقابلہ اجلاس جادو و زلازل جادو و خیلتاش جادو وصاحبقران کے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راویان اخبار و حاکیان فیض آثار اس داستان سحر عنوان کو یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ اجلاس جادو وغیرہ جو بے ستون سے رخصت ہوکر طرف قصر بہشت مثل کے چلے تھے بے ستون نے اُنسے کہدیا تھا کہ طلسم کشا مالک باطل سحر ہی اس سبب سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہی اسکا خیال رکھنا بس ان تینون نے باہم صلاح کی کہ پہلے طلسم کشا کے اسم اعظم کو اُسکے لوح قلب سے محو کردین اور فراموش کردین اور اُسکی زبان بند کردین اُسکے بعد جاکر اُس سے مقابلہ کرین جب اُسکو اسم اعظم فراموش ہوگا

تو وہ ہمارا کیا بنا سکیگا جو سحر ہم اُسپر کرینگے وہ اثر کریگا ہم اسیر کریں گے مع حلیم کے اور اُ
لے جاکر بے ستون کے روبرو پیش کرینگے انعام پائینگے سب ساحروں میں نیک نام
ہونگے بڑی عزت ہوگی بادشاہ طلسم بھی خوش ہوکر یقین ہے کہ کوئی ملک و قصبہ ہم کو مرحمت
کرے یہ باہم صلاح کرکے رائے لی کہ کس مقام پر بیٹھ کر یہ تدبیر کریں یہ جب سب نے کہا
تو اب فکر ہونے لگی کس مقام پر یہ تدارک کیا جائے رائے ہوئی کہ قریب بہشت مثل کے
پہونچکر کوئی مقام پوشیدہ تجویز کرکے اسکا تدارک کرینگے خلاصہ یہ کہ وہ تینوں ساحر ایک
تخت پر سوار ہوکر سب اسباب سحر جسکی جسکی ضرورت تھی تخت پر رکھ کر وہاں سے روانہ
ہوئے تھے قریب قصر بہشت مثل آکر مقام تجویز کرنے لگے دیکھا کہ اُس صحرا میں ایک
کوہ ہے بہت بلند سامنے قصر بہشت مثل کے مگر پشت پر ہے قصر کے اُس کوہ کو تجویز کیا
اور تخت کو اُس کوہ پر اُتارا سحر سے کوہ کو صاف و پاک کیا جب کوہ کو خس و خاشاک
سے پاک کر چکے ایک مقام پر لیپ پوت کر چوکا دیا ایک طرف کھانے پینے کا سامان
کیا ایک خیمہ سحر سے برپا کیا برائے آرام پہلے سحر کرکے کوہ کی راہ کو بند کیا پھر سحر کیا کہ
خیمہ وغیرہ پوشیدہ ہوگیا اس خیال سے کہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہ ہو اُسکے بعد
وہ تینوں حرامزادے نہائے خون خوک پانی میں ملا کر چوکے میں آکر بیٹھے بخورات
جلانے لگے گوگل وغیرہ روشن کی اگیاری دی چوکے میں خون خوک دیا شراب جلائی
لونگیں روشن کیں اب بخورات جلا کر بیٹھ کر یہ حرامزادے کچھ اسم سحر پڑھنے لگے پکارنے
لگے کہ ای کالی کلکتہ والی ای لونا چماری یہ وقت مدد ہے یا سامری یا جمشید کی صدا بلند کی
اپنے بیروں کو بلانے لگے دو پہر رات تک بیٹھے ہوئے پڑھا کیے اُسکے بعد خیمے میں
آکر کچھ کھایا پیا پھر آکر ہوم خانہ میں بیٹھے سحر کرنے لگے اسیطور سے تین دن انکو
گذرے ترنج نارنج بیضہ فولادی گولہ اسنے خوب خوب کمال کے ہر ایک سے
سحر درست کیے ایسے سحر جو کہ سامری و جمشید سے دفعتاً نہ رد ہو سکیں جب یہ سحر
تیار کر چکے اُسکے بعد اب یہ تدبیر کی کہ اسم اعظم طلسم کشا کو اسکے لوح قلب سے محو
کریں زبان بند کردیں تاکہ اسم اعظم فراموش ہو جائے بس اسکی تدبیر کرنے لگے خوب

اسم ہائے سحر پڑھکر چند اشیا تیار کین اُنمین سے ایک نے جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اُس بدمعاش نے خمیر کر کوشش سے ایک جانور برابر لال کے اُس آرد ماش و خون خوک و شراب سے گوندھکر بنایا اور اگیاری مین رکھا دوسرے نے کچھ اسم سحر پڑھکر دانے ماش کے اُس جانور پر جو کہ آرد ماش کا تیار کیا تھا مارے تیسرے نے فوراً اپنی ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُس طائر پر مارا بس خون کا پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ طائر بصورت طائر جاندار کھڑا ہوگیا اور اُسنے اپنے پرون کو حرکت دی اور قصد پرواز کیا یا تو وہ برابر لال کے تھا یا خود بخود چند بسط مین برابر مرغ کے ہوگیا جب اُسنے مرغ کے برابر قد پیدا کیا اُسوقت اجلاس نے جھولی سے سیندور نکالا اور اُس طائر کے جسم پر ٹیکے سیندور کے دیے خیلتاش نے اتنے عرصہ مین حلوا تیار کیا سامنے اُس طائر کے رکھا اُسنے کھایا ازلازل نے بچہ خوک کو جھٹکا کر کے اُسکا جگر نکالا اُس طائر کو دیا اُسنے وہ جگر کھایا اور خون پیا جب وہ حلوا اور جگر کھا چکا ان تینون حرامزادون نے کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر دوہتڑ مارا دوہتڑ کا مارنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلی ایک قفس لے کر پیدا ہوئی وہ قفس اسکے سامنے رکھدیا اور وہ غائب ہوگئی بعد اسکے ان تینون نے ایک کاغذ کا پتلا مقراض سے کاٹا اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا وہ بصورت انسان گویا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک کارد دی اور اشارہ کیا اُسنے لپک کر اُس طائر کو کارد سے ذبح کیا اور اُسکا خون ایک ظرف مین لاکر انکے سامنے رکھا اور وہ پتلا اُس طائر کو کھا گیا جب کھا چکا اُسوقت ہاتھ باندھکر سامنے انکے کھڑا ہوا انھون نے چوکہ سے تھوڑی سی مٹی لی اور مٹی لیکر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اور ایک باز بنایا اُس باز پر اسم سحر دم کیا کہ وہ مثل باز اصلی کے ہوگیا اور اُسنے خوب قد پیدا کیا جب وہ قد پیدا کر چکا اُسوقت انھون نے اُس پتلہ کو اشارہ کیا وہ اُس باز کی پشت پر سوار ہوکر مستعد ہوا کہ انھون نے باز کو اشارہ کیا وہ باز پرواز کر کے طرف قصر بہشت کے چلا راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران و حکیم دونون بزرگوار براحت و آرام بستر مخمل پر استراحت فرماتے تھے چونکہ وقت شب تھا یہ سحر انھون نے وہ پہر رات سے

شروع کیا تھا قریب صبح ختم کیا اور باز و پتلہ کو اس غرض سے روانہ کیا کہ یہ اپنا عکس طلسم کشا و حکیم پر ڈالین تاکہ طلسم کشا کے دل سے اسم اعظم محو ہو جائے اور طلسم کشا کی زبان بند ہو جائے تاکہ ہمارا سحر اثر کرے اور ہم طلسم کشا کو اسیر کر لین اور حکیم بھی تمام دعائین جو کہ سحر کو دفع کرتے ہین فراموش کر جائے نہ طلسم کشا کو ایک حرف اسم اعظم کا یاد رہے نہ حکیم اسقلینوس کو قلب پر پردے نسیان کے پڑ جائین یہ انھون نے تدبیر کی وہ باز اُس پتلہ کو لے کر اُدھر کو چلا اور قریب قصر آیا قصد کیا کہ قصر مین جا کر جہان طلسم کشا و حکیم سوتے ہین اُسی حالت غفلت مین اپنا عکس ڈالے اور گرد سر گردش کر کیونکہ بہ سبب سونے کے کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہوگا اور اسیوقت اسم اعظم و روز بان بھی نہ ہوگا پورا کام ہو جائے گا اسی غرض سے انھون نے یہ تدبیر شب کو کی تھی اُدھر حکیم اسقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا تھا جبکہ ملکہ لعلان حور پیکر صاحبقران کے مقابلہ سے عاجز ہو کر چلی گئی تھی کہ یا صاحبقران اب ساحران طلسم میرے اور آپ کے حال سے آگاہ ہو گئے ہین یہ ممکن نہین ہر کہ مین شب کو نہ سوؤن یا آپ نہ آرام فرمائین اور اب ساحر ضرور میری اور آپ کی فکر کرینگے عالم بیداری مین تو غالب آنا بہت دشوار ہی ہان حالت غفلت مین اُنکا کام ہو جائے گا اور وہ اپنی فکر کر کے اپنے حسب دل خواہ کام کو انجام دینگے اور یہ آپ کو بھی بخوبی معلوم ہر کہ سویا اور مرا برابر ہوتا ہر بس ایسی حالت مین اگر کسی نے آکر اسم کیا اور ہم کو اور آپ کو غافل پا کر اسیر کر لیا تو بڑی خرابی ہوئی اس سے بہتر یہ ہوگا شب کے وقت کا بندوبست فرمایئے کیونکہ نہ تو حضور سے بیدار رہا جائے گا نہ مجھ سے فرض کر لیا جائے کہ بیدار ہی رہے تو ایک دن یا دو دن اگر برابر بیدار رہیے گا تو یہ ہوگا کہ خدانخواستہ علیل ہو جایئے گا اگر علالت کے خیال سے دن کو سویئے تو پھر وہی انجام دن کو ہوگا اس سے اگر مناسب ہو تو کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ شب کو کسی قسم کا اندیشہ نہ رہے بآرام شب بسر ہوا کرے صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو جب تک خدا کو کوئی امر نہ منظور ہوگا اُسوقت تک کچھ بھی کوئی نہین بنا سکتا ہر خوف کس امر کا ہر ساحر کیا

کر سکتے ہین کوئی ضرورت کسی قسم کے بندوبست کی نہین ہو اُسکے ذات پر تکیہ کرکے بیخوف رہو اور آرام کرو حکیم نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر شیطان مارتا نہین ہلکان تو کرتا ہو خداوند کریم تو ہر وقت حافظ ونگہبان ہو مگر تقاضاے عقل یہ ہو کہ بشر اپنی تدبیر سے غافل نرہے جب اسطور سے حکیم نے عرض کیا تھا تو اُسدن سے صاحبقران بموجب کہنے حکیم کے یہ تدبیر کرتے تھے کہ پانی پر اسم اعظم دم فرماکر چارو نطرف قصر کے اُس آب و میدۂ اسم اعظم سے حصار فرما دیتے تھے اور براحت و آرام آرام فرماتے تھے بلاخوف وخطر اُس شبکو بھی یہی صاحبقران نے فرمایا تھا اور بیخوف آرام فرمارہے تھے کہ وہ باز پرواز کرکے مع پتلہ کے قصر پر آیا اُدھر کوہ پر وہ ساحر بیٹھے ہوے سحر کر رہے تھے اور زور دے رہے تھے اور زور ہین لگائے ہوئے دیکھ رہے تھے جون جون یہ سحر کرکے ماش کے دانے مارتے تھے وہ وہ اُس باز و پتلہ کو زور ہوتا تھا خلاصہ یہ کہ باز نے باز نے قصد کیا کہ مین جھپٹ کر مع اپنے سوار کے اندر قصر کے جاؤن اور اپنا کام کرون جس کام کے لیے ہمارے مالکون نے ہمکو یہان بھیجا ہو جیسے ہی جھپٹ کر چلا ایک ٹکر لگی کہ سر پریشان ہو گیا قریب تھا کہ وہ پتلا اُسکے اوپر سے گر پڑے اب اسنے پھر سنبھل کر قصد کیا پھر وہی حالت ہوئی اسیطور سے یہ جسطرف گیا اس باز و پتلے نے ایک دیوار آہنی کھنچی ہوئی پائی کہ جسکے سبب سے راستہ قصر کا بند تھا اسنے قصد کیا کہ بلند ہو کر اس دیوار آہنی کو پھاند کر نکل جائین جسقدر یہ بلند ہوتا تھا وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوتی جاتی تھی یہ کہکشان فلک ہوگئے وہ دیوار بھی اُسیقدر بلند ہوگئی آخر کو یہ پریشان ہوگیا اور قصر مین جانے کا راستہ نہ ملا کہ اندر جائے صبح تک عاجز رہا وہ سحر کو زور دے رہے ہین جون جون زور دیتے ہین یہ کڑک کڑک کر جاتا ہو مگر راہ نہین پاتا ہو وہ دیکھ رہے ہین کہ بار بار تڑپ تڑپ کر جاتا ہو پھر آتا ہو وہان اندرون قصر جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار ہوئے اور حکیم دونون صاحبون نے نماز سحر سے فراغت کی وظیفہ پڑھنے لگے جب باز بہت عاجز آیا اور راہ نہ ملی تو واپس چلا یہ تینون حرامزادے دیکھ رہے تھے کہ بازہ بدون قصر مین گئے واپس آتا ہو انھون نے یہ سحر کیا کہ یہ اُسی طرف جائے وہ اپنے زور

مین چلا آتا ہی اُنکے سحر کو روک کر سامنے آکر بیٹھ گیا مگر یہ عالم ہی کہ جیسے کوئی غصہ مین ہوتا ہی بزبان انسانی گویا ہوا کہ ہم تمھاری اطاعت کرکے بہت پریشان ہوئے ایسے مقام پر ہم کو نہ بھیجا کرو کہ جہان ہمارا بس نہ چلے وہان تو دیوار آہنی حائل ہی کوئی اندر قصر کے کیونکر جائے تم نے بیکار ہم کو پریشان کیا کئی ٹکرین بھی ہم نے کھائین اُس قصر مین جانے کا راستہ نہین ہی چونکہ اب بخوبی صبح ہوگئی تھی یہ جو اُس باز نے کہا یہ حیران ہوگئے اُسیوقت ایک کتاب جھولی سے نکالی اُسکو اسم سحر پڑھکر وا کیا اُسمین یہ نیت کرکے دیکھا کہ کیا سبب ہی جو ہمارا سحر اندر قصر کے نہ جا سکا اُسمین تحریر پایا کہ اے اجلاس جادو و خیلتاش جادو و زلازل جادو آگاہ ہوکہ طلسم کشا مالک اسم اعظم ہی اُسنے آرام سے سونے کے لیے یہ تدبیر کر رکھی ہی کہ اِدھر شام ہوئی اور اسم اعظم کو پانی پر دم کرکے گرد قصر کے اُس پانی سے حصار کر دیا گو ایک ہی مرتبہ کا حصار کافی تھا مگر وہ ہر روز ایسا ہی کرتا ہی اس سبب سے یہ باز سحر نہ جا سکا وہ حصار دیوار آہنی بنکر سد راہ ہوا دوسرے اس قصر کی خاصیت ہی کہ کسی ساحر کا سحر بدون اجازت صاحب قصر کے اندر اثر نہین کر سکتا ہی اگر وہ ساحر بیرون قصر سے سحر کرے ہان اگر اندر قصر کے ساحر جاکر سحر کرے تو سحر کر سکتا ہی وہان اُسکو سحر فراموش نہ ہوگا اور ساحر جا سکتا ہی جیسا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے جاکر اندر قصر کے طلسم کشا سے مقابلہ کیا سب سحر اُسکے رد ہوئے اور اپنا اثر اُنھون نے دکھایا مگر وہ کیا کرے کہ طلسم کشا نے رد کر دیے بہ سبب مالک ہونے باطل سحر کے اگر طلسم کشا مالک باطل سحر نہ ہوتا ملکہ طلسم کشا پر غالب آتی اور اسیر کر لیتی ہان اگر وہ بھی بیرون قصر سے سحر کرتی اُسکا سحر بھی اندر نہ جاتا واپس آتا بانیان طلسم نے یہ خواص رکھا ہی اس قصر کا کہ ساحر کا سحر جو کہ ساحر باہر سے کرے اور چاہے کہ اندر جائے تو وہ بھی نہ جا سکیگا یہ سبب تھا کہ جو تمھارا باز سحر واپس آیا ہان تم اندر قصر کے جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جو سحر کروگے وہ اپنا کام کریگا خواہ طلسم کشا پر اثر کرے خواہ بہ سبب اسم اعظم کے اثر نہ کرے گا مگر سحر رد نہوگا یا جس سواری سحر پر جاؤگے وہ بھی چلی جائے گی اگر یہ چاہو کہ ساکنان قصر کو بیرون قصر سے سحر کرکے اسیر یا قتل کرین

یہ ممکن نہین ہی ہان یا تو بیرون قصر آجاین تو سحر اثر کریگا یا ساحر اندر قصر کے جاکر سحر
کرے تو سحر اثر کرے گا یہ حال حکیم استقلینوس کو بھی نہین معلوم ہی ورنہ وہ کبھی یہ راے
طلسم کشا نہ دیتا کہ آپ اسم اعظم کا حصار کرین گو طلسم کشا کی راے نہ تھی مگر حکیم کے
کہنے سے طلسم کشا نے ایسا کیا جب یہ انکو معلوم ہوا تو اُنھون نے وہ کتاب بند کی اور
جھولی مین رکھی اُس باز کو اُس پنجرے مین مع اُس پتلے کے بند کیا اور باہم صلاح کی کہ اندر
قصر کے چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرین جب وہ ہم سے مقابلہ کرنے لگے اور ہماری
طرف مصروف ہو ہم دونون ملکر اُسپر سحر کرین وہ تو اسطرف مصروف ہوگا ایک اس قفس
کو کھولدے کہ یہ باز سر پر اُسکے گردش کرے تاکہ اُسکو اسم اعظم فراموش ہوا جلاس
نے کہا کہ یہ کونسی راے ہی جبکہ ہم دونون شخص مقابلہ کرینگے تو اُسوقت وہ ہمارے سحر کے
رد کرنے کے لیے اسم اعظم ورد زبان کرے گا اور جب کہ اسم اعظم ورد زبان ہوگا تو
کوئی سحر اُسپر اثر نہ کرے گا یہ کونسے طریقہ سے اُسکو فراموش ہوگا ہان اگر یہ کہتے کہ
ہم دونون شخص اُسکو باتون مین لگا ئین وہ ہم سے باتو نمین مصروف ہو اُسوقت تیسرا
قفس کو کھولدے چون کہ وہ ادھر مصروف ہوگا اُسکو اسم اعظم کا خیال نہ رہے گا سحر
اثر کر جائے گا اُسکے قلب پر اور اسم اعظم فراموش ہوجائے گا اُن دونون نے کہا کہ
اچھا یہی سہی بس اب چلو دیر نہ کرو جب یہ راے ہوچکی اُسوقت یہ تینون نطفہ حرام
تخت پر سوار ہوئے سب اسباب سحر اُس تخت پر رکھا اور جو جو سحر تیار کیے تھے
وہ ساتھ لے کر اُس تخت کو سحر سے اُڑاتے ہوئے چلے یہان صاحبقران مع حکیم
کے نماز و وظیفہ سے فراغت کرکے صحن باغ مین چہل قدمی فرما رہے ہین ہواے
خنک کے جھونکے آرہے ہین دل شگفتہ ہو رہا ہی بند قبا کشادہ ہین حکیم استقلینوس
سے فرما رہے ہین کہ کیا سبب ہی جو اسوقت تک خواجہ نہین آئے حکیم عرض کر رہے ہین
کہ حسب حال دریافت فرمالینگے اُسوقت تشریف لائینگے کہ یکایک برق چمکی کہ
صاحبقران و استقلینوس نے سر اُٹھاکر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی
کیا ابر آیا ہی پانی برسنے کا سامان ہی سر اُٹھاکر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ تین ساحر

ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ادھر کو چلے آتے ہین حکیم نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپنے ملاحظہ فرمایا کہ یہ تین ساحر تخت پر سوار اسی طرف کو آتے ہین انکے تہور اور بشرہ سے پایا جاتا ہی کہ بہ قصد فاسد آتے ہین خبردار ہو جایئے صاحبقران نے فرمایا کہ آتے ہین تو آنے دو ہمارا اور تمھارا خدا حافظ و نگہبان ہی اُسکی ذات پر تکیہ اور بھروسہ رکھو بقول شاعر مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + کوئی مقام خوف نہین ہی جسطور سے ملکہ لعلان حور پیکر عاجز ہو کر چلی گئی اور کچھ نہ کر سکی اسیطور سے یہ بھی یا تو عاجز ہو کر چلے جاینگے یا اسیر ہونگے حکیم نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر صاحبقران و حکیم دونون یا تو ٹہل رہے تھے یا ایک مقام پر سنبھل کر کھڑے ہو گئے حکیم پس پشت صاحبقران کھڑے ہوئے یا حافظ یا حفیظ پڑھنے لگے کہ وہ ساحر آکر سامنے صاحبقران کے اُترے اور تخت پر سے اُتر اُتر کر سامنے آئے صاحبقران نے دیکھا کہ تینون تہمت باندھے ہوئے ہین کرتے پہنے ہوئے جھولیان کاندھو نپر اسباب سحر ہاتھ مین ایک قفس بغل مین اُسمین ایک بازو پتلہ بند ہی آنکھ اور مُنھ و کانون و ناک سے وہر ہر بن مو سے شعلہ نکل رہے ہین کالے کوڑیالے تمام جسم مین لپٹے ہوئے ہین عقرب سیاہ پیشانی پر بجاے ابرو کے بیٹھے ہوئے ہین لنبے لنبے بال بڑے بڑے دانت سیاہ رنگ زرد زرد دانت مُنھ سے نکلے ہوئے موٹے موٹے ہونٹھ دراز قد سینہ چوڑا ہاتھ برگد کے ڈالے پاؤن قہر کفر و بدعت کے ستون شکم قعر دوزخ سے زیادہ وسیع ایسے بدہیئت و بدشکل کہ اگر دیو دیکھ لے تو خوف کھا جائے مُنھ سے مثل سنڈاس کے بو چلی آتی ہی گو دور کھڑے ہین مگر دماغ پریشان ہوا جاتا ہی حکیم اسقلینوس نے تو دیکھ کر پہچان لیا مگر دل مین کہا کہ یا حفیظ و حافظ تو ہی بچانے والا ہی ان حرامزادون کے شر سے اور آفت سے و عاہین حفظ کی پڑھنے لگے اور دم کرنے لگے اپنے اوپر اور صاحبقران کے اوپر ادھر اُن دونون نے سامنے صاحبقران کے آکر باواز مہیب کہا کہ ای طلسم کشا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو تو مع حکیم کے ہاتھ باندھکر ہمارے پاس چلا آ تا کہ ہم تجکو اپنے ہمراہ لے جاکر لے ستون جادو سے تیری اور حکیم کی

خطا معاف کرا دین وہ تجھ سے مزاحم نہ ہونگے بس تو مع حکیم کے جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آ یہ طلسم ہرگز ہرگز نہ فتح ہو گا یہ طلسم مثل اور طلسمات کے
نہین ہی کہ فتح ہو جائے یہان تجکو بڑی بڑی سختیان اُٹھانا پڑینگی یہان ہر ایک ساحر
اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی تجکو اسیر کرے گا بذریعہ سحر کے یا قتل کرے گا لوح طلسم کا
ہاتھ آنا بہت دشوار ہی آج تک کسی کو لوح کا پتہ و نشان نہین معلوم ہی کہ بانیان طلسم
نے لوح کو کہان رکھا ہی جو کہ بادشاہ طلسم یعنے شنکال جادو ہی وہ بھی لوح کے حال
سے آگاہ نہین ہی اور لوگون کی تو کیا اصل ہی کیون اس حکیم کے بہکانے پر تو آتا ہی اور قصد
فتح کرتا ہی یہ تیرا دشمن جانی و عدوے روحانی ہی دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہی ہم تجکو
نصیحت کرتے ہین کہ اس امر سے باز آ ورنہ بہت خراب ہو گا آئندہ تجکو اختیار ہی اگر
ہمارے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو یاد رکھ کہ بہت ہی پچتائے گا اور ہمارے ہاتھ سے
زک اُٹھائے گا مارا جائے گا یہ جو کہا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو
جو بہادر ہین وہ جو قصد کرتے ہین کہین اُس سے باز بھی آتے ہین ہم ضرور اس طلسم کو
فتح کرینگے بدون فتح کیے یہان سے واپس نہ جائینگے لوح کا ہم کو نشان مل جائے گا
جس ہمارے خدا نے ہم کو یہان تک پہونچایا ہی وہی لوح کا بھی پتہ بتا دے گا اپنی
قدرت کاملہ سے اور یہ جو تو نے کہا کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع حکیم کے ہمارے
ہمراہ چلو تو ہم نے ستون سے تمھاری خطا معاف کرا دین اور تم اپنے لشکر کو چلے
جاؤ اول تو مین نے یا حکیم نے اُس نمک حرام کی کیا خطا کی ہی جو معاف کرائین اور
اگر خطا بھی کی ہوتی تو وہ کب یہ لیاقت رکھتا ہی کہ کوئی اُس سے خطا معاف کرائے
اُس کا تو خدا اُس بچہ شیطان کی یہ حقیقت ہی کہ میری یا حکیم کی خطا معاف کرے گا بلکہ
اُسکو اور تم سب اُسکے ملازمون کو لازم ہی کہ بادشاہ سابق کو رہا کر کے میرے پاس
دست بستہ حاضر ہون تاکہ مین تم سب کی خطا بادشاہ سابق سے معاف کرا دون کیونکہ تم
سب کے سب اُسکے گناہگار ہو اور اُسکے ساتھ تم سب نے نمک کھا کر نمک حرامی
کی ہی ورنہ یاد رکھو کہ تم سب کو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد رکھوگے اور تم کیا مجکو اسیر

یا قتل کروگے بی لعلان حور پیکر بڑے زور ربین تشریف لائین تھین خوب خوب سحر کیے مگر میرا کچھ نہ بنا سکین خود ہی اپنی جان بچا کر بھاگین اگر تھوڑی دیر اور قیام کرتین تو حال کھلتا یا تو اسیر ہوتین یا ماری جاتین چونکہ ابھی اُنکی قضا نہ تھی بدین سبب بچکر نکل بھاگنے چلی گئین اب تم آئے ہو تو کیا بنا لوگے یا تو بھاگوگے یا قتل ہوگے یا اسیر اور یہ جو تم نے کہا کہ حکیم کے بہکانے پر عمل نہ کرنا یہ دشمن جانی ہے دوستی کے پردے مین دشمنی کرتا ہے تو یہ تمھارا کہنا بالکل بیکار ہے حکیم سا کوئی میرا دوست نہ ہوگا کیونکہ مین اور وہ دونون ایک مذہب رکھتے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ حکیم میرے ساتھ دشمنی کرے اگر دشمنی کرے گا بھی تو تم کو کیا ہم اُس سے سمجھ لینگے دوسرے مین کسی کے بہکانے پر کیون آنے لگا کیا مین خود عقل نہین رکھتا ہون جو کسی کے کہنے پر عمل کرون بس خیریت اسی مین ہے کہ تم ہاتھ باندھ کر حاضر ہو اپنی جان میرے ہاتھ سے بچاؤ ورنہ تم کو اختیار ہے اجلاس و خیلتاش نے جواب دیا کہ ساری حقیقت تم کو اور حکیم کو معلوم ہوئی جاتی ہے دیکھو کیا سزا ملتی ہے بہت مغرور ہوئے ہو اس حکیم کی تو قضا ہی دامنگیر ہوئی ہے یہ جو ہم سے منحرف ہوا ہے بڑا دھوکا اسنے دیا اسکا حال اب کھلا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو اب تک کب کا یہ اس اپنے کردار کی سزا پا چکا ہوتا جہان بادشاہ سابق کو قید کیا تھا اسکو بھی قید کر لیتے کیا یہ یون رہا رہتا مگر دھوکا کھایا خیر اب یہ جاتا کہان ہے تم کو قتل کر کے اسکو قتل کرینگے اسنے بہت بڑی خطا کی ہے ہم پر ثابت ہوا کہ تم دونون یون نہ باز آوگے حکیم تمھاری دوستی اور تم حکیم کی دوستی مین مارے جاؤگے خیر کیا کیا جائے عالم مجبوری ہے ان دونون نے تو صاحبقران کو باتون مین لگایا اُدھر زلزال جادو نے آنکھ بچا کر اُس قفس کو کھولا کہ وہ باز اُس قفس سے مع اُس پتلے کے باہر آیا اور پرواز کر کے صاحبقران کے سر پر آیا اور گردش کرنے لگا اس حرکت سے باز نہ آیا ابھی تین مرتبہ گردش کی تھی کہ خودبخود طبیعت صاحبقران کی کسل مند ہونے لگی کچھ زبان بھی لکنت کرنے لگی موٹی پڑنے لگی قلب کا عجب حال ہوا کہ مثل ماہی بے آب کے سینہ مین تڑپنے لگا حواس مین خلل ہو گیا بدحواسی سی آنے لگی آنکھون پر پردے پڑنے لگے ہاتھ پانون مین درد ہونے لگا رنگ رو تغیر قبول کرنے لگا

زردی سی چھانے لگی آنکھ بند ہونے لگی گرمی سی معلوم ہونے لگی یہ جو حالت اپنی صاحبقران نے پائی فوراً خیال کیا کہ یہ کیا بات ہی جو مجھ مین تغیر ہونے لگا زبان کیون لکنت کرنے لگی حواس کیون خرابی قبول کرنے لگے چہرہ کیون متغیر ہونے لگا گرمی کیون معلوم ہونے لگی قلب کیون خود بخود بیقرار ہونے لگا کیا سبب ہی یہ سب باتین تھین مگر اسقدر اُنکے سحر نے اثر کیا تھا اور اُس باز و پتلہ کی گردش نے کہ یہ یاد نہ آیا کہ اسم اعظم کو پڑھون شاید یہ سب باتین برطرف ہون جب صاحبقران نے اپنے حواسون و مزاج مین ابتری پائی اور زبان مین لکنت تو اُنکو جواب دینا تو موقوف کیا خاموش عالم سکوت مین کھڑے ہو کر اُنکی تقریر سننے لگے اور دل مین سوچنے لگے کہ کیا سبب ہی اُدھر اُن دونون نے دیکھا کہ زلازل نے اپنا کام کیا اور باز نے سر پر طلسم کشا کے گردش کی جسکے سبب سے کچھ عالم سکوت طلسم کشا پر طاری ہوا چہرہ پر بھی تغیر ظاہر ہوتا ہی ایک نے دوسرے کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا کہ کام ہو گیا تھوڑی کسر باقی ہی چونکہ حکیم ان دونون کی طرف دیکھ رہے تھے یہ اشارہ دیکھا خیلتاش نے اشارہ مین جواب دیکر طرف آسمان کے اشارہ کیا تھا یہ بھی حکیم نے دیکھا کہ اجلاس جادو نے خیلتاش سے کچھ کہا اشارہ سے اُسنے اُسکا جواب دیا اور کچھ آسمان کی طرف اشارہ کیا یہ اسنے طرف آسمان کے کیسا اشارہ کیا دیکھنا چاہیے یہ سوچکر حکیم اسقلینوس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک باز کو کہ اُسکے اوپر ایک پتلہ سوار ہی بالاے سر صاحبقران گردش کرتے پایا فوراً خیال مین آیا کہ یہ ان حرامزادون نے فریب کیا ہی دو نے تو صاحبقران کو باتون مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی کہ صاحبقران اسم اعظم فراموش کر جائین تاکہ ہم اُنکو اسیر کر لین اگر یہ باز سات مرتبہ گردش کر کے اُنکے پاس چلا گیا اور انھون نے اسکو بند کر لیا تو پھر بدون انکے قتل کیے ہوئے یہ سحر انکا برطرف نہ ہوگا اور صاحبقران کو اسم اعظم یاد نہ آئے گا ادھر یہ گردش کر کے گیا اُدھر صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوا انھون نے اسیر کر لیا پھر کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو قتل کر کے اور صاحبقران کو رہا کرے یہ لے جا کر فوراً قتل کر ڈالین گے ابھی خیریت ہی طریقہ ۸

سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی گردش پوری نہین ہوئی ہی اگر پوری ہوتی تو یہ جاچکا ہوتا اس حال سے صاحبقران کو آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسم اعظم پڑھکر اس بلا کو دفع کرین ابھی اُنکو اسم اعظم یاد ہوگا فراموش نہ ہوگا یہ دل مین خیال کرکے فوراً سر نیچا کرکے حکیم اسقلینوس نے صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی صاحبقران کے رخ پر تغیر پایا اور کچھ عالم سکوت طاری دیکھا یہ جو حالت صاحبقران کی حکیم نے دیکھی بیقرار ہوگیا پکارکر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہوجایئے یہ آپ سے فریب کررہے ہین دو نے آپ کو باتوں مین لگایا اور ایک نے سحر کیا ہی دیکھیے یہ باز آپ کے سر پر گردش کررہا ہی اُسپر ایک پتلہ بھی سوار ہی جلد اس باز و پتلہ کی خبر لیجیے اور اسم اعظم کو یاد فرمایئے ایسا نہ ہو کہ انھون نے آپ کے اسم اعظم کے فراموش کرنے کی تدبیر کی ہو اور یہ باز و پتلہ اسی لیے سر پر گردش کرتا ہو آپکا چہرہ بھی متغیر ہی یہ جو حکیم اسقلینوس نے کہا اور صاحبقران کے کان مین یہ صدا پہونچی چونکہ اسوقت تک پورے طور سے سحر اجلاس وخیلتاش وزلازل نے اثر نہ کیا تھا بدین سبب صاحبقران کے ہوش وحواس درست تھے حکیم اسقلینوس کی آواز سے اسطور سے چونک پڑے جیسے کوئی سوتے سے جاگتا ہی وہ سکوت فوراً رفع ہوا خیال آیا کہ تم کدھر ہو اور کس خیال مین غرق ہو حکیم سچ کہتے ہین یہی سبب ہی جو تمھاری یہ حالت ہی کہ مضمحل ہورہے ہو حکیم کا خیال بہت درست ہی کہ یہ دو تو تم سے کلام کرنے لگے اور تیسرے نے سحر کیا جب آئے تھے تو قفس مین ایک باز و پتلہ اپنے ساتھ بند کرکے لائے تھے معلوم ہوتا ہی یہ وہی باز و پتلہ ہی جو سر پر گردش کررہا ہی یہ میری حالت اُسی کی وجہ سے ہوئی تم بالکل اسم اعظم سے غافل ہوگئے ہو اسم اعظم تو پڑھو دیکھو یاد بھی ہی یا نہین یہ سوچ کر صاحبقران نے اسم اعظم کی طرف جو حکیم کے یاد دلانے سے اس خیال سے دل مین آنے سے جو خیال کیا تو اسم اعظم حرف بحرف یاد تھا مگر کچھ یونہی سا بھولا بھولا چونکہ وہ عالم غفلت مین تین مرتبہ گردش سر پر کرچکا تھا اس سبب سے یہ حال تھا اور یہ نوبت بہم پہونچی تھی

بس جب صاحبقران نے دیکھا کہ اسم اعظم یاد ہی فوراً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اسم اعظم
باآواز بلند پڑھنا شروع کیا صرف بسم اللہ کے کہنے مین زبان نے لغزش کی تھی پھر تو فر فر
پڑھنے لگے جب صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا وہ سب کیفیت صاحبقران کی
برطرف ہو گئی چہرہ بھی بحال ہو گیا زخم بھی سرخی آ گئی دل بھی ٹھہر گیا حواس بھی بجا
ہو گئے وہ کل کیفیت بالکل برطرف ہوئی فوراً صاحبقران نے سر اٹھا کر بالائے سر
دیکھا تو باز کو گردش کرتے ہوئے پایا چار مرتبہ گردش کر چکا تھا تین مرتبہ اور باقی تھے
اگر وہ تین مرتبہ اور گردش کر لیتا تو پھر بہت دشوار تھا بدون قتل ان ساحرون کے
اسم اعظم کا یاد آنا خدا نے اپنا فضل کیا کہ حکیم نے یہ خیال کر کے صاحبقران کو ہوشیار
کر دیا بس صاحبقران ہوشیار ہو گئے کیونکہ خداوند کریم کو بچانا منظور تھا اُسنے
یہ امر حکیم اسقلینوس کے دل مین پیدا کیا یہ امر کبھی نہ ہوتا اگر حکیم ان دونون کے
اشارے بازی نہ دیکھتے انھی اشارہ بازی سے حکیم کو خیال ہوا کہ یہ کیا بات ہی کہ
انھون نے پہلے تو باہم کچھ اشارون مین کہا پھر طرف آسمان کے اشارہ کیا ذرا دیکھنا
چاہیے تو یہ واقعہ نظر آیا جس سے صاحبقران کو آگاہ کیا حکیم اسقلینوس کو اسوقت
بالکل یقین کلی ہو گیا جب کہ صاحبقران کی حالت مین تغیر پایا کہ یہ ضرور سحر ہی
خیال کر کے دل مین صاحبقران کو خبردار کیا تھا اُن دونون نے یہ نہین دیکھا تھا
کہ حکیم نے ہماری اشارہ بازی دیکھ لی نہ یہ دیکھا کہ آسمان کیطرف دیکھا ہی اور بازو
پتلے کے آگاہ ہو گیا ہی ورنہ یہ سحر کو زور دیتے یا کوئی اور تدبیر کرتے چونکہ خدا کو
صاحبقران و حکیم اسقلینوس کو اُنکے شر سے بچانا تھا جو حکیم کو اُنکے اشارہ
دکھائی دیے اور حکیم اسقلینوس کی حالت اور دیکھنے سے وہ نہ آگاہ ہوئے
ہان جب حکیم نے یہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران ہوشیار ہو جائیے آپ کو ان
حرامزادون نے فریب و دھوکا دیا ہی اسم اعظم کو یاد فرمائیے و ورد زبان فرمائیے
یہ سنکے صاحبقران جو ہوشیار ہوئے تھے اور اسم اعظم ورد زبان فرمایا تھا
وہ ان کافرون ساحرون نے سنا اور حکیم کی تقریر سُنی اب یہ بھی خبردار ہوئے اور

قصد کیا کہ سحر کو زور دین اور ان تینون حرامزادون نے ناش و سرسون کے دانے جھولی سے
جھٹ پٹ نکالکر اسم سحر پڑھا اُدھر صاحبقران نے جو اسم اعظم ورد زبان فرمایا اور وہ
کیفیت بر طرف جو ہوئی طرف اپنے سر کے دیکھا باز کو گردش کرتے پایا فوراً کمان جو کہ
پاس تھی دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر پر اسم اعظم دم کرکے اُس تیر کو چلہ کمان مین
جوڑا زاغ کمان چلایا کہ پچ او باز شہسر کٹی آواز آئی کہ کوئی گوشہ برائے پناہ تلاش کر
شہسر کا کرتا تھا کہ ان حرامزادون کی نگاہ بھی پڑ گئی کہ طلسم کشا نے حکیم اسقلینوس کے
آگاہ کرنے سے تیر و کمان کو سنبھالکر باز کو اپنا صید بنانا چاہا ہو تیر کمان مین جوڑ چکا ہو
اب رہا کرنے کی دیر ہو یہ جو دیکھا انھون نے گھبرا کر اور یہ خیال کرکے کہ بڑی مشکل سے
یہ سحر تیار ہوا ہو جب کہ تمام جسم کا اپنے خون صرف کیا ہو جب یہ تیار ہوا ہو اگر یہ مٹ
گیا تو بڑی خرابی ہوئی اور بر باد ضرور ہوگا اگر طلسم کشا کا تیر اسپر پڑ گیا کیونکہ طلسم کشا نے تیر
پر اسم اعظم دم کرکے تیر کو کمان مین پیوستہ کیا ہو بسبب اسم اعظم کے یہ باز و پتلہ جل کر
خاک ہو جائے گا اس سے بہتر یہ ہو کہ واپس کر لین باہم صلاح کی ایک نے دوسرے سے
رائے کو ظاہر کیا جب ایک رائے ہو گئی تو اُٹھا کر دانے ناش کے اس قصد سے کہ اس
باز و پتلہ کو واپس کرین اسم سحر پڑھکر دم کرکے اُن ناش کے دانو نپر اُن بدمعاشون نے
اُن دانون کو طرف اُس باز کے پھینکا وہ دانے پراگندہ ہو گئے اُدھر انھون نے دانے
پھینکے اُدھر صاحبقران نے تیر کو کمان مین جوڑکر باز و پتلہ کو تاک کر یا یزدان پاک کہکر
اب جو تیر کو چٹکی سے رہا کیا قضا نے تیر کو نشانہ پر پہونچا دیا چونکہ مقدر ہو چکا تھا کہ یہ
سحر برباد ہو بس وہ باز گردش کرکے قصد کر رہا تھا کہ پانچوین گردش کرہون اور پھرا تھا
کہ تیر اسکے سینہ پر پہونچکر پیٹھ پر پڑا کہ دو سار کرتا ہوا پشت سے گذرا پتلہ کے مقام
مبرز سے جو چلا تو سر کو توڑکر پار گذر گیا بھرے کا کام کیا اُن حرامزادون کا وہ سحر جو کہ
انھون نے واپس کرنے کے لیے اپنے سحر کیے باز و پتلہ کو کیا تھا اپنا اثر نہ کرنے پایا
کہ صاحبقران کا تیر اپنا کام کر گیا بس تیر کا پار گذرنا تھا کہ ایک شعلہ پیکان تیر
سے نکلا اور اُس پتلہ اور باز پر پڑا کام تو تیر ہی نے تمام کر دیا تھا اُس شعلے نے جلا کر

خاک سیاہ کر دیا ایک شور دارو گیر بلند ہوا سنگ باری و برف باری ہونے لگی آواز آئی کہ مارا مجھکو کہ نام میرا باز جادو تھا افسوس مین یہ نہ جانتا تھا کہ میرا کام یون تمام ہوگا ورنہ کبھی مین آپ کی رفاقت نہ کرتا ادھر تو وہ باز و پتلہ جلا اجلاس وخیلتاش وزلازل جادو نے یہ واقعہ دیکھکر اپنا مُنھ پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس طلسم کشا نے بہت بڑا سحر ہمارا برباد کیا کہ جس پر ہم کو بڑا بھروسہ تھا اگر پورے طور سے باز گردش کر کے چلا آتا تو پھر یہ ممکن نہ تھا کہ طلسم کشا ہم سے مقابلہ کر سکتا اس حکیم نے طلسم کشا کو آگاہ کر کے ہمارے سحر کو برباد کرا یا پہلے اس حکیم سے سمجھ لینا چاہیے جب تک یہ حکیم طلسم کشا کے پاس رہے گا اسوقت تک طلسم کشا چوٹ نہ کھائے گا حکیم کی تدبیر کرو اسکے بعد طلسم کشا سے مقابلہ کرو اجلاس جادو نے کہا کہ مین حکیم کی تدبیر کرتا ہون اور تم اور بھائی زلازل دونون ملکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو انھون نے کہا کہ اچھا بس یہ صلاح باہم کر کے خیلتاش زلازل نے سامنے صاحبقران کے آکر کہا کہ ای طلسم کشا ہم نے تو تدبیر کی تھی کہ تیرا اسم اعظم فراموش کرا دین اور پورا کام ہمارا ہو گیا تھا مگر حکیم نے بہت بڑی خرابی ڈالی تجھکو آگاہ کر دیا ورنہ تیری حالت تو خراب ہو چلی تھی کیا کرین کہ ہم کو نہ معلوم تھا کہ حکیم تجھکو آگاہ کر دے گا اور تو ہمارے سحر کو برباد کرے گا اس سے آگاہ ہوتے تو ہم پہلے ہی حکیم کا بندوبست کرتے خیر تو جاتا کہان ہی ہمارے ہاتھ سے اس امر پر مغرور نہ ہونا کہ مین نے باز سحر کو قتل کیا تیرے لیے ہمارے پاس بہت سے سحر موجود ہین جو کہ تیرے قتل یا اسیری کو کافی ہین اور حکیم کی بھی تدبیر ہوئی جاتی ہی دیکھین اب وہ کیونکر تیری کمک کرتا ہی یا تجھکو ہمارے حربون سے آگاہ کرتا ہی اجلاس جادو حکیم کو اسیر کر لینگے اور ہم تجھکو صاحبقران نے فرمایا کہ کیا واہیات بکتے ہو جو تمھارے بنائے سے بنے وہ کر و ہم بالکل خوف نہین کرتے ہین جس خدا نے ہم کو اور حکیم اسقلینوس کو تیرے سحر سے بچایا ہی اور باز کو قتل کرایا ہی وہی بچالے گا اور سب تیرے سحرون کو مین اپنے اوپر سے اور حکیم کے اوپر سے رد کر دونگا اگر تمام عالم کے ساحر ایک دفع جمع ہو کر آئین اور مجھ سے مقابلہ کرین تو بھی مین فضل خدا سے عاجز نہ ہونگا سب کے

سحر کو رد کرونگا اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہو گا تو مین اُن کے شر سے محفوظ رہونگا اور اُنکے
ہاتھ سے بچونگا اگر میری قضا نہ ہوگی اگر قضا ہوگی تو ایک ساحر میرے لیے ادنی سا کافی ہے
جب تک قضا نہین آتی ہے میرا اور حکیم کا کوئی بال نہین بیکا کر سکتا ہے بقول شاعر شعر
اگر تیغ عالم بہ جنبد ز جاے نہ برد رگ تا نہ خواہد خداے تم دونون ایک مرتبہ باہم ہو کر
سحر کرو اور اُسکو بھی حکم دو کہ وہ حکیم استقلینوس پر سحر کرے دیکھنا کہ مین کیونکر حکیم کو بھی بچاتا
ہون اور اپنے کو بھی ہمارے خدا کی قدرت کو دیکھو اور اُسکی شان کو کہ وہ کس طور سے
تمھارے شر سے محفوظ رکھتا ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا بس اُن دونون نے یہ کہکر کہ
ہم دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو اور حکیم کو بچاتا ہے یہ جو کہا اور ایک مرتبہ اُن دونون نے جھولی
پر ہاتھ ڈالا اُدھر اجلاس نے بھی گولہ سنبھالا ایک مرتبہ خیلتاش و زلازل نے دہنے
و بائین سے صاحبقران پر اسم سحر پڑھکے ترنج و نارنج مارے اور اجلاس سے
حکیم پر گولہ صاحبقران نے باآواز بلند اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ ترنج و نارنج سرد ہو کر
رہ گئے اور ایک مرتبہ بالکل خاک ہو کر زمین پر گرے صاحبقران نے بار دیگر فوراً
اسم اعظم کو ورد زبان کیا ورد زبان کرنا تھا کہ وہ گولہ جو حکیم کی طرف چلا تھا اور حکیم استقلینوس
بھی اسم ہاے رد سحر پڑھ رہے تھے کہ رکا صاحبقران نے ختم کرکے جو اُدھر کو دم کیا وہ
گولہ بھی سرد ہو کر رہ گیا اجلاس و خیلتاش و زلازل کے سحر رد ہوئے یہ بہت حیران
ہوئے کہ ایک مرتبہ ہین طلسم کشا نے ہم تینون ساحرون کے سحر کو رد کیا اور حکیم کو بھی
خیر یہ جاتے کہان ہین ایک مرتبہ ان تینون حرامزادون نے ملکر جھولی سے پھر دانے
ماش کے نکالکر اُسپر سحر کرکے صاحبقران و حکیم پر مارے صاحبقران تو اسم اعظم
پڑھ ہی رہے تھے اُسکی برکت سے وہ دانے بھی ان دونون بزرگوار و نیز نثار ہو کر چھاو
ہو گئے کچھ بھی آسیب نہ پہونچا جب یہ بھی سحر رد ہوا تو اجلاس و خیلتاش و زلازل
نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا جہان پر صاحبقران و حکیم کھڑے ہوئے تھے
وہان کی زمین شق ہونے لگی کہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر زمین پر دم کیا زمین
کا زلزلہ و شق ہونا برطرف ہو گیا کہ پھر ان تینون نے ایک مرتبہ سحر کیا کہ ایک اژدہا کر

آسمان پر قائم ہوا اُس میں سے اولے و برف و آگ و سنگ برسنے لگے صاحبقران نے اسم
اعظم دم کیا وہ ابر دھوان ہوکر غائب ہوگیا وہ سب آفت جاتی رہی بالکل مطلع صاف
ہوگیا پھر انھون نے سحر کیا کہ آسمان پر سے بڑے بڑے سانپ و عقرب برسنے لگے
صاحبقران نے اسم اعظم سے اُنکو بھی برطرف کیا پیکان کا مینھ برسا وہ بھی برطرف
ہوگیا انھون نے آگ برسائی وہ برطرف ہوگئی جو سحر انھون نے کیا وہ اسم اعظم کی
برکت سے برطرف ہوگیا کسی سحر نے صاحبقران وانکے اسم اعظم پر اثر نہ کیا انھون نے ایک
ترنج اُٹھا کر مارا کہ اُس سے طائر پیدا ہوئے وہ سب منقاریں کھول کھول کر بہ قصد
ایذا رسانی طرف صاحبقران کے اور حکیم کے چلے کہ صاحبقران نے اسم اعظم اُنکی
طرف بھی دم کیا وہ بھی برطرف و دفع ہوگئے خلاصہ یہ کہ جو سحر انھون نے کیے وہ سب
برطرف ہوگئے اور وہ سب کمال کے سحر تھے یہ سحر کرتے کرتے عاجز آگئے اور کسی
سحر نے اثر نہ کیا جب کسی سحر نے اثر نہ کیا اُسوقت انھون نے پریشان ہوکر باہم
صلاح کی کہ جو سحر کرتے ہین وہ طلسم کشا رد کردیتا ہے اب سوائے اس تدبیر کے کہ ایک
طرف سے مین اژدر بنکر طلسم کشا پر حملہ کرون اور ایک سمت سے تم شیر ببر بنکر حملہ کرو
اور اجلاس جادو حکیم پر حملہ کرے کرگدن بنکر اسطور سے شاید غالب آئین یہ جو
صلاح ہوئی بس فوراً خیلتاش وزلازل نے سحر کیا کہ ایک طرف سے ایک اژدر
پیدا ہوا اور ایک سمت سے ایک شیر اور اُدھر اجلاس نے جو سحر کیا تو ایک کرگدن
پیدا ہوا کیونکہ یہ رائے ہوئی تھی ہم خود کیون بنین سحر سے کیون نہ پیدا کرین ایسا ہی
کیا جب یہ جانور ظاہر ہوئے انھون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران و حکیم اسقلینوس
کے اشارہ کرنا تھا کہ ایک پہلو سے اژدر نے اور دوسرے پہلو سے شیر نے حملہ کیا
اور کرگدن نے حکیم پر حملہ کیا خیلتاش وزلازل نے پکار کر کہا کہ ای طلسم کشا ان
جانورون سے بچ یہ تجکو کھا جائینگے اور حکیم کو بھی بچا اُدھر اجلاس نے پکار کر حکیم
اسقلینوس سے کہا کہ او حکیم اسقلینوس اس کرگدن سے اپنے کو بچا جب
ہم جانین کہ تو بڑا کامل زبردست عامل ہے حکیم و صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ خوف

نہین ہی جس خدا نے تمھارے حملونسے بچایا ہی وہی ان جانورون کے حملونسے بچائے گا
یہ فرما کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم کو دم کیا اور پیترا بدل کے کھڑے
ہوئے اُدھر حکیم نے دعائین پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کین راوی بیان کرتا ہی کہ اژدر نے
قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑے وہ شعلہ قریب
صاحبقران آکر فرو کش ہوگئے جیسے اژدر نے دم کھینچا صاحبقران نے اپنا لنگر
ہلکا کیا اُسکے دم کے ساتھ کھنچکر چلے جب قریب پہونچے لنگر قائم کیا اُدھر
اُنھون نے سحر کو زور دیا اژدر نے دم کشی کرنا شروع کی اب بالکل صاحبقران کو
حرکت تک نہین ہوتی ہی اسیطور سے زمین پر قائم ہین گویا قطب ہوگئے ہین
اب کی مرتبہ جو اُسنے دم کھینچا بس صاحبقران نے پیترا بدل کر جو ہاتھ مارا اُسکی گردن پر
پڑا مثل خیار تر کے گردن اُسکی قلم ہوگئی اژدر کا قلم ہونا تھا کہ شیر نے لپک کر
طپانچہ مارا صاحبقران کو تو خیال تھا پہلے ہی سے اژدر کو قلم کر کے پلٹ پڑے
شیر کا طپانچہ رہا ہوا تھا کہ صاحبقران نے بچالا کی اب جو ہاتھ تلوار کا رسید کیا
شیر کا ہاتھ قلم ہوگیا وہ اُسی حالت سے صاحبقران پر حملہ ور ہوا بس صاحبقران
نے بچالا کی اُسکی کمر پر جو ہاتھ مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے شیر و اژدر کا مرنا
تھا کہ ایک شعلہ خود بخود پیدا ہوا اُن دونون کے جسمون سے اور جلانے لگا صاحبقران
ان دونون کو قتل فرما کر حکیم کیطرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ کرگدن حکیم صاحب کے قریب
پہونچ گیا ہی بس صاحبقران کو تاب نہ رہی ڈانٹ کر فرمایا کہ کدھر جاتا ہی وہ تھما
تھا کہ اجلاس نے زور دیا کہ اسی اثنا مین صاحبقران پہونچ گئے جاتے ہی عقرب
کا ہاتھ مارا کہ کمر پر پڑا وہ بھی مثل خیار تر کے دو پر کالہ ہوا اُسکے بھی جسم سے آگ نکلی وہ
جلنے لگا یہ جانور جو یون مارے گئے اُنکے حواس پران ہوئے اور منھ پر ہوائیان اُڑنے
لگین چہرے زرد ہوگئے ہر ایک کو زندگی سے ناامیدی ہوئی زیست سے مایوس ہوئے
ہر ایک پر عالم ہراس طاری ہوا اُسی حالت ہراس مین خیلتاش نے سحر کر کے
اپنے کو گینڈا اور زلازل نے اپنے کو چیتا بنایا اور اجلاس نے اپنے کو گرگ ان

دونون نے صاحبقران پر حملہ کیا اور اجلاس نے حکیم پر گینڈا ایک طرف سے اور چیتا دوسری طرف سے صاحبقران پر حملہ آور ہوا بس صاحبقران نے انکے حملو نکو رد کرکے جو ایک ہاتھ گینڈے کے مارا اُسکے کمر پر پڑا مثل خیار تر کے قلم ہوا یہ حال چیتے نے جو دیکھا فوراً لوٹ پیٹ کر فیل مست ہو گیا صاحبقران پہ حملہ کیا صاحبقران نے ایک ہاتھ سے اُسکی خرطوم پکڑی اب جو زور کیا خرطوم مع فرجرہ کھنچ آئے وہ چیخ بھاگا اُدھر لاکھ لاکھ حکیم نے اپنے کو اسم ہاے الہی پڑھکر بچایا چونکہ ترکات نہین رہی تھی اس سبب سے اُنکا اثر نہین ظاہر ہوا وہ گرگ حکیم کو اُٹھا کر اور اپنی پیٹھ پر لاد کر چلا سبب یہ تھا کہ ہر مرتبہ جو حکیم اسکے سحر سے محفوظ رہے وہ بہ سبب اسم اعظم کے کہ صاحبقران اُس سحر کو رد کرکے جو انکے اوپر یہ دونون ساحر کرتے تھے حکیم کی کمک فرماتے تھے اور اجلاس کے سحر کو اسم اعظم کی برکت سے رد فرماتے تھے چونکہ اس دفعہ صاحبقران کو خیال نہ رہا گینڈے کو قتل کرکے فیل مست سے مقابلہ کیا اُسکے خرطوم جب کھینچ لیے وہ بھاگا تو اُسکے عقب مین چلے اتنی مہلت جو اجلاس نے پائی گرگ تو بنا ہی ہوا تھا حکیم کو پیٹھ پر لاد کرکے چلا جب حکیم نے دیکھا کہ یہ حرامزادہ مجھکو لیے جاتا ہی ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ یا صاحبقران غلام کی خبر لیجیے کمک فرمائیے یہ گرگ مجھکو لیے جاتا ہی حکیم صاحب کی صدا جو صاحبقران کی گوش مبارک مین آئی فوراً خیال آیا اُس فیل کے تعاقب کو ترک کرکے حکیم کیطرف دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ اجلاس جادو گرگ بنا ہوا حکیم اسقلینوس کو پشت پر لادے ہوئے لیے جاتا ہی بس صاحبقران نے ڈانٹ کر فرمایا کہ او حرامزادے کہان جاتا ہی مین آ پہونچا بھلا یہ ممکن ہی کہ میری موجودگی مین تو حکیم اسقلینوس کو لے جائے یہ فرما کر اور دوڑ کر قریب آ گئے اجلاس نے دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچ گئے فوراً اسنے خیال کیا کہ اسی طور سے بھاگتا ہون تو صاحبقران ایک ہاتھ تلوار کا رسید کرینگے میرا بھی کام تمام ہو گا اس سے بہتر یہ ہو گا کہ اڑ کر بھاگون بس اسنے اُسی حالت مین جو سحر کیا تو دو پر پیدا ہوئے یہ اڑکر چلا چونکہ اسکی قضا آ چکی تھی یہ بچ کر جاتا کہان بس صاحبقران نے جو ملاحظہ

فرمایا کہ جب مین قریب پہونچا اور اس حرامزادے نے کوئی صورت مفر کی نہ پائی تو یہ اُڑکر چلا فوراً کمان دوش پر سے لی اور ترکش سے تیر لیا اسم اعظم بہ تعجیل تیر پر دم کرکے تاک کر جو مارا سہسرکڑکی کمان سے صدا پیدا ہوئی کہ کمان بچکر جائے گا کہین گوشہ امان نہ پائے گا زاغ پیکان بہرہ کمان سے چھوٹ کر پر کو باز کرکے چلا اور چلایا کہ مین تیری روحکو قبض کرنے کو آیا اجلاس تھوڑا ہی بلند ہوا تھا کہ وہ تیر جاکر گردن پر پڑا کہ گردن کو توڑ کر پار گذر گیا ساتھ تیر کے اُس ناپاک کی جان بھی نکل گئی وہ طرف زمین کے مائل ہوا حلیم اُسکی پشت پر سے جدا ہوئے صاحبقران نے بڑھکر حلیم کو بالاے ہوا روکا اور آہستہ سے زمین پر رکھدیا اسکا مرکز زمین پر گرنا تھا کہ ایک مرتبہ تمام عالم تاریک ہوگیا برف باری و سنگ باری ہونے لگی سیاہ آندھی چلنے لگی خون برسنے لگا بیر نمل مچانے لگے ادھر تو اجلاس کے مرنے کی علامت بلند ہوئی اُدھر خیلتاتش کے مرنے کی کیونکہ یہ دونون عینی بھائی تھے اور زلازل جادو تو مجروح ہوکر ایسا بھاگا کہ پھر کر اُسنے نہ دیکھا کہ مین اسکے مقابلہ کو آیا تھا اور میرے ہمراہیون پر کیا آفت گذری وہ فیل مست بنا تھا صاحبقران نے اُسکے خرطوم کھینچ لی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ وہ خرطوم نہ تھی بلکہ اُس خودپسند کے بینی تھے اس خودپسندی و وسرکشی کا یہ انجام ہوا کہ ناک تواضع کی اُسی حالت سے بھاگا ہوا برابر چلا گیا کسی مقام پر قیام نہ کیا صاحبقران نے تعاقب بھی ترک فرمایا اور اُودھر سے پلٹ کر اجلاس کو قتل فرمایا مگر وہ ایسا خوف زدہ ہوا تھا کہ کسی مقام پر نہ ٹھہرا فوراً چلا گیا اُسکو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ طلسم کشا عقب مین چلا آتا ہے یہ تو اُدھر کو بھاگا ہوا چلا جاتا ہے ادھر اُن دونون کے مرنے کی علامت بلند ہوئی زمین کو زلزلہ ہوا ہوا تند چلنے لگی بعد تھوڑے عرصے کے وہ سب آفتین برطرف ہوئین میدان صاف ہوا آواز آئی کہ کشتی نام مین خیلتاتش جادو و اجلاس جادو یو وا افسوس مردیم و جان وادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو آئی اور روشنی ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک مقام پر لاش خیلتاتش کی پڑی ہوئی دوسری طرف لاش اجلاس کی پڑی ہوئی

ہوئی ہو اُسکے گلے سے خون بہ رہا ہو اور اُسکے دو ٹکڑے ہین اور حکیم بیہوش زمین پر پڑا ہوا ہو صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر حکیم استقلینوس کو ہوشیار کیا حکیم کی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو خاک پر پڑا ہوا اور صاحبقران کو اپنے برابر کھڑا پایا حکیم استقلینوس بہ سبب تکان کے بیہوش ہو گیا تھا جب ہوشیار ہوا یہ واقعہ دیکھا فوراً اُٹھا اور یہ خیال دل مین پیدا ہوا کہ صاحبقران نے اجلاس کو قتل فرمایا ہو ورنہ یہ مجکو بیچلا تھا اُٹھکر کے قدم پر گرا اور عرض کیا کہ آپ سے نے میری جان بچائی ورنہ وہ کافر تو مجکو لے چلا تھا صاحبقران نے حکیم استقلینوس کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ مجکو اور تم کو خداوند کریم نے بچایا اُنکے شر سے مگر افسوس اس امر کا ہو کہ زلازل جادو نکل گیا مین اُسکے عقب مین چلا تھا اُسنے فیل مست بنکر حملہ کیا تھا مین نے خرطوم تو اُسکی کھینچ لی وہ بھاگا مین عقب مین چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ تمھاری صدا آئی کہ یا صاحبقران کمک فرمائیے مین اُسکے تعاقب کو ترک کرکے ادھر کو آیا کہ یہ امر واجب تھا نہ معلوم وہ تم کو لے جاکر تمھارے ساتھ کیا سلوک کرتا یہان آکر اجلاس کو قتل کرکے تم کو رہا کیا اُسکے پنجہ سے وہ سحر سے پر پیدا کرکے اُڑکر چلا تھا کہ مین نے تیر سے اُسکو قتل کیا وہ حرامزادہ نکل گیا خیر جانے دو ایسی سزا پائی ہو کہ اب کبھی ادھر رخ تک نہ کرے گا حکیم نے صاحبقران کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور بہت تعریف فرمائی حکیم نے دیکھا کہ دونون کی لاشین پڑی ہوئی ہین حکیم نے قصد کیا تھا کہ ملازمون کو حکم دون کہ یہ لاشین اُٹھالے جاؤ اور کسی غار مین ڈالدو کہ انکو جانوران صحرائی کھا جائین یہ دل مین خیال کیا تھا کہ یکایک ایک ہوا زور سے آئی اور ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کے قریب آیا اور اُنکو وہ ہوا اُڑاکر اُس باغ سے طرف کوہ بے ستون کے لے گئی جب وہ غبار و بگولہ برطرف ہوا اب جو دیکھا صاحبقران و استقلینوس نے تو وہ لاشین نہ تھین اُن کے جسم ناپاک سے وہ زمین پاک تھی استقلینوس نے ملازمون کو طلب کرکے فرمایا کہ اتنی زمین کھود کر اور مٹی کو لے جاکر صحرا مین پھینکدو تاکہ یہ زمین پاک

ہو جائے اُن ناپاکون کا خون اس مقام پر گرا ہی یہ حکم دے کر اور صاحبقران کے ہمراہ بارہ دری مین آئے صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے اسقلینوس سامنے بیٹھے باتین ہونے لگین صاحبقران نے فرمایا کہ کیون تم کو کچھ ثابت ہوا کہ یہ ساحر کہانسے آئے تھے گو اُنکے کلام سے یہ پایا جاتا تھا کہ یہ بے ستون کے پاس آئے ہین حکیم نے عرض کیا یہ تینون مصاحبان خاص بے ستون سے ہین اُنمین ایک کا نام اجلاس جادو تھا اور دوسرے کا نام خیلتاش جادو یہ دونون حقیقی بھائی تھے رہا تیسرا اُسکا نام زلازل جادو تھا جو کہ بھاگ گیا ہی اب یہ جا کر ضرور بے ستون کو اس حال سے آگاہ کرے گا وہ اور کوئی تدبیر کرے گا یا خود آئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ چاہے وہ کسی کو روانہ کرے چاہے خود آئے کوئی مقام خوف نہین ہی بلکہ وہ خود آئے تو بہتر ہی کیونکہ اسی کو قتل پر منحصر ہی کو وہ بے ستون کا فتح ہونا اور بادشاہ سابق کا رہا ہونا اسقلینوس نے عرض کیا کہ خدا ایسا ہی کرے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر بے ستون دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار ساحر و جمیع ساحر حاضر دربار کفر آثار ہین یہ حرامزادہ ان سردارون کا انتظار کر رہا ہی کہ اجلاس وغیرہ جو برائے اسیری طلسم کشا گئے ہین وہ انہین یا اُنکی خبر آئے اور ملکہ برجیس آفتاب منظر آئے تو مین مع لشکر زیر کوہ جا کر مقیم ہون کہ اسنے سردارون سے کہا کہ نہ طائر سحر کچھ خبر اجلاس وغیرہ کے مقابلہ کی لیکر آئے کہ اُنسے اور طلسم کشا سے کیونکر مقابلہ ہوا نہ وہ خود واپس آئے کہ اسکا سبب کیا ہی سردارون نے عرض کیا کہ ابھی مقابلہ نہ ہوا ہوگا کہ جو کچھ خبر آتی یا وہ خود واپس آتے یہی باتین ہو رہین تھین کہ سامنے سے طائران سحر پیدا ہوئے اور سامنے بے ستون کے آکر یون گویا ہوئے کہ ہم کو جو آپ نے روانہ فرمایا تھا کہ اجلاس وغیرہ کے مقابلہ کا حال دیکھ کر ہم سے آکر بیان کرنا تو ہم خبر لیکر آئے ہین سماعت فرمایئے بے ستون و کل سردارون نے جو اُن طائرون کو دیکھا اور یہ کلام اُنسے سُنا سب اُس طرف کو متوجہ ہو گئے بے ستون نے کہا کہ ہان بیان کرد کہ کیا خبر لائے ہو اُنھون نے اجلاس وغیرہ کا قریب قصر بہشت مثل پہونچکر ایک مقام پر قیام

کرکے سحر تیار کرنا اور باز سحر و پتلہ کو برائے فراموشی اسم اعظم روانہ کرنا اُسکا اندر قصر کے نہ
جانا اور عاجز ہوکر واپس آنا انکا سبب دریافت کرنا اور کتاب سحر مین دیکھنا سبب کا
ظاہر ہونا انکا خود بوقت صبح تخت پر سوار ہوکر جانا صاحبقران و حکیم استقلینوس کا
صحن باغ مین ٹہلتے ہوئے ملنا اجلاس و خیلتاقش کا صاحبقران کو باتون مین لگانا
زلازل کا باز سحر کو قفس سے رہا کرنا اُسکا سر پر صاحبقران کے گردش کرنا صاحبقران
کا متغیر ہونا حکیم کا صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرنا صاحبقران کا باز و پتلہ کے
سحر کو اسم اعظم سے برطرف کرنا اجلاس وغیرہ کا صاحبقران و استقلینوس پر سحر
کرنا صاحبقران کا اُن سب سحر و نکورو کرنا انکا عاجز آنا اور ہاتھ سے صاحبقران کے
خیلتاقش و اجلاس کا مارا جانا اور زلازل جادو کا مجروح ہوکر بھاگنا سب
حال ابتدا سے انتہا تک کل و جز بیان کیا رفقے مجبورا نہ نہ بیان کیا ہوا ور کہا کہ
زلازل جادو آتے ہونگے ملاحظہ فرمالیجیے گا یہ جو بے ستون نے سُنا حواس
جاتے رہے کمر ٹوٹ گئی ہمت پست ہوگئی مگر اپنی اس حالت سے کسی کو آگاہ
نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر اجلاس وغیرہ مارے گئے تو کیا غم ہو یہان ساحرون کی کمی نہین
ہر ایک سے ایک زبردست موجود ہو وہ بہت مغرور ہوگئے تھے اپنے غرور کے
سبب سے پست ہوئے ایسے ایسے ساحر زبردست موجود تھے اُنکے اوپر سبقت
کی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جو ان لوگون کے سامنے اُٹھکر اتنے بڑے مہم کا قصد کرتے
ہین اور سبقت کرتے ہین تو اسکا کیا انجام ہوگا جیسا کیا ویسی سزا پائی یہان کیا گیا
وہ اپنی جان سے گئے بے ستون یہ کہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ سامنے سے
زلازل جادو دکھائی دیا کہ مُنھہ پر ناک ندارد خون بہتا ہوا چلا آتا ہو کپڑے خون
سے رنگین راوی بیان کرتا ہو کہ یہ بھاگا بھاگ چلا آیا جب بہت دور نکل آیا اب
اسنے پلٹ کر دیکھا کہ طلسم کشا عقب مین تو نہین آتا ہو جب اسنے دیکھا کہ کوئی
نہین آتا ہو تو یہ ٹھہرا اور اسنے اپنی صورت تبدیل کی لعینے ہاتھی سے انسان بنا اور
سحر کرکے اُڑکر چلا اب آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ بدحواس ہو سامنے بے ستون

کے گر پڑا اور یوں رو رو کر گویا ہوا کہ اجلاس و خیلتاش تو حضور کے حق نمک سے ادا ہوئے طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے میری یہ حالت ہوئی میرا یہ درجہ طلسم کشا نے کیا کہ اب میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہا میری ناک حضور پر سے تصدق ہوئی میں ناک کٹا ہو گیا میں نے اپنی خود بینی کی سزا پائی ایسی زک اٹھائی کہ ناک گنوائی کسی طرف کا نہ رہا بے ستون نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب زلازل جادو نے ابتدا سے سب حال مکرر بیان کیا بے ستون نے فکر نہیں کی کہا کہ اچھا تم شفاخانہ کو جاؤ اپنا علاج کرو ہم دیکھ لینگے زلازل کو تو طرف شفاخانہ کے روانہ کیا اب یہ سرداروں سے کہنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے سب نے کہا کہ ملکہ کو آ لینے دیجیے تو پھر لشکر کشی فرمائیے بے ستون نے کہا کہ اچھا یہ تو ملکہ برجیس آفتاب پر منظر کے انتظار میں ہے اسکو تو انتظار میں مصروف رکھا جاتا ہے اور زلازل جو شفاخانہ میں گیا اسکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹی چڑھائی گئی راوی بیان کرتا ہے کہ جب زلازل کو طرف شفاخانہ کے روانہ کیا تھا اسکے بعد اجلاس و خیلتاش کی لاشیں آئیں اور دھما دھم سامنے بے ستون کے گریں سب اہل دربار نے انکو کشتہ پایا سب نے بہت افسوس کیا اور ہر ایک انکے واسطے رویا ادھر ان لاشوں میں خود بخود آگ لگ گئی تھی انکے جسم سے شعلے پیدا ہوئے اور جلکر خاک ہو گئیں اس راکھ کے انبار سے دو طائر پیدا ہوئے اور پرواز کر کے سامنے بے ستون کے آئے اور بزبان انسانی گویا ہوئے کہ اے بے ستون کیا غفلت میں پڑا ہے آگاہ ہو کہ طلسم کشا کوہ بے ستون کو فتح کرے گا اور تو ضرور ضرور مارا جائے گا اور یہ کوہ برباد ہوگا بادشاہ سابق رہا ہو کر طلسم کشا کا شریک ہوگا طلسم کشا کے ہاتھ لوح آئے گی طلسم کشا لوح کے ذریعہ سے طلسم کو فتح کرے گا طلسم کی عمر تمام ہو گئی ہے شنگال مارا جائے گا یہاں اہل اسلام کا قبضہ ہوگا اور لوگوں کا قبضہ نہ ہوگا مذہب عجائب پرستی کا کوئی نام نہ لے گا جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ امان پائے گا اور جو نہ شریک ہوگا بس وہ مارا جائے گا اور ذلیل ہوگا اسکے

لاشیں کو زاغ و زغن کھائینگے بس یہ واقعہ پیش آئے گا ہم نے آگاہ کر دیا یہ کہکر وہ طائر ایک طرف کو روانہ ہوئے پرواز کرکے یہ دونوں بیر تھے جو کہ اجلاس و خیلتانش کے قبضہ میں تھے اُنکے مرنے سے رہا ہوئے خوشی خوشی اپنے مقام کو چلے گئے اُنکا مرنا انکے حق میں بہتر ہوا جب وہ طائر یہ کہکر پرواز کر گئے بے ستون کو بہت حیرت ہوئی ہر ایک اپنے دل میں خیال کرنے لگا کہ متواتر یہ خیال کان سے گذر رہے ہیں کہ کوہ بے ستون فتح ہوگا بے ستون مارا جائے گا طلسم کشا بادشاہ سابق کو رہا کرے گا لوح حاصل کرکے طلسم کو فتح کرے گا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ عزت پائے گا جان سے بچے گا زندہ رہے گا جو شراکت نہ کریگا وہ مارا جائے گا ذلیل ہوگا بڑی خرابی ہے کہ اگر شراکت طلسم کشا کرتے ہیں تو اپنا آبائی مذہب ترک کرنا پڑتا ہے سب بُرا کہتے ہیں نہیں شراکت کرتے تو خرابی ہے ہر ایک نے بھی اپنے دل میں سوچ لیا کہ چاہے ذلت ہو چاہے عزت ہم سے تو آبائی دین نہ ترک کیا جائے گا ہم شراکت بے ستون سے دست بردار نہ ہونگے نہ اپنے سردار سے منحرف ہونگے راوی بیان کرتا ہے کہ ان سب کو تو اس فکر و تردد میں رکھا جاتا ہے بعض تو اپنے مذہب پر قائم رہے کہ دل سے صلاح کر رہے ہیں بعض اس فکر میں ہیں کہ کسی تدبیر سے جان بھی بچائیں اور آبرو بھی راوی تو انکو اس حال میں مصروف چھوڑتا ہے اور کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ دوسرے دن صاحبقران بوقت سحر بالاے برآمدہ مع حکیم اسقلینوس کے کرسی جواہر نگار پر جلوہ فرما تھے سیر صحرا فرما رہے تھے بیرون قصر بارہ ہزار ملازم حکیم اُترے ہوئے تھے پڑاؤ کیے ہوئے تھے اُدھر ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر بیٹھی ہوئی جنگل کی سیر کر رہی تھی مگر دل میں خواجہ کا خیال تصویر خیالی پیش نگاہ تھا کا تصور بندھا ہوا وزیرزادی و دیگر مصاحبین گرد و پیش جمع کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک جوگی ایک شیر زیان پر سوار اُس شیر کے ہر بن مو سے شعلہ نکلتے ہوئے آنکھ و منھ سے دھواں نکلتا ہوا وہ جوگی صاحب اُسپر بیٹھے ہوئے

تہمت گیروی باندھے ہوئے کرتہ پہنے ہوئے سر پر ایک کلاہ مورو پنکھی رکھے ہوئے سیاہ رنگت بڑے بڑے بال موٹے موٹے ہاتھ پاؤن بھبھوت ملے ہوئے طنبور صندل کی لگی ہوئی قشقہ کھنچا ہوا ٹیکا پیشانی پر دیا ہوا بڑے بڑے دانت زرد زرد آنکھین لال لال یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو طاس خون ہین آنکھ و کان و منھ سے شعلے نکلتے ہوئے کالے کوڑیالے جسم سے لپٹے ہوئے بچھو پیشانی پر بجائے ابرو کے سیاہ بجے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی ہاتھ مین بجائے کوڑے کے افعی سیاہ اس شان و شوکت سے نمایان ہوئے وہ سب کے سب دیکھکر ڈر گئین ہر ایک کانپ کر رہ گئی اپنا اپنا سحر فراموش کر کے مارے خوف کے مگر وہ جوگی صاحب کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اپنے شببر کو مہمیز کیے ہوئے چلے جاتے تھے ایکسنے دوسری سے اشارہ کیا کہ بہت بڑا ساحر ہی اسکے شر سے خداوند بچائین پوچھین نہ معلوم کدھر جاتا ہی اور کس خیال مین ہی ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار و موجب ثواب ہی دوسری نے جواب دیا کہ خداوند اسکی شکل نہ دکھائین خواہین تو یہ باتین کر رہی تھین کہ ملکہ اور وزیرزادی کی بھی نگاہ پڑ گئی وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسا زبردست یہ جوگی ہی جو کہ شیر پر سوار اس جنگل سے پیدا ہوا ہی ہم کو برسون گذرے یہان رہتے ہوئے اکثر جنگل کی سیر بھی کی ہی مگر اس جوگی کو کبھی نہین دیکھا نہ معلوم یہ کہان مقیم رہتے تھے اور اب یہ کدھر جاتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ یہان کے باشندون مین سے نہین معلوم ہوتا ہی اور کسی شہر کا رہنے والا ہی یہ لوگ تو جنگل جنگل و صحرا صحرا کوہ کوہ پھرا کرتے ہین جدھر جی چاہا نکل گئے اسطرف بھی نکل آئے ہین نے پہلے ہی تم سے دیکھا تھا اور خیال کر رہی تھی واقعی ساحر زبردست اور بہت بڑا جوگی ہی اور بظاہر صاحب کمال معلوم ہوتا ہی اور ایک دل میرا یہ کہتا ہی کہ یہ بنا ہوا ہی تو ساحر مگر ایسا نہین ہی جیسا کہ اسنے اپنے کو بنایا ہی اگر میرا دل کھٹکا نہ ہوتا تو مین ضرور اسکو اپنا مہمان کرتی اور امتحان سحر کرتی اگر صاحب کمال ہوتا تو شاگرد ہوتی مگر کیا کرون مجبور ہون وزیرزادی نے عرض کیا کہ ملکہ میرے قیاس مین یہ آتا ہی

کہ اس جوگی کو بے ستون نے برائے اسیری طلسم کشا روانہ کیا ہے کیونکہ یہ تو اسی طرف
جاتا ہے کیونکہ بے ستون سے اکثر ایسے ہی لوگون سے ملاقات ہے اور ایسے لوگ بے ستون
کے شریک ہین اُنمین سے کوئی نہ کوئی ہوگا کہ اُسکو بے ستون نے روانہ کیا ہوگا کہ جاکر تم
طلسم کشا کو اسیر کر لاؤ یہ بموجب حکم بے ستون اُسی طرف کو جاتا ہے ملکہ نے کہا کہ اے دل آرا
تم سچ کہتی ہو اگر یہ طلسم کشا کی گرفتاری کو جاتا ہے تو جائے مجکو کیا غرض مین یہ جانتی ہون کہ
جسطور سے مین طلسم کشا کے مقابلہ سے عاجز ہوکر واپس آئی ہون یہ بھی واپس آئے گا یہ
تم سب سے بلا خوف و خطر کہے دیتی ہون کہ طلسم کشا پر کوئی غالب نہ آئے گا جو جائے گا
یا تو اپنا سا مُنھ لیکر واپس آئے گا یا اسیر ہوگا یا مارا جائے گا وزیرزادی نے عرض کیا کہ
بجا ارشاد ہوا یہ کہکر کہا کہ اے ملکہ میرا تو جی چاہتا ہے کہ اس جوگی کا کسی طور سے امتحان ہوجاتا
کیونکہ طلسم کشا کیطرف جاتا ہے معلوم ہوجاتا کہ جس بھروسہ پر جاتا ہے کیسا ساحر ہے
ملکہ نے کہا کہ اگر تیری یہی مرضی ہے تو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر ملکہ کے سامنے
ایک نارنج سیندور سے رنگا ہوا رکھا تھا ملکہ نے وہ نارنج اُٹھا کر اسم سحر دم کرکے
اُس جوگی کی طرف پھینکا وہ جوگی صاحب اپنے شیر آتش پر سوار بلا خوف چلے جاتے
تھے یہ بھی اُنکو خبر نہ تھی کہ یہان کوہ پر کون لوگ بیٹھے ہین اور کسی نے میرا امتحان کیا ہے اُدھر وہ
نارنج قہقہہ کرتا ہوا قریب اُن جوگی کے آیا اور خود بخود قریب پہونچکر شق ہوا اور سرد ہوکر
زمین پر گرا اور خاک مین مل گیا بالکل جوگی پر سحر ملکہ نے اثر نہ کیا یہ جو ملکہ نے دیکھا وزیرزادی
سے فرمایا کہ یہ جوگی بڑا صاحب کمال ہے کیونکہ میرے سحر نے بالکل اُسپر اثر نہین کیا
بلکہ اسکے قریب پہونچکر میرا سحر بالکل بیکار ہوگیا اور یہ سحر میرا بہت زبردست
تھا اگر کوئی ساحر زبردست بھی مقابلہ مین ہوتا تو وہ بھی اسکو بہت مشکل سے
دفع کرتا اور یہ سحر جوگی کے قریب جاکر بیکار ہوگیا اُسنے اُس کے دفع کرنے
کی فکر تک نہین کی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور طلسم کشا پر
غالب آئے گا جب ایسا ساحر زبردست ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اے دل آرا اگر
سامری و جمشید بھی آکر مقابلہ کرین طلسم کشا سے تو وہ بھی طلسم کشا پر غالب آئینگے

کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہے اور جو مالک اسم اعظم ہوتا ہے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے جب تک اسم اعظم فراموش نہ کیا جائے اُسوقت تک اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے بس طلسم کشا پر کسیکا سحر اثر نہ کرے گا یہ جوگی بھی جائے گا اپنا منھ لے کر واپس آئے گا دل آرا نے عرض کیا بجا ارشاد ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ رہ جاؤ مین ایک سحر اور کرتی ہون یہ کہکر جھولی سے ایک گولہ نکالا اُسپر اسم سحر دم کر کے سر اُٹھایا اور قصد کیا کہ جوگی پر مارون اب جو جوگی کیطرف دیکھا تو جوگی کو نہ پایا جوگی اتنے عرصہ مین چلا گیا تھا ملکہ خاموش ہوگئی گولہ کو جھولی مین رکھ لیا اور روز بر زادی سے کہا کہ کیا کرون وہ جوگی اتنے عرصہ مین چلا گیا ابھی کا میرا سحر رد کرتا تو مین جانتی کہ بڑا صاحب کمال ہے اُسکی قضا نہ تھی جو وہ چلا گیا خیر وہان جا کر جب ذلیل ہو کر واپس آئے گا تو دیکھا جائے گا یہ کہکر لعلان تو کوہ پر سے اُٹھکر اپنے باغ کو چلی گئی ادھر وہ جوگی صاحب شیر پر سوار اُسی طور سے چلے جاتے ہین ان پر یہ کلمہ ہے کہ بجرنگ بجرنگ سوائے اس کلمہ کے کوئی بات نہین کرتے ہین کہ اسیطور سے بجرنگ بجرنگ کہتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان بیرون قصر بلازنان حکیم اسقلینوس فروکش تھے خیمے وغیرہ برپا تھے اُدھر بالائے قصر برآمدہ پر صاحبقران و حکیم اسقلینوس بیٹھے ہوئے جنگل کی سیر کر رہے تھے کہ جوگی صاحب وہان پہونچے اُن لوگون نے جو اس شان و شوکت سے وہیبت کا جوگی شیر پر سوار دیکھا اور دیکھا اسی طرف آتا ہے سب کے حواس جاتے رہے سب کے سب خائف و ترسان ہوئے آپس مین کہنے لگے کہ خداوند کریم اس جوگی کے شر سے بچائے یہ ضرور طلسم کشا کی تلاش مین ادھر کو آتا ہے بے ستون کا بھیجا ہوا ہے دو ایک نے کہا کہ آتا ہے تو آنے دو بنا کیا لیگا جیسا ہم سے سوال کرے گا ویسا پائے گا ہمت ہارو خدا حافظ ہے ہم خدا پرست ہین یہ ساحر ہے ہمارا کر کیا سکتا ہے تم سب نے دیکھا تھا کہ بھانجی شنگال کی کس زور پر آئی تھی وہ عاجز ہو کر چلی گئی اجلاس و حیلتاش و زلزال جادو آئے مصاحبان خاص بے ستون مارے گئے ایک اپنی ناک کٹوا کر بھاگ گیا یا یہ بھی مارا جائے گا یا اسیر ہوگا یا بھاگ جائے گا ہم کیون خوف کرین کیون ڈرتے ہو

اپنے حواس درست کرو جوگی منچلے تھے انکے یہ قول تھے مگر انکی باتون سے کسی کا خوف برطرف نہ ہوا اسیطور سے سب خوف زدہ رہے مگر یہ کیا کہ سب نے ہتھیار لگا لیے اور آمادہ ہوکر بیٹھے مگر ایک قسم کا تلاطم تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی اُدھر وہ جوگی صاحب اُس مقام پر جو پہونچے چارونطرف سے سب نے گھیر لیا ہر ایک اپنی اپنی کہہ رہا ہی وہ جوگی یہی کہے جاتے ہین بجر نگ جب چارون طرف سے لوگون نے گھیر لیا ایک مرتبہ بنگاہ قہر اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ سب کے سب مارے خوف کے پیچھے ہٹ گئے قریب سے جوگی صاحب کے جوگی صاحب نے ایک مرتبہ باواز مہیب کہا کہ تم لوگون نے کیون ہم کو گھیرا ہی کیا بات ہی اور تم کون لوگ ہو ہم تو خداوند سامری و جمشید و عجائب نگار کا فرستادہ پاس امیر حمزہ و حکیم استقلینوس کے آیا ہی کیا یہی باغ حکیم استقلینوس کا ہی ہم خداوندون کا مصاحب خاص ہی ہم سے انھون نے فرمایا ہی کہ حمزہ حکیم استقلینوس کے باغ مین ہی حکیم استقلینوس کا مہمان ہی اور ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو حمزہ نے اپنے عیار کے ذریعہ سے گرفتار کراکے قید کیا ہی بس مجکو خداوندون نے روانہ فرمایا ہی کہ تم جاکر حمزہ کو سمجھاؤ کہ وہ ہمارے خاص بندہ حکیم شیاطین کو رہا کردے مین بموجب حکم کے ادھر گو آیا ہون انھون نے فرمایا تھا کہ باغ استقلینوس وقعہ بہشت مثل ہین حمزہ و حکیم استقلینوس ہین حکیم استقلینوس مسلمان ہوگیا ہی گو وہ قبل سے خداپرست تھا مگر اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے تھا جب حمزہ ادھر آیا اُسنے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکا شریک ہوگیا ہان بتاؤ یہی باغ ہی حکیم کا اور حمزہ حکیم کا مہمان ہی یا نہین اُن لوگون نے کہا کہ ہم ملازم ہین حکیم کے اور یہی باغ ہی ضرور ہمارے مالک حکیم استقلینوس کا اور حمزہ طلسم کشا ضرور انکے مہمان ہین اور حکیم شیاطین بھی ضرور اُنکے پاس قید ہین جو آپ کا منشا ہو بیان فرمایئے ہم اُن کو آگاہ کرین جوگی صاحب نے جواب دیا کہ ہم اُنکے پاس آئے ہین اور اُنکے پاس جائینگے اُن لوگون نے جواب دیا کہ آپ یہان قیام فرمایئے ہم اطلاع کرلین اور اجازت ہولے تو شوق سے تشریف لیجایئگا

جوگی نے کہا کہ ہمارے لیے اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم بدون اجازت کے جا بیٹھے
یہ کہکر شیر کو مہمیز کرکے بجرنگ کہتے ہوئے طرف قصر کے چلے ملازمان حکیم اسقلینوس
نے قصد کیا کہ روکیں جوگی ذرا سنبھلے تھے وہ سامنے آئے جوگی نے جو دیکھا کہ یہ لوگ
روکنے کے قصد سے سامنے آتے ہیں نگاہ قہر آلودہ سے دیکھا دیکھنا تھا کہ وہ لوگ پیچھے
اور پہلو سے بچے مگر اس قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ ان کے بھی اندام میں تھرتھری پڑ گئی اور
سامنے سے ہٹ گئے مگر ایک ملازم چیخ گیا ہر ایک غل مچانے لگا چند ملازم دوڑ کر
طرف قصر کے چلے اس قصد سے کہ قبل اسکے جانے کے اور وہاں پہونچنے کے ہم حکیم
اسقلینوس و طلسم کشا کو آگاہ کریں کہ اس طور سے ایک جوگی اندر قصر کے آتا ہے ہم
لاکھ لاکھ روکا مگر وہ ہم سے نہیں رکتا ہے برابر چلا آتا ہے اسکی زبان پر یہی کلمہ ہے
بجرنگ بجرنگ یہ لوگ تو طرف قصر کے چلے اور وہ جوگی صاحب بھی چلے آتے ہیں ادھر
بالائے برآمدہ حکیم اسقلینوس و صاحبقران بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے کہ یکایک
غل و شور کی اہل لشکر کی صدا کان میں آئی پہلے حکیم نے طرف اپنے لشکر کے دیکھا
پہلے نگاہ حکیم کی جوگی پر پڑی دیکھا کہ ایک جوگی شیر پر سوار طرف قصر کے چلا آتا ہے میرے
ملازموں کا مجمع اسکے تعاقب میں ہے مگر اسکا کوئی کچھ بنا نہیں سکتا ہے جوگی کی صورت
اور ہیبت کو جو حکیم اسقلینوس نے دیکھا ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ رعشہ اندام میں
پڑ گیا دل میں کہا کہ پناہ بذات خدا کیا بدشکل انسان ہے خدا اسکے شر سے محفوظ رکھے
یہ دل میں کہا صاحبقران سے کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جوگی اس طرف کو
چلا آتا ہے کیسا بدشکل اور زبردست ساحر معلوم ہوتا ہے خداوند کریم اسکے شر سے
مجکو اور آپ کو بچائے یہ ضرور ہمارے اور آپ کے ایذا رسانی کے لیے آتا ہے بارہ
ہزار میرے ملازم ہیں مگر ایک اسکا کچھ نہیں بنا سکتا ہے بڑا زبردست ساحر معلوم
ہوتا ہے دیکھیے کیسا شور و غل ہے صاحبقران ملاحظہ فرما چکے تھے حکیم سے فرمایا کہ
کوئی مقام خوف نہیں ہے آتا ہے تو آنے دیجیے کیا کر لے گا یہ کہکر فرمایا کہ چلو قصر میں
بیٹھیں بس حکیم و صاحبقران دونوں برآمدہ سے اٹھکر بارہ دری میں آ کے

صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکیم سامنے بیٹھے صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیا بدہئیت و
بدشکل انسان ہر وہ جوگی جو چلا آتا ہی مین نے بڑے بڑے ساحر دیکھے مگر ایسا ساحر کوئی میری نگاہ
سے نہین گذرا و مامہ ایسی ساحرہ کہ جسکا سحر مین مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ بھی ایسی بدشکل نہ تھی اور یہ
ہئیت اُسکی نہ تھی جو اس جوگی کی ہی بارہ ہزار مین وہ ایک ہی اور کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی صاحبقران
یہ فرما رہے تھے کہ دیکھا چند سوار و چوبدار دوڑے ہوئے چلے آتے ہین سانس پھولی ہوئی ہی پسینہ مین
غرق ہین آکر سامنے گرے حکیم و صاحبقران نے جو یہ حالت اُنکی دیکھی گھبرا کر پوچھا کہ کیون تم لوگ
کیون اسقدر گھبرائے ہوئے آئے ہو اور کیا سبب ہی جو اسقدر پریشان ہو حواس درست کرکے
کلام کرو کیا خبر لائے ہو یہ جو حکیم استقلینوس و صاحبقران نے فرمایا اُن لوگون نے حواس
اپنے درست کرکے یون عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک
جوگی صحرا سے شیر پر سوار ظاہر ہوا اور ہماری طرف آیا جب لشکر مین پہونچا تو ہم نے بڑھکر دریافت کیا
کہ آپ کہانسے تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لے جائیے گا فرمایا کہ ہم سامری و جمشید کے پاس
سے آئے ہین اُنھون نے مجھکو حمزہ و استقلینوس کے پاس بھیجا ہی کیونکہ اُنکا بندہ خاص شیاطین
اُنکے پاس قید ہی اُسکی سفارش کی ہی اور کہا ہی کہ اب ان حرکات سے باز آؤ ابھی تک ہم تمھارا
بہت پاس کرتے ہین مگر اب ظلم و بدعت تمھارا ہمارے بندون پر حد سے زیادہ ہو گیا ہی اب ہم کو خیال
آیا ہی ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اب ظلم و بدعت نہ کرو آیندہ تم کو اختیار ہی جب ہم نے یہ سُنا کہ یہ آپکے
پاس آئے ہین ہم نے عرض کیا کہ ہم خبر کر لین تو تشریف لے جائیے گا کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی ہم بدون
اطلاع کے جائینگے ہم نے قصد روکنے کا کیا ایسی قہر کی نگاہ سے دیکھا کہ پھر جراءت نہ ہوئی کہ کلام
کرین یا روکین وہ ہم سب کو قہر و غضب سے دیکھکر ادھر کو چلے ہم بھاگے کہ آپ کو خبر کرین خداوند
نعمت ایک کلمہ جو کہ اُنکی زبان پر ہی وہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی سواے اس کلمہ کے کوئی کلمہ
نہین کہتے ہین یہی کلمہ زبان پر ہی کہ ہجر نگ ہجر نگ نہ معلوم اسکا کیا منشا ہی صاحبقران نے یہ
سُنکے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی بچہ شیطان ہی یہ بھی شعبدہ ہی کسی ساحر کا کچھ خوف نہ کرو آتا ہی
تو آنے دو روکو مت ہم سمجھ لینگے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے روکے سے وہ کب رُکے گا وہ
لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا کہ سامنے سے وہ جوگی اُسیطور سے شیر پر سوار

چلا آتا ہی عقب مین اُسکے چند ملازم حکیم کے ہین کہ صاحبقران نے اُن ملازمون کو اشارہ کیا کہ
تم پلٹ جاؤ وہ فوراً اشارہ پاتے ہی اُسکے عقب سے پلٹ گئے وہ جوگی اسیطور سے شیر
پر سوار بجرنگ بجرنگ کہتا ہوا بارہ دری مین آیا ہر بن مو سے اور ناک و کان و مُنھ سے شیر کے بھی
شعلہ نکلتے تھے اور جوگی کے بھی تمام جسم مین سانپ کالے کوڑیالے لپٹے ہوئے تھے کہ وہ جوگی
بارہ دری مین قریب فرش کے آکر شیر پر سے اُترا مگر اب کلام نہین کرتا ہی بجرنگ بجرنگ کہہ رہا ہی
بہ نگاہ قہر صاحبقران و حکیم کو دیکھا منشا یہ تھا کہ کوئی تعظیم کو نہ اُٹھا حکیم نے قصد کیا تھا کہ تعظیم
کو اُٹھون کہ صاحبقران نے منع فرمایا تھا اشارہ سے کہ کافر ہی دوسرے ساحر اسکی تعظیم کو نہ
اُٹھو حکیم بھی نہ اُٹھے تھے جوگی نے مُنھ سے کچھ نہ کہا سوائے بجرنگ کے مگر اشارہ سے بطور
ساحری پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے کہ جوگی نے اِدھر اُدھر
دیکھا کہ کہان بیٹھون جب صاحبقران نے دیکھا کہ جوگی اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی خیال فرمایا کہ
جگہ کی تلاش کر رہا ہی اشارہ فرمایا کہ مسند پر آکر بیٹھو صرف اس خیال سے مسند پر بٹھایا کہ یہ بدون
طلب مہمان آیا ہی گو بہ قصد دشمنی آیا ہی اور کافر بھی ہی مگر مہمان تو ہی اور صاحبقران صاحب
خلق بھی ہین تعظیم کو جو منع کیا اور خود بھی نہ اُٹھے اسکا یہ سبب تھا کہ حکیم تو کانپ رہے تھے
بہ سبب خوف کے یہ خیال فرمایا کہ اگر حکیم تعظیم کو اُٹھے بہ سبب کانپنے کے گر پڑے تو یہ جوگی
خیال کرے گا کہ میرا خوف غالب آیا یہ زیادتی کرے گا اور عزت اسلام مین فتور واقع ہوگا اور
حکیم کی حقارت ہوگی اور خود بھی اسی خیال سے نہ اُٹھے کہ اگر مین اُٹھونگا تو حکیم بھی ضرور اُٹھینگے
یہی انجام ہوگا بس آپ بھی بیٹھے رہے اور حکیم کو بھی نہ اُٹھنے دیا مگر برابر بلاکر بٹھایا جب
جوگی بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا شیر سامنے قریب فرش کھڑا ہوا ہی
کسی سے بولتا نہین ہی ملازمان حکیم دست بستہ حاضر ہین مگر ہر ایک کا دم نکلا ہوا ہی کہ شیر
کھا جائے گا اگر ذرا تم نے حرکت کی سب تصویر بنے ہوئے کھڑے ہین اُدھر حکیم اسقلینوس
کی خود یہ حالت ہی کہ جب سے جوگی کو دیکھا ہی اندام مین رعشہ ہی قلب گھبرایا جاتا ہی یہی خیال
ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے
جب جوگی بیٹھ چکا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر یہ کہے جاتا ہی بجرنگ بجرنگ زبان تالو سے

نہین لگتی ہی صاحبقران کا دماغ پریشان ہوگیا ہی ایک مرتبہ جوگی کی طرف دیکھکر فرمایا اے بیکار
بجرنگ کہکر دماغ خالی کیا ہی جس کام کو آئے ہو وہ کام بیان کرو اس بک بک سے کیا
حاصل ہی ہم اس بات کو تمھاری نہین سمجھتے ہین یہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی ہم کو بھی تو
معلوم ہو کہ آپ کس غرض سے یہان تشریف لائے ہین یہ جو صاحبقران نے فرمایا جوگی نے
بہ نگاہ قہر صاحبقران کے چہرہ پر نگاہ کی اور خاموش ہوا صاحبقران کو بالکل خوف نہ
تھا یہ بھی خیال نہ تھا کہ یہ ساحر ہی یہ بھی نہ جانتے تھے کہ یہ کون آیا ہی بلا خوف و خطر بیٹھے ہوے
تھے جب صاحبقران نے جوگی کی طرف مخاطب ہوکر یہ فرمایا تھا کہ بیکار کی بک بک
کرکے دماغ خالی کیا ہی تو حکیم صاحبقران کی اس تقریر سے بہت ہی خوف زدہ ہوا تھا
کہ ایسے ساحر زبردست کے منھ پر یہ کہا کہ بیکار دماغ پریشان کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ برہم ہوکر
آمادہ فساد ہو اس سے تو صلح کی تقریر کرنا تھی تاکہ یہ شر دفع ہو نہ کہ وہ تقریر کہ جس سے فساد
کی صورت نکلے بہ نرم زبانی اور خوش بیانی اسکو رام کرنا تھا اودھر جب صاحبقران کی
تقریر سنکے جوگی نے بنگاہ قہر دیکھا حکیم کے دم پر بن گئی کہ غضب ہوگیا کہ جوگی کو غصہ آگیا
آفت برپا ہوئی ہی اودھر جوگی نے صاحبقران کی طرف دیکھکر خاموشی اختیار کی چند
منٹ تک خاموش رہا اسکے بعد صاحبقران کیطرف مخاطب ہوکر یا وہ از غیظ کو وہ صاحبقران
سمجھا کہ آپ بڑے نازک دماغ ہین کہ یہ میری نسبت کہتے ہین کہ بک بک کرکے دماغ پریشان
کردیا ہی مجھ ایسے بندہ خاص و عبادت گذار سے ایسے کلام کرتا ہی معلوم ہوا کہ تم کو بہت غرور ہوگیا
ہی اپنے زور و طاقت پر اور خداوند سامری کے بندونکو قتل کرکے مغرور ہوگئے ہو کہ اسکے خاص
بندون سے ایسے کلام کرتے ہو پھر خداوند سامری و جم[illegible] انھون نے طرح
دے دے کر تم کو بہت سر چڑھایا ہی کہ کچھ بھی تم کو خیال نہین ہی خداوند سامری و جمشید کو ترک
کرکے جسنے پیدا کیا تھا خدائے نادیدہ کی پرستش پر کمر کسی اور سامری کے بندونکو قتل کرنا شروع
کیا یہ اچھا نہین کیا ہی اسوقت تک خداوندون کو خیال نہ آیا اب خیال آیا ہی آگاہ ہو کہ
مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہی کہ مین تم کو آگاہ کرون اے حمزہ عرب آگاہ ہو کہ اسوقت خداوند
سامری و جمشید اور دونکے کل نائب باغ جنت مین قصر یاقوت نگار مین جلوہ فرما تھے سب

حاضر خدمت تھے کہ لقا زمرد ثانی و فرعون ثانی وزیر بر جد نگار وغیرہ نے شکایت کی حمزہ عرب نے جو کہ انکا بندہ خاص ہی اور آپ نے اسکو اور اسکے بندون و دیگر عزیزون و سردارون کو بھی قوت عطا فرمائی ہی وہ بہ سبب قوت خداوندی کے بہت زور آور و طاقتور ہوگئے ہین کسی سے زیر نہین ہوتے ہین کوئی اُنپر غالب نہین آتا ہی بدین سبب بہت سر اُٹھایا ہی اور آپ کے بندونکو بہت پریشان کرتے ہین اور عاجز اُنکے قتل و غارت پر کمر باندھی ہی لہذا ہم لوگ اُنکے ہاتھوسے عاجز ہوکر یکے بادیگرے آپ کی خدمت مین چلے آئے اب وہ جہان جہان آپ کے بندے آپ کی بندگی کرنے والے ہین وہان لشکر کشی کر کے جاتے ہین اُنکو قتل و غارت کرتے ہین یہ خیال کرتے ہین کہ سوائے خدائے نادیدہ کے بندگی کرنے والون سے کوئی نہ ہوگا یہ لوگ خداوند سامری سے شکایت کر رہے تھے کہ نائب خداوند عجائب نگار بھی آئے اُنھون نے آکر شکایت کی کہ آجکل خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے والون نے میرے طلسم اور میرے بندونپر ظلم و بدعت شروع کی ہی اور لشکر لے کر آئے ہین اور ہزارون کو قتل و غارت کر رہے ہین آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہون خبر لیجیے یہ سُنکے خداوند سامری نے فرمایا کہ ہان اب مین بھی دیکھتا ہون کہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی اُنکو تنبیہ کرنا میرے اوپر واجب ہوا ہی اب مین اُنکو غارت کیے دیتا ہون مگر ایک مرتبہ آگاہ کرون یہ فرماکر میری طرف دیکھا اور مجھسے فرمایا کہ ای بحر زنگ بن اجر زنگ تو اسوقت دنیا پر جا حمزہ عرب قصر بہشت مثل مین پاس حکیم اسقلینوس کے موجود ہی اور حکیم نے اُسکو اپنا مہمان کیا ہی اور میرے خاص بندہ حکیم شیاطین کو اُسکا عیار پکڑ لایا ہی اُسنے اسکو قید کیا ہی بس تو جاکر میری طرف سے حمزہ عرب سے کہنا کہ اول تو حکیم شیاطین کو رہا کر دو دوسرے ان حرکات کو ترک کرو میرے بندون کے قتل و غارت سے باز آو ورنہ اگر مجکو غصہ آجائے گا تو بڑی خرابی ہوگی تم سب کو خاک سیاہ کر دونگا اب مجھسے یہ ظلم و بدعت نہین دیکھا جاتا ہی جو تم میرے بندونپر کرتے ہو اسوقت تک یہ خیال تھا کہ تم راہ راست پر جاؤ مگر تم کسی طور سے نہین آتے ہو لہذا تم کو آگاہ کرتا ہون اگر اس آگاہ کرنے پر بھی تم نے نہ خیال کیا تو تم پر اپنا عذاب نازل کرونگا چنانچہ مین یہ حکم خداوند سُنکے اُسیوقت مین وہان سے شیر پر سوار ہو کر چلا یہان آکر پہونچا ای حمزہ عرب مین تجھسے کہتا ہون کہ یہ دنیا مقام سرا ہی یہان کوئی ہمیشہ نہین رہا ہی اور

نہ رہے گا لہذا تجھکو لازم ہی کہ اپنے خدا کو پہچان اور دین سامری کو اختیار کر سامری پرستون کے ظلم و بدعت سے باز آ انپر ظلم و بدعت نہ کر اسکے قتل و غارت سے ہاتھ اُٹھا تمام دنیا کو خداوند سامری و جمشید نے پیدا کیا ہی اُنکی قدرت سے زمین و آسمان ماہ و مہر کوہ و صحرا دشت دریا بحر و شجر جن و بشر بہشت و دوزخ پیدا ہوئے ہین وہی سب کے خالق ہین اُنھون نے ہی تم سب کو خلق کیا ہی اور اپنے زور قدرت و طاقت خداوندی سے ایک حصہ تم کو دیا ہی جو تم کسی سے زیر نہین ہوتے ہو اور سب پر غالب آتے ہو یہ سبب عنایت و رحمت و پرورش خداوندی کا ہی خدائے نادیدہ کی بندگی کرنا بیکار ہی جسکو آنکھ سے نہین دیکھا وہ کیسا خدا ہی اُسکی بندگی اور اُسکو سجدہ کرنا لازم ہی کہ جوکہ دکھائی دے اور ہم اُسکے سامنے کھڑے ہوکر اپنی حاجت کو بیان کرین یا اُسکو سجدہ کرین کہ جوکہ دکھائی نہ دے اور ہماری سنئے اے حمزہ عرب یہ سب دنیا اور سب سامان پیدا کیے ہوئے خداوند سامری و جمشید کے ہین وہی سب کے خالق ہین دنیا سے چولہ بدل کر بالائے آسمان تشریف لے گئے اور بہشت مین جاکر مقیم ہوئے جو بندے اُنکے تم لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے سب داخل بہشت ہوئے اور جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے والے دنیا سے گئے وہ داخل دوزخ کیے گئے وہ جہنم مین جل رہے ہین اور فریاد کر رہے ہین کہ یا خداوند سامری ہماری خطا کو معاف فرمایئے آپ خدائے برحق اور خالق مطلق ہین ہم کو حمزہ نے بہکایا ہم حمزہ کے بہکانے سے تجھ سے منحرف ہوئے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے حمزہ کے کہنے پر عمل نہ کرتے اسوقت مین کوئی ہم کو آکر نہین بچاتا ہی کوئی فریادرسی نہین کرتا ہی خداوند ایک ساعت نہین فرماتے ہین اے حمزہ عرب اگر اسوقت تو میرے کہنے پر عمل نکرے گا اور دین اسلام کو نہ ترک کرے گا تو یاد رکھو کہ خداوند جمشید و سامری اپنا عذاب تجھ پر نازل کرینگے اور تجکو داخل جہنم کرینگے اُسوقت فریاد کروگے تو کوئی نہ سماعت کرے گا بس اسی مین بہتری ہی کہ حکیم شیاطین کو رہا کردو اور سامری پرستی اختیار کرو اور بلاؤ حکیم شیاطین کو اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین اسیوقت تم کو مع حکیم استقلینوس کے خاک سیاہ کردونگا تم کو اسیر کرکے پاس خداوند کے لے جاؤنگا خداوند تم کو اُسیوقت داخل دوزخ فرماینگے یہ جو جوگی نے کہا صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ کیا بیہودہ بک رہے ہو لعنت سامری و جمشید دونون پر اور دیگر منکران دین اسلام پر وہ سب بچہ شیطان تھے اور شیطان

کے بہکانے سے خدائی کا دعویٰ کرتے تھے انکو میں نے قتل کیا اور جو باقی ہیں انکو قتل کرونگا وہ میرے
ہاتھ سے بچکر جاتے کہاں ہیں یہ جو تم نے کہا کہ سامری و جمشید نے اپنے بندونکو داخل بہشت کیا اور خدا کے
نادیدہ کے بندونکو واصل جہنم کیا یہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے وہ مرتد اور مشرک تھے اور جو انکو بخدائی
مانتے تھے وہ سب بھی مشرک تھے بس وہ سب واصل جہنم کیے گئے ہونگے اور آگ میں جل رہے ہونگے
وہ اپنے کو تو بچا نہ سکے ہونگے اپنی بندگی کرنے والوں کو کیا بچا سکینگے یہ کیسے خدا تھے کہ ہم لوگوں کے ہاتھ
سے بھاگتے پھرتے تھے اور ردامن پناہ نہ ملتا تھا آخر کو قتل ہوئے یہ کیسے خدا تھے کہ بندوں سے بھاگے
اور قتل ہوئے بس یہ خدا کی شان نہیں ہے کہ وہ مثل بندوں کے بھاگے اور اپنے بندوں سے عاجز و پریشان
ہوئے یا مثل بندوں کے باپ ماں بیٹا بیٹی ہاتھ منھ پشت و شکم رکھتا ہو اور کھاتا اور پیتا ہو اور
ستہ ضروری رکھتا ہو وہی خدا ہے جو ان باتوں سے بری ہو نہ آنکھ رکھتا ہو نہ کان نہ ہاتھ نہ منھ
صرف ایک بقعہ نور ہو نہ اسکا بیٹا ہو نہ بیٹی وہ خدا ہے یہ اوصاف سب خداوند کریم میں ہیں وہ
وحدہ لاشریک ہے اسکی خدائی اور وحدہ لاشریک ہونے کی ہر شے گواہی دیتی ہے بقول شاعر شعر
ہر گیاہے کہ از زمین روید   وحدہ لاشریک لہ گوید   برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار   وہ بڑا کریم ہے اور رحیم ہے وہی سب کا مالک و مختار و خالق و رزاق
ہے اسنے سب کو پیدا کیا ہے وہ سب ہم اپنے بندوں پر مثل ماں باپ کے شفقت فرماتا ہے وہ سب زمین
و آسمان کا بہشت و دوزخ کا مالک ہے اسی کے قبضہ قدرت میں ہر ایک کی زیست و موت ہے بدون
اسکے حکم کے پتہ نہیں ہل سکتا ہے لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اسکے اوصاف کوئی نہیں بیان کر سکتا
ہے اگر تمام عالم ایک زبان ہو کر حمد الٰہی پڑھے تو بھی ممکن نہیں ہے بس جو ایسا خالق ہے اسکی کیونکر
نہ بندگی کی جائے اور یہ سب کچھ شیطان تھے اور ان سب نے گمراہ کیا تھا دیکھنا کہ انکی بروز قیامت
کیا حالت ہوتی ہے ای جوگی تو بیکار مجکو خوف دلاتا ہے میں نہ تیرے سے ڈرتا ہوں نہ تم ایسے ساحروں
سے یہ سب شعبدے ہیں سامری و جمشید کیا حقیقت رکھتے ہیں جو وہ میرا کچھ بنا لینگے وہ خود جہنم
میں جل رہے ہونگے انکو خبر بھی نہ ہوگی تو میرا کیا بنا لیگا اگر میری قضا نہیں آئی ہے تو تو کیا اگر
تمام عالم ایک ہو جائے گا تو بھی میرا ایک موے جسم نہ کم کر سکے گا اگر میری قضا آئی ہے تو ایک
پشہ میری ہلاکت کے لیے کافی ہے یہ تیرا کہنا بیکار ہے ایسے شعبدہ بہت سے دیکھے ہیں وردم میں

مرٹ گئے ہین ان باتون سے تو کچھ حاصل نہین ہے نہ تو مین دین اسلام ترک کرونگا نہ حکیم شیاطین کو
رہا کرونگا کیا کرون مجبور ہون اگر میرے برادر بجان برابر خواجہ عمرو اسوقت ہوتے تو تم کو حال
معلوم ہوتا یہ ساری شعبدہ بازی بھول جاتے مگر وہ اسوقت یہان موجود نہین ہین طرف کوہ ندا
کے بارے خبر و دریافت حال بچہ شیطان کہ جسکو خداوند کوہ نشین کہتے ہین گئے ہوئے ہین خدا
کرے وہ اسوقت آجائین مین حکیم شیاطین کو طلب کرتا ہون اگر تم مین طاقت اور اسقدر
قدرت ہو تو رہا کرکے لے جاؤ یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ شیاطین کو لوگ اسوقت گئے اور شیاطین کو
لے کر حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ لو یہ شیاطین موجود ہے اسکو لے جاؤ مین بھی تو
دیکھون کہ تم کیسے زبردست ساحر ہو اور کیسے جوگی ہو ادھر شیاطین کو جو لوگ لے کر آئے اُسنے
جو آنکھ اٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ مسند زرنگار پر تو صاحبقران بیٹھے ہوئے ہین برابر انکے
ایک جوگی بہت زبردست بیٹھا ہوا ہے حکیم اسقلینوس سامنے بیٹھے ہوئے ہین چونکہ اسکی
زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے اس سبب سے یہ کلام نہ کرسکتا تھا اسنے اُس جوگی کو دیکھ کر
اشارہ سے کہا کہ میری خبر لیجیے مین بالکل ناچار و مجبور ہون مذہب سامری پرستی رکھتا ہون مگر
کیا کرون انکی قید مین ہون اور زبان مین سوزن دی ہوئی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ شیاطین اُس
جوگی کو دیکھکر بہت خوش ہوا تھا کہ اب یہ آئے ہین حمزہ اور حکیم کو دونون کو سزا دینگے اور
مجکو رہا کرکے لے جائینگے یہی خیال کرکے اسنے اشارہ کیا تھا جوگی نے اسکا اشارہ سمجھکر حمزہ
صاحبقران سے کہا کہ مین جب جانون کہ آپ بڑے بہادر رہین کہ شیاطین کو رہا کر دیجیے وہ
آکر میرے پاس بیٹھے ہان جب مین لے جاؤنگا تو تم کو آگاہ کرکے لے جاؤنگا اور بدون میری اجازت
کے یہ یہان سے جا نہین سکتا ہے جب تک مین یہان موجود ہون بھاگ نہین سکتا ہے مین اسیوقت
بہادر و شجاع آپ کو جانونگا کہ جب آپ شیاطین کو رہا کر دینگے اُس جوگی نے اسطور سے صاحبقران
کو طعنہ اور غصہ دلایا کہ آپ نے خود اٹھکر شیاطین کی زبان سے سوزن لی اور اُسکی قید کاٹ
دی کہ وہ رہا ہو گیا اُس جوگی نے جب دیکھا کہ میرے کہنے سے حمزہ کو غصہ آیا اور اپنے ہاتھ سے
رہا کر دیا ایک مرتبہ اُسکی طرف دیکھ کر آنکھ مین آنکھ ڈالکر کہا کہ او شیاطین تو تو بندہ خاص
سامری و جمشید ہے اور دونون خداوند تجھ سے بہت خوش ہین تو یہ نہ خیال کر کہ حمزہ سے

میرے خوف سے رہا کر دیا ہے اب تو مین رہا ہون بھاگ جاؤن ایسی حرکت نہ کرنا اگر ایسی حرکت کریگا
تو مین خداوند سے تیری شکایت کرونگا وہ تجکو دوزخ مین ڈال دینگے دوسرے مین ہی تیرے لیے کافی
ہون جہان بھاگ کر جائے گا تجکو پکڑ کے حمزہ کے حوالے کرونگا اور اپنے سامنے قتل کراونگا بس خاموش
میرے پاس آکر بیٹھو اور سن کہ جو میرے اور حمزہ کی باتین ہوتی ہین یہ جو جوگی نے شیاطین سے کہا
اُسکا دم نکل گیا دوڑ کر قدمون سے لپٹ گیا اور ہاتھون کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ میری کیا مجال جو
مین حکم عالی سے باہر ہون یا سرتابی کرون مین کب اس لائق ہون کہ خداوند سامری و جمشید مجھسے
خوش ہون اور میرا خیال کرین مین ادنیٰ اُنکا بندہ ہون سر سے لیکر پاؤن تک میرا ایک ایک بال
گنہگار ہے یہ صرف اُنکی اطاعت و بندہ پروری و نوازش ہے جو اُنھون نے میرا خیال فرمایا اور آپکو
میری رہائی کی غرض سے روانہ فرمایا جوگی نے جواب دیا کہ بس خاموش رہو یہ کہکر ہاتھ پکڑکر اپنے
برابر بٹھالیا شیاطین خوش خوش بیٹھ گیا اُدھر حکیم نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ صاحبقران نے جوگی
کے کہنے سے شیاطین کو طلب کرکے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا اب یہ دونون ملکر آفت برپا کرینگے
صاحبقران کس کس کو جواب دینگے دونون اپنے فن مین کامل ہین ایک کا دفعہ کرنا مشکل تھا نہ
کہ دو ہوگئے ہون اب جان کا بچنا دشوار ہے اسوقت بڑی نادانی حمزہ صاحبقران نے کی اگر
پکڑگئے تو کیا ہوگا یہ سوچ کر صاحبقران سے اشارہ مین کہا کہ آپ نے اسوقت دھوکا کھایا
شیاطین کو رہا نہ کرنا تھا اب بہت بڑی دقت و مشکل ہوگی صاحبقران نے جوابدیا کہ اطمینان
رکھو کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہے خداوند کریم پر نظر رکھو وہی حامی و مددگار ہے اگر شیاطین
رہا ہوگیا ہے تو کیا بنالے گا یا یہ جوگی حرامزادہ کیا کرلے گا فساد کرے گا تو ہم موجود ہین کبھی ہم اُس
سے باہر نہ ہونگے چاہے وہ سحر سے مقابلہ کرے چاہے وہ تلوار سے حکیم اسقلینوس نے دل مین
کہا کہ اب سوائے صبر کے اور کیا چارا ہے اُدھر شیاطین جو پاس جوگی کے بیٹھا اشارون مین حکیم
اسقلینوس سے کہنے لگا کہ اسوقت نہ مجکو چھوڑا ہوتا حمزہ نے قید رکھا ہوتا تو مین جانتا مارے
خوف کے اپنے ہاتھ سے رہا کر دیا دیکھو تو کیسی سزا دلاتا ہون شکایت کرکے ہان وہی کلام کرو اسوقت
تو مارے خوف کے تمھارا بھی عجب حال ہے اور حمزہ کا بھی یہ بیٹھا ہوا چشمک کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے
کہ وہ سزا دونگا کہ عمر بھر یاد کروگے سب معاوضہ کرلونگا جیسا تم نے پریشان کیا ہے اسیطور سے

مین بھی پریشان کرونگا اس سختی سے قتل کرونگا تم کو اور حمزہ کو کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تمھارے حال پر رحم آئے اور مجکو رحم نہ آئے اب تو میرا مددگار آگیا ہی خوشیان کر رہا ہی بغلین بجا رہا ہی اُدھر جوگی نے صاحبقران سے کہا کہ ای حمزہ عرب خیریت اسی مین ہی کہ خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ مین اب خداوندون کے بندون کو قتل نہ کرونگا اور نہ کسی قسم کی انکو تکلیف دونگا اور خدائے نادیدہ کی بندگی سے باز آ اس امر مین تیرے لیے بہتری اور اچھائی ہی ورنہ یاد رکھو کہ مین تجکو مثل تیرے عیار کے اسیر کرکے لے جاونگا خداوند تیرے اوپر عذاب نازل کرینگے صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی ہزار ہزار لعنت ہی سامری و جمشید پر اور انکے پرستارون پر یہ جو صاحبقران نے فرمایا شیاطین و جوگی کا چہرہ متغیر ہوگیا فرط غیظ و غضب سے دونون مثل بید کے کانپنے لگے حکیم استقلینوس نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا جوگی کو غصہ آگیا اب کوئی دم مین فساد برپا ہوتا ہی ایک مرتبہ بول اُٹھا کہ ای جوگی صاحب یہ جو آپ نے فرمایا کہ مین نے تمھارے عیار کو اسیر کرلیا وہ آپکو کہان ملا خواجہ عمرو کو گئے ہوئے آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہی آپ آج تشریف لائے ہین اُنکو آپ نے کہان پایا دوسرے یہ فرمایئے کہ کوئی صورت ایسی ہی کہ خداوند سامری و جمشید ہم سے راضی ہوجائین اور میرے اوپر عذاب نہ نازل کرین جوگی نے حکیم کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ خداوند سامری و جمشید تم سے بہت ناخوش ہین کہ یہ تو پہلے مجکو سجدہ کرتا تھا یا حمزہ کے آتے ہی یہ خدا پرست ہوگیا اسپر وہ عذاب نازل کرونگا کہ یہ بھی یاد کرے گا اور فرشتگان عذاب کو حکم دے دیا ہی کہ جب حکیم استقلینوس اسیر ہوکر یا قتل ہوکر یہان آئے تو اُسکو قعر دوزخ مین ڈالدینا اور اس دوزخ کو مشتعل زیادہ کردینا تاکہ اُسکو سخت اذیت پہونچے اور مجھ سے فرمایا تھا کہ ای بجرنگ بن اجرنگ جہانتک ممکن ہو تو حکیم استقلینوس کو ضرور اسیر کرکے لانا مین اُسکو زندہ جہنم مین داخل کرونگا اسقدر عتاب ہی تم پر جب تمھارا نام کوئی سامنے خداوند کے لیتا ہی خداوند کا چہرہ سُرخ ہوجاتا ہی فرماتے ہین باوجودیکہ حمزہ عرب نے لاکھون بلکہ کرورون میرے بندے قتل کیے ہین اور مجکو دشنام دیتا ہی اور لعنت کرتا ہی مگر اسقدر غصہ مجکو حمزہ عرب پر نہین آتا ہی جسقدر کہ اس حکیم کے نام کے سننے سے آتا ہی یہ ہمارا پرستار ہوکر ہمارے بندونکا دشمن ہوگیا ہی ای استقلینوس کیا بیان کرون جو جو کلمہ خداوند تمھاری نسبت

فرماتے ہین واقعی وہ عذاب تم پر نازل ہوگا کہ آج تک کبھی کسی بندے پر خداوندنے نہ نازل کیا
ہوگا جو عذاب تم پر نازل فرمائینگے اے اسقلینوس اس حمزہ عرب کے بہکانے مین نہ آ اور
توبہ کر خدائے نادیدہ کی بندگی کرنیسے اور خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کر تجھ ایسا عقیل و دانا ایسے
خداوندون کی بندگی کو ترک کرے اور حمزہ عرب کے بہکانے سے اُس خدا کو سجدہ کرے کہ جسکو آنکھ
سے ندیکھا ہو بڑا تعجب ہے اگر اپنی بہتری اور اچھائی کا خواستگار ہے تو ابھی ابھی توبہ کر مگر مین
خیال کرتا ہون کہ توبہ کرنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا جو عذاب ہونے والا ہے ضرور ہوگا تم نے اپنے
کو مفت مین مبتلائے عذاب کیا بیٹھے بٹھائے تم کو یہ کیا سوجھی کہ اپنا دین ترک کرکے حمزہ کے مذہب
کو اختیار کیا یہ نہ خیال کیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا مین از راہ دوستی تم سے کہتا ہون کہ اسوقت
حمزہ کی شرکت سے درگذرو اور حمزہ کو اپنے ہاتھ سے اسیر کرکے میرے حوالے کرو ورنہ تم کو اختیار
ہے اس امر کی سزا تو ضرور ملیگی کہ جو تم نے حمزہ کی شراکت کرکے خداوندون کو برا بھلا کہا ہے جو جوگی
نے جلیم اسقلینوس کی طرف دیکھ کر اور آنکھ مین آنکھ ڈال کر بیان کیا اسقلینوس کا توہم
نکل گیا مثل بید کے کانپنے لگا قلب کو اضطرار ہونے لگا دل مین کہا کہ یہ تو نے کیا نادانی کی
کہ حمزہ کی شرکت کی اور اپنے کو عذاب سخت مین مبتلا کرایا واقعی دین سامری پرستی برحق ہے
جو یہ جوگی کہتا ہے سب سچ ہے کیونکر اپنے کو بچاؤن اور کیا کرون اپنے ہاتھون کو مبتلائے بلا کیا
کانپ کر اور ڈر کر کہا کہ جوگی صاحب مین اسیوقت توبہ کرتا ہون اور اپنے کردار سے باز آتا ہون
کسی تدبیر سے یہ کام کیجیے کہ خداوند راضی ہوجائین مجکو آپ کے فرمانے سے بزرگی اپنا مذہب
کی ثابت ہوگئی واقعی حمزہ نے بہت بڑا دھوکا دیا اور نہایت درجہ میرے ساتھ دشمنی کی
مین ایسا نہ جانتا تھا سوائے دین سامری و جمشیدی کے کوئی دین سچا نہین ہے مگر آپ میری
سفارش خداوند سے فرما کر وہی عذاب مین تخفیف فرمادیجیے گا مین آپ کے سامنے ابھی ابھی
خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون اور حمزہ عرب آپ کے روبرو موجود ہے
اسکو اسیر کیجیے مین کسی طرح کی مزاحمت نہ کرونگا آپ کو اختیار ہے یہ جو اسقلینوس نے
کہا ایک مرتبہ جوگی صاحب برہم ہوکر بولے کہ جب تبدیل مذہب کیا تھا اُسوقت اسکا
خیال نہ کیا اب جو سُنا تو توبہ کرنے لگا خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان کیا اب اس قسم سے

انکا م کرتا ہی مین کبھی تیری سفارش نہ کرونگا کیا مین اپنے کو تیرے لیئے معتوب کراؤن یہ کلمہ اُس
تیور سے کہے کہ حکیم کو یقین ہوگیا اور بہت اپنے کو لعنت و ملامت کی اور بہت دل مین پشیمان
ہوا مثل بید کے کانپنے لگا یہ حال تھا کہ جیسے لرزہ کا بخار آتا ہی چہرہ کا رنگ بہ سبب صدمہ
کے متغیر ہوگیا زردی چھا گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ موت قریب ہی پسینہ چہرہ پر آگیا بس جان
پر کھیل کر استقلینوس نے ہاتھ جوڑ کر جوگی سے کہا کہ واسطہ آپ کو خداوندون کا میری کمک
فرمایئے اور ضرور ضرور سفارش فرمایئے مجکو اس عذاب سے جو کہ میرے اوپر نازل ہونے والا ہی
اُس سے بچایئے جب تک آپ اس امر کا اقرار نہ فرمایئے گا اُسوقت تک مین آپ کو جانے
نہ دونگا یہ اس منت و سماجت سے استقلینوس نے کہا کہ جوگی کو رحم آگیا جواب دیا کہ
اے استقلینوس گو تو اس لائق نہین ہی کہ تیری سفارش کی جائے مگر خیر تو منت کرتا ہی
ہم لوگ رحم دل ہین ہم کو تیری منت و سماجت پر رحم آگیا لہذا اگر تو کچھ روپیہ صرف کرے
تو مین کوشش کرون کچھ روپیہ فرشتگان عذاب کو دون کچھ اُن لوگون کو دون جو ہر وقت
خداوندا کی خدمت مین موجود رہتے ہین اُنسے ساز کرون جب مین خداوند کو خوش پاؤن اُس
وقت تیرا ذکر کرون وہ لوگ بھی میرے ہم زبان ہون ہان جب سب تیری طرف سے صفائی
کی گواہی دینگے تو یقین ہی کہ خداوند کو رحم آجائے اور غصہ فرو ہوجائے اور تیرے قصور کو معاف
فرمائین بدون کچھ صرف کیے ہوئے یہ امر غیر ممکن ہی حکیم نے جو یہ سُنا تو دل مین خیال کیا
کہ آبرو کا صدقہ جان و جان کا صدقہ مال ہی اگر کچھ روپیہ صرف کیے سے یہ بات طی ہوجائے
اور تیری جان بچ جائے تو کیا نقصان ہی یہ خیال کرکے عرض کیا کہ ارشاد ہو کسقدر روپیہ
دیا جاوے جوگی نے جواب دیا کہ پندرہ ہزار روپیہ دو بعد کو دیکھا جائے گا تھوڑا تھوڑا دے کر
سب ہموار کرونگا جب تمھارا کام ہوجائے گا اُسوقت پچیس ہزار اور تم کو دینا ہوگا
حکیم نے یہ سُنکے جواب دیا کہ مین اسیوقت پندرہ ہزار حاضر کرتا ہون اُدھر صاحبقران خاموش
بیٹھے ہوئے حکیم و جوگی کی باتین سُن رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ یہ حکیم بہت کچ
دلا اور نہایت درجہ بد باطن ہی ذرا سی سختی مین یہ ایسا خائف ہوا کہ دین اسلام کے ترک
کرنے کو آمادہ ہوگیا مراد کیا خوب ذرا سے شعبدہ مین اسکا یہ حال ہوا یہ کیا ساتھ دیگا جب

صاحبقران نے دیکھا کہ باہم قول وقرار ہوگیا اسوقت صاحبقران نے حکیم سے فرمایا کہ کیون
اسقدر تم ڈرتے ہو اور خائف ہوتے ہو ایک حبہ نہ دینا نہ اپنا دین ترک کرنا یہ کوئی بچہ شیطان ہی
تم کو اور مجکو بہکانے آیا ہی اسکے بہکانے پر نہ آنا بھلا یہ کون سی عقلمندی ہی کہ فرشتونکو رشوت دے
جاینگی بھلا یہ کونسا طریقہ ہی کہ کچھ دو تو عذاب مین تخفیف ہوجائے یہ ضرور شیطان ہی اور وہ دونون
بھی شیطان تھے کیون اپنی عقلین خراب کرتے ہو تم بیٹھے تو رہو خدا کو یاد کیے جاؤ اسقلینوس نے
صاحبقران کی ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انکے کہنے پر کون عمل کرے جو اپنے کو
عذاب مین مبتلا کرے وہ عمل کرے مین تو ضرور روپیہ دونگا آپ بڑے عقلمند ہین بدون رشوت
کے کہین کام نہین ہوتا ہی یہ سوچ کر اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ فوراً حاضر کرو ملازم
ادہر روپیہ لینے کو گئے راوی بیان کرتا ہی کہ جوگی نے ان تیورون سے حکیم سے اور صاحبقران سے
تقریر کی تھی کہ حکیم کے دل پر سکہ پڑگیا تھا اسکو سب باتونکا یقین آگیا تھا جب جوگی حکیم سے
باتین کرچکا اسوقت صاحبقران کی طرف پھر متوجہ ہوا اور کہا کہ ای حمزہ تو بھی کچھ روپیہ
دینے کا اقرار کرے تو مین تیری بھی سفارش خداوند سے کرکے عذاب مین خفت کرادون بلکہ اور
تیری عمر کو زیادہ کرادون صاحبقران نے فرمایا کہ کیا لاف وگذاف بکتا ہی تو کیا ہی اور تیرا وہ خداوند
کیا ہی سب بچہ شیطان اور نطفہ حرام ہین مین تیرے بہکانے مین نہین آونگا یہ اسقلینوس
تھا کہ وہ آگیا مین ایک خرمہرہ نہین دونگا بلکہ جو کچھ تیرے پاس ہوگا وہ بھی چھین لونگا تو بھلا
کس امر پر ہی اگر دم ودعوی ہو تو اٹھو اور مجھ سے مقابلہ کر مین تجکو اب یہانسے بھلا زندہ بھی جانے
دیتا ہون تو بھولا کس امر پر ہی اب صاحبقران کو راوی بیان کرتا ہی کہ غصہ آگیا تیورون پر
بل پڑگیا برہم ہو کر فرمایا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی جو تجکو کرنا ہو کر مین ایسی باتون سے
ڈرنے والا نہین ہون نہ خوف کرنے والا ہون تو بیکار بار بار کہتا ہی کہ خداوند سامری وجمشید کو
سجدہ کرو اب جو تو نے یہ کلمہ کہا خیال رکھنا کہ مین زبان سے نہ جواب دونگا بلکہ زبان تیغ سے
جواب دونگا جہان تک مین پاس کرتا ہون کہ یہ مہمان ہی وہان تک تو سر پر چڑھا آتا ہی یہ فرماکر
قبضہ پر ہاتھ رکھا عقرب سلیمانی کے ادہر جوگی نے دیکھا کہ حمزہ کو غصہ آگیا کچھ نہ کہا خاموش
ہورہا شیاطین نے حکیم اسقلینوس کیطرف دیکھ کر کہا اشارہ سے کہ اسوقت وہ باتین

نہین کرتے ہو میرے اوپر دباؤ نہین ڈالتے ہو خاموش بیٹھے ہو کیا جلد زہر بہ منگا دیا ہی جان کا خوف
ایسا ہوتا ہی حمزہ سے کہو کہ وہ فرشتہ قدرت بندہ خاص خداوند سامری سے بحث نہ کرین ورنہ
خرابی واقع ہوگی اسقلینوس نے کچھ جواب نہ دیا دل مین شیاطین کی باتون سے ناؤ پیچ کھا رہے
ہین مگر کیا کرین اب اسکے چڑھی بارگاہ ہی چبا چبا کر باتین کر رہا ہی سوائے صبر و شکر کے کیا چارا
ہی اسقلینوس سے یہ کہکر شیاطین نے جوگی سے کہا کہ اے بندہ خاص خداوند سامری ان لوگون
پر رحم نہ کھائیے اور انپر ترس نہ فرمائیے انپر رحم کھانا اور ترس فرمانا بیکار ہی اسوقت ان لوگون پر
نبی ہی اور خوف جان ہی تو کیسی باتین کر رہے ہین مگر حمزہ عرب اسیطور سے برابر کہہ رہا ہی اس کو
کسی کا خوف و ڈر نہین ہی آپ کیون تامل کرتے ہین اسیر کر لیجیے یہ آپ کا کیا بنا لیگا یہ بہت مغرور ہی
لاکھ لاکھ سمجھائیے گا دماغ پریشان ہوگا مگر یہ راہ راست پر نہ آئے گا سوائے اپنے کہنے کے دوسرے
کی نہ سُنے گا ملاحظہ تو فرمائیے کہ اسکو خوف نہین ہی کہ آپ ایسا بزرگ سامنے موجود ہی اور خاص بندہ
اور خداوند کو بُرا بھلا نہ کہے مگر برابر زبان چلی جاتی ہی بالکل پاس نہین کرتا ہی اب مجھ سے
نہین سُنا جاتا ہی مجکو حکم فرمائیے مین ابھی اسیر کر لون آپ بیٹھے رہیے آپ کو بالکل تکلیف فرمانے
کی ضرورت نہین ہی مین آپ کا خادم و ادنی غلام موجود ہون مین حمزہ کو کافی ہون یہ جو شیاطین
نے کہا جوگی نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صاحبقران نے بہ نگاہ قہر شیاطین کی طرف دیکھا اور
فرمایا کہ تو بھی کچھ چل نکلا ہی اپنے حمایتی کو دیکھ کر یہ خیال اپنے دل سے دور رکھنا کہ مین ڈر گیا ہون
یا مین نے تجکو ڈر کر رہا کیا ہی صرف اس خیال سے رہا کر دیا ہی کہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر رہا ہوتا تو
ہم سے جاتے اسیری کے سبب سے ہم مجبور ہو گئے بس مین نے رہا کر دیا نہ یہ کہ کسی کے خوف
یا ڈر سے اور نہ یہ خیال کرنا کہ مین جوگی سے ڈرتا ہون وہ بہت تیرا حمایت کنندہ بنکر آیا ہی اور
اور تو اسکے بھروسہ پر ایسی تقریر کرتا ہی تو اور وہ دونون ایک ہو کر میرے اوپر سحر کرین اور میرے
قتل و اسیری کی فکر کرین مین تم دونون کو برابر جواب دونگا اور اس بیہودہ تقریر سے کیا
حاصل ہی یہ جو صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا اور جوگی نے بھی دیکھا کہ چہرہ حمزہ کا لال
ہو گیا ہی رگ ہاشمی بل کھانے لگی زلفین خلیلی کو جنبش ہوئی ایک مرتبہ شیاطین کیطرف
دیکھ کر کہا کہ او شیاطین تجکو ہمارے کام مین کیا دخل ہی تو خاموش نہین رہتا ہی جو ہمارا جی چاہیگا

وہ کرینگے مجھسے پہلے ہی کہدیا تھا کہ خاموش بیٹھنا اسپر خاموش نہین بیٹھتا ہے بولے جاتا ہے اب جو بولے گا
تو سزا پائے گا یہ جو کہا شیاطین کانپ گیا ہاتھ جوڑکر کہنے لگا کہ خطا ہوئی معاف فرمائیے اب نہ بولونگا
بس جوگی شیاطین پر خفا ہو کر طرف صاحبقران کے متوجہ ہوا اور کہا کہ آپ نے جو فرمایا کہ میرا عیار
ہوتا تو اسکا مزا تم کو معلوم ہوتا تو آپ کا عیار کہان ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی کہا ہے
کہ خواجہ عمرو برائے دریافت حال خداوند کوہ نشین گئے ہین وہ یہان کہان ہین ورنہ ہوتے تو ان باتونکا
وہی جواب دیتے یہ سنکے جوگی نے کہا کہ خواجہ عمرو آپکے عیار ہین وہ تو میرے پاس اسیر ہین مین نے
انکو راہ مین اسیر کیا تھا ایک دن مین خداوند سے اجازت لیکر دنیا پر آیا تھا خداوند نے مجھسے چلتے
وقت فرمایا تھا کہ اگر تم کو دنیا پر خواجہ عمرو مل جائے تو اسیر کر لانا چنانچہ ایک تصویر بھی عمرو
کی مرحمت فرمائی تھی کہ اس شکل کا انسان جہان تم کو ملے اسیر کر لینا بس مین دنیا پر آیا سیر کرنے
لگا اتفاق سے میرا گذر ایک جنگل مین ہوا وہان مین نے خواجہ عمرو کو دیکھا کہ ایک طرف کو چلے
جاتے ہین تصویر سے جو مقابل کیا تو مشابہ پایا اسیر کر لیا اور خدمت خداوند مین لے گیا خداوند نے
خواجہ کو پہلے بہت سمجھایا اور کہا کہ مجھکو سجدہ کر جب خواجہ نے نہ مانا تو دوزخ مین ڈالدیا جب
اس دوزخ نے خواجہ کو جلانا شروع کیا اور اذیت پہونچائی تو خواجہ بیقرار ہوے فریاد کرنے لگے
دوہائی دینے لگے خداوند سامری کی بس خداوند نے جو خواجہ کو پھر طلب کیا اب کی مرتبہ آکر خواجہ نے
خداوند کو سجدہ کیا اور خداوند کی بہت تعریف کی چنانچہ خداوند خواجہ سے خوش ہوے باغ بہشت
رہنے کو مرحمت کیا خواجہ وہان رہنے لگے جب سے خواجہ وہان ہر روز خداوند کو سجدہ کرتے ہین وہ
دنیا پر نہین ہین اُنکا انتظار بیکار ہے وہ تمھارے پاس نہ آئینگے کتنا عرصہ ہوا ہے خواجہ کو گئے ہوئے
صاحبقران نے فرمایا کہ قریب پندرہ دن کے ہوئے ہین جوگی نے کہا کہ دس یوم سے وہ بہشت
مین ہین اور سیر کر رہے ہین وہ کہان اور تم کہان صاحبقران نے فرمایا کہ کیون بیکار کو فقرہ کرتا
ہے کوئی بھی زندہ بہشت مین گیا ہے جو خواجہ جائینگے مین ایسے فقرون کو کب مانتا ہون جوگی
نے کہا کہ فقرہ نہین ہے یہ امر اصلی ہے اگر خواجہ آکر تمھارے سامنے یہ سب حال بیان کرین اُس
وقت یقین لاؤگے یا نہین صاحبقران نے کہا کہ اول خواجہ کا آنا دشوار ہے اگر آئے بھی تو
دین و مذہب کے بہت پختہ ہین کبھی وہ اس امر کا اقرار نہ کرینگے بالکل سرا سر اُنکے اوپر تہمت ہے

ہین جبھی جانون کہ تو خواجہ کو بلا دے اُس جوگی نے کہا سچ کہا تھا خداوند نے کہ حمزہ کسی طور سے نہ مانے گا تم خواجہ کو لیتے جاؤ کہ وہ گواہی دینگے اور تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اگر مین خواجہ کو نہ لاتا تو بڑی خرابی ہوتی بس اے حمزہ عرب مین خواجہ کو تمھارے سامنے طلب کرتا ہون اُنکی گواہی دینے سے تو تم کو یقین ہوگا کہ خداوند سامری خدائے برحق ہے یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ خداوند کیا چیز ہین اگر جبرئیل بھی آکر مجھ سے کہین کہ سامری خدائے برحق ہین اُسپر بھی مجکو یقین نہ آئے مین جانون یہ بھی کوئی شعبدہ ہے مگر تم خواجہ کو بلاؤ تو سہی ذرا مین یہ شعبدہ بھی دیکھون جوگی نے جواب دیا کہ واقعی امیر حمزہ تو بہت سست اعتقاد ہے خیر تو کیا یاد کرے گا خواجہ کو بُلا کر تیرے سامنے موجود کیے دیتا ہون اور گواہی دلائے دیتا ہون ماننے نہ ماننے کا تجکو اختیار ہے کوئی حجت باقی نہ رہے تاکہ کسی قسم کا الزام نہ دیا جائے یہ کہکر شیر کیطرف دیکھکر کہا کہ اے شیر قدرت خواجہ عمرو جو تیرے شکم مین بیٹھے ہوئے ہین اُنکو نکال تو تاکہ وہ روبرو حمزہ کے خداوند سامری کے برحق ہونے کی گواہی دین تاکہ حمزہ کو یقین آئے یہ کہنا تھا کہ اُس شیر نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اُسکے آنکھ و ناک و منھ سے شعلے نکلنے لگے بعد تھوڑے عرصہ کے ایک شعلہ اُس شیر کے مقام مبرز سے نکلا اور دھوان حمزہ صاحبقران اُسی طرف دیکھ رہے تھے یعنے شیر کی طرف صرف اس خیال سے کہ دیکھون خواجہ کیونکر شکم شیر سے نکلتے ہین اور حکیم استقلینوس بھی کہ صاحبقران و حکیم نے دیکھا کہ جب شعلہ و دھوان مقام مبرز شیر سے نکل چکا تو اُسی مقام سے بعد شعلہ و دھوئین کے خواجہ بھی نکلے وہی نمدے، کا پا بجامہ پہنے ہوئے اور کرتہ اور کاغذی ٹوپی جو اُنکی شکل مبارک ہے اُسی صورت اصلی سے سر مو فرق نہ تھا یہ واقعہ دیکھکر حکیم و صاحبقران بہت حیران ہوئے مگر صاحبقران کے اعتقاد مین فرق نہ آیا فرمایا کہ اے جوگی کیا خوب شعبدہ دکھایا ہے میرے مقام پر اگر اور کوئی ہوتا ضرور اپنے دین و مذہب سے منحرف ہوجاتا اور یقین کرلیتا بدون کچھ کہے اور سُنے مگر مین کب ایسے تیرے شعبدون کو خیال مین لاتا ہون اور مانتا ہون یہ شعبدہ اور کسی کو دکھا جو کہ سست اعتقاد ہو لو یہ امر ضرور ہے کہ خواجہ مین اور اس شخص مین سر مو فرق نہین ہے مگر یہ بھی شعبدہ ہے خیر یہان کو لا بھلا مین سنون تو سہی کہ یہ جو کہ خواجہ کی شبیہ ہوکر آیا ہے کیا کہتا ہے جوگی نے پکار کر کہا کہ اے خواجہ عمرو یہان تشریف لائیے دیکھیے مین حمزہ عرب کو سمجھا رہا ہون مگر وہ کسی طور سے نہین مانتے ہین ذرا تم اپنا حال

بیان کرو اور سمجھاؤ شاید تمھارے کہنے سے مان جائین کیونکہ تم انکے پرانے رفیق ہو اور ساتھ کے کھیلے ہوئے ہو اور بچپنے کے رفیق بلکہ دودھ شریک بھائی ہو تمھارا کہنا زیادہ تر اثر کرے گا اور کے کہنے سے خواجہ نے جواب دیا کہ حاضر ہوا ہین اپنے امکان بھر حمزہ کو نصیحت کرونگا قبول کرنا نہ کرنا انکو اختیار رہی یہ کہکر خواجہ سامنے صاحبقران کے آئے بطریق سامری پرستان سلام کیا اب جو صاحبقران نے بغور دیکھا تو اپنے بچپنے کے دوست اور رفیق کو پایا پہلے گمان تھا کہ یہ شعبدہ ہی کسی ساحر کو خواجہ کے مشابہ کیا ہی مگر جب خال و خط دیکھا سر مو فرق نہ پایا اس امر کا یقین ہوگیا کہ یہ خواجہ ضرور ہین مگر خواجہ کے اسطور کے سلام کرنے سے صاحبقران کو بہت غصہ آیا دل مین کہا کہ کیا خواجہ مرتد ہوگئے بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایسا دیندار اور مرتد ہوگیا مگر کہا کرے سحر سے مجبور ہوگیا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ مسحور ہوا ہی خیر مین اسم اعظم سے سحر کو دفع کر کے خواجہ کے قلب کو درست کر دونگا یہ خیال دل مین کر کے خاموش ہو رہے اُدھر خواجہ سلام کر کے بیٹھ گئے سوائے شیاطین اور جوگی کے اور کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ شیاطین نے جوگی سے کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا حکیم استقلینوس نے خواجہ کے سلام کا جواب نہ دیا اس خیال سے کہ خواجہ نے بطور ہم لوگون کے جو سلام کیا یہ کیسے آپ کے شریک ہوئے ہین اور ایمان لائے ہین ابھی تو انکا وہی رنگ ہی یہ تو حرکتین ہین اُسپر اُس امر کی خواہش ہی کہ سفارش کرو جوگی نے شیاطین کیطرف دیکھا اور کہا کہ پھر تم بولے ہم اندھے نہین جو نہ دیکھتے ہون تم کو کیا ضرور ہی جو بار بار بولے جاتے ہو ابکی جو بولوگے تو سزا پاؤگے شیاطین خاموش ہو رہا اُدھر جوگی نے خواجہ کیطرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ جو تم پر گذرا ہی سب بیان کرو سامنے حمزہ صاحبقران کے اُدھر صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای بھائی خواجہ مین تم سے ایک امر دریافت کرتا ہون پہلے یہ بیان کرو تم تو کوہ کیطرف براے دریافت حال کوہ نشین کے گئے تھے اس شیر نے شکم سے یہان سے آگئے اور کیا حرکتین اختیار کین ہین ای خواجہ تم سا ایماندار اور یون مرتد ہو جائے یہ کیا بات ہی خداوند کریم کو بھول گئے سامری پرستون کی طرح سے سلام کرنے لگے یہ تم کو کیا ہوا ہی کیا کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہوئے ہو آؤ میرے قریب مین تم پر اسم اعظم پڑھون اور دم کرون تاکہ اُسکا سحر برطرف ہو اور تمھارا قلب درست ہو تم اپنی اصلی حالت پر آؤ یہ کونسی مرتد بنے

اور کفر کی حرکت تھی شیطان کے بہکانے سے اپنے دین و مذہب سے پھرگئے کافر ہوگئے جو کہ بندے تھے
اور یہ بسبب سیاہ قلبی کے خود خدائی دعوی کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلاتے تھے جنکو تم نے ہزارون
مرتبہ ذلیل کیا اور اب تم خود اُنکو سجدہ کرتے ہو یہ کیا حرکت بیجا ہی اپنے ہوش مین آؤ حواس
درست کرو کفر و کفر پرستی سے باز آؤ میرے کہنے پر عمل کرو شیطان کے بہکانے سے اپنی عقبی نہ خراب
کرو وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی کیون شرک کرتے ہو یہ کونسی بات ہی مسلم
سے کافر ہوگئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ خاموش بیٹھے سُنا کیے جب صاحبقران اپنے
تقریر کو تمام کر چکے اُسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ ای حمزہ عرب بس بس اسقدر باتین بنایئے
ہین نے آج تک تیرے کہنے پر عمل کرکے اپنی بہت خرابی کی اور اپنی عقبی خراب کی واقعی یہ امر ہی
کہ سوائے خداوند سامری و جمشید کے اور سب باطل ہین اور وہ برحق ہین سامری و جمشید سب کے
خالق ہین اور سب کے پیدا کرنے والے ہین اُنھین نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ زمین و آسمان شجر و
حجر جن و بشر پیدا کیے ہین اُنھین کی قدرت سے سب کو رزق ملتا ہی یہ سب کی پرورش کرتے ہین
ان کی کیا تعریف کرون ای حمزہ آج تک مین گمراہ رہا اب اپنی تقدیر سے راہ راست پر آیا ہون
ورنہ مدتون تک کافر رہا اب تقدیر نے رسائی کی کہ خدمت خداوند سامری و جمشید مین پہونچا اُنکی
قدرت سے میرے دل نے اس امر سے انحراف کیا کہ دین اسلام حق ہی اور اپنے دین اصلی کی طرف
یعنے سامری پرستی کی طرف رجوع کی کیونکہ یہی دین حق اور مذہب حق ہی معاذاللہ خدائے نادیدہ
خدائے باطل ہی دل نے اُسوقت کہا کہ حمزہ نے تیرے ساتھ دشمنی کی کہ تجھکو سامری کیطرف سے
منحرف کیا ہی اب تو انحراف نہ کر اپنے خدا کو پہچان اصلی خدا سامری و جمشید ہین انکے سوا کوئی دوسرا
خدا نہین ہی جب میرے دل نے یہ کہا بس مین نے فوراً سجدہ کیا کیونکہ جب ثابت ہوگیا کہ یہ
خدائے اصلی ہین اور جس خدا کو تم سجدہ کرتے تھے وہ اصلی نہین ہی صرف حمزہ نے دھوکا دیا اور
آجتک دھوکے مین رہے ای حمزہ سامری و جمشید خدائے برحق اور مطلق ہین اُنکی بہت
بڑی قدرت ہی اور مالک زمین و آسمان ہین اور مختار نار و جنان ہین مالک ارض و سما ہین
اُنھین کی قدرت سے سب پیدا ہوئے ہین اُنھون نے اپنی قدرت سے سب کے تنمین
روح پھونکی ہی وہ اپنے بندو نپر مثل مادر و پدر کے مہربانی کرتے ہین اور سب کی پرورش کرتے ہین

جو اُنسے پھرے گا وہ گمراہ رہے گا اور گمراہ ہی اُسکا مقام جہنم ہی اور جو خداوند سامری کو بخدائی مانتے ہین اُنکا مقام خاص جنت ہی اور اُنکے واسطے ہر طرح کی عزت و راحت ہی جو اُنکا دشمن ہی اُسکے لیے ہر طرح کی سختی و ذولت ہی ای حمزہ مین نے وہ قدرت خداوند سامری کی دیکھی ہی جو خدا ے نادیدہ مین بھی نہین ہی وہ اختیار خداوند سامری کو ہی کہ جو کسی خدا مین نہ تھا اور نہ ہوگا یہی سب باتین خدا کو زیبا ہین جو خداوند سامری مین ہین واقعی جب اُنکو تم ایسے نافرمان بندون نے عاجز کیا وہ چولہ بدل کر آسمان پر چلے گئے اپنا سایہ اُنھون نے ہم سب کے سر و پیر سے اُٹھا لیا ای حمزہ یہ جو تم نے دریافت کیا کہ تم تو برا ے خبر کوہ نشین کے گئے تھے یہ کیا حالت ہوئی اور تم شکم شیر مین کیونکر پہونچ گئے اسکا واقعہ یہ ہی کہ مین جو تم سے رخصت ہوکر بموجب نشان دہی شیاطین کے چلا پانچ روز تک جنگل مین تباہ رہا مگر کہین پتہ نہ ملا ایک روز عاجز ہوکر قصد کیا کہ واپس چلون اپنی اصلی شکل پر تھا کہ یکایک میرے پاؤن زمین سے اُٹھ گئے مین اس خیال مین مغرق تھا کہ تمھارے پاس آؤن اور راہ طی کر رہا تھا کہ مین زمین سے بلند ہوگیا تموج ہوا سے مجکو غش آگیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک قصر زمرد نگار مین پایا اور آپ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا اور سامنے قصر مین دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہین مین نے خیال کیا کہ کوئی دیو مجکو یہان اُٹھا لایا ہی یہ پردہ قاف ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ دو شخص تاج جواہر نگار سر پر بیٹھے ہوئے لباس فاخرہ سے آراستہ مسند زر نگار پر جلوہ فرما ہین اُنکے جمال سے تمام قصر روشن ہی گرد اُنکے جو لوگ ہین وہ صورت آشنا معلوم ہوئے مین نے دریافت کیا یعنے ان جوگی صاحب سے جو کہ اسوقت یہان موجود ہین اور خاص بندے ہین خداوند سامری و جمشید کے کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بزرگوار ہین جو مسند پر جلوہ گر ہین اور یہ کون لوگ ہین جو آپ کے گرد بیٹھے ہوئے ہین اُنھون نے فرمایا کہ ای خواجہ تم نے پہچانا نہین افسوس اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے حمزہ کے بہکانے سے ایسے بھولے کہ اپنے خداوندون کو نہین پہچانتا ای خواجہ یہ مقام بہشت ہی اور تم قصر خداوندی مین کھڑے ہو اور یہ دونون بزرگوار جو مسند پر جلوہ فرما ہین جنکے چہرہ کے نور سے تمام قصر روشن و منور ہی یہ خداوند سامری و جمشید ہین اور یہ جو گرد بیٹھے ہوئے ہین یہ سب ان کے نائب ہین مثل لقا وغیرہ کے یہ جو اُنھون نے کہا مین نے مُنھ پھیر لیا اور دل مین کہا

کہ لاکھ لاکھ لعنت ہے ان سب پر مین کہان آگیا عجب شعبدہ ہے یہ جو مین نے دل مین کہا انھون نے کہا کیون خواجہ تم یہان بھی آکر وہی باتین کرنے لگے جو دنیا پر کرتے تھے بس اب ان باتون سے درگذرو دیکھو آجتک خداوند سامری و جمشید نے تم پر بڑا رحم کیا کہ اپنا عذاب نہ نازل کیا اور تم کو زندہ دنیا پر سے طلب کر لیا اپنی قدرت دکھانے کو کیونکہ تم سے اقرار اس امر کا کیا تھا کہ جبتک تم تین مرتبہ اپنے منھ سے موت نہ طلب کروگے نہ مروگے چنانچہ خداوندون کو منظور ہوا کہ نہ تم اپنے منھ سے موت مانگو نہ دنیا پر رہو تم کو زندہ طلب کر لیا بس اب اپنے پیدا کرنے والونکو پہچانو اور خدائے نادیدہ کی بندگی ترک کرو تاکہ تم کو راحت و آرام ملے ورنہ اسیطور سے جہنم مین جلا دیے جاؤگے یہ امر آجتک کسی کے لیے نہین ہوا کہ وہ جسم خاکی سے آسمان پر آیا ہو سوائے مرکے اور اُسکی روح آئی ہے تم سے خداوند ایسے ناخوش تھے کہ تم کو مع جسم خاکی کے طلب کر لیا تمھارے جسم پر بھی عذاب کیا جائیگا اگر سجدہ نہ کروگے مین نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو یہ سب بچہ شیطان تھے اور یہ سب شعبدہ ہے مین ایسے شعبدون مین کب آتا ہون تم سب ساحر ہو اور یہ دونون بھی ساحر تھے یہ جو مین نے کہا یہ بہت برہم ہوئے اور مجکو لے کر اُس قصر مین آئے اور سامنے خداوند سامری و جمشید کے کھڑا کر دیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ یہ خواجہ عمرو حاضر ہین انکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے مین پردہ دنیا پر گیا تھا آپ نے حکم فرمایا تھا کہ خواجہ کو اسیر کر لانا میرے پاس تصویر موجود تھی یہ فلان صحرا مین اپنی اصلی صورت پر پھر رہے تھے مین نے جاکر انکو اسیر کر لیا اور یہان لے آیا ادھر مین نے جو غور کرکے دیکھا لو لقا و فرعون وزبرجد شاہ وغیرہ کو پہچانا دیکھا کہ سب مثل غلامون کے حاضر ہین اور اُن لوگون کو دیکھا کہ جو کہ میرے اور تمھارے ہاتھ سے مارے گئے تھے سب بڑی عزت و آبرو سے موجود ہین سامری و جمشید کی تصویرین دیکھ چکا تھا اُس تصویر کے مطابق پایا سر مو فرق نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر میرے حواس جاتے رہے اُدھر ان سب نے جیسے مجکو دیکھا لقا و فرعون و زبرجد شاہ وغیرہ و دیگر ساحر فریاد کرنے لگے کہ یا خداوند یہی خواجہ عمرو ہے ہم سب اسکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین اور ہم کو اسنے بہت ذلیل کیا اور ٹھٹھے

ظلم و بدعت سے قتل کیا ہی ہماری فریاد رسی فرمائیے اس پر عذاب نازل فرمائیے یہ بڑا ظالم ہی آپ کو ہمیشہ یہ برا کہتا تھا اور دشنام دیتا تھا ایسے کلمہ کہتا تھا کہ جو ہم سُن نہ سکتے تھے ہر طرف یہی شور و غل کی صدا بلند تھی چنانچہ خداوند سامری و جمشید نے اُن سب کی طرف دیکھ کر فرمایا خاموش بیٹھے رہو ہم اس سے کل ظلم و بدعت کا معاوضہ کرینگے اگر یہ ہم کو سجدہ نہ کرے گا اگر اسنے سجدہ کرلیا تو ہم اسکو باغ جنت میں ایک قصر یاقوت نگار مرحمت کرینگے اور حور و غلمان برائے خدمت اور ہر طرح کے راحت کا سامان مہیا کر دینگے یہ بہت خوش ہوگا کیونکہ ہم کو اس سے محبت ہی یہ کہکر مجھ سے فرمایا کہ اے خواجہ آجتک جو تم نے کیا وہ کیا مجکو تم پر رحم آتا ہی کہ کیا تم پر عذاب نازل کروں یہ تمھاری حرکت نہ تھی بلکہ حمزہ کے بہکانے سے تم ایسے حرکت کے مرتکب ہوئے تھے میں نے اپنی قدرت سے وہ وہ تم کو اشیا دیے ہیں جو کہ میں نے اپنے ناجیوں کو نہیں دیے ہیں اور تم کو ایسا عیار بے عدیل اپنی قدرت سے کیا کہ کوئی تمھارا مقابلہ نکر سکا صرف تمھاری خوشی کے سبب سے میں نے تمھارے ہاتھ سے اپنے خاص بندوں کو ذلیل بھی کرایا اور قتل بھی یہی خیال کیا کہ اب خواجہ کو خیال آئے اور مجکو سجدہ کرے جب میں نے دیکھا کہ تم کو خیال نہیں آتا تو میں نے اپنے خاص بندے بحر تگ بن اجرنگ کو روانہ کر کے تم کو دنیا پر سے یہاں طلب کرلیا لہذا تم نے میری قدرت دیکھی اور میری شان کہ جسقدر بندے میں نے خلق کیے ہیں سبکی تصویریں اور روحیں میرے پاس ہیں جو کہ مرگئے ہیں اُنکی بھی روحیں ہیں دیکھو یہ سب موجود ہیں یہ فرما کر اشارہ کیا کہ یہ مجکو معلوم ہوا کہ ایک پردہ تھا کہ آنکھوں سے اُٹھ گیا اب جو میں نے دیکھا تو ایک جنگل میں تمام لوگ جو کہ دنیا پر تھے اور ہیں سب موجود ہیں ایک طرف تم اور تمھارے سردار اور تمھاری اولاد و عزیز و اہل لشکر طوق سلاسل میں مطوق کھڑے ہیں اور فرشتگان قدرت گرز آتشین لیے ہوئے سروں پر موجود ہیں اور سب کو اُن گرزوں سے ایذا دے رہے ہیں اور تم فریاد کر رہے ہو اور کوئی تمھاری فریاد کو نہیں سنتا ہی ایک طرف کو بہت بڑا مجمع ہی مگر سب خوش پوشاک و فرحناک ہیں میں نے جوگی صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو کہ خوش ہیں جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو اسوقت تک دنیا پر موجود ہیں اور خداوند سامری کو سجدہ کرتے ہیں یہ سبب پرستش کے یہ سب خوش و

مخرم ہین حمزہ و متعلقین حمزہ پر شداید ہوتے ہین گو ابھی دنیا پر ہین اور زندہ ہین مگر تصویر پر پر شداید ہین جب مرکر یہان آئینگے تو وہ دوزخ مین ڈالے جائینگے اور یہ لوگ جب مرکر یہان آئینگے داخل بہشت ہونگے اور جو خداے نادیدہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین وہ جہنم مین جلائے گئے ہین اور جو خداوند کے سجدہ کرنے والے تھے وہ سب داخل بہشت کیے گئے ہین خداپرستون پر ہر قسم کا عذاب ہوتا ہی اور سامری پرستون کو راحت و آرام ہی جب مین یہ سب سامان دیکھ چکا یکایک پھر ایک حجاب حائل ہوگیا وہ سامان نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا خداوند جمشید و سامری نے کہا کہ کیون خواجہ تم نے خداپرستونکا حال دیکھا بس مجکو سجدہ کرو مین نے جوابدیا کہ ایسے شعبدہ بہت سے مین نے دیکھے ہین مین کبھی سجدہ نہ کرونگا اور مین نے سر منھ گالیان بین یہ سُنکے سامری و جمشید کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کہ خواجہ کو جہنم مین ڈالدو چند فرشتہ آئے اور مجکو کشان کشان ایک طرف کو لے گئے وہان آگ مشتعل تھی اُسکے شعلہ بلند تھے مجکو اُس آگ مین ڈالدیا وہ آگ مجکو جلانے لگی ایک طرف کو مین نے دیکھا کہ شاہزادہ قباد و ملکہ مہرنگار و فرخ شہسوار قلندر و دیگر خداپرست شاہزادہ شبیر و یہ سب زنجیر ہاے آہنی سے بندھے ہوئے کھڑے ہین چارونطرف سے آگ گھیرے ہوئے ہی وہ سب کے سب فریاد کر رہے ہین اور چلا رہے ہین کہ یا خداوند سامری و جمشید ہم کو پناہ دو اور اس عذاب سے نجات دو ہم سے خطا ہوئی جو ہم نے آپ کو سجدہ نہ کیا اور خداے نادیدہ کو خدا جانا حمزہ کے بہکانے سے یہ ہم سے قصور ہوا اب ایسی خطا نہ ہوگی ہم پر رحم فرماؤ مگر کوئی نہین سنتا ہی زرد فریاد کر رہے ہین یہ واقعہ جو مین نے دیکھا اور آگ نے تکلیف پہونچائی مین بھی فریاد کرنے لگا یہی بندہ خاص خداوند مجکو اُس آگ سے نکالکر لے گئے جب مین نے دیکھ لیا کہ مین خداوند سامری و جمشید کو سجدہ کرونگا اور یہ خداے برحق ہین چنانچہ انھون بھی میری سفارش کی خداوندون نے رحم فرمایا مین نے سجدہ کیا اُسوقت میری جان اُس عذاب سخت سے بچی اور مجکو ٹھہرایا تو ست نگار رہنے کو ملا ای حمزہ ایسی راحت سے بسر ہوتی ہی کہ بھلا کیا کسی کی بسر ہوگی مین باز آیا خداے نادیدہ کی بندگی سے حورین خدمت کرتی ہین غلمان ملازمت بجالاتے ہین نعمات جنت کھانے مین آتی ہین طایران خوش الحان کی صدا مست کرتی ہی ہروقت جلسہ عیش و عشرت برپا رہتا ہی

جو سامری و جمشید کو خدا جانتے ہین اُنکے لیے تو یہ راحت و آرام ہے اور جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین اُنکے لیے ہر طرح کی ذلت و خواری ہے اور سختی ہے اے حمزہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ کرو کیونکہ یہی دو خدا ہین اور خدائے برحق ہین باقی اور سب باطل ہین انکے نائب ہین اور خدائے نادیدہ تو معاذ اللہ کوئی چیز ہی نہین ہے نہ اُسکے بندون کی کوئی قدر ہے سوائے ناقدری اور جلائے جانے کے اے حمزہ یہ دنیا ناپائدار ہے اسکو ثبات نہین ہے یہ سب فانی ہے اسپر اعتبار کرنا اور اپنے خدا کو فراموش کرنا بالکل نادانی ہے یہ عیش دنیا جو کہ اسوقت ہم کو ممکن ہے یہ وہان کام نہ آئے گا ہان دوستی اور محبت سامری و جمشید کی کام آئے گی وہ ہر گناہ سے بخشوائے گی آتش دوزخ سے بچائے گی خدائے نادیدہ کی دوستی اور بندگی جہنم مین لے جائیگی نعمات بہشت سے محروم رکھے گی مین تو دیکھ چکا ہون بس تم بھی سامری و جمشید کو سجدہ کرو اور اس کفر و کافری سے باز آؤ یہ جوگی صاحب سفارش کرکے تمھاری خطا کو معاف کرا دینگے ورنہ بہت خراب ہوگے مثل قباد و مہر نگار و شیرویہ و فرخ شہسوار قلندر و دیگر اہل اسلام کے جلائے جاؤگے اور فریاد کروگے کوئی سماعت نہ کرے گا پھر اُسوقت ایک نہ سُنی جائے گی ہر طرح کے عذاب ہونگے اور شدائد مین نے جو دیکھا تھا اور کہا تھا بیان کر دیا جب یہ جوگی صاحب بموجب حکم خداوندون کے پند و نصیحت کو یہان آنے لگے تو خداوند نے انکو حکم دیا کہ خواجہ کو لے جاؤ اپنے ہمراہ یہ تمھارے قول کی تصدیق کرینگے اور میری خدائی کی گواہی دینگے چنانچہ یہ مجکو شکم شیر مین بٹھا کر لائے مین اُنکے سامنے خداوندون کی تعریف کرکے کہتا ہون کہ آپ بھی سامری و جمشید کو سجدہ کیجیے ورنہ بہت خراب ہو جیے گا یہ جو خواجہ نے بیان کیا صاحبقران کو بہت غصہ آیا برہم ہوکر فرمایا کہ او نا عیار سار بان زادے تو مرتد ہو گیا ہے مجکو بہکانے آیا ہے مین تیرے بہکانے سے کبھی نہ بہکونگا دور ہو میرے سامنے سے کیا بیہودہ بکتا ہے تو بالکل کافر ہو گیا ہے تجکو ان ساحرون نے سحر مین مبتلا کرکے کافر کر دیا سامری کیا نطفہ حرام ہے اور جمشید کیا نطفہ شیطان ہے یہ دونون بچہ شیطان اور کافر تھے لائق لعنت ہین یہ کہکر فرمانے لگے لاکھ لاکھ لعنت ہے سامری پر اور جمشید پر اب جو کوئی کلمہ زبان سے نکالے گا تو تیرا سر قلم کر ڈالونگا راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ

آیا تھا کہ مثل بید کے کانپ رہے تھے اور چہرہ لال ہو گیا تھا منہ سے کف جاری تھا غیظ و غضب طاری تھا اور کلمات لعنت زبان پر تھے جب یہ جوگی صاحب نے دیکھا اُسوقت ایک مرتبہ برہم ہو کر کہا کہ اے حمزہ اپنی زبان کو بند کرو میرے روبرو اور خدا وندون کی شان مین یہ کلمات بس اب مجکو تاب نہین ہے راوی بیان کرتا ہے کہ ملازمان استقلینوس نے پندرہ ہزار روپیہ لاکر سامنے انبار کر دیا تھا روپیہ انبار تھا جب جوگی نے یہ کہا کہ اب مجکو تاب نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ او جوگی اگر اپنی خیریت چاہتا ہے تو میرے سامنے سے چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اور اس عمرو کو بھی لیتا جا یہ بالکل کافر ہو گیا ہے تجھ ایسے بچہ شیطان کا میرے سامنے کچھ کام نہین ہے معلوم ہوا کہ تو بہت حرام مرتد اور بچہ شیطان ہے اور ہزارون گالیان دین گالیان دینا تھین کہ جوگی کو بھی غصہ آگیا اور ایک مرتبہ بنگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھ کر کہا کہ او حمزہ بس اپنی زبان بند کر نہین فرشتگان قدرت خداوندی کو حکم دیتا ہون کہ وہ تیرے اوپر عذاب نازل کرینگے اور تجکو ابھی سنگ سیاہ کرتا ہون یہ کہنا تھا کہ صاحبقران کو غصہ آگیا ایک مرتبہ عقرب سلیمانی پٹک کر یہ فرماتے ہوئے کھڑے ہوئے کہ تجکو قسم ہے اپنے دین و مذہب کی کہ تو حکم دے کہ مین سنگ سیاہ ہو جاؤن اور تلوار کو علم کرکے جوگی کی طرف جھپٹے جوگی نے جو دیکھا کہ حمزہ کو غصہ آگیا اور تلوار لے کر میرے اوپر حملہ کیا پکارا کہ او حمزہ سنبھل سنبھل دیکھ اپنے آپے سے باہر نہ ہو مجکو رحم آتا ہے اگر غصہ آگیا تو خرابی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ او نطفہ حرام تو کیا حقیقت رکھتا ہے اور تیرا غصہ کیا چیز ہے جو تیرے بنائے سے بنے وہ کر اب تو میرے ہاتھ سے زندہ بچکر نہ جاسکے گا فرشتگان عذاب کو حکم دے کہ وہ مجھ پر عذاب نازل کرین اور پکار سامری و جمشید کو کہ وہ آکر تیری کمک کرین بس اسی مین خیریت ہے کہ سامری پرستی سے توبہ کر اور دین اسلام قبول کر اُسوقت سے بیکار کی بک بک کر رہا ہے ایسے شعبدہ بہت سے دیکھے ہین معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو تیرے سحر مین مبتلا ہین جو ایسی تقریر کر رہے ہین جب تو قتل ہوگا تو تیرا سحر انکے اوپر سے دفع ہوگا اور یہ اپنی حالت اصلی پر آئینگے اب مجھ پر فرض ہوا کہ تجکو قتل کرون یہ فرماتے ہوئے تلوار لے کر چلے جب جوگی نے دیکھا کہ حمزہ میرے اس کہنے سے نہین رکتا ہے اور غصہ بہت ہے یا تو بیٹھا ہوا تھا یا ایک مرتبہ اُٹھ کھڑا ہوا یہ کہتا ہوا

کہ اے حمزہ تو نہ مانیگا مین کہتا ہون کہ سنبھل اور باز آ دیکھ ابھی تک کچھ نہین گیا ہے مجکو غصہ نہین آیا ہے مین بہت طرح دے رہا ہون یہ کہکر جست کی اُسی حالت جست مین نہ وہ دیو تھا نہ شیاطین تھا سب غائب تھے اور دور جا کر کھڑے ہوئے صاحبقران تلوار لیے ہوئے اُسی مقام پر پہونچے اب بالکل قریب پہونچ گئے ہین جاتے ہی تلوار علم کرکے قصد کیا کہ ہاتھ لگاؤن حکیم استقلینوس حیران حیران دیکھ رہا ہے اور خواجہ بھی خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہین مگر خواجہ تو اسقدر کہتے جاتے ہین کہ اے حمزہ دیکھو دیکھو یہ کیا کرتا ہے بندہ خاص خداوند کے ساتھ یہ حرکت اور یہ بے ادبی کرتا ہے دیکھو خاک سیاہ ہو جائیگا یا پتھر کا ہو جائیگا اپنے کو دیکھو اور جوگی صاحب کو دیکھو یہ کیا بے ادبی اور گستاخی ہے دیکھو بہت بُرا کرتا ہے اپنے حق مین کانٹے بوتا ہے مگر صاحبقران قریب جوگی کے پہونچ گئے تھے اور تلوار بھی علم کر چکے تھے اُدھر جوگی نے جب دیکھا کہ صاحبقران قریب آگئے ہین فوراً جست کی صاحبقران پہونچ گئے اب جوگی اُس قصر بھر مین بھاگتا پھرتا ہے اور صاحبقران پیچھے پیچھے ہین جب قصد کرتے ہین کہ وار کرون جوگی جست کرکے بھاگ جاتا ہے صاحبقران حیران ہین کہ یہ جوگی کیسا ہے اور کیسا ساحر ہے کہ بھاگتا پھرتا ہے اور سحر نہین کرتا یہ فرماتے جاتے ہین کہ تو تو بندہ خاص ہے خداوندونکا اسوقت اُنکو برائے کمک نہین طلب کرتا ہے وہ آکر مدد نہین کرتے ہین تو تو کہتا تھا کہ خاک سیاہ ہو جائیگا عذاب نازل ہوگا مین تو تجکو بھگاتا پھرتا ہون اور میرا ایک بال بھی کم نہین ہوتا ہے تو کیسا بندہ خاص ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اسی طور سے تمام قصر مین وہ جوگی بھاگا بھاگا پھرا اور کچھ جواب نہین دیتا ہے ایک مقام پر اب جو جست کرکے وہ جوگی پہونچا اور صاحبقران بھی برابر پہونچے پشت پر دیوار تھی صاحبقران نے جا کر گھیرا جوگی نے دیکھا کہ اب سوائے قتل ہونے کے چارا نہین ہے کیونکہ جست کرنے کا موقع نہین رہا اُدھر صاحبقران نے ہاتھ بلند کیا کہ وار کرون جوگی نے خیال کیا کہ اب بہت مشکل ہوئی مین بھاگ سکتا ہون اور حمزہ تلوار علم کر چکا ہے اگر ہاتھ ہو گیا تو کام تمام ہو گیا مفت مین جان گئی یہ خیال دل مین کرکے ایک مرتبہ سمٹ کر کہا کہ اے حمزہ تم کو ہوا کیا ہے اپنے و بیگانے کو نہین پہچانتے ہو ذرا اپنے ہاتھ کو روکو اور دیکھو کہ مین کون ہون ذرا اپنے حواس درست کرو اور

غصہ کو کم کرو اور پہچانو کہ مین کون ہون کیسے ناوان ہوئے ہو کہ اپنے دوست کو بھول گئے یہ جو
جوگی نے کہا صاحبقران تو ہاتھ بلند کر چکے تھے مگر وار نہ کیا اُسی مقام پر ہاتھ کو روک لیا اور
کہا کہ کیون پھر دھوکا دیتا ہی اب بھی کچھ نہین گیا ہی دین اسلام قبول کر اور سامری پرستی ترک
کر اب تو میرے ہاتھ سے بچ نہین سکتا ہی میرے قبضہ مین ہی کیا کوئی اور شعبدہ دکھانے والا
ہی مین نے خوب پہچان لیا ہی کہ تو ساحر ہی اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر اور اسلام قبول
کر سحر خواجہ پر سے اتار دو اپنے آپ مین آئین جوگی نے کہا کہ حمزہ دیکھو تو مین کون ہون ذرا
غور کر کے دیکھو تو اور پہچانو مین جوگی نہین ہون آپ کا عیار خواجہ عمرو ہون واہ کیا خوب
ایسے بیہوش ہوئے ہو کہ کسی کا خیال نہین ہی اپنے اور بیگانے سے سب سے بے بہرہ ہوا ایسا
انسان کو غافل ہونا زیبا نہین ہی ذرا میری طرف دیکھو اور شناخت کرو صاحبقران نے
جواب دیا کہ او جوگی یہ دھوکا اور فریب اور کسی کو دینا مین تیرے فریب مین آنے والا نہین
ہون تو نے جو دیکھا کہ اب کسی صورت سے جان نہین بچتی ہی اور موت قریب ہی تو تو نے یہ
فقرہ کیا مین کبھی تجکو نہ چھوڑونگا جوگی نے کہا کہ ای حمزہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین خواجہ عمرو
ہون اور وہ نقلی خواجہ ہین اگر یقین نہ آئے تو میری طرف دیکھو اور پہچانو یہ جو کہا صاحبقران
نے جوگی کی طرف دیکھا اُدھر جوگی نے اپنی آنکھ دکھائی کہ نگاہ صاحبقران کی بائین
آنکھ پر پڑی کہ وہ تل جو کہ شناخت کا ہی صاحبقران کو نظر آیا دل مین کہا کہ یہ اصل مین تو
خواجہ کی آنکھ تھی مگر ایسا نہ ہو کہ اسنے فقرہ کیا ہو چونکہ ساحر زبردست ہی اپنی جان بچانے
کے لیے یہ حرکت کی ہو فرمایا کہ مین نہ مانونگا اگر تو خواجہ عمرو ہی تو اصلی صورت اپنی مجکو دکھا
جوگی نے کہا کہ ذرا آپ بیٹھیے کہ مین اپنی صورت تبدیل کرون چند قدم صاحبقران ہٹے
مگر تلوار علم کیے رہے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بھاگ جائے بس جوگی نے فوراً قلا کیا قلا
کرنا تھا اب جو زمین پر قائم ہوا تو نہ وہ جوگی تھا نہ وہ تہمت نہ کرتا نہ جھولی نہ سانپ نہ
عقرب خواجہ عمرو تھے خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ای حمزہ اب تو
پہچانا کہ مین کون ہون یہ عیاری صرف مین نے اس غرض سے کی تھی کہ دیکھون تو کیا کرتے
ہو ایسا تو نہین ہی کہ خوف کھاؤ اور حکیم اسقلینوس کیا کرتے ہین معلوم ہوا کہ تم بہت

دین و مذہب کے پختہ ہو مگر حکیم کے تو حواس بجا نہ تھے اگر میں اپنے کو اسوقت ظاہر نہ کرتا ضرور تمھارے ہاتھ سے مارا جاتا یہ کہکر دوڑ کر صاحبقران کے قدم پر خواجہ عمرو گرے چونکہ صاحبقران نے بخوبی پہچان لیا تھا خواجہ کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور فرمایا کہ کبھی ایسی عیاری نہ کیا کرو بڑا غضب ہوا تھا کہ میں آمادہ قتل ہوا تھا اگر کہیں ہاتھ پڑ جاتا تو بڑی خرابی ہوتی میں تم کو کہاں سے لاتا واہ کیا خوب اچھی دل لگی ہے اُدھر حکیم نے جو دیکھا کہ وہ جوگی خواجہ عمرو بن کر آئے تھے دم میں دم آیا اپنے مقام پر سے اُٹھے اور اُدھر کو چلے جدھر سے صاحبقران و خواجہ چلے آتے تھے یہاں تک کہ لاکر مسند پر بٹھایا خواجہ نے اُس نقلی عمرو کو اور شیر کو نذر زنبیل کیا اسقلینوس نے بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی خواجہ تم نے بہت اسوقت پریشان کیا اور دم نکال لیا تھا میری تو عجب حالت تھی یہی جی چاہتا تھا کہ سامری و جمشید کو سجدہ کروں مگر پھر دل یہ کہتا تھا کہ یہ کونسی حرکت ہے جان کا اسقدر خوف ہے کہ دین و مذہب کو ترک کرتا ہے اگر جان جائے گی تو جائے مگر مذہب میں فرق نہ آئے مگر حالت یہ تھی کبھی جان کا خیال آتا تھا بارے نہ جان گئی نہ مذہب میں فرق آیا خداوند کریم نے خوب بچایا خواجہ نے کہا کہ اے حکیم صاحب معلوم ہوا کہ آپ سست اعتقاد ہیں آپ کو اپنی جان بہت پیاری ہے اسقلینوس نے جواب دیا کہ خواجہ یہ امر نہیں ہے یہ تقاضائے بشریت ہے انسان کی حالت یکساں نہیں رہتی ہے دل ہی تو ہے کبھی قابو میں ہے کبھی قابو میں نہیں ہے انھیں باتوں سے تو ضعیف البنیاد کہلاتا ہے آپ اس ذکر کو جانے دیجیے اے خواجہ یہ تو سب ہوا مگر ایک بات بڑی خرابی کی ہوئی کہ آپ جو جوگی بنکر تشریف لائے اور آپنے شیاطین کو طلب کیا اور صاحبقران سے آپ نے کہا کہ رہا کرو صاحبقران نے رہا کر دیا آپ نے اپنے برابر بٹھا لیا تھا جب صاحبقران آپ کے اوپر تلوار علم کر کے چلے تو وہ بھاگ گیا خواجہ مسکرائے اور کہا کہ وہ بھاگا نہیں ہے میرے پاس موجود ہے جب صاحبقران تلوار لے کر میری طرف چلے ہیں میں نے اُسی حالت سے اسکو نذر زنبیل کر لیا اور وہ روپیہ بھی جو تم نے مجھکو دیا تھا مجھکو تم سے صرف روپیہ حاصل کرنا تھا اور صاحبقران سے مگر میں یہ جانتا تھا کہ حمزہ سے ایک حبہ نہ ملے گا وہی ہوا کہ

حمزہ سے نہ ملا مگر تم نے خوف کھا کر پندرہ ہزار روپیہ دیا مگر میرا کام ہو گیا تم سے کچھ ملا بھی نہ
تھا مین نے تم سے بھی لیا یہ کہکر شیاطین کو زنبیل سے نکالا زبان مین سوزن ویلز اسقلینوس
کے ملازمون سے کہا کہ اسکو ستون سے باندھ دو اُسوقت شیاطین کو ستون سے باندھ
دیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم نے تو بڑا عرصہ کیا اور آئے بھی تو ایک نیا نقرہ
کیا اور پریشان کیا اب ایسی عیاری نہ کرنا کہ جس سے طبیعت پریشان ہو اپنا حال سب
بیان کرو کہ کیا خبر لائے اور یہ کیا حرکت تھی خواجہ نے کہا کہ اے صاحبقران مین جو آپ سے
رخصت ہو کر یہان سے طرف کوہ کے گیا وہان جا کر بڑا مجمع دیکھا یہ کہکر خواجہ نے کل حال
اسلم جادو کا جو کہ ساحر بنا ہوا تھا اور خدائی کرتا تھا کل بیان کیا اول سے آخر تک اسیری
اسلم کا اور اسلم کو اسیر کرنے کا جو کہ منشی احمد حسین صاحب نے تحریر کیا ہو وہ سب
بیان کیا اُسکے بعد اپنا طلسم زعفران زار مین جانا اور عیاری کرکے جہانگیر کو رہا کرنا وہان سے
خبر پاکر اپنا شہر عنطاقیہ مین آنا اور علمشاہ کو عیاری کرکے رہا کرنا اور سب ساحرون کا
لشکر اسلام سے آنا اور عنطاق کج کلاہ کا مع کل اہل شہر کے مسلمان ہونا اور علمشاہ کا
طرف کوہ البرز کے مع عنطاق کج کلاہ کے جانا اور اپنا مع کل ساحرون کے طرف لشکر کے
چلنا راہ مین تباہی لشکر اسلام کے خبر پانا اور بادشاہ اسلام کا مع لشکر کے آکر طلسم نوخیز جمشیدی
سے شریک لشکر اسلام ہونا سب کا تباہ ہونا اپنا بادشاہ بنکر جانا اور جہانگیر کو نقابدار
بنا کر لے جانا اور بادشاہ اسلام سے ٹھیکہ لے کر نقابدار کو قتل کرنا اُسکے بعد قرناطیس کا
اُسیر عیاری کرنا اور عیاری کرکے اسیر کرنا اُسکا مسلمان ہونا اور اخلاق قزاق کا اور تمام
اہل کوہ کا مسلمان ہونا بادشاہ کا جشن کرنا سب حال بیان کیا اُسکے بعد کہا کہ مین بادشاہ
اسلام سے رخصت ہو کر آپ کی خدمت مین چلا راہ مین مین نے خیال کیا کہ چلکر کچھ عیاری
کرکے روپیہ وصول کرنا چاہیے چنانچہ مین نے یہ شیر متعوسے کا بنایا اور اُسمین ایک اپنی
زنبیل سے نکالکر آدمی کو اپنی صورت بنا کر بٹھایا اُسکو یہ سب تقریر قبل سے سمجھا دی تھی
کہ مین جب تم کو طلب کرون اُسوقت تم شکم شیر سے نکلنا چنانچہ مین نے اپنے کو جوگی بنایا
اور یہان آیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر چلے

تو راہ مین خیال کیا کہ چلکر حمزہ پر بھی عیاری کرون دیکھون ڈھوتا ہی یا نہین اور حکیم استقلینوس
کا کیا حال ہوتا ہی چنانچہ خواجہ نے اپنے کو جوگی بنایا اور ایک حبشی کو زنبیل سے نکال کر اپنی
صورت بنایا اور اسکو وہ سب تقریر تعلیم کردی اور وہان سے روانہ ہوئے تھے یہان آکر پہونچے
جب خواجہ اپنا سب حال بیان کرچکے اُسوقت صاحبقران نے اپنی حالت سب بیان کی
جو کہ گذری تھی اُسکے بعد صاحبقران نے شیاطین سے کہا کہ تم نے سُنا کہ وہ کہ جو گنبد مین رہتا
تھا کوہ پر جسکو سب اپنا خدا جانتے تھے وہ اسلم جادو ہی خواجہ اُسکو اسیر کر لائے ہین اب
تم کیا کہتے ہو دین اسلام کے اختیار کرنے مین شیاطین خاموش کھڑا ہوا سب سُن رہا تھا
جب یہ صاحبقران نے فرمایا شیاطین نے اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جائے
تو مین کچھ کلام کرون اور جواب دون صاحبقران نے حکم دیا کہ سوزن نکالو خواجہ نے خود سوزن
شیاطین کی زبان سے نکال لی شیاطین نے کہا کہ مین نے سب سُنا اور مین اقرار کرچکا ہون
کہ اگر خداوند کوہ نشین کا حال میرے اوپر ظاہر کر دیا جائے تو مین مسلمان ہون بس مین اپنے قول پر قائم
ہون خواجہ نے جو حال بیان کیا مین نے سب سُنا ہان اگر اسلم نکل کر سب حال جو کہ خواجہ عمرو
نے بیان کیا ہی بیان کرے اور تصدیق کرے تو مین ابھی مسلمان ہو جاؤن پھر ذرا عذر نکرون صاحبقران
نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اسلم کو زنبیل سے نکالو تاکہ شیاطین دین اسلام قبول کرے اور
اسلم کو بھی تلقین کرین اگر وہ مان لے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرین خواجہ نے فوراً اسلم کو زنبیل
سے نکالا اور کمند آصف و باصفا سے اُسکو باندھا اور خواجہ نے سب حال جو کہ قمر صاحب مرحوم نے
اپنے جزون مین تحریر کیا ہی اُسکے روبرو بیان کیا اُسنے سب کی تصدیق کی مین نے بسبب طول
کے نہین تحریر کیا جب وہ تصدیق کرچکا اور اُسنے اقرار کرلیا اُسوقت شیاطین نے کہا کہ مین نے
لعنت کی اب مجھ پر سب حال بخوبی روشن ہوگیا کہ جسطور سے مین ہون ویسے یہ بھی ہزارہا
ہزارون آدمیون کو گمراہ کر رکھا تھا واقعی امر یہ ہی کہ خداوند کریم برحق ہی اور آپکا دین حق ہی
مجکو رہا کر دیجیے تاکہ مین آپکے قدمونکو بوسہ دون مین نے آپ کی اطاعت بدل و جان قبول
کی صاحبقران نے فرمایا کہ شیاطین کو رہا کردو خواجہ نے بھی جو غور سے دیکھا تو اُسکے چہرہ
پر نور اسلام کو ظاہر پایا اور پیشانی کو نور اسلام سے منور دیکھا بلا زمان استقلینوس نے

شیاطین کو رہا کر دیا شیاطین نے پہلے دوڑ کر صاحبقران کے قدم چومے [illegible] صاحبقران نے سینہ سے لگایا بہت شفقت فرمائی اُسکے بعد شیاطین نے خواجہ کے قدم چومے خواجہ نے بھی گلے سے لگایا اب شیاطین اسقلینوس کے قدمون پر گرا اور عرض کرنے لگا کہ میری خطا معاف فرمائیے مین نے بہت بڑا قصور کیا کہ آپسے ہمسری کی اسقلینوس نے بھی گلے سے لگایا اُسکی خطا معاف کی شیاطین نے کہا کہ مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہون خواجہ نے فرمایا کہ اے شیاطین ابھی صاحبقران کو ساحران طلسم سے مقابلہ کرنا ہے لہذا تم ابھی کلمہ نہ پڑھو اگر کلمہ پڑھوگے تو سحر کو فراموش کر دوگے پھر جب ساحرون سے مقابلہ کی نوبت آئے گی تو کیونکر مقابلہ کروگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ مطیع اسلام ہو یہان جب طلسم فتح ہو جائے اُسوقت سحر سے توبہ کرنا اور کلمہ بھی پڑھنا شیاطین نے جواب دیا کہ مین آپکا تابع فرمان ہون جو حکم فرمائیے اُسکو بجالاؤن اگر یہی مرضی ہے تو بسم اللہ بس شیاطین صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اُسکو صاحبقران نے اسقلینوس کے داہنی طرف جگہ مرحمت فرمائی اُسنے اُسیوقت اپنے سب ملازمون اور شاگردون کو طلب کرکے مسلمان کیا اور اپنے مکان پر جا کر سب اپنا اسباب لے آیا جب شیاطین مطیع اسلام ہو چکا اُسوقت صاحبقران اسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے اسلم تو بھی اس شرک اور کفر سے باز آ خداوند کریم وحدہ لاشریک ہے اُسکا کوئی شریک نہین ہے تو بھی اُسکا ایک ادنی بندہ ہے مثل ہم سب کے اپنے کو خدا نہ جان شیطان کے بہکانے سے باز آ دین اسلام قبول کر مطیع اسلام ہو یہ فرماکر چند کلمہ وحدانیت خداوند کریم و نعت رسول مقبول مین زبان معجز بیان سے فرمائے اور بہت کچھ پند و نصیحت کی علاوہ صاحبقران کے خواجہ عمرو اور شیاطین و اسقلینوس نے بھی بہت بہت سمجھایا خواجہ نے یہان تک کہا کہ تو نے دیکھ لیا کہ تو جہان بھاگ کر گیا مین پہونچا تو نے مجھکو اسیر بھی کر لیا مین رہا ہو گیا مین نے تجھکو آخر کو اسیر کر لیا تو میرا کچھ نہ کر سکا اور نہ اسوقت کچھ تو کر سکتا ہے مثل گنہگارون کے بندھا ہوا کھڑا ہے یہ کیسا خدا ہے اسلم نے کہا یہ سب کچھ ہے پر ممکن نہین ہے کہ مین دین اسلام قبول کرون یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مجھکو ہزارون آدمی سجدہ کرتے تھے اور مین راحت سے بسر کرتا تھا یا اب خود مین سجدہ کرون خواجہ [illegible] قتل کیے جاؤگے کہا کہ قتل ہونا گوارا ہے

مگر یہ امر گوارا نہیں ہے شوق سے قتل کرو مجھکو کوئی قتل ہی نہیں کر سکتا ہے ہیں ابھی اپنا قہر تم سب
پر نازل کرونگا کہ تم سب خاک سیاہ ہو جاؤگے دیکھو مجھکو غصہ نہ دلاؤ یہ جو کہا صاحبقران نے
خواجہ سے فرمایا کہ یہ بڑا سیاہ قلب ہے یہ کبھی دین اسلام قبول نہ کرے گا اسکو صحن میں لے جا کر
قتل کرو بس خواجہ بموجب حکم صاحبقران اسلم کو صحن باغ میں لائے اس حرامزادے نے لاکھو
لاکھو سحر کیا مگر کچھ نہ ہو سکا یہاں تک بھی خواجہ نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا خلاصہ یہ کہ خواجہ نے
اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اُسکا سر ناپاک جسم سے جدا کیا اُسکا مرنا تھا کہ ایک شور و غل
برپا ہوا تاریکی ہو گئی زلزلہ پیدا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی بعد تھوڑی
دیر کے آواز آئی کشتی مرا نامم من اسلم جادو بودا فسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود
نرسیدیم اسکا مرنا تھا کہ راوی بیان کرتا ہے جہاں جہاں اسکے سحر کے مکان و باغ و قصر تھے
اور اشیا تھیں سب برباد ہوئیں اور سب شہر جو کہ اسکے قبضہ میں تھے رہا ہوئے وہ کوہ اور
گنبد دھواں ہو کر غائب ہو گیا آج پندرہ دن سے وہاں کے باشندوں میں یہ غل و شور تھا
کہ خداوند کہاں تشریف لے گئے ہیں جو اپنی زیارت سے مشرف نہیں فرمایا ہے سب زیر کوہ
جمع تھے کہ آج یکایک ایک برق چمکی اور شعلہ پیدا ہوا وہ کوہ و گنبد سب غائب ہو گیا اب
اور زیادہ تہلکہ برپا ہوا جو کہ بزرگ اور جہاندیدہ تھے اُنھوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ہم
سے کچھ ناخوش ہو گئے ہیں اور ہم سے کوئی ایسی خطا ہوئی ہے کہ جسکے سبب سے خداوند بالا
آسمان تشریف لے گئے ہیں چلو اب یہاں سے یہاں ٹھہرنا بیکار ہے جب مہربانی ہوگی پھر
خداوند تشریف لائینگے تو پھر میلا ہوا کرے گا یہ کہکر سب کے سب وہاں سے اپنے اپنے
مقام پر واپس آئے اور اُسی دن سے یہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کریں کہ ہم سے خداوند راضی
ہو جائیں انکو تو اس حال میں رکھیے اب یہاں کا حال سماعت و ملاحظہ فرمائیے کہ جب
اسلم جادو کے مرنے کی علامت برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہر طرح سے اطمینان ہو گیا
اب صاحبقران نے اسقلینوس سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کی جائے کوہ بے ستون
کے فتح ہونے کی اور بادشاہ سابق کے رہا کرنے کی تم نے کہا تھا کہ شیاطین شریک
ہو جاتے ہیں تو تدبیر ہوا انھوں نے بھی شراکت کی اب کیا کیجئے ہوا اسقلینوس نے کہا کہ

اب حضور شوق سے طرف کوہ بے ستون کے تشریف لے چلین اور اُس سے مقابلہ کر کے قتل کرین کوہ کو فتح فرمائین بادشاہ سابق کو رہا کرین میرا لشکر موجود ہر اور ہین بھی حاضر ہون اور شیاطین بھی خدمت ہین حاضر ہر صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر تمھارے پاس ہر استقلینوس نے کہا کہ بارہ ہزار کا لشکر ہر یہ سُنکے صاحبقران نے شیاطین کیطرف دیکھکر فرمایا کہ تمھاری کیا راے ہر اُسنے جواب دیا کہ ہین اُستاد کی راے سے اتفاق کرتا ہون یا صاحبقران میرے پاس بھی پانچ ہزار ساحر وغیرہ ساحر میرے شاگرد ہین وہ سب کے سب آپ کی غلامی اور جان نثاری کو موجود ہین اُنکو بھی ہمراہ لیجیے خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تمھاری کیا راے ہر خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ شوق سے تشریف لے چلیے حکیم بہت ٹھیک راے دیتے ہین بس صاحبقران نے استقلینوس و شیاطین سے فرمایا کہ سامان کرو کل ہم یہانسے طرف کوہ بے ستون کے کوچ کرینگے بس اسیوقت استقلینوس نے اپنے سرداروںکو طلب کرکے تیاری لشکر کا حکم دیا اسی طور سے شیاطین نے بھی اپنے شاگردونکو حکم دیا کہ تم بھی سب سامان کرو کل صاحبقران کے ہمراہ براے مقابلہ بے ستون جادو چلنا ہوگا وہ لوگ بھی چلے گئے اور جاکر اپنا بندوبست کرنے لگے یہان ملازمان استقلینوس سامان درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہر کہ رات بھر ہین سب سامان درست ہوگیا شیاطین تہ بہشت مثل ہین پاس صاحبقران کے رہا خواجہ سے کہنے لگا کہ ای خواجہ صاحب یہ تو آپ نے بیان کیا کہ شیر مقوے کا تھا یہ کیا تدبیر تھی کہ شیر کے ہر بن مو سے اور مُنھ سے اور کان سے شعلے نکل رہے تھے اور چلتا کیونکر تھا خواجہ نے کہا کہ اسکی وجہ یہ تھی کہ ہین نے ایک حبشی کو اپنی شکل بناکر اندر شکم شیر ہین بٹھا دیا تھا اُسکے پاس رال رکھدی تھی وہ رال کو جلاتا تھا اور ایک کل بنائی تھی کہ وہ اسکو پھراتا تھا اُس کل کے ذریعہ سے شیر چلتا تھا یہ سُنکے شیاطین و استقلینوس نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہر کہ جب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا ہر تو اُس حبشی کو بھی ظاہر کردیا تھا اُسنے بھی صاحبقران سے اقرار کیا تھا کہ خواجہ نے مجکو اپنی صورت بناکر یہ سب تقریر تعلیم کی تھی اس سبب سے صاحبقران اُنکو

اطمینان ہوگیا تھا اور نہ شک تھا آدم بر سر مطلب جب سب بندوبست ہوچکا صاحبقران
و خواجہ نے و حکیم و شیاطین نے کھانا کھا کر آرام کیا وہ رات براحت و آرام بسر کی بوقت
صبح بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغت فرمائی اتنے عرصہ مین سب لشکر اسقلینوس کا تیار ہوکر
آگیا اور سب سامان سفر اُدھر سے سب سامان سفر لیکر حکیم شیاطین کے شاگرد بھی آگئے
خیمے وغیرہ سب بار کیے گئے سرداروں نے شیاطین و اسقلینوس سے آکر عرض کیا کہ سب
سامان سفر تیار ہے اور سب آمادہ سفر تیار ہین بسم اللہ تشریف لے چلیے اسقلینوس نے
صاحبقران سے عرض کیا صاحبقران نے ہتھیار لگالئے پوشاک زیب تن فرمائی خواجہ
بانہاے عیاری سے آراستہ ہوئے دونون حکیمون نے اپنے کو سامان سے درست کیا بس صاحبقران
مع حکیمون و خواجہ کے بیرون قصر تشریف لائے سب نے مجرا کیا مرکب حاضر کیا گیا صاحبقران
سوار ہوئے دونون حکیم تخت پر بیٹھے اور سب سردار مرکبون پر سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سواری
سحر پر سوار ہوئے خواجہ نے رکاب سعادت انتساب صاحبقران پر ہاتھ رکھا صاحبقران
نے لشکر کے روانہ ہونے کا حکم دیا نشان لشکر کھل گئے لشکر مثل باد بہاری کے چلا طرف کوہ بے ستون
کے راوی صاحبقران کو تو طرف کوہ بے ستون کے روان رکھتا ہے اور کچھ حال بے ستون جادو
کا تحریر کرتا ہے کہ مین یہ تحریر کرچکا ہون کہ بے ستون جادو کوہ بے ستون پر حکومت کرتا ہے
یہ آمادہ بیٹھا ہوا ہے صاحبقران کے مقابلہ کے لیے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیچکا ہے یہ اسکو معلوم
ہوچکا ہے کہ ملکہ لعلان حور پیکر علیل ہے وہ برائے کمک نہ آئے گی اسکو ملکہ مہرجبین آفتاب منظر
کا انتظار ہے کہ وہ آئین تو مین زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور طلسم کشا جب آئے تو اُس سے مقابلہ
کرون ہر روز دربار آراستہ کرتا ہے سب سردار حاضر ہوتے ہین ہر ایک سے یہی کہتا ہے کہ ملکہ نے
بڑا عرصہ کیا ابھی تک نہین تشریف لائین سب عرض کرتے ہین کہ اپنا سامان درست کرتی
ہونگی جب سامان درست ہوجائے گا تشریف لائینگی اس امر سے اطمینان رکھیے کہ ملکہ تشریف
نہ لائین یہ غیر ممکن ہے راوی کہتا ہے کہ ہر روز یہی ذکر ہوا کرتا ہے ایک دن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ
ہے سب سردار حاضر ہین بے ستون ملکہ ہی کا ذکر کر رہا ہے کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے
نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک ابر گلنار رنگ کوہ بے ستون پر آکر قائم ہوا اُس سے

موئی برس رہے تھے اُس ابر کو دیکھ کر بے ستون نے کہا کہ یہ ابر سحر ہے کسی ساحر کی آمد کا ابر ہے ضرور
کوئی ساحر آتا ہے کہ یکایک وہ ابر شق ہوا اُس سے ایک تخت پیدا ہوا اور بہت سے باز و ہنس
و عقاب کہ جنپر ساحر سوار تھے اور تخت پر ایک شاہزادی کہ وہ سب کی سب ہمراہ اُس نازنین کے
قصر بے ستون میں آئیں اب جو غور کر کے بے ستون اور سب سرداروں نے دیکھا تو ملکہ
برجیس آفتاب منظر تھی کہ بے ستون اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور تا صحن
ملکہ کے استقبال کو آیا مع سرداروں کے ملکہ بھی تخت پر سے صحن میں آکر اُتری اور اُسکے ساتھ
جادوگرنیاں اور وزیرزادی سے بے ستون و کل سرداروں نے ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کر کے
بڑی عزت و آبرو سے ملکہ کو لا کر تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا جب سب بیٹھ گئے ملکہ کی بھی
خواصین و مصاحبین اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکیں اُسوقت ملکہ نے دریافت کیا کہ ابھی تک
لعلان حور پیکر نہیں آئیں اور تم پر کیا گذری طلسم کشا کی کیا کیفیت ہے اور حکیم کس فکر میں ہے
اور تمھارا کیا قصد ہے آیا لشکر تیار ہے یا ابھی نہیں بس عرصہ نہ کرو جو کچھ تم کو کرنا ہو وہ فوراً کرو
عرصہ کرنے میں کام خراب ہوگا بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم حضرت آپ کا انتظار
تھا یہاں سب سامان درست ہے ملکہ لعلان حور پیکر بہت علیل ہیں اس سبب سے وہ
تشریف نہیں لائیں آپ تو موجود ہیں یہ کہکے بے ستون نے طلسم کشا کا آنا اور حکیم کی عرضی
کا طائر سحر کا خبر دینا کہ حکیم باغی ہو گیا اپنا نامہ روانہ کرنا طرف لعلان اور برجیس کے اور
خیلتاش و اجلاس و زلازل جادو کو بہر اسیری طلسم کشا روانہ کرنا بعد آنے جواب
ناموں کے لشکر کو تیاری کا حکم دینا لشکر کا تیار ہونا خیلتاش و اجلاس کی لاشوں کا آنا
اور معلوم ہونا کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے اور زلازل کا مجروح ہو کر آنا سب بیان
کیا اور اپنا انتظار کرنا ملکہ نے یہ سنکے فرمایا کہ اے بے ستون جادو بس سب کو حکم
دو کہ کل ہم یہاں سے طرف قصر بہشت مثل کے برائے مقابلہ طلسم کشا کوچ کرینگے اب عرصہ نہ
کرو بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم سب سامان درست ہے جو آپ نے فرمایا
کہ قصر بہشت مثل کی طرف کوچ کرینگے اور وہاں چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کیجئیگا تو میری
تو یہ رائے ہے کہ زیر کوہ مع لشکر کے تشریف رکھیئے اور طلسم کشا کو مع لشکر کے یہاں آنے دیجئے

اسی مقام پر مقابلہ ہو تو بہتر ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اول تو یہ مقام برائے مقابلہ بہت عمدہ ہی اور
ہر طرح کی راحت ملے گی کوہ بھی قریب ہوگا جس شی کی کمی ہوگی فوراً دستیاب ہو جائے گی
وہان یہ امر ممکن نہین ہی دوسرے بہت بڑا سبب یہ ہی کہ قصر بہشت مثل مین کسی ساحر کا سحر
اثر نہین کرتا ہی اگر ہم سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا اور طلسم کشا نے شکست کھائی اور وہ
قصر مین جاکر مقیم ہوا اور اُسنے یہ بندوبست کیا کہ کوئی ساحر یہان نہ آسکے تو پھر بڑی خرابی
ہوگی یہ بندوبست کرکے اُسنے کمک طلب کر لی جب کمک آگئی پھر اُسنے مقابلہ کیا تو برسون
اسی امر مین گذر جائینگے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ طی ہو چکا ہی کہ کسی ساحر کا سحر اندر قصر کے جا نہین سکتا ہی
وہ لوگ وہانسے بیٹھے بیٹھے اپنا سحر یہ کرینگے ہمارا لشکر تباہ ہوگا وہان انکو ہر قسم کی راحت ہوگی
ہم کو تکلیف یہان ہم کو راحت ہوگی انکو تکلیف دوسرے اگر وہ شکست کھا کر بھاگ کے
راحت قصر کے جائینگے ہم راہ مین روک کر چارون طرف سے گھیر کر قتل کر لینگے ملکہ نے کہا کہ یہ سب
صحیح ہی مگر جو مین کہتی ہون اُسپر عمل کرو اگر تم نے مجکو بادشاہ کیا ہی ورنہ تمکو اختیار ہی بے ستون
نے عرض کیا بہت خوب ہم خلاف مرضی تو کر ہی نہین سکتے ہین جیسا آپ نے فرمایا ہی اسی پر
عمل کیا جائے گا اُسیوقت سردارونکو حکم دیا کہ کل صبح کو سب تیار رہین ملکہ عالم طرف
طلسم کشا کے کوچ فرمائینگی راوی بیان کرتا ہی یہ حکم سنتے اُسیوقت سے بندوبست ہونے
لگا بے ستون جادو جب سے ملکہ آئی ہی بہت خوش و بشاش و باغ باغ ہی کیون نہ ہو
کہ معشوق آیا ہی اُسیوقت سے سب سردار سامان کرنے لگے کل اسباب و سامان قبل
سے تیار تھا درست کیا کرتا تھا صرف حکم دینا تھا حکم دے دیا گیا بے ستون نے دربار
برخاست کیا ملکہ کو قصر مین لاکر اُتارا سب سامان راحت و دعوت مہیا کر دیا ملکہ مع
اپنی ہمراہیون کے اُس قصر مین جلوہ فرما ہوئی بے ستون مثل ادنی خادم کے ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہی اور ہر امر کا خیال رکھتا ہی راوی کا قول ہی کہ وہ رات تو یہ عیش و
عشرت بسر ہوئی بوقت صبح کل لشکر تیار ہو کر آیا سب نے بے ستون کو اطلاع
کی سب سامان درست ہی اور لشکر تیار ہی بے ستون نے ملکہ سے آکر کہا ملکہ سامان
سفر سب درست ہی ملکہ مع اپنی جادوگنیون کے باہر تشریف لائی سب نے مجرا کیا

تخت پر سوار ہوئی سب کو سوار ہونے کا حکم دیا ساحر بھی سوار ہوئے نشان لشکر کھل گئے ملکہ لشکر کو لیے کر طرف قصر بہشت مثل کے برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ ہوئی بے ستون جادو تخت کے پائے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ ہی چاروں طرف ملکہ کے مصاحبین و خواصین و سرداران بے ستون ہیں عقب میں لشکر ساحران ہی طنطنہ و ناقوس بجتے ہوئے سواری ملکہ کی مثل باد بہاری کے زیر کوہ آئی آج دن بھر میں لشکر زیر کوہ اُترا پہلی منزل ملکہ نے زیر کوہ کی حکم دیا کہ آج لشکر ہمارا اسی مقام پر اُترے ہمارے لیے بارگاہ وغیرہ برپا کیجائے کیونکہ دن تمام ہوگیا ہی شب تو اسی مقام پر بسر کی جائے صبح کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر اُترا بارگاہ وغیرہ برپا ہوئی ملکہ داخل بارگاہ ہوئی سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر نے کمر کھولی ملکہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے دو پہر رات تک دربار آراستہ رہا جب زلف لیلائے شب تا بہ کمر پہونچی ملکہ نے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرماکر آرام کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی حوائج ضروری و زندگی سے فراغت کر کے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا لشکر میں بندوبست ہونے لگا ابھی لشکر تیار نہ ہوا تھا کہ ملکہ بیرون بارگاہ کرسی پر جلوہ فرما تھی سب سردار حاضر تھے بے ستون بھی مثل غلاموں کے موجود تھا ملازمین کاروبار میں مصروف تھے کہ یکایک صحرا کی طرف سے جانب قصر بہشت سے تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا چونکہ صبح کا وقت تھا آفتاب ابھی اچھی طرح سے نہ طالع ہوا تھا تاریکی ہوگئی ملکہ نے طائران سحر کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ ابھی وہ طائران سحر برائے خبر نہ گئے تھے کہ چند طائر سحر آکر حاضر ہوئے یہ وہ طائر ہیں جو کہ بے ستون نے برائے دریافت حال طلسم کشا روانہ کیے تھے اُنھوں نے آکر عرض کیا کہ ای ملکہ عالم و ای بے ستون جادو آگاہ ہو کہ حکیم شیاطین بھی خدا پرست ہوگیا اور شریک طلسم کشا ہوا ان دونوں کی رائے سے طلسم کشا مع سترہ ہزار سپاہ کے حضور کے مقابلہ کے لیے آتا ہی یہ گرد و غبار اُسی کی آمد کا ہی یہ کہکر کل حال شیاطین کے خدا پرست ہونے کا بیان کیا جب سب حال بیان کر چکے وہ طائر تو اُڑ کر چلے گئے ملکہ نے کہا کہ دیکھا تم نے کہ طلسم کشا خود آگیا ای بے ستون تم نے بڑا عرصہ کیا اور نہایت نادانی کی بے ستون نے عرض کیا کہ

صرف حضور کے دیر میں تشریف لانے سے یہ عرصہ ہوا ملکہ نے فرمایا کہ تم کو لازم تھا کہ تم جا کر پہلے
وہاں مع لشکر کے مقیم ہوتے ہیں بھی آجاتی خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اسی مقام پر لشکر کو فروکش کرو
اسی جگہ مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کے اُترنے کا حکم دیا ادھر لشکر بے ستون کا اُترنے لگا بازارین
آراستہ ہونے لگیں خیمے برپا ہونے لگے ملکہ برجلیس آفتاب منظر کرسی پر بیٹھی ہوئی طرف
گرد و غبار کے دیکھ رہی ہے برابر اُسکے اُسکی وزیرزادی و دیگر مصاحبین ہیں و بے ستون جادو
بھی سامنے موجود ہے و دیگر سردار معزز یہاں تو خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہیں کل لشکر جو کہ قریب
اسی ہزار کے ہے اُتر رہا ہے وہ طائر سحر یہ خبر دے کر پرواز کر گئے ملکہ دیکھ رہی ہے کہ یکایک منتشق ہو
گرد قریب صحرا آکر شق ہوا اور اُس گرد سے سترہ علم علامت سترہ ہزار سپاہ کی پیدا ہوئی کہ جن کے
پھریرون پر تعریف ایزد منان تحریر تھی وہ نشان آکر ایک طرف کھڑے ہوئے اُسکے بعد اور جلوس سواری
پیدا ہوا وہ بھی ایک سمت صف بستہ ہوا بعد آئے جلوس سواری کے ملکہ و دیگر ساحرون نے دیکھا
کہ مرکب پری پیکر پر ایک جوان آفتاب صورت چہرہ مثل ماہ شب چہاردہ کے روشن خود سر پر
رکھے ہوئے آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ سوار عقب میں تخت پر حکیم اسقلینوس
و حکیم شیاطین اُنکے عقب میں لشکر ساحر و محیر ساحرا و را تالہ بارگاہ وغیرہ کا ملکہ اور بے ستون و
دیگر ساحرون نے اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ جوان طلسم کشا ہے کیونکہ ان سب کے صفحۂ قلب
پر تصویر صاحبقران بنی ہوئی ہے اگر سوتے میں بھی دیکھ لیں تو پہچان لیں کہ یہ طلسم کشا ہے کوئی
ضرورت کسی کے شناخت کرانے کی نہیں ہے ملکہ نے دیکھ کر بے ستون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ
طلسم کشا کس شان و شوکت سے آیا ہے اور کیا رعب و داب رخ سے پیدا ہے اور کیا حسن و جمال ہے کہ
میں نے آج تک یہ حسن و جمال کسی بشر کا نہیں دیکھا واقعی جیسا سنتے تھے ویسا ہی پایا بے ستون
نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم یہ تو ملاحظہ فرمائیے کہ بالکل چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی قسم کا خوف
نہیں ہے یہ لشکر قلیل اُسپر یہ بے ہراسی اور ساحرون سے مقابلہ اور خود غیر ساحر ملکہ نے کہا کہ یہ
تو میں نے کتابوں میں دیکھا ہے اور سُنا ہے کہ یہ لوگ بڑے بہادر اور جری ہیں انکی جرات و
بہادری میں فرق نہیں ہے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی ہیں اُدھر صاحبقران نے جو لشکر کو فروکش
پایا تو ہرکارون سے کہا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے وہ ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر کو ادھر

صاحبقران نے لشکر کو حکم فرمایا کہ اسی مقام پر اترو طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لشکر جو کہ سامنے اترا ہے ہم سے مقابلہ کرے گا یہ فرما کر حکیم اسقلینوس سے کہا کہ تم نے اس لشکر کو پہچانا کہ یہ لشکر کسکا ہے اور یہ کون مقام ہے اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ مقام کوہ بے ستون ہے وہ سامنے نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایئے کہ کوہ بے ستون نظر آتا ہے اور یہ لشکر بے ستون جادو کا ہے وہ سامنے بے ستون جادو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے وہ جو ساحرہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے یہ بھانجی ہے سندکال جادو بادشاہ طلسم کی نام اسکا ملکہ برجیس آفتاب منظر ہے معلوم ہوتا ہے کہ بے ستون نے اسکو طلب کیا ہے وہ جو آپ سے آکر لڑی تھی وہ بھی بھانجی تھی اسکا نام ملکہ لعلان حور پیکر تھا یہ دونون خالہ زاد بہنین ہین بڑی زبردست ساحرہ ہین معلوم یہ ہوتا ہے کہ بے ستون لشکر لے کر آپ کے مقابلہ کو چلا تھا جب اسنے دیکھا کہ آپ مع لشکر کے یہان تشریف لائے تو اسنے اسی مقام پر لشکر کو روکا بس صاحبقران نے یہ سنکے میدان جنگ کو چھوڑ کر اترنے کا حکم دیا یہان بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے لشکر اترنے لگا ادھر ہرکارون نے جا کر دریافت کیا اور دریافت کرکے واپس آئے یہان صاحبقران وحکیم و سردار ہمراہ برسنے تہ گر سید بیٹھے تھے کہ ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ بے ستون جادو اسی ہزار سپاہ سے بڑے مقابلہ ... چلا تھا کل کوہ پر سے اترا آج قصد کیا تھا کہ کوچ کرے آپکا لشکر آگیا اسنے بھی اسی مقام پر قیام کیا قصد مقابلہ رکھتا ہے ملکہ برجیس کو کوہ برجیس پر سے طلب کرکے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہے مالک اس لشکر کی ملکہ برجیس آفتاب منظر ہے اسقلینوس نے عرض کیا کہ مین نے قبل ہی مین عرض کیا تھا راوی بیان کرتا ہے ادھر لشکر کفار اترا ادھر لشکر اسلام دونون طرف خیمے وغیرہ برپا ہوئے اور بازارین ادھر ملکہ مع سردارون کے داخل بارگاہ ہوئی ادھر صاحبقران بہرہ ور ہوئی دونون طرف مقرر ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے ملکہ نے حمزہ صاحبقران کو دیکھا ہے ایک الفت پیدا ہوئی ہے اور ایک نظر دور ہی سے دیکھ کر دلدادہ ہوگئی ہے چونکہ عورت صاحب عقل وصاحب جبر ہے اپنے دلکو سنبھال لیا ہے پہ کسی پر ظاہر ... جب بارگاہ مین آکر بیٹھی ... کو طلب کیا اور ...

... تھے

کہ یہ نامہ طلسم کشا کے پاس لے کر جاؤ اور اسکا جواب لاؤ وہ ساحر نامہ لے کر فوراً روانہ ہوا یہان دربار آراستہ ہے صاحبقران جنگل پر جلوہ فرما ہین سب سردار حاضر ہین کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا مجرا کرکے کہ ملکہ برجیس نے نامہ تحریر کیا ہے شبرنگ ساحر ملکہ کا عیار نامہ لے کر آیا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو وہ کہ شبرنگ در بارگاہ پر پہونچا درگہ سالار سے کہا کہ ہماری خبر کرو کہ نامہ بر ملکہ برجیس کا نامہ لے کر آیا ہے درگہ سالار نے عرض کیا صاحبقران نے طلب کیا نامہ دار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا کرسی مرحمت ہوئی بیٹھنے کو سلام کرکے کرسی پر بیٹھا ساقی نے جام پیشکش کیا اُسنے جام ہاتھ سے لیکر پی لیا جب دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار صاحبقران نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہے کہا کہ ملکہ عالم صاحب سحر ملکہ برجیس آفتاب منظر کا نامہ لایا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ لاؤ اُسنے نامہ سر سے کھول کر پیش کیا صاحبقران نے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور فرمایا کہ پڑھو دبیر نے لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامہ مین تعریف خداوند عجائب نگار سامری و جمشید کی تحریر تھی اُسکے بعد القاب جو کہ لائق تھا وہ تحریر تھا بعد القاب و آداب کے یہ مضمون تحریر تھا کہ اے طلسم کشا ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اور اطلاع دیتے ہین کہ تمھارے حق مین یہ امر بہتر ہے کہ اس امر سے باز آؤ فتح طلسم سے دست بردار ہو بیکار بندگان خداوندی جانون کو نہ تلف کرو اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو یہ مثل اور طلسمون کے طلسم نہین ہے کہ اسکو فتح کرلوگے یہان بڑے بڑے ساحر ہین جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین انسے جان بچانا دشوار ہوگا یہی امر تمھارے حق مین اچھا ہے کہ یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ طلسم کا تو فتح ہونا درکنار ہے یہ مرحلہ بھی نہ فتح ہوگا اسی مقام پر تمھاری جان برباد ہوگی فرض کردم اگر یہ مرحلہ بھی فتح کرلیا تو لوح طلسم کا دستیاب ہونا دشوار ہے اس طلسم کی لوح کا آجتک کسی کو پتہ ہی نہ ملا خود بادشاہ طلسم لوح طلسم سے آگاہ نہین ہین تو اور لوگونکا کیا ذکر ہے بیکار کی مشقت کرنے سے کیا حاصل ہوگا اس طلسم کی لوح بھی نہین بنائی گئی بانیان طلسم نے لوح بنائی ہی نہین ہے یہ طلسم کسی صورت سے فتح نہ ہوگا مین تم کو آگاہ کرتی ہون کہ تم نے بیکاری

سے آئے ہو اسی طرف چلے جاؤ ان حکیمون کے بہکانے پر نہ آؤ چند بدمعاشون نے تم کو ورغلا کر ادھر کو روانہ کیا ہی اُنکے کہنے پر عمل نہ کرو وہ نمک حرام ہین کہ اپنے بادشاہ سے منحرف ہوکر تمھارے شریک ہوئے ہین پس تم کو لازم ہی کہ حکیم اسقلینوس کو باندھکر میرے پاس بھیجدو اور چلے جاؤ یا یہ کرو کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین عجائب پرستی اختیار کرو انھین دونون صورتون مین تمھاری زندگی معلوم ہوتی ہی ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے آیندہ تم کو اختیار ہی اگر ان دونون امرون مین سے کوئی امر تم کو منظور نہین ہی تو طبل جنگ بجواؤ تاکہ جلدی ہمارے اور تمھارے فیصلہ ہو جائے جسکو خداوند ظفر دین زیادہ والسلام جب یہ نامہ دبیر نے پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی پشت پر تحریر کردو کہ ہم کو سوائے جنگ و پیکار کے دوسرا امر منظور نہین ہی بیکار تم نے اسقدر یہ طولانی تحریر کی کہ جو کہ بالکل ہماری سمجھ مین نہ آئی ہم مقابلہ کو آئے ہین نہ صلح کرنے کو یہی جواب ہی تمھارے نامہ کا نہ ہم کو دین اسلام ترک کرنا ہی نہ واپس جانا ہی بلکہ مقابلہ کرنا ہی تم کو خود لازم ہی کہ ہمارے پاس آکر اپنی خطا معاف کراؤ اور دین اسلام قبول کرو تمھاری بہت عزت کی جائے گی آیند تم کو اختیار ہی ہم بدون فتح کیے اس طلسم کے واپس نہ جائینگے یہ طلسم کیا ہی جب ہوش ربا ایسا طلسم فتح ہوگیا اُس کی لوح ہاتھ آگئی اگرچہ لاکھو لاکھ کد و کاوش افراسیاب نے کی مگر ایک نہ چلی تو یہ کیا طلسم ہی یہ بھی فتح ہوگا اور ہم اسکے فاتح ہین کوئی طلسم ایسا نہین ہوتا ہی کہ جسکی لوح نہ بنائی جائے بدون لوح کے طلسم بنی نہین سکتا ہی یہ کہنا تمھارا بیکار ہی پس طبل جنگ بجواؤ اور مقابلہ کو میدان مین آؤ جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا ہم جنگ و پیکار سے بالکل بیخوف ہین اور اس مصرعہ پر اپنے نامہ کو تمام کرتے ہین مصرعہ جواب بجاہلان باشد خموشی + یہ لکھواکر صاحبقران نے نامہ نامہ بر کو دیا خلعت دے کر رخصت کیا وہ سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر بارگاہ مین آیا ملکہ کے ہاتھ مین جواب نامہ دیا ملکہ نے دبیر کو دیا دبیر نے جواب پڑھا ملکہ جواب سنکے بہت برہم ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارے یہ خبر لے کر لشکر اسلام مین آئے صاحبقران نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بفضل ایزدی بجایا جائے اسیوقت یہان

بجی نقارہ رزمی بجا دونون لشکرون کے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان جنگ
دونون طرف ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش چارون طرف بلند
ہوئی ہر ایک سامان جنگ کر رہا ہی لشکر اسلام مین اہل لشکر ہتھیار درست کر رہے ہین کفار مین
ساحر سحر جگا رہے ہین ہوم خانے روشن ہین دھوان بلند ہی ہر ایک اپنے طریقہ سے آراستگی سلاح
جنگ مین مصروف ہی یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا طبل جنگ کے بجنے کا حکم فرماکر
اور خاصہ نوش فرماکر آرام کیا اُدھر ملکہ نے بھی دربار برخاست کیا اپنی مسہری پر آئی اب جو
خیال کیا اور تصور کرتی ہی تو تصویر خیالی طلسم کشا کی سامنے آموجود ہوئی چونکہ خدنگ عشق
دل پر کھا چکی تھی اُسوقت سے بیقرار تھی جب سے صاحبقران کو دیکھا تھا اُسیوقت سے
فریفتہ ہوے زیبائی ہوئی تھی تیر عشق کا نشانہ ہوگئی تھی اُسکو دربار مین بیٹھنا ناگوار تھا دل حد سے
زیادہ بیقرار تھا اب جو تنہائی مین آئی اور خیال بندھا اور زیادہ دل بیقرار ہوا نوبت بجنون پہونچی
دل قابو سے نکل گیا رخ پر زردی سی آگئی آثار عشق پیدا ہوئے حضرت عشق نے اپنا کشور دل پر
عمل کیا حواسون مین ابتری پڑگئی بیقراری کی عجب حالت ہوئی یہی دل چاہتا تھا کہ آغوش
معشوق مین جگہ ملے کسی صورت سے طلسم کشا میرے پاس چلا آئے حیا یہ کہتی تھی کہ یہ کیا غضب ہی
کہ معشوق کے دشمن پر عاشق ہوئی ہی لوگ کیا کہین گے سب بدنام کرینگے دل یہ کہتا تھا کہ اب تو جو
کچھ ہو وہ ہو مین تو آگیا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ نے بہت بہت دلکو سمجھایا مگر دل نے کسی
صورت سے نہ مانا اور ترقی ہوتی گئی یہ نوبت پہونچی کہ بستر غم پر تڑپنے لگی کروٹین بدلنے لگی کبھی
کہتی تھی کہ الٰہی رات کیا تو تمام نہ ہوگی کہ جو صبح ہو اور معشوق دیکھنے مین آئے کبھی کہتی تھی کہ معلوم
ہوتا ہی کہ آج گھڑیال بجانے والے مرگئے جو آواز نہین آتی ہی اسی طور سے تڑپ تڑپ کر ملکہ نے وہ
شب بسر کی اختر شماری و بیقراری سے یہانتک کہ صبح ہوئی اودھر ملکہ بیدار ہوئی اور
حوائج ضروری سے فراغت کرکے کل لشکر تیار تھا اُسکو ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آئی اُدھر
صاحبقران بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغت کرکے باہر بارگاہ کے تشریف لائے
سب نے مجرا کیا ہر ایک کا مجرا و سلام لے کر مرکب پر سوار ہوئے اور لشکر کو مع حلیمو کے
لے کر طرف میدان کے تشریف لائے دونون لشکر صف آرا ہوئے صفوف جدال و قتال آراستہ

ہوئین نقیبوں نے نکل کر نقابت کی نقیب نقابت کرکے اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے دونوں طرف کے لشکر پر سناٹا چھا گیا ہر ایک کو جوش جنگ آگیا چہرہ فرط شجاعت سے سرخ ہوگئے ہر ایک جھومنے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا کہ یکایک لشکر بے ستوں سے ایک ساحر ملکہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی ایک شاگرد حلیم شیاطین کا صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آیا باہم خوب سحر چلے نوبت بانیجا رسید کہ اُس ساحر نے شاگرد شیاطین کو قتل کیا دوسرا اور ساحر صاحبقران سے اجازت لے کر آیا مقابلہ کیا لشکر کفار کے ساحر کو قتل کیا اور ایک ساحرہ ملکہ سے اجازت لے کر میدان مین آئی لشکر اسلام کے ساحر سے مقابلہ کیا ماری گئی بہ سبب طول کے ان ساحرون کے سحر کو نہین تحریر کیا معمولی سحر ہوا کیے تا بہ شام پندرہ ساحر لشکر کفار کے مارے گئے اور دس مجروح ہوئے تین ساحر لشکر اسلام کے جان بحق ہوئے اور پانچ مجروح شام ہوگئی ملکہ طبل بازگشت بجواکر واپس گئی صاحبقران بھی واپس آئے ادھر ملکہ نے دربار کیا اور حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اُدھر صاحبقران نے دونو طرف طبل جنگ بجا جب ملکہ بوقت صبح بیدار ہوکر باہر آئی تھی بارگاہ کے تو چہرہ زردی و حواسوں مین ابتری تھی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے تھی چونکہ حضرت عشق اپنا اثر کر چلے تھے یہ سبب تھا وزیر زادی و بے ستون نے ملکہ سے دریافت کیا تھا کہ کیون ملکہ عالم مزاج مبارک کیسا ہے اسوقت کچھ چہرہ متغیر ہے ملکہ نے جواب دیا تھا کہ شب بھر میرے سر مین درد رہا بہ سبب درد کے نیند نہین آئی اس سبب سے چہرہ متغیر ہوگا اسوقت بھی درد سر ہے مگر طبل بجوا چکی ہون لہذا اگر نہ جاونگی تو طلسم کشا خیال کرے گا کہ بر جیس ڈر گئی جو مقابلہ کو نہ آئی لشکر کو خالی بھیجدیا خود بہ سبب خوف کے پوشیدہ ہوگئی علالت کا بہانہ کیا اس سبب سے چلتی ہون یہ کہکر ٹال دیا تھا مگر دن بھر ملکہ عالم کا یہ حال رہا کہ روے مبارک صاحبقران پر نگاہ رہی اُسی طرف دیکھے گئی ایک منٹ بھر کے لیے بھی نگاہ نہ پھیری بس شام کو میدان سے آکر پھر طبل جنگ بجوایا اور سویرے سے دربار برخاست کرکے اور کچھ نوش کرکے مسہری پر آکر بیٹھ رہی وزیر زادی حاضر ہوئی دریافت کیا کہ کیون واری مزاج کیسا ہے آج صبح سے مین کچھ عجب عالم پاتی ہون خدا نخواستہ طبیعت مبارک کیسی ہے ملکہ نے کہا

کہ ای وزیرزادی کیا بیان کرون صبح سے کچھ عجب عالم ہی کہ خود بخود دل بیٹھا جاتا ہی یہی جی چاہتا
ہی کہ پڑی رہون بہت وقت اور مشکل سے مین اپنے کو سنبھالے ہوئے میدان مین رہی جو دل
کا حال تھا وہ کیا بیان کرون اسی سبب سے تو مین سے دربار دیر تک نہین کیا جلدی سے
حکم طبل جنگ دے کر برخاست کیا اور آکر لیٹ رہی وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب طبیعت
کی یہ کیفیت تھی تو بیکار آپ نے طبل جنگ بجوایا جب طبیعت درست ہو جاتی اسوقت
بجوایا ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین چاہتی ہون کہ جلدی سے فیصلہ ہو جائے تو مین یہانسے
اپنے باغ کو جاؤن تاکہ راحت ملے کوئی بات خوف کی نہین ہی صرف تبدیل آب و ہوا کا
سبب ہی کل تک حالت برطرف ہو جائے گی لے جاؤ تم بھی سو رہو کیونکہ کل پھر سویرے سے
اٹھنا ہوگا اور میدان مین چلنا ہوگا وزیرزادی وہانسے اُٹھکر اپنے مقام پر آئی اور سو رہی اُدھر
ملکہ نے تڑپنا شروع کیا شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور بستر غم و الم پر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے
لگی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی طور سے بے ستون جادو فراق ملکہ مین رات بھر بیدار رہتا
ہی اور ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہی کہ ملکہ کے خیمے مین جاکر اپنا اظہار عشق کرون پھر خیال کرتا ہی
کہ ایسا نہ ہو کہ ملکہ برہم ہو کر واپس چلی جائے تو یہ دیدار بھی نصیب نہ ہو اس سبب سے
خاموش ہی ملکہ کو اسکی پرواہ تک نہین ہی یہ بھی خیال نہین کرتی کہ بے ستون کس نگاہ
سے مجکو دیکھتا ہی ملکہ کے تو دل مین طلسم کشا کے خدنگ الفت نے اپنا اثر کیا ہی خلاصہ یہ کہ
وہ رات بھی ملکہ نے آہ و زاری و بیقراری اختر شماری مین بسر کی بوقت صبح دونون لشکر
میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے بعد تھوڑی دیر کے لشکر کفار سے
ساحر نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی مقابلہ کو ساحر نکلا باہم خوب سحر
چلے آخرکو لشکر اسلام کا ساحر غالب آیا کفار کے لشکر کا ساحر ہار گیا خلاصہ یہ کہ اُس دن
تمام دن بھر میدان داری رہی شام کو دونون لشکر واپس گئے ملکہ نے طبل جنگ بجوایا
دونون طرف طبل بجا ملکہ نے دربار برخاست کیا اپنی آرامگاہ مین آکر پڑ رہی وزیرزادی
نے آکر مزاج کی کیفیت دریافت کی ملکہ نے درد سر کا بہانہ کرکے اُسکو ٹال دیا راوی بیان
کرتا ہی کہ اسیطور سے چند میدان داریان ہوئین مگر لشکر اسلام غالب آیا اور کفار مغلوب

رہے مگر ملکہ کی دن بدن حالت خراب ہوتی جاتی ہے حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہوتی جاتی ہے مختصر یہ کہ جب وزیرزادی نے ملکہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئی ملکہ سے لاکھ لاکھ دریافت کیا مگر ملکہ نے کچھ سوائے درد سر کے اور نہ کہا آج جو ملکہ میدان جنگ سے واپس آئی اور طبل جنگ کے بجنے کا حکم دے کر اپنی آرام گاہ میں گئی تو وزیرزادی بھی پیچھے پیچھے پوشیدہ طور سے دبے پاؤں گئی اور کان لگا کر سننے لگی کیونکہ یہ عقلمند تھی اور اسنے آثار عشق چہرہ سے ظاہر پائے تھے اسکو یقین ہو گیا کہ ملکہ کا دل کسی پر آیا ہے یہ بسبب پاس وحیا و لحاظ کے ظاہر نہیں کرتی ہے نہ اسقدر قابو ہے کہ اپنے معشوق کو اپنے پاس طلب کرے جب دریافت کرو بہانہ کر دیتی ہے عجب نہیں کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہو کیونکہ جب سے میدان جنگ میں جاتی ہے سوائے اسی طرف دیکھنے کے اور کسی طرف نہیں دیکھتی ہے میں جو کہتی ہوں تو ٹال دیتی ہے یہ اپنی جان دیدے گی اور کسی سے نہ کہے گی معلوم ہو جائے تو کچھ تدبیر کیجائے یہ تصور کر کے کان لگا کر کھڑی ہوئی ادھر ملکہ آکر مسہری پر لیٹی اور آہ سرد بھرنے لگی کبھی فلک کی شکایت کرنے لگی کبھی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اسی حالت بیقراری میں زبان سے نکل گیا کہ او تغافل کیش میں تو یوں تڑپ رہی ہوں اور تجکو خبر نہیں ہے نہ کوئی ایسا ہے کہ میرے حال کی اُس قاتل کو خبر کرے میں تو یوں مر رہی ہوں اور اسکو خبر نہیں افسوس اس دل کے ہاتھوں کیسی خراب میں ہوئی یہ حرامزادہ آیا ہے تو کس پر آیا جو کہ دشمن دین و ایمان قاتل جان ہے کاش میں مر جاتی اور مجکو موت آجاتی تو میری یہ حالت تو نہ ہوتی کبھی کہتی تھی کہ [illegible] میرے تغافل کیش کو میرے حال سے آگاہ کر گو سارے عالم میں رسوا ہو جاؤں اور سب مجکو لعنت و ملامت کریں لیکن کیا کروں دل ہی نہ مانے تو کیا چارہ ہے [illegible] اب تو میرا صبر قابو نہیں ہے بس یہ باتیں جو وزیرزادی نے سنی [illegible] کیوں ہم نہ کہتے تھے کسی پر فریفتہ ہوئی ہیں اُسکے فراق میں یہ حال ہے مگر ظاہر نہیں کرتی ہیں پوشیدہ کرتی ہیں وہ ظاہر ہوا پہلے ہی تو نے کہا تھا کہ طلسم کشا پر فریفتہ [illegible] ظاہر ہو گیا یہ دل سے باتیں کر کے ایک دم [illegible] ہوئی اور [illegible] ملکہ کے قریب آئی یہ بدون

پکارے اس سبب سے آئی کہ اگر مین پکار کر جاؤن اور ملکہ میرے آنے سے آگاہ ہوکر اپنے کو سنبھال
لے تو پھر بڑی خرابی ہوگی مین لاکھو لاکھو دریافت کرونگی نہ بتائے گی اچانک جانے مین یہ امر نہ
ہوگا اسکا خیال درست ہوا کہ جیسے ہی یہ قریب پہونچی ملکہ نے کہا کہ کون اسنے جواب دیا کہ آپکی
لونڈی ملکہ نے جلدی جلدی یہ خیال کرکے کہ یہ دیکھ نہ لے آنکھ کے آنسو دوپٹہ کے آنچل سے پاک
کیے اور کہا کہ تم اسوقت کہان وزیرزادی نے جواب دیا کہ مین جا کر لیٹی نیند نہ آئی دل گھبرایا اٹھ
بیٹھی خیال آیا کہ ذرا چل کر آپ کو دیکھ آؤن کہ آپ آرام فرماتی ہین یا بیدار ہین یہان جو آئی تو آپکو
بیدار پایا کیون مزاج کیسا ہی یہ آواز کیون گرفتہ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے رونے کی آواز ہو مجھکو
تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ آپ رو رہین تھین مجھکو دیکھ کر خاموش ہو رہین ابھی ابھی آپنے دوپٹہ سے آنسو
بھی پاک کیے ہین کچھ بیان تو فرمایئے کہ کیا دل کا حال ہی اور کیا خیال ہی مجھ سے بیان فرمایئے مین کیا
کسی سے کہدونگی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا دیوانی ہوئی ہی کیسا رونا میرے دشمن روئین میرے ساتھ
ایسی باتین نہ کیا کرو واہ کیا خوب ڈھنگی نکالی ہی میرا کون مرگیا ہی جو مین رؤنگی بس لے بس یہان سے
جایئے مجھکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وزیرزادی نے کہا کہ اے ملکہ آپ بیکار خفا ہوتی ہین
مین نہ مانونگی آپ کے دل پر ضرور غم و الم کی گھٹا چھائی ہوئی ہی آپ رو رہین تھین ملکہ نے برہم
ہوکر جواب دیا کہ پھر وہی کہے جاتی ہی لے جاؤ ہمارا دماغ بک بک کرکے نہ خالی کرو ایک تو ہم درد سر
کے سبب سے بے چین ہو رہے ہین اسپر آکر تم نے اور پریشان کرنا شروع کیا اچھا یہی سہی کہ مین
رو رہی تھی کیا تمھارا اجارہ ہی جو ہمارا جی چاہتا تھا وہ کرتی تھین تم کون کوئی تم ہماری اجارہ دار
ہو کیا خوب بات نکالی ہی بیکار پریشان کرنے لگین ملکہ نے جو یون کہا وزیرزادی بولی چاہے
ملکہ خفا ہو چاہے خوش ہو مین کبھی نہ مانونگی نہ جاؤنگی جبتک دریافت کیے ہوئے کیون میرا منھ
کھلواتی ہو زیادہ جو انکار کروگی تو پھر مین صاف صاف کہنے لگونگی جو مین نے اپنے کانون سے
سُنا ہی مین یہ چاہتی ہون کہ تم اپنے منھ سے بیان کرو مین کیون بیان کرون مگر تمھاری مرضی یہ ہی
کہ مین ہی بیان کرون اے ملکہ مین ہاتھ جوڑتی ہون قدمون پر سر رکھتی ہون مجھے تو مجھ کم بخت
سے حال دل بیان کرو کیا مین بھی دشمن ہون جو نہین بیان کرتی ہو اے ملکہ قسم لے لو جو کسی سے
کہون آپ کا نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے جو مین آپ کی بات زبان سے بھی نکالون ملکہ نے

کہا کہ کیا کرون کیا نہ کرون تم تو اسوقت میرے پیچھے چڑیل ہو کر چمٹ گئین میرا تو دم نکلا جاتا ہی درد کی شدت سے اُسپر تم بک بک کر رہی ہو مجکو خاموش پڑی رہنے دو بیکار کی بک بک نہ کرو تم جو یہ کہتی ہو کہ میری زبان نہ کھلواؤ جو مین نے اپنے کانون سے سُنا ہی وہ کہنے لگونگی تو تم نے کیا سُنا ہی ذرا مین بھی تو سنون کیا مین نے کوئی یار کر لیا کسی کو یہان بلا لیا کسی پر عاشق ہو گئی کسی سے نظارہ بازی کی آخر کیا کہا جو تم نے سُنا یا تم سے لوگون نے کہا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ کوئی امر نہین ہی نہ مجھسے کسی نے کچھ کہا مین نے خود سُنا اگر خفا نہ ہو تو بیان کرون ملکہ نے کہا کہ شوق سے بیان کرو خفا ہونے کی کون بات ہی تب وزیرزادی نے کہا کہ تقصیر معاف ابھی آپ کہہ رہین تھین اور کس قسم کی شعر پڑھ رہین تھین اور زبان پر کیا کلام تھے مین آج کئی دن سے اسی فکر مین تھی کہ سنون جب آپ سے دریافت کیا آپ نے دردِ سر کا بہانہ کیا اسوقت جو آپ ادھر تشریف لانے لگین تو مین بھی آگر پردے سے لگ کر کھڑی ہو گئی جو کچھ آپ نے شکایت کی وہ بھی سُنی اور جو شعر پڑھے وہ بھی سُنے اب آپ بیکار پوشیدہ کرتی ہین مین آگاہ ہو گئی ہون مین بہت دن سے اسی فکر مین تھی اور میرے دل نے آپ کی حالت دیکھ کر کہدیا تھا کہ ملکہ کا کہین نہ کہین دل آیا ہی یہ حالت اُسی سبب سے ہی مگر آپ بہانہ فرماتی تھین مین خاموش تھی یہ خیال کرتی تھی کہ مین خود دیکھ لون یا سُن لون تو پھر دریافت کرون ای ملکہ سچ بیان فرمایئے کہ کس پر دل آیا ہی کون معشوق پسند آیا ہی کس کے فراق مین یہ حال ہی کس کی جدائی کا خیال ہی کس نقش نگار نے آئینہ دل مین اپنا نقشہ جمایا ہی کون معشوق کا شانہ دل مین اپنی محبت کی شمع روشن کر گیا ہی یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ نے ایک مرتبہ تیور بدل کر کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے گل دیگر شگفتہ کیا لو اور سُنو یہ نیا قصہ انھون نے شروع کیا ہی کیا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو تمھارے حواس جاتے رہے ہین ذرا جا کر ابھی فصد لو اپنے حواس درست کرو مجکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین یہ کسی فاحشہ سے کلام کرو مین کیا جانون کہ معشوق کس چڑیا کا نام ہی اور عاشق کس طائر بےدم کو کہتے ہین اور عشق کیا بلا ہی مین تو اپنی آفت مین مبتلا ہون کہ دردِ سر سے بہت عاجز ہون یہ دوسرا قصہ لے کر آئی ہین جو جیسا ہوتا ہی وہ دوسرے کو بھی ویسا ہی خیال کرتا ہی تم ضرور کسی پر عاشق

ہوئی ہو میری نسبت بھی ایسا خیال کرتی ہو لے جاؤ جاؤ اپنی راہ لو اب مجھ سے ایسی تقریر
نہ کرنا اور نہ کلام کرنا مین نے بہت پاس و لحاظ کیا کہ تم کو اسکے جواب مین کچھ سخت و
سُست نہین کہا جب ملکہ نے اسطور سے برہم ہو کر جواب دیا وزیرزادی نے دیکھا
کہ یہ یون نہ بیان کریگی بس ہاتھ جوڑ کر اور بلائین لے کر قدمون پر گر پڑی اور رونے لگی چونکہ ملکہ
اسکو بہت عزیز رکھتی ہی اسکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور فرمایا کہ تو اسقدر دیوانی کیون
ہو گئی ہی اری مین نہ کسی پر عاشق ہون نہ فریفتہ ہون میرے سر مین واقعی درد ہی اُسنے کہا کہ
ای ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ نہ بیان فرمایئے گا اور جب مین ایسی دشمن ہوئی کہ آپ
ہم سے اپنا راز پوشیدہ فرماتی ہین تو ہمارا زندہ رہنا بیکار ہی یہ کہکر پیش قبض اُٹھا کر قصد کیا
کہ اپنے کو ہلاک کرون یہ کہکر کہ جب ہم اس قابل نہین ہین کہ آپ کا راز سُنین تو کیون زندہ
رہین اپنے کو ہلاک کیون نہ کرین چاہتی تھی کہ پیش قبض شکم مین مار کر اپنی جان دون کہ ملکہ نے
ہا ئین ہا ئین کہکر ہاتھ پکڑ لیا اور گلے لگا کر کہا کہ اچھا اچھا تم اپنے کو ہلاک نہ کرو مین اپنا حال
بیان کرتی ہون یہ کہکر ملکہ فکر کرنے لگی کہ ای برجیس اگر حال نہین بیان کرتی ہون تو یہ اپنے
کو ہلاک کرتی ہی اگر بیان کرتی ہون تو رسوا ہونگی اسکے سامنے حقیر ہونگی کیا کرون کیا نہ کرون
عجب سخت مشکل درپیش ہی یہ تو بلا ہو کر میرے پیچھے پڑ گئی ہی ملکہ فکر کرنے لگی کیا کرون
آخر کو دل نے یہ راے دی کہ بیان کر دے خواہ رسوا ہو خواہ ذلیل اسکا ہلاک ہونا اچھا نہین
ہی یہ تیری رازدار ہی کوئی نہ کوئی تدبیر نکالے گی جب یہ راے دل نے دی ملکہ نے دل مضبوط
کر کے کہا کہ ای وزیرزادی تم نے ہم کو اسوقت بہت پریشان کیا خیر مین ابھی اُس راز سے
تم کو آگاہ کرتی ہون کہ جسکو سواے میرے دل کے کوئی نہ جانتا تھا مگر اسکا خیال رہے کہ
کہ یہ کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ مین اپنے کو زندہ نہ رکھونگی اُسنے ملکہ کے سر کی قسم کھائی
تب ملکہ نے آہ سرد بھر کر اور آنکھ سے آنسو بہا کر کہا کہ سُنو مین نے جب سے طلسم کشا کو
دیکھا ہی اُسکے جمال جہان آرا پر نگاہ کی ہی اسوقت سے دل میرے قابو سے نکل گیا ہی دل پہ
قابو نہین رہا اُسیدن سے میرا یہ حال ہی اُسکے وصل کا خیال ہی جدائی طلسم کشا کی مارے
ڈالتی ہی کوئی صورت وصال نظر نہین آتی ہی اگر یہ خیال کرتی ہون کہ طلسم کشا کی شریک

ہوجاؤن تو دل یہ کہتا ہی کہ زمانہ کیا سے کیا ہوگا کہ بھابجی نے ناموس کی شراکت نہ کی اُسکے دشمن پر عاشق ہوگئی کیا زمانہ کا رنگ ہی دوسرے دین و مذہب کا ایسا مقدمہ ہی کہ وہ خدا پرست ہین عجائب پرست وہ کیون قبول کرنے لگا نہ وہ یہ قبول کرے گا کہ میرا مذہب اختیار کرے نہ یہ گوارا کرے گا کہ مین اپنا مذہب ترک کرون پہلے اُسکا یہی سوال ہوگا کہ خدا پرستی اختیار کرو بس یہ جو دل کہتا ہی یہ گوارا نہین ہوتا کہ شراکت کرون نہین شراکت کرتی ہون ور مقابلہ کرتی ہون تو یہ بھی گوارا نہین ہوتا کہ وہ میرے سامنے قتل ہو اور مین دیکھا کرون کوئی بات بن نہین پڑتی ہی رات بھر تڑپا کرتی ہون یہ جو بیدا انداری ہوتی ہی یہ مین نے صرف اس غرض سے قائم رکھی ہی کہ دن بھر اُسکو دیکھ تو لیتی ہون کیا بیان کرون کہ کس آفت مین یہان آکر مبتلا ہوئی جیسا مین نام رکھتی ہون ویسی ہی خود بلا مین مبتلا ہوئی واقعی سچ کہا ہی کہ بڑا بول نہ بولے بڑا نوالہ کھائے صرف میری زندگی اُسکی دید سے ہی ورنہ اب تک کب کی ہلاک ہوگئی ہوتی کبھی یہ قصد ہوتا ہی کہ کچھ کھا کر جان دون پھر یہ ساتھ ہی خیال آتا ہی کہ جسکے لیے جان دیتی ہوا اُسکو تو خبر بھی نہ ہوگی تم مفت مین ہلاک ہوئین تمکو کیا ملا سوا حسرت و افسوس کے اسی غم مین رات دن مبتلا رہتی ہون مثل شمع کے آنسو بہاتی ہون اور گھلی جاتی ہون نہ ہی کوئی تدبیر بنتا کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن دوسرا امر یہ ہی کہ مین یہان آکر جتنی بے ستون کو جو دیکھتی ہون تو اُسکی طینت بد پاتی ہون اور نگاہ خراب یہ خوف ہی کہ ایسا نہ ہو کہ کسی دن وہ کوئی حرکت بے جا کر بیٹھے تو بڑی خرابی ہو یہ دوسری بلا ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی نہ آتی صاف انکار کرتی وزیرزادی نے یہ سُنکے کہا کہ اے ملکہ عالم اگر قصور معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون کہا وہ بیان کر اُسنے عرض کیا مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی اور مین نے آپ کے تیور دیکھ کر پہچان لیا تھا کہ آپ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین مگر بہ مصلحت خاموش رہی کچھ کہا نہین اب جو آپ نے بیان کیا میرے کہنے سے تو مین عرض کرتی ہون کہ یہ حرکت واقعی نہایت بے جا ہی سوائے رسوائی کے دوسری بات نہین ہی مگر آپ بھی مجبور ہین دل کے سبب سے کیا کرین جسپر آجائے یہ تو ایسے ہی حضرت ہین نہ دوست کو دیکھین نہ دشمن کو آگئے بخراب نصیحت کرنا آپ کو اور آپ سے اس بارے مین کچھ کہنا بیکار ہی کیونکہ

یہ وہ آگ ہی کہ کسی صورت سے فرو نہین ہوتی ہی بدون وصل معشوق کے بین یہ خیال کرتی ہون کہ
شراکت طلسم کشا بین جیسا آپ نے بیان کیا ویسی ہی خرابی ہی بہت جلد مطعون ہوجایئے گا
تمام خاندان بین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہیے گا اور اگر شراکت نہین کرتی ہین تو فراق
ہلاک کرتا ہی میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ دل پر جبر کی سل رکھیے اور ملاحظہ فرمایئے کہ کیا ہوتا
ہی بین نے اوراق سامری بین دیکھا تھا کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوگا تو یہ لکھا ہوا
پایا کہ یہ لڑائی طلسم کشا فتح کرے گا بے ستون جادو مارا جائے گا کوہ بے ستون فتح ہوگا
بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح ملے گی طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا جو طلسم کشا
کی شراکت کرے گا وہ زندہ رہے گا اور عزت و آبرو سے اُسکی بسر ہوگی جو مخالفت کرے گا
وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل ہوگا بس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ یہان سے اپنے
مقام پر چلی چلیے اور وہان قیام فرمایئے اور دیکھیے کہ انجام اس مقابلہ کا اور اس لڑائی کا کیا
ہوتا ہی اگر طلسم کشا طلسم کو فتح کرے تو خیر اُسوقت بین جب طلسم فتح ہوجائے گا اور آپ کے
ماموں قتل ہوجایئنگے پھر کوئی کہنے والا نہ رہے گا آپ شوق سے طلسم کشا کی شراکت
فرمایئے گا اور اُسکے وصل سے کامیاب ہوجیے گا اور یہ ہونا ضرور ہی اسکے خلاف کبھی نہ ہوگا اگر
طلسم فتح نہ ہوا اور طلسم کشا اسیر ہوگیا اُسوقت کوشش کرکے طلسم کشا کو رہا فرمایئے گا اور
اُسکو یہان سے لیکر کسی طرف نکل چلیے گا وہ اس احسان کے عیوض بین ضرور آپ کے وصل کو
قبول کرے گا اس حالت بین آپ کی براحت بسر ہوگی جب یہان ہوجیے گا نہین تو پھر کون
بدنام کرے گا اتنے دنون صبر فرمایئے اور جبر آیندہ آپ کو اختیار ہی ملکہ نے جواب دیا کہ راے تو
بہت ٹھیک ہی مگر جب دل بھی مانے غرض کیا کہ خواہ مانئے خواہ نہ مانئے جبر کیجیے اس امر بین
یہ بات بھی تو حاصل ہوتی ہی کہ بے ستون سے بھی تو جان بچتی ہی جیسا کہ آپ کا خیال ہی کہ اُسکی
طینت بد ہی اگر ایسا ہی ہی تو کبھی کبھی پوشیدہ طور سے آکر طلسم کشا کو دیکھ جایا کیجیے گا اگر بین صلاح دون
کہ اُسکو سحر کرکے اسیر فرمایئے اور لے جایئے تو اس بین یہ خرابی ہی کہ اول تو اُسپر سحر اثر نہ
کرے گا دوسرے وہ کبھی اس امر کو قبول نہ کرے گا لیجانے بین سواے بدنامی اور رسوائی
کے دوسرا امر نہین ہی کیونکہ جب معشوق ناخوش ہوا تو عاشق کو کب راحت ملے گی آیندہ

جو آپ کی مرضی ملکہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ خیر جو تونے رائے دی بہت بہتر ہے مین کل ہی یہان سے اپنے مقام کو روانہ ہونگی جب دل زیادہ بیقرار ہوا کریگا آکر دیکھ لیا کرونگی مگر اتنا تو کرنا کہ ہر روز کی خبر منگا لیا کرنا عرض کیا بہت خوب خلاصہ یہ کہ وہ رات ان دونون کو اسی صلاح و مشورے مین گذری صبح ہوگئی دونون لشکر تیار ہوکر میدان جنگ مین صف آرا ہوئے صاحبقران تشریف لائے ہین ادھر سے ابھی کوئی سردار میدان مین نہین گیا ہے کیونکہ ملکہ ابھی تک نہین برامد ہوئی ہے سب سردار انتظار ملکہ مین بیرون بارگاہ کھڑے ہوئے ہین اُدھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ طبل جنگ بج چکا تھا اسوقت سب تیار میرے انتظار مین ہونگے تم بے ستون کو بلاکر کہدو کہ ملکہ آج سوار نہین ہونگی طبیعت بہت علیل ہے بلکہ اُنکا قصد ہے کہ مین یہان سے اپنے مقام پر چلی جاؤن کیونکہ یہان کی آب وہوا خراب ہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ علیل ہوجاؤن وہان جاکر اپنا علاج کرون جب صحت ہوجائے گی اور یہان مقابلہ ہوتا ہوگا تو پھر آؤنگی مین تم کو اجازت دیتی ہون کہ تم شوق سے مقابلہ کرو کیونکہ تم خود اس کوہ کے حاکم ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ بہت خوب اور باہر آئی یہان سب انتظار کر رہے تھے کہ ملکہ برآمد ہون کیا سبب ہے کہ جو ملکہ اسوقت تک برآمد نہین ہوئی ہین کہ وزیرزادی باہر آئی جیسے بے ستون نے وزیرزادی کو دیکھا لپک کر قریب آیا اور پوچھا کہ ملکہ کا مزاج مبارک کیسا ہے جو ابھی تک تشریف نہین لائی ہین سب لشکر میدان مین پہونچ گیا ہے لشکر حریف بھی آچکا ہے صرف ملکہ کی دیر ہے وہ تشریف لے چلین تو مقابلہ کیا جائے آج کیا سبب ہے جو عرصہ فرمایا وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ کی رات سے طبیعت بہت خراب ہوگئی ہے بخار شدت سے ہے اُٹھا نہین جاتا ہے سر مین درد ہے اس سبب سے ملکہ نہین تشریف لائی ہین اور نہ تشریف لائینگی بلکہ اُنھون نے فرمایا ہے کہ تم لشکر کو لیکر جاؤ اور مقابلہ کرو مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہان کی آب وہوا مجکو راس نہین آئی ہے مین اپنے مقام پر جاکر اپنا علاج کرونگی جب تک نہ جاؤنگی میری طبیعت درست نہ ہوگی اب تم کو اختیار ہے تم خود اس مقام کے حاکم ہو میری کیا ضرورت ہے مین تم کو اجازت دیتی ہون تم شوق سے مقابلہ کرو بے ستون نے جو یہ سُنا رنگ رو متغیر ہوگیا اور کہنے لگا کہ ملکہ کی ذات سے مجکو بڑی قوت تھی اور میرا دل قوی تھا اگر اُنکی طبیعت علیل ہوگئی ہے تو وہ یہان

تشریف رکھیں میدان میں نہ تشریف لے جائیں میں حکیم وغیرہ کا بندوبست کردونگا اپنا علاج
کریں جب صحت ہو جائے اُسوقت اختیار ہے خواہ میدان میں تشریف لے چلیں خواہ نہ لے
چلیں مگر یہاں سے نہ جائیں وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب تک ملکہ یہانسے نہ جائینگی
اُسوقت تک ملکہ کو صحت نہ ہوگی یہاں رہکر اور زیادہ علیل ہو جائینگی اگر تم کو یہ منظور ہو کہ
ملکہ کے دشمن ہلاک ہوں تو ملکہ کو رخصت کرو ورنہ جانے دو تم مقابلہ کرو بعد صحت پھر ملکہ آکر تمھاری
شریک ہونگی بے ستون کا کوچ نہ چاہتا تھا صرف اس خیال سے کہ اگر وصل نہیں ممکن ہے تو
دیدار تو نصیب ہوتا ہے یہ بھی جاتا رہیگا اسی سبب سے اسنے یہ کلمہ کہا تھا جب دیکھا کہ
بالکل ملکہ آمادہ ہے کوئی عذر نہ چلے گا کہا کہ انکو اختیار ہے میں انکا دشمن نہیں ہوں ملکہ ایک
ادنی خادم ہوں یہ کہکر اور وہانسے سرداروں کو بھی ہمراہ لے کر میدان جنگ میں آیا سرداروں سے
سب حال بیان کیا اُنھوں نے جواب دیا کہ اگر ملکہ نہ ہونگی تو کیا ہم مقابلہ نہ کرسکیں گے جو ہم
ملکہ کی موجودگی میں کرتے وہی عدم موجودگی میں کرتے ہم آپ کے ملازم ہیں ملکہ کے ملازم نہیں
ہیں بے ستون تو میدان کو گیا ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے بے ستون کا پیام سُنکے حکم
دیا کہ ہمارا سب سامان اُٹھاؤ ہم اپنے باغ کو چلیں گے اُسیوقت سب بندوبست ہو گیا ملکہ
مع اپنی مصاحبوں وخواصوں و وزیرزادی کے تخت پر سوار ہو کر طرف کوہ برجیس کے چلی
گئی راوی بیان کرتا ہے کہ ملکہ فراق طلسم کشا میں بیقرار رہتی تھی جب مبت بیقرار ہوتی تھی تو
آکر دیکھ جاتی تھی اپنے مقام پر جا کر یہ انتظار کرنے لگی کہ طلسم فتح ہو لے تو معشوق کا وصل
نصیب ہو طلسم کے فتح ہونے کی دعا کیا کرتی تھی وزیرزادی نے چند طائر سحر مقرر کر دیے ہیں
کہ وہ دمبدم کی خبر پہونچاتے ہیں ملکہ کو تو فراق طلسم کشا و انتظار فتح طلسم میں رکھا جاتا ہے اسکا
حال آیندہ تحریر ہوگا ادھر جب بے ستون میدان جنگ میں آکر پہونچا صفوف جدال و
قتال آراستہ ہو چکیں نقیب نقابت کرکے چلے گئے لشکر بے ستون سے ایک ساحر
اجازت لے کر میدان میں آیا مرد مقابل طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر نے نکل کر مقابلہ
کیا بالعد سحر آزمائی کے لشکر اسلام کے ساحر نے اُس ساحر کو قتل کیا دوسرا ساحر نکلا وہ بھی
مارا گیا چونکہ لشکر اسلام کی فتح ہونے والی تھی بدین سبب لشکر اسلام کو آسمان بھی

غلبہ ہوا کو وہ ایک ساحر لشکر اسلام کے بھی مارے گئے مگر شام تک پچیس ساحر لشکر کفار کے کام آئے شام کو بے ستون طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر مع لشکر کے واپس آیا اودھر صاحبقران بھی واپس گئے یہان آکر بے ستون کو معلوم ہوا کہ ملکہ اپنے مقام کو چلی گئی بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے خاموش ہو رہا اور دربار مین بیٹھکر طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ رزمی بجایا گیا صاحبقران کو خبر ہوئی اُنھون نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا وہان بھی کوس حربی بجارات بھر دونون لشکر دن مین تیاری جنگ رہی بے ستون اپنے خیمہ مین جاکر دربار برخاست کرکے سو رہا صاحبقران نے ادھر آرام فرمایا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد نقابت نقیبا ے بلند آواز کے لشکر کفار سے ایک ساحر شبرنگ حرامی نامے نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے شیاطین صاحبقران سے اجازت لے کر آیا کفار کے لشکر کے ساحر نے حکیم شیاطین پر سحر کیا یعنے گولہ فولادی آیا حکیم نے جیسے ہی گولہ قریب آیا اشارہ کیا کہ گولہ شق ہوا ایک برق چمک کر سر پر حکیم کے چلی حکیم نے سپر کو سر کی پناہ کرکے کچھ پڑھکر جو اشارہ کیا وہ برق پاتو ادھر کو آئی تھی یا چمک کر اُس ساحر پر گری کہ اُسکے دو پر کالے ہوگئے یہ واقعہ دیکھ کر اُسکا بھائی اژ رنگ حرامی نے بے ستون سے اجازت لے کر اور میدان مین آکر حکیم شیاطین کا مقابلہ کیا آتے ہی ایک گلدستہ سحر کھینچکر زمین پر مارا کہ ایک باغ پر بہار پیدا ہوا اور خوشبو ے گل سے تمام صحرا معطر ہوا سوا اے صاحبقران کے سب مست ہوگئے اور ایک بار بیخود ہو کر پکار اُٹھے کہ ہم سب آپ کے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہے اژ رنگ نے پکار کر کہا کہ تم خود اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کاٹ ڈالو ہر ایک نے تلوار گلے پر رکھی اُدھر شیاطین نے جو یہ رنگ دیکھا کہ اِسنے ایسا سحر کیا کہ سب کو مبتلاے سحر کیا فوراً ایک مشت خاک اُٹھا کر اُس پر کچھ پڑھکر اُس باغ پر جو ماری ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ باغ جلنے لگا تھوڑی دیر مین وہ باغ جل کر خاک ہوگیا اُن سب نے رہائی پائی سب اپنے ہوش مین آئے اژ رنگ نے جو یہ رنگ دیکھا فوراً زمین پر گرا اور اژدر بنکر چلا شیاطین نے جیسے ہی یہ قریب آکر دم کشی کرتا ہے ہاتھ بڑھا کر اُسکا کلہ پکڑ لیا اور اب جو زور کیا چیر کر پھینکدیا اسکے مرنے

سے تمام صحرا تاریک ہوگیا ہی آواز آئی کشتی مرا کہ نام من اثر رنگ حرامی بود اسکا مرنا تھا کہ ایک
اور ساحر کہ نام اُسکا جلاد جادو تھا بے ستون سے اجازت لے کر میدان میں آیا شیاطین
سے مقابلہ کیا آتے ہی زمین پر کود کر اژدرے ایک دو ہتڑ مارا کہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوگیا لشکر
اسلام میں یہ حال ہوا کہ جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور اہل اسلام اُسمین غرق ہونے لگے
یہ رنگ دیکھ کر شیاطین نے کچھ اسم پڑھکر اب جو دم کیا وہ زلزلہ برطرف ہوا اسنے اشارہ کیا کہ
آسمان پر ابر پیدا ہوا اُس سے سانپ و عقرب برسنے لگے جسپر سانپ نے گر کر منھ مارا وہ پانی ہوکر
بہ گیا لشکر میں ایک تہلکہ برپا ہوا حکیم نے کچھ پڑھکر جو دم کیا وہ ابر لشکر بے ستون پر جا کر
قائم ہوا اور برسنے لگا وہی حالت لشکر کفار کی ہوئی ہزاروں ساحر ہلاک ہوئے اہل لشکر
غل مچانے لگے کہ یہ کیا غضب ہی یہ کیا سحر کیا کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں جلاد نے پلٹ کر
دیکھا کہ وہ سانپ و عقرب میرے لشکر پر برس رہے ہیں ایک گولہ اٹھا کر مارا کہ وہ ابر لخت لخت
ہو کر غائب ہوگیا اُس ابر کو یعنے اپنے سحر کو برطرف کرکے تیغ سحر کھینچکر شیاطین پر جا پڑا شیاطین بھی
تڑپنے لگا دو چار وار روک کر اب جو وار کیا مثل خیار تر کے دو پرکالے کیے اسکا مرنا تھا کہ پھر وہی
آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہوگئی جب روشنی ہوئی اب کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نہیں نکلتا ہی
پرا بند ہوگیا ہی کیونکہ آج دوپہر تک جسقدر نامی و گرامی ساحر تھے سب مجروح اور قتل ہوئے
ان دس میدا وار یوں میں جو کہ بعد جانے ملکہ کے ہوئیں اور قبل میں بھی قتل ہو چکے تھے اور
مجروح بے ستون نے جب ادھر اُدھر دیکھا اور کوئی مقابلہ کو نہ نکلا تو اسنے خیال کیا کہ میں
خود جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کروں اور اُسکو میدان میں طلب کرکے یا تو قتل کروں یا اسیر
اس سے کیا حاصل اہل لشکر بیکار کو تباہ ہوں نہ اب کوئی ایسا سردار باقی ہی کہ جو
نکل کر مقابلہ کرے یہی مناسب ہی کہ میں خود نکلوں اور طلسم کشا کو طلب کروں تاکہ فیصلہ
ہوجائے یہ خیال کرکے اسنے پکار کر کہا کہ ای شیاطین تم اب واپس جاؤ اور طلسم کشا کو
میدان میں بھیجدو تاکہ میرے اُسکے مقابلہ ہوجائے میں اور وہ سمجھ لوں بدوں اسکے فیصلہ نہ ہوگا
جب تک تم واپس نہ جاؤ گے نہ میرے لشکر سے کوئی میدان میں مقابلہ کو نکلے گا نہ میں آونگا
اس امر سے کچھ حاصل نہ ہوگا یہ کلمہ جو بے ستون نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ ای

شیاطین فوراً واپس آؤ مین اس سے مقابلہ کرونگا راوی بیان کرتا ہو کہ خواجہ عمرو کی طبعیت کچھ علیل ہو گئی تھی اور ایسی علیل ہوئی تھی کہ نہ تو میدان مین آتے تھے نہ کچھ عیاری کر سکتے تھے اس سبب سے کوئی عیاری نہین بیان ہوئی ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ خواجہ عمرو موجود تھے اور اُنھون نے عیاری نہ کی یہ بسبب علالت کے مجبور تھے گو شیاطین کا دل گوارا نہ کرتا تھا مگر لیا کرے حکم صاحبقران سے مجبور ہو کر واپس آئے جب بے ستون نے دیکھا کہ شیاطین واپس گیا اپنے تخت کو بڑھا کر سب اہل لشکر سے رخصت ہو کر میدان مین آیا اور پکارا کہ اے طلسم کشا اگر کچھ جرارت رکھتا ہو تو میرے مقابلہ کو آ ورنہ ان لوگون کے بھروسہ پر جو آیا ہو تو کیا حاصل ہو میرے تیرے مقابلہ ہو تو کچھ لطف ملے صاحبقران نے فرمایا کہ صبر کر مین آتا ہون بیقرار نہ ہو یہ کہکر اپنے مرکب کو درست فرمایا اور قصد حمیز کیا کہ سب سردار و دونون طلسم حاضر ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلامون کی موجودگی مین آپ کا تشریف لے جانا زیبا نہین ہو اگر ہم غلام نہ ہون تو آپ کو زیبا ہو ہم مین سے کسی کو حکم فرمایئے کہ وہ جا کر اس نابکار سے مقابلہ کرے اور اُسکو اسیر کر لائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہو کیونکہ میرے لشکر کا اور میرا طریقہ یہ ہو کہ حریف جسکا نام لے کر پکارے وہی جا کر مقابلہ کرے خواہ وہ اُسکے مقابلہ کے قابل ہو خواہ نہ ہو بس وہ میرا نام لے کر پکار رہا ہو مین کیونکر دوسرے کو بھیجون وہ یہ خیال کرے گا کہ طلسم کشا مجھ سے ڈر گیا جو میرے مقابلہ کو نہین آیا دوسرے مجھکو خود منظور ہو کہ اس مقدمہ کا کہین جلد فیصلہ ہو بادشاہ سابق رہا ہو تاکہ طلسم کے فتح ہونے کی تدبیر کی جائے عرصہ سے مین نے اپنے لشکر کو نہین دیکھا ہو نہ اپنے فرزندون و عزیزون سے ملا ہون سب کی ملاقات کا اشتیاق ہو اور دید کی حسرت ہو طلسم فتح ہو تو اُن سب سے ملاقات ہو بدون میرے جائے اسکا یکسو ہونا محال ہو راوی کہتا ہو کہ لاکھ لاکھ اُن سب نے روکا مگر صاحبقران نے ایک نہ مانا سب سے رخصت ہو کر اور مرکب کو مہمیز کر کے میدان جنگ مین تشریف لائے اور سامنے بے ستون کے آکر کھڑے ہوئے فرمایا کہ مین موجود ہون اپنا حربہ کر اُسنے صاحبقران کو دیکھ کر کہا کہ اے طلسم کشا کیون اپنی جان شیرین کو تلف و رائیگان کرتا ہو میرے مقابلہ

سے چلا جا مین بہت بڑا ساحر زبردست ہون میرے روبرو سامری و جمشید کی کچھ اصل نہین ہی یہ طلسم فتح نہ ہوگا تیری قضا یہان لائی ہی بہتر یہ ہی کہ دین اسلام کو ترک کر اور میری اطاعت کر ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مقام بزم نہین ہی بلکہ جائے رزم ہی اگر تجکو پند و نصیحت کرنا ہی تو یہان کیون طلب کیا اپنے بارگاہ مین طلب کرکے یہ تقریر کی ہوتی اس بیہودہ تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا اگر مقابلہ کرنا ہو کر ورنہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر اور یہ تقریر مت کر بے ستون نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تمھارے قضا ہی آگئی ہی ساری طلسم کشائی بھلائے دیتا ہون یہ کہکر تخت پر ایک کارد رکھی ہوئی تھی وہ اُٹھاکر اسم سحر پڑھکر دم کرکے صاحبقران پر ماری وہ کارد برق بنکر چلی صاحبقران نے اسم اعظم باواز بلند پڑھنا شروع کیا یا تو وہ برق بنکر چلی تھی یا وہ کارد اپنی حالت پر ہوکر زمین پر گری اور جلکر خاک ہوئی یہ دیکھکر بے ستون نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک جام پانی سے بھرا ہوا بے ستون کو دیا بے ستون نے وہ جام لے کر زمین پر مارا کہ ایک دریائے ذخار پیدا ہوا اور جوش مار کر چلا دفعتاً اسقدر رو وہ دریا محیط ہوا کہ لشکر اسلام کو چارونطرف پانی نے گھیر لیا اور اہل لشکر غرق ہونے لگے اور رو وہ دریا جوش مار کر چلا کہ صاحبقران کو ڈبودون اور غرق کرون صاحبقران بیخوف و خطر کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ دریا جوش مارتا ہوا چلا آتا ہی کہ یکایک لشکر کی طرف سے فریاد و فغان کی صدا بلند ہوئی صاحبقران نے پلٹ کر ملاحظہ فرمایا کہ کیا واقعہ ہی کیون لشکر مین یہ شور و غل کیسا ہی پلٹ کر ملاحظہ جو کیا دیکھا کہ تمام دریا نے لشکر کو گھیر لیا ہی اہل لشکر غرق ہو رہے ہین بس پلٹ کر یہ فرمایا کہ اے بے ستون میرے تیرے مقابلہ ہی اہل لشکر نے تیرا کیا کیا ہی جو تو نے اُن پر بھی سحر کیا یہ طریقہ جنگ نہین ہی اپنے سحر کو اُٹھالے اُن پر سے پھیرے اور پر سحر کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اپنے سحر کو اور زور دینے لگا اس عرصہ مین دریا قریب صاحبقران پہونچ گیا بس صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر آب جو دریا پر دم کیا وہ پانی ہسکوان ہوکر اڑ گیا خشک زمین رہ گئی اہل لشکر نے نجات

یا بی بے ستون کو اور زیادہ غصہ آیا ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا شعلہ
آتشین چھوڑتا ہوا بے ستون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران کے وہ ایک مرتبہ چلا
جب قریب صاحبقران پہونچا صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم کرکے وار کیا کہ
اُس اژدر کے دو پرکالے ہوئے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ اژدر جلکر خاک ہوگیا بے ستون
نے پھر دستک دی کہ ایک شیر ببر صحرا سے نکلا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے
ایک طپانچہ مارا کہ اُسکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا بجاے خون کے شعلہ نکلا وہ مثل ہیزم کے
جلنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ جو سحر بے ستون نے کیا وہ صاحبقران نے رد کردیا اسنے
اُسی حالت مین اسم اعظم کے فراموش کرنے کی بھی تدبیر کی مگر کچھ نہ ہوسکا اسنے تمام اپنے
جسم کو مجروح کیا اور خون کے لے کر سحر کیا سر کے بال توڑ توڑ کر سحر کیا کوئی سحر پیش نہ گیا
آخر کو اسنے عاجز ہوکر تخت پر سے کود کر زمین پر دو ہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی ایک ٹکی پیدا ہوئی
اُسنے ایک صندوق لاکر دیا اسنے صندوق کھولا ایک مرکب نکلا اُسپر اُسی صندوق سے
نکالکر ایک پتلا سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ پتلہ بڑھکر مثل انسان کے ہوگیا اُسکو آلات
حرب وضرب سے آراستہ کرکے اشارہ کیا کہ جاکر اس جوان کا سر کاٹ لا وہ برابر صاحبقران
کے آیا آتے ہی اُسنے گرز کا وار کیا صاحبقران نے اسم پڑھکر اب جو سپر پر روکا یہ بھی نہ
معلوم ہوا کہ کیا ہوا اُسنے تلوار ماری صاحبقران نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار چھین
لی اور اپنا جو وار کیا اُسکے مع مرکب کے دو پرکالے ہوئے اُسکا مرنا تھا کہ دو زنگی پیدا
ہوئے دونون نے دو طرف سے حملہ کیا صاحبقران نے اُن دونون کو بھی قتل کیا دو دیو
پیدا ہوئے وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب بے ستون نے دیکھا کہ
جو سحر مین نے کیا وہ طلسم کشا نے رد کردیا بس اسکو غصہ آگیا اسنے دستک دی کہ ایک
مرکب سازو یراق سے آراستہ جنگل سے نکلا یہ اسکی پشت پر سوار ہوکر صاحبقران
کے مقابلہ مین تلوار علم کرکے آیا سحر کرتا بھی جاتا ہے آتے ہی وار کیا صاحبقران نے سپر
پر روکا اُس نے پھر وار کیا صاحبقران نے پھر رد کیا اب دونون طرف سے وار
چلنے لگے خلاصہ یہ کہ تا بہ شام خوب تلوار چلی کچھ دن باقی تھا کہ ایک مقام پر صاحبقران

نے اب جو موقع پاکر حملہ کیا اور بے ستون نے دیکھا کہ اب کوئی صورت مفر کی نہین ہو سواے
قتل ہونے کے سپر کو تو سر کی پناہ کیا اور سحر کیا کہ اسکی ہم شبیہہ اسکے مقام پر آئی اور یہ اپنے کو
بچا کر غرق زمین ہوگیا اور بھاگ کھڑا ہوا کوہ بے ستون پر جا کر دم لیا چونکہ اسکی قضا یہان
نہ تھی کوہ بے ستون پر تھی دوسرے بانیان طلسم نے یہ مقرر کیا تھا کہ جب اسکا خون کوہ
بے ستون پر گرے گا اسوقت کوہ برباد ہوگا یہ یہان کیونکر مارا جاتا یہ تو اپنے ہم شبیہہ کو یہان
اپنے مقام پر قائم کر کے چلا گیا صاحبقران وار کر چکے تھے یا تو تلوار بالاے سپر چمکی تھی یا زیر
تنگ مرکب پیدا ہوئی زمین کو بوسہ دے کر اٹھی شبیہہ بے ستون کا قتل ہونا تھا کہ
تاریکی ہوگئی تمام صحرا تاریک ہوگیا آندھی سیاہ اٹھی زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی برف
باری سنگ باری ہوئی شعلہ نکلنے لگے شور و غل ظاہر ہوا تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوگیا
عجب عالم تھا ہر ایک پریشان تھا ایسی تاریکی و اندھیرا ہوا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا
تھا ہر ایک مبتلاے غم و الم تھا بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی
آواز پیدا ہوئی کہ کشتی نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم زجان وادیم بمطلب
خود نرسیدیم یہ صدا جو پیدا ہوئی اہل اسلام تو خوش ہوئے صاحبقران نے اسکو قتل کر کے
نعرہ تکبیر بلند کیا ادھر لشکر کفار نے جو یہ صدا سنی اور دیکھا کہ ہمارا سردار کشتہ ہوا ہے راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ طریقہ ہے کہ جب ساحر اپنی ہم شبیہہ کو قتل کراتا ہے تو جو ساحر کے مرنے سے
آثار ظاہر ہوتے ہین اور اسکے نام کی صدا آتی ہے اسیطور سے ہم شبیہہ کے بھی مرنے سے آثار
ظاہر ہوتے ہین کیونکہ وہ ہمزاد ہوتا ہے بس جب اہل لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار بھی قتل ہوا
بس ایک مرتبہ ترسول پنسول لے کر اور تلوارین علم کر کے اور اسباب سحر سنبھال کر لینا لینا
کہکر چلے اور یہ غل مچاتے ہوئے کہ مار لو طلسم کشا کو زندہ میدان سے واپس نہ جانے پائے
اسی ہزار کے اسی ہزار ایک مرتبہ ہلا کر کے چلے ادھر اہل اسلام و اسقلینوس نے جو
دیکھا کہ کفار نے صاحبقران پر نرغہ کیا ہے یہ سب کے سب ایکمرتبہ تلوارین علم کر کے
اور تیغے سنبھال کر مرکب اٹھا کر کفار سے بل گئے جو غیر ساحر لشکر کفار مین تھے انسے تو تلوار
چلنے لگی اور جو ساحر لشکر اسلام مین تھے اور چند فنا گر و جو شیاطین کے تھے وہ ساحرون سے لڑنے لگا

سحر چلنے لگے برقین چمکنے لگین آگ برسنے لگی ابر سحر جھوم جھوم کر آنے لگے برف پڑنے لگی ہر طرف
ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہونے لگی ماش کے دانے و سرسون کے دانے اچھلنے لگے بیر غل
مچانے لگے ساحر سحر کرنے لگے کہین پر زمین شق ہوئی لوگ غرق ہو گئے دریا پیدا ہوا ادھر ادھر کے
لوگ ڈوبنے لگے ایک تلاطم دونون طرف برپا تھا تمام لشکر مین بازار مرگ گرم تھا ہر سو موت
کا بازار برپا تھا ملک الموت ہر ایک کی روح قبض کرتے پھرتے تھے زورق حیات طوفان
مین پڑی ہوئی تھی دریاے مرگ جوش زن تھا صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھے
جاتے تھے اور لڑتے بھی جاتے تھے خون کا دریا روان تھا کشتی حیات کو طغیانی تھی مینھ سرونکا
برس رہا تھا ایک تلاطم برپا تھا جو مجیر ساحر لشکر اسلام کا لشکر کفر سے سحر مین مبتلا ہوا فوراً
صاحبقران نے بڑھکر اسکو قتل کیا اپنے اہل لشکر کو اسکے سحر سے رہائی ہو گئی جمشید استقلینوس
نے بھی اسم ہاے الہی پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کیے کہ انکی برکت سے سحر کفار کا اثر نہ کرتا تھا
ہر طرف ایک تلاطم مچا ہوا تھا لاکھون لاشون کا انبار تھا ہر طرف میدان مین سرونکا ڈھیر
تھا مرکب لاشون کو پامال کرتے پھرتے تھے دریاے خون تا بکمر پہونچ قیامت کی تلوار چل
رہی تھی جنگ مغلوبہ واقعہ ہوئی تھی آخر کار نوبت یہ پہونچی کہ کفار بے پا ہونے لگے
کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لشکر بے سردار تیغ بے نیز ترکش بے تیر بیکار ہے چونکہ کوئی انکا سر پرست
اور حاکم نہ تھا نہ انکا دل بڑھانے والا تھا کہ دل بڑھا کر لڑاتا بس آثار شکست پیدا ہو گئے
پاؤن اُٹھ گئے بھاگنے کا بندوبست کرنے لگے ایک کا پاؤن اٹھنا تھا کہ سب کے پاؤن
اُٹھ گئے اب اہل اسلام نے دباؤ ڈالنا شروع کیا قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کر کے کوہ و
صحرا مین منتشر ہو کہ ایک مرتبہ آسمان پر سے آواز آئی کہ کیون فرار کرتے ہو اور کس لیے
جنگ مغلوبہ کی خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مین اپنے ہم شبیہہ کو قتل کرا کے کوہ بے ستون
پر چلا آیا ہون سب مال و اسباب چھوڑ کر تم سب بھی بھاگ کر چلے آؤ یہان کوئی
نہین آسکتا ہے یہ جو صدا آئی اور کفار و اہل اسلام نے سنی بس جسقدر ساحر لشکر کفار
کے قتل ہو گئے تھے وہ رہ گئے باقی بھاگنے پر آمادہ تھے راہ فرار تلاش کر رہے تھے
سواے گوشہ کمان اور کوچہ زخم کے کوئی مقام امن و امان آپ کو نظر نہ آتا تھا یہ اس

صدا کو غنیمت جان کر اور ٹھہر کے پہ پرواز پیدا کر کے غیر ساحرون کو پنجون مین دبا کر اور جو کچھ مال و اسباب اُس حالت مین ہاتھ لگا اسکو اُٹھا کر بھاگے اور کوہ پر ایک چشم زدن مین پہونچ گئے وہان بالاے کوہ جا کر جو دیکھا تو اپنے سردار کو کوہ پر پایا سب کے سب دوڑ کر قدم پر گرے اور کہنے لگے کہ ہم نے جا نا کہ آپ کے دشمن مارے گئے بس ہم کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ جا پڑے اُدھر سے وہ لوگ آ پڑے باہم سحر و تلوار چلنے لگی چونکہ ہم بے سردار تھے ہم نے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ کوہ و صحرا مین بھاگ کر پوشیدہ ہو جائین کہ یہ صدا ہمارے کان مین آئی کہ کوہ پر چلے آؤ ہم سب یہ صدا سنکے جو کچھ ہم سے اُٹھ سکا وہ لے کر چلے آئے یہان آکر آپ کو پایا ہماری جان مین جان آئی بے ستون نے کہا کہ جب میرے اور طلسم کشا کے تلوار چلنے لگی اور طلسم کشا میرے اوپر غالب آنے لگا مین نے دیکھا کہ اب کوئی موقع بچاؤ کا نہین ہے بس پاؤن مار کر غرق زمین ہوا اور اپنے ہمزاد کو قتل کرایا جب کوہ پر آکر پہونچا تو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ طلسم کشا میرے لشکر پر گر کے اور اہل لشکر کو قتل کرنے لگے اور لشکر تباہ ہو تو بڑی خرابی ہو بس مین بلند ہوا اور زمین جو بلند ہو کر دیکھا تو تم کو اور لشکر طلسم کشا کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ قریب ہے کہ شکست ہو بس مین نے پکار کر تم کو اس حال سے آگاہ کیا بارے تم لوگ میرے کہنے سے اپنے کو یہان بچا کر لے آئے سب نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کی آواز پہچان لی تھی اس سبب سے چلے آئے بے ستون نے کہا کہ خیر اب چین سے یہان بیٹھو اب یہان کوئی نہین آسکتا ہے کیونکہ اسکا نام کوہ بے ستون ہے اسکا راستہ کہین سے نہین ہے معلق ہوا پر قائم ہے دوسرے مین بندوبست بھی کیے دیتا ہون کہ اگر ساحر آئے تو بدون اجازت کے نہ آنے پائے اب چین سے یہان رہو جس طور سے رہتے تھے طلسم کشا کی تو کیا طاقت ہے جو یہان آسکے یہ کہکر بے ستون نے ایک گولہ جھولی سے نکالکر پہاڑ پر مارا کہ اُس کوہ مین لرزہ پیدا ہوا اور ایک دھوان بلند ہوا چارون طرف کوہ کے اُس دھوئین نے احاطہ کر لیا یہ جو سردارون نے دیکھا عرض کیا کہ اے بادشاہ ایک طرف کا راستہ کھلا رہنے دیجیے ہم لوگون کے آنے جانے کے لیے اور جدھر سے خوف طلسم کشا کے آنے کا ہو ادھر

کا راستہ مسدود کر دیجیے اور چاروں طرف کی راستے کے مسدود کرنے مین ہم سب کو دقت ہوگی
بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا مین اُس سمت کی راہ کھولے دیتا ہون جدھر کو زیر کوہ دریا
واقع ہوا ہے سب نے کہا کہ جی ہان یہ راے بہت ٹھیک ہے بے ستون نے سحر کیا کہ تین
طرف تو دھوان محیط ہوا ایک طرف کہ یعنے دریا کی راہ کھل گئی اب اسنے یہ بندوبست کر کے
دریافت کیا کہ سب آگئے ہین کوئی زیر کوہ رہا تو نہین ہے سب نے عرض کیا کہ کوئی نہین
رہا ہے یہانتک کہ ہم زخمیون کو اُٹھا لائے ہین اب جو بے ستون نے شمار کیا تو پچاس
ہزار ساحر وغیر ساحر تھے جسمین دس ہزار زخمی تھے چالیس ہزار تندرست تھے اور تیس
ہزار مارے گئے تھے بس بے ستون نے زخمیونکو شفاخانہ کو روانہ کیا اُنکے ٹانکے وغیرہ دیے
گئے اُنکا علاج ہونے لگا اور باقی لشکر چھاؤنی مین آکر اترا بے ستون اپنے مقام پر چلا
آیا اور رہنے لگا چین سے اب اسکو کسی قسم کا خوف نہین ہے یہ تو یہان بندوبست کر کے
بیٹھا ہے اُدھر صاحبقران نے دیکھا کہ سب کفار سحر کر کے اور اُڑ کر بالاے کوہ چلے گئے
سامنے سے بھاگ گئے ساحران لشکر اسلام نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی انکے عقب مین
جائین اور کوہ پر جا کر مقابلہ کرین کہ صاحبقران نے منع فرمایا اور کہا کہ بھاگے ہونے کا
تعاقب نہین کرتے ہین اگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے ہین اور جان بچا کر چلے گئے ہین تو جانے
دو بندوبست کر کے کوہ پر جا کر قتل کرینگے اب یہ جائینگے کہان تم سب نے سُنا ہے کہ کیا صدا
آئی تھی بے ستون نے بڑی چالاکی کی اپنے ہمزاد کو قتل کرا کے اپنی جان بچائی کوہ پر
جا کر ٹھہرا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کر لیا اگر مین نے کوہ پر جا کر اس بے ستون کو قتل
نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا اور طلسم کشائی سے دست بردار ہو جاؤنگا یہ فرما کر تلوار کو نیام
مین کیا اب جو دیکھا تو سواے خیمے اور بارگاہ کے اور دیگر اسباب کے قسم انسان و
حیوان سے کوئی نہ تھا سب مال و اسباب اہل اسلام نے لوٹ لیا حکیم اسقلینوس
صاحبقران پر سے زر نثار کرتے ہوئے خوشی کے باجے بجاتے ہوئے سب لشکر
کو لے کر فرودگاہ پر آئے یہان آکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی
اب جو محاسب نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تیس ہزار زخمی ہوئے اور پانچ ہزار اہل اسلام

درجۂ شہادت پر فایز ہوئے اور تین ہزار مجروح ہوئے زخمیوں کو تو حکم دیا گیا کہ شفاخانہ روانہ کرو اور مقتولون کو دفن کرو اور کفار کی لاشون کو کسی غار مین ڈالدو اہل کارون نے یہ بندوبست کیا سب کامون سے فراغت کرکے عرض کیا کہ ہم نے سب کام بموجب حکم سرکار کے کیا اُدھر زخمیون کے زخمون مین ٹانکے دیے گئے اُنکا علاج ہونے لگا تھوڑی دیر تک صاحبقران نے دربار کیا بعد اُسکے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرما کر آرام کیا جب صبح ہوئی تو پھر دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے آج خواجہ عمرو بھی دربار مین آئے اپنے مقام پر بیٹھے اب صاحبقران نے حکیم اسقلینوس وشیاطین سے فرمایا کہ بے ستون تو اپنی جان بچاکر اور اپنے ہمزاد کو قتل کراکے بالاے کوہ چلا گیا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کرلیا اب وہ اپنے نزدیک بیخوف ہوکر بیٹھا ہے اب یہ بتاؤ کہ کس تدبیر سے بالاے کوہ چلین کوئی راستہ بھی اس کوہ کا ہے اُنھون نے عرض کیا کہ یا صاحبقران اسکا نام کوہ بے ستون ہے ہوا پر قائم ہے اور بہت بڑا کوہ ہے پہلا مرحلہ طلسم کا یہی کوہ ہے جب یہ فتح ہوگا اور بادشاہ طلسم رہا ہوگا تو راستہ دربند سوسن کا کھلے گا اور اس پہاڑ پر ایک شہر آباد ہے وہان کا حاکم بے ستون جادو ہے بڑے عمدہ عمدہ مکانات وعمارت سحر سے بنے ہوئے ہین اس پہاڑ پر اور کئی باغ ہین اسّی ہزار ساحر رہتے ہین اور ان سب کا افسر بے ستون ہے اور اسکا راستہ کہین نہین ہے تین طرف اسکے جنگل ہین اور ایک طرف کوہ کے دریا ہے اور کوہ بالاے ہوا زمین سے تین سو گز اونچا قائم ہے سواے ساحر کے غیر ساحر کوہ پر جا نہین سکتا ہے اسی سبب سے اسکا نام کوہ بے ستون رکھا ہے اور یہ اسی بے ستون جادو کا بنایا ہوا ہے یہ بھی ایک ارکین طلسم سے ہے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ایک ساحر مجھکو اپنے دوش پر بٹھاکر بالاے کوہ لے چلے مین وہان جاکر بے ستون سے مقابلہ کرون اور اُسکو قتل کرون اور کوہ کو فتح کرون اور بادشاہ طلسم کو رہا کرون صاحبقران نے یہ فرمایا تو حکیم اسقلینوس نے وشیاطین نے ودیگر سردارون نے عرض کیا کہ آپ یکہ وتنہا بالاے کوہ جاکر اسّی ہزار سے کیونکر مقابلہ فرماینگے ہم سب آپکے ہمراہ چلین صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے ملکہ نغزالہ و ملکہ گوہرآرا و ملکہ مہتنی و آفت جادو سے سُنا تھا کہ آپکو

یہ لازم ہی کہ آپ یکہ و تنہا بالائے کوہ بے ستون تشریف لے جائیے گا اور بے ستون کو قتل
فرمائیے گا جب اُسکا خون کوہ پر گرے گا اُسوقت کوہ برباد ہوگا مین حیران تھا کہ بانیان طلسم
نے یہ امر مقرر کیا ہی کہ جب بے ستون کا خون پہاڑ پر گرے تو کوہ برباد ہو یہ میان کیونکر قتل ہوا
مگر اُسکا انجام و نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے ہمزاد کو قتل کرا کے بالائے کوہ چلا گیا بس مجکو لازم ہی کہ مین اکیلا
کوہ پر جاؤن اور بے ستون کو قتل کرون اور شب کو خواب مین بھی دیکھا تھا کہ ایک درویش
حقیقت کیش تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ ای حمزہ تو اکیلا بالائے کوہ جا اور بے ستون جادو
کو قتل کر تجکو لازم ہی کہ کسی کو ہمراہ نہ لے جانا جب تک کو بے ستون کو قتل نہ کرے گا اُسوقت
تک یہ پہاڑ فتح نہ ہوگا اگر لشکر کو ہمراہ لے جائیگا تو مع لشکر کے اسیر ہو جائے گا بانیان
طلسم نے یہی طریقہ مقرر کیا ہی یہ امر ضرور ہوگا کہ تیرا ایک دوست بھی وہان پہونچ جائے گا
مگر تیرے ظاہر نہین نہ جائے گا تجھسے پوشیدہ اُسکا پوشیدہ جانا بہتر ہی یہ فرما کر وہ غائب
ہوگئے بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین مع لشکر کے بالائے کوہ جاؤن جبکہ مجکو تنہا جانے کا حکم ہی
دونون حکیمون نے عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا بہت درست فرمایا مگر ہمارا دل گوارا نہین کرتا
ہی کہ ہم آپ کو اکیلا جانے دین ہم ضرور ہمراہ چلین گے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ طلسم
کے خلاف ہی تم ایسے عقلمند ہو کر ایسی بات کہتے ہو تب وہ دونون مجبور ہوگئے اور اسیوقت
زائچہ کیا کہ ہم بھی ہمراہ صاحبقران کے کوہ پر مع لشکر کے جائین ہمارے حق مین اور صاحبقران
کے حق مین بہتر ہی یہ نکلا کہ طلسم کشا کو لائق و لازم ہی کہ یکہ و تنہا بالائے کوہ جائے اپنے ذات
مین کسیکو ہمراہ نہ لے جائے اگر تم مین سے کوئی بھی ہمراہ ہوگا تو طلسم کشا مع اُسکے اسیر ہو جائیگا
ہان ایک شخص طلسم کشا سے پوشیدہ جائے گا اُسکا جانا مناسب ہی جب کوہ بے ستون
فتح ہونے گا اُسوقت وہ ظاہر ہوگا اُسکا اسوقت ظاہر ہونا مناسب وقت نہین ہی
مصلحت اسی مین ہی کہ اور کوئی نہ جائے ورنہ خرابی ہوگی اور بانیان طلسم نے اسیطور سے
فتح کوہ مقرر کی ہی کہ طلسم کشا اکیلا جا کر کوہ کو فتح کرے ہان یہان لشکر زیر کوہ تیار رہے
جب کوہ فتح ہو جائے اور لشکر کفار کا نرغہ ہو اُسوقت کمک کرین یہ دیکھ کر دونون
حکیم سر بزانو ہوئے بعد فکر و غور کے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم لوگ مجبور ہوگئے

کیا عرض کرین کوجی تو نہین چاہتا ہی کہ آپ تنہا تشریف لے جائین مگر طریقہ طلسم سے ناچار
ہین خیر اب تشریف لیجائیے اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک ساحر زبردست کو
مقرر کرو کہ وہ بالاے کوہ پہونچا کر چلا آئے آئے حکیمون نے عرض کیا کہ حضور اسقدر تامل فرمائین
کہ مین ساحر کو روانہ کرکے کوہ کی حالت دریافت کرلون کہ بے ستون کس فکر و تردد مین ہی اور
اور اُسنے کیا بندوبست کیا ہی آیا اُسنے یہ تو تدبیر نہین کی ہی کہ کوئی کوہ پر نہ آسکے صاحبقران
نے فرمایا کہ ضرور یہ دریافت کرلو بس شیاطین نے ایک ساحر کہ نام اُسکا اسرار جادو
تھا بہت زبردست تھا اُسکو حکم دیا کہ جاکر ذرا کوہ کی حالت تو دریافت کر آؤ وہ ساحر
یہ حکم پاکر باہر بارگاہ کے آیا اور پر پرواز سحر سے پیدا کرکے اُڑکر طرف کوہ کے روانہ ہوا یہ
تو اُدھر کو چلا یہان خواجہ عمرو نے کہا کہ یا صاحبقران آپ بیکار فکر کرتے ہین کہ کوئی
ساحر بالاے کوہ پہونچا دے آپ تیار ہوجیے مین آپ کو تخت زبرجد شاہ پر بٹھا کر لیچلونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم سن چکے ہو کہ سواے میرے کوئی نہ جائے اگر کوئی
میرے ہمراہ ہوگا تو مین بھی اور وہ بھی اسیر ہوجائے گا بس ایسی صورت مین مین تم کو کیونکر
لے چلون یہ مقدمہ طلسم ہی بس آپ اپنی ہمراہی کو معاف فرمائیے مجکو تخت پر بٹھلکر جانا منظور
نہین ہی مجکو ساحر پہونچا دے گا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہی مگر دل مین کہا
کہ مین تو ضرور چلونگا یہ دل سے کہکر خواجہ خاموش ہو رہے یہان سب اُس ساحر کا انتظار
کر رہے ہین اُدھر وہ ساحر جو کوہ کی خبر کو گیا تھا بلند ہوکر قریب کوہ پہونچا اُسنے دیکھا
کہ ایک دیوار آہنی قائم ہی سر بفلک کشیدہ کوہ پر جانے کا راستہ بند ہی یہ اور بلند ہوا
جسقدر بلند ہوتا تھا اسیقدر دیوار بلند ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ یہ پریشان ہوگیا اور
راہ نہ ملی یہ اُدھر سے دوسری طرف آیا وہان بھی اُسیطور سے دیوار کو پایا تیسری طرف
آیا وہان بھی وہی دیوار حائل تھی جب اسنے کسی طرف راہ نہ پائی تو یہ چوتھی طرف آیا
جدھر دریا ہی اُدھر اُسنے اس دیوار کو نہ پایا مگر اب جو یہ سحر کرکے چلا جیسے وسط دریا مین
پہونچا ہی کہ اسکو سحر فراموش ہوگیا اور یہ دریا مین گرا کئی غوطے کھائے آخر کو بہزار دقت
اپنے کو پہونچا کر شناوری کرکے دریا کے باہر لایا پھر اُڑکر چلا پھر وہی حال ہوا اور اسنے

دیکھا کہ ہزاروں ساحر اسطرف بطور پاسبانوں کے بیٹھے ہوئے ہیں اور بڑا بندوبست ہے یہ
سب حال دیکھکر واپس آیا مہمان آکر پہونچا شیاطین و اسقلینوس و صاحبقران نے
پوچھا کہ دریافت کر آئے کس فکر میں ہے ستون جادو نے سب حال بیان کیا
کہ تین طرف تو دیوار آہنی حائل ہے میں نے لاکھ لاکھ کوشش کی کہ بلند ہوکر اس پار جاؤں
مگر نہ جاسکا آخر پریشان ہوکر چوتھی طرف آیا جدھر دریا ہے ادھر سے قصد جانے کا کیا مگر اسنے
تو کوہ پر بہت بڑا بندوبست کیا ہے اور پہرہ چوکی قایم کی ہے بڑی پاسبانی و نگہبانی ہے غرضکہ میں جب
اُڑکر چلا وسط دریا میں پہونچکر بے قابو ہوکر دریا میں گرا کئی غوطے کھائے بہ ہزار دقت باہر آیا
پھر گیا پھر یہی حالت ہوئی جب میں نہ جاسکا تو واپس آیا یہ بندوبست ہے ستون نے
کیا ہے یہ سنکے صاحبقران نے اُس ساحر سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کرکے لے چل
میں اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار کو دفع کرونگا تم مجکو پہونچا دینا اور واپس چلے آنا اُس ساحر و
حکیموں نے جواب دیا کہ یا صاحبقران اگر آپ میری پشت پر یا تخت سحر پر سوار ہوکر اور
اسم اعظم کو ورد زبان فرمایئے گا تو سحر فراموش ہو جائے گا پھر یہ ہوا پر قائم نہ رہ سکے گا
خدانخواستہ آپ بھی گر پڑیے گا اور یہ بھی اور اگر تخت سحر ہوگا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگا دوسرے
یہ امر ہے کہ اور سوائے آپ کے دوسرا جا نہیں سکتا ہے جیسا کہ آپ سے خواب میں مرد
بزرگ کہہ گئے ہیں اور ملکہ غزالہ وغیرہ نے بھی آپ سے عرض کیا تھا اور میں نے بھی رمل
میں دیکھا تو یہ امر ظاہر ہوا یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا تدبیر کی جائے کیونکر کوہ
پر جایا جائے خواجہ عمرو نے عرض کیا کہ یا صاحبقران میں نے آپ سے تو عرض کیا تھا
کہ تخت زبرجد نگار پر سوار ہوکر چلیے اُسپر سوار ہوکر چلنے میں یہ قباحت نہ ہوگی صاحبقران
نے فرمایا کہ اے خواجہ تم سن چکے ہو کہ کوئی میرے ہمراہ نہ ہو پھر میں کیونکر لے جاسکتا
ہوں تم نے سنا کہ حکیم اسقلینوس نے کیا کہا جب میں نے اس ارجادو سے یہ
کہا کہ مجکو پشت پر سوار کرکے لے چلو میں اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار سحر کو برطرف کرونگا
تو حکیم نے یہ جواب دیا کہ سوائے آپ کے دوسرا نہیں جا سکتا ہے گو قبل میں خود حکیم
وغیرہ بجد تھے کہ ہم آپ کو اکیلا نہ جانے دینگے یا خود کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ہمراہ کوئی

نہین جا سکتا ہو بس مین کیونکر تم کو ہمراہ لے کر جاؤن اور تخت پر سوار ہو کر خواجہ نے یہ سنکے
جواب دیا کہ بہت خوب پھر اب کوئی دوسری تدبیر کیجائے حکیم صاحب اسکی کوئی تدبیر نکالینگے
یہ سُنکے حکیم استقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ کوئی تدبیر کرو کہ صاحبقران بالاے کوہ
پہونچ جائین اور سواے اُنکے کوئی دوسرا ہمراہ نہ ہو اور نہ کسی قسم کی زحمت ہو شیاطین نے
جواب دیا کہ اُستاد دیکھیے فکر کرتا ہون یہ کہکر دونون اُستاد و شاگرد باہم فکر کرنے لگے شمع
راے کو روشن کیا بہت غور و فکر صرف کی خلاصہ یہ کہ دونون اُستاد شاگرد نے بعد غور و فکر کے
ایک راے قرار دی کہ وہ ظاہر ہوئی اور ایک راے ہو کر صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ
پرسون بالاے کوہ شوق سے تشریف لے جایئے گا کوئی آپ کا مزاحم نہ ہوگا اور یہان ہم زیر
کوہ تمام لشکر کو لیے ہوئے مستعد رہینگے کہ جیسے ہی آپ کوہ کو لے ستون کو قتل کرنے تیار
فرمایئے گا اور آپ سے اور لشکر لے ستون سے مقابلہ ہونے لگے گا ہم مع لشکر کے پہونچکر شریک
ہو جاینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کنارے دریا کے جاکر آپ کی
تشریف لے جانے کا بندوبست دونون اُستاد شاگرد کرتے ہین آپ پرسون بوقت سحر آراستہ
ہو کر تشریف لایئے گا اور تماشہ ملاحظہ فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے جاؤ
راوی بیان کرتا ہو کہ دونون اُستاد شاگرد صاحبقران سے رخصت ہو کر کنارے دریا کے
آکر مقیم ہوئے جو کہ زیر کوہ واقع ہوا تھا ایک سفید رنگ کے خیمے کی راوٹی برپا کی گئی جمین اُنھون نے
جن جن اشیا کی اُنکو ضرورت تھی بہم کی اور چند سوار در خیمہ پر متقرر کیے براے حفاظت کے
اُنھون نے خوب طور سے زمین کو لیپا اور دونون اُستاد شاگرد نے غسل کیا ایک ایک تہمد
سفید باندھی اور وہان آکر بیٹھے ملازمونکو حکم کر دیا تھا کہ دونون وقت ہمارے لیے شیر
برنج تیار ہو کر آیا کرے اور آب دریا ایک پیالہ گلی مین شیر برنج ہو اور ایک آبخورہ پانی کا
فی کس اس سے زیادہ نہ ہو یہ سب بندوبست کر کے وہ دونون عمل پڑھنے کو بیٹھے اور بخورات
جلانے لگے اور پڑھنے لگے حکیم استقلینوس نے عمل پڑھنا شروع کیا اور شیاطین نے
تعویذ لکھنا شروع کیے صبح سے شام تک دونون اُستاد شاگرد اسی کام مین مصروف بیٹھا
رہے شام کو ملازمون نے دو پیالہ شیر برنج کے اور دو آبخورے پانی کے لاکر حاضر کیے بس

دونون نے وہ فقیر برنج کھائی اور پانی پی لیا اُسکے بعد پھر اپنے کام مین مصروف ہوئے رات بھر اُسیطور سے پڑھنے اور لکھنے مین مصروف رہے صبح کو بھی وہ اشیا کھانے کو نلازم لائے خلاصہ یہ کہ دو دن اور دو راتین ان دونون حکیمون کو عمل کے پڑھنے اور تعویذون کے تحریر کرنے مین بسر ہوئی تیسرے دن بوقت صبح وہ عمل اور تعویذ تیار ہوگئے اور عمل ختم ہوا وہی دن اُنھون نے مقرر کیا تھا کہ صاحبقران بالائے کوہ تشریف لے جائین چنانچہ جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے اور آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوئے خود حضرت ہود کا سر پر رکھا زرہ حضرت داؤد کی بر مین پہنی موزے اور راگے اور دستانون سے آراستہ ہوئے شمشیر صمقام وصمصام وعقرب سلیمانی وغیرہ کمر سے لگائین خنجر سہراب پل کمان ترکش وغیرہ سے آراستہ ہوئے سپر گرشاسپ بالائے پشت خلاصہ یہ کہ تبرکات پیغمبران اثاثہ صاحبقرانی سے اپنے کو آراستہ وپیراستہ فرماکر باہر تشریف لائے یہان سب سردار حاضر در دولت تھے خواجہ عمرو بھی اپنے باہنائے عیاری سے آراستہ ہوکر اپنے خیمے سے نکلے پہلے صاحبقران کو سلام کیا اور عقب پشت آکر کھڑے ہوئے اور سردارون کا مجرا ہوا چاکر سے اشقر دیوزاد لاکر حاضر کیا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار بھی ہمراہ ہوئے صاحبقران نے خواجہ عمرو کو باہنائے عیاری سے آراستہ پاکر فرمایا کہ خواجہ تم کیون اسطور سے آراستہ ہوئے ہو کیا تمھارا قصد چلنے کا ہے خواجہ نے کہا کہ مین کیونکر چل سکتا ہون جبکہ یہ طریقہ بانیان طلسم نے مقرر کیا ہے کہ طلسم کشا تنہا جاکر کوہ کے ستون کو فتح کرے اگر کسی کو ہمراہ لے جائے گا تو اسیر ہو جائے گا بس مین کیا آپ کا دشمن ہون جو ہمراہ چلون مگر یہ امر ظاہر ہوا کہ وہ کون شخص ہے کہ جو کہ پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی موکل وغیرہ ہوگا ہم کو اس سے کیا غرض یہ فرماکر مرکب کو مہمیز کیا خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھ لیا صاحبقران ادھر سے چلے ادھر دونون حکیم عمل کو ختم کرکے اور تعویذ وغیرہ درست کرکے بیرون خیمہ آئے کنارے دریا کے کھڑے ہوکر کچھ اسم بزرگان دین پڑھنے لگے اور دریا پر دم کرنے لگے اور خاک کنارے سے اُٹھا اُٹھا کر دریا مین ڈالنے لگے اور انتظار حمزہ صاحبقران کرنے لگے کیونکہ سب کام

سرانجام

پورے طور سے درست کر چلے تھے صرف صاحبقران کے تشریف لے جانے کی دیر تھی کبھی دریا کیطرف دیکھ رہے تھے کبھی اُسطرف کہ جدھر سے صاحبقران آنیوالے تھے کہ یکایک گرد بلند ہوئی استقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین چلو استقبال کو بس دونون اُستاد و شاگرد مع اُن ملازمون کے کہ جو اُنکے پاس تھے برائے استقبال صاحبقران چلے اُدھر وہ گرد قریب دریا کے آکر شق ہوئی دامن گرد سے صاحبقران مع خواجہ عمرو و سردارون کے پیدا ہوئے کہ حکیم استقلینوس و شیاطین نے بڑھکر مجرا کیا اور صاحبقران کے ہاتھ چومے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے دونون حکیمون کو گلے سے لگایا بعد اسکے خواجہ سے وہ دونون حکیم ملے اور سردارون سے خواجہ نے پوچھا کہ کیون بندوبست ہو گیا اُنھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہے صرف صاحبقران کے تشریف لانے کی دیر تھی یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور شوق سے تشریف لے جائین اب ہم بندوبست کرتے ہین خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ تو اُدھر تشریف لیے جاتے ہین مین لشکر کو جاتا ہون یہان رہکر کیا کرون وہان کی خبر لون کہ وہ لوگ تو اچھے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مین برسون کے لیے جاتا ہون یقین ہے کہ کل تک بے ستون کو قتل کرکے کوہ کو برباد کرکے واپس آؤنگا تم ٹھہرے رہو خواجہ نے کہا کہ میرا کام کیا ہے آپ کوہ کو برباد کرکے طلسم کے فتح کرنے کی فکر فرمایئے گا وہان تشریف لے جایئے گا اور یہ امر ضرور ہے کہ سوائے طلسم کشا کے دوسرے کا کام نہین ہے بس مین یہان بیکار رہکر کیا کرون وہان جاکر بادشاہ سے ملون اور اپنے فرزندون سے سب کو دیکھون عرصہ سے دیکھا نہین ہے جب طلسم فتح ہو جائے گا خود ہی سب سے ملاقات ہو گی مین بھی شرف ملازمت حاصل کرونگا راوی بیان کرتا ہے کہ لاکھ لاکھ صاحبقران و حکیم خواجہ کو روکتے رہے مگر خواجہ نہ رُکے اُسوقت بے مروتی کرکے صاحبقران و حکیمون سے رخصت ہوکے طرف لشکر کے چلے صاحبقران وغیرہ افسوس کرکے رہ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نظرون سے پوشیدہ ہو گئے اُسیوقت صاحبقران نے اُدھر سے نگاہ پھیری ورنہ اُسی طرف دیکھ رہے تھے اور

سب سے فرما رہے تھے کہ نہ معلوم اسوقت خواجہ کو کیا ہوا ہی کہ یون بے مروتی کر کے چلے گئے
مجکو انسے یہ امید نہ تھی نہ کسیوقت مین یہ جدا ہوئے وقت سخت و مشکل مین ساتھ دیا اور
اسوقت یون چلے گئے نہ معلوم یہ کیا سبب ہی واقعی امر یہ ہی کہ یہ دنیا بہت خراب مقام ہی
کوئی کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی وقت مشکل اور مصیبت کے نہ اب کسی کی دوستی پر اعتبار
کیا جائے نہ ملاقات پر نہ اب دوستو نمین دوستی رہی نہ عزیزو نمین عزیزداری ہر ایک اپنے
مطلب کا ہی جب خواجہ ایسا شخص یون چلا گیا تو اور کسی کا کیا اعتبار کیا جائے خیر ہمارا
بھی خدا مالک ہی یہ کہکر صاحبقران نے حکیمون سے فرمایا کہ اب آپ لوگ میرے جانے
کا بندوبست کرین مین اپنے کام مین مصروف ہون یہ تو دنیا کے کام ہین یہ تو یون ہی ہیگا
کہان تک اسکا خیال کیا جائے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ مرکب پر سے اُترکر میرے ہمراہ چلیے
کنارے دریا کے بس صاحبقران اُن دونون کے ہمراہ کنارے آئے ادھر تو صاحبقران
کنارے پر آئے ادھر خواجہ جو امیر سے رخصت ہو کر اور یہ کہکر کہ مین لشکر کو جاتا ہون چلے
تھے جب یہانسے دور نکل گئے تو خواجہ نے دل سے کہا کہ اے دل تو نے بڑی نادانی کی اگر
یہ تو دیکھا ہوتا کہ حمزہ بالاے کوہ جاتا کیونکر ہی کہین یہ حکیم پھر تو دونون نہین گئے ہین وہ
حمزہ کو فریب دے کر غرق دریا کرین تو بڑی خرابی ہو تمام لشکر تباہ ہو جائے گا ذرا چلکر
دیکھو تو سہی کوئی ایسے وقت مین اپنے دوست کو یون چھوڑ دیتا ہی مگر اسطور سے چل کہ
کسی پر ظاہر نہ ہو اُسکے بعد اختیار ہی یہ خیال دل مین کر کے گلیم اوڑھکر اور پاے شاطری
مارکر اسوقت آکر پہونچے کہ جب دونون حکیم صاحبقران کو لے کر کنارے پہونچے
تھے خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ صاحبقران کو دونون حکیم کنارے دریا کے لے گئے
ہین دل مین یہ شک گذرا کہ یہ غرق کرنے لیے جاتے ہین گلیم اوڑھے ہوئے قریب دونون
حکیمون کے آکر کھڑے ہوئے کہ اگر خدا نخواستہ انھون نے کوئی حرکت بے جا حمزہ کے
ساتھ کی ہین فوراً ان دونون کو اسی دریا مین ڈالدونگا خواجہ تو دونون حکیمون کے
قریب آکر کھڑے ہوئے ہین ادھر دونون حکیمون نے تعویذ جیب سے نکالکر دریا مین ڈالے
کچھ اسم ہاے الٰہی ورد زبان کرکے اور ایک فلیتہ نکالکر روشن کیا جب وہ جل گیا اُسکی

خاک یا فتاح کہکر دریا مین ڈالی اور صاحبقران سے عرض کیا کہ ایک کشتی اس دریا مین پیدا ہوگی ہم آپ سے کہے دیتے ہین جب وہ کنارے کے قریب آئے فوراً اُسپر جست کرکے سوار ہوجائیے گا بالکل خوف نہ فرمائیے گا مگر اسکا خیال رہے کہ نہ کوئی اُسکا چلانے والا ہوگا نہ کوئی روکنے والا جب آپ کشتی مین سوار ہوجائیے گا وہ کشتی خود بخود روانہ ہوگی اور زیر کوہ جاکر قائم ہوگی جب کشتی زیر کوہ قائم ہوئے گی اُسوقت دریا مین جوش پیدا ہوگا اور دریا کو طغیانی ہوگی طوفان پیدا ہوگا اور پانی جوش مار کر بلند ہونے لگے گا اسقدر پانی بلند ہوگا کہ کشتی برابر کوہ کے پہونچ جائیگی جب کشتی برابر پہونچ جائے تو آپ فوراً جست کرکے کوہ پر تشریف لے جائیے گا کشتی کو ترک فرمائیے گا ہم نے ایک عمل ایک کتاب مین دیکھا تھا اُسکی زکات دے چکے تھے جب آپ نے ہم سے فرمایا کہ کوئی تدبیر کرو تو یہ تدبیر ہمارے ذہن مین آئی اور ہم نے کئی ہم دو تو اب اسم ہاے الٰہی پڑھتے ہین تاکہ کشتی ظاہر ہو اور آپ تشریف لے جائین مگر اس امر کا خیال رہے کہ کوہ پر سے ساحر آپ پر سحر کرینگے اور کشتی پر نہ کشتی پر سحر اثر کرے گا نہ آپ پر آپ اطمینان سے کشتی پر سوار چلے جائیے گا ہم نے قبل سے آپ سے عرض کردیا اب ہم کلام نہ کرینگے ہمارے عرض کے موافق کام فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر ہے آپ اپنے کام مین مصروف ہو جیسے مین آمادہ کھڑا ہون خواجہ نے بھی یہ سب تقریر حکیمون کی سنی دل مین کہا کہ مین بھی صاحبقران کے ہمراہ کشتی مین سوار ہونگا مجھسے صاحبقران کو اکیلا نہ چھوڑا جائے گا کہ ایسے سفر مین اکیلا چھوڑ دون گو دریا سے اور پانی سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر کیا کیا جائے میرا عاشق ایسے مقام پر جائے کہ جہان سوائے دشمنون کے کوئی نہ ہو اور مین جانے دون یہ غیر ممکن ہے کوئی مجکو دیکھ بھی نہین سکتا ہے نہ مین کسی پر ظاہر ہو سکتا ہون مثل روح کے اپنے عاشق کے ہمراہ رہونگا اگر کوئی موقع کمک و امداد ہوگا کمک کرونگا عیاری کرکے دشمن کو قتل کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو حکیمون نے اور مرد درویش نے جو کہ صاحبقران کے خواب مین آئے تھے کہا تھا کہ ایک دوست بہت بڑا صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا کہ اُسکے حال سے کوئی نہ آگاہ ہوگا وہ مین ہی ہون میری نسبت یہ اشارہ ہے مجھسے بڑھکر کون دوست ہے صاحبقران کا خواجہ اب تو جو کچھ ہو تم چلو تم یہ سوچکر اور اپنے دل مین

تجویز کرکے خواجہ بھی آمادہ ہوکر کھڑے ہوئے کہ ادھر کشتی ظاہر ہوئی اور صاحبقران نے جست کی اور کشتی پر سوار ہوئے مین بھی فوراً سوار ہونگا اور ہمراہ جاؤنگا خواجہ تو اس قصد سے بگلیم اوڑھے ہوئے کھڑے تھے اور صاحبقران بھی آمادہ قریب دریا کے کھڑے ہوئے تھے کہ ادھر حکیمون نے یا بدوح یا فتاح یا قاضی الحاجات لکھکر اور اسم ہاے بزرگان دین و باری تعالے و دیگر دعائین پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کین دریا پر کیونکہ انھون نے ایک کتاب مین لکھا ہوا دیکھا تھا کہ جو شخص تین دن تک کنارے دریا کے بیٹھکر یہ عمل پڑھے اور شیر برنج کھائے اور تعویذ تحریر کرکے اور اس طلسم کا فلیتہ لکھکر دریا مین جلا کر اسکی خاک ڈالے اور تعویذ ڈالے اور یہ اسما اور یہ دعائین پڑھے تو دریا مین کشتی پیدا ہوگی اور اسقدر آب دریا کی طغیانی ہوگی اور جسقدر دریا کا پانی ہوگا سب جوش مارکر بلند ہوجائے گا یعنے جسقدر بلندی پر منظور ہو عامل کو وہ کشتی پہونچ جائے گی مگر عامل کو زیبا ہے کہ یہ عمل اسوقت کرے کہ جس مقام پر کسی صورت سے پہونچ نہ ہو اور جب دریا مین تعویذ ڈالے اور اسم ہاے الٰہی پڑھکر دریا پر دم کرے جہان جانا اور جسطرف قصد ہو ادھر کا اشارہ کردے اگر خود جانے والا ہو تو خود جست کرکے کشتی پر سوار ہو یا اور کسی کو روانہ کرنا ہو تو وہ جانے والا جست کرکے سوار ہو اور عامل کنارے دریا کے کھڑا ہوا اسم ہاے الٰہی پڑھے جائے جب تعداد تمام ہوجائے اپنے مقام پر چلا آئے چاہے جس کام مین مصروف ہو وہ کشتی پہونچادے گی جب کشتی پر سے وہ شخص اتر جائے گا کشتی غائب ہوجائے گی دریا کا جوش کم ہوجائے گا پانی اپنے مقام پر قائم ہوجائے گا مگر اسکا خیال رہے کہ جو جانے والا ہو اسکا نام بروقت شروع کرنے عمل کے لے لیا جائے بس اسقلینوس و شیاطین نے اسی عمل کو اسوقت مین تیار کیا کیونکہ زکات دیچکے تھے کل طریقون کو برتا تھا اور کل حکمون پر عمل کیا آمدم بر سر مطلب کہ جب حکیمون نے اسم ہاے الٰہی جو کہ مخصوص اس کام کے لیے تھے پڑھکر دریا پر دم کیے سب نے مع صاحبقران کے دیکھا کہ دریا کے پانی نے جوش مارا اور بیچ سے شق ہوا ایک مختصر کشتی طلائی اس پانی سے پیدا ہوئی نہ کوئی اسپر ملاح تھا نہ ناخدا تھا وہ کشتی پانی پر آکر قائم ہوئی اور ایک مرتبہ وہ کشتی مثل تیر کے اس طرف کو چلی کہ جدھر کنارے پر حمزہ اور اسقلینوس و حکیم

کھڑے ہوئے تھے جیسے ہی کشتی کنارے پر آکر پہونچی صاحبقران تو آمادہ تھے ہی فوراً جست
کرکے کشتی پر سوار ہوئے خواجہ عمرو بھی اپنی جان پر کھیل کر اور جست کرکے سوار ہوئے راوی
بیان کرتا ہے کہ اسقلیبنوس کو ازروے علم کے معلوم ہوا تھا کہ ایک دوست صاحبقران کا
پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا اور اسی کشتی پر جائیگا تو حکیم نے عمل پڑھنے کے وقت یہی نیت کی
تھی کہ جو دوست صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ صاحبقران کے سوار ہو تو اے موکلان
کشتی تم مزاحم نہ ہونا اُس دوست کا نام ہم کو نہین معلوم ہے اس سبب سے خواجہ سوار
ہوئے تو کسی قسم کی خرابی واقع نہین ہوئی ورنہ اگر حکیم اسقلیبنوس یہ لفظ نہ کہتے تو جسوقت
خواجہ سوار ہوئے تھے کشتی غرق ہوجاتی مگر اس لفظ کے کہنے سے کسی قسم کی خرابی نہ ہوئی
بس جیسے صاحبقران سوار ہوئے اور خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے وہ کشتی ایک بار مثل تیر
کے طرف کوہ کے چلی سن سن چلی جاتی ہے کسی مقام پر تھمتی نہین ہے اور دونون حکیم کھڑے
ہوئے اسمائے الٰہی پڑھ رہے ہین وہ کشتی چلی جاتی ہے یہانتک کہ وہ کشتی تو اُدھر روانہ ہوئی
صاحبقران بلاخوف و خطر بیٹھے ہوئے ہین ذرا بھی پیشانی پر بل نہین ہے خواجہ عقب پشت
صاحبقران کھڑے ہوئے ہین اور یا حفیظ و رحیم یا مالک وردِ زبان ہے ایک مرتبہ خواجہ کو
مذاق سوجھا پشت پر تو صاحبقران کے کھڑے تھے چپکے سے صاحبقران کے چٹکی لی کہ
صاحبقران کو ناگوار گذرا پہلو بدل لیا یہ خیال کرکے شاید کوئی پشہ وغیرہ ہے اُسنے کاٹا
ہے کہ پھر خواجہ نے چٹکی لی ایک مرتبہ صاحبقران نے ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑے مچھڑ ہین اور
کیون نہ ہون کیونکہ خشکی ہے اور ایسے جانور ٹھنڈک مین بہت ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہے
کہ کبھی خواجہ صاحبقران کی گردن پر چٹکی لیتے تھے کبھی ہاتھ پر صاحبقران یہ کہکر کہ
بہت مچھڑ ہین رہجاتے تھے یہ تو اُدھر مذاق کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کبھی صاحبقران
کے بازو پر ہاتھ رکھدیا صاحبقران کو جو بار معلوم ہوا پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسنے میرے
شانہ پر ہاتھ رکھا کسی کو نہ پایا جب کسی کو نہ پایا صاحبقران نے فرمایا کہ واہ کیا
اچھے صاحب مذاق موکل ہین کہ بیکار کا مذاق کرتے ہین مین خوف کرنے والا نہین
ہون نہ مین ڈرتا ہون بیکار ڈراتے ہین کسی اور کو ڈراؤ مین ڈرنے والون مین نہین ہون

کہکر صاحبقران خاموش ہو رہے اُدھر جب اسم ہائے آلہی ختم ہو لئے دونون حکیم وہان سے فوراً لشکر مین آئے اور حکم دیا کہ فوراً لشکر تیار ہو اُسوقت کمر بندی ہوئی اور لشکر تیار ہو گیا اور حکیم اُس لشکر کو لے کر زیر کوہ بے ستون قریب دریا کھڑے ہو لئے کہ ادھر صاحبقران نے کوہ بے ستون کو فتح کیا اور راستہ کوہ کا کھلا اور ہم مع لشکر کے پہونچ گئے آگے دونون حکیم کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ کشتی مثل تیر کے چلی جاتی ہر بالائے کوہ سے جو ساحرون نے دیکھا کہ ایک کشتی اس طرف کو چلی آتی ہر نہ تو اُسپر کوئی ملاح ہر نہ کشتی بان ہر صرف طلسم کشا مسلح و مکمل بیٹھا ہوا ہر اور کشتی خود بخود چلی آتی ہر اور پانی مین جوش ہر اور دریا کا پانی خود بخود بلند ہوتا جاتا ہر اور وہ کشتی اس سمت کو آتی ہر یہ دیکھ کر اُن ساحرون مین ایک تلاطم برپا ہوا اُنھون نے اپنے افسر کو خبر کی اُنکا افسر اُسیوقت اُس مقام پر آیا کشتی کو دیکھ کر اپنے ملازمون سے کہنے لگا کہ مین تو کشتی کے روکنے کی تدبیر کرتا ہون تم یہ کرو کہ جا کر بادشاہ بے ستون جادو کو اس حال سے خبر کرو اُنھون نے کہا کہ بہت خوب وہ لوگ تو بے ستون جادو کی طرف برائے خبر روانہ ہو لئے یہان پر جو قریب ایک ہزار کے ساحر تھے سب کے سب اس امر پر آمادہ ہو گئے کہ سحر کر کے کشتی کو روکین اُنکا جو افسر تھا وہ تو آگے کھڑا ہوا اسباب سحر لے کر اور باقی عقب مین اُسکے صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور اسباب سحر لے کر سحر کرنا شروع کیا کسی نے گولہ اُٹھا کر مارا کسی نے نارنج سحر مارا کسی نے ترنج سحر کسی نے بیضہ فولادی کسی سخت قلب نے سحر کیا کہ پتھر برسنے لگے کوئی سرد مزاج جو برہم ہوا برف برسنے لگی کوئی آتش خو جو شعلہ ور ہوا آگ برسنے لگی کوئی برقین گرانے لگا کوئی خاک برسانے لگا مگر قدرت خدا سے جسکا سحر قریب کشتی جاتا ہر خود بخود دفع ہو جاتا ہر اثر تک نہین کرتا ہر وہ کشتی چلی آتی ہر ذرا بھی اُسکو جنبش تک نہین ہوتی کبھی دھوان ہو جاتا ہر کبھی غبار بلند ہو کر کشتی پوشیدہ ہو جاتی ہر پھر نظر آتی ہر ہر ایک اپنی جان لڑائے ہوئے ہر کہ کشتی کو روکین مگر کشتی کسی صورت سے نہین رکتی ہر ساحر سحر کر رہے ہین اور عاجز ہو رہے ہین اُدھر بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار حاضر دربار تھے اپنے سردارون سے کہہ رہا تھا کہ جب سے مین یہان آیا ہون کچھ طلسم کشا کا حال نہ معلوم ہوا کہ کس فکر مین ہر یہان آنے کی کوئی فکر بھی کی یا نہین دونون نمک حرام

حکیم ضرور صلاح دینگے کہ کوہ پر جائیے اور مقابلہ فرمائیے اس امر کی ضرور فکر کر رہے ہونگے سردار کہہ رہے
ہین کہ بھلا وہ کیا آئینگے یہان پرندہ پر تو مار نہین سکتا ہی انسان کی کیا لیاقت ہی جو آسکے بس بے
بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا اب اس طلسم کا فتح ہونا محال ہی کیونکہ جب تک کوہ بے ستون
نہ فتح ہوگا اُسوقت تک لوح کا نشان نہ ملے گا جب لوح نہ ملے گی طلسم کیونکر فتح ہوگا اور لوح کا
ملنا بہت مشکل ہی اور اس کوہ کا فتح ہونا امر دشوار اور روقت طلب ہی بے ستون جادو کہہ
رہا ہی کہ تم لوگ سچ کہتے ہو خیر دیکھو تو ہوتا کیا ہی اگر یہ لوگ اپنا سر پٹک پٹک کر مر بھی جائینگے
تب بھی کوہ پر آنا بسا دشوار ہی مین نے وہ تدبیر کی ہی آخر کو عاجز ہو کر واپس جائینگے مین نے
بہت بڑا کام کیا ہی سب ساکنان طلسم پر احسان کیا ہی سب کی جانین بچائین ہین سب
خوشامد سے کہہ رہے ہین کہ اگر آپ ایسے نہ ہوتے تو آپ پر اپنا بھروسہ بادشاہ طلسم
کیون فرماتے اور آپ کے پاس اپنے دشمن کو کیون قید کرتے اور آپ کو اس کوہ کا کیون
حاکم کرتے کیونکہ یہی تو مقام ہی یہان آپ ہی ایسے زبردست و عقلمند ساحر کی ضرورت
تھی اگر یہ مرحلہ فتح ہوگیا گویا تمام طلسم فتح ہوگیا آپ نے بہت معقول تدبیر کی ہی اگر آپ
نہ ہوتے تو کبھی یہ امر نہ ہوتا ایسی تدبیر کون کرتا اور کون یہ تدارک کرتا اسی تدارک کے
لائق یہ کام تھا آپ کی عقل کو کون پہونچ سکتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُنکی ان باتون سے
بے ستون کا یہ حال ہی کہ مثل خر بے دم کے پھولا جاتا ہی اپنے جامہ سے باہر ہی چہرہ فرط
خوشی سے سُرخ ہو رہا ہی اور یہ کہہ رہا ہی کہ یہ سب استاد کی خدمت کا اثر ہی اور آپ
لوگون کی عنایت اور قدردانی شہنشاہ شنکال کی مہربانی اور پرورش ہی یہ کہہ رہا
تھا کہ وہ لوگ بدحواس آکر پہونچے جو کہ دریا کی طرف کوہ پر بیٹھے ہوئے پاسبانی
کر رہے تھے آتے ہی سلام کیا اور کہا کہ یا بادشاہ بڑا غضب ہوا اور نئی بات ہی ہم نے
آجتک نہ دیکھی نہ سُنی جو آج آنکھ سے دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے کیا بے خبر ہین جلد خبر
لیجیے طلسم کشا کوہ پر آگیا ہمارا افسر کنارے پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی اور طلسم کشا کو روک رہا
ہی یہ جو سُنا تو بے ستون نے ایک مرتبہ گھبرا کر کہا کہ کیا کیا پھر تو کہنا میری سمجھ مین
نہین آیا کیسا طلسم کشا اور کیسا آنا یہ تم کیا کہہ رہے ہو گیا دیوانے ہوگئے ہو اپنے

حواس درست کرو کیا کچھ تم لوگون کو خبط ہو گیا ہے بھلا طلسم کشا کیونکر آسکتا ہے تین طرف تو
ہین نے سحر کرکے راہ بند کردی ہے چوتھی طرف دریا حائل ہے اب طلسم کشا کیونکر آئیگا کیا
پچھ بنکر آئے گا یا مکس بنکر معلوم ہوتا ہے کہ تم نے خواب دیکھا ہے اور خواب دیکھ کر یہان چلے
آئے واپس جاؤ اپنے حواس درست کرو انھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین اپنی
آنکھ سے دیکھا ہے کہ طلسم کشا کشتی پر سوار دریا کی طرف سے چلا آتا ہے اور دریا کا پانی بلند ہوتا
جاتا ہے اور دونون حکیم کچھ پڑھ پڑھکر پانی پر دریا کے دم کر رہے ہین جب ہم نے یہ واقعہ
دیکھا تو ہم نے اپنے افسر کو خبر کی وہ اُدھر کو گئے پہلے اُنکو بھی یقین نہ آتا تھا جب اُنھون نے
اپنی آنکھ سے دیکھ لیا تو ہم سے کہا کہ جاکر بادشاہ کو خبر کرو اور ہم طلسم کشا کو روکتے ہین خداوند
نعمت طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اُس کشتی پر کوئی ملاح ہے نہ ناخدا ہے صرف طلسم کشا سوار ہے اور کشتی چلی
آتی ہے اب چاہے آپ کو یقین آئے چاہے نہ آئے ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا ہم بری ہو گئے
اب ہم پر کوئی الزام نہین عائد ہو سکتا ہے اور یہ کارروائی دونون حکیمون کی ہے یہ سُن کے
بے ستون کے حواس جاتے رہے اور کہنے لگا کہ یہ امر اگر درست ہے تو بڑی خرابی ہوئی
اب سر وست ادھر کی راہ مسدود نہین ہو سکتی ہے خیر دیکھا جائیگا اگر طلسم کشا اکیلا
آتا ہے تو آنے دو بنا کیا لے گا اب ایسا جری و بہادر ہو گیا کہ اتنی ہزار ساحرون کو مار کر
صاف نکلا ہوا چلا جائیگا یہ غیر ممکن ہے اگر ساحر بھی ہوتا تو مقام خیال کرنے کا تھا
اکیلا ہمارا کیا کر سکتا ہے اگر ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر ڈالین گے تو بھی وہ خاک
کے نیچے تپ جائیگا یہ کہکر سردارون سے کہا کہ تم سب جاکر سحر کرکے روکو اگر طلسم کشا
جیسا کہ یہ کہتے ہین کہ آتا ہے تو مجھکو اطلاع دو تاکہ مین بھی آؤن یہ حکم پاکر سب سردار
اسباب سحر سے آراستہ ہو ہو کر طرف دریا کے چلے بے ستون نے اُسیوقت اہل
لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہو جائین اور خود اسباب سحر سے آراستہ ہونے لگا وہ سردار
جنکو بے ستون نے روانہ کیا تھا وہ اُسیوقت آکر پہونچے کہ وہ ساحر جو کہ یہان
موجود تھے سحر کر رہے تھے۔ وہ روک رہے تھے کشتی رکتی نہ تھی سحر کرکے عاجز ہو رہے
تھے اور باہم کہہ رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین کیونکر روکین ہم تو پریشان ہو گئے سحر

کرتے کرتے اور کشتی رُکتی نہین ہی کہ یہ سردار آکر پہونچے اُنھون نے ان لوگون سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کہان ہی اور کدھر سے آرہا ہی ان سب نے کشتی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ دیکھو وہ کشتی چلی آتی ہی ہم تو سحر کرکے تھک گئے مگر کشتی پر سحر اثر نہین کرتا ہی گولے بھی مارے برف بھی برسائی آگ بھی پتھر بھی برسائے نارنج و ترنج بھی مارے مگر کچھ اثر نہ ہوا وہ کشتی اسی طور سے چلی آتی ہی اُن سردارون نے یہ سُنکے اور اُس کشتی کو آتے دیکھکے ان سب سے کہا کہ ہٹ جاؤ ہم لوگ سحر کرکے روک لین یہ تمھارے روکے سے نہ رُکیگی کیونکہ تم لوگ معمولی سحر کرتے ہوگے اس سبب سے اُسپر اثر نہین کرتا ہوگا یہ جو اُن سب نے سُنا اپنے دل مین اور باہم اشارون مین یہ کہکر ہنسے کہ ہم تو معمولی سحر کرتے تھے اس سبب سے نہین رُکی اب یہ آئے ہین کمال کا سحر کرکے روک لینگے یہ اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین وہ سردار سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کشتی کو آتے دیکھکر ہر ایک نے جھولی سے ترنج و نارنج وغیرہ نکالکر اور کشتی کو نشانہ بناکر اور تاک کر سحر کرنا شروع کیا فضل خدا سے ایک کا بھی سحر کشتی تک نہ پہونچا سب نارنج و ترنج سرد ہوکر دریا مین گر پڑے یہ رنگ دیکھکر اُن ساحرون کے حواس جاتے رہے کہ ہم نے وہ ترنج و نارنج سحر کے مارے ہین مگر کسی نے اس کشتی اور طلسم کشا پر اثر نہین کیا بلکہ قریب تک نہ پہونچا یہ وہ نارنج و ترنج تھے کہ جنکو ہم نے ایک عمر صرف کرکے اور بہت محنت و مشقت کرکے تیار کیا تھا کیسا ہی ساحر زبردست ہوتا اور ہم اُسپر مارتے تو وہ بھی نہ روک سکتا اور یہ سحر اُسکا کام تمام کرتا یہ باہم باتین کرکے سب نے ملکر سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا کا پانی شق ہوا اور ایک بہت بڑا مگر پیدا ہوا ایسا کہ اگر دم مارے تو کشتی کا پتہ بھی نہ معلوم ہو کہ کشتی دریا مین تھی یا نہین تھی اور وہ چلا نفس کشی کرتا ہوا طرف کشتی کے جب قریب پہونچا پانی ہوکر اُسی پانی مین مل گیا اور ایک دھوان تھا کہ اُڑ گیا لوگ اور پریشان ہوئے اب تو متواتر سحر کرنے لگے کسی نے سحر کرکے ہزارون برقین چمکا کر گرائین کسی نے ایسا سحر کیا کہ تمام دریا مین آگ لگ گئی مگر کسی کے سحر نے کشتی پر اثر تک نہ کیا کشتی اسیطور سے چلی آتی ہی بلکہ یہ دوسرا امر واقع ہوا ہی کہ اب پانی بلند ہونے لگا ہی بہت تیزی کے

ساتھ جب یہ سردار بھی عاجز ہوئے اور کشتی نہ رُکی اور نہ سحر نے اثر کیا بلکہ دیکھا کہ کشتی چلی آتی ہی اور پانی دریا کا بلند ہورہا ہی اُسکے ساتھ کشتی بھی بلند ہوئی ہی خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ پانی بلند ہوتے ہوتے پہاڑ کے کنارے تک پہونچ جائے اور کشتی قریب آجائے تو بڑی خرابی ہوگی باہم صلاح کی کہ بادشاہ کو خبر کرین بس انھین سے چند سردار بے ستون کو خبر کرنے کو چلے اور باقی سب اُسی مقام پر کھڑے رہے اور سحر کرنے لگے اور اب جسقدر ساحر اُس مقام پر ہین ادنی و اعلی سب سحر کر رہے ہین اور ایک تلاطم و شور و غل مچا ہوا ہی کہ طلسم کشا کشتی پر سوار چلا آتا ہی روکو آنے نہ دو ہر ایک اپنا سحر کر رہا ہی ادھر اُن سردارون نے جاکر بے ستون کو خبر کی بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا چند سردار جو کہ بہت معزز تھے وہ نہین گئے تھے سب حاضر دربار تھے اور بیرون قصر اسّی ہزار کا لشکر تیار کھڑا ہوا تھا بے ستون سردارون سے کہہ رہا تھا کہ اُن سردارون نے وہان جاکر اور سب حال دریافت کرکے ہم کو اطلاع نہ کی معلوم ہوتا ہی کہ اُن لوگون نے سب جھوٹ کہا ہی اگر سچ ہوتا تو ضرور خبر کرتے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچے بے ستون نے اُنکو دیکھکر کہا کہ کیون کیا خبر لائے وہ واقعہ سچ ہی یا جھوٹ جلد بیان کرو انھون نے عرض کیا کہ کیا بیان کرون جسقدر اُن لوگون نے عرض کیا تھا سب سچ ہی ہم سب نے جاکر دیکھا تو واقعی ایک کشتی پر طلسم کشا سوار ہی اور وہ کشتی مانند تیر کے اس طرف کو چلی آتی ہی جو ساحر وہان موجود ہین سب سحر کر رہے ہین سحر بالکل اثر نہین کرتا ہی ہم سب نے اُنکو ہٹاکر اور ہم نے ملکر اُس کشتی پر سحر کیا اور وہ وہ سحر کیے کہ جو ہمارے کمال کے تھے اور ہم نے مشقت سے بنائے تھے وہ سب صرف کیے مگر بالکل بیکار ہوئے کشتی اُسی طرف کو چلی آتی ہی بلکہ ایک نئی بات اب پیدا ہوئی ہی کہ پانی جوش کھاکر بلند ہونے لگا ہی اور کشتی بھی اُسکے ساتھ بلند ہوتی جاتی ہی جب ہم عاجز اور پریشان ہوئے اور ہمارے سحر برباد ہوئے ہم نے دیکھا کہ کشتی پر اثر نہین کرتے ہین تو ہم نے خیال کیا کہ آپ کو خبر کرین بس ہم یہان حاضر ہوئے یہ جو اُن سردارون نے کہا بے ستون اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ چلو مین خود چلتا ہون اور روکتا ہون یہ کہکر مع سردارون کے باہر آیا

لشکر تیار تھا کل لشکر کو لے کر تخت سحر پر سوار ہو کر ایک چشم زدن مین کنارے پر دریا کے آ کے پہونچا دیکھا کہ جسقدر ساحر اس مقام پر ہین سب سحر کر رہے ہین اور واقعی ایک چھوٹی سی کشتی طلائی اُسمین طلسم کشا بیٹھا ہوا وہ کشتی اسی طرف کو چلی آتی ہے اور پانی اب اسقدر دریا کا بلند ہوا ہے کہ قریب ہے کہ پہاڑ سے مل جائے اور کسی ساحر کا سحر اُس کشتی پر اثر تک نہین کرتا ہے یہ دیکھ کر بے ستون کے حواس جاتے رہے اُن سب نے بادشاہ کو دیکھ کر اور جی توڑ توڑ کر سحر کرنا شروع کیا مگر کچھ بھی نہ ہوا جب بے ستون نے دیکھا کہ سحر بالکل اثر نہین کرتا ہے کسی ساحر کا بس لشکر کو تو یہ پہلے ہی صف بستہ ہونے کا حکم دے کر آیا ہوا تھا اور کل لشکر صف بستہ ہوا تھا صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے تھے اور ملاحظہ فرما رہے تھے کہ تمام ساحران غدار وجادوگران نابہنجار پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہین حربہ ہاے سحر لیے ہوئے اور سحر کر رہے ہین میری کشتی پر کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہے اب بے ستون جادو آیا ہے صاحبقران بلا خوف وخطر کشتی مین بیٹھے ہوئے چلے آتے ہین باطمینان تمام اُدھر بے ستون جو آکر پہونچا اور سب لشکر صف آرا ہو چکا سرداروں نے جو بادشاہ کو دیکھا مجرا کیا بے ستون نے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے سب نے کل حال بیان کیا بے ستون نے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ مین سحر کر کے روکے لیتا ہون یہ کہکر اُن سب کو ہٹا کر مع اُن سرداران معزز کے کہ جو کہ ہمراہ تھے سب کے آگے آکر اور کشتی پر سحر کیا کہ ایک پہاڑ برف کا کشتی پر گرا سب نے جانا کہ کشتی غرق ہو گئی مگر اُدھر جب وہ پہاڑ گرا اور قریب کشتی پہونچا دھوان ہو کر اُڑ گیا بے ستون نے یہ واقعہ دیکھ کر خود بھی سحر کیا اور سرداروں سے کہا کہ تم بھی سحر کرو یہ کہکر سحر کرنا شروع کیا کسی نے برف برسائی کسی نے پتھر کسی نے برقین کسی نے پہاڑ گرائے کسی نے آگ برسائی کسی نے سحر کیا کہ دریا مین طوفان پیدا ہوا کسی نے سحر کیا کہ بڑی بڑی مچھلیان پیدا ہو کر طرف کشتی کے چلین بے ستون نے کیا کیا کہ ایک دیوار آہنی پانی پر قائم کی مگر جو سحر اور جو اشیا سے سحر کشتی کے قریب پہونچے اور کشتی کا عکس اُس پر پڑا وہ سحر برطرف ہو گیا اسیطور سے دیوار بھی مٹ گئی بے ستون اور دیگر ساحروں نے سحر کیا کہ دریا مین تلاطم ہوا اور اژدر آتش فشان پیدا ہوا اُسنے نفس کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑ کر کشتی پہ حملہ کیا جب

قریب کشتی پہونچا پانی تھا بے ستون نے سحر کیا کہ اپنے سر کے بال توڑ کر اسم سحر دم کر کے اُڑا
کہ وہ زنجیر بن گئے کشتی پر ماری جب وہ زنجیر قریب کشتی پہونچی ایک شعلہ پیدا ہوا پانی مین
سے یہی بات ہی کہ آگ نے لوہے کو مثل لکڑی کے جلا دیا یہ سحر بھی اسکا بیکار ہوا اب بے ستون
نے سحر کیا کہ ایک سوار مرکب سوار پیدا ہوا ہاتھ مین اُسکے گرز اُسنے آتے ہی کشتی پر گرز مارا بس
جیسے قریب کشتی پہونچکر گرز لگا وار کیا ویسے ہی ایک شعلہ پیدا ہوا وہ سوار جلنے لگا اُسکے بعد
ایک شتر سوار پیدا ہوا وہ بھی جلگیا ایک مگر ایک سمت سے اور ایک سونس ایک جانب
سے دونون جب قریب پہونچے ایک برق چمک کر گری کہ اُسنے اُن دونون کو جلا دیا
بے ستون نے سحر کیا کہ دریا کا پانی شق ہوا ایک حبشی بڑا سا پتھر لیے ہوئے پیدا ہوا اُسنے
آتے ہی وہ پتھر کشتی پر مارا مگر قریب کشتی پہونچکر پانی ہو گیا اور برق چمک کر گری کہ وہ حبشی
جل گیا بے ستون نے سحر کیا کہ ایک دیو پیدا ہوا اُسنے ہوا پر سے آگ و پتھر مارنا شروع کیے
مگر کشتی کو بالکل جنبش نہ ہوئی ذرا سی تکان نہ پہونچی جیسے وہ اس قصد سے جھپٹ کر چلا کہ
کشتی کو پنجہ مین دبا کر ڈبو دون اور قریب کشتی پہونچا ایک بجلی چمک کر گری کہ اُسنے اُس دیو کو
دو کر دیا یہ رنگ دیکھ کر بے ستون و سحر کرنے لگا اب چارون طرف سے سحر ہو رہے
مین دانے ماش کے و سرسون کے و سوزن کے چھے و پیکان کے اُٹھا کر مارنا شروع کیے وہ سب
اشیا کشتی پر مثل گلہائے نچھاور کے نثار ہو کر دریا مین گر پڑین خلاصہ یہ کہ یہ لوگ سحر کر کے
تھک گئے اور کچھ نہ ہو سکا بے ستون بھی پریشان ہوا اور عاجز آ کر سردارون سے کہنے
لگا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر سحر کرون کہ یہ کشتی رُکے اور طلسم کشا یہان تک نہ آئے یہ قصد
کرتا ہون کہ سحر کر کے راہ بند کر دون تو بھی ممکن نہین ہی جب کہ اس پر سحر اثر نہین کرتا ہی اور
جو شئے سحر کی سد راہ ہو گی وہ کب باقی رہے گی ضرور اُس اسم کی برکت سے جو کہ طلسم کشا
کو یاد ہی برباد ہو جائے گی کیا تدارک کیا جائے بڑی خرابی ہوئی یہ ساری کارروائی اور
تدبیر حکیمون نے کی ہی اُنھون نے کوئی تدبیر محنت کر کے کی ہی کہ جسکا یہ اثر ہی دوسرے
طلسم کشا خود صاحب اسم اعظم ہی وہ خود اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہو گا راوی بیان
کرتا ہی کہ ایک تو وہ کشتی ہی خود یہ اثر رکھتی تھی کہ اُسپر کسی سحر اثر نہین کر سکتا تھا دوسرے

صاحبقران

صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے اسم اعظم پڑھ رہے تھے چونکہ صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ بالائے کوہ مجمع اہل کوہ ہے اور سب سحر کر رہے ہین اور میرے اوپر سب کا سحر چل رہا ہے اسی سبب سے اسم اعظم کو ورد زبان کیا تھا چنانچہ جب بے ستون سے نے بہ سرداروں سے شکایت کی سرداروں نے عرض کیا کہ خداوند نعمت کیا عرض کرین ہم خود سحر کرتے کرتے تھک گئے اور جسقدر سحر ہمارے کمال کے تھے ہم نے سب صرف کیے مگر ایک بھی اثر پذیر نہ ہوا اپنے تمام جسم کو مجروح کر دیا اور خون لے لے کر صرف کیا ذرا بھی اثر نہ ہوا راوی بیان کرتا ہے بے ستون نے جواب دیا کہ یہی حال میرے بھی جسم کا ہے کوئی مقام ایسا نہین ہے کہ جو مین نے مجروح نہ کیا ہو اور وہ سحر مین نے کیے ہین کہ اگر شمکال بادشاہ طلسم پر کرتا تو اسکو بھی اپنے کو بچانا بہت دشوار ہوتا اور بہت مشکل مگر یہان پر کسی نے اثر نہ کیا سب بیکار ہو گئے یہ تقریر بے ستون سرداروں سے کر رہا تھا اور ساحر سحر کر رہے تھے کہ یکایک وہ پانی ایسا بلند ہوا کہ کوہ کے کنارے سے مل گیا اب تو اور تلاطم برپا ہو گیا اور ہر ایک اسباب سحر کو اُٹھانے لگا اور یہ غل ہوا کہ لو طلسم کشا کوہ پر آ گیا مار لو جانے نہ دو بے ستون نے اسوقت وہ وہ سحر کیے ہین اور اپنی زبان کو چاک کر کر کے خون دیا ہے مگر ذرا بھی اثر نہ ہوا ایک بار کشتی مثل تیر شہاب کے کنارے پر پہاڑ کے آ لگی اور قائم ہوئی جیسے کشتی کنارے پہونچی اور قائم ہوئی ویسے ہی صاحبقران نے کشتی سے جو جست کی پہاڑ پر پہونچ گئے بیچ مین ساحروں کے جست کر کے پہونچے اُنکے جست کے ساتھ ہی خواجہ نے بھی جست کی وہ بھی پہاڑ پر تھے بس چارون طرف سے صاحبقران پر سحر ہونے لگا کوئی نارنج مارتا ہے کوئی ترنج کوئی گولہ کوئی ماش کے دانے کوئی سرسون کے دانے کوئی رائی کوئی کالا دانہ کسی نے سحر کیا کہ گنبد بنکر طیار ہو گیا اُس سے سوار پیدا ہوا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا کسی کے سحر سے اژدر پیدا ہوا کسی کے سحر سے شیر ببر کسی کے سحر سے نیل گاؤ کسی کے سحر سے گینڈا کسی کے سحر سے ارنا بھینسا کسی کے سحر سے کرگدن کسی کے سحر سے دیو کسی کے سحر سے برق چمک کر گری کسی نے سحر کیا آگ برسنے لگی کوئی سنگ دل تیر برسانے لگا کوئی سرد مزاج برف گرانے لگا

کوئی خاک اُڑاتے لگا بے ستون تو سب ساحرون کے بیچ مین کھڑا ہوا سب کو ترغیب جنگ دلا رہا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اسی ہزار ساحرونکا سحر صاحبقران پر ہو رہا ہے صاحبقران اسم اعظم باآواز بلند پڑھ رہے ہین جسکی برکت سے سحر باطل ہو رہا ہے کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہے عقرب سلیمانی اُنکے ہاتھ مین علم ہے ساحرون کو برابر قتل کر رہے ہین خون کے دریا بہہ رہے ہین ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہے خواجہ کا یہ عالم ہے کہ کبھی ابرس پشت صاحبقران ہوتے ہین اور جو حریف صاحبقران پر حربہ کرتا ہے اُسکو قتل کرتے ہین کبھی ساحرون کے غول مین جاکر حقہ ہاے آتشبازی داغ دیتے ہین کہ جس سے سیکڑون ساحر جل جاتے ہین یہ سبکو دیکھتے ہین انکو کوئی نہین دیکھتا ہے یہ نوبت ہے کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے ہاتھ مین لیکر سر ہلایا کہ یہ میرے سر پر بار کیسا ہے اُسنے سر ہلایا انھون نے ایک ہاتھ رسید کیا کہ اسکی گردن سے سر اُڑ گیا یہ کود کر دوسرے کے دوش پر جا بیٹھے وہ جھجکا تھا کہ انھون نے اُسکا بھی کام تمام کیا کسی کا شکم چاک کر کے قصہ پاک کیا کسی کے پیٹ کر خنجر مارا کہ وہ صاف داخل دوزخ ہوا کبھی اُسی حالت مین لوٹ لگائی سیکڑون کے پاؤن قلم کر ڈالے اسی طور سے خواجہ قتل کرتے ہوئے طرف بے ستون کے جاتے ہین یہ سب کو دیکھ رہے ہین ان کو کوئی نہین دیکھتا ہے عجب طرح کی جنگ ہو رہی ہے لوگ حیران ہین کہ یہ کیا ہی آفت ہے کہ خود بخود سر اُڑ جاتا ہے پاؤن کٹ جاتے ہین شکم چاک ہو جاتا ہے یا خود بخود آگ کا شعلہ پیدا ہو کر جلا دیتا ہے ایک تو طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہے اُسپر کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہے دوسری آفت یہ ہے کہ ہم خود بخود ہلاک ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پیر یا کوئی موکل دونون حکیمون نے طلسم کشا کے ساتھ کر دیا ہے جو کہ ہم لوگو نکو قتل کرتا ہے خواجہ جہان دیکھتے ہین کہ صاحبقران پر کفار نے مجمع کیا ہے یہ وہان پہونچکر اُس مجمع کو درہم و برہم کر دیتے ہین صاحبقران اس قصد سے لڑتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچ جاؤن اور اُسکو قتل کرون تاکہ قصہ پاک ہو کوہ بے ستون فتح ہو جائے بادشاہ سابق رہائی پائے لوح طلسم ہاتھ آئے اور خواجہ بھی اس قصد سے جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچکر عیاری کر کے بے ستون

کو اسیر کرلون اس مقام پر بڑا مجمع ہی ہزارون ساحر قتل ہورہے ہین اب صاحبقران نے دونون ہاتھو نمین تلوارین علم کرلی ہین دو دستی تلوار سے لڑ رہے ہین برابر پروار کر رہے ہین مینھو سرونکا برس رہا ہی لاشون کا انبار ہی بازار مرگ گرم ہی ہر ایک نقد جان سے گوہر بیبہائے مرگ کا خریدار ہی سر مثل اولے کے گر رہے ہین خون کا دریا بہہ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ وہ کشتی اسیطور سے کنارے پر پہاڑ کے پانی پر قائم ہی اور اسیطور سے پانی بلند ہی یہان صاحبقران لڑ رہے ہین زیر کوہ سب آوازین آرہی ہین ساحرون کے مرنے کی اور نعرہ صاحبقران کی دونون حکیم بیقرار ہورہے ہین اور کل اہل لشکر کہ کس طور سے ہم پہونچ جائین اور شریک جنگ ہوکر لڑین اور اپنے آقا و مالک کی کمک کرین وہان بالاے کوہ یہ نوبت ہی کہ جب ایک ہاتھ صاحبقران کا تھک جاتا ہی تو دوسرے ہاتھ سے لڑنا شروع کرتے ہین جب وہ ہاتھ تھک جاتا ہی تو اس ہاتھ سے بعض وقت دونون ہاتھو ن سے لڑتے ہین سرون کے ڈھیر لاشون کے انبار لگا دیئے ہین دریاے خون بہہ رہا ہی جب ساحرون کا زیادہ تر مجمع ہوتا ہی اُسوقت صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان پکار کر فرماتے ہین اُسکی برکت سے تمام ساحرون کا سحر دفع ہوجاتا ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران لڑتے بھڑتے قریب بے ستون پہونچ گئے یہان بہ ہزارون کا کھیت ہوا سیکڑون جان سے مارے گئے اور خواجہ تو بالکل برابر بے ستون سے جاکر کھڑے ہوئے اور یہ قصد کر رہے ہین کہ عیاری کرکے پکڑلون اُدھر بے ستون نے جو دیکھا کہ طلسم کشا کسی کے روکے سے نہین رُکتا ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی اور اسکا رُخ میری طرف ہی ہزارون کو مار کر ایک اکیلے نے گرا دیا ہی ساحرون کا سحر بالکل بیکار ہی اُسکے حواس جاتے رہے یہ خیال کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کیا نہ کرون اب تو کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی بڑی خرابی ہوئی اس امر کا علم نہ تھا کہ طلسم کشا اسطرف آجائے گا ورنہ اسکا بھی بندوبست کردیا جاتا مگر ہوتا کیا جب کہ ہزارون ساحرون کے سحر نے اثر نہ کیا تو وہ کیا سحر روک لیتا یہ بالکل میرا خیال خام ہی اب کوئی صورت ایسی تجویز کرون کہ میری بھی جان بچے اور ساکنان طلسم کی بھی اور طلسم بھی باقی رہے اگر میری جان نہ بچے بلا سے نہ بچے مگر ساکنان طلسم کی تو جان بچے اور طلسم تو باقی رہے وہ تدبیر ہو

بس سوچتے سوچتے اسکے ذہن مین یہ بات پیدا ہوئی عقل نے یہ رائے دی کہ یہی وقت ہے بادشاہ سابق کے قتل کرڈالنے کا تو اُسوقت قتل کرتا تھا جبکہ طلسم کشا دور تھا اب کیون نہین قتل کرتا ہے کہ جبکہ طلسم کشا قریب آگیا ہے اور کوہ پر کھڑا ہوا لڑ رہا ہے بس بادشاہ طلسم کو قتل کرکے یہ قصہ بھی پاک کرا اگر بادشاہ طلسم قتل ہوجائے گا تو یہ امر ہوگا کہ لوح طلسم کشا کو نہ ملے گی جب لوح نہ ملے گی تو پھر طلسم کا فتح ہونا محال ہے مین مارا گیا بلا سے مارا گیا طلسم ساکنان طلسم تو بچے جو کہ خیر خواہ و نمک حلال ہوتے ہین وہ اپنے کو بچاتے نہین ہین مالک کی خیر خواہی کیلئے رہین اور اسکو ہر آفت سے بچاتے ہین اپنی جان دیتے ہین بس یہی رائے بہتر ہے کہ بادشاہ سابق کو جو کہ میرے پاس مدت سے اسیر ہے قتل کرڈالون کیونکہ طلسم کشا اسی کے رہا کرنے کی فکر مین زیادہ تر یہان آیا ہے اور اسی فکر مین ہے اور اسی امر کی کوشش کر رہا ہے جب اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ مین جسکی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور جسکے لیے مین نے اسقدر کوشش کی تھی وہ بھی زندہ نہین ہے اُسکو دشمنون نے قتل کرڈالا تو پھر یقین ہے کہ اُس کی بھی ہمت پست ہوجائے کیونکہ یہ امید قطع ہوجائے گی کہ اب لوح طلسم کا دستیاب ہونا غیر ممکن ہے جب لوح نہ دستیاب ہوگی تو طلسم کا فتح ہونا دشوار ہے جب طلسم نہ فتح ہوا تو یہ کوشش کرنا بیکار ہے بس اس تدبیر سے طلسم بھی بچا اور کوہ بھی بربادی سے محفوظ رہا اور میری جان بھی یقین ہے کہ طلسم کشا ایسے ایسے خیال کرکے واپس چلا جائے گا ایک منٹ نہ ٹھہرے گا یہ خیال کرکے اور یہ رائے ٹھہرا کر سوچنے لگا یہ امر تو تونے قرار دے لیا اور خوب طور سے اسکی بہترائیان اور خرابیان دل نشین کرلین کسی قسم کی خرابی نہین ہے اب برائے قتل بادشاہ سابق طلسم روانہ کسی کو کرون اگر خود جاتا ہون تو یہان سے نکلنا دشوار ہے دوسرے لشکر بے سردار کا ہوجائے گا ایسا نہ ہو کہ بھاگ کھڑا ہو تیسرے مین اُدھر گیا ادھر طلسم کشا نے سب کو قتل کرکے میرے پاس پہونچا یا اپنے کو تو بھی خرابی ہوئی اور نہ کوئی ساحر ایسا صاحب اعتبار ہے کہ جسکو یہ خدمت سپرد کرون میرا یہان سے ہلنا تو کسی صورت سے اچھا نہین ہے کیونکہ اگر مین بہانے سے چلا جاؤنگا اور طلسم کشا کو معلوم ہوگا کہ بے ستون جادو نے جا کر اپنے ہاتھ سے بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرڈالا وہ ضرور

اُسکے خون کے معاوضہ مین مجکو قتل کریگا میری جان مفت برباد ہوگی اُسی کے ساتھ کوہ بھی برباد ہوگا جو میرا منشا ہے وہ فوت ہو جائیگا اگر مین کسی کو روانہ کر کے قتل کرا ڈالونگا تو اس امر سے محفوظ رہونگا بس میرا جانا کسی طور سے صلاح وقت نہین ہے چونکہ یہ بہت بڑا مرد عاقل و دانا ہے اپنے دل سے خود بخود ایک بات تجویز کرتا ہے اُسکے بعد اُسکے سب پہلو دیکھ بھال کر اور جو خرابیان ہوتی ہین پہلے اُنکو نکالتا ہے اُسکے بعد اچھائیون پر نظر کرتا ہے جب دونون پہلو اپنے حق مین اچھے دیکھ لیتا ہے اور بہتر جان لیتا ہے اُسوقت اُسپر عمل کرتا ہے جب اسنے یہ سوچ لیا کہ بادشاہ سابق طلسم کے قتل کرنے مین یہ نفع ہے اب اسنے سوچا کہ کیونکر قتل کرون خود جا کر قتل کرون اپنے ہاتھ سے قتل کرنے مین خرابی پائی اُسکو ترک کیا اب تجویز کرنے لگا کہ کسکو اس امر کے لیے روانہ کرون کہ جو کہ صاحب اعتبار ہو اور بہت ہوشیاری سے کام کرے سوائے میرے اور اُسکے کوئی اس حال سے آگاہ نہ ہونے پائے یہ تجویز کر کے اب بے ستون نے نگاہ دوڑانا شروع کی چارون طرف اور دیکھنا شروع کیا کہ کسکو اس کام کے لیے مقرر کرون یہ دیکھ رہا تھا کہ اسکی نگاہ ایک ساحر پر پڑی کہ جو کہ ضعیف اور مرد کبیر سن تھا اور بے ستون کے نزدیک صاحب دیانت و اعتبار تھا کیونکہ اسی نے بے ستون کو مثل فرزندون کے گودیون مین پالا ہے بہت بڑا دوست بے ستون کا ہے بے ستون کے پسینہ پر اپنا خون گرانے کو مستعد ہے اگر کوئی اسکا سر بھی کاٹ ڈالے تو یہ راز بے ستون کا کسی سے نہ کہے جیسے ہی نگاہ بے ستون کی اسکے اوپر پڑی دیکھا کہ لڑ رہا ہے ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ اے اشراق آدم خوار ذرا میرے پاس آؤ تم سے ایک بہت بڑی ضرورت ہے یہ سُننا تھا کہ اشراق آدم خوار نے فوراً اپنے کو بے ستون کے پاس پہونچایا ایک منٹ کا عرصہ بھی نہ لگا یہ عرض کر چکا ہون کہ خواجہ برابر بے ستون کے لڑتے ہوئے ہین اس قصد سے کہ اسکو عیاری کر کے پکڑلون خواجہ تدبیر کر چکے تھے کہ بے ستون نے اشراق کو پکارا خواجہ نے خیال کیا کہ اس امر کو بھی دیکھ لون کہ اسنے اشراق کو کس غرض سے پکارا ہے شاید کوئی اور صورت نکل آئے اور کام پورا ہو جائے کوئی ایسی ہی

ضرورت شدید ہی کہ جسکی غرض سے بے ستون نے اس ساحر کو طلب کیا ہی خواجہ پہلو سا
بے ستون بین کھڑے ہوئے اپنے دل سے باتین کر رہے تھے حمزہ صاحبقران لڑتے ہوئے
ساحرون کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے تھے طرف بے ستون گئے کہ اشراق جادو آکر پہونچ
اور بولا کہ کیون آپ نے مجکو یاد فرمایا ہی بے ستون نے کہا کہ ما بدولت نے تم کو ایک ضرورت
سے یاد کیا ہی ذرا گوشہ بین چلو تو تم سے وہ ضرورت بیان کرون راوی کہتا ہی کہ بے ستون و
اشراق آدم خوار اُس مقام سے ہٹکر ایک گوشہ بین آئے اور خواجہ بھی آئے انکے نزدیک
تو سوائے انکے تیسرا نہ تھا یہ نہ جانتے تھے کہ جان کا ملک الموت بھی موجود ہی مثل ہمزاد
کے جب گوشہ بین یہ دونون پہونچے تو بے ستون نے کہا کہ اے اشراق آدم خوار طلسم
کشا تو بہا بہ میرے ساحرون کو قتل کر رہا ہی اور کسی کا سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہی اور وہ میری
طرف چلا آتا ہی بین نے دیکھا ہی کتاب سامری بین کہ اگر بین قتل ہوا اور کوہ بے ستون
برباد ہوا تو اول تو راہ مرحلہ سوسن جادو کی کھل جائے گی دوسرے بادشاہ سابق
طلسم رہا ہو جائے گا وہ لوح کا پتہ طلسم کشا کو دے گا بلکہ خود تلاش کرکے لوح لادیگا
اور شریک ہوکر طلسم کو فتح کرائے گا تیسرے میرے قتل کا تیغہ بھی وہی لائے گا جب
بین قتل ہونگا میرا قتل ہونا گویا طلسم کا برباد ہونا ہی اے اشراق ایک تدبیر سے
میری بھی جان بچتی ہی اور طلسم بھی بچتا ہی اگر تم کوشش کرو جو بین کہون اُسپر عمل کرو اور
اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرو تو بین بیان کرون اشراق نے جواب دیا کہ ہم لوگ نمک
حلال ہین سر کٹ جائے گا مگر آپ کی بات نہ رائیگان ہوگی اور آپ کے راز سے
کوئی نہ آگاہ ہوگا اور جو آپ فرمائینگے بین بسر و چشم بجا لاؤنگا آپ شوق سے فرمائین
بے ستون نے جب اُسکو پختہ پایا تو کہا کہ میرے ذہن بین یہ تدبیر آئی ہی کہ بین تم کو
نشان دے کر زندان خانہ طلسم بین بادشاہ سابق کے پاس بھیجون اور تم جاکر اُس کو اُس مقام
پر قتل کر ڈالو تا کہ یہ قصہ ہی پاک ہو جائے نہ وہ زندہ رہے گا نہ طلسم کشا اُسکو رہا
کرے گا نہ وہ میرے قتل کا تیغہ دے گا نہ بین قتل ہونگا نہ یہ کوہ برباد ہوگا نہ راہ
مرحلہ سوسن کی کھلے گا نہ لوح کا پتہ چلے گا نہ طلسم فتح ہوگا اور بدون اُس تیغہ کے

جوکہ سیماے بلند آواز طلسم کشا کو لا کردے گا اور کسی تلوار سے قتل نہ ہوئیگا تمھاری تھوڑی سی زحمت کرنے سے ہزارون کی اور میری جان بچتی ہو اور شندکال بادشاہ طلسم پر تمھارا احسان ہوگا کہ تمھاری کوشش سے طلسم بربادی سے بچے گا یہ جو بے ستون نے کہا کہ تم جاکر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جوکہ قید ہو اشراق نے بھی سنا خواجہ نے بھی خواجہ نے دل مین کہا کہ کیا حرامزادہ ہو کیسی صاف تدبیر سوچا ہو واقعی اسکی رائے بہت ٹھیک ہو اس نے بہت بڑی فکر کی ہو اپنا حال جو ظاہر کیا ہو بہت درست ہو صاحبقران زیادہ تر اسی غرض سے کوہ پر اسکے قتل کرنے کو آئے ہین مگر کیا ہوتا ہو اسنے تو اپنے نزدیک تصفیہ پاک ہی کیا تھا مگر خداوند کریم نے خوب مجکو پہونچا دیا اگر مین نے عیاری کرکے اُسکی جان نہ بچالی تو کچھ کام ہی نکیا یہ ذرا چلے تو مین بھی اسکے ہمراہ ہونگا خواجہ تو یہ سوچ رہے تھے اور دل سے کہہ رہے تھے اُدھر اشراق نے بے ستون کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم جاکر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جوکہ اسیر ہو مین قتل کرنے پر موجود ہون مگر مین اُسکے زندان خانہ سے آگاہ نہین ہون جو جاکر قتل کرون بے ستون نے جواب دیا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو تم پر کیا منحصر ہو سواے میرے کوئی بھی آگاہ نہین ہو مگر مین تم کو نشان دیتا ہون اور پتہ دیتا ہون اشراق نے عرض کیا کہ فرمایئے بے ستون نے کہا کہ اے اشراق تم یہانسے برابر چلے جاؤ ایوان شاہی مین اور بیچ کا جو دالان ہو جہان بڑا تخت بچھا ہوا ہو اُسکو اُٹھانا اور فرش ہٹانا جب زمین ظاہر ہو تو مین تم کو ایک انگشتری دیتا ہون وہ انگشتری اُس زمین پر رکھنا اور کہنا کہ بحافظ جادو مجکو راہ دو مین زندان خانہ تک جاؤنگا مجکو بے ستون نے روانہ کیا ہو اور یہ انگشتری اپنی مجکو نشانی دی ہو جب تم یہ کہوگے تو تڑاقہ ہوگا اور ایک دروازہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل لگا ہوا ہوگا تم اس انگشتری کو اُس قفل سے مس کرنا وہ قفل کھُل جائے گا تم دروازہ کھول کر اندر جانا پہلے تم کو ایک نار نگی ملے گی اُسکے بعد ایک آئینہ ملے گا جب تم اُس راہ کو طی کرکے نیچے پہونچوگے تو ایک اژدر تم کو روکے گا تم اُسکو یہ انگشتری جوکہ مین تم کو دونگا دکھا دینا وہ ہٹ جائے گا اُسکے ہٹ جانے سے اور ایک دروازہ نظر آئے گا وہ بھی بند ہوگا اُسکو بھی اُسیطور سے مس کرکے

قفل کھولنا جب وہ کھل جائے تو اندر جانا ایک دیو ملے گا اور وہ سد راہ ہوگا اُس سے کہنا کہ مجھکو بے ستون نے بھیجا ہی میرے پاس اُنکی نشانی موجود ہی پھر وہ مزاحم نہ ہوگا تم برابر چلے جانا تھوڑی دیر کے بعد اور ایک دروازہ ملے گا اُسکو بھی اسی طور سے کھولکر اندر جانا اب ایک صحرا ملے گا جب تم صحرا کو تمام کر کے وسط صحرا میں پہونچوگے تو ایک مقام پر تم کو ایک سنگ سیاہ زمین پر پڑا ہوا نظر آئے گا تم اُس پتھر کو اُٹھانا ایک زینہ ظاہر ہوگا اُس زینہ پر بلاخوف چلے جانا جب زینہ تمام ہوگا تو تم کو ایک صحرا ملے گا بعد تھوڑی دور کے تم کو زندان خانہ کی دیوار نظر آئے گی اُسکے گرد ہزاروں ساحر بیٹھے ہوئے حفاظت کر رہے ہونگے تم کو دیکھ کر سب دوڑینگے تم اُنسے کہنا کہ ہم کو اپنے افسر کے پاس لے چلو ہم کو بے ستون نے بھیجا ہی بس وہ تم کو اپنے افسر کے پاس لے جائینگے اُس کا نام پاسبان جادو ہی جب تم اُسکے پاس جاؤگے وہ پہلے تم سے اپنا نام دریافت کریگا تم اُسکو نام بتا دینا پھر وہ تم سے کہے گا کہ کوئی نشانی لائے ہو تم جو انگشتری میں تم کو دونگا وہ اُسکو دیدینا وہ اُسکو لیکر اور دیکھ کر کہے گا کہ کوئی تحریری نشانی لائے ہو تم جو خط میں تم کو دونگا اُسکو دے دینا وہ اس تحریر کو دیکھ کر تم سے یہ کہے گا کہ زندان خانہ کے قفل کی کنجی میرے پاس نہیں ہی میں کیونکر قفل وا کروں تم کہنا کہ میں کنجی لایا ہوں میں کنجی تم کو دیتا ہوں تم کہنا کو میرے پاس ہی یہ کہکر کنجی اُسکو دکھا دینا جب تم کنجی دکھا دوگے تو وہ یہ کہے گا کہ اگر کنجی تمھارے پاس موجود ہی شوق سے قفل کھولکر اندر جاؤ کوئی منع نہیں کرتا ہی بس تم قفل کھولکر اندر جانا وہاں ایک قفس چھت میں لٹکا ہوگا اُسکو اُتارنا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ میں ایک تم کو لوح دونگا بس تم وہ لوح اُس قفس کو دکھانا وہ خود بخود نیچے چلا آئے گا اُس میں بادشاہ سابق طلسم قید ہی بس اُسکو باہر نکالکر فوراً قتل کر ڈالنا ایک اُسکی نہ سُننا وہ بہت کچھ فریاد و زاری کرے گا مگر تم نہ سُننا اُسپر رحم کھانا گویا اپنے حق میں اور سب ساکنان طلسم کے حق میں کانٹے بونا اور سب کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اشراق نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیں میں بالکل ترس نہ کھاؤنگا ایک ہی وار میں کام اُسکا تمام کرونگا اور جسطور سے

آپ نے فرمایا ہے اُسیطور سے راہ کو طے کرونگا لائیے وہ سب اشیا یہ تو فرمائیے کہ شندکال تو
نہ ناراض ہونگے بے ستون نے جواب دیا کہ ناخوشی کی کونسی بات ہے جو ناخوش ہونگے
بلکہ خوش ہونگے اگر کچھ خفا بھی ہونگے تو ہم سمجھا بجھا کر راضی کر لینگے بے تم بہت جلد جاؤ
یہ کہکر جوڑے سے ایک انگشتری وایک لوح آہنی اور ایک کنجی نکالکر دی اور ایک
لفافہ بند جھولی سے نکالکر اشراق کو دیا اُسپر کچھ تحریر کر دیا اشراق سے کہدیا کہ
مین نے تمھارا نام لکھدیا ہے کہ مین اشراق کو تواخہ کرتا ہون کہ یہ بادشاہ طلسم کو قتل
کرڈالے تم مانع نہ ہونا یہ سُنکے اشراق نے وہ سب اشیا اپنے پاس بہت حفاظت سے
رکھے اور بے ستون سے رخصت ہوکر چلا جب بے ستون اپنے مقام پر آیا یہان آکر
دیکھا اُسیطور سے طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہے اور برابر لڑتا چلا آتا ہے ایک کا بھی
سحر اثر نہین کرتا ہے یہ تو یہان جنگ وپیکار کے تماشہ مین مصروف ہوا اور ساحرونکو
ترغیب دلاکر آمادہ کرنے لگا اس خیال سے کہ ذرا عرصہ ہوا ور اشراق اپنا کام کرلے
اُدھر اشراق روانہ ہوا خواجہ یہ سب حال سُن رہے تھے اور کیفیت دیکھ رہے
تھے جب اشراق روانہ ہو چکا تو خواجہ نے خیال کیا تم بھی چلو ایسا نہ ہو کہ یہ حرامزادہ
وہان جاکر بادشاہ کو قتل کرے تو سارا کام بنا بنایا بگڑ جائے تو بڑی خرابی ہو کسی نہ
کسی طور سے بادشاہ سابق طلسم کو رہا کرو قتل نہ ہونے دو یہ تجویز کرکے خواجہ عمرو
بھی عقب مین اشراق کے روانہ ہوئے گلیم اوڑھے ہوئے ادھر تو اشراق لشکر سے
نکل کر طرف ایوان شاہی کے روانہ ہوا تھوڑی دور چلا تھا کہ خواجہ بھی پہونچے پہلے
تو ذہن مین آیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے اسکو اسیر کر لون اور اسکی صورت
پر تیار ہوکر جاؤن اور رہا کر لون پھر خیال ہوا کہ تم قسم کھا چکے ہو کہ پوشیدہ ہوکر کسی پر
عیاری نہ کرونگا یعنے گلیم اوڑھ کر اگر ایسا کیا اور حمزہ کو خبر ہوئی تو پھر بڑی خرابی
ہوئی حمزہ ضرور ناراض ہوگا پھر خیال کیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ چلے
چلو جب یہ سب مرحلہ طے کرکے وہان پہونچے اور جب قفس سے نکالکر قصد کرے
کہ قتل کرون اُسوقت تو غائب کرلے اور اسکو قتل کرڈال آپ ہی خیال کیا کہ یہ تدبیر

اچھی نہین ہی سواے اس تدبیر کے کہ اسی مقام پر اسکو روک لیا جائے کسی ملازم خاص بے ستون کی شکل بنکر اور اسکی صورت پر تیار ہوکر یہان سے جانا چاہیے یہ تجویز کرکے اپنے ہاتھ کو دیکھا اور ہاتھ کی پشت کو تین سو ساٹھ فکر تازہ دم سامنے حاضر ہوئے ایک پسند کیا فوراً اُسی حالت مین قلم دوات و کاغذ نکالا اُسپر کچھ تحریر کیا ایک مہر کی اُسکو لفافہ مین بند کیا لفافہ پر مہر کی اپنی صورت ایک ساحر زبردست کی جو کہ خاص مقربان بے ستون سے تھا بنائی کیونکہ سب کو دیکھ چکے تھے جب سب باتون سے درست ہوگئے اُسوقت گلیم اُتاری دیکھا کہ اشراق سامنے چلا آتا ہی بس اُسکو آواز دی کہ ای بھائی اشراق ذرا ٹھہر جاؤ مجکو تم سے کچھ ضروری کہنا ہی کچھ بادشاہ نے تم کو پیام دیا ہی وہ بھی سُن لو ضروری پیام ہی اشراق نے یہ جو آواز سنی پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو خاص مقربان بادشاہ سے ہین دل مین کہا کہ واہ کیا خوب کہ مجھ سے تو کہا کہ تم کسی سے یہ راز نہ کہنا بس ٹھہرو نہین چلے جاؤ اور دوسرے کو آگاہ کرکے میرے عقب مین روانہ کیا اُسیوقت جو کہنا تھا کیون نہ کہدیا جوان کے ہاتھ پیام بھیجا ہی پھر خیال مین آیا کہ اُسوقت نہ یاد آیا اب جو یاد آیا تو انکی زبانی کہلا بھیجا ہی یہ بھی تو مثل میرے ہین جب ایسا ہی سمجھ لیا ہوگا جب تو بھیجا ہوگا یہ دل سے باتین کرکے تھما اور پکار کر کہا کہ ای احراق جلد میرے پاس آؤ جو کہنا ہو کہدو تاکہ مین اپنے کام کو جاؤن بادشاہ کی بھی کیا حرکتین ہین آپ ہی تو جلدی فرماتے ہین اور آپ ہی پھر دیر نکالتے ہین دوسرون کو دوڑاتے ہین جب اُسنے احراق کہکر پکارا اور یہ کلمہ کہا خواجہ سمجھے کہ مین جسکی شکل بنا ہون اُسکا نام احراق ہی خواجہ نے یعنے احراق نقلی نے کہا کہ بھائی چلا تو آتا ہون کیا کرون ایک مقام پر گرا ابھی تمام پاؤن زخمی ہوگیا اسقدر جلدی کی بادشاہ نے کہ جاؤ جلدی جاؤ مین دوڑ کر چلا ٹھوکر کھائی گرا بارے تم مل گئے ایک ذرا ٹھہر جاؤ مین آتا ہون چلا نہین جاتا ہی یہ کہتے ہوئے اور لنگ کرتے ہوئے قریب پہونچے اور کہا کہ ای بھائی بادشاہ نے مجکو الگ بلاکر فرمایا کہ مین نے اشراق آدم خوار کو ایک انگشتری اور لوح اور کنجی دیکر برائے قتل بادشاہ سابق کے اُسکو زندان خانہ کی طرف روانہ کیا ہی اور سب

طریقہ بیان کر دیے ہین تم یہ لفافہ اُنکے پاس لیے جاؤ اور اُنکو دے دینا اور کہنا کہ میرے سامنے اسکو کھولکر پڑھیے اور اپنے کام کو جائیے جو اسمین تحریر ہے اُسپر عمل فرمائیے گا بادشاہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ میرے ایوان کی طرف گئے ہین بس یہین وہ لفافہ لے کر یہانسے چلا بارے آپ سے ملاقات ہوگئی اگر آپ وہان پہونچ جاتے تو بڑی خرابی ہوتی اور آفت ہوتی کیونکہ بادشاہ نے جب لفافہ دیا تھا اور تاکید کی تھی تو یہی فرمایا تھا کہ اسکو بہت جلد قبل اس واقعہ کے پہونچادو کہ وہ ایوان مین نہ پہونچنے پائین اگر ایوان مین پہونچ گئے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ ایک طریقہ مین اُسوقت بھول گیا اُنکو تعلیم کرنے سے اور جب تک وہ نہ معلوم ہوگا کچھ نہ ہوگا بالکل بیکار ہوگا بلکہ اُنکی جان کا خطرہ ہے فرمایا اے بھائی احراق تم بہت جلد پہونچادو چنانچہ مین وہان سے چلا خیر تم تک پہونچ گیا یہ کہکر لفافہ نکالا اشراق نے کہا کہ بھائی جلدی جاؤ تاکہ مین اُس کو تمھارے سامنے دیکھ لون اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوکر روانہ ہون اپنے کام کو احراق نقلی نے وہ لفافہ اشراق کے ہاتھ مین دیا اشراق نے لفافہ پر مہر بے ستون کی شت بالی مہر کو خوب پہچانا فوراً لفافہ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ جو تہ کیا ہوا تھا نکلا اُسکو کھولا اُسپر مہر تھی اب جو اشراق دیکھتا ہے کاغذ پر کچھ تحریر ہے مگر ایسی خراب روشنائی سے لکھا ہے کہ حرف بالکل محسوس نہین ہوتے ہین اب یہ غور کرکے دیکھنے لگا جب نہ دکھائی دیا قریب مُنھ کے لایا کہ شاید یہانسے دکھائی دے جیسے ہی قریب مُنھ کے وہ کاغذ پہونچا اور بھاپ مُنھ کی اُس کاغذ کو لگی ایک مرتبہ وہ حرف روشن ہوگئے اور ایک غبار سا اُن حرفون سے اور دھوان اور ایک خوشبو پیدا ہوئی وہ دھوان اور خوشبو جو دماغ مین پہونچی چونکہ ناک سے قریب تھا اشراق کو فوراً چھینک آئی اور دھم سے گرا خواجہ نے فوراً نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ریش تراشندۂ ساحران و سر برندۂ جادوگران شاہ عیاران نیک طراز خنجر گداز یہ نعرہ کرکے آپ نے کیا کیا کہ پہلے وہ انگشتری و لوح و کنجی و لفافہ جو کہ بے ستون نے دیا تھا اپنے قبضہ مین کیا اشراق کے کپڑے اُتارے اُسکو لٹا کر ندر زنبیل کیا آپ

اُسکی صورت پر تیار ہوئے اسطور سے کہ اگر اُسکا باپ یا مان بھی دیکھے تو بھی نہ پہچان سکے اور رونگی کیا اصل ہی اُسکے کپڑے پہنے راوی بیان کرتا ہے کہ جہان پر یہ واقعہ گذرا اُس مقام پر احراق نقلی و اشراق آدم خوار کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا اور خواجہ نے اسی غرض سے ایسے مقام پر اُسکو ٹوکا تھا جب خواجہ اسکے عقب مین چلے تھے تو یہ تدبیر کر لی تھی کہ لفافہ تیار کیا تھا بس بیہوشی سے حرف تحریر کیے تھے اور یہ اُس بیہوشی کی خاصیت تھی کہ جب مُنھ کی بھاپ لگے جب اُس سے خوشبو پیدا ہوگی اور ایک دھوان سا بلند ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہو چکا جب خواجہ اسکو نذر زنبیل کر کے اُسکی صورت پر تیار ہو چلے خوشی خوشی طرف ایوان کے روانہ ہوئے اور سب طریقہ تو زبانی بے ستون کے سُن چلے تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی چنانچہ داخل ایوان ہوئے بموجب ہدایت بے ستون تخت اُٹھایا وہی کلمہ کہے دروازہ ظاہر ہوا اندر گئے خلاصہ یہ کہ سب مقامونکو طے کر کے زندان خانہ پر پہونچے سب ساحر جو کہ وہان برائے حفاظت مقرر تھے بیٹھے ہوئے حفاظت کر رہے تھے خواجہ نے دیکھا کہ اُسمین ایک ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید ہے خواجہ نے بالکل خوف نہ کیا کیونکہ بے ستون سے سُن چکے کہ تم خوف نہ کرنا وہ اذیت نہین پہونچا سکتے ہین جیسے ہی اُن ساحرون نے خواجہ یعنے اشراق نقلی کو دیکھا سب نے چارون طرف سے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ تم کون ہو اور یہان کیون آئے ہو کیا سب دربان مر گئے جو تم چلے آئے اشراق نقلی نے کہا کہ تم مجکو اپنے افسر کے پاس لے چلو مین اُس سے اپنے آنے کا سبب بیان کرونگا وہ اشراق نقلی کو اُس کے افسر کے پاس لائے اُسنے جیسے ہی اشراق کو دیکھا برائے تعظیم اُٹھکھڑا ہوا کیونکہ بے ستون کے ہمراہ دیکھ چکا تھا اپنے برابر بٹھایا سبب آنے کا دریافت کیا اشراق نقلی نے کہا کہ بیان کرتا ہون بس پہلے اُسکی مزاج پرسی کی اُسنے جواب دیا کہ اچھا ہون بادشاہ کا مزاج کیسا ہے اشراق نے کہا کہ اچھا ہے بس اُسنے وجہ آنے کی پھر پوچھی اشراق نے کہا کہ مجکو بادشاہ نے بھیجا ہے کہ جا کر بادشاہ سابق کو قتل کرو تو مین قتل کرنے آیا ہون اُسنے

کہا کہ میرا نام کیا ہے کہا کہ پاسبان جادو اُسنے کہا کہ کچھ نشانی لائے ہو انگشتری اشراق نے دکھائی کہ پاسبان نے کہا کہ کوئی تحریری نشانی دکھایئے تب اشراق نے لفافہ جو کہ بے ستون نے اشراق کو دیا تھا پاسبان جادو کو دیا پاسبان نے وہ خط دیکھ کر کہا کہ یہ دروازہ زندان موجود ہے بسم اللہ قفل کھولیے تشریف لے جایئے مگر میرے پاس کنجی نہین ہے اشراق نے کہا کہ کنجی بھی میرے پاس موجود ہے مین لیتا آیا ہون بادشاہ نے دیدی ہے یہ کہکر کنجی جیب سے نکالی اُس کنجی کو لے کر در زندان پر آئے قفل اُس کنجی سے کھولا دروازہ کھولکر اندر آئے بس دروازہ بند کر لیا راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ طلسم سیماے بلند آواز ایک قفس آہنی مین قید تھا وہ قفس سقف مین لٹکا ہوا تھا اور ایسی قید سخت تھی کہ کسی طرف حرکت نہ کر سکتا تھا ایک ہی حالت سے بیٹھا رہتا تھا جو کی روٹی اور سوئے کا ساگ جسمین برابر کا نمک کھانے کو ملتا تھا اور گرم پانی وہ بھی یون کہ زمین شق ہوئی ایک حبشی پیدا ہوا وہ یہ سب اشیا دے کر چلا گیا کسی انسان کی صورت دیکھنے مین نہ آتی تھی چنانچہ اسکو اسیطور سے چھ برس گذر گئے تھے ہمہ وقت یہ اپنے مرنے کی دعا کیا کرتا تھا اور اپنی حالت پر رویا کرتا تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ روتے روتے سو گیا تھا اُسدن بہت پریشان تھا کہ اسنے خواب مین دیکھا کہ مین ایک صحرا مین چلا جاتا ہون اور مجکو پیاس بہت شدت سے لگی ہوئی ہے مین پانی کی تلاش مین چلا ہون کہ اسکو ایک مقام پر ایک چاہ ملا اُسپر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اسنے اُنسے پانی طلب کیا اُنھون نے فرمایا کہ کیا دین و مذہب رکھتا ہے اسنے کہا کہ مین عجائب پرست ہون انھون نے بنگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ جا دور ہو یہانسے یہان تیرا کچھ کام نہین ہے اور ایک چوب اُٹھائی مارنے کو یہ وہان سے بھاگا اسیطور سے یہ خواب مین کئی مقام پر گیا کہ جہان کنوان تھا اور ہر ایک کنوئین پر ایک مرد بزرگ بیٹھا ہوا تھا ہر ایک نے وہی سوال کیا اور اسنے وہی جواب دیا اُسیطور سے سکو سب نے خفا ہو کر اپنے پاس سے نکالدیا چنانچہ یہ مارے پیاس کے بیتاب و بیقرار ادھر اودھر

مارا مارا پھرتا تھا کہ اس مقام پر اسنے ایک مجمع دیکھا یہ وہان پہونچا دیکھا کہ ایک باغ کا دروازہ کھلا ہوا ہی یہ سب لوگ اُس باغ مین چلے جاتے ہین اسنے بھی قصد کیا جانے کا کہ ایک شخص نے کہا کہ تو کافر ہی تیرا کام جنت مین نہین ہی بلکہ تیرا کام تو دوزخ مین ہی اسنے اُسی خواب مین کہا کہ کافر کسے کہتے ہین اور غیر کافر کسکو تب اُس شخص نے اسکو جواب دیا کہ کافر وہ ہی جو خدا کو سجدہ نہ کرے بلکہ اُسکے بندو نکو سجدہ کرے اور یہ کہے کہ ہم فلان کی بندگی کرتے ہین اور مسلم وہ ہی جو کہ خداوند کریم کو جو کہ بالاے آسمان ہی سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے چنانچہ تو عجائب نگار کو سجدہ کرتا ہی جو کہ ایک ساحر ہی اور یہ لوگ سب خدا پرست ہین اپنے خدا کو پہچانتے ہین اس سبب سے انکو یہ باغ جنت مرحمت ہوا ہی تیرا مقام دوزخ ہی جا وہ جو سامنے مجمع ہی وہان تیرا کام ہی اسنے اُسی خواب مین دیکھا کہ اُس مجمع کے مقابل مین دوسری طرف مجمع ہی ہزارون آدمیون کا یہ ادھر کو آیا جب یہان آکر پہونچا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ مہیب صورت کے ہاتھ مین گرز آتشی لیے ہوئے اہل مجمع کو اذیت دیتے ہین وہ فریاد کرتے ہین وہ گرز مارتے ہین کہ اور خداوند کریم کو نہ پہچانو دوسرون کو سجدہ کرو اور ایک غار ہی اُسمین آگ روشن ہی اُس سے شعلے بلند ہو رہے ہین اسمین پکڑ کر ڈالدیتے ہین وہ جلنے لگتا ہی کوئی سماعت نہین کرتا ہی یہ جو خواب مین دیکھا ڈر گیا اور سہم گیا ابھی یہ کھڑا ہوا تھا کہ اسنے دیکھا اُسی خواب مین کہ دو گرز مار میری طرف بھی چلے بس یہ بھاگا ہوا چلا آتا تھا اور وہ تعاقب نہین ترک کرتے تھے کہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھے ہوئے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہی اور ایک لوٹا کورا پانی سے بھرا ہوا سامنے رکھا ہی اور ایک آبخورہ کہ یہ بھاگا ہوا اُدھر جو نکلا انکو بیٹھے دیکھکر اُسی عالم خواب مین اُنکے قریب جا کر گرا اور پکارا کہ مجکو انکے ہاتھ سے بچائیے یہ مجکو ہلاک کرنیکا قصد رکھتے ہین اسنے دیکھا کہ مین نے جو اسطور سے کہا تو ان مرد بزرگ نے میری طرف دیکھکر فرمایا کہ اسقدر بیقرار نہ ہو یہ تجکو ہلاک نہین کرسکتے ہین یہ فرماکر اُنسے کہا کہ ذرا ابھی تھم جاؤ مین اس سے کچھ پوچھ لون الگ کھڑے رہو وہ دونون گرز مار الگ کھڑے رہے ان مرد بزرگ نے اُس سے اُسی عالم خواب مین

فرمایا کہ تو کافر ہی اور تیرا مقام جہنم ہی اور یہ فرشتگان عذاب ہین پھر تو کیون اپنے مقام سے بھاگتا ہی جب تک دین اسلام نہ قبول کریگا اس عذاب سے نہ نجات پائیگا بلکہ اس سے زیادہ تر تیرے اوپر سختی کی جائیگی تب اسنے اُسی عالم خواب مین اُنسے کہا کہ پھر میری کیونکر جان بچے کہا کہ تو لعنت کر عجائب نگار پر اور عجائب پرستی سے توبہ کر خداوند کریم کو سجدہ کر تو تیری جان اس عذاب سے بچیگی ورنہ تو اسی عذاب مین مبتلا رہیگا اسنے اُسی عالم خواب مین کہا کہ پہلے تھوڑا پانی تو مرحمت فرمائیے کہ میرا دم شدت عطش سے نکلا جاتا ہی فرمایا کہ پہلے تو مسلمان ہولے پھر پانی لے ورنہ پانی پانا بہت دشوار ہی بناہ پانی بھی مشکل ہی اس عذاب سے اُسنے یہ سُنکے اُسی عالم خواب مین کہا کہ مجکو اسی طور سے کئی مقام پر پانی ملا اور یہی سب نے کہا اب تو میرا دم نکلا جاتا ہی مجکو تھوڑا پانی مرحمت ہو تاکہ میری جان بچے فرمایا کہ جب تک مسلمان نہ ہوگا پانی نہ ملیگا اسنے کہا کہ مین مسلمان ہونے کو موجود ہون تب اُن مرد بزرگ نے چند کلمہ اُسی عالم خواب مین وحدانیت خدا مین اسکے روبرو بیان کیے کہ اسکے قلب سے زنگ کفر مثل سحاب کے اُڑگیا شمع اسلام نے اپنی روشنی اُسکے سینہ مین ظاہر کی وہ اُسی عالم خواب مین صدق دل سے مسلمان ہوا جب مسلمان ہوچکا اُن مرد بزرگ نے اُسکو پانی دیا وہ اُسنے پیا خوب سیر ہوکر اُن مرد بزرگ نے کہا کہ پیاس بجھی اُسنے کہا کہ ہان اب تو اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ تو چین سے میرے پاس بیٹھو اور یہ کہکر اسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور اُن لوگون سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ مسلمان ہوگیا ہی یہ لائق بہشت ہی وہ دونون گرززن واپس چلے گئے تب اُن مرد بزرگ نے اُسی عالم خواب مین اس سے کہا کہ ای سپہ‌سالار بلند آواز تو مسلمان تو ہوا مگر اس امر کا خیال رکھنا کہ اب کبھی ترک اسلام نہ کرنا اُسنے کہا کہ جی نہین بھلا اب کیونکر ہوسکتا ہی تب اُن مرد بزرگ نے بہت کچھ اُسکو پند و نصیحت کی وہ پند و نصیحت کر رہے تھے کہ اُسکی آنکھ کھل گئی اپنے کو اُس قفس مین قید پایا اب جو خیال کیا تو مین خواب دیکھ رہا تھا خواب کا جو خیال آیا اسکا بند بند کانپنے لگا اُسیوقت سے اسنے یہ قصد کرلیا کہ مین نے لعنت کی عجائب نگار پر اور عجائب پرستی کو ترک کیا اور خداوند کریم

کو سجدہ کرونگا اگر اہل اسلام کا خدا برحق ہی اور سچا خدا ہی تو مین یہ نیت کرتا ہون کہ اگر مین رہا
ہو جاؤنگا اور اس سختی سے و تکلیف سے نجات پاؤنگا تو ضرور ضرور دین اسلام کو قبول
کرونگا یہ کہکر رونے لگا اور اپنی رہائی کی دعا کرنے لگا کہ اے خدائے نادیدہ میرے حال
پر رحم فرما اگر تو برحق اور سچا خدا ہی تو مجکو اس عذاب سے نجات دے اب تو تکلیف و
سختی قید کی برداشت نہین ہو سکتی ہی یا اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت
پیدا کر کہ مین بہت جلد رہا ہو جاؤن مین نے خواب مین تیرا دین قبول کیا ہی اور تجکو
بخدا مانا ہی یہ کہتا تھا اور روتا تھا روتے روتے اور دعا کرتے کرتے سو گیا اسنے
دیکھا کہ وہی مرد بزرگ تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ تو اسقدر بیقرار کیون ہوتا ہی
تیرے اوپر خداوند کریم نے رحم فرمایا اور تیری رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہی اب سب
نمک حرام سزا پائینگے تو رہا ہوگا اور طلسم فتح ہوگا تجکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کا شریک
ہو اور اسکی کمک کر اس امر کا خیال کرے کہ طلسم کشا آکر اس کوہ بے ستون کو فتح کریگا
اور بے ستون جادو کو قتل کرے گا اسکا عیار آکر تجکو رہا کرے گا اطمینان رکھو اب
بہت قریب زمانہ پہونچ گیا ہی ہر وقت یہی دعا مانگا کر طلسم کشا جلد آئے اور تیری
رہائی کی صورت ہو تو رہا ہو کر طلسم کشا کو لوح کا نشان دینا اور ہر مقام پر اسکا شریک
رہنا اگر تو طلسم کشا کی شراکت کرے گا تو بڑی عزت پائے گا اور بڑی تیری قدر ہوگی
بس جا اور دعا مانگ خداوند کریم تیری دعا کو قبول کرے گا یہ کہکر وہ مرد بزرگ غائب
ہو گئے اسکی آنکھ کھل گئی اپنے بستر کو معطر پایا اسکو اپنے خواب کا یقین ہوا اسدن
سے یہ ہر وقت یہی دعا کیا کرتا تھا یا خدائے نادیدہ جلد طلسم کشا کو بھیج اور میری
رہائی کی فکر کر اسی فکر و تردد مین اسکو دن اور رات بسر ہوتی تھی آج بھی یہ بیٹھا ہوا
قفس مین یہی دعا کر رہا تھا اور دل مین کہہ رہا تھا کہ اون مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو
بہت جلد رہا ہوگا کیا وہ خواب میرا غلط ہی مین تو کہہ نہین سکتا ہون کہ میرا خواب
غلط ہوگا اب سختی اٹھ نہین سکتی ہی کیا اسی قید مین میری عمر تمام ہوگی یہ کہتا تھا
اور روتا تھا کہ اسکے کان مین دروازہ کھولنے کی صدا آئی اسنے پلٹ کر دیکھا یہ خیال

کرکے کہ کیا سبب ہی کہ آج دروازہ کھلا کیونکہ جب سے مین یہان قید کیا گیا ہون دروازہ
نہین کھلا ہی آج دروازہ کھلنے کی کیا وجہ ہی گو پلٹا نہ جاتا تھا مگر جبراً و قہراً پلٹ کر دیکھا
اس خیال سے کہ کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہی دروازہ کھولنے کا اب جو پلٹا اور دیکھا تو کیا
دیکھا کہ اشراق آدم خوار ملازم خاص بے ستون تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے دروازہ
سے ظاہر ہوا اُسنے اندر آکر دروازہ بند کر دیا اسنے جو اُسکو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے
دیکھا فوراً دم نکل گیا جسم کا خون خشک ہو گیا یہی خیال دل مین پیدا ہوا کہ یہ مجکو بحکم
بے ستون قتل کرنے کو آیا ہی خیر جو مرضی خدائے نادیدہ کی میری آرزو نہ پوری ہوئی
کہ موت آگئی میری آرزو یہ تھی کہ مین ملازمت طلسم کشا سے مشرف ہوتا نمک حرام
میرے سامنے قتل ہوتے تو میرا دل خوش ہوتا مگر یہ آرزو میری پوری نہ ہوئی اور موت
آگئی یہ کیسا خواب تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو رہا ہوگا اس قید سے مین قید
ہستی سے رہا ہوتا ہون واہ واہ کیا خوب دین اسلام ہی عالم خواب مین قبول کیا طلسم
کشا کے آنے کی دعا کرتے کرتے زبان خشک ہو گئی سامان بھی رہائی کا ہوا تو کیا ہوا
کہ ملک الموت سر پر آموجود ہوا یہ تصور کرکے وہ رونے لگا اور آنسو بہانے لگا
ادھر اشراق نقلی نے قریب قفس جا کر اُس لوح کا عکس ڈالا کہ جیسے ہی عکس پڑا وہ
قفس وہان سے طرف زمین کے مائل ہوا بادشاہ بیٹھا رو رہا تھا اور مرگ کا یقین ہو گیا
تھا کہ ای کریم کارساز اگر میری موت آئی ہو تو اتنی مہلت اور دے کہ مین طلسم کشا
کو دیکھ لون اور نمک حرامون سے انتقام لے لون پھر تجکو اختیار ہی مین تیرا دین قبول
کر چکا ہون یہ دعا کرتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا خلاصہ یہ کہ وہ قفس زمین پر آیا اشراق
نقلی نے کھڑکی کھولی اور سیماے بلند آواز کو قفس سے نکالا دیکھا کہ وہ زار زار
زار زار رو رہا ہی اور آنسو جاری ہین اشراق نقلی نے بادشاہ کو روتے دیکھ کر اپنے
دل مین کہا کہ نہ معلوم یہ رو کیون رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اپنے مرنے کا یقین ہو گیا ہی
اس سبب سے رو رہا ہی خیر ذرا اسکو دھمکانا چاہیے یہ خیال کرکے اشراق نقلی
نے ایک مرتبہ کہا کہ کیون ای سیماے بلند آواز کیا حالت ہی اپنے کو کس حال مین

پاتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہی اس امر کا اقرار کرو کہ مین اطاعت شند کال سے باہر نہ ہونگا اور
مثل غلامون کے اسکی اطاعت کرونگا اور کبھی بھولے سے بھی اپنی سلطنت کا دعوے نہ
کرونگا یہ مقبولہ ہوگا تو اسوقت جان بچتی ہی ورنہ مین تم کو قتل کرنے کو بحکم بے ستون جادو
آیا ہون قتل کرونگا اب تمھارا بچنا دشوار ہی بیکار رو رہے ہو یہ رونا تمھارا کوئی فائدہ نہ
بخشے گا ناحق کو اپنی جان کھوتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی تم کو یہانسے
لے چلونگا اور سب سے تمھاری خطا معاف کرا دونگا ورنہ ایک ہاتھ مین تمھارا کام
تمام ہی یہ جو اشراق نے کہا بادشاہ نے یہ تقریر سنکے بہ نگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور نہ کہا
سر کو ہلا کر کہ کیا بکتا ہی کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے زبان سے بولتے کیا
سر ہلایا اور کہا کہ تو مجکو قتل کر مین کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا یہ سب کلام اشارہ سے
کیے بہ سبب سوزن کے جب اشراق نقلی نے یہ تقریر اس خیال سے کی تھی کہ اسکا
منشا معلوم ہو جائے کہ اسکو کچھ خیال اپنی رہائی کا ہی یا نہین ہی اور یہ امر اسکو منظور ہی
کہ مین اسطورسے رہا ہون کہ ان سب کی اطاعت کرون اسکو اپنی جان پیاری ہی یا
اپنا قتل ہونا منظور ہی جب دیکھا کہ اسکو اسطور سے رہائی منظور نہین ہی بلکہ قتل
ہونا منظور ہی دل سے کہا کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ اپنے قول کا پختہ ہی اور بات کا دھنی ہی
بس آگے بڑھکر زبان سے سوزن لی اور کہا کہ ای سیما سے بلند آواز خبردار و ہوشیار ہو جاؤ
منم خواجہ عمرو عیار مین اشراق کی صورت بنکر تیرے رہا کرنے کو آیا ہون ای بادشاہ
آگاہ ہو کہ طلسم کشا یعنے حمزہ صاحبقران کوہ بے ستون پر تشریف لائے ہین مین
انکے ہمراہ آیا تھا وہ لڑرہے ہین ساحرون سے مین بھی لڑرہا تھا کہ یکایک مین قریب
بے ستون کے پہونچ گیا کہ اسنے اشراق جادو کو اپنے پاس طلب کرکے
اس سے کہا کہ تو جاکر بادشاہ سابق کو قتل کرتا کہ یہ قصہ پاک ہو مین نے اسکو عیاری
کرکے اسیر کر لیا اور اسکی شکل بنکر یہان آیا اور اب تم اپنا حال بہت جلد بیان کرو
کہ کیون رو رہے ہو تم نے کیا خیال کیا تھا مجکو دیکھکر یہ جو خواجہ نے کہا اور اسکی
زبان سے سوزن لی یہ سننا تھا اور زبان کا قابو مین آنا تھا کہ اسکا چہرہ سرخ گیا

اور اُسنے خوش ہوکر کہا کہ ای خواجہ عمرو مین آپ کا شکریہ کہان تک ادا کرون مین یہی تو خیال
کر رہا تھا کہ مجھسے خواب مین ایک مرد بزرگ نے مسلمان کرکے مجکو فرمایا تھا کہ تو رہا
ہوگا طلسم کشا کا عیار آکر تجکو رہا کرے گا تجکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کی شراکت کر اور کمک
کرنا مین اُسی عالم خواب مین مسلمان ہوا تھا جب سے مسلمان ہون اور آپ کی آمد کا انتظار
کر رہا تھا جب آپ اشراق کی صورت پر شکل بناکر آئے تو میری امید قطع ہوگئی اور
مین نے خیال کیا کہ اب زندہ رہنا محال ہی یہ ضرور قتل کرے گا آہ نہ زیارت طلسم کشا
سے مشرف ہوا نہ جو جو آرزوئین دل مین تھین وہ سب پوری نہ ہوئین اور دنیا سے چلے
جب آپ نے وہ کلمہ کہے تو مین نے دل سے کہا کہ اس رہائی سے تو مرنا بہتر ہی مین نے
انکار کیا اب مین آپ سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ آپ نے بڑا احسان کیا مین عالم
خواب مین تو مسلمان ہو چکا ہون مجکو آپ بھی مسلمان فرمایئے اور خدمت طلسم کشا مین لے
چلیے خواجہ نے فرمایا کہ پہلے تم یہ تو بیان کرو کہ تم کیونکر عالم خواب مین مسلمان ہوئے تب
سیماے بلند آواز نے خوشی خوشی اپنے دونون خواب بیان کیے تب خواجہ نے کہا کہ
ای سیماے بلند آواز تم عالم خواب مین تو خدا پرست ہو چکے ہو تم کو اب ضرورت میرے
مسلمان کرنے کی نہین ہی یہی کافی ہی اگر تم کلمہ پڑھ لوگے تو سحر بھول جاؤگے ابھی تم کو ضرورت
نہین ہی ہان جب طلسم فتح ہو جائے گا اور دشمنون سے انتقام لے لوگے اُسوقت سحر سے
توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا بادشاہ نے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے کل حال اول
سے آخر تک بیان کیا تھا اور خواجہ نے اُسکے چہرہ پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا تھا اور
پیشانی کو جمال اسلام سے روشن دیکھا تھا جب ہی تو بیدردن چھوکے اور سنے اور اُس سے
کلام کیے زبان سے سوزن لے لی تھی مگر اُسپر بھی تو ہوشیار تھے کہ اگر اسنے کچھ بھی حرکت
کی تو مین غائب ہو جاؤنگا ہر طرح سے خواجہ نے اطمینان کر لیا تھا جب تو سوزن لی
تھی خلاصہ یہ کہ سیماے بلند آواز نے خواجہ کے قدمون پر سر رکھا اور کہا کہ میری خطا
کو معاف فرمایئے گا کہ مین نے اشراق آپ کو خیال کرکے بہت کچھ برا بھلا کہا تھا
اور امیدوار ہون کہ جہان آپ نے اتنا بڑا احسان کیا ہی کہ مجکو رہا کیا گویا دوبارہ زندہ فرمایا

ورنہ اسی قید مین تڑپ تڑپ کر مرجاتا میرا رہا ہونا غیر ممکن تھا مین آپ کا اپنی زندگی بھر احسانمند رہونگا اور آپ کی اور حمزہ صاحبقران یعنے طلسم کشا کے بار احسان سے کبھی سبکدوش نہونگا مین احسان فراموش نہین ہون آپ نے اور طلسم کشا نے میری جان بچائی اور مجبور رہا کیا ورنہ میرا رہا ہونا بہت دشوار تھا لہذا مین امیدوار ہون کہ مجھکو اپنی صورت اصلی بھی دکھایئے کیونکہ مین صورت آپ کی بلاحظہ کرکے اپنے دل کا شک بالکل دفع کرون مین آپ کی صورت خواب مین دیکھ چکا ہون اور روے زیبا جب تک صورت اصلی نہ دیکھون گا اسوقت تک مجھکو شک رہیگا لہذا میری یہ آرزو پوری فرمایئے اور میری امید بر لایئے خواجہ نے مسکرا کر اور اسکا سر سینہ سے لگا کر فرمایا کہ ای سیماے بلند آواز یہ کوئی احسان نہین ہی نہ کوئی صورت جان بچانے کی ہی سب کا زندہ رکھنے والا اور مردہ کرنے والا وہی خداوند کریم ہی جسنے سب کو پیدا کیا ہی جسکے حکم سے زمین و آسمان قائم ہین دریا روان ہین ہوا چلتی ہی سورج و چاند گردش کرتے ہین اسی کے اختیار مین ہی مین کیا کسی کو زندہ کرونگا یا مردہ یا حمزہ کیا قدرت رکھتا ہی کہ کسی کو زندہ کرے یا مردہ جسکی جسقدر بروز ازل زندگی معین ہوئی ہی اسیقدر وہ زندہ رہیگا اس سے زیادہ ایک منٹ زندہ نہین رہ سکتا ہی بس جو اسکی مصلحت تھی وہ ہوا ابھی تمھاری قضا نہ تھی اور تمھارے مقدر مین رہا ہونا مقرر تھا تم رہا ہوئے رہا یہ امر کہ مین نے رہا کیا یا حمزہ یہان آیا اس سبب سے رہا ہوئے اس امر کے لیے وہ کریم کارساز ایک سبب پیدا کرتا ہی اور ایک وجہ جیسا کہ تم نے سنا ہوگا کہ حیلہ روزی و بہانے موت بس اسنے یہی حیلہ نکالدیا تمھاری رہائی کا رہا یہ امر کہ تم نے جو یہ کہا کہ آپ مجھکو اپنی صورت دکھایئے تاکہ میرا شک دفع ہو تو تم نے کچھ منھ دکھائی رونمائی بھی رکھی ہی کہ میری صورت دیکھنے کی خواہش رکھتے ہو رونمائی لاؤ مین اپنی صورت دکھاؤن سیماے بلند آواز نے جواب دیا کہ ای خواجہ سلامت آپ بخوبی آگاہ ہین کہ مین قید شدید مین مبتلا تھا میرے پاس رونمائی کے لیے روپیہ کہان سے آیا بالکل مفلس ہو رہا ہون ہان اگر آپ اسقدر صبر فرمایئے کہ مین یہانسے نکلون اور اپنے مقامات پر جاؤن اور اپنے ملازمون دوستون و خیرخواہون سے ملون اسوقت مین آپ کی رونمائی

حاضر کرونگا یہ فرمائیے کہ آپکی کیا رونمائی ہوئی ہے اُسے حاضر کرونگا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ عاملہ قرضہ پر نہین ہوتا ہے جو مین قرض کرون اُسنے جواب دیا کہ خیر جو مرضی آپ کی میری خوشی آپنے نہ فرمائی خداوند کریم کسی کو مفلس نہ کرے بالکل اُسکی وقعت نہین ہوتی ہے کوئی اُسکا اعتبار نہین کرتا ہے خواجہ نے کہا کہ تم بیکار اسقدر تکرار کرتے ہو اور اپنے کو زحمت مین مبتلا کرتے ہو اس امر کی کیا ضرورت ہے کہ مین اپنی اصلی صورت دکھاؤن پھر دیکھ لینا جب روپیہ تمھارے پاس ہوگا سیماے بلند آواز نے عرض کیا میرے خواجہ سلامت میرے حال پر رحم فرمائیے اور مجکو اپنی صورت اصلی دکھائیے جسقدر آپ فرمائینگے مین حاضر کرونگا بلکہ کچھ نذر بھی دونگا خواجہ نے کہا کہ ہان ایک صورت سے مین صورت دکھا سکتا ہون کہ تم عندالطلب رقعہ تحریر کردو تو مین اپنی صورت دکھادون اُسنے جواب دیا کہ بسر و چشم بس خواجہ نے کہا کہ تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ دوات و قلم کہان ہے خواجہ نے کہا کہ نہین موجود ہے مگر اُسکی بھی اجرت دینا پڑے گی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بس خواجہ نے دوات قلم نکالکر اور کاغذ سیماے بلند آواز کو دیا اور کہا کہ لکھو اُسنے عرض کیا کہ کسقدر روپیہ ہوا جواب دیا کہ جو تم کو توفیق ہو اور تم برداشت کر سکو بس سیماے بلند آواز نے دو لاکھ روپیہ کا رقعہ تحریر کرکے عندالطلب خواجہ کے حوالے کیا اور کہا کہ یہ آپ کی رونمائی کی بابت ہے اور جو مجکو دینا ہوگا وہ مین الگ سے دونگا خواجہ نے وہ رقعہ لے کر نذر زنبیل کیا اور اب جو قبلا کرتے ہین اور زمین پر آتے ہین تو وہ صورت بدل گئی وہی ٹکا سی ڈاڑھی کھٹائی سے کان چھوٹی چھوٹی آنکھین چھ گز کا قد نیچے کا تین گز کا اوپر کا ناریل ایسا سر کلچہ ایسے گال ٹاٹ کا کرتہ ٹاٹ کا پائجامہ پہنے ہوئے موجود تھے چونکہ سیماے بلند آواز خواب مین خواجہ کو دیکھ چکا تھا پہلے ہی پہچان لیا بس اب جب خواجہ اپنی اصلی صورت دکھا چکے اُسوقت سیماے بلند آواز نے سحر کیا کہ تمام قید جسم پر سے دور ہوگئی اور ہاتھ پاؤن مین طاقت آگئی ایک مرتبہ انگڑائی لے کر اُٹھا بیرون قید خانہ سب ساحر مع پاسبان جادو کے بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جب سے اشراق جادو اندر گئے ہین اُسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا کر رہے ہین پاسبان

جواب دیا کہ جو کچھ اُنسے بادشاہ نے فرمایا ہوگا جس طریقہ سے قتل کرنے کو کہا ہوگا اسطور سے قتل کرینگے ہم کو کیا جب چاہیں باہر تشریف لائیں یہاں یہ سب کہہ رہے ہیں اندر جب سیہاسے بلند آواز اپنی قید دور کرچکا اور ہاتھ پانوں میں طاقت آچکی اُسوقت ہاتھ جوڑکر خواجہ سے کہنے لگا کہ آپ تشریف لے چلیں جہاں صاحبقران مقابلہ فرمارہے ہیں میں بھی آتا ہوں وہ تیغہ لے آؤں جس سے بے ستون نمک حرام قتل ہوگا بدون اُس تیغہ کے قتل نہ ہوگا اور کوئی تلوار اُسپر اثر نہ کریگی خواجہ نے جواب دیا کہ جاؤ شوق سے مگر بہت جلد آنا وہاں صاحبقران مقابلہ فرمارہے ہونگے اُسنے جواب دیا کہ میں ابھی آتا ہوں آپ وہاں پہونچنے نہ پائینگے کہ میں حاضر ہوجاؤنگا خواجہ نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر خواجہ بھی اُٹھے کہ سیہاسے بلند آواز نے سحر کیا کہ چھت زندان خانہ کی شگافتہ ہوئی اور شگاف پیدا ہوا اسنے زمین سے خاک اُٹھاکر اپنے شانوں پر کچھ اسم سحر دم کرکے ملی کہ پر پیدا ہوئے ادھر خواجہ نے دروازہ کھولکر اور خنجر ہاتھ میں لے کر نعرہ کیا۔ نعرہ۔

کہ عمرو ہوں میں عیار صاحبقران	سر سے کہ کانپتا ہے جہان	وہ زندہ جہاں کو قرار ہوں
جہان کا میں عالم کا عیار ہوں	کیا تیز رفتار ہو کر قدم	صبا ٹھوکریں کھائے ہر ہر قدم
اڑادوں جہاں کے بھی میں ہوش کو	نہ پہونچے مری گرد پاپوش کو	تراشندہ ریش کفار ہوں

زمانہ کا مکار و غدار ہوں یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ آن ساحروں پر گرے دو چار کو خنجر سے ہلاک کیا دو ایک کو حقہ آتش بازی مارکر جلادیا دس پانچ نے منھہ جھولس دئے غرضکہ سب کے سب بیٹھے ہوئے تھے یکایک جو یہ نعرہ ہوا اور یہ آفت نازل ہوئی سب ڈر گئے اور بدحواس ہوگئے کہ یہ نعرہ کیسا ہوا اندر زندان کے تو اشراق آدم خوار برائے قتل بادشاہ سابق گیا تھا یہ عمرو وہاں کہاں سے آگیا یہ جو نعرہ ہوا یہ سب کے سب تو یہ فکر کررہے تھے خواجہ نے دس پانچ کو قتل کرکے جلدی سے خیمہ اور دھولی ادھر سیہاسے بلند آواز نے زندان خانہ سے نکل کر نعرہ کیا منم شاہ طلسم منم سیہاسے بلند آواز اے کافران بد دغا و نمک حرامان بے حیا کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بروید ہاں تم سب کے خواجہ عمرو عیار حمزہ صاحبقران نے چھوڑا لگایا تم پر کیا

منحصر ہی تمھارا جو بہت بڑا گورو ہی اُسکے چونا لگایا ایسی میخ ماری کہ تالو کے پار ہو گئی مجھکو
اشراق کی شکل بنکر اور یہان آکر رہا کیا اُس نمک حرام نے تو میرے قتل کے لیے اپنے
باپ اشراق کو روانہ کیا تھا راہ مین اسیر عیاری ہو گئی اشراق کا دنیا سے فراق ہوا
دوسرے اشراق اُسی کے باپ نے مجکو رہا کیا وہ تو اپنی سی کر چکا تھا مگر کیا کرے
تقدیر سے ہر ایک مجبور ہی چونکہ میری تو قضا نہ تھی میرے مقدر مین رہا ہونا لکھا تھا اسکی
قضا تھی مین بچ گیا اور رہا ہو گیا اب وہ مارا جائیگا یہ کہکر جو سحر کیا بھلا اسکے سحر کا کون
جواب دے سکتا ہی بادشاہ طلسم تھا سحر مین طاق افسون گری مین شہرہ آفاق شعبدہ
بازی مین مشاق ساحرون کے فرق کا تاج تھا جہان جم کر کھڑا ہو گیا طبقہ ہلا دیے گو کہ
برسون سے قید تھا زمانہ قریب پچاس برس کے ہوا سب سحر وغیرہ کم زور ہو رہا تھا پیر قابو
سے نکل گئے تھے اُسپر یہ عالم تھا کہ جدھر آنکھ کا اشارہ کر دیا اُسطرف کا طبقہ کا طبقہ اُلٹ
گیا حرکت کے سبب سے طبقہ زمین کے ہل جاتے تھے زمین کو زلزلہ آجاتا تھا یہ عالم
تھا بس بادشاہ طلسم نے نعرہ کرکے سحر جو کیا زندان خانہ منہدم ہو کر گرا بہت سے ساحر
اُسکے نیچے دب کر ہلاک ہوئے ایک تلاطم مچ گیا اول تو خواجہ کے نعرہ سے تلاطم مچا ہوا
تھا دوسرے بادشاہ طلسم نے جو نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا اور سحر کیا کہ زندان خانہ
گرا اور سب نے آواز سُنی پاسبان جادو نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ سیمائے بلند آواز
قید سے رہا ہو کے بالائے ہوا قائم ہین بس حواس جاتے رہے دم نکل گیا اور سب
ساحرون نے بھی دیکھا ہر ایک مردہ صد سالہ سے بدتر ہو گیا مگر اب کیا ہو تا ہی ایک
مرتبہ سب کے سب اسباب سحر اُٹھا کے چلے پاسبان نے بھی اسباب سحر اُٹھایا کہ جاکر
مقابلہ کرون چونکہ سیمائے بلند آواز کو تعجیل تھی اسنے دیکھا کہ یہ سب میری طرف آتے
ہین اگر مین ان سے مقابلہ مین مصروف ہونگا وہان کا کام ہرج ہو گا اُس نمک حرام
بے ستون کے قتل مین عرصہ ہو گا بس انکا کام تمام کر یہان تیرا ٹھہرنا بیکار ہی
یہ خیال کرکے اب جو اسم سحر پڑھکر دم کرتا ہی معاذ اللہ ایک برق چمک کر جو گرتی ہی
اُسنے سب ساحرون کو ایک مرتبہ جلا کر خاک سیاہ کر دیا مع پاسبان جادو کے

کوئی زبان تک تو ہلا نہ سکا حربہ کرنا تو شے دیگر ہے بس اُن کے مرنے کی علامت بلند ہوئی کہ بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ جسقدر عمارت تھی وہ سب گری اور میدان ہو گیا نہ وہ ایوان تھا نہ وہ میدان نہ وہ درندان سب صحرا تھا وہ شیر وغیرہ جو کہ براے حفاظت بے ستون نے مقرر کیے تھے یہ حال دیکھکر خدمت بے ستون مین خبر کرنے کو بھاگے بادشاہ طلسم نے ان سبکو خاک سیاہ کرکے اپنی راہ لی اُدھر خواجہ نے دس پانچ ساحرونکو قتل کرکے اور گلیم اوڑھکر چلے تھے کہ یہان سے نکل چلو اور چلکر صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو کہ مین نے بادشاہ طلسم کو جاکر رہا کر دیا وہ آتا ہے تیغہ قتل بے ستون لے کر آپ پریشان نہ ہوجیے یہ اُسی طرف چلے تھے کہ جسطرف سے آئے تھے کہ یہان بادشاہ طلسم نے سب کارخانہ سحر کرکے درہم و برہم کر دیا تھا بس خواجہ ایک صحرا مین کھڑے ہوئے تھے کہ یکایک ایک تراقہ ہوا اور برق چمکی اب جو خواجہ نے دیکھا تو وہ سب عمارت جو سامنے تھی دھوان ہو کر اُڑ گئی اور اپنے کو اُس مقام پر پایا کہ جہان پر اشراق آدم خوار کو بیہوش کیا تھا اور ایوان کیطرف چلے تھے بس خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے طرف میدان جنگ کے چلے جہان صاحبقران سے اور بے ستون سے معرکہ پڑا ہوا تھا صاحبقران برابر قتل کر رہے تھے لاش پر لاش گر رہی تھی خون کا دریا روان تھا ساحرون کے مرنے کی علامت بلند تھی شعلہ بلند ہو رہے تھے دھوان ہر طرف اُٹھ رہا تھا برقین چمک رہین تھین آگ برس رہی تھی تیر گر رہے تھے برف برس رہی تھی ہنگامہ دار و گیر برپا تھا بے ستون درمیان مین کھڑا ہوا سب کو ترغیب جنگ دلا رہا تھا اور خود بھی سحر کر رہا تھا بار بار سر اُٹھا کر چارونطرف دیکھ بھی لیتا تھا خصوصاً ایوان کی طرف اس خیال سے کہ جب اشراق آدم خوار سیماے بلند آواز کو قتل کرے گا چونکہ وہ بادشاہ طلسم تھا اسکے مرنے سے تمام طلسم و مرحلہ جات کو تہلکہ ہوگا اور آثار قیامت برپا ہونگے گو قتل ہوتے نہ دیکھا مگر یہ سب آثار دیکھکر دل خوش کر لونگا اس خیال سے دیکھتا تھا کہ یکایک اسنے دیکھا اُس طرف کو لا کھون شعلہ بلند ہوئے اور غبار اُٹھا اور شور و غل کی صدا آنے لگی یہ بہت دل مین خوش ہوا کہ اشراق نے بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالا

یہ اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہی یہ خوش ہونے لگا چہرہ اسکا بحال ہوگیا گو جنگ و
پیکار کا رنگ بگڑا ہوا تھا مگر اُسپر بھی یہ حال دیکھکر اسکو اسقدر خوشی ہوئی کہ فرط خوشی
سے پھولون نہ سماتا تھا کہ یکایک اسکے سامنے سیکڑون لاشین آکر دھما دھم گرنے لگین
اسنے دل مین کہا کہ یہ کیا آفت نازل ہوئی یہ لاشین کہان سے آئین انکو کس نے قتل
کیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اُن ساحرون کو پایا جو کہ برائے پاسبانی بادشاہ طلسم کے
مقرر تھے اور دیکھا کہ پاسبان جادو کی بھی لاش اُن لاشون مین ہی یہ دیکھکر بے ستون
کے حواس جاتے رہے اور حیران ہوا کہ انکو کس نے قتل کیا یہ حیران دیکھ رہا تھا اور
پریشان ہورہا تھا کہ یکایک اُن سب لاشون سے ایک شعلہ پیدا ہوا اُسی مقام پر
جلکر خاک سیاہ ہوگئین بے ستون جادو مثل طائر گم کردہ آشیان کے ساکت کھڑا
ہوا تماشہ دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کیا ماجرا ہی ان سب ساحرون کو کس نے قتل کیا
اشراق باغی ہوگیا اُسنے ان سب کو قتل کرکے شاہ طلسم کو رہا کردیا اب لڑائی و
پیکار بھول گیا اُدھر صاحبقران اسم اعظم ورد زبان فرماتے ہوئے ساحرون کو قتل
کرتے ہوئے بے ستون کی طرف چلے آتے ہین اس مقام پر ہزارون ساحر تیل
ماش ہورہے ہین مثل پروانہ کے شمع شمشیر پر جل جل کر خاک ہورہے ہین عجب عالم
ہی عجب وقت ہی ساحر تو یہ چاہتے ہین کہ طلسم کشا بے ستون کے قریب پہونچے
صاحبقران برابر قدم بڑھاتے ہوئے چلے جاتے ہین پیچھے قدم نہین ہٹتا ہی جہان
پر مجمع زیادہ پایا جم کر جیودو ہاتھ لگائے سب مجمع صاف ہوگیا آگے قدم بڑھایا جب تک
یہ لاشین نہین آئین تھین اُسوقت تک تو بے ستون ہر ایک کو ترغیب جنگ
دے رہا تھا جب سے لاشین آئی ہین اُسوقت سے یہ ششدر و پریشان ہی
کہ یہ کیا سامان ہی سب بھولا ہوا ہی اپنے تن بدن کی خبر نہین ہی کہ اُن لاشونکی
راکھ سے ایک طائر ہفت سر پیدا ہوا اور بلند ہوکر وہ یون گویا ہوا کہ ای ساکنان
کوہ بے ستون و ای تابعان بے ستون جادو و ای بے ستون جادو آگاہ ہو
کہ ہم سب کو بادشاہ طلسم نے قتل کیا اور وہ رہا ہوگیا ہی ہوشیار و خبردار ہوجاؤ

اُسکے رہا ہوتے ہی ایک اشارہ کی ابرو مین یہ آفت برپا کردی کہ ہم جلکر خاک ہوگئے تمام عمارت و مکان سب برباد ہوگئے اُس مقام پر ویرانہ ہوگیا مین آگاہ کرتا ہون کہ یہ بے ستون مارا جائیگا کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ طلسم طلسم کشا کا شریک ہوکر لوح کا پتہ دیگا طلسم کشا لوح کو حاصل کرکے طلسم کو فتح کریگا جو شریک طلسم کشا ہوگا وہ عزت پائیگا جو مخالفت کریگا وہ ذلیل و خوار ہوگا مارا جائیگا طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا اشراق آدم خوار کو راہ سے پکڑ لیا اور خود اُسکی صورت بنکر گیا جو اشیا بے ستون نے اشراق کو وہان تک جانے کے لیے دیے تھے اور نشانیان دین تھین وہ سب حاصل کرکے وہان پہونچکر بادشاہ طلسم کو رہا کیا وہ اب آتا ہے یہ کہکر وہ طائر ایک سمت کو اُڑ گیا اس بیان کا سننا تھا کہ بے ستون نے زانو پر ہاتھ مارا کف افسوس ملنے لگا تمام بدن مین ہیبت سے رعشہ پڑگیا اپنی موت کا یقین ہوگیا مگر ایسا سیاہ قلب ہی جو سردار واقعہ دیکھکر اُسکے قریب آگئے تھے اور سب نے یہ خبر سنی تھی اُنپر کیا منحصر ہی جسقدر ساکنان طلسم تھے اور جسقدر اُس کوہ پر ساحر تھے کو جنگ و پیکار مین مصروف تھے مگر یہ خبر سب نے سنی اور سب پریشان ہوئے اُدھر بے ستون نے ان سردارون سے کہا کہ چاہے قتل کیا جاؤن کوہ بے ستون برباد ہو بلا سے ہو مگر مین طلسم کشا کی اطاعت ہرگز ہرگز نہ کرونگا یہ کہہ رہا تھا کہ وہ محافظ و دربان جو کہ قتل ہونے سے باقی رہے تھے مثل محافظ جادو و اژدر جادو و ببران جادو کے حیران و پریشان خائف و ترسان مثل بید لرزان سانس پھولی ہوئی دم پر بنی ہوئی چاک گریبان آکر پہونچے اور بے ستون کو دیکھکر پکارے کہ ای بادشاہ غضب ہوگیا آپ نے بڑا دھوکا کھایا وہ اشراق آدم خوار نہ تھا جسکو آپ نے سب اسباب جو کہ قتل بادشاہ طلسم کے لیے درکار تھے دیکر اور سب باتین بتا کر برائے قتل بادشاہ طلسم روانہ کیا تھا وہ عیار طلسم کشا خواجہ عمرو تھا اُسنے سب مرحلہ طے کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کیا بادشاہ طلسم نے پاسبان جادو

کو مع اُسکے ہمراہیون کے قتل کیا ہم اپنی اپنی جان لے کر اور بچا کر یہ خبر پاکر بھاگے یہان آکر
یہ معرکہ دیکھا کہ آپ سے معرکہ پڑا ہوا ہی ای بادشاہ اب کیا ہوگا بے ستون نے
اُنکی طرف بنگاہ یاس دیکھکر کہا کہ کیا بیان کرون اچھا جو ہونا تھا وہ ہوا مین تم سب سے
کہتا ہون کہ طلسم کشا یکہ و تنہا ہی سب جان لڑا کر اتنے عرصہ مین قتل کر لو کہ بادشاہ طلسم
نہ آنے پائے اُسکے آنے تک اس قصہ کو پاک کر دو اگر وہ آگیا تو آفت برپا کر دےگا گو
بالکل بے دست و پا ہوگا مگر اُسپر بھی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہ دے سکیگا اُن سب نے
کہا کہ بہت خوب اب تو سب ساحر جو کہ آئے تھے کل حال دریافت کرکے لڑائی مین
مصروف ہوئے اور وہ جو کہ وہان موجود تھے وہ بھی لڑنے لگے جان دے دیکر بے ستون
نے جواب پلٹ کر دیکھا تو طلسم کشا کو اپنے سے بہت چرب پایا اور ہزارون لاشون کا
انبار دیکھا بہت افسوس کیا اب سوائے مقابلہ کرنے کے کیا چارہ ہی خود بھی سحر
کرنے لگا خلاصہ یہ کہ صاحبقران اکیلے ساحرون کو قتل کر رہے تھے و برکت اسم اعظم
سحر سے محفوظ ہین نوبت یہ ہی کہ تمام کپڑے خون آلود ہین شرارے کھیتون سے
چل رہے ہین قبضہ ہاتھ مین کہنہ بیٹھا ہی خود بھی پانچ چار زخم کھائے ہین تھک گئے
ہین مگر ہاتھ چلے جاتے ہین قدم بڑھے جاتے ہین کبھی لب پر اسم اعظم ہی کبھی دعا ہی
کہ توہی مدد کرنے والا ہی توہی رحم کرنے والا ہی توہی اس بلائے بیکران سے نجات
دینے والا ہی توہی اس جنگ و پیکار کو فتح کرنے والا ہی یہ کیا جمع ہی اگر گروہون کا مجمع
ہو اور تیری کمک و مدد شامل حال ہو تو ایک دم مین سب بھاگ جائین بقول شاعر
شعر اگر تو نہ یہ قوت زور دے * تو پھر ہستی کوئی کیا کر سکے * ای مالک میرے ای
مدد کرنے والے یہ وقت مدد ہی اسقدر مجھ مین قوت و طاقت عطا فرما کہ مین ان
سب کو بھگا دون اور تیرے فضل و کرم سے کوہ بے ستون کو فتح کرلون مین یکہ و
تنہا ہون یہ ہزارون ہین خلاصہ یہ کہ صاحبقران کی یہ دعا ہوتی تھی اور ہر مرتبہ
قدم بڑھتا تھا کیونکہ بفضل خدا شامل حال زرخندہ مال تھا صاحبقران تو لڑ رہے
تھے کہ خواجہ عمرو بادشاہ طلسم کو رہا کرکے جو وہان سے چلے تھے تو یہان آکر

اسوقت پہونچے کہ جب بے ستون کو سب حالات سے خبر ہو چکی ہے اور وہ اپنے لشکر کو ترغیب لڑنے کی دے کر خود مصروف جنگ ہوا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ بے ستون جادو وہ وہ کمال کے سحر کر رہا ہے مگر ایک سحر بھی بے ستون کا صاحبقران پر اثر نہین کرتا ہے نزدیک ساحرونکا مگر صاحبقران پر ساحرون کا مجمع ہے اور صاحبقران قتل کر رہے ہین یہ واقعہ جو خواجہ عمرو نے دیکھا دل مین کہا کہ اب وقت پوشیدہ رہنے کا نہین ہے اپنے کو ظاہر کرو اور حمزہ کو رہائی بادشاہ طلسم سے آگاہ کرو اور کہدو کہ پریشان نہ ہو لڑے جاؤ بادشاہ طلسم کو مین نے رہا کیا اُسنے تمھاری اطاعت کی وہ تیغہ لینے کو گیا ہے کہ جس سے بے ستون قتل ہوگا بدون اُس تلوار کے آئے بے ستون قتل نہ ہوگا یہ دل مین سوچ کر ساحرون کو نا لکھتے پہاندتے لاشون پر پاون رکھتے اور انکو کچلتے ہوئے قتل کرتے قریب صاحبقران پہونچے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کہ میرا پاون کس نے پکڑا آپ گلیم تو اوڑھے تھے صاحبقران کو نہ دکھائی دیے جب کچھ نظر نہ آیا تو صاحبقران پھر لڑنے لگے کہ آپ نے ابکی مرتبہ زور سے پاون کو دبایا اور چٹکی لی صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا فرمایا کہ واہ کیا خوب کشتی پر مچھر کاٹتے آئے یہان بھی ساتھ نہ چھوڑا کہ یہان تو ساتھ چھوڑتے ہین تو لڑ رہا ہون وہ میرے پاون مین کاٹ رہے ہین کہ انکو تاب باقی نہ رہی دوسرے اپنے کو ظاہر کرنا تھا ایک مرتبہ قہقہہ مار کر ہنسے اور گلیم اُتار لی اور کہا کہ اے حمزہ مچھر کیسے مین ہون تمھارا خادم و جان نثار عمرو عیار کشتی مین بھی مین ہی نے تم کو ستایا تھا اور یہان بھی شاباش و مرحبا لڑے جاؤ موقع نہین کہ مین تم سے کل حال بیان کرون مگر اتنا کہے دیتا ہون کہ پریشان نہ ہو مین نے عیاری کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کر دیا ہے وہ شریک ہو گیا ہے تلوار بے ستون کے قتل کرنے کے لینے کو گیا ہے آتا ہوگا تیغہ لے کر اتنی دیر تامل کرو کہ وہ آجائے اور تم کو تلوار دے صاحبقران نے جو خواجہ عمرو اپنے یار وفادار و جان نثار و عاشق زار کو دیکھا مثل گل شگفتہ ہو گئے چہرہ بحال ہو گیا سرخی آگئی دل قوی ہو گیا کچھ جواب نہ دیا لڑنے لگے خواجہ

بھی اب بظاہر مصروف جنگ ہوئے عقب پشت صاحبقران لڑ رہے ہیں مگر اسپطور
سے کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے سر ہلایا اُنھون نے خنجر مار کر اُسکا کام تمام کیا
جب وہ گرنے لگا دوسرے کے شانہ پر بیٹھے شل ہو کے اُسکو جو بوجھ معلوم ہوا
وہ پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ سر تن پر نہ تھا کسی کے پیٹ کر خنجر مارا کہ شکم چاک قصہ
پاک جہان پر مجمع دیکھا لوٹ لگائی برابر سر قلم کرتے ہوئے چلے گئے اسطور سے لڑ رہے
ہین ہین جب دیکھا خواجہ نے جہان پر صاحبقران لڑ رہے ہین وہان زیادہ مجمع ہے
جھپٹ کر پہونچے حقہ آتش بازی مار کر اُس مجمع کو درہم و برہم کر دیا خلاصہ یہ کہ
اسپطور سے ہزارون ساحرون کو قتل کیا انجام کار ایک مقام پر جبکہ بے ستون
سے تھوڑا فاصلہ رہ گیا اور بے ستون نے پکار کر کہا کہ تم کیسے مرد ہو اور کیسے ساحر
ہو کہ ایک غیر ساحر یکہ و تنہا تم سب کو قتل کرکے میرے پاس چلا آتا ہے تم سے روکا
نہین جاتا ہے سبکی ناک کاٹے ڈالتا ہے کیسے مرد ہو یہ جو پکار کر کہا سب کو غیرت آگئی
اور ایک مرتبہ کل سردارون و کل اہل لشکر نے حملہ کیا اور چارون طرف سے گھیر لیا
اور غل ہونے لگا کہ مار لو جانے نہ دو آگے قدم بڑھانے نہ دو چارون طرف سے وار
ہونے لگے صاحبقران پر اسقدر مجمع ہوا کہ ہوا کا گذر محال تھا قدم اُٹھانا محال تھا
صاحبقران نے یہ مجمع دیکھا اور خواجہ نے پریشان ہو کر دونون ہاتھون سے
پیاپی وار کر رہے تھے ساحر مر مر کر گر رہے تھے ایک حشر و نشر برپا تھا صدائے
ہائے ہوے ویلان سے میدان جنگ گونج رہا تھا ساحرون کے مرنے کی
علامت بلند تھی شعلہ نکل رہے تھے آگ برس رہی تھی پیر غل مچا رہے تھے پنسول
ترسول و نارنج و ترنج اُچھل رہے تھے برقین چمک رہین تھین صاحبقران نے
جو کفار کا مجمع بہت دیکھا اور دیکھا کہ چشم زدن کی مہلت نہین ہے جلدی جلدی
اسم اعظم و رموز زبان فرما رہے تھے اور ہاتھ برابر چل رہے تھے خواجہ بھی لڑ رہے
تھے یہ عالم جو صاحبقران و عمرو نے دیکھا کہ کسی طور سے مجمع کفار کا کم نہین ہوتا
ہے اور بڑھتا جاتا ہے دست بدعا ہوئے اور یون دعا کرنے لگے کہ اے کریم کارساز

واہ رب بے نیاز رحم فرما کمک کر کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن اپنے فضل و کرم سے اس لڑائی کو فتح کر اس کفار کے مجمع کو قلم کر یہ وقت مدد ہی اور کمک ہی صاحبقران نے جیسے ہی دعا کی درگاہ خدا مین تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا کیونکہ در آسمان وا تھے فوراً دعا قبول ہوئی دریائے رحمت الٰہی جوش زن ہوا بس یہ منظور خدا ہوا کہ اب لڑائی فتح ہو جائے یہان یہ مجمع تھا اور اس کشاکش مین صاحبقران و خواجہ عمرو پھنسے ہوئے تھے اور لڑ رہے تھے اُدھر جو بادشاہ طلسم خواجہ عمرو سے تیغہ لینے کو کہکر گیا تھا اُس مقام پر پہونچا کہ جہان تیغہ رکھا ہوا تھا وہان پہونچا آواز دی کہ صمصام جادو خبردار ہو جا مین آ پہونچا رہا ہو کر اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری خدمت مین ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور تیغہ میرے حوالے کر اور آگاہ ہو کہ مین ہون بادشاہ طلسم سیمیا سے بلند آواز یہ جو نعرہ کیا صمصام جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا نعرہ کی صدا سُنکے ہوشیار ہوا اُسنے اپنے خادم سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ طلسم رہا ہو گیا اور وہ تیغہ لینے کو آیا ہی اب مین کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو مین اُسکے مقابلہ کی طاقت نہین رکھتا ہون اور اگر اطاعت کرتا ہون تو سب ستون کا دشمن ہوتا ہون خادم نے کہا کہ پھر کیا تدبیر فرمایئے گا صمصام نے جواب دیا کہ سوائے اس تدبیر کے کہ تیغہ لیکر یہان سے بھاگ کر سب ستون کے پاس چلا جاؤن اُسنے کہا کہ یہ عرصہ کس کام کا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ صمصام جادو نے تیغہ صندوق سے نکالا اور اُسکو لیکر چاہا کہ اڑکر جاؤن کہ سیمیا سے بلند آواز نے تھوڑے عرصہ تک انتظار کیا کہ اب صمصام تلوار لیکر باہر آتا ہی جب وہ نہ آیا اُسنے سحر کیا کہ دیوار مکان کی گری بادشاہ نے دیکھا کہ صمصام تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہوا ہی بھاگنے کا قصد رکھتا ہی ڈانٹا کہ او مکار کہان جاتا ہی مین آ پہونچا مین تو انتظار کر رہا تھا کہ یہ نمک حرام اب حاضر ہوتا ہی اور جب حاضر ہوتا ہی یہان اُسنے بھاگنے کی فکر کی تھی کہان جائے گا میرے ہاتھ سے یہ کہکر سحر جو کیا تو ایک برق چمک کر گری صمصام بھاگنے کی فکر مین تھا کہ بادشاہ نے صدا سُنی منھ پھیر کر جو دیکھا تو سامنے کھڑا پایا بہت گھبرایا کہ اب

کیا کرون ملک الموت سر پر موجود ہو گیا حیران و پریشان کھڑا تھا اور فکر کر رہا تھا کہ اطاعت کرلون کہ برق چمک کر گری اسنے سپر سحر کو اُٹھایا مگر وہ برق کب رُکتی ہو گرتے ہی اُسکے سر سے گذر کر زمین مین غرق ہو گئی صمصام کے دو پرکالے ہوئے جو چیزین اُسکے سحر کی تھین سب برباد ہو گئین بادشاہ طلسم نے بڑھ کر تیغہ اُٹھا لیا اور پرواز کر کے طرف میدان جنگ کے جہان کہ صاحبقران لڑ رہے تھے روانہ ہوا ادھر سے یہ چلا اُدھر سے صمصام کی لاش خود بخود اُڑ کر چلی وہ چند ملازم جو تھے یہ واقعہ دیکھ کر بھاگے تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک برق چمک کر گری وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے بے ستون جادو وہان لڑ رہا تھا اور سحر کر رہا تھا کہ صمصام کی لاش دھم سے جا کر اُسکے پاس گری بے ستون نے جو دیکھا تو صمصام محافظ تیغہ سحر کش کو کشتہ پایا اب تو اُسکو اپنی موت کا یقین ہوا وہ لاشہ چلا ایک طائر اُسکے سر سے پیدا ہوا اُسنے بھی بربادی طلسم و کوہ بے ستون کی خبر دی اور کہا کہ بادشاہ طلسم نے جا کر صمصام جادو کو قتل کیا اور تیغہ پر قبضہ کیا اب وہ آتا ہے یہ کہکر وہ طائر اُڑ کر چلا گیا اسکا جانا تھا اور یہ خبر دینا تھا کہ بے ستون کا چہرہ زرد ہو گیا ہاتھ مین رعشہ پڑ گیا سکتہ کی نوبت ہو گئی مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گیا مگر یہ عالم ہے اہل لشکر کو ترغیب دے رہا ہے اور آپ تو خود بھی جان دے دے کر لڑ رہا ہے کہ یکایک آسمان پر نعرہ ہوا کہ تمکو امون خبردار و ہوشیار ہو جاؤ مین آ پہونچا منم سیماے بلند آواز بادشاہ طلسم کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی او بے ستون جادو اپنے بچانے کی تدبیر کر مین تیغہ لے کر آ پہونچا ہون بادشاہ طلسم نے یہان آکر بڑا مجمع پایا اور خواجہ عمرو و حمزہ صاحبقران کو دیکھا کہ لڑ رہے ہین چونکہ یہ صاحبقران کو خواب مین بھی دیکھ چکا تھا دوسرے ان کتابون مین بھی دیکھ چکا تھا جنمین کیفیت فتح طلسم تحریر تھی پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا اور کفارون کا مجمع ان دونون بزرگوارون پر دیکھ کر بالاے ہوا سے سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر مجمع تھا سب درہم و برہم ہو گیا ہزارون ساحر ہلاک ہوئے وہ مجمع گم ہوا بادشاہ طلسم ہوا پر سے

زمین پر پہلا بر صاحبقران کے اترا جھک کر صاحبقران کو سلام کیا خواجہ نے جو بادشاہ
طلسم کو دیکھا صاحبقران سے عرض کیا کہ مبارک ہو بادشاہ طلسم تیغہ لے کر آگئے ملاحظہ
فرمایئے یہ سامنے کھڑے ہوئے سلام کر رہے ہین صاحبقران مصروف جنگ تھے خواجہ
کے کہنے سے پلٹ کر دیکھا ملاحظہ کیا کہ ایک مرد بزرگ تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے مطلا کار
زیب تن کیے ہوئے آلات حرب و ضرب سے آراستہ اسباب سحر ہاتھوں مین لیے ہوئے
سامنے کھڑا ہے جیسے ہی صاحبقران نے ادھر دیکھا اُسنے سلام کیا صاحبقران نے جواب
سلام دیا وہ دوڑ کر قدمونپر گرا بادشاہ طلسم نے آ کر سحر جو کیا تو وہ مجمع کم ہوا اور سب متفرق
ہو گئے اسقدر مہلت ملی کہ صاحبقران کو اُسنے سلام کیا اور قدم پر گرا صاحبقران نے
اُسکے سر کو گلے سے لگایا فرمایا کہ شاباش و مرحبا اُسنے پھر سلام کر کے وہ تیغہ نظر دیا کہ جو کہ
برائے قتل بے ستون لایا تھا اور عرض کیا کہ اب آپ اس تیغہ کو لے کر تشریف لیجائیں
مین ان کافرون سے سمجھ لونگا یہ اب کیا کر سکتے ہین آپ کے اقبال سے آپ کے غلام کا بس
صاحبقران نے وہ تیغہ اُسکے ہاتھ سے لیکر علم کیا اب جو وہ تیغہ بلند ہوا اور اُسکے جو عکس
ساحرون پر پڑا سب سحر کرنا بھول گئے کیونکہ بانیان طلسم نے یہ خاصیت اُس تیغہ مین
رکھی تھی کہ اگر کافرون کے مقابلہ مین یہ تیغہ بلند کیا جائے اور اُسکا عکس اُن پر پڑے تو
ساحر کفار سحر فراموش کر جائے اور مطیع اسلام کو سحر فراموش نہ ہو ایسا ہی ہوا کہ جب
صاحبقران نے تیغہ بادشاہ طلسم سے لیکر علم کیا سب ساحران کفار کو سحر فراموش ہوا
اُدھر بادشاہ طلسم نے سنبھل کر جو سحر کیا ایک ہی مرتبہ کے حملہ مین ہزارون سر اُڑ گئے اور
تن خاک پر لوٹنے لگے اُدھر صاحبقران نے تیغہ پا کر بے ستون کیطرف رُخ کیا جو سامنے
آ گیا اسکو بھی وار مین قلم کیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے دو ہی حملو نمین اسقدر ساحر
قتل کیے کہ میدان صاف ہو گیا اور راستہ ہوا کہ صاحبقران بے ستون کے پاس
پہونچکر بے ستون کو قتل کرین بے ستون نے جو یہ حال دیکھا اپنے ملازمون
و اہل لشکر و سردارون کو پکارنے لگا کہ یہی وقت کمک اور مدد ہے بے ستون کے
پکارنے سے سب مجمع کر کے چلے تھے مگر اب کسی کا کچھ زور نہ چلتا تھا اور صاحبقران

کے قریب نہ پہونچ سکتے تھے بادشاہ طلسم کے سحر کے سبب سے یہ لوگ اپنی جان دے
رہے ہین مگر اب ممکن نہین ہوتا ہے کہ طلسم کشا کو روک سکین خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے
دم بھر مین سبکو قتل کر کے ڈالدیا اب بخوبی میدان صاف ہو گیا کہ صاحبقران بھی مع تیغہ
کے قریب بے ستون پہونچ گئے نعرہ فرمایا کہ او بے ستون جادو خبردار ہو جا مین
تیری جان کا ملک الموت آ پہونچا ہون اسی مین خیریت ہے کہ ہاتھ رومال سے باندھکر
حاضر ہو اور اہل اسلام کا شریک ہو اور کفر پرستی ترک کر ورنہ تیری زندگی محال ہے میری
اطاعت کر بے ستون نے دیکھا کہ سر پر قضا موجود ہے بادشاہ نے آکر تمام مجمع کو درہم
و برہم کر دیا طلسم کشا میرے قریب آ گیا اب بچنا محال ہے تو بھی اپنے دل کی حسرت نکال
لے صاحبقران کی تقریر کا کچھ جواب تو نہین دیا مگر پلٹ کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک
بیضہ آہنی جلدی سے نکال کر اسپر اسم سحر دم کر کے اور خون کے ٹھپکے دے کر آسمان پر
مارا کہ ایک برق چمک کر چلی سر پر صاحبقران کے جیسے قریب پہونچی غائب ہو گئی
اُسکا غائب ہونا تھا کہ تاریکی چھا گئی بالکل اندھیرا ہو گیا بے ستون نے پکار کر
کہا کہ اے خیر خواہان من مین نے سحر کر کے اندھیرا کر دیا مین بھی جاتا ہون تم بھی بھاگ
جاؤ یہ کہکر پر پرواز پیدا کر کے اڑ کر چلا اُسکے اس صدا سے جسقدر اُسکے ملازم اُس مقام
پر تھے سب کے سب بھاگے بادشاہ طلسم نے جو تاریکی دیکھی اور یہ صدا بے ستون
کی سُنی فوراً سحر کیا کہ آفتاب پیدا ہوا وہ تاریکی برطرف ہو گئی روشنی ہوئی صاحبقران
و خواجہ و بادشاہ طلسم نے دیکھا کہ ہزارون ساحر مثل زاغ و زغن کے ہوا پر اڑتے ہوئے
بھاگے جاتے ہین اور ایک طرف بے ستون جادو بھاگا بھاگ چلا جاتا ہے بس
بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ اُن سب کے آگے ایک دیوار آہنی حائل ہو گئی آگے نہ
جا سکے بے ستون نے جو دیوار کو حائل پایا قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر صاحبقران
نے جو بے ستون کو ہوا پر قائم دیکھا تیغہ کو علم کر کے چمکایا چونکہ بے ستون بہت
بلند نہ تھا اُسکا جو عکس پڑا بے ستون کو سحر فراموش ہوا وہانسے چلا کیونکہ پیشتر
بادشاہ طلسم نے بتا دی تھی کہ یا صاحبقران مین نے سحر کر کے دیوار حائل کی ہے آپ

تیغہ کا عکس بے ستون پر ڈالیے وہ سحر بھول جائے گا زمین پر گرے گا آپ قتل ہو جائیگا
ایسا ہی صاحبقران نے کیا جیسے ہی بے ستون زمین پر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ
اب بھی خبردار ہو جا اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر بے ستون نے اُس
حالت میں بھی ایک کلمہ درشت شان خداوند کریم میں اپنی زبان پر جاری کیا بس
صاحبقران کو غصہ آگیا ایک ہاتھ رسید کیا کہ بیاض گردن پر وہ تیغہ پڑا سر تن سے
اُڑ کر دور جا کر گرا بے ستون کے سر کا قلم ہونا تھا اور تن کا خاک پر گرنا تھا کہ یکایک
زلزلہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ دھواں ہو کر اُڑنے لگا اور جا بجا سے شق ہونے لگا عمارت
گرنے لگی آگ برسنے لگی برف باری ہونے لگی خاک اُڑنے لگی شعلے نکلنے لگے پتھر گرنے
لگے ہوا تیز و تند چلنے لگی آندھیاں سیاہ اُٹھنے لگیں تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا جسقدر
ساحر بالائے ہوا اُڑ رہے تھے وہ تو بچے باقی سب فنا ہو گئے بادشاہ طلسم نے
جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ بلند ہوا اور ایک پنجہ میں خواجہ کو لیا اور ایک پنجہ میں
مع مرکب کے صاحبقران کو اُٹھا لیا اور ابرو سے اشارہ کیا کہ وہ تاریکی برطرف
ہوئی روشنی ہونے لگی یہاں زیر کوہ حکیم اسقلینوس و شیاطین مع کل لشکر کے آمادہ
کھڑے ہوئے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ بے ستون مارا جائے کوہ برباد ہو
تو ہم بھی جا کر صاحبقران کے شریک ہوں یکایک سب نے دیکھا کہ یا تو وہ کوہ
ہوا پر قائم تھا اور صدائے ہائے ہوئے آرہی تھی یا ایک مرتبہ وہ کوہ کانپا اور
شق ہوا اُس سے شعلے پیدا ہوئے اور ساحروں کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی اور
دھواں ہو کر اُڑنے لگا بیروں کے شور و غل کی صدا آنے لگی حکیم اسقلینوس نے یہ
رنگ دیکھ کر کہا کہ سب ہوشیار ہو جاؤ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا
اب کوئی دم میں صاحبقران کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یہی حکیم
اسقلینوس کہہ رہے تھے خود بھی خوش ہو رہے تھے اور سب اہل لشکر بھی کہ یکایک
روشنی ہوئی اور آواز آئی کشتی کہ نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا صاحبقران و خواجہ عمرو نے بھی سُنی اور سب تاریکی

وغیرہ برطرف ہوئی صاحبقران نے جب وہ تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ ہزارون ساحر مرے ہوئے پڑے ہین نہ وہ پہاڑ ہی نہ وہ عمارت نہ وہ سب ساحر ہین ہزارون تو مردے پڑے ہین اور ہزارون بالاے ہوا اُڑ رہے ہین اور حکیم اسقلینوس وشیاطین مع لشکر کے کھڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر صاحبقران بہت خوش ہوئے اُدھر حکیمون نے جو خواجہ وصاحبقران کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک تاجدار بھی انکے عقب پشت کھڑا ہوا ہی خوش ہوگئے دونون حکیم مع سردارون کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے اور عرض کیا کہ فتح کوہ و قتل بے ستون مبارک ہو یہ تقریر ہو رہی تھی اور وہ ساحر جو اُڑکر بھاگے تھے اُنھون نے جو دیوار حائل پائی اور بے ستون کے مرنے کی صدا سُنی بس سب کے جی چھوٹ گئے اور باہم کہنے لگے کہ بھاگ کے جانے سے تو کچھ حاصل نہین چل کر لڑو اور جان دو بس سب کے سب پلٹ پڑے آتے ہی زمین پر دیکھا کہ کوہ وغیرہ برباد پڑا ہی اور لاشہ ہمارے مالک کا پڑا ہوا ہی نہ عمارت ہی نہ وہ میدان ہی سامنے طلسم کشا تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہی اور بادشاہ طلسم وخواجہ عمرو وعقب حکیم اسقلینوس وحکیم شیاطین مع لشکر کے کھڑے ہین بس یہ ساحر یہ واقعہ دیکھکر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر سنبھالکر دوبارا صاحبقران پر حملہ آور ہوئے ادھر سے صاحبقران تلوار علم کرکے چلے اور خواجہ اور حکیم مع لشکر کے کافرون سے مل گئے تلوار چلنے لگی اب بادشاہ طلسم نے تلاطم ڈالدیا ہی جب کچھ کہکر دو ہتڑ بار زمین شق ہوئی سیکڑون غرق ہوگئے جب یہ کہکر اشارہ ابرو کا کیا برق گرمی ہزارون جلکر خاک ہوگئے اودھر بادشاہ طلسم نے ہزارون کو قتل کیا اُدھر صاحبقران نے اِدھر لشکر اسلام نے بس لشکر بے سردار کہانتک لڑے سب کے پاوٗن اُٹھ گئے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا وزیر بے ستون نے جو یہ رنگ دیکھا سب سردارن کو جمع کرکے اور یہ صلاح کرکے کہ اب بھاگنے سے کیا حاصل سردار ہمارا مارا جاچکا اس سے بہتر یہ ہی کہ اطاعت کرلو سب نے کہا کہ جو آپ کی راے بس سب نے برگ کاہ اُٹھاکر منھ مین دبائی اور پکار کر کہا کہ دوہائی ہی طلسم کشا کی ہم امن طلب کرتے ہین اور اطاعت کرتے ہین یہ صدا سُنکے صاحبقران نے ہاتھ روک لیا اور سب اہل لشکر کو منع فرمایا کہ اب

نے قتل کروا اور بادشاہ طلسم وحلیمون کو بھی مخالفت کی اسی سبب سے بموجب حکم صاحبقران ہاتھ روک لیا بس وزیر بے ستون فلک شکوہ نامی سب سرداروں اور اہل لشکر کو لیکر طرف صاحبقران کے چلا انہیں جو سیاہ قلب تھے اُنھون نے کہا کہ ہم تو نہ اطاعت کرینگے نہ دین اسلام قبول کرینگے ہم تو جاتے ہین مریخ مردارخوار وضرغام مردارخوار کو خبر کرتے ہین کہ تم بیٹھے ہوئے کیا کررہے ہو طلسم کشانے آکر تمھارے مالک ومختار بے ستون کو قتل کیا کوہ بے ستون برباد ہوگیا جلد جاکر اپنے آقا کے خون کا عوض طلسم کشا سے لو وہ دونون فوراً مع لشکر مردارخوارون کے آکر طلسم کشا سے لڑینگے اور طلسم کشا کو قتل کرینگے وہ چند سیاہ قلب تو اُدھر کو چلے کہ مردارخواروں کو خبر کرین وزیر بے ستون فلک شکوہ جادو جو سردار قتل ہونے اور زخمی ہونے سے باقی رہ گئے تھے اور اہل لشکر اُن سبکو لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ہماری خطا کو معاف فرمایئے ہمارا بادشاہ آپ سے مقابلہ کر رہا تھا ہم بھی اُسکے شریک تھے کیونکہ شراکت نہ کرتے تو نمک حرام نہ کہلاتے وہ مارا گیا اب ہم بے دست وپا ہین ہم پر رحم فرمایئے اور ترس کھایئے صاحبقران نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کرو تو امان پاؤگے سب نے عرض کیا کہ بہت بہتر اور بہت خوب ہم حاضر ہین یہ کہکے مسلم ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ ٹھہرو اور قصد کیا کہ اب فرودگاہ کو واپس چلین اُدھر خواجہ عمرو نے تمام کافرون کی لاشون کو لوٹ لیا سب کو برہنہ کر دیا اسیطور سے جو چند خدا پرست مارے گئے تھے اُنکو بھی لوٹا مگر برہنہ نہین کیا تمام اہل اسلام وخواجہ عمرو نے خزانہ ومال واسباب بے ستون لوٹ لیا خواجہ سب لوٹ مار کرکے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مراجعت کا قصد کیا تھا کہ بادشاہ طلسم نے آکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ حضور فرودگاہ پر تشریف لے جایئن یہ غلام حاضر ہوتا ہے بدون غلام کے آئے اور غلام کی رائے لیے کسی طرف کا قصد نہ فرمایئے گا مین ابھی حاضر ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ کہان جاؤگے عرض کیا کہ ایک ضرورت سے آپ بارگاہ تک پہونچنے نہ پایئے گا کہ غلام حاضر ہو جایئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو بس بادشاہ طلسم

ایک طرف کو تخت سحر تیار کرکے روانہ ہوا اور صاحبقران مع حکیم اسقلینوس حکیم شیاطین و دیگر سرداروں و اہل لشکر کے و خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ صاحبقران چلے صاحبقران ان سب کو لیے ہوئے طرف فرودگاہ کے چلے تھے کہ ایک پنجہ گرا خواجہ کی کمر مین لپٹا اور خواجہ کو لے کر اُڑا خواجہ چلائے کہ یا صاحبقران دیکھیے کوئی مجکو لیے جاتا ہی صاحبقران نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ خواجہ لٹکے ہوئے چلے جاتے ہین کمان دوش پر سے لی ترکش سے تیر کہ نشانہ خدنگ کرون جیسے قصد کیا کہ تیر لگاون کہ خواجہ غائب ہوگئے بس صاحبقران افسوس کنان طرف بارگاہ کے چلے اور پنجہ خواجہ کو لیے ہوئے جاتا ہی اب یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ اگر حیات مستعار نے وفا کی اس جلد کو مین نے اسی مقام پر ختم کیا کہ بادشاہ طلسم صاحبقران سے اجازت لے کر ایک طرف کو چلا ہی خواجہ کو پنجہ لے گیا ہی صاحبقران بارگاہ کو جاتے ہین چند ساحران سیہ کار مردار خواروں کو اس حال سے آگاہ کرنے جاتے ہین کہ بے ستون مارا گیا ملکہ برجیس آفتاب منظر اپنے مقام پر اشتیاق صاحبقران مین بیٹھی ہوئی دمبدم کی خبر منگاتی ہی ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر خواجہ کے فراق مین بیقرار ہی بس یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہوگا مین اس جلد کو ختم کرتا ہون اور ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ جو عیب اس مین ملاحظہ فرمائین اُسکو از راہ مہربانی معاف فرمائین میری عرق ریزی پر خیال کرکے کیونکہ انسان مرکب ہی خطا و نسیان سے زیادہ والسلام خیر اختتام فقط

تمام شد جلد اول طلسم زعفران زار سلیمانی

خاتمہ الطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ خالق بے نیاز کریم کارساز و تحفہ درود و سلام بحضور سرور کائنات مفخر موجودات علیہ افضل التحیتہ والصلوات و ہدیہ درود بر آل اطہار و ائمہ کبار علیہم السلام کہ کتاب طلسم زعفران زار سلیمانی جسکے داستانہائے رنگین و مضامین

المشتین کے دیکھنے کا زمانہ مشتاق تھا جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا
تھا اور شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے اختتام کو پہونچایا اور مولوی محمد اسمٰعیل
صاحب اثر کارپرداز قدیم مطبع نے بعبارت شائستہ و طرز بائستہ ترتیب دیا الحمد للہ کہ اسکی
پہلی جلد حسب الحکم جناب فیضمآب منبع چشمہ جود و کرم عالی ہمم مرجع اہل کمال منبع فیض
و افضال خلق مجسم معظم و مکرم جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور
میں بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر کحل الجواہر چشم نظارگیان
ہوئی خداوند کریم مقبول عالم فرمائے

نام کتاب	قیمت
طلسم ہفت پیکر – مصنفہ منشی احمد حسین تخلص بہ قمر – جلد اول	عہ/ ب
۲ – " جلد دوم –	عہ/ ۲ ب
۳ – " جلد سوم –	سے ب
طلسم خیال سکندری – جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر –	عما ب
ایضاً – جلد دوم –	عما ۲ ب
ایضاً – جلد سوم –	عما ۲ ب
طلسم نو خیز جمشیدی – جلد اول –	عہ/ ب
ایضاً – جلد دوم –	عہ/ ۸ ب
ایضاً – جلد سوم –	عما ب
قصۂ ٹھگ – در سہ حصہ مطبوعۂ غیر –	عہ/ ب
ایضاً – حصہ چہارم – "	۱۲ ب
پیر نابالغ – در دو حصہ – "	عہ ب
سوانح عمری عمرو عیار – "	عہ/ ب
سیرت محمدیہ – "	سے ب
تاج کامیابی – "	۷ ب
سوانح عمری شیطان – "	عہ/ ب
الف لیلہ دنیا زاد بطرز ناول –	عما ۱۲ ب
الف لیلہ نثر – بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت –	عما ب
پھول والون کی سیر – مطبوعۂ غیر –	۴ ب
اخوان الصفا – اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعۂ غیر –	عہ ب
ترجمۂ اردو رابنسن کروسو – چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول – مطبوعۂ غیر –	۱۱
ترجمہ داستان امیر حمزہ بالتصویر – ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبد اللہ و	

نام کتاب	قیمت
نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین صاحب –	عہ/ ۱۲
بوستان خیال – مصنفہ محمد تقی خان ان کو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات – یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا انکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے آخر انھون نے چند اجزا ایک قصہ تازہ کے تصنیف کرکے اس محفل مین سنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصہ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصہ عجیب کیواسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اردوے معلے اسکا رواج جاتا رہا اس زمانہ مین کہ رواج فارسی کا کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان جلدون کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے – اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین حسب تفصیل ذیل ہین –	
۱ – جلد مہدی نامہ –	للعہ ب
۲ – جلد دوحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ –	للعہ ب

نام کتاب	قیمت
۲۰ - جلد ... [illegible]	
۳ - جلد ... [illegible]	
۵ - جلد مطالع الانوار -	
۶ - جلد ترغیب انا سرار -	
۷ - جلد نور الانوار ترجمہ خورشید نامہ -	
۸ - جلد مشارق الآثار ترجمہ خورشید نامہ -	
۹ - جلد تفریح الاحرار ترجمہ معزالدین نامہ -	
الف لیلہ باتصویر - دو کالم میں مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی میں ہے اسکا ترجمہ اردو میں منجانب مطبع منشی نولکشور شایان مرحوم نے کیا تھا - بمزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علیخان متخلص بہ حامد - کاغذ سفید ضخامت	عہ
فسانہ عجائب جلی قلم - باتصویر - عبارت رنگین و تزئین از مرزا رجب علی بیگ سرور - کاغذ سفید شدہ -	۹
ایضاً - کاغذ شانی گندہ -	
الف لیلہ باتصویر - کامل ... ترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب - دو قسم	
۱ - کاغذ سفید ... -	۸
۲ - کاغذ ... سفید -	
قصۂ سندباد جہازی - ماخوذ از قصۂ الف لیلہ	
کاموپ کا جادو - اردو کاغذ سفید -	
جادۂ تسخیر - قصۂ دلچسپ مؤلفہ نواب محمد حیدر علیخان صاحب -	
فسانۂ عجائب مع ... مصنفہ مرزا رجب علی بیگ سرور -	

نام کتاب	قیمت
... [illegible]	
... طلسم ... ہر ... جلدین حسب ذیل فروخت ہوتی ہین - کامل مجلد	
جلد اول از منشی ... امام شاذر -	۱۳
جلد دوم - کاغذ سفید	۱۰
جلد سوم - کاغذ شانی و سفید	۶
جلد چہارم - از منشی شادی لال کاغذ شانی و سفید	۱۳
مجموعۂ قصص - باتصویر شامل پانچ قصہ (۱) قصۂ سوداگر بچہ (۲) قصۂ ماہی گیر (۳) ... (۴) قصۂ منصور - (۵) قصۂ شاہ روم	
قصۂ سوداگر بچہ - قابل دید	
بحر دانش - مطبوعہ غیر -	
آہ وحشی - ترجمۂ نفس جواہر از منشی محمد حسن بلگرامی -	
قصۂ ماہی گیر - عمدہ قصہ -	
ناٹک ہمت عالی - ...	
... [illegible]	
قصۂ قاضی جو ... [illegible]	
... ترجمہ ... انگلیز	
... شاہ روم ... [illegible]	